حملاتِ حیدری

تصنیف : مولوی عبد الرحیم

ترجمہ : مولوی شیخ احمد علی

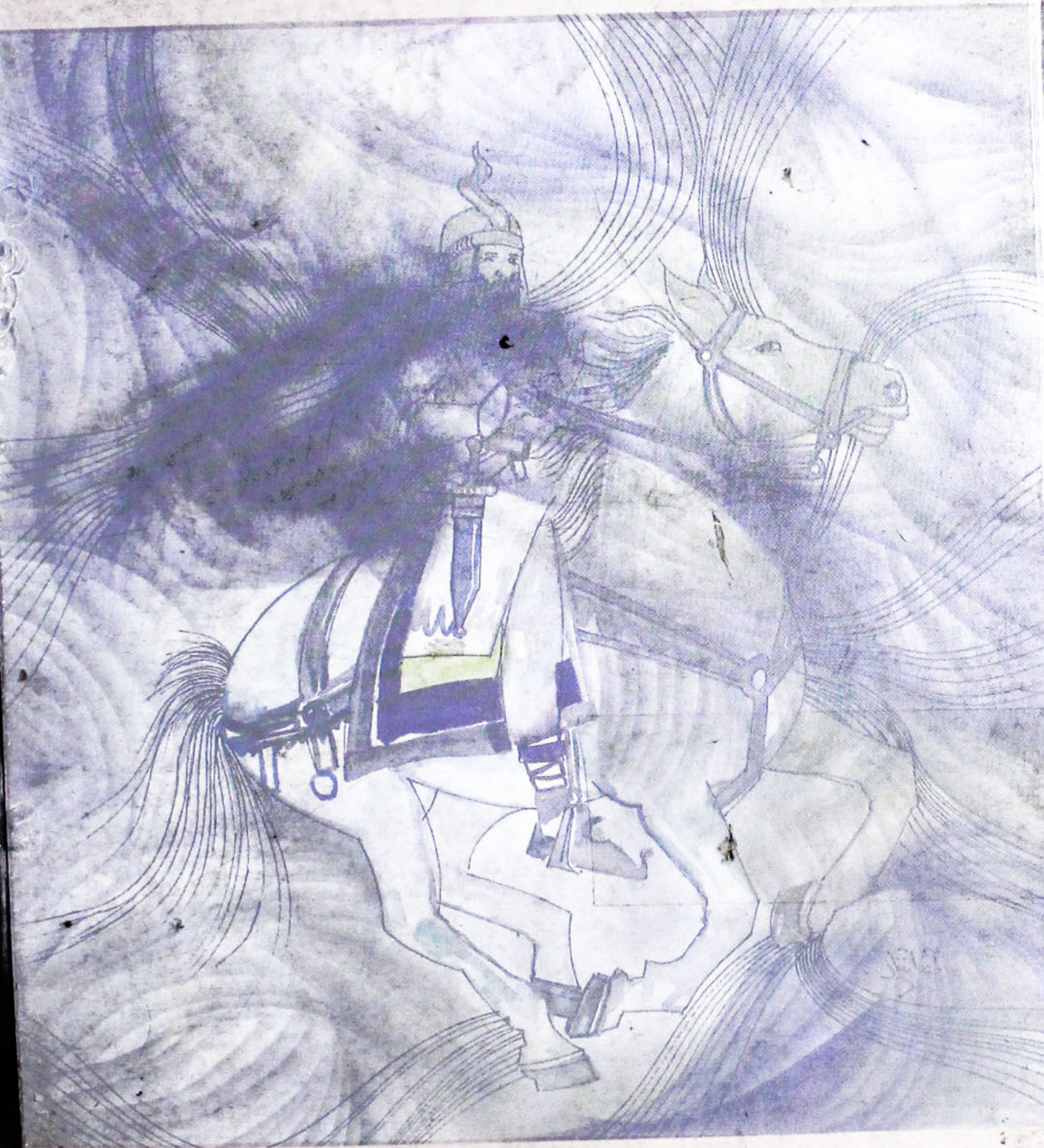

Marfat.com

حملاتِ حیدری

تصنیف : مولوی عبدالرحیم

ترجمہ : مولوی شیخ احمد علی

محمد فاضل لائبریری

ISBN - 969 - 35 - 0681 - 2

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

Marfat.com

954.029 Abdul Rahim, Maulvi
Hamlaat-e-Haidri/Mutarjamah
Maulvi Sh. Ahmad Ali. — Lahore:
Sang-e-Meel Publications, 1996.
788p.
1. Tareekh — Hindustan. I.
Title. II. Maulvi Sh. Ahmad Ali

136095

1997

نیاز احمد نے

آر-آر پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر

سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور

سے شائع کی۔

قیمت = /600 روپے

ISBN - 969 - 35 - 0681 - 2

Marfat.com

جناب محامد انتساب

محترم و معظم جان البئط در نکواتر بتھون منبر کونسل
و سر کردہ کونسلیان تعلیم جمہوری
بالقابہ الشریفہ و صفاتہ المنیفہ

اس اُمید سے

کہ یہہ ھدیہ محمدت و ستایش کا واسطے خاصہ خجستہ
ملکات و مامہ فرخندہ صفات اس کریم الذات کے

مقبول ہوگا

اِس سواد آیندہ کو اُسکے دوستدار صادق الولا شاہزادہ
محمد سلطان (عرف غلام محمد) ابن ٹیپو سلطان جنت مکان نے

نام نامي و لقب گرامي پر
اُس والا نظر ستودہ سیر کے

نہایت مہرجوئي و عنایت آزرم خوئي کے ساتھہ
مخصوص کیا،

۲۱ اپریل سنہ ۱۸۴۹ ع

مطابع طبي مین مولوي عبد الله کے چھاپا ہوا

Marfat.com

TO

THE HONORABLE

JOHN ELLIOT DRINKWATER BETHUNE.

President of the Council of Education.

&c. &c. &c.

IN THE HOPE,

THAT THIS TRIBUTE OF

PROFOUND RESPECT AND ADMIRATION

FOR HIS

PUBLIC AND PRIVATE WORTH AND VIRTUES,

WILL BE ACCEPTABLE,

THE FOLLOWING PAGES

ARE,

WITH THE WARMEST SENTIMENTS OF ESTEEM,

DEDICATED BY

HIS MOST SINCERE FRIEND.

GHOOLAM MOHUMED,

SON OF THE LATE TIPPOO SULTAN

RUSSAPUGLAH.
21st *April*, 1649.

Marfat.com

Rec'd from Secretary 4th Nov. 1850
Khulasa Hamlat Hayderi
Urdu

خلاصہ کتاب حملات حیدری مطبوعہ مطبع

مولوی عبداللہ مقام کلکتہ سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مین

اس کتاب کو اولاً مولوی عبدالرحیم نی کتب انگریزی اور تواریخ فارسی سی

کہ مشتمل اوپر بیان محامدا ور مناقب نواب حیدر علیخان ناظم ملک دکہن اور بنی

اوپر تذکرہ معرکہ ارائی نواب ممدوح اور ٹیپو سلطان خلف الصدق نواب حیدر علیخان

کی ساتہہ صاحبان عالیشان انگریز بہادر اور اور رئیسون ہندوستان کی ہی

حسب الحکم محمد سلطان عرف غلام محمد ابن ٹیپو سلطان ابن نواب حیدر علیخان

کی زبان فارسی مین ترجمہ کرکی نام اسکا کارنامہ حیدری رکہا تہا بعد اوسکی

مولوی شیخ احمد علی گویا مؤی نی بنظر فایدہ عام بمنورہ حکیم احمد حسین شاہجہانابادی

Marfat.com

کی فارسی زبان سی اردو مین موافق محاورہ لکھنو اور دلی کی رہنی والون کی

واسطے عمارۃ کلکتہ مین ۱۸۲۷ عیسوی مین ترجمہ کرکی نام اسکا حملات حیدری رکھا اور

تفصیل اون کتابون انگریزی اور تواریخ فارسی کی جنسی کہ یہ انتخاب درست

اور مرتب کیاگیا ہی اور بیان حالات اجمالی ولایت ہندوستان کی سرحدونکا

کہ ملحق اور ولایتون کی سرحدون سی ہی اور توصیف بعضی جزون ازقسم جواہرات

وغیرہ کہ اوس سرزمین مین پیدا ہوتی ہین اور بیان طول اور عرض اوس

ولایت کا بلحاظ درجات اور تفصیل جارے ہونی جنسون اور زیون کی بلحاظ

نام اوس ولایت کی بلحاظ محاصل خراج ملکی اور نام جزایر اور قلعہ جات اور

جاگیرات اور صوبجات ساتھہ مختصر بیان تاریخ اور تسلط قوم انگریزی اوس

ملک مین اور ظہور پانا وقایع کارزار جو کہ درمیان نواب حیدرعلیخان و

اور ٹیپو سلطان کی ساتھہ قوم انگریزی اور اور رئیسون کی واقع ہوے

مندرج ہی فقط

Marfat.com

فہرست حملات حیدری

صفحہ

حمد ایزد پاک ۱

نعت رسول صاحب لولاک ۲

اِس کتاب کی تالیف کا سبب ... ... ایضا

اجمالی بیان ہندوستان کی سرحدون کا و توصیف بعض
گرانمایہ طبیعی چیزون کی جنھون نے اُسکے رہنے والون
کو غیر ملک سے بے نیاز اور غیرونکو اُسکا محتاج کیا ہی ۱۱

بہ مختصر بیان تاریخ وار ہی قوم انگریز کے تسلّط کا ہندوستان
مین کسطرح سے دوسی برس کے عرصے مین اُنھون نے
آہستہ آہستہ دخل و تصرف مین اُسکے ترقی کی ہی ۲۳

تخمہ تربیع یا مساحت سطحی روی زمین ہندوستان
کا ساتھ گوشہ تفصیل پرگنون اور ضلعون کے اور تفریبی
شمار آدمیون کی وابستہ سال ۱۸۲۰ع ۲۷

بیان مین اجمالی خصوصیات ملک دکھن کے جو بہ سبب
نزدیکی خط استوا اور اعتدال زمانے ظلمت و ضیا کے
بیشمار خیرات و برکات پر محتوی ہی، اور تعریف
مین نواب مکارم انتساب حیدر علی خان فردوس

Marfat.com

مکان کے جسنے سر برنگپٹن مین حکومت اسلامیہ کی بنیاد
قایم کی اور انتہاے دکھن تک علم فتح و فیروزی بلند
کیا، اور صفت مین بادشاہ سلیمان جاہ ٹیپو سلطان
جنت آشیان کے جسنے تاج و تخت کو اِس حکومت
کے آرایش دی ، اور توصیف مین جلایل مکارم
ارکان دولت برطنیہ کے جواب تمام ممالک پر ہندوستان
کے سواحل شرقی سے لے سواحل غربی تک اور نہایت
دکھن سے کوہستان ہمالہ تلک تسلط رکھتے ہین ، ۳۰
مملکت میسور اور اُسکے تختگاہ شہر سرنگپٹن کا بیان
حسبین نواب حیدر علی خان بہادر مغفور نے حکومت
اسلامی قایم کی اور ٹیپو سلطان مبرور نے اُسکی
آرایش اور زینت دی ، ترجمہ کیا ہوا کتاب آنحشتک
مماثرس اف ٹیپو سلطان سے جسکو ایک منصدار
انگریزی نے تالیف کیا تھا، ۳۹
بیان مین اختلال و نے انتظامی دولت تیموریہ کے جو دکھن
اور ممالک شرقی و غربی کے ریاستون کی بنا کا موجب ہوا، ۴۲
بیان مین فطرت ارجمند اور ہمت بلند اور قصد دور و دراز
نواب ہلال رکاب حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے
سلیقے درست خداداد کفایت کرنے مین مہمات
سپہسالاری و ملکداری کے اور کمالات نفسانی اُس
امیر پر تدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بنا ڈالی ۴۹

Marfat.com

صفحہ

اجمالی بیان اسلاف کرام اور آبای والامقام نواب
محامد انتساب حیدر علی خان بہادر منصور کاجسنے دولت
اسلامیہ کی بنا میسور مین قایم کی ۵۲
عروج کرنا شیخ فتح علی عرف فتح محمد کا اوج سپہداری
پر اور طلوع کرنا اختر ولادت نواب حیدر علی خان بہادر
کا مطلع توفیق باری عزاسمہ سے ۵۴
پہلی لڑائی حیدر علی خان بہادر کی انگریزون کے ساتھ اور
سیکھلینا اُسکا اہل فرنگ کی جنگ کے اطوار اور ممتاز
ہونا اُس امرین امیران ہم عہد سے ۶۶
تخریف کرنا حیدر علی خان بہادر کا دستور میسور کو تسخیر
پرچک بالاپور کے اور لشکر کشی کرنا اُسپر اور فتح
پانا اور نئی فوج کو نوکر رکھ اپنی جمعیت کو بڑھانا ۷۳
حسد کرنا وزیر میسور کا اُس سپہسالار دولت یار کی
عزت و شان دیکھکر اور کوا کھودنا اُسکی راہ مین اور
آپ ہی کرنا اُسمین اور پہنچنا سپہسالار کا مرتبہ
جلیلہ وزارت پر راے میسور کے اور تصرف کرنا امور
معظم بر راج کے ۷۰
روانہ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا میر مخدوم علی خان کو
توپخانے جمعیت واسطے اعانت فرانسیسون کے قلعہ
بانکہ پجیری کی طرف اور تصرف کرلینا انگریزون کا اُس
قلعہ کو اور ناکام مراجعت کرنا مخدوم علی خان کا وہان

Marfat.com

صفحہ

سے اور اس جہت سے اُسکا پہلے مورد عتاب نواب
بہادر کا ہو جانا اور پھر فرانسیسون اور منصبداروں کی
شجاعت سے سرفرازی پانا ۷۹
لشکر کشی کرنا بسواجی پنڈت سردار مرہٹے کا میسور پر
اور راجہ میسور کا اُرغلانا پوشیدہ اُسکو واسطے
گرفتار کرنے نواب حیدر علی خان کے اور آگاہ ہو جانا
نواب ارسطو فطرت کا اُس راز مخفی سے اور بچ
کے چلا جانا نواب کا بنگلور کو ۸۳
سپاہ جیچنار اجہ میسور کا بہ سپہسالاری کناری راو
واسطے محاصرہ بنگلور کے اور ہزیمت پانا اُسکا نواب
حیدر علی خان بہادر کی فوج سے اور آنا نواب بہادر کا
سر برنگپٹن کو اور قید کرنا راجہ کو اور آپ خود بالاستقلال
مسند حکومت پر جلوس کرنا ۸۴
متوسل ہونا نواب بسالت جنگ برادر نواب
نظام علی خان صوبہ دار ملک دکھن کا نواب حیدر علی خان
بہادر سے واسطے تسخیر کرنے صوبۂ سرا اور اُسکے
قلعہ کے مشروط بچند شرط ۸۷
استغاثہ کرنا مہابدھی کا جو بدر سنبھو راجہ بدنور
دارالملک کنڑ کا متبنّا تھا نواب حیدر علی خان بہادر
سے تا اُس بہادر کی مدد سے مسند راجگی پر جو اُسکا حق
تھا اور رانی بیوہ غضب کی راہ سے منصرف ہو گئی تھی

Marfat.com

صفحہ

ممکن ہو ١١
کتاب فتوحات برطنیہ ین جو بنام جارجنامہ مشہور ہی
حکایت پیشرفتہ اِس طرح پر لکھی گئی ہی ١٨
متوجہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تسخیر کرنے پر اُس
نواح کے جو اُس مملکت سے تصرف مین جماعت
پرطکیشون کے آگئی تھی اور اعانت طلب کرنا قوم
ماپلہ کا نواب بہادر سے ساتھہ اور روداد ون کے جو
اُس ضمن مین واقع ہوئین ١٠٦
قتل کرنا قوم نائر کا جماعہ ماپلہ کو اور آنا نواب بہادر کا
واسطے انتقام اُس قوم ناشایستہ کے اور استقبال
کرنا علی راجہ کا اُسکو اور محاربہ کرنا اُس نواب
نامدار کا نائرون کے ساتھہ اور ہزیمت دینا اُنکا ١١٣
کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کنانور سے کلی کوٹ
کو اور استقبال کرنا اے حاکم کلی کوٹ کا جسکا لقب
سامودی تھا اور تسلیم کرنا اپنے شہر کو اور ایک برہمن
کا تہدید کرنا اُسے کہ وہ مرتد و اپنے دین مذہب سے پھر گیا
اور مردود قوم کا ہوا اور جان مرنا سامودی مذکور کا ساتھہ
اپنے اہل و عیال کے اور مسلم ہو جانا بالکل ملیبار کا
نواب حیدر علی خان بہادر پر ١١٤
سرکشی کرنا نائرون کا اطاعت سے نواب بہادر کے اور
بسبب آجانے موسم برسات کے اُنھون کا قصد کرنا پھر

صفحہ

سے لینے پر بعضے قلعون کے اور مار ڈالنے پر ایک جماعت حیدری کے جو وہان کی قلعدار تھی اور لشکر کشی کرنا نواب بہادر کا عین طوفان آب و طغیان سیلاب مین واسطے قلع وقمع ناٗیرونکے ١١٦

رشک لیجانا جماعہ مرھٹون کا نواب بہادر کی تسخیر و فیروزی پر ملک مالیبار مین اور لشکر کشی کرنا بدنور پر ١٢٧

لشکر کشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا راجہ چیتل درگ وغیرہ پر ١٢٨

ازکتاب فتوحات حیدری
تالیف کردۂ لالہ کھیم نرائن

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا واسطے تنبیہ نواب عبد الحکیم خان حاکم شانور کے اور شکست پانا خان موصوف کا ١٢٩

کوچ کرنا مادھو راو پیشوا کا پونان سے واسطے انتزاع کرنے ممالک محروسہ نواب حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکا ناکام پھر جانا اور مسخر کرنا نواب نامدار کا اور چند قلعون کو ١٣٤

پہنچنا رگھناتھ راو پیشوا کا ملک بالا گھات کی تسخیر کے ارادے پر پونان سے اور پھر جانا اُسکا ناکام اور تسخیر فرمانا نواب بہادر کا ملک بادامی و جالی مال وغیرہ کو اور دوسرے وقایع جو سنہ گیارہ سو تیرا سی ہجری مین

Marfat.com

صفحہ

ظاہر ہوے ۱۴۴
مستجران و قایع و آثار پر پوشیدہ نرسے ۱۴۹
آنا دھورا و پیشوا کا دوسری بار پونان سے بالا گھات
مین بقصد استنخاص اور آخرکار صلح کرنا اور پھر جانا
اپنے ملک کو ۱۵۲
بلند ہونا نشان عالیشان کا واسطے تسخیر کورگ
اور کلیکوت کے بادیگر وقایع کرسنہ گیارہ سی اسی
ہجری مین واقع ہوے ۱۵۹
لشکرکشی کرنا ترمک راونانا دھورا دو پیشوا کے
ماموں کا اور چشم زخم پہنچنا اکبر کو نواب بہادر کے
اور پھر درستی پانا اُس شکست سے اور معاودت کرنا
ترمک راونانا کا پونان کی طرف اضطرار و پریشان حالی
کے ساتھ ۱۶۴
قرار پانا صلح کا درمیان نواب نظام علی خان ناظم حیدرآباد
اور صاحبان عالیشان انگریز کے اور وقوع مین آنا سوانر
جنگونکا درمیان نواب حیدر علی خان بہادر اور صاحبان
عالیشان کے اور آخرکار رفع ہونا نزاع کا ۱۹۳
لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کڑپہ کرنول
بلاری کی طرف ۲۰۶
لشکرکشی کرنا نانتیا مرہٹہ ناظم مرج کا گوبندراو اور سیوا
راو کھاٹکیہ اور دوسے سرداران مرہٹہ صمیت اور

Marfat.com

صفحہ

اتفاق کرنا ابراهیم خان دهونساکا اور گرفتار هوجانا
سرداران مرهٹہ کا اور ناکام پھرجانا ابراهیم خان کا اور
تسخیر کرنا نواب بهادر کا ملک بناری کو ۲۱۰
تسخیر فرمانا نواب حیدر علی خان بهادر کا قلعہ گتی کو
اور گرفتار کرنا مرار راو فتنہ انگیز کا جو ایک هزار ایک سو
ستاسی هجری مین واقع هوا ۲۲۱
مستحر هونا چینتل درگ اور گرفتار هونا راجہ کا مع دیگر سوانح
جو ایک هزار ایک سو استی هجری مین واقع هوے ۲۲۴
فتح کرنا نواب حیدر علی خان بهادر کا قلعہ کنجی کوٹہ وغیرہ
کو اور گرفتار هونا نواب حلیم خان حاکم کڑپہ اور تباہ
هونا اُس خاندان کا ۲۳۰
لشکر کشی کرنا نواب حیدر علی خان کا پائین گھاٹ
پر بہ موجب ترغیب و تحریض نواب نظام علی خان ناظم
حیدرآباد اور فرمان روائے ریاست پونان کے ۲۳۷
جنریل منرو بهادر کا مدراس سے کنجی کی طرف آنا اور
کرنیل بیلی بهادر کا دنیاے فانی سے گذرنا اور تسخیر
کرنا نواب بهادر کا قلعہ ارکاٹ کو اور اسیر کرنا نواب
عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علی خان کا مع عالات
دیگر جو اُسی سال مین واقع هوے ۲۴۲
لشکر کشی کرنا جنریل سرابری کوٹ بهادر کا مدراس
سے بالا گھاٹ پر ۲۵۰

Marfat.com

صفحہ

ذکر اُن مخاربات کا جو شاہزادہ ٹیپو سلطان سے نواح
ارنی مین ساتھ افواج انگریز بہادر کے وقوع مین آئے
اور اُن واقعات کا جو سنہ گیارہ سو چھیانوے ہجری
مین واقع ہوئے ۲۶۳
وارد ہونا کرنیل پریس بہادر کا معہ فوج تازہ زور
بنگالے سے واسطے نکال لینے ملک آرکاٹ تصرف
حیدری سے ۲۷۲
آنا جنرل سر ابری کوٹ بہادر کا اور استحکام پانا بنائے
صلح کا نواب حیدر علی خان بہادر کے ساتھ ۲۷۶
اُٹھنا غبار فتنہ و فساد کا درمیان کمپنی انگریز بہادر اور
فرانسیسون کے اور نہضت کرنا نواب بہادر کا واسطے
اعانت گورنر پھلچری کے ۲۸۳
اتفاق کرنا جماعہ مرہٹہ کا نواب نظام علی خان کے
ساتھ اور کمک چاہنا انگریزون سے اور لشکر کشی
کرنا اُنھونکا میسور پر اور متحصن ہونا نواب
حیدر علی خان کا قلعہ سرینگپٹن مین اور پھر جانا مرہٹے
کے لشکر کا بعد وصول ہونے زر کے اور آشتی
کرنا نواب نظام علی خان کا نواب حیدر علی خان سے اور
چڑھائی کرنا دونون سردارون کا باو نفاق
انگریز بہادر پر ۲۸۷
یمان مین پیدا ہونے سبب اتفاق کے درمیان نظام علی خان

Marfat.com

صفحہ

حیدر علی خان کے ۲۸۸

پھر جانا نواب نظام علی خان کا مرافقت سے نواب
حیدر علی خان کے اور موافقت کرنا انگریزوں سے اور
تہتب و غارت کرنا نواب حیدر علی خان کا کرناٹک کو
شہر مدراس تک اور نہایت بیم و ہراس سے
درخواست کرنا انگریز و نکا صلح کو ۲۹۲

شمائل جسمانی اور عادات و اطوار زندگانی نواب
حیدر علی خان بہادر کے ۲۹۵

قوزک سواری نواب نامدار حیدر علی خان بہادر ۳۰۵

ملجا نواب میرزا علی خان برادر زادہ نواب حیدر علی خان
بہادر کا جماعہ مرہٹہ کے ساتھ جو بدسگال دولت حیدری
کے تھے اور آنا مادھو راؤ پیشوا کا ایک لاکھ پچاس ہزار
سوار کے ساتھ پونان سے بقصد استخلاص صوبہ سرا
وغیرہ مملکت میسور سے ۳۱۰

متوجہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تخریب پرجوا و دیار
سرینگپٹن کے اور ذخیرہ کرنا اذوقہ لشکر کا اور متفرق
کرنا رسالونکا واسطے راہزنی و یغماگری کے اذوقہ لانے
والون پر اعدا کے اور تیار کروانا ایک بڑا احاطہ
لشکر گاہ کا ۳۱۴

چڑھائی کرنا نواب نظام علی خان کا ممالک میسور پر سنے
سے خبر یورش جماعہ مرہٹہ کی میسور پر اور فراہم ہونا

Marfat.com

صفحہ

دونون لشکر کا سیناپتن مین واسطے تاراج کرنے خزانے
حیدری کے ۳۱۷
ناکام ہونا سردارون کا دونون فوج تاراج اندیش کے
اپنی طمع سے اور لاچار ہو کر آشتی کرنا جماعہ مرہٹہ کا
مخفی حیدر علی خان کے ساتھ اور متحیر رہنا نظام علی خان کا
و بہ حکم اضطرار مصالحہ کرنا اُسکا نواب بہادر کے
ساتھ اور متفق ہونا دونون نواب کا قلع و قمع پرانگریز
اور نواب محمد علی خان کے ۳۲۰
اظہار پاکدامنی اور تبریہ کا قوم فرانسیس کے مداخلت
سے جنگ حالی کے ۳۲۸
مختصر بیان حال لشکر و مملکت کا نواب بہادر کے جس
ہنگام مین افواج متفقہ یورش کرنا تک پر متوجہ تھین ۳۳۲
اظہار اِس امر کا کہ داستان نگار فرانسیسی نے جو
کچھ پردلی و تدبیر جنگی نواب حیدر علی خان کی اُسکے
مشاہدے مین آئی نہین وہی اُسنے لکھین ہین ۳۳۶
بیان جگونگی ملک و حشم کی نواب حیدر علی خان اور
اُسکے ہواخواہون کے اور خصوصیات ملک و لشکر کی
جماعہ انگریز اور اُنکے ہواخواہون کے اُس عہد مین جب
بنائے جنگ کی درمیان دونون دولت کے قایم کی گئی ۳۴۸
بیان خصوصیات کا دونون لشکر کے اور اظہار تفاوت کا
اُن دونون مین ۴۰

Marfat.com

صفحہ

محاصرہ کرنا افواج حیدری کا کبیری پتن کو اور مسدود کرنا راہ
اخبار کو انگریزون پر اور تعاقب کرنا میر مخدوم علی خان بہادر کا
جنود انگریزی پر جو ترپاتور کی طرف گئی تھی اور کمین کرنا
مخدوم علی خان کا اور بچ جانا جنریل اسمتھ کا اُس
مہلکے سے ۳۰۱
پہنچنا نواب ہلال رکاب حیدر علی خان بہادر کا حوالی
مین کبیری پتن کے جسکو سواران حیدری محاصرہ کر رہے
تھے اور حکم کرنا نواب والا جاہ کا واسطے یورش اور
مورچہ بندی کے اور امان چاہنا قلعہ والون کا بادیگر حالات ۳۰۲
یلغار کرنا نواب حیدر علی خان کا بعد انتزاع کبیری پتن کے
سنگومن کی طرف جہان جنریل اسمتھ انتظار کرنیل
عود کی کر رہا تھا تا اُنکی تلاقی سے مانع ہو اور جنریل اسمتھ
کو جبراً ترناملی کی راہ سے پھرا کر ترپاتور اور آرنی کی
طرف متوجہ کر کے وہان ایک میدان وسیع مین اُسکی
فوج کو اپنے سواردن سے مغلوب و مقہور کرے اور
گھوڑون کے سمون سے اُنھین لگد کوب و پامال ۳۰۸
خبردار کرنا رکن الدولہ کا اپنے نقارے کی آواز سے
انگریزون کو نزدیک ہونے پر افواج حیدری کے اور
کوچ کرنا انگریزون کا شتابی وہان سے اور تعاقب کرنا
افواج حیدری کا اور منحصن ہونا انگریزون کا ایک کوٹھے
مین اور لڑنا فوج حیدری کا نشیبستان سے اُنکے ساتھ اور

Marfat.com

صفحہ

نو سو سپاہیون کا فوج حیدری سے کمیت رہنا ۲۶۰
کوچ کرنا لشکر انگریزی کا رات کے وقت اُس مقام
سے جہان لڑائی واقع ہوئی بعد دفن کرنے مقتولونکے
اور زخمیون کو گاڑیون پر اُٹھا لیجانا اور اکثر اسباب کو
دریامین ڈال دینا اور پہنچنا صحیح سلامت قلعہ ترناملی مین
اور تعاقب کرنا نواب بہادر کا فوج انگریزی کو اور
ترناملی سے ڈیڑھ فرسنگ پر پہنچ کر دیرا کرنا ۲۶۲
ضایع کرنا نواب حیدر علی خان کا فرصت مانع ہونے کو تلافی
سے دونون فوج جنریل اسمتھ و کرنیل عود کے اور
مصاف آرائی کرنا اُسکا ایسے مقام مین جہان فوج
سوارون کی محض بیکار تھی اور ملجانا اُن دونون فوج کا اور
کوچ کرنا جنریل اسمتھ کا ترناملی سے اور روانہ ہونا
نواب کا اپنے سوارون سمیت ایک راہ سے اور
حیدری پلٹنین معہ توپخانہ دوسری راہ سے ۲۶۴
مقابل پہنچنا دونون لشکر جنگ جو کا اور بند کرنا نواب
حیدر علی خان کا راہ اذوقے کی لشکر پر اعادی کے اور
قصد کرنا اُنکا عسرت و تنگی کے سبب اُس تنگیجے سے
نکلنے کا اور حملہ کرنا لشکرگاہ پر نواب نظام الدولہ بہادر
کے اور خوف کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا بہ انجامی
سے اُسکے اور مانع ہونا حملہ کرنے سے ۲۶۸
مامور کرنا نواب بہادر کا شاہزادہ ٹیپو سلطان کو پانچ ہزار

صفحہ

سوار جرّار کے ساتھ واسطے غارت کرنے قرب وجوار
مدراس کے بعد بدگمان ہونے نواب کے سپہدار
فرنگستانی سے ۲۷۱
تشریف لانا نواب حیدر علی خان کی جناب عالیہ والدہ
بیگم کا اپنے فرزند سعادتمند کے دیکھنے کو اور نواب کا
اپنے ترکون سمیت اُنکے استقبال کو جانا اور بڑی تعظیم
سے اُنھین اُتارنا ۲۸۶
کتاب فتوحات برطنیہ مین بہ حال اِس طرح منظوم ومرقوم ہی ۲۹۰
بیان اُس سازش وبندش کا جسکا انجام بہ ہوا کہ فرنگستانیون
نے حیدر علی خان کے ساتھ بہ نمک حرامی اور غدر کیا ۲۹۹
جنرل اسمتھ کا کوشش کرنا صلح کرنے مین نواب
حیدر علی خان بہادر کے ساتھ اور نا اُمید ہونا اُسکا اِس کام مین ۳۱۲
آمادہ ہونا حیدر علی خان کا بمبئی کے لشکر کو مارھٹانے پر
اور انگریزون کا بنگلور کے لینے کے واسطے تہیہ کرنا ۳۱۴
دخل کرنا جنرل اسمتھ کا بعضے حیدری قلعون پر حیلے سے
اور پھر لے لینا سید مخدوم علی خان کا اُسکو اُسیطرح کے
حیلے سے ۳۱۹
پہنچنا وکیلون کا دیبون ہلی کے باشندون کی طرف سے امان
نامہ مانگنے جنرل اسمتھ کے پاس اور حسن منوک اُس
سپہسالار کا اُنکے ساتھ اور بہ ماجرا سنکر حیدر علی خان کا
خوش ہونا ۳۱۸

Marfat.com

صفحہ

ایلغار کرکے آپر ٹیپو سلطان کا فوج اعدا پر ہزیمت دینا
اُنھین بیخبری مین پکڑ لینا بہتون کو اسیری مین ' اور اُسی
دن شام کے وقت آپہنچنا حیدر علی خان کا اور شفقت
و پیار سے اپنے فرزند سعادتمند کو آغوش مہر مین لینا اور
چشم گہربار سے قطرے اشک کے نثار کرنا ۴۱۹
صباست کا حکم تجویز کرنا حیدر علی خان کا پر طمعیشی سوداگرون
کے حق مین اِسلئے کہ اُنھون نے انگریزون کو مدد دی
حال آنکہ حیدری رعایا کہلاتے تھے ۴۲۲
روانہ ہونا نواب حیدر علی خان کا مکوٹے کی طرف اور
اُسے مسخر کرنے کے لیے ایسی تیاری کرنی جسے
محمد علی خان دیکھکر گھبرا جاے ' آخر کو بالا بالا جانا جنریل
اسمتھ کا اِس اضطراب سے اُسکو پیغام راس
پہنچاے ۴۲۳
عذر خواہی کو پھر آنا مرزا علی خان نواب بہادر کے
خسرپورے کا بعد اُسکے کہ بعضے بداطوار آدمیون کے
اُرغلان نے سے بہت دنون تک عاصی رہا تھا ' اور پھر
پیدا ہونا اسباب فیروزی و شادمانی کا بعد تفرقے اور
پریشانی کے ۴۲۶
تین غول بنانا حیدر علی خان بہادر کا اپنی سپاہ کو اور مدراس
پر حملا کرکے دان کے گورنر جنریل کو خوف و ہراس مین
ڈالنا ' اور خاطرخواہ اپنے غالبانہ صلح اُن سے کرنا ۴۲۷

مراجعت کرنا حیدری افواج کا مصالحہ ہو جانے کے بعد
لرناٹک کی سرحد سے واسطے دفع کرنے مرہٹے کی فوج
کے جو گوپال راو بھرّا اور بابو رام بھرّ نویس کی
سپہسالاری مین نواب حیدر علی خان کے ملک پر چڑھ
آئی تھی اور جوانمردی و چالاکی سے حیدری سپاہ کی
جسکا سپہسالار فیض اللہ خان تھا، اِس بلا کا مندفع ہونا ۴۲۷
ناخت کرنا مرہٹون کے لشکر عظیم کا مادھو راو پیشوا کی
سپہسالاری مین میسور پر اور بہ سبب لاحق ہونے بیماری
سخت کے اُسکا پھر جانا ۴۲۸
سرنو محبت کی راہ و رسم پیدا کرنا نواب حیدر علی خان کا اپنے
ہوا خواہ فرانسیسون کے ساتھ بعد بار ہا آزمانے انگریزون
کی عہد شکنی کو کمک و مدد کے باب مین ۴۴۰
قابض و متصرف ہونا نواب حیدر علی خان کا سرزمین
پُرسادرا مسمی اور ریاست زمورین وغیرہ پر سرحد ملیبار مین ۴۴۰
قبضے مین لانا نواب عالیجناب کا قلعہ بلہاری اور گتی کو اور
اُس سبب سے نواب حیدر آباد کی غیرت خوابیدہ کو جگانا،
اور اُسکا امیر ظفر تلدولہ کو بھاری لشکر ہمراہ دے کر
نواب رستم دوران حیدر علی خان کے ساتھ لڑنے کو روانہ
کرنا، اگرچہ اِس مہم مین مرہٹون کا بھی ایک بڑا غول
اُسکا مددگار ہوا، لیکن حیدر علی خان نے حکمت عملی سے
اُنکے جمادکو توڑ دیا، کہ اُن سے کچھ نہ بن پڑا ۴۴۳

136095
22
Marfat.com

صفحہ

سے لینا نواب حیدر علی خان کا ملک پونان کے درو بست
متعلقات ومحالات کو جو کشنہ ندی کے دکھن طرف واقع
ہین اور آنوگندی وغیرہ کے سرزمینون پر نواب کا دخیل ہونا ۴۴۸
جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدر علی خان کا انگریزون کے
اوپر جنھون نے ماہی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا
اور وے نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لیے کرپہ
مین آئے تھے اور نواب بہادر کا مرھتّون کے سرداردن
کو تحفہ تحایف اور اِس مضمون کے خطوط بھیجکر ملا لینا
کہ ہم دونون اکٹھے ہوکر انگریزون کو شکست دین ' اور
حتی المقدور ہندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین ۴۹۰
اب چند سطرین انگریزون اور مرھتّون کے درمیان
عداوت ہونے کی اور نواب بہادر اور مرھتّون مین برسون
ترنے کے بعد اُنکے مصالحہ کرنے کی بابت مین بطور
اختصار لکھی جاتی ہین اور واسطے ربط سررشتہ سخن کے
مرھتّون کے ترقی کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی ۴۰۴

ازکتاب جارج نامہ

مصالحہ کرنا قوم مرھتے کا حیدر علی خان بہادر سے اور ملا لینا
نظام علی خان آصفجاہ و نجف خان اور سارے ہندوستان
کے امیرون کو اپنے ساتھ انگریزون کی لڑائی پر ۴۰۶
آنا انگریزون کے ایلچی کا حیدری دربار مین ملاپ کی اُمید
پر اور نے نیل مرام اُسکا پھر جانا ۴۰۸

Marfat.com

صفحہ

ترجمہ بعضے مقام بارھوین باب کا رسالہ ملیٹری پیا گریفی
یعنے تذکرہ بہادران انگلستان مین سے (جو سنہ ۱۸۴۱ ع
مین چھاپا گیا) بیان مین حال جنریل سر ڈیوڈ بیرڈ کے جو
بہت دن تک ظل سبحان ٹیپو سلطان کی قید مین اور قلعہ
سریرنگپٹن کی تسخیر کے وقت تاخت کرنیوالون کا سرکردہ
تھا ششمی جنگ کوھستانی کی خصوصیات پر جو کنجی کوٹے
کے درمیان واقع ہوئی، اور بہ ایک اُن جنگون مین
سے ہی، جن مین طرفین سے ہزارون جنگ جو مارے
جانے کے بعد نواب حیدر علی خان فتح نصیب ہوا ۴۶۳

از کتاب جارجنامہ تصنیف ملا فیروز

روانا ہونا کرنیل بیلی کا جنریل سر ہکٹر منرو کی باری
وکمک کے لیئے اور ٹیپو سلطان کے ہاتھ اُسکا گرفتار ہوجانا ۴۷۲

معمور ہونا ساغر حیات نواب حیدر علی خان بہادر کا اور
رحلت کرنا اُس نامدار عالی وقار کا اِس جہان بے ثبات
و پر غرور سے عالم راحت و سرور کو اور ذکر اُسکے سیر
حمیدہ و آثر پسندیدہ کا سمہ بعضے دستور العمل اُس
سکندر ثانی کے ۴۸۸

آثار برگزیدہ اور اطوار سنجیدہ نواب نیک ذات کریم
نہاد کے جو اِن انگریزی اور فارسی معتبر کتابون سے
(جیسے نشان حیدری سید حسین کرمانی، فتوحات حیدری
لالہ کیم نراین دہلوی، فتوحات برطنیہ ملا فیروز پارسی

Marfat.com

صفحہ

حمید خانی منشی حمید خان ملازم گورنر جنرل بہادر کارنوالس
بہادر، تواریخ منشی عبد الحق ۔ م کپتان کنوی بہادر)
نقل کیے گئے ہین ۴۹۰

نسب نامہ نواب مغفرت مآب حیدر علی خان بہادر کا ۴۹۸

القاب مستطاب نواب والاجناب حیدر علی خان
فردوس نشان کا ۵۰۴

سجع و سکہ نواب نامدار حیدر علی خان بہادر کا ۵۰۵

ترجمہ نشان حیدری

جلوس فرمانا شاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان ظل سبحان و آیہ رحمان کا
دکھن کے تخت سلطنت پر اور لشکر کشی کرنا جنرل
لانگ اور جنرل اِسطوارط کا وانڈیواش کی طرف ۵۱۲

متوجہ ہونا رایات نصرت آیات سلطانی کا نگر اور کورتال
بندر وغیرہ کے استرداد کو لوٹ لینا لشکر مانبئی، صلح
مقرر ہونا سلطان ذیشان اور انگریزون کے درمیان
انتقال کرنا محمد علی شجیع کا ۵۱۷

بیان اُس جوانمردی و بہادری کا کہ میر معین الدین بہادر
عرف سیّد صاحب سپہسالار سلطانی سے جو پائین گھاٹ
مین تھا ظاہر ہوئی اور احوال اُس جنگ و جدال کا جو
اُس مین اور انگریز و فرانسیس مین واقع ہوئی اور
حضور اعلا مین طلب ہونا اُسکا بعد مقرر ہونے مصالحہ
سنہ گیارہ سی ستانوے ہجری کے ۵۲۳

Marfat.com

صفحہ

مسخر ہونا کوہ نرکوٹے کا، راجہ بنکور کا شرارت کرنا،
اور بعد تعینات ہونے افواج شاہی کے اُس بداصل کا
مستاصل ہو جانا، رحمان گڑھ کا مرمت ہونا گیارہسی
اٹھانوے ہجری مین ۲۸

فتح ہونا کوہ نرکوٹے کا میر قمر الدین خان بہادر کی پردلی
سے اور حضور مین بلایا جانا اُس نامدار کا صدمہ اور واقعات
کے جو سنہ گیارہسو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئے ۳۰

سر اُٹھانا باغیان کوڑگ کا متوجہ ہونا موکب سلطانی کا
اُس نواح کے مفسدون کی تنبیہ و تادیب کے
لیئے، اسیری مین پکڑ آنا اٹھاسی ہزار مرد و زن کا
صدمہ دیگر واردات جو سنہ گیارہسی اٹھانوے ہجری
مین واقع ہوے ۳۳

بڑھائی کرنا نواب حیدر آباد اور مرہٹون کا واسطے مسخر
کرنے ممالک خداداد کے، لے لینا اُن لوگون کا اُس
اطراف کے کئی قلعون کو روانہ ہونا سلطان عالیشان کا
ادھونی ہو کر دشمنون کے دفع کرنے کو سنہ گیارہسو
ننانوے ہجری مین ۳۹

متوجہ ہونا موکب سلطانی کا مرہٹون کی تنبیہ کے لیئے جو
تنب بھدرانتی کے اُس طرف ہنگامہ مچا رہے تھے،
اور مفتوح ہونا کنجن گڑھ کا اور دریا پار ہونا سپاہ
نصرت پناہ کا اور مقابلہ کرنا اعدائے بدخواہ کا ۴۰

Marfat.com

صفحہ

پہنچے ہست آنا سلطان دین پناہ کا واسطے مصالحت کے
اور تعاقب کرنے غنیم کے ، پہنچنا سلطانی سپہ سالار کا
مع سپاہ نصرت پناہ کے ، رسد لیکر آنا بدر الزمان خان
فوجدار نگر کا ، مستحر ہونا شانور و بھاگ جانا نواب حکیم
خان کا اور لشکر کفر و اسلام مین جنگ واقع ہونا ۰۰۰
فرج ہو جانا اعدا کا سپاہ منصور کے ہاتھ سے صلح قرار
پانا فریقین متخاصم مین راجاؤن کے تعلقون کا بندوبست
مع بعض کیفیتون کے جو سنہ بارہ سی مین واقع ہوئین ۰۰۳
ذکر بندوبست دارالسلطنت اور تمام ممالک محروسہ
کا متزول ہونا میر صادق دیوان کا و مسجد اعلی کی بنا کا سبب
پھر آنا وکیلون کا حضور سے سلطان روم کے جو گیارہ سو
اٹھانوے ہجری مین گئے تھے ، جانا وکیلون کا حیدر آباد کو
سنہ بارہ سی مین ۰۰۹
فوج کشی کرنا سلطان کا کلیکوٹ کی طرف ، پھر چڑھ جانا
کوچی بندر اور حاکم ملیبار کے تعلقون پر ، مجروح و
مقتول ہونا کتنے جوانان مظفر کا ، لے لینا اُس بندر کا بارہ
سی پانچ ہجری مین ۰۶۲
چڑھ آنا جنریل میڈوس بہادر کا راجہ ملیبار کی جنگ کو ،
لڑنا فریقین کا ستی منگل کی نواح مین ، روانہ ہونا رایات
ظفر آیات کا پائین گھاٹ کی طرف اور وہان کی فتحونکا بیان ۰۶۴
منگلے سے آنا گورنر جنریل لارڈ کارنوالس کا ، اور

Marfat.com

صفحہ

ملا لینا اپنے ساتھ نظام علی خان اور مرھٹون کا، لشکر
کشی کرنا اِن تینون سردارون ہم عہد کا سلطنت
خداداد پر، مسخر کرنا بالا گھات کا، ترائیان جو واقع ہوئین
سلطانیون اور اِن تین سردارون کے سپاہیون مین
معہ اور روداد ون کے جو سنہ بارہ سی چھ ہجری مین
واقع ہوئین، ۶۸
ذکر دار السلطنت کے بند وبست و انتظام اور
سزاے عمل کشن راو نافرجام کا، پہنچنا سلطان عالیشان
کا دار السلطنت مین ہنگامہ وفتنہ مچانا نواب نظام علی خان
اور مرھٹے کا سلطانی مملکت مین ۷۶
پانکل کے گرد و نواح سے آملنا سکندر جاہ نظام علی خان
کے بیٹے کا شیر الملک اور بہت سے سپاہیون سمیت
گورنر جنریل بہادر کے لشکر مین تاراج کرنا شاہ زادہ
فتح حیدر کا مدگیری کی فوج محاصرہ پر، مارا جانا حافظ فرید
الدین خان کا گرم کنڈے مین، دوسری بار چڑھائی کرنا گورنر
جنریل بہادر کا سر رنگپٹن پر، مرھٹونکا وہان آپڑنا اپنا
لشکر لیکر، مصالحہ ہونا اِن دونون ہم عہدون کی صلاح سے
سلطان اور انگریزون مین معہ واردات جو سنہ بارہ سی
سات ہجری مین واقع ہوئین ۸۴
کوچ کرنا سلطانی فوجون کا اطراف کے راجاؤن کی تنبیہ کو،
بند وبست ممالک محروسہ کا، قلعہ دار السلطنت کی

صفحہ

تعمیر سہ اور حالات سنہ بارہ سی سات ہجری کے ۵۸۹
بخیر و عافیت مراجعت کرنا شاہزادون بلند اقبال کا سنہ
بارہ سی آٹھ ہجری مین مدراس سے ' مقرر ہونا
سپہریون کا اسماے حسنا کے حساب سے سرفراز ہونا
اراکین کا میر میران کا لقب پاکر ' آنا ایران کے
شاہزادے کا غربت و آوارگی کی حالت مین ' سرانجام
پانا شاہزادون کی شادی کہ خدائی کا بادیگر و قایع جو اُس
شادی کی ابتدا سے لیکر بارہ سو بارہ تک ظہور مین آئے ۵۹۰
فوج کشی کرنا جنریل ابرس کا سر برنگپٹن پر بموجب
حکم وارد مارنگٹن بہادر اور مشورے ابوالقاسم خان
شوشتری اور مشیر الملک بہادر دیوان حیدرآباد کے '
لڑائیان واقع ہونی سلطان اور اِس سپہسالار کے
درمیان ' منجر ہو جانا دارالسلطنت کے قلعے کا ' شہید
ہونا سلطان کا جو سنہ بارہ سی تیرہ مین واقع ہوا ' ۶۰۰
بیان اخلاق و اطوار اور آئین حکمرانی اُس سلطان دین
پناہ فردوس آرامگاہ کا ۶۱۹

تاریخ حمیدخانی کا ترجمہ

فوج کشی کرنا اور دکار نوالس بہادر کا سر برنگپٹن پر
خان خان ہلی کے رسیدہ ہو کر ' اور سختی اُس راہ کی ۶۱۷
محاصرہ کرنا مکری درگ نامے قلعے کا ۶۲۶
بعضے خصوصیات قلعہ مکری کے ۶۲۶

Marfat.com

صفحہ

ذکر ولادت بادشاہ عالیجاہ ٹیپو سلطان کا اور اُسکی
تعلیم و تربیت کا ۶۴۹

قطعہ

تاریخ شہادت متضمن تعزیت بادشاہ سلیمان جاہ
ٹیپو سلطان جنت آشیان جو شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۱۳
ہجری مین واقع ہوئی ۷۰۰
مجمل احوال سلطان فردوس مکان کی اولاد وغیرہ کا ۷۰۰

قطعہ

تاریخ بناے مسجد جو در سنہ ۱۲۰۱ ہجری مقام رسامین
بنائی گئی ۷۱۰

قطعہ

تاریخ بناے مسجد جسکی تعمیر نے شہر کلکتہ مقام دھرم
تلے مین در سنہ ۱۲۰۸ ہجری مین اتمام پایا ۷۱۱

ترجمہ جلد ثانی کے بارھوین رسالے کا
مارکوئس ویلزلی کے رسالون مین سے
ارل اف مارنگٹن کی طرف سے، لفٹنٹ جنریل ہارس،
کرنیل ارشر ویلزلی، انرئیل ہنری ویلزلی لفٹنٹ کرنیل
ولیم کرکپاطرک لفٹنٹ کرنیل باری کلوز جو امور میسور
کے انتظام و بندوبست پر امین تھے ۷۱۳

عہدنامہ یا وثیقہ
عہدنامہ جو ہندوستانی انرئیل کنپنی بہادر، اور نواب نظام

Marfat.com

صفحہ

الدولہ آصفجاہ بہادر اور پیشوا راؤ پنڈت پردھان بہادر
کے درمیان آپس مین معمول ومتفق ہونے کے استحکام
اور سلطان شہید کے ملکون کے بندوبست وانتظام
کے اتمام کے لیے لکھا گیا تھا ۷۱۹
بیان اُس شورش اور قتل عام کا جو ویلور کے قلعے مین
سنہ ۱۸۰۶ کی دسمبر جولائی کو واقع ہوا، سطرجونس
سرجبن اور سطرج ڈبن سرجبن کی روایت سے جو دونون
اِس واقعۂ شوم کی ابتدا سے انتہا تک وہان موجود تھے ۷۲۶
نامۂ نواب حیدر علی خان بہادر فرمان فرماے ملک دکھن کا
جو شاہ ایران کریم خان کو نوبن رمضان سنہ ۱۱۷۹ مین بھیجا تھا.
مسودہ لالہ مہتاب راے سرکار حیدری کے منشی کا ۷۳۹
مسودہ اُس مکتوب کا جو حاکم افغانستان زمان شاہ نے
شہریار دکھن ٹیپو سلطان کو لکھا تھا ۷۴۲
ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوندکار روم سلطان
سلیم کے عربی مکتوب کا کہ فرمان روا ے دکھن ٹیپو سلطان
کے نام پر آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ کا لکھا ہوا تھا اور
سلطان ممدوح کی سرکار سے مسطر اسپنسر ایلچی
کو جو اِس دربار مین بادشاہ انگلستان کی طرف سے اُذنون
رزیڈنٹ مقرر تھا ملا تھا ۷۴۳
جواب خوندکار روم کے مکتوب کا شہریار دکھن ٹیپو سلطان
کی طرف سے جو عربی عبارت مین مرقوم تھا، ۷۵۰

Marfat.com

صفحہ

مکتوب مارکوئس ویلزلی گورنر جنرل بنگالے کی طرف سے
ربط انر ئیل و لیم بنطک گورنر مدراس کو ' اور بہ
ایک سی آٹھتالیسوان مکتوب ہی اُس جناب ثروت
مآب کی کتاب رقعات و مکتوبات کی تیسری جلد مین سے ۱۰۷
تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

TO THE MOST NOBLE MARQUIS WE[redacted]

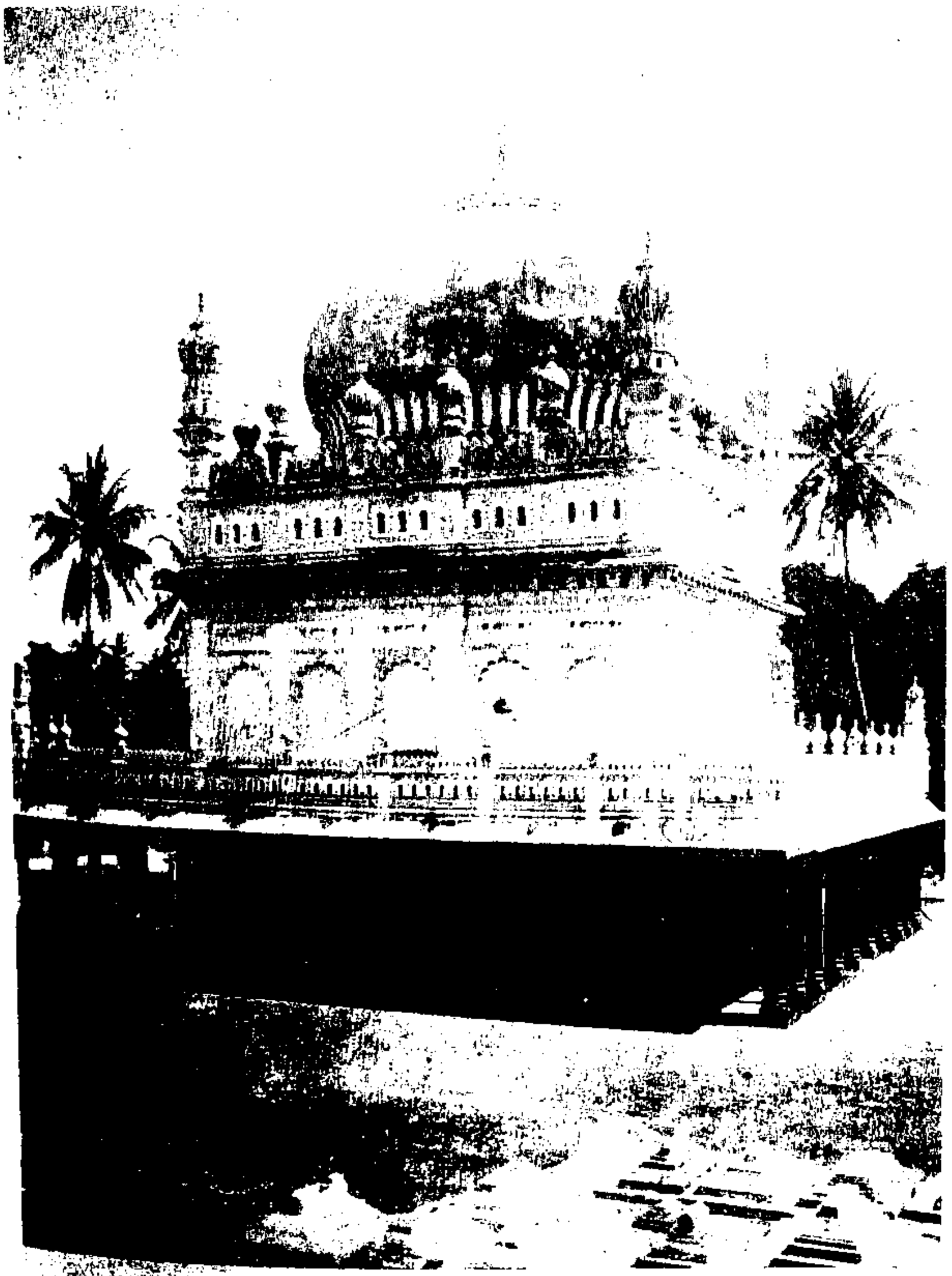

Mausoleum of Haidar Ali and Tipu Sultan, Seringapatam
Built by Tipu, 1784. *Ami Chand, Secunderabad*

MarfatCom

MOHUMED SULTAUN,

SURNAMED

PRINCE GHOOLAM MOHUMED,

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ایزد پاک

سر نامہ حمد خدا ے کریم کہی کردگار و غفور و رحیم

جواہر آب دار حمد و ثنا نثار بارگاہ اُس بادشاہ حقیقی کے جسکے ایک حکم کن سے زمین و آسمان اور کل مخلوقات ممکن نے جو پیدا ہو چکی یا پیدا ہو گی وجود پایا اور اُسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ نے ہر موجود کو نئے رنگ ڈھنگ کا خلعت حیات عطا کیا چار دن عنصر کو کہ ہر ایک اپنی اپنی تاثیر مین مخالف دوسرے کا ہی باہم امتزاج دیکر انسان کو پیدا کیا اور اوپر منصب خلافت کے منصوب فرمایا فضائل اربعہ جو حکمت و شجاعت اور عفّت و عدالت ہمین نشان و نمنا اُسکے مقبولون و مقرّبون کا ہی جس کسی مین یہ چار صفتین پائی جاتی ہمین وہ مرتبے سعادت کو پہنچتا ہی اور بادشاہ وقت یا وزیر یا رئیس بالضرور ہوتا ہی وہ ایسا حکیم ہی کہ جب کسی قرن و زمانے مین کسی طرح کے فتور و خلل حادث ہونے سے اُسکے بندے تکلیف و اذیّت اُٹھاتے ہین تب اُسکی خواہش کے موافق ایک ایسا شخص ایسے اطوار کا پیدا ہو کر خلق اللہ کی رفاہ و آرام کا باعث ہوتا ہی کہ پچھلے لوگ اُسکا حال سنکر عبرت پکڑتے و پند لیتے ہین

Marfat.com

* جلّ شانہ وعمّ احسانہ *

* اُسکے اِحسان کا جلوہ تو ہی سب جگ مین عیان *
* مین للھون کیا کہی مشہور عیان را چہ بیان *

نعت رسول صاحب لولاک

* پراز مشک وعنبر نہ کیون ہو زبان ثنائے محمد ہی ورد زبان *

اور گلدستۂ درود وصلات نثار مرقد پر اُس خلطان کائنات کے * جو رحمۃً للعالمین وخاتم المرسلین * اور صاحب دعوت عامہ اور اُسکا وجود زمین وآسمان بلکہ کل مخلوقات کے وجود کی علت نامہ ہی دین اُس کا کفر کے یاجوج کے لیئے سد سکندر اور واسطے دبانے فرعون بدعت کے دریائے نیل اور بحر احمر چمک موجودات کے آئینے کی اُسکی ذات کے آفتاب سے جلوہ گر اور نجات تمام عاصی گنہ گارون کی اُسکے حکم کے ماننے پر مقرر اور درود وسلام آل و اصحاب پر اُس حضرت کے جنھون نے نقارہ اسلام کا عرب وعجم مین بجایا اور علم عدالت کا جمیع طوائف وامم مین بلند فرمایا ہر ایک اُنمین سے اپنے اپنے وقت کا شجاعت وہمت مین حیدر اور جہاد مین وغزا مین غضنفر تھا *

(صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین)

اس کتاب کي تالیف کا سبب

ظاہر ہی کہ اِس جہان اِمکانی اور سرائے فانی مین موافق تدبیر وتنظیم کارگزاران قضا وقدر کے ہر دم وہر آن نفوس کی فوجون مین سے کوئی تو ہستی کی خلعت پہنتا اور کوئی عالم وجود سے عالم عدم کو سدھارتا ہی * (بیت)

* نظر غور سے اِس دار روان کو دیکھو * قافلے آتے ہوئے اور روان کو دیکھو *

Marfat.com

کوئی چیز وکسی طرح کی خلقت ایک وضع پر نہین ٹھہرتی ہر جگہہ مین ایک نیا تماشا ہی
دہر مقام مین ایک نئی سیر اِس صورت مین تاریخ کا علم یعنے جانا سرگذشت
اور احوال اگلے لوگون کا پچھلون کے لیئے مفید ہی اور سب علمون مین ممتاز
کیونکہ اُسکے باعث ہر شخص کو معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانے مین کس کس
مزاج و دین و وضع کے لوگ ہو گیئے ہین اور نام نیک یا بد یادگار چھوڑ گیئے
جس کسی سے آثار پسندیدہ ظاہر ہوے وہ زندگی مین بالضرور جاہ و مرتبے کو
پہنچا اور سب کا محبوب و پیارا رہا بعد مرنے کے بھی سب اُسکو بخیر یاد کرتے
ہین اور جس کسی سے افعال رذیلہ کراہت اور فضایل ہمین ظہور مین آئے اُسکی
زندگی بھر خلق اللہ اُسکی دشمن رہی اور موت کے بعد لوگ اُسکو بد
کہتے ہین نیکون کی زندگی نیک اور انجام نیک بدون کی زندگی بد اور انجام بد
نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیّئات اعمالنا من یہدی اللہ فلا مضلّ لہ
ومن یضللہ فلا ہادی لہ * بہرصورت دونون حال مین فائدہ اور عبرت حاصل
ہوتی ہی کیونکہ نیک صفت کے نیک انجام معلوم ہونے سے نفس انسان
فضایل کے حاصل کرنے پر مشتاق ہوتا ہی اور بد افعال کے بد نتیجے ملنے
سے ہر کسی کو اُس سے نفرت حاصل ہوتی ہی وہ اپنے تئین
ویسے افعال سے بچاتا ہی اِنھین فائدون کے لیئے سب عام و خاص تاریخ کے
علم کو بہت دوست اور ہمیشہ اُسکی مزاولت رکھتے ہین اگر کچھ اُس مین
ایسی روداد ہین جنکو سنکر پچھلے عبرت و پند لے سکتے ہین تو فائدہ کی نظر سے
گیانی لوگ خود لکھتے ہین یا اورونکے لکھنے سے آپ فائدے اُٹھاتے ہین *
چنانچہ جب فضیلت انتساب کرامت مآب مظہر دقایق منطقی و حکمی مصدر
فیوضات علمی مبیّن غوامض انگریزی و عربی و فارسی صاحب ذہن مستقیم و رائے

Marfat.com

سلیم مولوی عبد الرحیم صانہ اللہ تعالیٰ من آفات العصر و مصائب الدھر کو معتبر راویتون سے انگریزی کتابون کے فضایل اور ستودہ صفتین نواب گردون وقار سکندر طالع ارسطو فطرت سلیمان حشمت رستم زمان نوشیروان دوران نواب حیدر علی خان بہادر مغفور کی مفصّل معلوم ہوئین کہ اُس نواب بہادر مغفور نے صرف اپنی بلند ہمت و حسن سلیقے کے سبب سلطنت اصلامیہ کی میسور مین بنیاد قایم کی ایسا خلعت خداداد عقل سلیم کا دربار حضرت کریم سے اُسنے پایا تھا کہ اگرچہ علم ظاہری کی چندان تحصیل نہ کی تھی پر ایسے آئین اور دستور رعایا کی رفاہیت و ملک کی معموری کے باب مین ایجاد کیئے کہ تمام خلایق اُسکے خیر خواہ ہو گیئے اور جان و دل سے مطیع و فرمان بردار ہر ایک نے اُسکی محبّت و مہر کا تخم مزرعۂ دل مین بویا و بغض و عداوت کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑا * سلوک اُس فریدون فرکا سپاہیون کے ساتھ نہایت جوان مردی و مروّت سے مقرون تھا کاذ سپاہ کی بہت دلجوئی کرتا اور اُنھون کے ساتھ خوش معاشرت رھتا جب کوئی جان فشانی کرتا عوض مین اُسکے صلہ و انعام دیتا حق تلفی کسی طور جایز نرکھتا برّی لڑائیون اور سخت سخت معرکون مین سپاہیون کے ساتھ آپ محنت و سختیان اُٹھاتا ' بہادرون اور جان بازون کی قدردانی اُس مرتبے مزاج مین تھی کہ لکھا ہی کہ ایک بار انگریزی فوج نے نواب بہادر کے کسی قلعے پر حملہ کیا تھا اگرچہ قلعے کی فوج محافظ گولے کے اولے برساتی تھی پر انگریزی سپاہ دادتہوّر اور پردلی کی دیتی و ہرگز منہ نہ موڑتی تھی نواب بہادر نے دوربین سے ایک ٹیلے پر چڑھکر یہ حال دیکھا اور فرمایا کہ کاش ایسی فوج دلاور جانباز میری ہوتی مین ایک سپاہی کو بھی اُسکے کوچ مین پیادہ نہ چلنے دیتا بلکہ شکاری چیتون کے مانند گاڑیون پر سوار کرکے لیجاتا اور بروقت حملہ دشمنون کے اوپر

Marfat.com

چھوڑ دینا حسن تدبیر و عقل کی رسائی اُس افلاطون ثانی کی دیوانی امور و مقدّمات مین ایسی تھی کہ حریفان ہوشیار و دور اندیش صاحبان عالیشان انگریز اور دشمنان مکّار و دغاباز مرھٹون سے اپنی برکاری و عیّاری کے سبب کبھی چکما نہ کھایا اور اکثر ایسا واقع ہوا ہی کہ دونون کو بتادے کر حیران و ششدر کیا شجاعت و جوان مردی کا یہ عالم تھا کہ خود بنفس نفیس بڑے بڑے سورما بہادرون کے مقابل میدان مین آتا اور سپاہی گری کے کرتب مین غالب و ثابت قدم رہتا اور اکثر فتح و فیروزی کا نقارہ بجاتا ترحّم و عطوفت کا اُسکے یہ عالم تھا کہ سب قریبون اور ہم نشینون کے ساتھ بہت تواضع و مدارا سے پیش آتا اور تلطّف و مہربانی کی راہ چلتا یہان تک کہ موشگر م دل طبع نے اُس رحیم دل کے نہایت ترحّم کو جو بہترین فضایل انسانی سے ہی رذائل سے سمجھا اور افراط رحم کو عیبون مین نواب نامدار کے لکھا ہی چلن و بہوار اُسکا سوداگرون اور معاملے والون کے ساتھ نہایت راستی و دیانت کے قرین تھا*

تب اُس فضیلت مآب مولوی موصوف کو یقین اِسبات کا ہوا کہ فی الحقیقت اس صفت و سیرت و ہمّت و جرأت کا امیر ہندوستان مین کم پیدا ہوا چنانچہ صاحبان انگریز جو حکومت ملک دکھن مین دعویدار اور مخالف اس سکندر طالع کے تھے اور اسکے سبب سے ملک دکھن مین دخل و تصرّف نکر سکے اگرچہ کس کس طرح کی اذیّتین و صدمے اُسکے ہاتھ سے اُٹھائے اور باوجود اِسکے کہ کوئی شخص اپنے دشمن کی تعریف نہین لکھتا تب بھی اُنھوے صرف اِس خیال سے کہ خلاف واقع لکھنا مورّخون کا شیوہ نہین کیونکہ وقایع نگاری سے سوائے اعلام حقیقت حال کے اور کچھ فائدہ نہین سو وہ خلاف نویسی مین فوت ہونا ہی واسطے فایدے پچھلے لوگون کے انصاف کو ہاتھ سے نہ دیکر اُسکا احوال

Marfat.com

مفصّل لکھا اور فضایل و پسندیدہ صفات کو نواب بہادر کے من و عن بیان کیا *
اور اُسنے سمجھا کہ ایسے وقایع عجیبہ و سوانح غریبہ کے معلوم ہونے سے
بہت فائدہ سب لوگ حاصل کرینگے اور برّا حیف ہی کہ ان واقعات اور
روادادون سے اہل فرنگ تو عبرت و فائدے اُٹھائین اور خاص ہندوستانی واہل
اسلام اس نعمت سے محروم رہین اِسیواسطے موافق حکم شاہزادے عالیشان
بلند ہمت والا خاندان رفیع المرتبت منیع المکان جناب محمد سلطان عرف غلام محمد
ابن طیپو سلطان ابن نواب حیدر علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ وحشمتہ کے جسکے
اخلاق حسنہ و عادات مستحسنہ حاجت مدّاحی کی نہین رکھتے اور ضرب المثل ہو گئے ہین
کیونکہ بہت کام اُس جناب سے ایسے ظہور مین آئے ہین جنکے سبب دنیا مین نیکنامی
حاصل ہوئی اور اُسکی ذات آفتاب کیطرح مشہور ہو گئی چنانچہ اُنمین سے
ایک یہہ کہ دار الامارہ کلکتّے مین دھرم تلے کے چوراہے پر ایک مسجد سنگین
عالیشان خوش قطع موسوم بہ مسجد اقصیٰ جسکی تاریخ خان خانا یا سنہ ۱۲۹۶ ہجری
ہی اُسنے بنا کی اُسکے جانب مغرب تھوڑے فاصلہ پر کوٹھی گورنر صاحب بہادر
کی ہی کہ دیسا مکان صاحبے کلکتے بلکہ تمام بنگالہ مین نہین اور مشرق کی طرف
چاندنی چوک جو تمام بازار و نمبر شہر کے وسیع و پر رونق ہی اور دکھن کی
طرف میدان چورنگی کا جسکی سرکین نہایت وسیع و خوش نما کنارے پر جنکے
نہر بن پختہ دریا کے پانی سے دن رات جاری جنسے تمام سرکین چھڑکی جاتی ہین اور
کلکتے کا قلعہ اُسکے متصل ہی الغرض حق تو یہہ ہی کہ ایسا فرح بخش و فضا کا مکان
کہین کم ہوگا سب عمایدشہر ہر قوم کے امیر و خوش مزاج تفریح طبع کے لیے
دونون وقت وہان سیر کرنے آتے ہین عجب لطف ہوتا ہی کہ دیکھنے سے تعلق
رکھتا ہی اور وہ مسجد نہایت بلند و وسیع و مستحکم ہی اندر و باہر اُسکے سنگ

Marfat.com

مرمر و سنگ موسی کا فرش اکثر اہل اسلام مسافر و شہری و تجار و علما و غیرہ صبح و شام زیارت کرنے و نماز پڑھنے وہان آتے اور مسجد کی عظمت و شان کو دیکھ کہتے و مقر ہوتے کہ ایسی مسجد ملک بنگالے مین نہ بنی ہی نہ بنے گی فی الحقیقت یہ مسجد ایسی دل چسپ اور ایسے مقام نشاط بخش پر واقع ہی کہ اہل اسلام کیا بلکہ غیرون کا بھی اُس مسجد کو دیکھ کر یہی جی چاہتا ہی کہ وہان سجدہ کیجئے *

اور اُس جنات فیض مآب نے ایک اور بھی ویسی ہی مسجد بنام مسجد اطار سا پگلے مین جو اقامتگاہ اُس شاہزادۂ والا تبار و سائر خاندان سلطان مغفور و مبرور کا ہی بنائی ہی اور دونون مسجدون مین حافظ و موذن واسطے امامت و اقامت پنجگانہ کے مقرر ہین کہ ہر روز وعظ و نصایح خلق کو کیا کرتے اور ماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سناتے ہین ہر مسجد کے اخراجات ضروری کے واسطے جایداد معقول وقف ہی اور ایک باغ وسیع معہ تالاب و گھاٹ سنگین واسطے پہنام کرتے تعزیے جناب سیدالشہدا علیہ السلام کے وگور غربان کے لئے وقف کیا ہی اور قاری بھی تلاوت قران مجید کے لیئے مقرر ہین

مولوی موصوف نے وقایع نواب حیدر علیخان بہادر مغفور اور ٹیپو سلطان مبرور کو انگریزی اور فارسی تواریخون سے جنکی تفصیل آتی ہی بسبب کمال دل جوئی و شفقت و حمایت و رعایت شاہزادہ عالیشان کے تین برس کے عرصے مین نہایت مشقت و زحمت سے معلوم کر کے زبان فارسی مین لکھا اور نام اُسکا کارنامۂ حیدری رکھا اور واقع مین کمال کیا ہی

ہر کہ سخن را بسخن ضم کند قطرۂ از خون جگر کم کند

حامی شیخ احمد علی گوپاموئی نے اُس کتاب کے مضمون کا فائدہ عام پاکے اور

Marfat.com

یہ سمجھکر کہ زبان فارسی سے اُسکے جولوگ فارسی مین کامل لیاقت رکھے ہین وہی اُس چشمۂ فیض سے بہرہ یاب ہوسکتے ہین اور جولوگ حرف حرف شناس اور کم مایہ ہین اِسکے فائدہ سے محروم رہینگے تعمیم فائدہ کی نیّت سے ساتھ صلاح اور مشورہ مظہر فضیلت مصدر حذاقت مفتح غوامض منطقی و ریاضی گنجینۂ معانی سرآمد حکماے زمانی حکیم مولوی احمد حسین شاہ جہان آبادی کے فارسی سے زبان اُردو مین جو بول چال لکھنو اور دلی والون کی ہی دارالامارہ کلکتے مین سنہ ۱۲۶۲ ہجری یا سنہ ۱۸۴۷ ع مین ترجمہ کیا اور رحملات حیدری اُسکا نام رکھا اور تاریخی نام تواریخ گزیدہ پایا،

۱۲۶۲

تفصیل اُن انگریزی کتابون کی جنسے مولوی موصوف نے ترجمہ کیا اور فارسی تواریخون کی جنسے ضروری چیزین چن لی گئین

۱ ھسٹوری آف حیدر علیخان دو جلد مین تالیف کی ہوئی موشیر م ڈل ط کی جو سردار دس ہزار سپاہ مغلیہ کا تھا اور اکثر توپ خانے مین نواب حیدر علیخان بہادر کے افسر حکم دینے والا اور جماعت فرنگستانی پر جو جو اُس نواب کی خدمت مین تھی سردار رہا اور اُسنے اس کتاب کو دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۷۸۴ ع چھپوایا

۲ بریطش ملیطری بیاگریفی یعنے تذکرہ بہادران انگریزی جو وابستہ لشکری اخبار اس بادشاہت کے سابق سے حال تک دارالسلطنت لندن مین در سنہ ۱۸۴۱ ع پہلی دفعہ چھاپا گیا

۳ آنھنٹک مماٹرس آف طیپو سلطان جو حیدر علیخان بہادر کی سبر و شمائل پر

Marfat.com

محتوی ہی تصنیف کی ہوئی بعضے منصب داران کمپنی کی جنکو قلیپ پریرا نے
دارالامارت کلکتے مین دوسری بار در سنہ ۱۸۲۰ع چھپوایا
۴ مارکوئیس ویلزلیس دسپاچیز پانچ جلد جو در سنہ ۱۸۲۶ع دارالملک
لندن مین چھپی
۵ هسطوری اف نادر شاہ تالیف کی ہوئی جیمس فریزر کی جو در سنہ ۱۷۴۲ع
لندن مین چھپی
۶ ئیسطا نڈیہ گزیطر تالیف کی ہوئی والٹر ہملٹن کی دو جلد در سنہ ۱۸۲۸ع
دارالسلطنت لندن مین چھپی '
۷ اسکرس کپطیو بطی یعنے اسیری اِسکر کی عہد مین نواب حیدر علی خان بہادر
اور طیپو سلطان کے '
۸ بطنس دار یعنے طیپو سلطان کی لڑائی جس مین کرنیل بطن خود حاضر
تھا اور اُسنے اسکا حال لکھا '
۹ جرنل نیول انڈ ملطری مگزین یعنے روزنامچہ اور جہازی اور فوجی ذخیرہ '
۱۰ هسطوریکل اسکیچ اف سوتھ انڈیہ یعنے تواریخی نقشہ دکھن کا '
۱۱ کتاب فتوحات حیدری تصنیف کی ہوئی لالہ کھیم نراین کی '
۱۲ کتاب نشان حیدری تالیف کی ہوئی میر حسین علی کرمانی کی '
۱۳ جارجنامہ نظم کیا ہوا ملا فیروز کا '
۱۴ تواریخ حمید خانی تالیف کی ہوئی منشی حمید خان کی جو دکھن کی مہم مین گورنر
جنرل مارکوئیس کارنوالس بہادر کے ہمرکاب تھا '

Marfat.com

List of Authorities from which the following work is either wholly or partly translated.

1.—Memoirs of Hyder Aly Khan, and his son Tippoo Sultan, By Charles Stewart, Esq. M. A. S.

2.—The History of Hyder Aly Khan, Nabob Bahader, By M. M. D. L. T.

3.—British Military Biography, from Alfred to Wellington.

4.—Authentic Memoirs of Tippoo Sultan, By an Officer in the East India Service.

5.—The History of Nader Shah, to which is prefixed a Short History of the Mogol Emperors, By James Fraser.

6.—The Despatches, Minutes, and Correspondence, of the Marquess Wellesley, K. G.

7.—The East India Gazetteer, By Walter Hamilton.

8.—A view of the origin and conduct of the war with Tippoo Sultan, by Lt. Col. A. Beatson.

9.—The United Service Journal, and Naval and Military Magazine for 1841, part 2.

10.—Historical Sketches of the South of India, in an attempt to trace the History of Mysoor, By Lieut. Colonel Mark Wilks.

Marfat.com

اجمالي بيان هندوستان کي سرحدون کا و توصيف بعض
گرانمايه طبيعي چيزون کي جنهوسے اسکے رهنے والون کو
غير ملک سے بے نيازاور غير ونکو اُسکا محتاج کيا هی

يه ولايت وسيع جنوبی حصے مين براعظم آشيا يا بلاد سران کے واقع هی
(اور بلاد سران برّا تيسرا حصه هی ربع مسکون قديم کا جسکے اور دو حصے کو
يورپ يا بلاد بيضان اور افريکه يا بلاد سودان کهتے هين) اُنر دکهن يه ولايت
درميان آٹهوين و پينتيس درجه عرض شمالی کے واقع هی يعنے آٹهوين درجے کے
فاصلے سے شروع اور پينتيس درجے تک منتهی هوتا هی' اور پورب پچهم
درميان اسّی سے بانوے درجه طول شرقی مين هی ' يعنے آٹهسے درجے
کے فاصلے سے شروع هو کر بانوے درجے پر منتهی هوتا هی ' ايک درجه ۳۶۰
درجون سے کسی منطقه زمين کے اُنهتّر ميل انگريزی سے کچهه زياده هوتا هی
ميل انگريزی ۲۸۰ ۹ فٹ هی جو آدهه کوس هندوستانی سے کچهه کم هی '
پس اس بيان سے ثابت هوا که طول هندوستان کا دکهن سے اُتر کو هی اور
نهايت برّا طول اُسکا قريب ايک هزار نوسی ميل انگريزی کے هی

---

* عرض کسي مکان کا خط استوا سے درجون پر خط نصف النهار کے جو ايک منطقه مي که ست
الراس پر اُس مکان کے موکر قطب شمالي وجنوبي پر گذرتا مي اُتريا دکهن کناجاتا مي '
اور خط استوا ايک دوسرا منطقه يا خط زاري زمين کا مي جس سے زمين دو نصف شمالي
وجنوبي مين منقسم هوتي مي اسليئے عرض مکان کا کبهي شمالي بولا جاتا مي اگر وه
مکان خط استوا سے شمال کي طرف مي اور کبهي جنوبي اگر وه مکان خط استوا سے
جنوب کي طرف کو مي اور طول مکان کا انگريزي نقشون مين نصف النهار سے گرينوبچ کے
هو رصد کا ه ولايت انگلستان کي مي پورب پچهم خط استوا کے درجون پر گنا جاتا مي '

یا قریب آٹھ سی اکتیس کوس ہندوستانی اور عرض اُسکا پورب سے پچھم
کو اور نہایت بڑا عرض قریب ایک ہزار پان سی میل انگریزی کے ہی یا
قریب چھ سی چھپن کوس ہندوستانی چونکہ اس ملک کا طول وعرض سب جگہہ
برابر نہین ہی یعنے نہ تو ہر جگہہ طول مین انّیس سی میل ہی اور نہ عرض مین پندرہ
سی میل اِسی سبب سے تمام روی زمین ہندوستان کی از روے پیمایش
کے بارہ لاکھ اسّی ہزار مربّع میل انگریزی سے زیادہ حساب نہین کیجاتی
موافق روایت اگلے ہندوون کے بڑا طول و عرض ہندوستان کا چالیس
چالیس درجے تھا اور جسقدر زمین پر فرنگستان ہی اِتنی ہی زمین پر محیط پچھم
کی سرحد اُسکی جسنے اوسے ایران کے ممالک سے جدا کیا تھا سیستان کے
پہاڑ تھے اور پورب کی حد چین کی زمین کے حصے تھے اُس سرزمین سے جو پورب
کی طرف گنگا کے باہر ایک قطعہ جزیرہ نما ہی اور اُتر کی طرف دشت ترکستان
اور خنجاق اور دکھن کی طرف سنڈا کے جزیرے اِن حدون مین بڑے بڑے پہاڑ
تبّت کے اور کشمیر جنّت نظیر کا جنگل اور تمام قدیم ملک اتد وسینہ یعنے ہندو
تورانی کا اور خطے نیپال کے اور بھوٹان وکامرو وآشام معہ سیام وآوا اور اکان
پارخنگ اور وے ریاستین جو اِن سے ملی ہوئی ہین جہان تک کہ چین ہندؤن
کا اور صین جغرافیا جاننے والون کا عربستان کے ہی اور تمام پچھم کے ممالک
زمین جزیرہ نماے ہند اور جزیرے سیلان کے واقع ہین' براہمہ قدیم جنکا
مذہب اور عقیدہ تمام اِس ہندوستان مین پھیلا ہوا اور جاری تھا کبھو
اِس ملک کا نام اِس ترکیب توصیفی سے مدھیا یعنے مرکزی حصہ لیتے تھے
اِسلیئے کہ اُن کے گمان مین ہندوستان کی زمین مرکزی حصّے پر اُس کچھوے کی
پشت کے واقع ہی جو تمام زمین کو اپنی پشت پر رکھتا ہی اور کبھو اُسکو اِس ترکیب

Marfat.com

اِضافی سے پُنیّا بھوم یعنے زمین خیر پہنچانے کی کہتے تھے اور بیان کرتے کہ یہہ قطعہ زمین کا بھارتھ کے حصّے مین تھا جو نو بیتوّن مین سے ایک بیتا ایسے شخص کا تھا جسکے ہاتھ مین سلطنت تمام روے زمین کی تھی اِسلئے اُسکا نام بھارتھ کھنڈ ہی اور رہنود بھارتھ کے ملک کو مرکزی حصہ جنبو دیپ کا سمجھتے ہین اور کیھو براہمہ اپنی ولایت اس قدر زمین کو جانتے تھے جو کوہستان ہمالہ اور رامیشرام کے درمیان واقع ہی اور یہہ رامیشرام (یعنے سنون رام) ایک چھوٹا سا جزیرہ ہی درمیان جزیرہ سراندیپ و زمین جزیرہ نما ہندوستان کے' ہندوستان کہنا نام اِس ملک کا ہی فارسی ترکیب ہی یعنے کالے آدمیون کی زمین اور مدتون سے تمام خلقت اور سب ہندوستانیون مین یہی نام مشہور ہی اہل اسلام کے مورّخون کے نزدیک ہندوستان وہ ملک ہی جو تصرف مین دلی کے بادشاہون کے تھا اور یہہ ملک در سنہ ۱۶۸۲ ع جلال الدین اکبر بادشاہ کے کام سے پہلے گیارہ حصون مین تقسیم کر ہر ایک حصّے کا نام صوبہ رکھا گیا جسکی تفصیل یہہ ہی' صوبہ لاہور' صوبہ ملتان' صوبہ اجمیر' صوبہ دہلی' صوبہ آگرہ' صوبہ اِلہآباد' صوبہ اودھ' صوبہ بہار' صوبہ بنگالہ' صوبہ مالوہ' صوبہ گجرات' اور اُسکے بعد جسقدر سلطنت اسلام مین زور آتا گیا ہے صوبے بڑھتے گئے' صوبہ کابل' صوبہ کشمیر' صوبہ سندھ' صوبہ برار' صوبہ خاندیس' صوبہ احمد نگر' یا اورنگ آباد' صوبہ بیدر' صوبہ حیدر آباد' صوبہ بیجاپور' صوبہ اُڑیسہ' یہ سب اکیس صوبے آخر عہد عالمگیر تک دہلی کے متعلق اور زیر حکم تھے یہ سب حد بندیان قدیم ہندوون کی اور اہل اسلام کی تھی اور اب عہد مین انگریزونکے حد بین ہندوستان کی اُسی طول اور عرض کے ساتھہ جیسی کہ اگلے زمانے مین ہندو جانتے تھے یہ بھی جانتے ہین اِس نقشے کو اور سب نقشون پر

Marfat.com

ترجیح اِس سبب سے ہی کہ اِس نقشے کو ایسی سرحدین جو سد سکندری کے مانند مستحکم ہین کھینچتی ہین اور نئے سرے سے حد باندھنے کی احتیاج نہین رہی اس قرارداد پر ہندوستان کا نقشہ اُتر کی طرف تبت کی زمین سے کوہستان ہمالہ یا نیپال کر جو ملک سندھ سے پینتیس درجے عرض شمالی سے شروع ہو کر اِسی عرض پر سرزمین کشمیر پر پہنچ وہان سے دکھن کو پورب کی طرف مسافت نامعلوم پر جا کر بھوتان کے اُسطرف تک پہنچتا ہی جدا کیا گیا ہی اور دکھن کی طرف حد ہندوستان کی بحر محیط ہی ' اور پچھم کی طرف رود سند ولیکن پورب کی طرف حد بندی ہندوستان کی بہت مشکل ہی مگر ایسی سرحد جس سے امتیاز حاصل ہو وہ کوہستان اور جنگلستان ہی جو چاٹگانو ٹپرا کی زمین کے متصل ہی اور وہان سے اُتر کو برمپتر تک پہنچتا ہی برمپتر نام ایک ندی کا ہی جو وہان سے دہید تک سیدھی پچھم کی طرف کو جاری ہو کر ناگاہ دکھن کی طرف کو بہتی ہی ' درمیان اِن حدونکے جو لکھی گئین ہندوستان اِن برے برے چار حصّون مین منقسم ہوتا ہی '

پہلا حصہ شمالی ہندوستان

یہ حصّہ وسیع اور ناہموار ہی پچھم کی طرف ستلج سے شروع ہوتا ہی اور وہان سے دکھن کی طرف جھکتا ہوا پورب کو تپستا ندی تک جسکا طول شرقی انتہا سی درجہ اور بیس دقیقہ ہی جاتا ہی اور اُتر کی حد اُسکی نیپال کے پہاڑ ہین جو جدا کرتے ہین اِس حصے کو ممالک تاتار اور تبت سے اور دکھن کی طرف قدیم حکومت اسلامی سے اُس سرحد کر ممتاز ہوتا ہی جہان پر سلسلہ پہاڑ و نکاو سیع جنگل سے جو گنگا کے پورب کو ہی ملتا ہی اور زمین کے ٹکرے جو اِس حصے مین

Marfat.com

واقع ہین اِس تفصیل کے ساتھ ہین'

۱ وہ قطعہ زمین جو درمیان ستلج اور جمنا کے واقع ہی'

۲ گرادل جسکا نام سری نگر مشہور ہی'

۳ وہ خطہ جسکو سرچشمہ' یا منبع گنگا کا کہتے ہین'

۴ کماؤن جو گنگا اور کالی ندی کے درمیان ہی'

۵ پینکھانڈی

۶ بھوٹان

۷ نیپال کا ملک چونکہ اِس پہاڑی ملک کے آدمی اب تک ہندوستانیون سے کم اختلاط رکھتے ہین اِس سبب سے بہ نسبت ہندوستانیون کے تہذیب اور عقل مین بہت ناقص ہین'

دوسرا حصہ ہندوستان خاص

یہ حصہ ہندوستان کا بہ نسبت اور تینون حصّون کے بہت وسیع و فراخ ہی کہ دکھن کی طرف نربدہ تک پہنچتا ہی جو دکھن کے ملک کی شمالی حد ہی اور شامل ہی ایسے گیارہ بڑے بڑے صوبون پر کہ ہر ایک اُن مین سے ایک ریاست یا بادشاہی ہی اور بے دو صوبے کشمیر اور سندھ کے بھی اسی مین داخل ہین

۱ بنگالہ ۲ بہار ۳ الہابآد ۴ اودھ ۵ آگرہ ۶ دہلی ۷ لاہور ۸ کشمیر ۹ اجمیر ۱۰ ملتان ۱۱ سندھ باکھر ۱۲ گجرات ۱۳ مالوہ یہ صوبے ہمیشہ سے سبز حاصلی اور دولت مین اور سب صوبون سے ممتاز ہین اور انہین صوبون مین دارالامارت سلاطین ہند کا تھا اُن اقوام سخت کوش زبردست نے جو ہندوستان کے شمال مغرب کو رہتے ہین اکثر اِس ملک کو فتح کیا تھا اور

اپنے قبضے مین لائے تھے رہنے والے اس حصّہ کے اکثر دوسرے صوبون کے رہنے والون پر طاقت جسمانی اور ظرافت اور قوت نفسانی مین بالائی اور ترجیح رکھتے ہین قدیم برہمنون نے بسبب ترجیح اِس حصے کے شرقی و جنوبی حصّون پر ہندوستان کے اِس حصے کا نام امید ھیادیس یعنے مرکزی حصّہ رکھا تھا،

تیسرا حصّہ جنوبی ہندوستان

اُنر کی حد اس حصّے کی نربدا ندی ہی اور تھوڑی سی پورب کو وہ حد خیالی جو اُسی عرض مین کھنچتی ہی تا جنوبی ہوگلی یا پچھم کی شاخ گنگا تک اور دکھن طرف کی حد اِس حصے کی بے دو مذیان کشتنا اور تنبھدرا ہی جو دکھن کی شمالی حد ہی اور پورب کی حد خلیج بنگالہ اور پچھم کی بحر ہند یہ حصہ ہندوستان کا اُن خطون کو احاطہ کرتا ہی جنکی تفصیل یہہ ہی،

۱ گنڈوانہ، ۲ اوڈیسہ، ۳ شمالی سرکارات، ۴ خاندیس، ۵ برآر ۶ بیدر، ۷ حیدرآباد، ۸ اورنگ آباد، ۹ بیجاپور،

چوتھا حصّہ دکھن

اِس حصّے کو اکثر بنام جزیرہ نما بولتے ہین شکل اُسکی مانند ایک مثلّث متساوی الساقین کے ہی کہ اُنر کی حد کشتنا ندی اُسکا قاعدہ اور دونو ساحل شرقی و غربی یعنے کرومنڈل اور ملیبار دو اُسکی ساق اور راس کمران اس مثلّث کا سرہی تفصیل اُن خطون کی جو اِس مین ہین یہہ ہی ۱، کنڑ ۱، ۲ ملیبار، ۳ کوچین ۴ تراونکور، ۵ بالا گھاٹ، ۶ میسور، ۷ کوئمبا تور، ۸ سالم و بارامحال، ۹ کرناٹک، اب جانا چاہئے کہ سوائے ہر اذیب کے اور کوئی جزیرہ

Marfat.com

ہندوستان کے متصل قابل اعتبار کے نہین ہی اور وے ممالک جو ہندوستان کے متصل ہین اُنکی تفصیل یہ ہی پچھم کی طرف بلوچستان و افغانستان اُترکی طرف تبّت وشمالی حصہ ہندوستان اور بھٹان اور پورب کی طرف آشام اور وے ریاستین جو متصل آشام کے ہین یعنے آوا اور برمھا کا ملک '

بزرگی اور خوبی ہندوستان کی اُسکی ندیون سے ہی علی الخصوص گنگا جو اکثر اُسکی سرزمین کو سیراب کرتی اور ایک جگہ کے حاصل اور پیداوار کو دوسری جگہ پہنچاتی ہی اگرچہ بہ سبب اختلاف حاکمون کی زبانون اور دینون کے اکثر خطون اور شہرون کے نام مین ہندوستان کے تغیر اور تبدیل ہوئی ہی پر ندیون کے نامون مین کچھ تغیر ابتک واقع نہین ہوئی ہندوستان کی مشہور ندیون کا نام اور اُنکی مسافت تقریبی اُنکے منبع سے سمندر اور گنگا یا رود سند تک یہ ہی '

شمالی ہندوستان کی ندیان

				میل انگریزی
۱	سند	... ...

		میل انگریزی
۸	کشنا	۷۰۰
۹	ترپدا	۷۰۰
۱۰	مہاندی	۵۰۰
۱۱	تپتی	۴۶۰
۱۲	کاویری	۴۰۰

اور بہت سی ندیان چھوٹی بڑی جنکی مسافت معلوم نہین ملک ہندوستان مین جاری ہین جیسے ۱ برہمپتر ۲ گھاگرہ ۳ رانی ۴ گومتی ۵ سون ۶ راوی ۷ بیاہ ۸ چناب وغیرہ

ہندوستان کے پہاڑون مین سے دو سلسلے شرقی اور غربی وے پہاڑ ہین جو دکھن کے ملک مین بنام شرقی گھات اور غربی گھات جاتے ہین غربی گھات راس کمران سے جو جنوبی نہایت ملک دکھن کی ہی تپتی ندی یا رود سورت تک پہنچتا ہی جو تبان ان پہاڑونکی جا بجا پانچ ہزار فت سے لیکر چھ ہزار فت تک سطح دریاے شور سے بلند ہی پر چوتیان شرقی سلسلے کی بہ نسبت غربی کے نیچی ہین اور یہ سلسلہ گیارہ درجے بیس دقیقے عرض شمالی سے تا کشنا سولہ درجے عرض شمالی تک کھنچتا ہی اور زمین بالا گھات کو پائین گھات سے جو دراز ہوتا ہی سواحل شرقی کارومنڈل مین جا کرتا ہی مدراس کے جوار مین نہایت بلند چوتی اس سلسلے کی ہزار ذراع سطح دریاے شور سے بلند ہی اور شہر بنگلور کے پہاڑ کی چوتی کے اوپر کی زمین جو قابل رہنے کے ہی سمندر سے تین ہزار ذراع بلند ہی لیکن ہمارا پہاڑ عجائب عالم سے ہی اس لیئے کہ اتنا بلند دنیا مین کوئی پہاڑ نہین اور یہ کوہ والاشکوہ ملک خراسان سے طرف سرحد غربی

ہند کے جاتا ہی اور سامنے اکثر شہرون کے گذرتا ہی اور ہر جگہ انیک نیا نام
تا ہی خراسانی اور کابلی جو پچھم طرف رود سند کے رہتے ہین اِس پہار کو
ہندوکش کہتے ہین اور اِس رود کے پورب کے رہنے والے اُسکو ہمالہ بولتے ہین
یعنے برف کی جگہ۔ شمال شرقی جانب کشمیر سے یہ پہار پورب کی طرف ہو سے
منبو نپر پنجاب کی مذبون کے ستلج چھوڑا گذرتا ہی اور ان حدون مین سنگستانی
بہر دلاہور کے خطے کو چھوتے نیپت کے خطے سے جدا اور اُسی طرف کچھ
آگے جاکر گنگا جمنا کے منبون کو قطع کرتا ہی اور دونون کو دکھن کی طرف پھیرتا ہی
لنبائی اِس پہار کے سلسلہ کی اس سے آگے پورب کی طرف خالی پاتا ہی اور
شاید سبب اِس خلل کا یہی ہی کہ کنڈک اور آرن اور کوسی اور گنڈی نے
اُسکی بنیاد اور بناہین نفوذ کیا ہی بھتان کے اُسطرف ایک قطعہ زمین مین جسکا
نام معلوم نہین ہی یہ سلسلہ پہار وںکا گم ہوتا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ سحیر دجین تک
جاتا ہی یہ سلسلہ جس قدر ہندوستان کے محاذی اور متقابل ہی اُسکی چوٹی کی بلندی
اس قدر ہی کہ تمام روے زمین پر جتنے پہار ہین کسی کی ایسی بلندی نہین اور
اِس سلسلے کی تمام بلند چوٹیون مین چوٹی دھولاگرکی بہت بلند کہ بسیط دریاے شور سے
ستائیس ہزار ذراع یا قریب پانچ میل انگریزی کے بلند ہی ؛
بیش قیمت تجارتی جنسین جو خاص ہندوستان مین پیدا ہوتی ہین اور سب
اقلیمون کو ن اُن سے فیض پہنچتا ہی تو ابل یعنے کرم مصالح ہین جنکو قدیم سے
ہندوستان کے شرقی جزائر سے سب ملکون کو لیجاتے ہین اور جواہر بیش
قیمت اور سیلان کے موتی جنکے سبب تونگری اور زینت اِس ملک کی ہی ؛
حاصل کلام یہ ہی کہ اِس ملک مین ایسی سودمند اور نفیس چیزین جن سے حاجتین اصلی
بشر کی برآئین خالق مطلق نے اِس کثرت کے ساتھ پیدا کی ہین جنکے سبب سے

Marfat.com

ہر قوم بالطبع قدیم سے اب تک اِس ملک کے ہوا خواہ اور اسکی طرف مائل رہے اور رہتے ہین اور اسکے خیرات و برکات کو اپنے ملک کو لیجاتے ہین چاندی اور سونا بہت دور دور ملکون سے تجارت کے واسطے یہان آتا ہی جسکے سبب اِس ملک کے آدمی تونگر ہین اور سچ تو یہ ہی کہ اگر حکام زر و مال کو اُسکے بیگانے ملکون مین نہ لیجانے دیتے تو ثروت و فراغت اِس ملک کے لوگون کی حساب و شمار می نہ آتی ؛

اگرچہ اس ملک کے محاصل اور محاسن طبیعی نے سرمایہ فراغت اور تونگری کا زیادہ کیا ہی اور انواع اقسام خیر و برکت کے دروازے رہنے والون پر کھولے ہین اور اُسکے ساکنین خاصہ ہنود کو ایسی گزیدہ صفتون سے موصوف کیا ہی کہ شاید غیر قوم مین کم پائی جاتی ہین چنانچہ یے خصال اُنکے قابل ذکر کے ہین نرم دلی، میاندیا، خاکساری، مانساری، جاندار آزاری سے تمامتر پرہیز، ضعیف جاندارون پر رحم، کثرت خیرات و صدقات (اگرچہ اِس جہت سے بہ بڑی قباحت پیدا ہوئی ہی کہ ہزارہا فرقے فقیرون و مفت خورون کے جیسے جوگی بیراگی سنیاسی کبیر پنتھی نانک پنتھی وغیرہ ہندؤن مین اور مدار یئے جلالیے بے نوا آزاد امام شاہی وغیرہ مسلمانون مین اور سیکڑون فرقے بیکارون کے اور خرافاتیون کے جیسے نجومی رمّال فال کو اہل جفر و ارباب عزایم و اصحاب نیرنگ و افسون وغیرہ موجود ہوے ہین) احتراز لحوم حیوانات سے تعظیم و پرستش عظیم مظاہر یزدانی و مجالی ربانی کی، جلد سیکھ لینا بیگانی زبان اور طریقہ و دستور غیر قوم کا و لیکن وے رذایل جو فراغت اور تونگری کو لازم ہین اور تنعم اور تن آسانی سے خواہ نخواہ پیدا ہوتے ہین وہ بھی کچھ کم نہین ہین چنانچہ آل اولاد کی کثرت، نہایت دلدادگی بلوازم عیش و عشرت

Marfat.com

خانہ نشینی، کوچکدلی کم ہمتی، ننگ و صلگی ہنر و کمال ہین، چنانچہ جیسا کپڑا سوتی یا ریشمین موتا یا باریک کئی ہزار برس آگے ہندوستان مین بنا جاتا تھا اب بھی ویسا ہی بنا جاتا ہی کچھ تفاوت یا ترقی اُس مین نہوئی، حال اور سب پیشے اور ہنر اور زراعت وغیرہ کا بھی یہی ہی کسی مین کچھ ترقی نہوئی مگر تھوڑا سا فرق اہل فرنگ کی تلقین و آمیزش کے سبب بعضے کامون اور ہر دن مین ہوگیا ہی، دونی اور فرومایگی، اور رذیل شیونکا اختیار کرنا، حد سے زیادہ زرکی طمع جسطرح حاصل ہو سکے مکر و فریب سے ہو یا ذلت و بے عزتی سے اُسے بڑھانا یا جمع کرنا، غیرت اور حمیت ملکی کچھ بھی نہ رکھنا اور بیگانونکی بندگی اور غلامی مین جلد سر جھوکانا، فی الحقیقت اِس سے زیادہ پاجی پن اور دونی اور ذلت و زبونی کیا ہوگی کہ ایک ملک کے لوگ آپس مین تو لڑین وغیرونکے پرجا ہو کے اُنکی غلامی کرین اپنے زر و زور و قوت سے بیگانونکو اپنا خداوند بنائین اور آپ اُنکے بار سنگین حکومت کے تلے کچلین اور پسین، بہایت پستہمت اور مذہب کی جو بڑا سبب اختلاف اور نفاق کا اور بڑی علت دشمنی اور عداوت کی ہوئی ہی اور اسی سبب سے آہستہ آہستہ جمعیت ملکی و غیرت قومی مین اُنکے تفرقہ پڑا ہی، اِنھین جہتون سے اِس ملک کے لوگ قدیم سے مقہور اور مغلوب غیر قوم کے رہے ہین اور چونکہ اِس ملک کے رہنے مین ایسی ایسی خصلتین رذیل انسان مین خواہنخواہ پیدا ہو جاتی ہین اِس باعث سے جن قدیم بادشاہون نے اِس ملک کو تسخیر کرنے کی عزیمت اور ہمت کی ہی اِس ملک کے توطن سے ہمیشہ نفرت اور کراہیت ہی کرتے رہے ہین چنانچہ گرشاسپ نامہ اسدی مین لکھا ہی کہ جب ضحاک نے گرشاسپ اپنے سپہسالار کو ہندوستان کی تسخیر کو بھیجا اُسکو یہ وصیت کی

مثنوی

وصیّت چنین کرد گرشاسپ را که در ہند چہ بود کن خواب را
مداری ز خون سیاہان دریغ ہمین کار فرما درخشندہ تیغ
بجنّی دہ انجام کار بزرگ برایشان چنان زن کہ برگلہ گرگ
نمانی دران بوم سالی تمام کہ لشکر کران گیرد از ننگ و نام
گرت بگذرد چار موسم درآن ز فرہنگ و مردی نیابی نشان

خلاصہ اس وصیّت کا یہ ہی کہ ای گرشاسپ بعد فتح ہند کے زنہار وہان اقامت کا قصد نکرنا کیونکہ اگر چار موسم یا ایک سال تیری لشکر وہان رہیگی پھر مردی و مردانگی وننگ و فرہنگ کا نشان لشکریون مین باقی نرہیگا' اور اگر کسی شخص کو اس بات مین شک ہو کہ آب و ہوا ہندوستان کی اور معیشت خاص ہندوستانیون کی کس طرح نامردی وجبن پیدا کرتی ہی تو چاہئے کہ قدیم خاندانون پر مغل پٹھان کے ننگ نظر کرے کہ آل اولاد اُن شیر دل عالی ہمت امیرونکی بدولت بود وباش اِس ملک کے کیسی ناکس وزنخی ہوگئی ہین اور کیسی پوچ عادتین اور خصلتین اختیار کین ہین' صاحبان عالیشان انگریزنے جو خداوند عقل اور فرہنگ و دانایان فرنگ کے درمیان صاحب مزید تجربے اور آزمون کے ممتاز ہین اِس ملک نامردم خیز کی آب و ہوا کی وبائی تاثیر کو خوب پہچانا ہی اور اُنکی گزیدہ تدابیر ملکی سے ایک یہ ہی کہ اپنی قوم کے رئیسون کو اِس ملک کے رہنے سے منع کرتے ہین اور کسی طور توطّن اس ملک کا جائز نہین رکھتے بلکہ اپنی ہمّت بلند اور عقل ارجمند کے باعث حتی الوسع اِس بات مین سعی کرتے ہین کہ ہندوستانیون کو جہالت اور نامردی کی بستیونسے اُٹھاکر جوانمردی اور عقلمندی

Marfat.com

کی بلندیون پر پہنچائین اور اپنی پسندیدہ عادتین اور ستودہ اخلاق سکھلائین'
ولیکن بد نتایج سے صفحہ زردوستی کے جو صفت ذاتی شیوہ سوداگری و تجارت کی
ہی اور مفاسد سے زیادتی ناز و نعمت کے کہ لازمہ عالم تونگری اور امارت ہی
دیرتک بری و پاک رہنا پرشکل و دشوار ہی'

یہہ مختصر بیان تاریخ وار ہی قوم انگریز کے تسلّط کا
ہندوستان مین کہ کس طرح سے دوسی برس کے عرصے مین
اُنھونے آہستہ آہستہ دخل و تصرف مین اُسکے ترقّی کی ہی

شہر مدراس با ضمیمہ قطعہ زمین پانچ
میل طول مین دریا کے کنارے — صنہ تصرّف
اور ایک میل خشکی کی طرف عرض مین ۱۶۳۹
جزیرہ بمبئی ۱۶۶۴
قلعہ سنٹ دیو ڈ کرناٹک مین سمندر کے کنارے پر ۱۶۹۱
کلکتہ ۱۶۹۶
جاگیر کرناٹک مین ۱۷۰۰ ۱۷۶۳
جویس پرگنہ ۱۷۰۷
چاٹگانو اور بردوان اور مدنی پور ۱۷۶۱
بنگال اور بہار اور چار سرکار اُترکی ۱۷۶۰
سالسی کی بوم و بر ۱۷۷۶
بنارس کی زمینداری ۱۷۸۱
سرکار گنتور ۱۷۸۷

Marfat.com

سنه تصرف

مایار کنر آکوٹ نبنبا تور تد نگل سالم بارامحال وغیرہ جو طیپو سلطان کے
ملکون مین سے جدا کیے گیے ۱۷۹۲

سریرنگپتن کی حکومت جو طیپو سلطان جنت مکان سے لئی گئی ۱۷۹۹

بالا گھات اور زمین بلّاری اور کڑپہ ۱۸۰۰

خطے دیئے ہوئے نواب اودہ کے عوض مین اعانت دایمی انگریزونکی
مملکت روھیل کھنڈ معہ بریلی مرادآباد شاہجہان پور وغیرہ اور
ملک پائین دوآب کے اور خطہ فرخ آباد اور الٰہ آباد اور کانپور
اور گورکھپور اور اعظم گڈھ وغیرہ ۱۸۰۱

صوبہ کرناٹک محتوی ان خطون پر جو تصرف مین نواب کرناٹک کے تھے ۱۸۰۱
دہلی آگرہ دوآب بالا ہریانہ سہارن پور میرٹھ علی گڈھ اٹاوہ
بوندیل کھنڈ کٹک بالاسور جگرناتھ وغیرہ ۱۸۰۳

حصہ ملوکہ دج اندر کے جسے جزیرے سیلان سے ۱۸۰۳

خطے دی ہوئی پیشوا اور گیکوار کے صوبہ گجرات مین ۱۸۰۳

خطے مفتوحہ نیپال کی سلطنت سے زمین کوماستانی کے ساتھ جو واقع
ہی درمیان ستلج اور جمنا اور گروال اور کماؤن کے ۱۸۱۰

کانڈی کی ریاست سیلان مین ۱۸۱۰

انجار اور مندادی ساتھ اور نواح کے کچھ مین ۱۸۱۶

لوتان اور سب ممالک پیشوا کے خاندیس ساگر ساتھ اور خطے
صوبہ مالوہ اور اجمیر کے راجپوتانہ مین سنبھلپور سمبلپور کوچہ گرامنڈلا
ساتھ اور نواح دیئے ہوئے راجہ ناگپور کے ۱۸۱۸

خطّے مغربہ برمھا کی مملکت سے آشام کا چارمنی پورر خنگ مارنبان
ویئے توائے تناسیرام اور مرکائی جزیرے ' ۱۸۲۰

اِس مجمل بیان سے ہوشمند پر جو ایسے حالات کا متلاشی ہو ظاہر ہوگا کہ اب تمام ہندوستان جو تصرّف مین دولت تیموریہ کے عین قوت و فروغ کے وقت مین تھا یے چار صوبے کابل کشمیر لاہور ملتان چھوڑ اکر باضمیمہ مرزوبوم شرقی برمھا کی مملکت سے اور جنوبی خطے منتہاے دکھن تک معہ جزایر شرقی اور اُتر کے نواح نیپال کی مملکت سے سب کے سب بالکل قبضے و تصرف مین دولت برطنیہ ہندیہ کے ہین جنکی چار حد بن اِس تفصیل سے ہین۔ بحر کو ستلج پورب کو بقیہ مملکت برمھا جنوب کو منتہاے دکھن شمال کو نیپال کے پہاڑ گران حدون کے درمیان بعضے حاکمون کو جیسے بادشاہ اودہ اور نواب حیدرآباد اور راجہ میسور اور راجہ ترا ونکور اور راجہ کوچین مصلحت ملکی نے دولت برطنیہ کے نام کو حکومت سپرد کر رکھی ہی اور وے تعلبندی کے طور پر اُسے خراج ادا کرتے ہین اور فوج انگریزی اُن کی ریاستون پر متعین ہین تاغیر کی حطوت سے اُنکی حافظ اور مددگار رہے اور اُنکی خانگی خصومت و نزاع مین منصف ہو اور اُنکو راہ عدالت پر رکھے اور کچھ فتنہ و فساد ہونے نہ دے اِن سب حکّام کو ہوا خواہ دولت برطنیہ گنا چاہئے اور بعضے اور چھوٹے راجے جیسے راجہ بھرتپور و مچھری اور کئی سردار دہلی کی نواح والے اور سکھ ستلج پاس والے اگرچہ بے بھی خیر خواہ کمکی دولت برطنیہ کے ہین لیکن فوج انگریزی اُن کے ملک مین نہین رہتی اور بعضے زمیندار اور راجہ قدیم خاندان کے جیسے راجہ بوندی اور کوٹہ اور بھوپال جنکے ملک اور ریاست نے بہ نسبت سابق کے کچھ ترقی کی ہی اور پانچ راجہ نامدار قدیم راجپوتانہ کے راجہ جیپور اور راجہ اودے پور اور راجہ جودہ پور اور راجہ بیکانیر اور راجہ جیسلمیر کہ

Marfat.com

سلے سب ہوا خواہ متعاہد دولت برطنیہ ہندیہ کے لکھے جاتے ہین اور سب طرح کی تکلیف سے دولت برطنیہ کے آزاد اور فارغ ہین جیسے سابق مین تھے ویسے ہی رہتے ہین اور اُنکے حال پر نظر مرحمت دولت برطنیہ کی ہمیشہ رہتی ہی

مختصر بیان حاصل زرخراج اور باج دولت برطنیہ کا در سنہ ۱۸۲۱ اور سنہ ۱۸۲۲ ع

تمام حاصل مملکت بنگالے اور ہندوستان کا

بابت خراج زمین کے	۱۳۳۴۰۵۰۲۰	روپی
ملک مدراس کا حاصل	۵۵۰۷۱۲۹۰	روپی
مملکت بمبئی کا حاصل	۲۸۵۵۷۴۱۰	روپی
جملہ	۲۱۷۰۳۳۷۲۰	

سب اکیس کرور پچھتر لاکھ تینتیس ہزار سات سی بیس روپی

در سنہ ۱۸۲۱ اور سنہ ۱۸۲۲ ع

حاصل تجارت خاصہ نمک	۶۰۶۰۷۶۸۰	روپی
حاصل تجارت خاصہ افیون	۱۱۲۹۷۲۷۰	روپی
حاصل کاغذ اسٹام	۲۱۰۷۶۰۰	روپی
باج ممالک قدیمہ	۴۷۹۰۰۱۴	روپی
باج ممالک جدیدہ	۸۴۷۴۴۹۰	روپی
جملہ	۴۷۲۸۷۰۶۹	

سب چار کرور بہتر لاکھ ستاسی ہزار اُنسٹھ روپی

۲۱۷۰۳۳۷۲۰
۴۷۲۸۷۰۶۹
کل
۲۶۴۸۲۰۷۷۹

Marfat.com

چھیس کرور اٹھتالیس لاکھ بیس ہزار سات سی اُناسی روپی' عالمگیر بادشاہ کے عہد مین حاصل خراج اور باج کا بسبب ضمیمہ ہونے ان دو صوبہ مفتوحہ حیدر آباد اور بیجاپور کے ممالک محروسہ مین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور کل جمع اُسکے اکیس صوبون کی یہ تھی ۲۱۴۲۹۶۹۲۱ روپی یعنے اکیس کرور یالیس لاکھ چھانوے ہزار نو سی اکیس روپی' حال زیادتی زراعت اور حاصل زمین کا عہد دولت برطنیہ مین بہ نسبت سابق کے اس طور پر قیاس کیا چاہئے کہ اب اگر خراج واجب الادا حاکم کی سرکار مین دس روپی آتے ہین تو زمیندار کو پانچ روپی بچتے ہین اور سابق عہد مین حاکم دس لیتے تھے اور زمیندار کو ایک بچتا تھا اور درمیان پندرہ اور گیارہ کے چار کا فرق ہی پس یہ بات ثابت ہوئی کہ اِس عہد مین حاصل زراعت قریب ایک ثلث بہ نسبت عہد سابق کے زیادہ ہو گیا'

تختہ تربیع یا مساحت سطحی روے زمین ہندوستان کا ساتھ گونہ تفصیل پرگنون اور ضلعون کے اور تقریبی شمار آدمیون کی وابستہ سال ۱۸۳۹ ء

	عدد مربعات میل انگریزی	عدد نفوس
بنگالہ اور بہار اور بنارس	۱۶۲۰۰۰	۲۹۰۰۰۰۰۰
خطے مضاف ہندوستان کے ممالک سے بعد اِس سنہ ۱۷۶۹ ء کے	۱۴۸۰۰۰	۱۸۰۰۰۰۰۰
گروال اور کماؤن اور وہ عرصہ جو درمیان ستلج اور جمنا کے ہی	۱۸۰۰۰	۵۰۰۰۰۰
جملہ جو بنگالے کی حکومت مین ہی ...	۳۲۸۰۰۰	۹۷۵۰۰۰۰۰

Marfat.com

	عدد مربعات میل انگریزي	عدد نفوس
جملہ جو حکومت مدراس مین ہی ...	۱۵۲۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰۰
جملہ جو حکومت بنبئی مین ہی	۱۱۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰
دکھن وغیرہ کے خطے حاصل کیے ہوے سنہ ۱۸۱۹ ع کے پیشوا وغیرہ کی ریاست سے ر بعد اسکے اکثر ان مین سے داخل مملکت برطینہ کے ہو گئے ...	۶۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰
سب جس قدر سلطنت برطینہ کے تحت تصرف مین ہی	۵۵۳۰۰۰	۸۳۰۰۰۰۰۰

دولت برطینہ کے هواخواهون اورخراج دینے والون کے ملک

	عدد مربعات میل انگریزي	عدد نفوس
ملکِ نظام علیخان نواب حیدرآباد	۹۶۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
ملکِ راجہ ناگپور	۷۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
ملکِ پادشاہ اودھ	۲۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰
گیکوار کا ملک	۱۸۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
ملک کوٹے کا ۶۰۰۰ ملک بوندی کا ۳۰۰۰ ملک بھوپال کا ۴۰۰۰	۱۴۰۰۰	۱۹۰۰۰۰۰
ملکِ راجہ میسور	۲۷۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
ملکِ راجہ ستارہ	۱۴۰۰۰	۹۰۰۰۰۰
ملکِ راجہ ترادنکور ۶۰۰۰ ملکِ راجہ کوچین ۳۰۰۰	۸۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰

	عدد مربعات میل انگریزی	عدد نفوس
دولت برطنیہ کے حمایتیون کا یعنے راجہ بیکانیر اور اودیپورا اور جودھپور اور جیسلمیر وغیرہ کا جو سردار راجپوتون کے ہمین اور ملک ہلکر اور امیر خان اور زاد کچھ اور بھرتپور اور مچھری وغیرہ اور امیران سندہ اور سکھون کا اور کنڈ وانہ اور بھیل اور کولی اور کاٹی کے راجون کا	۲۸۳۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
جملہ ممالک دولت برطنیہ اور اُسکے ہواہ خواہونکا	۱۱۰۳۰۰۰	۱۲۳۰۰۰۰۰۰

مستقل ریاستونکی

تفصیل

	عدد مربعات میل انگریزی	عدد نفوس
ملک راجہ نیپال	۵۳۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
ملک راجہ لاہور	۵۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰
ملک امیران سندھ	۲۴۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
ملک سیندھیہ	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
ملک شاہ کابل	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
ملک سب کل ہندوستان کا	۱۲۸۰۰۰۰	۱۳۴۰۰۰۰۰۰

تخمینی شمار آدمیون کی بعضے شہرون مین ہندوستان کے

	عدد نفوس		عدد نفوس
بنارس	۶۰۰۰۰۰	دہلی	۱۵۰۰۰۰

Marfat.com

	عدد نفوس		عدد نفوس
کلکتہ	٥٠٠٠٠٠	مرشد آباد ...	١٠٠٠٠٠
مدراس حوالی نمیت	٤٦٢٠٠١	پونان	١١٠٠٠٠
عظیم آباد ...	٣٠٠٠٠٠	اگرہ	٦٠٠٠٠
لکھنؤ	٣٠٠٠٠٠	بریلی	٦٦٠٠٠
حیدر آباد ...	٢٠٠٠٠٠	اورنگ آباد ...	٦٠٠٠٠
ناگپور ...	١١٠٠٠٠	بردوان	٥٢٠٠٠
بردہ	١٠٠٠٠٠	بنگلور	٥٠٠٠٠
احمد آباد	١٠٠٠٠٠	چھپرہ	٤٣٠٠٠
کشمیر	١٠٠٠٠٠	فرخ آباد ...	٧٠٠٠٠
مرزا پور ...	١٠٠٠٠٠	دھاکہ	١٨٠٠٠٠
بمبئی	١٧٠٠٠٠	سورت	١٦٠٠٠٠

بیان مین اجمالي خصوصیات ملک دکھن کے جو بسبب نزدیکي خط استوا اور اعتدال زمانے ظلمت وضیا کے بیشمار خیرات وبرکات پر محتوي ہی' اور تعریف مین نواب مکارم انتساب حیدرعلي خان فردوس مکان کے جمنے سربر نکپتن مین حکومت اسلامیہ کي بنیاد قایم کي اور انتہاے دکھن تک علم فتح و فیروزي بلند کیا' اور صفت مین بادشاہ سلیمان جاہ طیپر سلطان جنت آشیان کے جمنے تاج وتخت کو اس حکومت کے آرایش دي' اور توصیف مین جلائل مکارم و شرائف مناقب ارکان دولت برطنیہ کے جواب تمام ممالک پر ہندوستان کے سواحل شرقي سے لے سواحل غربي تک اور نہایت دکھن سے کوہستان ہمالہ تلک تسلط رکھتے ہین'

Marfat.com

مثنوي

همایون کشوری خرّم زمینی طرب زا مرز بومی دلنشینی
وهنگامی نشاط و خرمی را طرب گاهی پرے و آدمی را
صفای آب شیرینش روان بخش ریاح بادشکینش توان بخش
مزاجش ز اعتدال استوائی بعنبر پیزی و گوهر فزائی
هوایش را نشاط زعفران زار نسیمش را شمیم زلف دلدار
جبالش معدن یعقوت و گوهر بجا برشش مخزن لولو و عنبر
گیاهش زعفران وعود و سنبل نباتش فلفل و جوز و قرنفل
گلستان در گلستان لاله زارش گلستان در گلستان نوبهارش
مغاص در و مرجان ساحل او خراج جمله گیهان حاصل او
ابا زیرش بیابان در بیابان ریاحینش خیابان در خیابان
برند از وی ابا زیر و توابل بکشورها قوافل در قوافل
زصاج و آبنوس وعود و صندل زبان وشک بیدورند و مبندل
بهشتی گشته اش بابی بیابان بداغ رشک ازو فردوس رضوان
ندیده کس چنین آب و هوائے بدین خوبی همانا نیست جائے
زبان در وصف آن فرخنده کشور بود لال و کند خامه نگون سر
بسست این فضل کش بر هر تخومست که آدم بوالبشر را زاد بوم است
دگر زین روشده دارالمخافت مصون باد از هر آسیب و آفت
خنک باش ای زمین مهر پرور نوازشکر سعادت بارآور
حمادات تو بار گردن حور نباتت توان جان رنجور

Marfat.com

نہ تنہا نا تو انان را تو ان بخش کہ جان را نیرو افزای و ران بخش
بدین خوبی گیاہ است و جمادت چہ باشد گلشن و جان بخش بادت
گلت گر باشد این بستان چہ باشد ستانت این بود ایوان چہ باشد
چو دہلی را چراغ سلطنت مرد گل و بستان او افسرد و پژمرد
دکھن ماندہ تہی از تاجدارے دلیری ناجوی برد بارے
بہر بوم و بر آن ہ از تباہی تہی برکردہ سر از جیب شاہی
نخستین حاکمانش راجہ بودند کہ بر ہر خطّہ ذرائی نمودند
از ایشان زان سپس بازو رستان ستد پور علی حیدر علی خان
سپہدار مہین شیر سلحشور کہ بنہادہ اساس ملک میسور
چو سام اندر توانائی و چستی چو رستم در کمانداری و دستی
قوی رای و قوی بازو قوی بخت سرش زیب کلہ پاش افسر تخت
نمود از نطف تیغ گند ہ ناگون دل رایان ملک ہند را خون
امیران دکھن از سطوت او رمان از وی چنان کز شیر آہو
دکھن بد بیشہ آن شیر شرزہ چو روبہ دشمنانش زو بلرزہ
سمات مہتری پیدا ز کارش نشان حیدری از کار و بارش
بہر بار و کہ عزمش کرد آہنگ کلیدش را نہاد اقبال در چنگ
ظفر از چاؤشانِ موکب او دوان در پیش موکب طرّہ گو
چو آن دارای دین رخت از جہان بست بہ تختش خسرو آفاق بنشست
شہی سلطان نشان زیبای شاہی ہمائے سلطنت ظلّ الٰہی
تہی بہرام کین و مشتری خو طرفدار دکھن سلطان ٹیپو
خدیوی نام جوی و رنجبر دار دلیری گرم کین و برق پیکار

Marfat.com

به کین و مهر زهر وانگبین ریز برزم اسکندر و در بزم پرویز
جهان گیری به تیغ هندوی زاد جهانداری به کلک پهلوی زاد
به آب تیغ برق کشت بیداد ز بد دینان جهان را شست و شو داد
رواج دین احمد بود کارش چو عهد مهدی آمد روزگارش
صناعت خانه ها بنیاد کرد او جهان از داد و دین آباد کرد او
بسی آئین شاهی کرد ایجاد بسی دولت سرا بنها د بنیاد
ز گونا گون عمارات نو آئین ز رنگارنگ باغات و بساتین
ز بس آرایش و سامان و سازش که بست این مملکت راز ان طرازش
شد دیگر دکهن چو خلد رضوان پر از ناز و نعیم و حور و غلمان
ازان غیرت که اورا بد در اسلام چو پروانه بر آتش زد سر انجام
بمرد و نیکنامی از جهان برد چو ماند نام نیکو خوش تو ان مرد
چو دولت نوبت است و خم گردون بهر نوبت ز رنگی دگرگون
زمانه آن ورق را در نوشته بشسته نقش دیگر بر نشته
کنون آن تخت و تاج از داد ذوالمن در آمد زیر فرمان بر یطن
بیا ای خامهٔ اعجاز پرداز براگنن پرده از روی سخن ساز
فراتر ران مه از حد خود پای سخن سنجیده گوی و سخته بسرای
نگویم را مدح و شاعری پوی هر آنچت فرض شد گفتن همان گوی
ز نهر و داد این دولت سخن ران حدیث شرم و آزرمش فرو خوان
ز ارکان و ز اعیانش نشانے بده با لغز و ز یبا تر بیانے
که نبود ز و بیانی دردری به خرد احسنت گوید دانشت زه
چه دولت مظهر الطاف یزدان چه دولت مطلع اوصاف یزدان

همه آئین و دستورش همایون گزین هنجارش و فرخنده قانون
اساسش برسداد و نهرودادست از ان پاینده چون سبع شدادست
بنام ایزد خردپرور گرویی ضمایر و رنوازشگر گرویی
دلیر و چابک و چست و سبک خیز شگرف و کاردان نغزو دلاویز
براه نیکنامی گرم پویان بکیش دلنوازی نرم خویان
همه خوشخوی و آزاد و هنرمند همه دل جوی و داد و پاک پیوند
همه لطف و همه مهر و همه شرم تهی از کینه و لبریز از آزرم
به مهر آمیختن فرخنده دین شان ز کین بگسختن آئین گزین شان
ز حکمت هر همه سرمایه دارند همه شان بکدل ار صد گر هزارند
چو آئینه مصفّا سینه ها شان عیان زان مهرها و کینه ها شان
جهان پیما چو سیّاحان افلاک چو صحن خانه شان این خطّهٔ خاک
چو مرغان هوا آزاده و خوش به سیر این جهان دلداده و خوش
بهر گلشن زمانی خوش بپایند درآیند و سرایند و برآیند
بدان سامان و ساز و رخت و کالا کز ایشان هریکی دارد ز دنیا
همه آزاده بزیند و سبکروح گران و تیز رو چون کشتی نوح
سلیمان وار اندر مرکب باد ازین کشور بدان گردند دل شاد
گزین دستورها را تازه کردند ز دانش دهر پر آوازه کردند
هنر را عهد شان شد روز بازار چه دانش را که نگرفتند در کار
شده از فرشان این ظلمتستان فروغ آگین چو یونان حکمتستان
عجب نبود ازین پس گر ازین بوم صنایع را برند در چین و در روم
بتدبیر و بدانش کار سازند بتاب فکر خارا را گدازند

Marfat.com

شکیب و آگہی و دوربینی ہمہ آلات کار شان بہ بینی
قلم درکار بابی تیغ بیکار سپرحزم و زبان شان تیغ پیکار
فگندہ اسلحہ درتاب آتش وزان زنجیرہا پرداختہ خوش
کزین بندند دست و پائے اشرار نزان برند بیخ و شاخ ابرار
سخن کوتہ بسے ہشیار کارند دو روزہ زندگانی خوش گذارند

مملکت میسور اور اُسکے تخنگاہ شہر سریرنگپٹن کا بیان جسمین نواب حیدرعلیخان بہادر مغفور نے حکومت اسلامی قایم کی اورطیپو سلطان مبرور نے اسکی آرایش اور زینت دی' ترجمہ کیا ہوا کتاب آتھنتک مماثرس اف طیپو سلطان سے جسکو ایک منصبدار انگریزی نے تالیف کیا تھا

میسور ایک صوبہ جنوبی حصّہ ہندوستان کا ہی زمین اُسکی بلند ہموار تین ہزار فٹ سمندر سے مرتفع آب و ہوا وہان کی شیرین و خوشگوار جایا اُس مین چھوٹے چھوٹے پہاڑ' چونکہ سرزمین اِس خطے کی بلند ہی آب و ہوا اُسکی صحت آگین اور نہایت اعتدال سے قرین' درسنہ ایک ہزار وسات سو پچاس ع حیدر شاہ عرف نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس مملکت کو راجہ میسور کے تصرف سے جو وہان کا حاکم تھا نکال کر اپنے قبضہ مین لاکر حاکم مستقل ہوا' سریرنگپٹن میسور کا دارالملک ایک شہر ہی مضبوط اور استوار غربی سواحل ملیبار کے متصل' کیبی اور کوتہ کے درمیان' گردوپیش اُسکے زمین سنگستان ہی اور چشمے و ندیان اُسمین جاری و روان اِنھین جہات کے سبب اکثر آفات و اخطار سے ایمن و محفوظ ہی' نواب حیدر علی خان بہادر نے اِس جگہ کی خوبی و رونق بڑھانی شروع کی اور طیپو سلطان نے اُسکی زینت و آرایش

Marfat.com

کمال کو پہنچا ہی' عرض شمالی اِس دار الملک کا بارہ درجہ پینتیس دقیقہ ہی اور طول شرقی گرینوچ سے چھہتر درجہ اکتالیس دقیقہ ' یہ دار الملک ایک جزیرے مین واقع ہی جسکو دو شاخ نے کاویری ندی کے احاطہ کیا ہی طول اِس جزیرہ کا چار میل اور عرض ڈیڑھ میل انگریزی ہی اور سریرنگپٹن کا قلعہ جزیرے کی غربی حد کے پاس واقع ہی جہان دونو شاخین کاویری کی جدا ہوتی ہین ' اور شرقی حد پر جہان دونو شاخین پھر ملجاتی ہین لعل باغ نامے ایک بادشاہی باغ ہی اگلے زمانے مین ایک شہر گنجام اُس جزیرے مین نہایت آباد تھا جو تمام جزیرے کی زمین پر ایک چھوٹا باغ چھوڑا جسکو دولر باغ یا راجہ کا باغ کہتے تھے محتوی تھا ولیکن جب سرداران ہم عہد کی فوجون نے سریرنگپٹن پر چڑھائی کی تھی بڑا حصہ قدیم شہر کا منہدم کیا گیا تا وہان دیدے اور مورچے توپونکے بنائے جاوین اور چھوٹا حصہ شہر قدیم کا قریب آدھے میل انگریزی مربع کے سوداگرون کی بود و باش اور افواج سلطانی کی اقامت کے لیئے باقی رکھا گیا تھا اور یہہ قطعہ باقی جسکو (پیتہ یعنے آثار باقی شہر گنجام) کہتے ہین اور لعل باغ کے پاس واقع ہی مضبوط چار دیواری سے احاطہ کیا گیا ہی '

یہہ بات اِس مقام مین قابل ذکر کے ہی کہ جزیرے کے باہر ایک میدان وسیع ہی احاطہ کیا گیا بنسواری اور کانٹون کی بات سے بمنزلہ سرحد بیرونی دار الملک کے کہ وقت ہجوم اور تاخت کرنے دشمنونکی فوج کے اُس شہر اور گردنواح کے رہنے والے اِس جگہہ مین کہ بہت قلب اور مثل ایک قلعہ مضبوط کے ہی آکر پناہ لیتے ہین ' وہ احاطہ جو دکھن کی شاخ کاویری کے باہر ہی سب آباد ہی ولیکن احاطہ اُنکا تصرف مین میسوریہ افواج کے رہتا ہی ' اِس احاطہ کے درمیان جسکے چکرون کو ایک چوڑی نہر لکوئی ندی کے پیچون نے گھیر لیا ہی چھہ ڈیا

Marfat.com

نامدار سے وراثۃً مالک ملک کا ہوا اور بہت نعمت اور مکنت جمع کی چنانچہ سال ۱۷۸۰ ع مین سلطان موصوف نے ضلع ادھونی کو جو جاگیر تھی مہابت جنگ برادرزادہ نواب نظام الملک کی بزور تصرف مین اپنے لایا اور نواب کارنول اورنواب کرپہ کے بقیہ ممالک کو بھی اپنے قبضے مین کیا جن کے بڑے حصے کو اُسکے پدر بزرگوار نواب بہادر نے سال ۱۷۷۸ و سال ۱۷۷۹ مین لے لیا تھا اگرچہ وسعت اِن ممالک کی بہت بڑی نہ تھی پر یہہ بڑی فتوح ہوئی کہ اُن کے ضمن مین ایک بڑا نامور قلعہ جو بنام امتیاز گڑھ مشہور اور ہندوستان کے نہایت مضبوط قلعون مین گنا جاتا ہی اور مدتون سے مرھٹھون اور نواب بہادر کا بھی دانت اسپر تھا اُسکے ہاتھ لگا سال ۱۷۸۶ کو ٹیپو سلطان نے اپنے خانگی امور (جیسے ترمیم و تنظیم قلعجات و بازجست احوال سپاہ و دواب و ذخائر و خزائن وغیرہ) کے بندوبست مین بسر کیا فوراً بعد مراجعت سرینگپٹن کے فرمان سلطانی صادر ہوا کہ تمام اساس و اسباب و نقود و جواہر کو جدا جدا شمار کرکے اُسکا ایک دفتر منقح تیار کرین، چنانچہ تمام نقود و جواہر اور اوراجناس بیش بہا قیمت اور حساب کئی گئین،

نقود و جواہر	۸۰۰۰۰۰۰۰۰	اسّی کرور روپی
فیل	۹۰۰	نو سو زنجیر
شتر	۶۰۰۰	چھ ہزار قطار
اسپ	۶۰۰۰۰	ساٹھ ہزار راس
گاو و نر گاو	۴۰۰۰۰۰	چار لاکھ راس
غنم با بھیر و بکری	۶۰۰۰۰۰	چھ لاکھ راس
گاومیش	۱۰۰۰۰۰	یک لاکھ راس

گڑھی مضبوط بلند زمین پر بنائی گئی ہین تاکہ سپاہ حراست پیشہ غنیم کے ہاتھ سے جزیرے کی حمایت و حفاظت کرتی رہے

شہر سرینگپٹن کی عمارتین خشتی اور سنگین بہت خوشنما اور قرینے کے ساتھ ہین مردوان کے اکثر موٹے تازے صحیح وسالم عورتین کامل اندام، شیرین شمائل اور اپنی آرایش وزینت کی دلدادہ لباس اُنکے سپید اور فراخ کمر کے گردبندھے اگلے زمانے مین جنکے دو ترکے ہمزاد پیدا ہوتے تو وہ پہلے ترکے کو وہان کی رسم کے موافق دریا مین ڈال دیتا تھا مگر عہد مین نواب بہادر کے یہ رسم موقوف ہو گئی تھی اور موافق عقیدہ ہندوون کے اکثر عورتین جو عفیفہ اور پالدامن ہین بعد مرنے اپنے شوہر کے ستی ہوتی ہین،

سرزمین اس خطے کی بہت فرح بخش سیرحاصل اور میوہ خیز اقسام طرح کے پھل پھلیری اور غلجات پیدا ہوتے ہین تمام لوگون کی خوراک اغلب مچھلی اور چاول ہی گوشت وہان کا لاغر و ناخوشگوار ہوتا ہی اکثر لوگ وہان کے مالدار اور تونگر چنانچہ گلے بیلون کے اور حلقے ہاتھیون کے رکھتے ہین ممالک میسور اس تفصیل سے تاریخوار تصرف مین نواب حیدر علی خان بہادر کے آئے مملکت میسور در سنہ ۱۷۶۳ و ۱۷۶۰ سونتہ و کنول وکرپہ و شانور در سنہ ۱۷۶۶ بارامحال درمیان سنہ ۱۷۶۴ و ۱۷۶۰ خطے چھوٹے چھوٹے زمیندارون اور پرمرام بھاو کے درمیان سنہ ۱۷۷۴ و ۱۷۷۷ کرناٹک بالاگھات بیجاپوری در سنہ ۱۷۷۶ بالاگھات حیدرآبادی اور کرناٹک درمیان سنہ ۱۷۷۶ و ۱۷۷۹ ٹیپو سلطان نے بعد جلوس کے تحت سلطانی پر آدھونی بلاری کو تاک گئی اناکندی وغیرہ کو تسخیر کرکے اپنے والد ماجد کے ممالک میراثی پر اضافہ کیا تھا یہ امیر صاحب مکنت اور جاہ جسکا نام جبارون مین شرفی ممالک کے بجا شہور ہوا تھا اپنے پدر

Marfat.com

تفنگ چقماقی ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

تفنگ توڑہ دار ... ... ۳۰۰۰۰۰ تین لاکھ فرد

شمشیر ... ... ۳۰۰۰۰۰ دو لاکھ قبضہ

توپین مختلف خورد و بزرگ ... ... ۲۲۰۰۰ بائیس ہزار ضرب

ذخیرہ بارود و گولہ اور جنگی اسباب و آلات ان گنت یا حساب سے زیادہ بلکہ بیشمار

وے ممالک جو سلطان کے تصرف و اختیار مین تھے عرض و طول اُنکا مربع اسّی

ہزار میل انگریزی سے کم نہ تھا۔ حسین بارہ ہزار جزیرے تھے کہ سالانہ

حاصل خراج و باج کا اُنکے بعد وضع اخراجات ملکداری وغیرہ کے تین کرور روپی

خزانہ عامرہ سلطانی مین ہر سال داخل ہوتے تھے اور شمار باشندون کا اُنکے

ساتھ لاکھ سے زیادہ تھا اُنمین سے ایک لاکھ پینتیس ہزار سوار و پیادے مثل

فوج انگریزی کے چابک و چالاک و آداب ورزش سپاہ گری مین نہایت مشاق

و بے باک واسطے نگاہبانی و پاسداری اُن ممالک محروسہ کے حصارون

قلعون پر پاشیدہ و متعین رہتے تھے کہ حمایت رعایا و حراست سرحدون کی کیا کرین

علاوہ اُن فوجون کے اور بھی فوجین تھین جو دار الملک اور اطراف و حدود مین اُسکے واسطے

پاسداری ناموس و حریم اور نگہبانی خزاین و اقلیم سلطان مرحوم کے حاضر رہتی تھین

شمار سپاہیون کا اُن فوجون کے از روی حساب ایک لاکھ اسّی ہزار

تھا تفنگچیان و توپچیان اُنکی رنگا رنگ و مختلف ہر قوم کی یعنے دکھنی کرناٹکی ہندی

ایرانی ترکی حبشی انگریزی فرانسیسی وغیرہ اور معادن زر و سیم اور کان

الماس و یاقوت اور انواع و اقسام کے کنکر و پتھر بیش قیمتی کے متعدد

اور اشیاے بری یعنے صندل و دندان فیل و فلفل سیاہ و دار چینی و لونگ

الائچی وغیرہ و بحری یعنے مرجان و مروارید ممالک مین سلطان منصور کے بیشمار

Marfat.com

پیدا ہوتی تھین اِسسے واسطے اُسکے سرکار دولت مدارمین زر وجواہر منون وپسیریون تولا جاتا تھا سکہ سلطان مرحوم کا ایک جانب ہو السلطان الوحید العادل ودوسرے طرف یہ مصرع دین احمد درجہان روشن زفتح حیدر است اور سجع وسکہ حیدر علی خان بہادر کا یہ تھا

بیت

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار
لافتی الا علی لاسیف الا ذوالفقار

اللّٰھم مالک الملک توتي الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علي کل شیي قدیر

سلطان اُسکے تھوڑے دنون بعد نیا نظم ونسق اپنے افواج کا عمل مین لایا اور دفتر سپاہ کا نیا تیار کروایا اِس سبب سے توڑجوڑ مین سوار ونکی جمعیت کو کم کیا اور پیادون کی عدّت کو بڑھایا اور سپاہیونکو حکم دینے کے لیئے پارسی وترکی الفاظ مین ایک کتاب تصنیف کرکے اُسکا نام فتح المجاہدین رکھا تھا جو پہلے انگریزی یا فرانسیسی زبان مین دیئے جاتے تھے ' اور قشون وفوجون کی ترکیبون کے لیئے نئے نام مقرر کیئے ' اور کارگزارون کو یہ فرمایا کہ اِس قدر اذوقہ کہ ایک لاکھ سپاہی کے لیئے تمام سال کفایت کرے ذخیرے خانے مین سربرگپتن کے جمع کرین ' اور اِسی طرح اور قلعجات سلطانی مین بھی موافق اُنکے حاجتون اور فراخور اُنکے مرتبون کے ذخیرے سالانہ مہیّا کیئے جائین سال ۱۷۸۷ مین ہمت سلطان کی خاص کر مصروف اِس مین رہی کہ کوڑگ کا راجہ اور قوم نائر و ملیبار کے حکام اُسکے مطیع اور خراج گزار ہون کوڑگ کا راجہ بعد چار برس اسیری کے اُسکی قید سے نکل بھاگا مگر ملیبار کے حاکمون پر بعضے بیخ و بن سے مستاصل کیئے اور بزور دین اسلام مین لائے گئے اور بعضے مجبور و مضطر ہو انگریزون یا اُنھون کے

Marfat.com

ہوا خواہون کے ملک مین پناہ جو ہوئے ' راوی روایت کرتے ہین کہ
ٹیپو سلطان ستّر ہزار نصرانی گرفتار کرکے ملیبار سے اپنے ملک مین لیگیا اور
ایک لاکھ ہندوکو مسلمان کیا اگرچہ دین اِسلام مین آنا اُن غریبون کا اور چھوٹنا
اپنے مذہب و آئین کا اُن پر بہت دشوار اور ناگوار تھا کیونکہ چھوٹنی ہی وے
مسکین بجبر ختنہ کروائے اور گاے کا گوشت کھلائے گئے ولیکن سلطان کی غرض نکلی
اور مراد اُسکی پوری ہوئی اِس لیئے کہ جب وے اپنے کیش و کنش سے
جدا کئے گئے اور خیال ننگ و ناموس کا اُن کے دل سے محو ہونے لگا اُنھین
ضرور پڑا کہ آئین و روش مسلمانون کی اختیار کرین اور اپنے بچون کو اِسلامی
تلقین اور تعلیم دین ' بعضے اُن نو مسلمانون سے بہ سبب دل پانے اور داخل
کیئے جانیکے جرکون مین سپاہ کے ایسے سخت اور متعصّب مسلمان ہو گیئے کہ اُنکی
جہت سے جماعت اِسلامیہ کو بہت سی ترقی اور افزایش ہوئی سلطان کی
سختگیری اِس بابت مین تنہا ملیباریون پر مخصوص نہ تھی بلکہ کونکنا تور کے
باشندون تک پہنچی تھی ' جس کسی ہندو سے ناخوش ہوتا اور اُسکی اسیری
مین وہ پڑتا اُن سب پر تکلیف اِسلام کی کرتا تھا سرینگپٹن کے رہنے والے دین
اور مذہب مین بہت متعصب ہین اور اپنے خلاف عقیدون سے بہت کم ملتے
اِسی جہت سے اگلے زمانے مین وہان عوام کے اختلاف عقیدون کے
سبب اکثر کشت و خون واقع ہوا ہی اگرچہ باشندہ اُس ملک کے کثرت
مال و نعمت مین مشہور ہین لیکن سبھون کے درمیان صرف اہل خدمات
عالیہ بہت مالدار و تونگر ہین غلجات اور بڑی بڑی اجناس کی تجارت خاص
اپنے سرکار مین کرنا حیدر علی خان بہادر کا شیوہ تھا اور سلطان نے بھی
اُسیکو اختیار کیا '

Marfat.com

بیان مبن اختلال و بے انتظامي دولت تیموریہ کے جنود کھن اور مما لک شرقی وغربی کے ریاستون کی بنا کا موجب ہوا

جب سنگدلی اور قساوت سے اورنگ زیب عالمگیر کے چوتھا بادشاہ نامدار دولت تیموریہ کا تھا جسنے اُسکو مذھرک قتل کرنے پر اپنے حقیقی بھائیون کے اور مار ڈالنے پر اپنے پدر بزرگوار شاہ جہان کے قیدخانے مین اور خون ریزی پر بندگان خدا کے دلیر کیا اور اُسکی ازبس جرأت وجسارت اور حرص ازدیاد جاہ ومکنت سے جو اسکو تغلّب و تصرّف کرنے پر ملک قرب جوار کے جنکے رئیس و حاکم اور لوگ تھے لائین اور اُسکی گریزی اور مکاری سے جسے ہزار طرح کے رنج وعلّت پیدا کر سب مرزبان اور راجون کو ہندوستان کے اُسکا دشمن بنایا پہلے تخت سلطنت تیموریہ کا سست بنیان اور متزلزل الارکان اور اُمرا و اکابر جو اعیان اُس دولت کے تھے بد دل و بد گمان ہو گئے اور بعد اِسکے اُس جنگ و پیکار نے جو بعد انتقال اُسکے اُسکی آل اولاد مین باہم واقع ہوئی اور اُنھون کی ازبس آرام طلبی وآسایش دوستی و شب و روز کی عیش وعشرت و سلطنت کے کاروبار مین تکلیف ومشقت سے بیزار ہونے اور زنان نابکار ہندوستان اور کمینون کی صحبت وشب و روز کی سستی اور تمامتر غفلت و بے خبری نے مُہمات ملکی سے روز بروز اِس سلطنت کی جمعیت مین پریشانی اور تفرقہ ڈالا تب تمام ہندوستان کے صوبہ دار جو نیابت کی راہ سے حکومت کرتے تھے مستقل ہو بیٹھے و نافرمانی اختیار کی چنانچہ بسبب بے انتظامی اور خالی رہنے تخت سلطنت کے ایسے بادشاہ کے وجود سے جو حدود و اطراف مملکت کو بخوبی بند و بست کر ظالمون و زبردستون کے ہاتھ کو ظلم و تعدّی سے کوتاہ کرے،

Marfat.com

ہرناحیے مین ایک سردار اور ہر خطے مین ایک دعویدار نے ریاست کا علم بلند کیا' احمد شاہ درّانی نے افغانستان مین' اور فرقہ مرھٹہ نے ملک دکھن مین اور انگریزون کی جماعت نے صوبہ بنگالہ اور سواحل کرومنڈل یا شرقی سرزمین جزیرہ نما ہندوستان مین اور نواب حیدر علی خان منصور نے ممالک میسور کنڑ و ملیبار وغیرہ مین اپنی اپنی حکومت کی بنیاد قایم کی وے حوادث اور تقالیب اوضاع روزگار جنھون نے دکھن مین نواب حیدر علی خان کو سپہداری کے مرتبہ سے تخت فرمان روائی اور کشور خدیوی اور حکومت پر بتھایا تقریباً معاصر اُن سوانح اور تقالیب کے تھے جنھون کا انجام ممالک بنگالے مین یہ ہوا کہ شرقی انتدیہ کمپنی یعنے سوداگران انگریزی نے حالت تجارت مختصر سے منصب بزرگ دیوانی پر اِن تین صوبے بنگالہ اور بہار اور اُوڑیسہ کے متمکن ہوے اور اُسکے بعد تھوڑے ہی دنون مین آفتاب جہان تاب سلطانی نے مطلع دیوانی سے طلوع ہوکر تمام ممالک ہندوستان کو جو فراوان ناز و نعمت سے بھرا اور بیکران خیر و برکت سے معمور تھا نورانی و روشن کیا'

علت مشترک داعیہ نواب حیدر علی خان بہادر کے صعود کی اُوپر سریر سلطنت دکھن کے اور باعث کمپنی انگریز بہادر کے عروج کی اُوپر شرقی حکومت کے وہ درج مرج تھا جو بسبب غارتگری و تاراج افواج غریبہ نادرشاہ ایرانی اور احمد شاہ درّانی کے ہندوستان مین ظاہر ہوا' اور بعد اِسکے کہ عالمگیر کے خصال ناستودہ سے (جیسا کہ سابق لکھا گیا) دولت تیموریہ مین پہلے تزلزل و اختلال آچکا تھا اور نخست و خون و جنگ و جدال خانگی سے جو باہم اُسکی اولاد و احفاد مین واقع ہوئین وہ سلطنت فتور اور زوال پر مشرف ہو ہی چکی تھی پہلے نادر شاہ کی غارتگری سے اور پھر احمد شاہ ابدالی کی چند بارہ تاخت و تاراج کے باعث آثار سلطنت

کے کچھ بھی باقی نرہے اور زمانے نے طرح بطرح کی مذلت اور خواری باقی ماندگان دودمان شہریاری کو دکھائی تب تمام حکّام اور صوبہ داروں نے ہندوستان کے جن کا ایک ایک صوبہ فراخی اور وسعت مین مثل ایک سلطنت کے تھا اطاعت اور نیابت دولت تیموریہ سے نافرمانی و بغاوت اختیار کرکے علم استقلال و خودسری کا بلند کیا اور رشک و ہم چشمی کے باعث ایک دوسرے کی بیخ کنی اور استیصال مین مصروف و مستعد ہوے'

اِن حالات کا مشاہدہ نہ صرف کنپنی کو طبقۂ انگریزی کے اور نواب حیدر علی خان بہادر کو اِس بات پر لایا کہ حکومت کی بنا قایم کرین اور ایسی فرصت کو ہاتھ سے نہ دین بلکہ مرہٹون کی جماعت کو بھی جنکی ریاست کی بنیاد اِس سے آگے مضبوط اور قایم ہو چکی تھی ایسا انگیز دیا کہ اُنھون نے سرکار شمالی مملکت حیدرآباد سے دہلی اور آگرے تک اور خلیج کنبی سے جو زمین جزیرہ نماہند کے غربی سواحل پر واقع ہی خلیج بنگالہ یا شرقی سواحل بنگالہ تک فتح کرلیا اور اُنھون نے اپنی سطوت و ہیبت ان سب حدود و نواح مین ڈالی' اور اِس جہت سے کہ مرہٹون کا دارالملک مرکزی حصہ ہندوستان مین واقع ہی اور اُس سرزمین کے گھوڑے بالتخصیص گھوڑیان بہت جلد اور برّے دھاوے کی ہوتی ہین اُنھون نے سب گرد و نواح کے ممالک کی مصیبتین اپنے لشکرے اور ظالم سوارون کی فوج سے دوبالا کین'

Marfat.com

HYDER SHAH

ALIAS

HYDER ALI KHAN BAHADUR

Marfat.com

بیان مین فطرت ارجمند اور همّت بلند اور قصد دور دراز نواب
حیدر علی خان بہادر کے اور اُسکے سلیقے درست خداداد
کفایت کرنے مین مہمات سپہ سالاری وملکداری کے اور کمالات
نفسانی اُس امیر ہرتدبیر کے جنھون نے دولت جدید کی بنا ڈالی '

اگرچہ بے انتظامی دربار دولت دہلی کی کتنے طرفدارِ فرصتِ وقت غنیمت شمار کے ظہور کا باعث ہوئی ولیکن اُن سب مین نواب حیدر علی خان بہادر ممتاز اور قابلیت کشورکشائی اور صلاحیت دارائی مین مستثنا تھا اِسواسطے کہ اُس سپہ سالار بختیار نے نہ تو اور نوّابون اور صوبہ دارون کی طرح نیابت اور باج گزاری کے بعد دعوا ے استقلال کا حکومت وفرمان روائی مین کیا' اور نہ ہندوستان کے قدیم راجون کی طرح سرکشی کرکے اپنی حکومت خانہ انی کے پھیر اپنے کو قدم ہمت استوار کیا ' اور نہ مانند رئیسان قبائل وایلات کے جو باعیۂ تحصیل ناموری واعتبار اور افزایش حشمت واقتدار' اپنے خاندانی جتھے اور قبیلون کی مدد سے (جیسے توران اور ایران مین اکثر اتفاق ہوتا ہی) مصدر امور جلیلہ کے ہوتے ہین رئیس ہوگیا اور نہ عام امامت یا ولایت کا بلند کر خلایق کو دعوت وارشاد کے بہانے سے فراہم لاکے (جیسے اگلے لوگ اکثر اِسی وسیلے سے مرتبۂ ولایت اور پیری سے درجۂ حکومت وامیری کو پہنچے ہین) مدارج امارت پر ترقی کی بلکہ بسبب محض سعادت طالع اور بلندی فطرت وعلوّہمت وخواہش جاہ ومکنت اور فرط آرزوے بلند نامی ورفعت کے کہ زورآوری اور تنومندی اعضا وتیزی حواس ظاہر اور نیرومندی واصابت قواے باطن اور کمال فراست وفطانت اور کثرت ہوشیاری

Marfat.com

و بیداری مہمّات ملکداری مین اور اطّلاع و آگاہی آثار و اخبار پر دور و نزدیک
بلاد و عباد کے اور تفحّص اسرار اعدا اور برداشت و احتمال زحمتونکا روز
جنگ کے اور بخشش و کرم بجا اور تدبیر و مشورت مہمّات عظیمہ مین ان سب
صفتون نے اُسکو نہایت شایستہ و لایق اِس خواہش و آرزو کے بنایا تھا،
رتبہ سپہداری سے اوپر بلند مرتبہ کشورخدیوی اور شہریاری کے ترقی اور صعود کیا،
ہمت والا نہمت اُسکی خواہش ملک گیری مین صرف اِسی پر مقصور نہ تھی کہ
دولت خانہ ابن تیموریہ کو جسکی آب و تاب جاتی رہی تھی اگلی رونق و فروغ پر پھیر
لاوے اور شان و شکوہ باغیون کو اُس کے توڑے اور پھر اس دولت بحال
آمدہ کا رخ اپنے خانہ ان کی طرف پھیرے بلکہ وہ امیر دولت یار اپنی عقل و کفایت
پر در باب کشور کشائی اور تمہید بنیاد حکومت اِس قدر اعتماد رکھتا تھا کہ اُسکی نظر
بلند و فطرت ارجمند کو یہہ منظور تھا کہ از سر نو اُس دولت کی بنا ایسی استوار
کرے اور احاطے کو اُسکے ایسی وسعت دے اور مدت کو اُس دولت کے
ایسی ممتد اور پایندہ کہے کہ بنا اُسکی بہ نسبت سابق مضبوط و فراخ و پایدار تر ہو،
اور امیران باغی سست بنیاد و صوبہ داران طاغی خدیعت نہاد کو خوار
و مبتذل سمجھتا تھا اور سرمایہ سے مردی و مردانگی کے جو رزم آرائی اور دشمن
شکنی کے لیئے روز میدان مین کام آئے اور پیرایہ سے کفایت و درایت کے
جو مصالح ملکی و رعیت پروری کے لیئے امور دیوان مین چاہیئے اُنھین ایسا لیئے بہرہ
جانتا تھا کہ وے اصلا اُس منزلت اور مقام کے لایق نہین جسے برسبیل اتّفاق
اُنھون نے پایا تھا اور اُن امیران پست فطرت کو اپنے بزرگ ارادون اور
عزیمتون کا خلل انداز نہ جان کر اپنی تدبیر شایستہ کے آگے اُن کی دولت و جمعیّت
کو باعث اُن کی نکبت اور وبال کا ایک نہ ایک دن سمجھتا تھا صرف جماعہ مرھٹہ کو

Marfat.com

منحاں اپنے مقصد وارادے کا خیال کرتا تھا' اور چونکہ مدت تک اُن غافلان ناعاقبت اندیش کے ساتھ ایسے حریفانہ حیلے و فسون عمل مین لایا کرتا تھا جن سے اُنکی حکومت کی وضع بآسانی برہم ہو جاتی اور خود فیروز اور منصور ہوتا اور مطلب کو پہنچتا' اُسکو اِس بات سے مایوسی تھی کہ بوسیلۂ زر اُن کو قابو مین لاے یا کچھ فتنہ و فساد اُن مین ڈال کر اُن کے اتفاق و اختیار کو بیکار کرے جب تک کہ اُس کا اقتدار اُنکے ظلم کے ہاتھ کو تمامتر بستہ اور اُنکی سعی و کوشش کے پانوکو جو اسکی کسر شان کے لیئے تگ و دو کرتے تھے بکسر شکستہ کرے' لیکن سب اُسکے اندیشے دور دراز در باب افزونی دولت و جاہ اور تمام منصوبے اُسکے ناتمام رہگئے اُس جنگ وجدال تمادی ملالت انگیز کے سبب سے جو بہت دنون تک ملک کرناٹک مین ہوا کی'

مگر اُسنے دیش بینی سے یہہ معلوم کیا تھا کہ اگر انگریز اور مرہٹون مین بالفعل صلح و آشتی نہوئی احتمال قوی ہی کہ تھوڑے دنون کے بعد ہو جائیگی اور دلایل عقلی کی راہ سے وقوع کے پہلے یہہ بات اُسکے نزدیک ثابت ہوگئی تھی کہ مطمح نظر اُس اتفاق سے اُن دو فریق دشمن کا جو ترقی سے اُسکی جاہ و جلال کی نپ رشک مین جلتے ہین اور جنھون نے بارہا اُسکے ہاتھون سے زکین پائین اور شکستین اُٹھائین نہین تقسیم کرنا اُسکے ممالک محروسہ کا ہی' اور اُسنے اپنی نظر دور بین سے یہہ بھی معلوم کیا تھا کہ انگریز تمام فوج اُسکی طرف متوجہ کرینگے اور فوج بمبئی اور بنگالے کی بالکل برغم اُسکے حدود ملیبار مین جہان تک ہوسکے سعی و کوشش کریگی اور چونکہ سپاہ حمایت پیشہ اسکی اُس نواح مین بہت کم ہی البتہ اس نواح بے پناہ مین اُنکی فوج سے تباہی آئیگی'

القصہ اُس صلح و صلاح کا عقد جسکا نواب نامدار بہادر اندیشہ رکھتا تھا

Marfat.com

درمیان دونون فریق اعدا کے بوساطت مادھوجی سیندھیہ اور بسبب کاردانی اور سلیقہ شعاری سترانڈرسن کے محکم بندھا' نوین شرط شرایط سے اس عہد و میثاق کے یہ تھی کہ نواب بہادر تمام ملک اور بوم و برکو جو دولت انگلریزیہ سے تصرف مین لایا ہی پھیر دے اور سب اُنکے اسیرون کو چھوڑ دے اور آیندہ تاخت و یورش نکرے اور موافق پیشگوئی نواب بہادر کے جسکا ذکر سابق لکھا گیا بنبئی سے ایک جمعیت سپاہ کی سرکردگی مین جنرل ماتھوس کے بہ احاطہ ملیبار مین واسطے مدد کرنیل ہنبرسطون کے جو عین اضطرار مین خائب اور خاسر پلاچری سے جاتا تھا روانہ ہوئی اور ٹیپو سلطان یہ خبر سن ایلغار کے طور پر کرناٹک سے جلد گیا تاراہ تلافی کی اُنکی بند کرے چنانچہ بڑی جمعیت کے ساتھ موشیرالی سپہدار قشون فرانسیس بہیت مجموعی انگریزی فوج پر حملہ کیا ولیکن بسبب دلیرانہ مدافعہ کرنیل مالیوٹ کے ناکام پھرا دیا گیا تب وہان سے پلاچری کے رستے جلد مراجعت کی اور موجب اُسکے جلد پھر جانیکا یہ تھا کہ سلطان لے خبر وحشت اثر بیماری یا وفات پدر نامدار کی سنی تھی خبر وفات نواب بہادر اگرچہ چند روز چھپائی گئی و لیکن گمان غالب یہ ہی کہ اخیر سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ واقعہ ناگزیر ظہور مین آیا حق تو یہ ہی کہ نواب حیدر علی خان بہادر ہندوستان کے حاکمون مین ایک حاکم عظیم الشان اور سپہسالار بدیع العنوان تھا اسکی عقل کو ایسی رسائی اور وسعت تھی کہ ایک نظر اُسکی تمام خصوصیات سپہسالاری اور شہریاری پر پہنچتی اور میدان کے واقعات اور دیوان کے مہمات کو احاطہ کر لیتی تھی کاروبار سے اُسکے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام ہنر و کمال جو سلطنت کے قایم رکھنے کو چاہئے مانند عطایاے وہبی یا قضایاں طبیعی کے اُسکی جبلت ہی سے پیدا ہوے تھے کمال موشگافی اور تیز نگاہی کا اُسکے یہ عالم تھا کہ اندک نمودار یا آغاز سے کسی کام کے اُسکے انجام تک

Marfat.com

سمجھ جاتا اور کوئی دقیقہ اُسکی نظر شامل سے غایب اور پوشیدہ نرہ سکتا تھا'
ہندوستانی سپاہیون سے ایسی لشکر جرّار چالاک و جسور کہ ویسی ہندوستان
مین نہ کبھو بنی تھی اور نہ بنیگی طیار کرنا' اور تسخیر کرنا بعضے ملکون کو تلوار کے
زور سے اور قبضے مین لانا بعضون کا راے و تدبیر سے اور اپنے ممالک محروسہ
کو اُس مرتبے آبادی اور رفاہیت اور ایمنی اور شگفتگی مین رکھنا جسکا سابق
اُسمین نام و نشان نہ تھا عقل و کفایت اور فطنت و فراست سے نواب
بہادر کے ایک شمہ تھا' علاوہ تاسیس سلطنت اور حکومت جلیلہ کے ہمیشہ
اُسکو یہ منظور نظر تھا کہ طبقات اہل فرنگ کو جنھون نے اُس عہد مین سوداگری
و تجارت سے امارت و حکومت مین سر اُٹھایا تھا انکی پہلی حالت تجارت اور کارخانہ
داری پر پھیرا دے تا وے اور رعایا کی طرح ہندوستانی سلطنت کے فرمان بردار
اور مطیع ہو کر رہین'

ایسا عالی ہمت اور بلند نظر تھا کہ بدل خواہان اِس امر کا رہتا کہ مرتبہ عظیم ملک
التجاری کو جسے بزرگتر درجہ عالم تجارت مین نہین دولت ہندیہ کی طرف سے بلند
شان مین قایم کرے بلکہ ہمت اُسکی اِس مرتبے سے بھی بلند پروازی کر کے
اُس اوج پر پہنچی تھی کہ ممالک شرقیہ مین ابتک کسی سلطان عظیم الشان نے
کمند عزیمت اُسکے کنگرون پر کھوبہ ڈالا تھا یعنے اُسے یہ منظور تھا کہ علقہ جہازات
جنگی کا طیار کروا دے جسکے وسیلے سے ہندوستان کے سواحل غربی و شرقی
کے ممالک تاخت و تاراج اور تغلّب و تصرّف سے غیر دیکے ہمیشہ مامون
و محفوظ رہین'

اگرچہ نواب بہادر نے قانون بنانے کا طریقہ نہین اختیار کیا تھا لیکن اپنے ملک
مین کمال ہنر ذاتی و سلیقہ فطری سے ایسے دستور حکمرانی اور قانون سلطنت

Marfat.com

کے مقرر کیے تھے کہ نہ فقط رعایا و برایا ممالک محروسہ کے بدل ہو اخواہ اُسکے وجود کرامت آمود کے تھے بلکہ رہنے والے اُس جوار دیار کے جو اُسکے ممالک محروسہ کے ہمسائے مین واقع تھے کمال آرزو رکھتے تھے کہ اُسکی حمایت اور پناہ دولت مین آکر بود و باش اختیار کرین اور اُسکی عطوفت عام کے سایہ تلے خوش و خرم زندگی کرین سارے رعایا مین اُسکے صرف نائرونکا فرقہ جو قدیم سے سرکشی و تمرد مین شہرہ آفاق ہین متمرد و سرکش تھا کیونکہ یہ لوگ اگرچہ بآسانی مطیع و منقاد ہو گئے تھے مگر اُنکی طبیعت بغاوت پیشہ اطاعت و فرمان برداری سے ہمیشہ ابا ہی کرتی رہی'

حریفان جنگ جو کہ نواب بہادر کے ساتھ ہمیشہ بازار کارزار کو گرم رکھتے تھے نہ فقط جنگ و جدال ہی کے امور مین اُس سے خوف و ہراس رکھتے و ترسان و لرزان تھے بلکہ ملکداری کے فنون و تدبیرون مین بھی اسکو یکتا گنتے اور اُس سے بھرم و سہم رکھتے تھے'

الحق کچھ شک و شبہہ اس مین نہین کہ وہ اپنے عہد کا ملکداری اور سپہسالاری کے امور مین فرنگستان اور ہندستان کے امیرون مین مستثنا و بے نظیر تھا' اُسکے شرایف ملکات سے ایک یہ ملکہ تھا کہ ظلم و بیرحمی و مردم آزاری سے اسقدر بیزار و متنفر تھا کہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اس مقدمے مین تمام حاکمان قدیم سے ہندوستان کے جنکی خبر ہم تک پہنچی ہی ممتاز تھا وے انباز' ولیکن چون خود راست باز و امانت دار تھا اور خیانت و ناہنجاری سے سخت متنفر اور جنگ و پیکار کی شرطون کو بحد رعایت کرتا تھا اس واسطے مجرمون اور خائنون کی سزا مین سخت گیری کیا کرتا اور ز نہار سامحہ جائز نرکھتا یہان تک کہ بعضے صورتون مین ظاہر بینون کے نزدیک جو حقیقت حال سے واقف

Marfat.com

نہ تھے اور دریافت کرنے مین حقیقت کے انکو کچھ کاوش اور تدقیق نہ تھی وہ عدالت پیشہ زمانہ، جبّارون یا سنگدلون کے طبقے سے گنا جاتا، نواب موصوف نمایش پیہودہ اور حشمت و نخوت آمیز شان و شوکت سے تمامتر نفرت رکھتا تھا اور اپنے دوستون اور درباریون اور منصبدارون کے ساتھ کمال ہمدردی و اختلاط رکھتا،

اگرچہ انگریزونکے طبقہ کا بسبب اُنکے خلاف انداز ہونے اُسکے منصوبون مین دشمن جانی تھا اور اُنکی عداوت نہایت کو پہنچائی تھی اُسکے ہنر و کمال گوہری کو اِس جہت سے چھپانا یا قلم انداز کرنا اِس مورّخ یا سیر نگار کی دونی و کمظرفی پر محمول و منسوب ہوگا اگرچہ یہ مورخ قوم انگریز سے ہی ہان ایک بڑا عیب جو سب ہنرون کو نواب بہادر کے داغدار کرتا ہی اُس مین یہی تھا کہ واسطے افزونی سرمایہ ثروت و غنا کے دہات و شہرون کے لوٹنے اور بندگان خدا کے قتل و خونریزی مین کسیطرح کا تامل و توقف نکرتا تھا اور اِس جہت سے نام جبّاری اور لقب قہاری کو اپنا نقش نگین کیا تھا لیکن اس نشأت ظلمانی اور پیکر انسانی مین آکر بمضمون اِس بیت فارسی کے،

بیت

سیر کردیم درین دیر زمہ تا ماہی
ہیچ کس نیست کہ بے داغ بود در عالم

کون کہہ سکتا ہی کہ وہ عیوب بشری سے تمامتر پاک و بری ہی،

اجمالی بیان اسلاف کرام اور آبای والا مقام نواب محمد انتساب حیدر علیخان بہادر مغفور کا جسنے دولت اصلامیہ کی بنا میسور مین قایم کی

نواب فرخندہ القاب کے اجداد قریشی نسب تھے لیکن یہ نہین معلوم ہوتا ہی کس زمانے مین کون شخص اِس خاندان عالیشان کا عربستان سے پہلے ہندوستان مین وارد ہوا، آبای عظام ہمایون فرجام اُسکے قصبہ کوور مین رہتے اور عزت و احترام سے زندگی کرتے تھے اور بعضے اُنسے قضا کے منصب پر سرفراز اور اپنے اقران و امثال مین ممتاز تھے،

نشان حیدری مین یون لکھا ہی کہ شیخ ولی محمد نواب سعادت یار کا پردادا زیارت بقاع متبرکہ کی نیت سے صوفیہ کے لباس مین اپنے وطن شریف سے نکل کر محمود بن ابراہیم عادل شاہ کی حکومت مین جو حاکم بیجاپور دکھن کا تھا شہر کلبرگہ مین وارد ہوا اور قریب مزار سید محمد گیسو دراز کے جو ایک مرید دن سے شیخ نصیر الدین چراغ دھلی کے ہی اور اس ملک کے لوگ کمال اعزاز و اکرام سے اس بزرگ کو بلقب شاہ بندہ نواز یاد کرتے ہین سکونت اختیار کی خود تو سجادہ قناعت و توکل پر بیٹھکے عبادات اور تلقین و ارشاد مین مشغول ہوا اور اپنے فرزند سعادتمند کو جسکا نام محمد علی اور شیخ موصوف کے ساتھ آیا تھا تحصیل مین علوم دین و معارف یقین کے مشغول کیا جب اُس نونہال سعادت و اقبال نے سرمایۂ فضائل و کمالات کے جمع کرنے سے فراغت پائی اور سن شباب کو پہنچا پدر عالی مقدار نے اس درگاہ عرش پایگاہ کے متولی کی لڑکی کو جو شرافت نسب و بزرگی حسب مین ممتاز تھا فرزند ارجمند کے سلک ازدواج مین لایا، اِس صدف بحر عفت و شرف سے چار گوہر شاہوار

Marfat.com

اس ترتیب سے پیدا ہوے' ۱ شیخ محمد الیاس ۲ شیخ محمد علی ۳ شیخ محمد امام ۴ شیخ فتح علی' عرف فتح محمد' شیخ ولی محمد بہت دنون آخر حکومت علی عادل شاہ تک عبادت اور طاعت مین جناب احدیت کے مصروف رہا تب اس تیرہ خاک سے طرف جوار ایزد پاک انتقال فرمایا' شیخ محمد علی جو بنام علی صاحب مشہور تھا بعد انتقال پدر بزرگوار کے شہر کلبرگہ شریف سے مع عیال و اطفال بیجاپور کو تشریف لے گیا' اور وہان محلہ شاہ پورہ مین اپنے سالون کے گھر مین جو ہفت تن شیخ منہاج الدین سپہسالار والی بیجاپور کی رفاقت مین رسالہ دار تھے رہنے لگا' وے سب اس جہت سے کہ اپنی بہن کے ساتھ نہایت محبّت رکھتے تھے شیخ محمد علی کے آنے اور وہان سکونت اختیار کرنے کو نعمت غیر مترقب جانکر لوازم خدمت گزاری مین جان و دل سے کوشش و سعی کرتے اور کوئی دقیقہ ملاطفت و دلجوئی کا دریغ نہ رکھتے تھے شیخ نیکنام پر ہنوز کئی دن اس مقام مین اُنکے ساتھ آرام و آسایش سے نگذرے تھے کہ زمانے کی گردش بوقلمون نے تفرقہ اُنکی جمعیت مین ڈالدے ساتون بھائی ایک لڑائی مین جو درمیان فوج بادشاہ دلّی کے جو استخلاص کے لیے بیجاپور کے آئی تھی اور فوج والی اِس ملک کے جو سرگردگی مین منہاج الدین کے اُسکے مدافعہ و مقابلہ کے لیے تعین کی گئی تھی' نواح شہر کلبرگہ مین واقع ہوئی بہادرانہ لڑ بھڑ کے ساتون شہید ہوے' اور نام نیک مردی و مردانگی کا یادگار چھوڑ گئے شیخ علی صاحب اس واقعہ جان گسل سے نہایت خستہ خاطر اور دلتنگ دل ہو وہان کی بود و باش سے مزہ جاتی کیونکہ خاتون غمزدی سوگ مین ناگہانی موت سات جلیل القدر سوداگران بھائی کے ہمدم بنکی اور کرتھنی اور آثار باقی ماندہ کو اُنھون کے جو عنقریب نظر سے غائب

ہو گئے تھے ہر وقت دیکھ گریہ و زاری کرتی تھی ' اس سبب سے آخر کو شیخ علی صاحب نے اپنی دلھیا ری بی بی اور تمام لواحق و وابستون کے ساتھ وہان سے طرف کرناٹک بالا گھاٹ کے روانہ ہو کر قصبہ کولار مین آ یا شاہ محمد دکھنی نے جو ایک مرد ستودہ صفات اور حاکم اُس سرزمین کا تھا بہ سبب اگلی شناسائی کے جو شیخ موصوف سے رکھتا تھا قدوم کو شیخ کے غنیمت سمجھکر نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آیا اور ایک مکان شایستہ اُسکی سکونت کے لیئے مقرر کیا بعد چند روز کے جب وہ دیانت و امانت پر شیخ عالیمقدار کے بخوبی واقف ہوا تب زمام نظم و نسق تمام اپنے کاروبار کی کف کفایت مین اُسکے سونپی چنانچہ اُس نیک نہاد نے مدّت مدید تک اُس مقام مین عزت و حرمت سے زندگی کی اور جب ۱۱۰۹ سنہ ہجری مین اِس جہان فانی سے سراے جاودانی کو سدھارا برادر اعیتاً اُسکا شیخ محمد الیاس قایم مقام ہوا ' اور مانند اپنے والد مرحوم کے سربراہ کاری کے اُمور کو کفایت شعاری و ہوشیاری سے انتظام دیتا اور خویشون و برادرون اور تمام منتسبون کو اپنے بخوبی پرورش کرتا تھا '

مروج کرنا شیخ فتح علی مرف فتح محمد کا اوج سپہداری
پر اور طلوع کرنا اختر ولادت نواب حیدر علی خان
بہادر کا مطلع تو فیق باری مزّا سمہ سے

جب شاہ محمد حاکم کولار نے اس جہان فانی سے رحلت کی شیخ فتح علی نے بموجب حکم جوانمردی اور عالی ہمتی کے جو اُسکی ذات مین مرکوز تھی کمر مین بیکار بیٹھنے کو ناموری و مردانگی کا ننگ جانکر لے اجازت اپنے بڑے بھائی

Marfat.com

کے جو مرد درویش قناعت پیشہ تھا کرناٹک پائین گھاٹ کی طرف چلا گیا اور وہان اپنی خوش سلیقگی سے جو تحصیل معاش مین رکھتا تھا بہت جلد نواب سعادۃ اللہ خان صوبہ دار آرکاٹ کی سرکار مین دخل پیدا کر پہلے عہدے پر سرداری پان سو پیادہ اور پچاس سوار کے ممتاز ہوا اور بلقب سپہدار سرفراز اور پھر تھوڑھی دنون مین سعی و کوشش شایستہ ظہور مین لا اِس مرتبے سے ترقی کر سرگردگی پرد ہزار پیادہ اور پان سو سوار کے سربلند ہوا جس مرکہ مین وہ رستم زمان جاتا مظفر و منصور ہی ہوتا یہان تک کہ آخر عہد مین حکومت نواب موصوف کے ایک جنگ مین جو در مقام چنجی مضافات سے کرناٹک کے راجہ سیوکہ کو نواب کے ساتھ واقع ہوئی تھی اور راجہ مذکور چودہ سوار نیزہ گذار کے ساتھ سکر نیرت مذی سے عین طغیان مین اُتر کر اپنے تئین نے محابا ہاتھی تک نواب کی سواری کے جو در میان جمعیت پانچ ہزار سوار اور نیزہ ہزار پیادون کے دوسرے کنارے پر مذی کے پرا باندھے ہوے مستعد جنگ کا تھا پہنچکر چاہتا تھا کہ سنان نیزہ کو نواب کے سینہ سے پار کرے کہ اِس مین شیخ فتح علی سپہدار نامدار تمام سپاہ کے درمیان سے جلد آگے گھوڑا بڑھا کر اُس طعن جان ستان سے نواب کی سپر حمایت ہوا اور ایک ہی ضرب شمشیر مین راجہ نے باک کو ہلاک کیا صلہ مین اِس جان فشانی اور بہادری نمایان کے علم و نقارہ پاکر سربلندی حاصل کی بعد چندے جب نواب سعادۃ اللہ خان نے وفات پائی اور بسبب جنگ و پرخاش کے جو در میان اُسکے خویشون اور عزیزون کے وقوع مین آئی اُس ریاست مین تمامتر فتور و اختلال پیدا ہوا تب شیخ فتح محمد نے آرکاٹ کی بود باش سے دل برداشتہ ہوکر ساتھ تمام اپنے حشم و خدم کے بالاگھاٹ کو پھر آیا اور اہل و عیال کو

کولار مین جھوڑا اپنے بھتیجے حیدر صاحب شیخ محمد الیاس کے بیٹے کی ملاقات
کو جو ملک میسور مین بعزت و احترام خرم و شادمان زندگی کرتا تھا گیا اور سرکار
مین راجہ میسور کے ایک عمدہ خدمت حاصل کر بلقب نائک (جسکے معنی زبان
سنسکرت مین سپہدار ہی) معزز و ممتاز ہوا' اور بعد اُسکے کہ کاروبار سرکار
میسور کا درہم برہم ہو گیا فتح محمد نائک نے اُس خدمت سے استیفا دے کولار
کو مراجعت فرمائی اور چند روز وہان آرام سے رہا ہنگام سکونت کولار حضرت
آفریدگار نے اُسکو دو لڑکے عطا کیئے بڑے بیٹے کا نام شہباز صاحب رکھا گیا اور
دوسرا ہوتی ہی عہد فنا مین سو گیا' چونکہ ہمت والا نہمت فتح محمد نائک کی ہنوز جویاے
نام بلند و مرتبہ ارجمند کی تھی اِس جہت سے وہ سپہدار بختیار مناسب تمام اپنی
فوج کے نئے منصب کی تحصیل کے لیئے صوبہ دار سرا کے پاس جو ایک بڑا خطہ
سومیل انگریزی پر سریرنگپٹن کے اُتر واقع ہی گیا' صوبہ دار قدردان مردم شناس
نے اُس سپہدار نامدار کو اوپر قلعہ داری قلعہ بالاپور کے منصوب فرمایا اور وہ
ساتھ اپنی جمعیت کے وہان جا بند و بست و انتظام مین مشغول ہوا اور چون
آب و ہوا وہان کی موافق اُسکے مزاج کے آئی اپنے متعلقون اور وابستون کو
قصبہ کولار سے اپنے پاس بُلا نہایت خوشی و خرمی کے ساتھ رہنے لگا' ایزد جہان
آفرین نے اُسکو اِس مقام مین ایک فرزند بخت بلند عطا کیا جسکے فروغ طلعت
و نورانی جبہت سے تمام خاندان درخشان و منوّر ہو گیا اور اُسکے طالع ہمایون
کے شاہدون اور زایچہ میمون کی دلیلون سے ایسا معلوم ہوا کہ وہ لعل شبچراغ
شہریاری کے تاج کا زیب دینے والا ہوگا چونکہ آثار سرداری و ریاست اور
نشان جوانمردی و شجاعت کے اُسکی پیشانی سے ہویدا و روشن تھے اِس لئے
اُسکا نام حیدر شاہ عرف حیدر علی رکھا گیا' یہ روایت عوام کی ہی جو لکھی گئی ولیکن

Marfat.com

راویان ثقات یہہ کہتے ہین کہ شیخ محمد علی جد بزرگوار نواب حیدر علی خان بہادر جب سید پارسا کی لڑکی کو جو اشراف و رئیسون سے کولار کے تھا اپنے حبالہ نکاح مین لایا تب اپنے متعلقون کو بلاکے کولار مین سکونت اختیار کی اِس بی بی سے یک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام فتح علی رکھا گیا اور ایک لڑکی جو ہنوز پیدا نہوئی تھی کہ شیخ محمد علی نے اِس جہان فانی سے انتقال کیا چونکہ فتح علی نے اپنے نانا کے گھر مین تربیت و تعلیم پائی تھی بسبب ننہالی سیادت کے اُسکو میر فتح علی کہا کرتے تھے میر فتح علی بہت اوصاف نامی اور خصال گرامی سے موصوف تھا جب سن جوانی کو پہنچا فوج اپنے والد مغفور کی ہمراہ لے نواب دلاور خان حاکم سرا کے پاس گیا اور چندے اُسکی رفاقت مین عزت و احترام کے ساتھ رہا اور وہان اکثر کام شایستہ و نمایان اُس سے ظہور مین آے آخرکو وہ سپہدار نامدار سرکردگی مین دو ہزار سپاہی اور بان سو سوار کے ممتاز ہوکر ساتھ لحاظ نائک کے ملقب کیا گیا،

اتفاقاً ایکبار مرتبہ حاکم سرا نے میر فتح علی نائک کی تنخواہ کے مبلغ خطیر زر نقد برات میر علی اکبر خان زمیندار نامدار خطہ سرا پر لکھی، جب میر فتح علی نائک زر تنخواہ کے وصول کرنیکو وہان گیا، میر علی اکبر خان اُس قدر زر ایک مشت ادا نہ کرسکا، اِس واسطے اُس نے قطعہ تمسک بقیہ زر اِس قرار پر کہ چھ مہینے مین سبکا سب ادا کرونگا، میر فتح علی نائک کو لکھ دیا، ہنوز برات کی مدت تمام نہوئی تھی کہ میر علی اکبر خان کی برات حیات پوری ہوئی، جو کچھ نقد اور جنس اُسنے چھوڑا تھا، سو سب بقیہ خراج کے بہانے سے سرا کے حاکم نے ضبط کرلیا، نائک موصوف نے بمعاد معین پر تمسک مذکور لیجاکر میر مرحوم کی بی بی سے بہ التماس کیا کہ اگر زر تمسک آپ دے سکتین ہمین تو بہتر ورنہ بندے کو اپنی

Marfat.com

دامادی مین قبول کیجئے' بی بی بیچاری مصیبت کی ماری اِس بات کو فوز عظیم جان کے اپنی دختر معصومہ مجیدہ بیگم کو برسم کابانوی نائک موصوف کے ساتھ عقد کر دیا'

مشہور ہی کہ ایام حمل مین اس خاتون زمانہ کو حیدر شاہ نامے درویش مستجاب الدعوات کی خدمت بابرکت مین واسطے طلب دعا کے لیگئے تھے' اُس ولی خدا پرست غیب دان نے مژدہ پیدا ہونے فرزند ارجمند بلند اقبال' صاحب جاہ و حشمت' سکندر بخت' ارسطو فطرت' حاتم زمان' رستم دوران کا دیا اور زبان صداقت بیان سے ارشاد کیا کہ اُس نخت بلند کا نام حیدر شاہ رکھنا' چنانچہ مطابق فرمانے اُس بزرگ کے وہ طفل سکندر طالع' در سنہ مقدسہ گیارہ سو انتیس ہجری موضع دیونہلی مین جو متصل کولار کے ہی پیدا ہوا اور دروازہ فتح و اقبال کا خاندان پر اُس برخوردار سعادت آثار کے کھلا'

فتح علی سپہدار رفاقت مین حاکم سرا کے مدت تک باجمعیت تمام خرسند و کامگار رہا اور اس عرصے مین کبھو ترقی مرتبہ اور جاہ کی حرص اُسکے دل کے گرد نہ پھری' جب نواب دلاور خان کی حکومت کے کاروبار مین فتور پڑا' تب باقضاے ضرورت سپہدار موصوف اور خدمت کی تلاش مین سریرنگپٹن کو گیا' بخت و اقبال تو اُسکے ہمرکاب ہی تھا' راجہ میسور نے سپہدار مذکور کی رفاقت کو فخر اور جمعیت کو اُسکی فوج کے اپنا نفع کثیر سمجھکر بعہدہ' سپہداری دو ہزار پیادے اور پان سو سوار جو ہمراہ رکھتا تھا' اُسے اپنی رفاقت مین رکھا' یہ روداد جو سرمایہ اُسکی تمام جاہ و مکنت اور شان و شوکت آیندہ کی تھی' سن گیارہ سو چالیس ہجری مین مطابق سنہ سترہ سو ستائیس عیسوی کے' ظہور مین آئی'

Marfat.com

راجہ میسور کے خاندان مین قدیم سے یہ دستور تھا کہ جب کوئی راجا ولد مرتا خویش و اقربا تمام چھوٹے بڑے لڑکون کو اُس راجہ کے خاندان سے دیوان خاص مین جمع کر اُن سبھون سے ایک لڑکے سہ سالہ یا پنج سالہ کو چن کر راجہ بناتے اور جبتک وہ لڑکا جوان اور ہوشیار ہوتا، وے آپ اُس راجہ صغیر سن کے نام سے سب مہمات کے کفیل اور سربراہ کار رہتے اور سب محاصل مملکت کو درمیان اپنے خانہ ان کے سردارون مین تقسیم کر لیتے اور ایک شخص کو اپنے درمیان سے وزیر اور وکیل مطلق کرتے،

جب فتح علی نایک سرکار میسور مین آیا تھوڑے دنون کے بعد وہان کے راجہ نے جانہ عصری کو چھوڑا اور کوئی اُسکا جانشین نہ تھا، دستور سطور کے موافق ایک لڑکے کو راجہ متوفا کے خانہ ان سے جن کے چک کشنہ راجا اُسکا نام رکھا اور بندوبست راج کا گوراچری تدراج کو سونپا بہ وزیر خیانت پیشہ فن و فریب کی راہ سے تھوڑے ہی دنون مین راجگی کے اقتدار کا خود متصرف ہو بیٹھا، فتح علی نایک نے اپنے حسن سلیقہ سے بخوبی سربراہ کرنے مین اُن امور کے جو سرکار سے اُس کے حوالے ہوتے تھے ایسی جگہ وزیر کے دل مین پیدا کی کہ اُس نے انجام دینے مین تمام مہمّون کے فتح علی نایک کو سپہسالار اور سب منصبدارون کا مختار کیا،

جب فتح علی نایک سنہ ستر و سو سینتیس عیسوی مین اِس سرای فانی سے سرائے جاودانی کو سدھارا، اُسکی فوج کی سپہداری اور حشم و خدم کی سرگردگی میراث کے طور پر علی نایک شہباز خان اور حیدر علی خان کے ہاتھ مین جو اُسکے فرزند تھے آئی، اور یہ دونون جوان چالاک نے تھوڑے دنون مین اپنی پردلی و شجاعت کے سبب بلند نامی حاصل کی،

Marfat.com

شروع جوانی مین حیدر علی خان نواب میر معین الدین حاکم قلعہ کرپہ کی بیٹی کو جو میر علی رضا خان کی بہن تھی سلک ازدواج مین لایا تھا اور اُسی بانوے نیک خو کے بطن سے سنہ ۱۷۴۹ سترہ سو اُنچاس عیسوی مین ایک بیٹا گرامی منش صاحب اقبال وجود مین آیا جسکا نام ٹیپو سلطان رکھا گیا'

حیدر علی خان کی دوسری زوجہ میر مخدوم علی خان کی بہن سریرنگپٹن کے قاضی القضات کی بیٹی تھی جب بعد انتقال اپنے بھائی شہباز خان کے سارے مال واسباب پر اپنے باپ کے قابض و متصرف اور تمام فوج و حشم کے اُوپر بالاستقلال فرمانفرما ہوا پھر توسب لوگ اُسکو تمام سردارون اور سپہداارون مین ممتاز سمجھنے اور حیدر علی نائک ملقب کرنے لگے'

جب حیدر علی خان باپ کی جگہ سپہسالاری کے مرتبے پر پہنچا وزیر کارفرما میسور کا اُسکی عقل وکفایت پر بہت اعتماد رکھتا تھا اور وہ اور نامجو بھی بھاری کامون مین خوب سعی و کوشش کرکے ہر روز اپنا استحقاق زیادہ ثابت کرتا آخر حق گزاری اور شگرف کاری اُسکی وزیر میسور کے دل پریہان تک منقش و راسخ ہوگئی کہ جو مہم پیش آتی اُس مین اسکی راے سے استصواب کرتا اور ہر لڑائی مین اُس رستم زمان کے دست و بازوے مردانہ سے مدد و اعانت لیتا' اب کارگزاری حیدر علی خان کی زبان زد خاص و عام اور شہرہ آفاق ہوگئی اور اُسکی خوش خلقی و ملاطفت کے سبب جسے وہ عموماً خلایق کی دلجوئی مین اور خصوصاً مسلمانون کی خاطرداری مین مصروف کرتا تھا سب لوگ اُسکے دام محبت مین اسیر ہوگئے' اِس جزو زمانے مین صورت حال اس نواح کی اس طور پر تھی کہ بسبب سستی اور تزلزل کے جو درمیان سولہ سو عیسوی کے دولت بیجانگر کی بنا مین واقع ہوا تھا' سب راجا اور باجگزار اِس دولت کے اپنی اپنی گردن

Marfat.com

بندِ بندگی اور اطاعت سے خلاص کر ہر ایک نے اپنا نام راجا رکھا اور اطاعت کے ننگ سے اپنے تئین آزاد کیا' اُن راجاؤن مین بلحصمن راج نام راجا بنگلور کا بہت تونگر و مال دار اور اوپر مرز و بوم وسیع و فراخ اُتر پچھم کی طرف ملک میسور کے حکومت کرتا تھا اور علاوہ اپنے دارالملک کے جو ایک شہر محکم بنیاد اور مضبوط تھا سیون درگ کے قلعہ پر بھی جو بہت قلب اور نہایت مستحکم تھا متصرف اور قابض تھا اُس راجہ سادہ دل نے اِس جہت سے کہ اپنے اقتدار و حشمت پر مغرور تھا اور کار پردازان میسور پر جو قدیم سے اسکے ساتھ موافقت رکھتے تھے بدگمان نہ تھا اس قدر فوج کے نگاہ رکھنے مین جو اُسکے سارے ملک کی حفاظت اور حمایت کرسکے' سستی اور غفلت کی اور انجام بد سے کچھ اندیشہ نہ کیا' جب راجہ بنگلور کی یہ غفلت سپہسالار میسور کو معلوم ہوئی وہ تو ایسی خبر کا ہمیشہ متلاشی تھا اور وقت فرصت کا تلاشی رہتا تھا' کارفرمائے میسور کو ملک و مال کی طمع پر دلگرم کر سترہ سو چھیالیس عیسوی مین ساتھ جمعیت بیس ہزار مرد جنگی کے سریرنگپٹن سے واسطے تسخیر کرنے بنگلور کے کوچ کیا' بنگلور کے راجا نے جب یہ خبر پائی اپنے تئین درعین بے سروسامانی' بلائے ناگہانی مین گرفتار دیکھا کچھ تدبیر نہ سوجھی' سوا اِسکے کہ اُس قلعۂ استوار کے درمیان جاکر پناہ لے' چنانچہ ایک مہینے تک اُس مین محصور اور فوج مخالف کے آسیب سے محفوظ رہا' بعد اِس مدت کے سپہسالار میسور نے اس شرط پر کہ راجہ بنگلور کا چار لاکھ روپی نقد ابھی دے اور آٹھ لاکھ روپی ہر سال خراج کے طور پر راجۂ میسور کو دیا کرے' قلعے کے محاصرے سے ہاتھ اُٹھا سبھونا تھ کو اپنا نایب بنگلور مین چھوڑ مظفر و منصور طرف میسور کے کوچ کیا' میسور کا راجا اُس روداد نصرت بنیاد سے ایسا مسرور اور خوش ہوا کہ سپہسار نامدار کا بڑی تکریم و تعظیم

Marfat.com

سے استقبال کیا اور انواع اقسام کے الطاف و اشفاق بہ نسبت اُسکے مبذول فرماسا تھ لقب بلند فرزندار جمند کے اُسے ممتاز و ملقّب کیا'

بنگلور کے راجہ نے جب اُس بلاسے نجات پائی اور میدان کو دلیرون سے خالی دیکھا انتقام کے لیئے مستعد ہوکر نئی فوج کی نگاہداشت پر ہمّت باندھی اور ساز و سامان جنگ طیّار کرنے لگا بعد آمادہ کرے آلات طعن اور ضرب کے نظارہ بغاوت و عصیان کا علانیہ بجایا' اور حیدر علی خان کے نایب کو زندان مین قید کیا' جب یہ خبر میسور مین پہنچی' فی الفور حیدر علی خان ساتھ جمعیت بیس ہزار پیادے اور سوار نیزہ گذار کے بنگلور کو متوجّہ ہوا' چھٹی صفر سنہ گیارہ سو ساٹھ ہجری مین مطابق سترہ سو سینتالیس عیسوی کے ایک مقام پر جہان سے دار الملک بنگلور بیس میل رہتاہی راجا کی فوج سے مقابلہ ہوا' راجہ ناآزمودہ کار اپنی پر دلی اور نئی فوج کے بھروسے پر سپاہ پختہ کار آزمودہ کارزار میسور کے ساتھ لڑنے لگا اور اِس طرف سے بہادران شیر جنگ نے داد بہادری کی دی'

نظم

ہم جنگ جو دونون لشکر ہوئے ہزارون جدا تن سے وان سر ہوئے
ہوا گرم بازار رزم و ستیز ہوئی ایک برپا وان رستخیز
ہزارون ہوئے کشتہ و خستہ بس رہی جنگ کی پھر نہ جی مین ہوس

آخرکار راجہ بنگلور کی فوج نے گھو نگھٹ کھایا اور خود راجہ اسیر ہوا' سپہسالار نامدار نے فرصت پاکر دار الملک بنگلور کو محاصرہ کیا' وہان کے لوگ محاصرے کی تاب نلا شہر کو فی الفور تسلیم کیا' اِسی طرح پر اور قلعے اور پرگنے اُس

مملکت کے تصرّف مین میسوریون کے آئے سپہسار نامدار نے فتح نامہ مع غنایم اور قیدیونکے میسور کو روانہ کیا اور کچھ فوج خاص اپنی' واسطے حراست اور حمایت اُس دارالملک کے اپنے نائب سنبھونانھ کی سرگردگی مین متعین کی' جب اِس امر سے جمعیت خاطر حاصل ہوئی' تب وہ سپہسار دولت یاروہانکے دستورات مالی اور ملکی کے دریافت کرنے پر متوجّہ ہوا' کئی دن مین سب حال کلی اور جزوی معلوم کر ایک دستورالعمل واسطے تحصیل خراج اور باج کے مقرّر کیا اور نقل اُسکی میسور کو بھیجی' وزیر میسور سعی اور کوشش سے اُس سپہسالار بختیار کے نہایت خوش ہوا پر اِس خوف سے کہ مبادا خویش و اقارب اُس اسیر راجا کے شورش اور بلوا کرکے اِس بلاد مفتوحہ کے پھیر لینے کے قصد پر لشکر کشی کرین مملکت بنگلور کو اُس سپہسالار نام جو کی وجہ تنخواہ سپاہ خاصہ مین جاید اد کے طور پر لکھ دیا' اُس بہادر نامدار نے اِس روداد کو غنیمت جان کر اِس ملک کی حفاظت کے لیئے جتنی فوج ضرور تھی اُس سے دوچند نوکر رکھی اور آہستہ آہستہ سرحدون کو اُس ملک کے بڑھانا شروع کیا اور قرب جوار کے راجون اور زمیندارون کو اپنا مطیع کرنے لگا اگرچہ بہ سبب ایک تے سانحے کے جو اُن دنون ظہور مین آیا تمام قصد جو مطمح نظر اُس سپہسالار جاہ طلب کے اپنی مکنت اور شوکت کے بڑھانے مین تھے تھوڑے روزون موقوف رہے' ولیکن چونکہ اقبال اُسکا یار اور بخت یدار تھا آخرکو وے سب موانع رفع دفع ہو گیے'

تو ضیح اِس مقال اور تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ سن سترہ سو اکاون عیسوی مین محمد علی خان کرناٹک کا نواب جب کئی طرح کی مصیبت مین مبتلا ہوا اور چند اصاحب کی فوج نے جو اُسکا حریف غالب تھا اور جماعت فرانسیسون نے

Marfat.com

اُسکو ترچناپلی کے قلعے مین محصور کیا' تب اُس نے ایک سفیر اپنا میسور کے راجا کی خدمت مین بھیج کر اُس سے سپاہ و زر کی مدد مانگی سفیر کو بتاکید یہہ تعلیم کی تھی تا وہ راجۂ میسور کو امداد اور اعانت پر جس طرح ہوسکے سعی اور کوشش سے انگیز دے اور اُس دشمنی اور عداوت کو جو چند اصاحب نے اُس راجا کے ساتھ سابق مین ظاہر کی تھی اور ترچناپلی کی حکومت کے وقت کئی محال آباد کو میسور کے مضافات سے لوٹا اور تاراج کیا تھا اور کئی مہینے تک قلعۂ کاوریور متعلقۂ میسور کو محاصرے مین رکھا تھا اُسے یاد دلاوے اور آخر کو یہہ کہے' اِس صورت مین مصلحت ملکداری یہی اقتضا کرتی ہی کہ جس طرح ہوسکے بیخ اور بنیاد سے اِس دونون سرکار کے دشمن کو اُکھاڑ دین نہین تو اگر اُس نے کرناٹک لے لیا تو بیشک تمہارے ملک پر بھی وہ ظلم جو پہلے نہین کیا کریگا' اور اُس نے سفیر کو یہہ بھی اختیار دیا تھا کہ اگر میسور کا راجا اِن انگیزون سے امداد و اعانت کی حامی بھرے تو مبلغ خطیر زر کا وعدہ او جو شرط کہ وہ چاہے قبول کرکے اُسکو بہرطور اعانت و امداد پر لاوے'

راجۂ میسور کا وزیر کہ مرد ذوفنون و عیّار اور حیلہ گری مین یکتاے روزگار تھا مدّت سے مرکوز خاطر رکھتا تھا کہ میسور کی ریاست کو بڑھاوے اور تمام پرگنون کو متعلقہ ترچناپلی کے اُسکے منضاف کرے اس سبب سے کسی شرط کو منظور نہ کیا اور سفیر سے کہا کہ اگر نواب محمد علی خان قلعہ ترچناپلی مع اسکے پرگنون کے دینے کا وعدہ کرین تو البتہ اِس سرکار سے اعانت ہوگی' اگرچہ قبول کرنا اس شرط کا نواب پر شاق تھا لیکن سفیر مذکور نے باقتضاے ضرورت قبول کیا کہ بعد اسکے کہ چندا صاحب کو شکست دی جاوے اور دشمن نواب ممدوح کے ممالک محروسہ سے اُسکے نکال دیئے جاوین تب قلعہ ترچناپلی مع پرگنجات متعلقہ اہالی کاران میسور کو

Marfat.com

تسلیم کیا جائیگا اور اِس اقرار کو سوگند و حلف سے مضبوطی بخشی ' القصہ موافق اِس عہد و پیمان کے میسور کی فوج مقام کاوِرتا مین جمع ہوئی اور وزیر میسور نے چھہ ہزار سپاہی مرھٹون کی جماعت سے نوکر رکھ تمام حشم اور سپاہ لے شروع سال سنہ سی ثر بن عیسوی مین کرناٹک کو کوچ کیا اور چھٹی فبروری کو ساتھ جمعیت بارہ ہزار سوار اور آٹھ ہزار سپاہی کے ترچناپلی مین جا پہنچا اور اُس فوج سے جو محاصرے مین سرگرم تھی مقابلہ کیا لڑائی شروع ہوئی کوئی تو اپنے مخالف کو تیر کا ہدف بناتا اور کوئی گولی کا نشانہ کرتا کوئی کسی کی پیاس آب خنجر سے بجھاتا اور کوئی کسی کو زخم پیکان کھلاتا نوک نیزہ نے بہتون کو خاک سے اُٹھایا اور تلوار نے کتون کو خاک پر گرایا'

مثنوی

سواران جنگی و مردان کار ہوئے قائم آکر بیین و یسار
ہوا گرم بازار کین و ستیز ہوئی ایک برپا دمان رستخیز
جوانون کا سر تھا اور گرز گران دلیرون کا پہلو و نوک سنان
تن و جان کا کچھ نہین تھا دریغ وہان کام تھا سبکو با گرز و تیغ
ہوئے کشتہ جنگ آوران بیشمار زمین خون سے اُنکے ہوئی لالہ زار

لیکن تائید الٰہی سے میسوریون کو فتح نصیب ہوئی اور چند اصاحب نے مراُسکے ہواخواہ فرانسیس ہزیمت پائی اکثر تو کھیت رہے باقی بھاگ نکلے' صحیح روایتون سے ثابت ہی کہ اِس لڑائی مین جو ترچناپلی کے محاصرہ مین ہوئی حیدر علی خان بہادر ساتھہ اپنے رسالۂ خاص کے چالا کی اور دست بردین تمام سپہداراور سردارون پر فایق رہا کبھی تنہا اور کبھی تھوڑے ہمراہیون کے ساتھہ مخالف

Marfat.com

کی صف مین گھس جانا اور نامی سردار اور مردان کارزار کو فوج دشمن کے اپنے ہاتھ سے مار کر اُنکے سرکاٹ اپنے لشکر مین بطور نشان اپنی فیروزی کے لے آنا ایسی ایسی بہادری اور مردانگی سے زمانے مین آوازہ ناموری کا اُنکے بلند ہوا' بعد مارے جانے چند اصاحب اور شکست پانے جماعت فرانسیس کے وزیر میسور نے نواب محمد علی خان سے ایفاے وعدہ کی درخواست کی لیکن نواب موصوف نے باحاظ بے انتظامی اپنی سرکار کے اور بپاس حزم کے بھی اُس استوار قلعے کو ویسے حریف زبردست کو دینا مناسب نجانا اور عذر نادل پذیر درمیان لاکر عوض مین اُس قلعے کے چاہا کہ قلعہ مدرا کو مع اسکے برگنون اور پیشکش قیمتی کے دیوے لیکن میسور کے کارگزارون نے اُسکا لینا قبول نکیا آخر اُن دونون فرقون مین کہ باہم دوستی اور رفاقت کا دم بھرتے تھے دشمنی کا قدم درمیان آیا سچ ہی'

بیت

دوستی جس مین ہی غرض کا قدم
نام مین شہد ہی اور کام مین سم

پہلی لڑائی حیدر علی خان بہادر کی انگریزون کے ساتھ اور سیکھلینا اُسکا اہل فرنگ کی جنگ کے اطوار اور ممتاز ہونا اُس امر مہن امیران ہم عہد سے

اگرچہ تہاوری و شجاعت و ہوشمندی و والاہمتی وغیرہ مین راویان حالات حیدر علی خان بہادر کے سب کے سب اِس بات پر متفق وہم داستان ہین

Marfat.com

کہ وہ بہت قوی جثّہ و زور مند اور جوانمردی و ہمّت بلندی و ہوشیاری و چالاکی وجفاکشی مین اور دلجوئی کرنے مین سپاہ کے اور اطلاع حاصل کرنے مین دشمنان کینہ خواہ کے اخبار و اسرار پر اور اور گزیدہ صفتون مین جو ملک داری و سپہسالاری کے لیئے ناگزیر و پر ضرور ہین وہ بے مثل و یکتا تھا اور بے فضائل اُمہین بہ تمام و کمال جمع تھے ولیکن اِس خصوص مین کہ قواعد جنگ اور دشمن شکنی کے اور طریقی فتح کرنے قلعون کے اُن آلات سے جو اہل فرنگ نے ایجاد کیئے اور اسلوب حراست و طلایہ داری اور ہوشیاری روزمیدان کے جس مین فرنگستان کے لوگ خوب ماہر ہین اور اِسی سبب سے تھوڑی فوج اُنکی بڑی لشکر پر غالب ہو جاتی ہی اور بے فنون نامدار بدون ممارست اور مشاقی کے حاصل نہین ہو سکتے ہین کیونکر نواب حیدر علی خان بہادر کی ذات مین جمع ہو گیئے اور کب اور کسطرح اُسنے سیکھے اختلاف رکھتے ہین فارسی و قایع نگار تو اِس بات مین کچھ بھی بیان شافی نہین رکھتے لیکن ملا فیروز صاحب فتوحات برطنیہ در ممالک ہندیہ جسکی روایتون کا سلسلہ حقایق نگاران انگریزی کو پہنچتا ہی اِسطور پر لکھتا ہی'

مثنوي

زگاہ مسیحا شمارہ ز سال چو شد ہشت با بیست برغین وذال
زمادر جدا گشت آن نامور شدہ شاد زان پور فرخ پدر
چو می تافت زو فرہ پہلوی در انام بنہاد حیدر علی
بہ پرورد تا شد زخوردی بزرگ بہ رزم وبہ پیکار کردن سترگ
دو بیست سالہ چو شد نامور سوی فلچری شد بہ گفت پدر

Marfat.com

به هر راه او بود پنجه سوار دو صد هم پیاده ورا بود یار
که بود فرانسیس را یار جنگ پدید آورد رسم وراه پلنگ
رسید د بدانجا یگه سرفراز بیاسود ه از رنج راه دراز
به دیدار آن شهر بنهاده روی بدید ه ز دوباره وشهر وکوی
ز بس گونه گون ساز وسامان جنگ همان راه وآئین جنگ فرنگ
سپه دید ه هر روز در رشک کین فراوان شکفتید وکرد آفرین
درخشان چو آئینه آلات حرب همان راه وآئین پیکار وضرب
چو بیدار بد بخت هشیار مرد پسندید آن رسم وراه نبرد
خود و لشکر خویشتن نامور دل وجان بپرد خته از خواب وخور
هنرها که آید گه کارزار دلیران پیکار جو را بکار
یکایک بیاموخته آن هنر به پیش فرانسیس پرخاش خر
چنان شد که در هند از هندیان نه بد کس که با او به بند د میان
مر آن را که یاد ربود کردگار گزیند همه نغز و شایسته کار
نه دارد ز آموختن هیچ ننگ اگر رفت باید به چین و فرنگ
فرومایه مردم شود از هنر گرامی تر از کان گنج وگهر
خداوند ساز د هنر بنده را سر افراز مرد سرا گنده را
هنرئے نیازی دهد از نژاد کسے از نژادش نیارد بیاد
اگر شاهزاده بود بے هنر به ننگ آورد دودمان پدر

اور سطر چارلس اسٹوارٹ مذکرے مین نواب حیدر علی خان اور ٹیپو سلطان کے جس سے اوراق ترجمہ کیے گیے اس طرح لکھتا ہی کہ حیدر علی خان بہادر

Marfat.com

سنے پہلی لڑائیون مین جو دو بہادر سطرلارنس اور کلیو سے لڑا سب ہنر اور دیدہ وری کو امور جنگ آوری مین سیکھے تھے جنکے سبب اُن سردارون اور رئیسون پر ملک دکھن کے جو اِسکے بعد اُس سے لڑے مظفر و منصور ہوا اور قتال عام کرنے پر دو پلٹن انگریزی کے ایکبار جنگ مین قادر ہوا اور مقابلہ کرنے پر ساتھ۔ تمام افواج ہندیہ برطنیہ کے میدانِ جنگ مین دلیر اور توانا، سترھوین تاریخ ماہ آگسٹ سنہ سترہ سو چوّن عیسوی مین ترچناپلی کے پاس ایک بڑی لڑائی انگریزون اور فرانسیسون مین واقع ہوئی جس مین دونون فریقون نے اپنے اپنے خیرخواہون کی فوج بھی مدد کو بلائی تھی اِس لڑائی مین حیدر علی خان سپہسالار نے (جسکو سطرا آدم سب دکھن کے سردارون مین بہتر لکھتا ہی) جب بہ دیکھا کہ بہبر و بنگاد شکر انگریزی کی محض۔ بے پناہ اور بدرقہ سے خالی ہی ایک تولی کو اپنے سوارون سے بہ حکم دیا کہ سوارون پر مخالف کے جو ہراول فوج انگریزی کے ہین حملہ کرے اور اُنکو لڑائی مین مشغول اور غافل رکھے اور خود ساتھ ایک رسالہ سواران چابک و چست کے گھوڑے اُتھارسے اور مقابلے سے کترا پھر کھا غنیم کو بھلا دے مین ڈال چند اول پر فوج انگریزی کے پیچھے سے آکر مار دھاڑ شروع کی اور آشوب قیامت اُس فوج مین برپا کیا پینتیس چھکڑے ہتھیار اور ساز و سامان جنگی اور اذوقے سے بھرے ہوے لوٹ لایا، جب دونون فریق جنگ جوے فرنگستان (یعنے فرانسیسون و انگریزون) مین تھوڑے دنون کے بعد صلح و آشتی درمیان آئی اور لڑائی بھڑا کا دروازہ بند ہوا کچھ روزون تک آثار بہادری و دلاوری میسوریون کے جو ہوا خواہ فرانسیسون کے تھے اور بناچار نتایج پر دلی نواب حیدر علی خان بہادر کے جو اُن کا سپہسالار تھا ظہور مین نہ آئے آخرکار وزیر میسور بہ سبب عہد شکنی نواب

محمد علی خان کے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اُسکی دوست داری و ہوا خواہی سے کنارہ
اور انتظام کشتی مین مستعد ہو کر تسخیر کرنے پر قلعہ ترچناپلی کے ہمّت باندھی
اور بہت دنون تک اُسکو محاصرے مین رکھا لیکن بہ سبب ذو فنونی نواب ممدوح اور
مدد جماعت فرانسیس کے جو بعد برہم ہو جانے کاروبار چندا صاحب کے ہوا خواہ
نواب محمد علی خان کے ہو گئے تھے محاصرے کی مدّت بڑھ گئی اور ہنوز کچھ فائدہ
اُسپر مترتّب نہ ہوا اِس درمیان مین ناگاہ وزیر میسور کو یہ خبر وحشت اثر
پہنچی کہ مرھٹون نے بڑی فوج لیکر میسور کی سرحدون پر تاخت کر فتنہ و فساد اُس ملک مین
برپا کیا ہی اور وے چاہتے ہین کہ میسور کی مملکت پر ایک خراج سالانہ مقرّر کرین بہ حکم ضرورت
اُسنے اِس مہم سے اٹھا سر لشکر میسور ترچناپلی سے میسور کو کوچ کیا
اور سرداری چند اول فوج کی نواب حیدر علی خان بہادر کو دی اور کہا کہ حدود
میسور مین لشکر کے پہنچتے ہی اپنی فوج کے ساتھ جلد تر نکل کو جو ایک محال
ہی دکھن کی طرف سرینگپٹن کے روانہ ہووے اور اعادی کی غنیمت اور تاراج
سے اس نواح کو یکاوے جب وہ وزیر باندبیر دارالملک سرینگپٹن مین پہنچا
راجہ میسور کو، جو کتنے روز دن سے ایام غیر حاضری وزیر مین خود تمام کاروبار ریاست
کا منکفل ہوا اور نمودی سپاہ سے جو میسور مین نہی دارالملک کو محفوظ رکھا تھا،
دشمنون کے حملون سے بہت پریشان و سراسیمہ پایا اسواسطے آراے
کارگزاران دولت میسوریہ کی اِس پر متّفق ہوئی کہ سپاہ کینہ خواہ واسطے
دفع کرنے مرھٹون کے تعین کی جاے لیکن چون سپاہ نے کئی مہینے کی تنخواہ نہین پائی تھی
اِسلئے سرکشی اور بغاوت پر مستعد ہوی اور بے تنخواہ پاے اُس مہم پر
جانے سے اِبا کیا آخر بہت بحث و تکرار کے بعد جب باقی تنخواہ کے روپی کا
سرانجام کیا گیا اور سپاہ راضی ہو گئی وزیر میسور نے اپنی فوج کے سب سردارون

کی طرف خطاب کرکے کہا کہ کون ایسا صاحب ہمت و دلاور تم مین سے ہی
جو بیرار مرھٹون سے لڑنے اور کینہ کشی کا اُن سے اُتھاوے چون شکر مرھٹے
کی بھاری تھی اور جس قدر فوج مقابلے اور مدافعے کو معیّن ہوئی تھی قلیل کسی
شخص نے اُس مہم کے سر کرنے کا بیڑا نہ اُتھایا آخرکار حیدر علی خان بہادر
جو واسطے محافظت سرحد جنوبی مملکت کے بھیجا گیا تھا اور اُسکی جرأت اور جلادت
پر اُس عہد مین بہت اعتماد تھا اِس مہم کی کفایت کرنیکو بلایا گیا' وہ شیر دل
تو ایسے کام کا جس مین جوہر مردی و شجاعت کا اُسکے نمایان ہو خود خواہان
اور متلاشی رہتا تھا اِس پیام نصرت انجام کو سنکر جلد دار الملک سرینگپٹن
کو روانہ ہوا اور پہنچتے ہی سپہسالاری پر اُس فوج کے جو مرھٹون کے دفع کرنے کو
متعیّن ہوئی تھی ممتاز اور سربلند ہوا ولیکن اسی عرصے مین اپریل کے
مہینے سنہ سترہ سو چھپن عیسوئی مین مرھٹے پُرمتّصل دار الملک میسور کے آکر
ارکان دولت میسوریہ کو ایسا تنگ کیا تھا کہ اُنھون نے اِس شرط پر
کہ وے ایذا و اضرار سے وہان کی رعیت کے دست بردار ہو اپنے ملک کو
پھر جاوین بیس لکھ روپی نقد دیکر اُس بلا کو دفع کیا اگرچہ نواب حیدر علی خان
بہادر بعد سرفراز ہونے منصب پر سپہسالاری کے مصدر کسی امر نمایان کا نہوا
کیونکہ کام کا وقت جا چکا تھا تب بھی اِن جہتونسے کہ اُسنے اِس منصب
سپہسالاری کو بطیب خاطر اختیار کیا اور اُسکے سرانجام دینے و اہتمام کرنے
مین جلد آمادہ ہوا تھا اور قبل اس واقعہ کے اُسنے آداب و قواعد میدان جنگ
ایجاد کردہ اہل فرنگ کو فرانسیسیون سے سیکھے اور سب سپاہ میسوریہ کو تعلیم
برّی مہمّون اور بھاری کامون کے لایق بنایا تھا سبھون کے نزدیک معزّز و محترم تھا
اُسی سال کے آخر مین محفوظ خان برّے بھائی نواب محمد علی خان صوبہ دار

Marfat.com

کرناٹک سے سرکشی اور تمرّدی راہ سے خطّہ تینوالی پر جو ایک پرگنہ جنوبی بہرہ زمین جزیرہ نماے ہندوستان سے ہی قابض و متصرّف ہوا اور اُسنے دولت میسوریہ کے کارگزارون سے مدد چاہی اگرچہ اِس مقام مین روایت ساعدت نہین کرتی کہ دولت میسوریہ کی طرف سے نواب محفوظ خان کی اعانت و امداد عمل مین آئی یا نہین لیکن اکتوبر مہینے سنہ سترہ سو ستاون عیسوی مین نواب حیدر علی خان اپنی فوج لیکر محال ڈنڈیگل مین گیا اور بعد ایک مہینے کے وہان سے طرف دکھن کے تاخت کی اور شولاونڈن کے قلعہ کو تسخیر کر محال مدرا مین جو قریب محال تینوالی کے اُتر طرف ہی گیا، لیکن اِس مقام مین بعد تھوڑے روز کے محمد یوسف نے جو کمیدان تھا انگریز کے لشکر کا حملہ کر حیدر علی خان کو ڈنڈیگل کی طرف بھرایا اِس محل مین سپہسالار فوج میسور نے ایک جماعت فرانسیسونکے ملنے کا سال آیندہ تک انتظار کھینچا جب وہ جماعت اُسکے ساتھ آملی شہر مدرا اور مضافات پر اُسکے دو تہاری اگرچہ آخر ماہ جنوری سال سنہ سو آٹھاون عیسوی مین ایک فوج جماعت فرانسیسونکی مع منصبدار موشہر اشترک شہر ڈنڈیگل مین پہنچی لیکن اس سبب سے کہ مرہٹے پھر میسور پر تاخت کر تمام ملک کے خراج کی چوتھ طلب کرنے لگے اور دولت میسوریہ سے حیدر علی خان بہادر کو یہ خط پہنچا کہ وہ تسخیر کرنا بلاد دور دست کا بالفعل ملتوی رکھ جلد دارالملک سریرنگپٹن کو جس مین مرہٹے قسم قسم کے ظلم و بیداد کر رہے ہین متوجّہ ہو اُسکی محافظت اور حمایت کرے، حیدر علی خان اپنے قصد سے باز رہکر ساتھ جماعت فرانسیس اُن حدود کے جو جاے قصد اپنے لشکر سے ملنے کا تھے اُن دنون مین قلعہ ترچناپلی کو سخت محاصرے مین گھیر رکھا تھا رکھنے تھے کوچ کیا،

Marfat.com

پر تو اب حیدر علی خان بہادر کے سر برنگپٹن مین پہنچنے کے پہلے ہی معاملہ مرہٹون کا یون طی ہو چکا تھا کہ کارگزاران دولت میسوریہ نے کچھ روپی نقد اور کچھ اشیاے قیمتی اُن کو دیکر اُن سے جنس امان اور ایمی کی خرید کر لی تھی اور جب نواب حیدر علی خان دارالملک مین داخل ہوا سب طرح مرہٹون کے فساد سے اطمینان حاصل ہو چکا تھا تب اُس سپہسالار نام جوے واسطے نظم ونسق امور خطّہ بنگلور کے جو اُسکی خاص جاید اد تھی اور بہ سبب اُسکی غیر حاضری کے وہان بہت سی نے انتظامی پیدا ہو گئی تھی بنگلور کو روانہ ہوا'

تحریض کرنا حیدر علی خان بہادر کا دستور میسور کو تسخیر پرچک پالا پور کے اور لشکر کشی کرنا اُسپر اور فتح پانا اور نئی فوج کو نوکر رکھ اپنی جمعیّت کو بڑھانا'

بعد چند روز کی اقامت کے بنگلور مین اُس سپہسالار پر دل نے جو عزم و رزم کا دوست و آرام و راحت کا دشمن تھا ایک فتح تازہ کی راہ وزیر میسور کو دیکھائی' اور اسطرح اُسکو تحریض کر فوج کشی پر مستعد کیا کہ اس فتح سے جو میرے خاطر مین مرکوز ہی جو زہ دولت میسوریہ کا وسیع اور خزانہ اُسکا جو بہ سبب خرچ ہونے مبلغ خطیر کے آرکاٹ کی لڑائی مین اور اِس صرف بیجا سے جو مرہٹون کو نقد دو بارہ دینے مین خالی ہو گیا ہی معمور ہو جائیگا' وزیر میسور کو نواب حیدر علی خان بہادر کی ان باتون نے بھلا دے مین ڈالا اور اُسنے اِس بات کی نہ کو نہ سمجھ طمع زر سے اُسے بے تامّل قبول کر لیا'

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ ستّر میل کی مسافت پر بنگلور کے پچھم اُتر

ایک خطّہ چک بالاپور (یا کوچک بالاپور) نام واقع ہی اور یہہ خطّہ ایک سر زمین دل چسپ سیر حاصل ز رخیز ہی جاسوسون نے سپہسالار نامدار کو یہہ خبر پہنچائی کہ نراین شوامی نام وہان کا راجہ بہت مالدار اور خداوند نعمت بسیار ہی اور باوجود اِس قدر نعمت وثروت کے ہمّت اور جرأت سے جس سے وہ اپنی حراست و حفاظت کرسکے بالکل بے نصیب اور محروم سپہسالار جاہ طلب نے یہ مجرّد سنّے اِس اخبار مسرّت بار کے قصد تسخیر اِس خطّے کا اپنے دل مین مصمّم کیا اور وزیر میسور کی راے سے ایک جمعیّت شایستہ سپاہ میسوریہ سے چنکر سنہ سترہ سو آٹھاون عیسوی مین بنگلور سے کوچ کر بالاپور کی طرف کوچ کیا اور قبل اِسکے کہ اُس خطّے کے راجہ کو اُسکی غربت پر اطّلاع حاصل ہو دفعتہً اُس خطّے مین جا پہنچا راجہ بیچارہ پہلے تو ندی درگ کے قلعہ مین جا گھسا پھر دو روز کے بعد افواج میسوریہ کے محاصرے کی تاب نہ لا قلعہ سے بھاگ گیا اور سارا مال اور اسباب وہین چھوڑ دیا سپہسالار نامدار وہ سب اپنے قبضے مین لا اُس مین سے کتنی نادر چیز۔ ساتھہ فتح نامہ کے دار الملک میسور کو بھیجین اور بقیّہ اموال سے ایک حصّہ تو سپاہ پر بطریق انعام تقسیم کیا اور باقی اپنی سرکار خاص مین رکھا اور اپنی طرف سے عامل کارگزار واسطے بندوبست کے اُس تمام علاقون مین متعیّن اور مامور کر اُس نواح کو اپنی جایداد قدیم مین منضاف کیا نواب حیدر علی خان بہادر نے جب وضع زمانے کی اس طور اپنے موافق پائی اور فلک کو یار دیکھا اور اپنی سعی اور کوشش کے پودھون کو نامور ی کے باغ مین میوے خوشگوار کے ساتھہ پھلتے پایا تب اپنی ریاست کے احاطے کو بڑھانا چاہا اور ممالک مفتوحہ کی حفاظت کے بہانہ سے سپاہ قدیم کی جمعیّت کو فوج نوگہداشت سے زیادہ کی اور

Marfat.com

ایک رسالہ نیا ایسے اشراف سواروں سے جنگی وفاداری اور بہادری قابل اعتماد کے ہو بھرتی کر اپنی خدمت خاص مین رکھا،

حسد کرنا وزیر میسور کا اُس سپہسالار دولت یارکی عزّت و شان دیکھکر اور کُوا کھودنا اُسکی راہ مین اور آپ ہی گرنا اُس مین اور پہنچنا سپہسالار کا مرتبہ جلیلہ وزارت پر اے میسور کے اور تصرّف کرنا امور معظّمہ مہراج کے

جب خبر فتح اِس مُہم کی جو سپہسالار بختیار سے ظہور مین آئی وزیر کو پہنچی خواب غفلت سے چونکا اور راجہ میسور کو اِس طور پر اغوا کیا کہ یہ سپہسالار حریف پر کار ہی لطایف الحیل اور فریب سے اُسکو دارالملک سرینگپٹن مین بلا کر قید کیا جاوے چنانچہ بموجب اِس تجویز کے پیشگاہ دولت میسور سے ایک اشتیاق نامہ بھرا ہوا انواع اقسام تعریف اور تملّق سے اُس سپہسالار یگانہ کی خدمت مین اُسکے تشریف لانے کے واسطے بھیجا گیا نواب حیدر علی خان بہادر تو اُمرا اور وزراے روزگار سے عموماً اور مکر وفریب سے وزیر و راجہ میسور کے خصوصاً سابق سے آگاہ و واقف تھا اور اِسی واسطے بحکم احتیاط اور حزم کے ایک اخبار نویس تیز ہوش کو اوپر بیش قرار شاہرہ کے اپنی طرف سے خفیہ میسور مین متعین کر رکھا تھا ہمیشہ وہان کی خبر لکھتا رہے چنانچہ اُس نامہ خریعت خاتمہ پہنچنے کے آگے ہی اُس خفیہ اخبار نویس نے وزیر کی مکّاری کو اور حضور علی کے باعث کو نواب حیدر علی خان پر ظاہر کر دی تھی اِس سبب سے اس بہادر نے نامہ پانے ہی

Marfat.com

بعد غور اور تدبیر کے بالاپور سے بنگلور کو کوچ کیا اور وہان پہنچ کر تمام اپنی فوج کو جمع کر متوجہ دار الملک سرینگپٹن کا ہوا اور جب منزل مقصود کو پہنچا حوالے شہر مین مقام کر شام کے وقت صاحب چند بہادر سپاہیون کے جن پر اعتماد کامل رکھتا تھا وزیر کی ملاقات کو گیا اگرچہ وزیر پختہ کار سپہسالار نامدار کے پہنچنے سے پہلے اُسکے پکڑنے اور قید کرنے یا مار ڈالنے کی بہت سی تدبیر بن کر رکھی تھین لیکن جب وہ نامدار وہان پہنچا کچھ اُس سے بن نہ آئی سب اُسکا اندیشہ خام اور سودا تمام رہگیا سچ ہی جس کو خداوند علی الاطلاق شوکت و شکوہ دین بگانہ آفاق بنا تا ہی ہر ایک روباہ منش اور خدیعت پیشے کا خدع اور مکر اُسکے آگے پیش نہیں جاتا بلکہ وہی مکر وفریب اُسکی ترقی کا باعث ہو جاتا ہی الغرض نواب حیدر علی خان بہادر اُس سے رخصت ہو اپنے خیمے مین داخل ہوا اور فرصت وقت جاتی رہی جب اُس وزیر پر تزویر نے دیکھا کہ اول ملاقات مین اُسکی بد سگالی کا منصوبہ عمل مین نہ آسکا اور مرکوز خاطر نے اُسکے کچھ ظہور نہ پایا بار دیگر بہ چاہا کہ دوسری ملاقات مین پھر اسی طرح کا بساط مکر اُس سکندر ظالع کی راہ مین بچھاوے اور اپنے حریف غالب کو مات کرے لیکن دوست ہوا خواہ اِس سپہسالار نامدار کے جو اُسکے دربار مین تھے اُس راز سربستہ سے واقف ہو گئے اور فوراً پیش از وقوع اُس مکر وفریب کی اطلاع اُس رستم وقت کو پہنچائی اگرچہ وہ دلاور نامدار بد اندیشی سے وزیر مکار کے اِس واقعہ کے پہلے ہی خبردار ہو چکا تھا تو بھی پختہ کاری کی راہ سے تجاہل عارفانہ کر اُس حال کو سنکر بہت متعجب ہو حیرت کی راہ سے کہا کہ ایسے عاقل و نیک خواہ سے ایسے اندیشے تباہ کہ سزاوار تھے تب اپنے رفیقون اور مشیرون سے مشورہ سے یہ عزم جزم کیا کہ

وزیر خیانت پیشہ کو اوج و زارت اور کامگاری سے حضیض معزولی اور خواری مین ڈالے ؛

بعد چند روز کے وہ سپہسالار واسطے ظہور مین لانے اپنی عزیمت کے ملاقات کے بہانے وزیر کے گھر گیا ایک ٹکڑی کو اپنی سپاہ سے تو اُسکے دروازے پر بٹھا دیا اور تھوڑے سے بہادر سپاہی جو تمام فوج مین دلاوری اور جانبازی مین منتخب تھے ساتھ لیکر وزیر کے مکان مین جا بیٹھے لڑنے بھڑنے اُسکو قید کرلیا اور ایک جماعت کو اپنی سپاہ سے واسطے گھیر لینے راجہ میسور کی دولتسرا کو بھیجا راجہ میسور نے اِس واقعہ سے کچھ تنگدلی اور پریشانی کو اپنی خاطر مین راہ نہ دیا بلکہ نواب حیدر علی خان بہادر کو بُلا کر بہت اِعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سرِ دربار یہہ فرمایا کہ چلن تندوراج کی تھوڑے روزون سے ایسی راہ راست و اعتدال سے منحرف ہوگئی تھی اور کئی کام خلاف مرضی اُسنے ایسے کیئے تھے کہ پیش نہاد میری خاطر حق گزین کے یہی تھا کہ وہ معزول ہو اور اِسے سپہسالار کفایت پیشے کو عہدۂ وزارت سونپا جاوے الحمد للہ کہ اِس مُہم نے بے مداخلت اِس نیازمند درگاہ احدیت کے نیک سرانجام پایا اب کمال خوشی اور رضامندی سے مین چاہتا ہون کہ حکومت کا اختیار اس سپہسالار کارگزار سلیقہ شعار کو سونپون جب نواب حیدر علی خان بہادر نے میسور کے راجہ کو اس واقعہ مین یون ترسان لرزان یا بازبان ملاطفت پرور کو واسطے دلجوئی راجہ کے کھولا اور مراتب محبّت و ہواخواہی کو اپنے اچھی طرح اُسکے ذہن نشین کیا اور کہا کہ اگر وزیر پر تزویر میری جان کا قصد نہ کرتا تو مین ہرگز مصدر اِس شورش اور اُسکی ایذا رسانی کا زنہار نہ ہوتا آخر نواب حیدر علی خان بہادر نے وزیر کو مع اُسکے دونون لڑکون کے قلعہ میسور مین مقیّد

Marfat.com

کر وظیفہ شایستہ اُن کے واسطے مقرّر کردیا چنانچہ وہ بیچارہ تیرہ برس تک بعد مبتلا ہونے اس نکبت اور وبال کے قید حیات مین تھا آخر کو انتقال کیا'

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب حریف کو اپنے جہل خانہ مین بھیجا تمام مناصب جلیلہ پر دولت میسوریہ کے خود متصرّف ہوا سب ملکی اور مالی کام کو اپنی تجویز اور راے سے انجام دینے لگا بعضے زمیندار اور راجاؤن نے جو دارالملک سے مسافت بعیدہ پر تھے اُسکی اطاعت سے سرکشی کی اور اُسکی حکومت اور اقتدار پر معترف نہ ہوئے لیکن اِن سب کی ناخوشی کو وہ کچھ حساب مین نہ لاتا تھا اور اِس نافرمانی کی کچھ وقعت اُسکے نزدیک نہ تھی کیونکہ سے کے مہینے سال ستّر سو ساتھ مین جب موشیر لالی حاکم پانڈیچیری نے اُس نواب صاحب اقتدار سے اس طور پر درخواست کمک کی تھی کہ وہ فوج وظیفہ پرور اپنی مع توپ خانے کے جو تحت حکم اُسکے بھائی میر محمد علی خان کے تھا واسطے مدد فرانسیسون کے بھیج دے اُس نواب عالیقدر نے اپنے دست و بازوے مردانہ پر اعتماد کرکے بہت فوج مدد کو اُسطرف روانہ کر صرف تین سو سوار سے جو ہمیشہ واسطے حفاظت اور حمایت اُس عالی جاہ کے ہمرکاب رہتے تھے بہت دنون تک مقام دریا دولت باغ مین جو تین میل کے فاصلہ پر قلعہ سرینگپٹن سے واقع ہی اقامت کی '

Marfat.com

روانہ کرنا نواب حیدرعلی خان بہادر کا میرمخدوم علی خان کو توپ خانے سمیت واسطے اعانت فرانسیسون کے قلعہ پانتی چیری کی طرف اور تصرّف کرلینا انگریزون کا اُس قلعہ کو اور ناکام مراجعت کرنا مخدوم علی خان کا وہان سے اور اس جہت سے اُسکا پہلے موردِ عتاب نواب بہادر کا ہوجانا اور پھر فرانسیسون اور منصبدارون کی شفاعت سے سرفرازی پانا '

سنہ ۷۰ سو ساتھ عیسوی مین جب نواب حیدر علی خان بہادر سطوت و بیغا گری سے مرہٹون کی اپنی مکنت و اقتدار کی حمایت وحفاظت مین مشغول تھا پانڈے چیری اقامت گاہ جماعت فرانسیسون کی انگریزون کی صولت سے بڑے خطرے مین تھی جب موشیرلالی وہان کے حاکم نے اُس سے کمک طلب کی نواب حیدر علی خان بہادر نے سات ہزار مرد جنگی سوار اور پیادے توپخانے سمیت بسرگردگی میرمخدوم علی خان اُسطرف کو روانہ کیا میرموصوف نے اثنائے راہ مین ایک جمعیّت کو فوج انگریزی کے جو اُسکی فوج کو مدّی کے اُترنے سے مانع ہوئی تھی پسپا دیا اور حوالی پانڈیچیری مین پہنچکر دو مہینے تک وہان اقامت کی اور اس عرصے مین کئی مرتبہ اپنی سپاہ قلعے کے درمیان واسطے حمایت قلعے کے بھیجی اور بارہا موشیرلالی کو تحریض کی کہ قلعے سے نکل میدان مین صف باندھ کر انگریزون سے لڑے لیکن اسکے دل پر ایسا انگریزی فوج کا رعب غالب ہوگیا تھا کہ میرمخدوم علی خان کی تحریض اور اُسکی اپنی سپاہ کی دل دہی اور انگیز نے مطلق فایدہ نہ بخشا آخرکار نامردی وجبن کے باعث وہ بے مضبوط قلعے کو انگریزی فوج کے سردارون کو تسلیم کر وہان سے چلا گیا'

Marfat.com

جب میر مخدوم علی خان نے یہ حال دیکھا لاچار وہان سے پھر کر بنگلور کو گیا اور سب فرانسیسی سواروں کو جو سیوس آلن ھیوکل کے رسالے مین تھے اور تمام اہل حرفہ اور پیشہ وروں کو جو وہان رہتے تھے ہمراہ لے گیا آنا اُس جماعت فرانسیسیہ کا واسطے نواب بہادر کے فوز عظیم تھا جنکے سبب اُسکی فیروزی اور نیک سرانجامی زیادہ ہوئی اِسواسطے کہ اکثر اُن پیشہ وروں سے زرد و جوشن بنانے والے اور لوہار اور صیقل گر و برھی تھے جن کو فرانسیس واسطے توپخانے اور سلاح خانے پانڈیچیری کے بڑی تلاش سے بہت زر خطیر خرچ کرکے لے آئے تھے چونکہ نواب موصوف قوم فرانسیس سے بہت خوش گمان اور اُنکی چالاکی و دلیری کی بہت تعریف کیا کرتا تھا اِسواسطے اُنکے آنے اور داخل ہونے سے اُسکی سپاہ مین بہت شاد ہوا اور زیادہ اِس جہت سے کہ اُن فرانسیسون کے ساتھ ایک جماعت پیشہ وروں کی تھی جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا اگرچہ نواب بہادر آنے سے اُس جماعت فرانسیسون کے بہت خوش ہوا تھا لیکن اس جہت سے کہ میر مخدوم علی خان پانڈیچیری سے ناکام پھر آیا اور کچھ کام نکیا بہت ناخوش ہوا اور خان موصوف کے ساتھ نہایت سرد مہری سے ملاقات کی اور مورد عتاب کرکے یہ کہا کہ کیون کام کو ناتمام چھوڑا اور پانڈیچیری کی کمک سے ہاتھ اُٹھایا اور غایت طیش سے قبل اِسکے کہ اُس سے کچھ جواب سنے اُسکو سپہسالاری کے منصب سے معزول کر سواران سرسری کے جرگے مین داخل کیا اور فرمایا کہ اصلا یہ شخص لیاقت حکومت اور سپہسالاری کی نہین رکھتا ہی جب نواب نامدار نے اپنے برادر نسبتی کے ساتھ یہ سلوک کیا سب لوگ حیران ہو گئے اور جیسے منصبدار اور سپاہی جو پانڈیچیری کی مہم مین میر مخدوم علی خان کے ساتھ

Marfat.com

تھے بہت غمگین و دلگرفتہ ہوے اُن مین سے بہتون نے اور اُن فرانسیسون نے جو تازہ وارد تھے میر مخدوم علی خان کی شفاعت کی چونکہ اس رستم نامدار کا یہ دستور تھا کہ اگرچہ کسی امر ناشایستہ پر کسی سے ناخوش ہو جاتا لیکن انصاف سے ہرگز عدول نکرتا تھا اسی سبب سے جب اُن رفیقون کو تبریہ و اظہار سے قصوری مین خان مذکور کے متّفق پایا میر مخدوم علی خان کی فوج کے سب منصبدارون کو بُلا کر راہ و روش خان موصوف کی اور تمام کیفیت مہم پانڈیچیری کی اچھی طرح اُنسے پوچھی سب نے ایکدل و ایک زبان میر مخدوم علی خان کی پردلی اور عقل کی تعریف کی اور کسی طرح کا قصور اُسکا اُس مہم مین بیان نہ کیا بعد تحقیق ہونے اِس امر کے نواب بہادر نے حکم کیا کہ سواری خاص مع تمام ساز و سامان شوکت اور توزک کے جلد طیّار ہو، حکم پانے ہی جھت پٹ فیلبانے سے ہاتھی ہتھسان زردوزی جھولین پڑی ہوئین جڑاؤ عماریان طلائی ہودے گدیان بانانی مخملی کھنچی ہوئین آکر در دولت خانے پر جھومنے لگین اور اصطبل سے ترکی تازی گھوڑے پوزی پتے دمچی پیچکل جھبے نقرہ طلائی مرصّع کار سے آراستہ جڑاؤ کاٹھی کار چوبی چار جامے کھنچے ہوئے آنے لگے سواردن کے غت کے غت رستون پر آکر کھڑے ہو گئے اور پیادے برقنداز اپنی اپنی وردی رنگ برنگ کی پہنے ساز سنگر آنگائے بندوقین لیے تلوارین برتون مین ڈالے ہوے در دولت سراپر جمع ہوے اور نقیب چوبدار عصے بردار طلائی و گنگا جمنی عصے سونتے ہاتھ مین لیے حاضر الغرض نواب حیدر علی خان بہادر اِس شوکت و توزک سے ساتھ کوکبہ پرشکوہ و شان کے اپنے رفقا و ارکان دولت حمیت میر مخدوم علی خان کے گھر اُسکی ملاقات کو سوار ہوا تھوڑی ہی دور سواری گئی تھی کہ بازار کے درمیان خان موصوف

کو پیادہ جانا دیکھا نظر پڑتے ہی فی الفور نواب قدر شناس ہاتھی سے اُتر خان موصوف کو آغوش شفقت مین لے کئی مرتبہ بدل معانقہ کیا اور یہہ کہکر اُسکی دل جوئی اور اپنی طرف سے معذرت کی کہ تمھارے ہوا خواہونکی تقریر سے اب مجھپر ثابت ہوا کہ عتاب میرا آپ پر بیجا تھا اِس لیئے مین تمھارے بہان معذرت کے لئے چلا تھا اب جو مین نے تم کو رستے پر بازار مین پایا بہت خوش ہوا اِس لئے کہ یہہ اعتذار برسر بازار تمھاری بے قصوری سب لوگون کے نزدیک ظاہر کردیگا تب نواب قدر دان مہربرور نے خان موصوف کو اپنے خاص سواری کے ہاتھی پر سوار کیا اور خود اپنے خاصے گھوڑے پر سوار ہو سب کو کہہ اور تو زک سواری سمیت اُسکے ہاتھی کے آگے آگے جاتا تھا اور سب لوگ اور سپاہ پیچھے چلی آتی تھی نواب نہادر کے اِس رفع ملال اور صفائی سے ساتھہ میر مخدوم علی خان کے سب لوگ نہایت خوش ہوئے ،

اگرچہ اس غضب اور رضامندی سے بہ نسبت میر مخدوم علی خان کے بہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ عادل زمان را دا انصاف و عدل پر چلتا اور ظلم و جور سے اعراض کرتا تھا لیکن حقیقت حال یہہ ہی کہ اسطرح کا خطاب اور عتاب اُسکا مصلحت پر ملک داری اور سپہسالاری کے متضمن تھا اِسواسطے کہ چون دل اُسکا جاہ طلب و اقتدار دوست تھا اور سر کو اُسکے تاج داری اور کشور خدیوی کی آرزو تھی پس بہ عتاب اُسکا بموجب مضمون اِس مصرع کے ،

ای دربتو می گویم دیوار تو ہم بشنو ،

سب منصبداردن کے لیئے ایک تعلیم تھی تاکہ وے سب اِس بات کو خوب یاد رکھین کہ جب اُس نواب ذی اقتدار نے تو تم سے قصور کے مہم شکر

Marfat.com

کشی مین اپنے بھائی کو جو اُسکے نزدیک جان کے مانند عزیز تھا عہدے سے معزول اور موردعتاب کیا اور ایک لمحہ مین کچھ سے کچھ کردیا اور کسیکو ایسے کامون مین کب مزا دینے سے درگذر کریگا ،

لشکرکشی کرنا بسواجی پنڈت سردار مرہٹے کا میسور پر اور راجہ میسور کا اُرخلا ننا پوشیدہ اُسکو واسطے گرفتار کرنے نواب حیدر علی خان کے اور آگاہ ہونا نواب موصوف کا اُس راز مخفی سے اور بچ کے چلا جانا نواب کا میسور سے بنگلور کو ،

جب سنہ دو آتھ عیسوی مین فوج مرہٹون کی بسرگردگی بسواجی پنڈت بجیلہ طلب چہارم حصہ خراج ملک میسور کے جسکا حال اوپر لکھا گیا سرینگپٹن کی سرحدون مین پہنچی میسور کے راجہ نے ایک سفیر رازدان کو مخفی بسواجی پنڈت کے پاس بھیج کر حال اپنی نکبت اور ذلت کا اظہار کیا اور کمال عاجزی سے اُسے درخواست کی کہ وہ اُسے موذی مسلمان زبردست کے پنجے سے حیدر علی خان کی قید سے چھوڑانے مین سعی اور کوشش کرے سپہدار مرہٹے نے بہ سبب تعصب دین وطمع زر اُس امر کو قبول کرلیا اور سب اپنی سپاہ ساتھ لیکر دارالملک سرینگپٹن کی طرف یورش کے قصد پر چلا چونکہ نواب نامدار اُس راز سے آگاہ نہ تھا پہلے مرہٹے کی فوج کے آنے کو واسطے مطالبے چوتھ کے سال گذشتہ کی طرح خیال کیا تھا لیکن کئی ساعت قبل روانگی فوج کے تمام منصوبون پر نواب اور سپہدار مرہٹے کے واقف ہوگیا اور یقین جانا کہ اُن دونون کو میری تباہی منظور ہی وقت کو ضایع نکیا اور فی الفور وہان سے سوار ہوساتھ کئی رفیق بہادر

Marfat.com

چالاک جان نثار کے مخفی بنگلور کی طرف جہان اپنی سپاہ خاص واسطے ضبط وحراست قلعہ کے متعین کر رکھی تھی روانہ ہوا' جب نواب قلعہ سریرنگپٹن سے نکل کر بنگلور کو چلا تب راجہ کے لوگون نے مطّلع ہوکر اُسکی طرف جانے سب خالی گئے اور بہت سے مرہٹون کے سوار ون نے بھی اُسکے پیچھے گھوڑے ڈالے لیکن کوئی اُسکی گرد کو بھی نہ پہنچا اور وہ سپہدار نامدار صحیح وسالم قلعہ بنگلور مین داخل ہوا'

سپاہ بھیجنا راجہ میسور کا بہ سپہسالاری کنارہ راو واسطے محاصرہ بنگلور کے اور ہزیمت پانا اُسکا نواب حیدر ملی خان بہادر کی فوج سے اور آنا نواب بہادر کا سر بر لنگپٹن کو اور قید کرنا راجہ کو اور آپ خود بالاستقلال مسند حکومت پر جلوس کرنا'

جب نواب حیدر علی خان بہادر بنگلور مین پہنچا چھوٹتے ہی ایک قاصد بادرفتار میر مخدوم علی خان کی طرف روانہ کیا اور یہہ فرما بھیجا کہ بہت جلد تمام اُس جمعیّت سوار وپیادہ کے ساتھ کہ سابق فرانسیسون کی کمک کے لیئے باندی چیری کو بھیجی گئی تھی آرکاٹ سے بنگلور مین آکر حاضر ہو اور سب گرھونکے قلعہ دارون کو جو اُسکے حکم مین تھے لکھ بھیجا کہ سب اپنے اپنے محالات اور پرگنون کی حراست اور حفاظت مین بخوبی مشغول ومصروف رہین اور جس قدر سپاہی اور کام کے آدمی وہان کی حاجت سے زیادہ ہون بنگلور کو جلد بھیج دین'

راجہ میسور نے چڑھائی کی فرصت کو نواب بہادر پر جو ایک حریف زبردست لڑائی کی گھاتون سے خوب ماہر تھا قبل اِسکے کہ اُسکی فوج آرکاٹ سے پہنچے غنیمت جانکر جلد جس قدر فوج جمع ہو سکی سپہسالاری مین کنارہ راو کے

Marfat.com

بنگلور کو روانہ کی تاودشتابی سے پہنچکر قلعہ بنگلور کو سخت محاصرہ کرے نواب بہادر نے اِسی عرصے مین پہلے پہنچے فوج دشمن کے ایک اچھی جمعیّت سوار و پیادون کی جمع کر لی تھی اور جب فوج مخالف کی قریب پہنچی اُسکو نہایت ہی محقّر اور ناچیز سمجھ. بمقتضاے تہوّر ذاتی اتنے انتظار کرنے کو کہ فوج مخالف کی آوے اور قلعہ کو محاصرہ کرے نامردی جان مہ سپاہ قلعہ سے باہر نکل آگے برھکر اُنکا مقابلہ کیا. دونون مہابھارت دلین جیسے سانون بھادون کے بادل گھن گھور چار دن طرف سے اُٹھتے ہین ایک دوسرے کی مقابل ہو بن پہلے تو دور سے گولیان اور گولے تگرگ اور اولے کی طرح. دونون طرف سے برسنے لگے گولون کی گرگراہت اور گولیون کی کڑکڑاہت بادل کی گرج اور رعد کی کڑک نہی اور رنجک کا آرنا و مہتابی کا بھکنا برق کی جھلک اور بجلی کی چمک دھان دھان سے توپونکے ہنگامہ محشر کا پیدا رتھا اور دھمک سے اُسکے زلزلۃ الارض آشکار جب دونون فوجین لڑتے لڑتے نزدیک آئین اور نوبت کونہ یراق کی پہنچی تب تو تیغ نیزہ خنجر جمدھر پستول طپنچے چھوری کٹاری بھالے برچھی کی بوچھاڑین چلتی تھین اور لہو کی پھوہارین اُڑتی ایک لمحہ مین خون کی ندیان اور نالے بہنے لگے اور ہاتھی گھوڑے اُونٹ ناد. بحر ونکے مانند اُسمین نظر آنے قتیلون کے سر حباب کے مانند تیرتے پھرتے تھے اور کشتیونکے مانند لاشین موجونکے مارے بہہ کنارے لگتی تھین' آخرکار نواب رستم شوکت اسفندیار صولت نے راجہ میسور کے لشکر کو ہزیمت فاحش دی اور کناری راو سپہسالار کو پکڑ لیا' اِس لڑائی مین معلوم نہین ہونا ہی کہ مرھٹے شریک تھے یا نہین کسی راوی نے کچھ اِس باب مین نہین لکھا' نواب حیدر علی خان بہادر نے مظفّر و منصور سپہسالار امیر بنگلور کو مراجعت فرمائی تھوڑے دنونکے بعد جب

Marfat.com

میر مخدوم علی خان مع فوج وہان پہنچا تب نواب بہادر تمام سپاہ کینہ خواہ کو ساتھ
لے وہان سے کوچ کر سرینگپٹن کو روانہ ہوا اور لڑے مقابلہ اور مزاحمت قلعہ مین
جا راجہ میسور کو حرم سرا مین قید کر لیا اور سپہسالار میسور کو لوہے کے پنجرے
مین مقیّد کیا اور کارگزارون کو اُسکے قلعہ سے باہر نکال تمام مملکت اور اقتدار پر
راجگی کے قابض و متصرّف ہوا یہ واقعہ جلیلہ در سنہ سترہ سو ساٹھ عیسوی ظہور مین آیا
شترانتزاع کرنے انگریزونکے پانڈیچیری کو فرانسیسون کے ہاتھ سے جو سنہ
سترہ سو ساٹھ عیسوی مین واقع ہوا موشیر لالی نے اُسنے مالیکار ناسبرس
کو بسواجی پنڈت سپہسالار مرہٹون کے پاس جو اُن دنون صوبہ کرناٹک
مین تھا بھیج کمک اور مدد مانگی تھی اور واسطے زیادتی شان و شکوہ اُس
سفارت کے تین ہزار سپاہی فرنگی بسرکردگی موشیر آلین، سفیر مذکور کے
ہمراہ کیئے تھے، لیکن چون فرانسیسون کا کام تھوڑے ہی دنون مین بالکل ابتر
اور دفتر اُنکی حکومت کا گاؤخورد ہوا گویائی و زبان آوری نے اُسنف کے کچھ فائدہ
نہ بخشا اور قبل اِسکے کہ موشیر آلین مرہٹون کی لشکر سے مراجعت کرے
اُسکو خبر پہنچی کہ پانڈیچیری کو انگریزون نے لے لیا اِس جہت سے موشیر آلین
اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ سرینگپٹن کو گیا اُسکے پہنچتے ہی نواب بہادر نے
اُن سب کو نوکر رکھ لیا اور بلے لوگ اُس سرکار مین اچھے اچھے کار و خدمت کے
بانی ہوے اور پیادون کو آداب اور قواعد لڑائی کے فوج فرنگ کے طور پر
سکھایا اور توپخانہ کو اپنے دستور پر خوب ہی صاف ستھرا بنایا،

Marfat.com

متوسّل هونا نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان صوبہ دار ملک دکھن کا نواب حیدر علی خان بہادر سے واسطے تسخیر کرنے صوبۂ سرا اور اُسکے قلعہ کے مشروط بچند شرط

جب حکومت میسور کی نواب حیدر علی خان بہادر پر بالاستقلال مسلّم و مقرّر ہوئی اُس عالی حوصلہ نے تمام محالات اور پرگنے میسور کے جو بسبب گوشہ گیری راجہ اور بد دلی و بد تدبیری وزیر نے تدبیر کے تصرّف مین اور حاکمان غالب کے آگئے تھے ہر ایک کے قبضے سے نکال مملکت میسور کے منضاف کیے اور کانو تر و کرپہ و شانو رو غیرہ کو بھی جو افغانان زبردست کے قبضے مین تھے بزور لیکر اپنے ممالک محروسہ مین داخل کیا' اِس لڑائی کی جہت سے کہ نواب بہادر انتزاع کرنے مین اُن تینون ریاستون کے افغانونکے ہاتھ سے جو دربار دہلی و تہوّر تمام ہندوستان مین ضرب المثل ہین اُن پر غالب ہوا اور غاصبون و متمرّدون کو جیسا چاہئے مقہور اور مخذول کر مظفّر و فیروز ہوا اُسکے شیر دلی کا شہرہ اور جرأت و بہادری کا آوازہ تمام ہندوستان مین پھیلا سب امیر و رئیس و سردارون نے دور و نزدیک کے اُسکا لوہا مانا اور اُس سے بیم و امید رکھنے لگے چنانچہ نواب بسالت جنگ برادر نظام علی خان صوبہ دار دکھن نے جو حاکم خطّہ ادھونی کا تھا اور اُن دنون قلعہ صوبہ سرا کے محاصرے مین جو بہت دنون سے قبضے مین مرھٹون کے آگیا تھا مشغول تھا اِس لڑائی کی فتح کو جو پٹھانون سے ہوئی سنکر نواب بہادر سے مدد طلب کی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ جب گیارہ سو چھاسٹھ ہجری مین نواب نظام علی خان نے بعد مار ڈالنے اپنے بھائی نواب صلابت جنگ کے جسنے بعد مارے جانے

Marfat.com

نواب ناصر جنگ ابن نظام الملک مرحوم حاکم دکھن کے افغانون کے ہاتھون
سے چند روز حکومت کی تھی مسند پر جلوس کر ثروت و نعمت کے اسباب
بڑھانے کی لالچ اور دین و مذہب کی غیرت سے یہ ارادہ کیا کہ شہر پونان پر
جو دارالملک پیشوایان قوم مرہٹے کا ہی چڑھائی کر اُسے ناراج کرے اِسی
واسطے جسوقت اُسکو یہ معلوم ہوا کہ بالاجی راو پونان کا حاکم اپنی سب لشکر
صمیت واسطے بندوبست ملک خاندیس کے گیا ہی فرصت کو غنیمت جان
ایک بھاری لشکر لیکر جلد پونان کو جا پہنچا اور بہت مال و اسباب لوٹ
شہر مین آگ لگادی اور بتخانے ہندوون کے جلا کر خاک سیاہ کیئے
اور کوئی امر خواری و بیحرمتی کا باقی نہ رکھا لیکن جب یہ خبر وحشت اثر بالاجی
راو پیشوا نے سنی ایلغار کے طور پر ساتھ بڑی جمعیت سپاہ کینہ خواہ کے
مرگ ناگہانی کے مانند عین غفلت مین لشکر پر نظام علی خان کے ہمنا باد کے متصل
آکر اُسکی فوج کو فرصت ہتھیار اُٹھانے کی نہ دی اکثر سردارون کو نواب
نظام علی خان کی فوج کے مار ڈالا اور کتنون کو پکڑ لیا نواب نظام علی خان
جان کے خوف سے تمام ساز و سامان حشمت و جاہ اور خیمہ و خرگاہ چھوڑ پہلے
تو ایک قلعہ مین جو وہان سے قریب تھا جا کر پناہ لی اور آخرکو اسّی لاکھ روپی نقد
سربہا بھیج کر اپنے تئین بچایا اور اُس زر نقد کے سوا صوبۂ برہان پور و دولت آباد
و احمد نگر اور صوبۂ برار کو کارگزاران دولت پیشوا کے تصرّف مین چھوڑا
اُسی عہد سے بے صوبے قبضے تصرّف مین پیشوا کے تھے اُن دنون بالاجی راو
پیشوا کا اقتدار اُس مرتبہ کو پہنچا تھا کہ کسیکو امیران ہندوستان سے کچھ چیز
نہ سمجھتا بلکہ کسی کو عالم مین موجود نہ جانتا تھا چنانچہ بعد تھوڑے روز کے اپنے
بیٹے نیواس راو کو سداشیو پنڈت (عرف بھاؤ) کے ساتھ تین لاکھ سوار کی

Marfat.com

جمعیّت اور بہت خزانے اور بھاری توپ خانے سے واسطے تسخیر کرنے
دار الخلافت شاہ جہان آباد اور اُسکے قرب جوار کے ملکون کو مامور کیا چنانچہ
بسواس راؤ اور سداشیو نے نواح دار الخلافت مین پہنچ کر لوٹ مار شروع کی اور
تمام سرزمین دلّی اور لاہور کو گھوڑیون کی تاپ سے کھود ڈالا اُنھونکا تسلّط اُس
نواح مین اِسی طرح رہا یہان تک کہ احمد شاہ دُرّانی افغانستان کا حاکم ایک لشکر
خون خوار لیکر کابل سے ہندوستان کو متوجّہ ہوا اور پانی پت مین افغانون کی
سپاہ اور مرہٹون کے سواردن کا مقابلہ ہوا جب ساٹھ ہزار نفر مرہٹون کی فوج سے
سوا بسواس راؤ مارے گئے باقی فوج مرہٹونکی پٹھانون کی لڑائی کی تاب نہ لا
کھونگھٹ کھا تمام ناز سامان و مال اسباب مخالف مظفّر کے ہاتھ مین چھوڑ
بھاگ گئی جب یہ خبر نکبت اثر بالاجی راؤ پیشوا کو پہنچی سراسیمگی اور
وحشت کے سبب مجنون ہو گیا اور اُسی تاریخ سے پونان کی دولت مین اختلال
اور بالاجی راؤ کی مکنت و اقتدار مین زوال آیا زمانے کی ہوا اور دنیا کا
رنگ دیکھ نواب بسالت جنگ برادرِ نظام علی خان حاکم گنتی افغانان کرپہ
کو ہمراہ لے بھاری لشکر حمیت ہمکوتہ کی تسخیر کو متوجّہ ہوا اور اُسکے قلعہ
کو محاصرہ کیا ولیکن چونکہ بسالت جنگ خود لڑائی کے طریقے اور قلعہ کشائی
کی ڈھب سے محض ناآشنا تھا اور سپاہ اُسکی سایہ پرور اور کمند
مربت نام جو قلعہ دار تھا سپاہیگری کے فنون مین خوب ماہر تھا اِس واسطے
باہر کی فوج کے مدافعہ مین ایسی سعی و کوشش کی کہ نزدیک تھا کہ نواب
بسالت جنگ کمال بدنامی و رسوائی کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہو
اِسی مابین مین بسالت جنگ نے اپنے بعضے مشیرون اور صلاح کارون کے
مشورے سے ایک نامہ محبّت ختامہ نواب حیدر علی خان بہادر کو کہ اُن دنون

Marfat.com

آوازہ اُسکی سپاہی گری اور شیر زوری و دشمن شکنی و قلعہ گیری کا جہان مین مشہور ہو گیا تھا لکھا اور اُسنے مدد چاہی نواب بہادر نے جو ملک گیری و ملک داری مین یگانۂ روزگار و برتر انجنہ کار تھا قبل اعانت و امداد نواب کے سے شرطین اُسکے ساتھ استوار کرلین کہ یورش کے وقت و درستم زمان اپنی لشکر اور توپ خانہ سمیت ہمراہ لشکر نواب موصوف قلعہ محصور کی تسخیر و فتح مین مشغول ہوگا اور جب قلعہ فتح ہو چکے تب جو فریق فریقین سے جس جانب پر قلعہ سے حملہ کیا ہو وہی اُس جانب کا مالک و متصرّف ہوگا اور تمام توپخانہ اور ذخیرہ و ساز و سامان جنگی اور ہر طرح کا مال و متاع جو فوج حیدری کے ہاتھ مین آئیگا سب کا سب ملکِ نواب بسالت جنگ کا ہوگا اور وہ درستم زمان اِس جد و جہد کی عوض قلعہ ھسکوٹہ اور پرگنون کو اُسکے تصرّف مین اپنے لائیگا آخرکو نواب بہادر کو قواعد لڑائی اور اصول سے قلعہ کشائی کے خوب واقف تھا اور جنگ کی صعوبات و سختیونکا بڑا متحمّل ساتھ اپنی لشکر ظفرپیکر اور توپ خانہ آتشبار کے جسکے گولندا ز سب فرانسیس تھے باتّفاق فوج نواب بسالت جنگ مہم مین قلعہ کشائی کے مشغول ہوا اور تھوڑے ہی عرصے مین سُرنگین کھود بارود سے بھردو برج اور تھوڑی سی دیوار قلعہ کی اوڑادی قلعہ والون نے جب یہ حال دیکھا مضطر ہو فوراً قلعہ کو خالی کر دیا اور اپنی جان سلامت بچا وہانسے بھاگ نکلے ' نواب بسالت جنگ کو نواب حیدر علی خان بہادر بعد اُس فتح کے بلقب تاجر یاد کرتا تھا کیونکہ اُسنے اسباب و آلات جنگی سب جو اُس قلعہ سے اُسکے ہاتھ لگے تھے نواب بہادر کے ہاتھ زر نقد پر بیچ ڈالے تھے ' خیر اب نواب بسالت جنگ نے حیدر علی خان کے ساتھ یہ عہد کیا کہ تمام عمر اُسکی دوستی کی راہ سے سر مو تجاوز

Marfat.com

نہ کریگا اور وہ اپنی عرضداشت کے وسیلے سے بنائے دوستی واتّفاق اور یک جہتی اور وفاق کی درمیان اُس رستم ثانی اور پادشاہ دہلی کے قایم کریگا، چنانچہ بعد گذرنے چند روز کے محمد شاہ بادشاہ دہلی کا سفیر صحہ اتحاد نامہ آیا اور سپر اور شمشیر مرصّع کلغی اور پالکی جھالر دار و چتر جواہر نگار اور ماہی مراتب اور نقّارہ و نشان و انواع واقسام کے ہدیے اور نادر چیزین اُس سکندر بخت کے واسطے لایا، آوازہ اُن فتوحات تازہ اور بلند نامی نے اندازہ کا تمام ہندوستان اور عرب و عجم مین پہنچا، اور اُس رستم شوکت نے بعد تسخیر کرنے قلعہ ہنکوٹہ کے مرہٹون سے لڑبھڑ کر قلعہ مرگسرا اور گھیری کو جو صوبہ سرا کے برے پرگنون سے اُنکے قبضے مین تھے بزور چھین لیا اور آبسنگر کے خطّے کو جسے باسا بھی کہتے ہین اپنے تصرّف مین کر لیا،

استغاثہ کرنا مہابُدّھی کا جو بیت رسنبھور راجہ بدنور لاولد مرگیا اُسنے مرنے کے پہلے موافق کیش ہندوون کے مہابُدّھی نام ایک برہمن بچے کو اپنی فرزندی مین لیا اور متبنّا کیا تھا لیکن راجہ متوفّا کی بیوہ خود تمام امور ریاست پر متصرّف ہو راج کی گدّی پر بیٹھی اور مہابُدّھی کو مطلق دخل نہ دیا،

چونکہ کنرہ مضافات صوبہ سرا سے تھا اِسواسطے مہابُدّھی نے استغاثہ حق تلفی کا

Marfat.com

نواب بہادر کے پاس جو حاکم اُس صوبے کا تھا کیا اور اُسے مدد شاہی تا وہ رانی کو سند پر سے اُٹھا اُسکو بٹھاوے' اور صورت حال مہابدھی کے آنے کی حضور مین نواب بہادر کے یون ہی کہ جب نواب حیدر علی خان بہادر بالاپور کے سفر سے فراغت پاکر شہر سرا کو آیا مرہٹے کے سردار نے جو وہان کا قلعدار تھا نواب سے کچھ جنگ نکی اور قلعہ کو تسلیم کیا نواب موصوف نے اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھایا اور آپ بعد چند روز اقامت کے وہان سے کوچ کرکے سرگ کو آیا اور اُس قلعہ کو بھی فتح کر شہر بدنور کو روانہ ہونے کا قصد رکھتا تھا کہ اتنے مین ایک ہرکارے نے نواب کے حضور مین آکر عرض کیا کہ بدنور کا احوال تجھے خوب معلوم ہی نواب نے فرمایا بیان کر ہرکارے نے کہا مین بدنور کے راجہ کا رشتہ دار ہون راجہ تو مرگیا اب اُسکی رانی راج کرتی ہی کیونکہ اس راجہ کا کوئی فرزند نہین اور رانی جوان ہی راجہ کے دیوان سے مختلط ہی اور عیش وعشرت مین ملک کا بندوبست چھوڑ دیا ہی ملک سے خراج وباج آنا موقوف ہوگیا فوج کے طلب چڑھ گئی غرض حال ریاست کا تمام برہم وابتر ہوگیا ہی مین نے اُس نے حیا رانی کو بہت نصیحت کی باتین کہین کہ آپسی غفلت اہل دولت کو مطلق مناسب نہین اگر یہ کیفیت دوسرے ملک کے حاکم سُنین تو ہمارے ملک پر چڑھ آوینگے ہمارا ملک ہاتھ سے جاتا رہیگا ملک کا بندوبست کرنا ضرور ہی غرض مین نے ایسی ایسی نصیحت کی بہت باتین رانی کو کہین پر اُسنے اپنے بیوقوفی سے یہ سمجھا کہ میرا بھید اِسپر کھلا اب اِسکو کسی طرح سے مار ڈالنا چاہیئے نہین تو وہ مجھے مار ڈالیگا الغرض ایک رات دو چار آدمی کو فرمایا کہ اِس چھوکرے کی گردن مروڑ کر قلعہ کے باہر جوگی کے مٹھ مین دفن کردو اُن آدمیون نے نیند مین میری گردن مروڑی لیکن خوب نہین مروڑی

Marfat.com

مین تو اُس درد سے نے تاب ہو گیا تھا پر اپنی چترائی سے کچھ دم نہ مارا اُنھون نے سمجھا کہ مین مرگیا تب ایک کمّل مین مجھے گٹھڑی باندھ کر اُس جوگی کے مٹھ کو لیجا جلدی جلدی میرے تئین مدفون کر کے چلے گئے جب مجھپر اُس مٹی کا بوجھ بہت معلوم ہوا اس قبر مین مین آہستہ آہستہ کراھنے لگا چونکہ جوگی نے یہہ میری حالت تمام اپنے آنکھون سے خوب دیکھی تھی میرے کراھنے کی آواز سنکر نزدیک آیا اور اپنے مٹھ سے پھاؤڑا لا مجھے اس قبر سے نکال کر اپنے گھر لیگیا چراغ کی روشنی مین میرا منہ دیکھ پہچانا اور اُسی وقت گرم پانی کروا کر میری گردن خوب سینکا اور ایک کوٹھری مین مُہیا یا جب صبح ہوئی مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہو بھائی تم پر کیا حالت گذری مین نے اُس بے تابی مین اُس سے کہا ابھی میری خوب حفاظت کرو جب مجھے بات کرنے کی طاقت ہو گی تو تمام کیفیت تم سے ظاہر کرونگا جب جوگی نے یہہ بات سنی اپنی چیلے سے فرمایا کہ اِسکی گردن تیل سے خوب مالش کر چند روز مین میری گردن درست ہوئی اور بدن مین طاقت آئی تب مین نے اپنا احوال تمام اُس جوگی کو کہہ سُنایا جوگی یہہ تمام ماجرا سن کہنے لگا کہ اب تیرا یہان رہنا مصلحت نہین چنانچہ اُسنے میرا بھیس بدل کر چور راستے سے مجھے روانہ کیا اور آپ بھی تھوڑی دور میرے ساتھ آیا اور کچھ خرچ راہ مجھے دیکر آپ وہان سے پھر گیا مین اُس سے رخصت ہو تمام روز جنگل مین سو رہا جب رات ہوئی خدا کو یاد کر جوگی کے اِحسان کا شکر کرتا ہوا چلا اِسی طرح سے کئی روز و شب کے بعد آپ کے حضور مین آپہنچا ہون "

نواب حیدر علی خان بہادر نے جوابسے امور کو غنیمت و فتوحات غیبی سمجھتا تھا رانی کو طلب کیا چون رانی زنانے برقع مین دل مردانہ و ہمت بہادرانہ رکھتی تھی اور ازجہت آب رسیدہ ہونے دولت دہلی کے مدّت سے کسی کے حکم احکام

Marfat.com

کو نہین مانتی تھی نواب عالیجاہ کے ایلچی کو یہہ کہا کہ مین اپنے ملک کی خود مالک و حاکم ہون کسی کو میرے اوپر حکم رانی نہین پہنچتی، جب خبر عدول حکمی اور سرکشی رانی کی نواب بہادر نے سُنی ارادہ تسخیر کا اُس ملک کے مصمّم کیا ولیکن چونکہ راہ دشوار گذار اور زمین وہان کی کوہستانی و ناہموار ہی سدّ راہ لشکر کی ہوئی، اب جانا چاہیئے کہ بدنور دارالحکومت ملک کنرہ کا ہندوستان کے ایک مشہور شہرون سے ہی اور اُس زمانے مین پچاس ہزار آدمی اُس شہر مین رہتے تھے، اگرچہ سکونت اِس قدر قلیل لوگونکی اُس شہر کی وسعت اور فراخی کے لحاظ سے جسکا دورہ تین فرسنگ سے زیادہ ہی کچھ مناسبت نہین رکھتی ولیکن اگر اُس شہر کی آبادی کے خصوصیات کو دیکھیئے تو بیان مین شہر کی فراخی و وسعت کے مبالغہ نہین معلوم ہوتا کیونکہ اِس شہر کے کوچے اکثر دو فرسنگ تک سیدھے چلے جاتے ہین اور اکثر محلّون مین اشراف و ارکان دولت کنرہ کے رہتے ہین جنکے گھرون کے درمیان ایسے ایسے وسیع باغ ہین جس مین تالاب وحوض واقع ہین اور انواع اقسام کے درخت بلند جنکا سایہ شاہراہ پر پڑتا ہی لگے ہوئے ہین اور شہر مین کوچونکے دونون طرف نہرین میٹھے اور صاف پانی کی ایسی روان جنکے دیکھنے سے آنکھونکو نور اور دلکو سرور حاصل ہو اور سارے کوچون مین فرش سنگین یا صرف سنگریزونکا ہی،

یہ سہاونا شہر ایک ایسے پہاڑ کے متصل واقع ہی جسکی چوٹی پر ایک قلعہ نہایت مضبوط اور مستحکم بنا ہوا ہی اور بعد اُسکے کہ وہ قلعہ تصرّف مین اولیاے دولت حیدریہ کے آیا اُسکی مضبوطی و اُستواری مین زیادہ تر اہتمام کیا گیا عرصہ قلعہ کا پانچ یا چھ فرسنگ ہی اور گرد اُسکے پہاڑ اور جنگل گھنا،

Marfat.com

جو ہر طرف بیس فرسنگ سے زیادہ طول و عرض مین ہی اس طرح پر کہ گذرنا اُسمین بیگانی فوج کو سوا ایک راہ تنگ کے جس مین تھوڑے تھوڑے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے قلعہ راہ کی محافظت کو غنیم کی فوج سے واقع اور اِس طرح کی بہادر بان ٹیلے ہر قدم پر بیگانی لشکر کو سدّ راہ اور مانع ہین کہ تھوڑی سی فوج اِس راہ تنگ مین مخالف کی فوج کثیر کو روک سکتی ہی سوا اِس راہ تنگ کے اور کوئی جگہ قابل ٹھہرنے اور مقام کرنے کے نہین اور اُسکے ساتھ اُس ملک کے رہنے والون کے حملون سے ایمنی میسّر نہین کیونکہ وے وہان کے تنگ رستون اور پگ ڈنڈیون سے خوب واقف ہین ہر دم دشمن پر اپنے کمین کرسکتے ہین اور جنگل مین ایسی گھنی جھاڑیان ہین کہ کاٹنا اُنکا دشوار ہی اور جلا دینا مشکل شیر چیتے ریچھ ہاتھی گینڈے بندر سانپ اژدہے اور سب طرح کے حشرات الارض زہردار وغیرہ اِس جنگل مین رہتے ہین'

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب اُس ملک کی تسخیر کا ارادہ کیا ہزار سوار جرّار اور ایک جمعیّت پیادون کے ساتھ جو جنگل پہاڑون کو بخوبی طی کرسکین مہابدّھی کو ہمراہ لے آبسنگر سے بدنور کی طرف جلد کوچ کیا چونکہ مہابدّھی جوراجہ متوفّا کا متبنّا تھا اور سب لوگ وہان کے اسکو اپنا امیر سمجھتے اور اُس سے محبّت رکھتے تھے ہم رکاب و راہبر تھا کوئی اُس سکندر جاہ کو روک نہ سکا اور کسی نے رانی کی طرف سے تعرّض نہ کیا' قبل اُسکے کہ رانی کو خبر اِس کوچ کی پہنچی لشکر ظفر پیکر سوادبدنور مین جا پہنچا اِس لشکر کشی مین سپاہ کے اذوقہ کے لئے صرف بہت سے بیل چاول سے بھرے ہوے لشکر کے ساتھ تھے حیدری سواردن نے جو ہر طرح کی لڑائی دیکھے ہوے تھے گھوڑے پھیر پھار کر اپنی ہیبت بدنوریون کے دل مین جنھون نے اِس طرح کی سپاہ کدھو

Marfat.com

نہ بکھی نہی قایم کی ' مشاہدے سے ورزش و قواعد فوج حیدری کے اور ساتھ ہونے سے مہابھی کے نواب بہادر ہرجگہ مقبول خلایق ہوا بلکہ اُس ملک کے سب لوگ اُسکو قطب محافظ اس ملک کا سمجھکر نہایت احترام و تعظیم کے ساتھ پیش آئے '

جب فوج حیدری بہ نور کے سوادمین پہنچی ایک جمعیت شایستہ سوار پیادون کی لے کر رانی واسطے مدافعہ و مقابلہ کے پیش آئی حیدری سواردن نے گھوڑونکو اُٹھا آگے برھکر مقابلہ کیا دونون لشکر مین بازار مقاتلہ کا گرم ہوا اور ہنگامہ محشر برپا آخرکار رانی کی فوج مقابلے مین حیدری سواروںکے نہ ٹھہرسکی ایک مرتبہ سب کے پانو اُکھڑ گئے جب فوج رانی کی منتشر ہوگئی رانی نے اِتنی فرصت پاکی کہ بھاگ کر کسی مامن مین جا چھپے عین حالت اضطرار و فرار مین سپاہ مظفر کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر حضور مین لائی گئی ' اور دوسری روایت یہہی کہ رانی پہلے ہی فوج حیدری کے مقابلے کی تاب نلا کر قلعہ مین چھپی تھی چنانچہ فوج حیدری نے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور رانی ستائیس روز تک محاصرے کی سختیان اُٹھا آخرکار مضطر ہو سر جھکا راجگی کی سند سے ہاتھ اُٹھایا تب مہابھی فارغ البال مسند حکومت پر بیٹھا لیکن چون اُسنے بعد جلوس مسند کے رانی کی مدمشورت بسمع رضا سُنی آخرکار مسند امیری سے محبس اسیری مین گرفتار ہوا تفصیل اِس اجمال کی یہہی کہ رانی کے لڑنے سے پہلے مہابھی نے نواب بہادر سے یہہ عہد و پیمان کیا تھا کہ وہ اِس امداد و اعانت کے عوض مین بندر منگلور کو اُس خطے سمیت راج کے جو مملکت میسور کے متصل ہی کارگزاران دولت حیدری کے قبضے مین چھوڑ دیگا ' جب نواب نے مہابھی کو گدی پر راج کی بیٹھایا اور کچھ فوج اپنی بہ نور کے سوادمین چھوڑ باقی کو ساتھ لے بہ دولت و اقبال منگلور

Marfat.com

کے تصرّف اور نظم و نسق کے لیئے روانہ ہوا' رانی تو اس واقعہ سے خستہ خاطر ہو ہی رہی تھی اور اِسی فکر مین غلطان پیچان رہتی تھی کہ اپنے حریف غالب کے ساتھ جسنے اُس سے حکومت چھین کر دوسرے کو دی کیا کرے اور کیونکر اُس سے اپنا بدلا لے جب کچھ بات اور نہ بنی تب آخر لاچار ہو سمابدّھی کے ساتھ آشنائی کی اور استحقاق راجگی کو اُسکے قبول کیا اور اپنے تئین اُسکا خیر خواہ ظاہر کرتی منتھی باتین خوشامد آمیز اُسے کہتے کہتے ایکدن دل سوزی کے رنگ مین اُسے یون ملامت کرنے لگی کہ تو نے بہ سبب ناتجربہ کاری مغرسن کے کچھ عاقبت اندیشی نکر صرف راجگی کے خشک نام پر قناعت کی اور اپنا اختیار و اقتدار بالکل ایک ایسے مسلمان سفاک و بے رحم کے حوالہ کیا جو یقین قوی ہی کہ تجھے اور تیرے ہی دنون مین تجھسے سب راج چھین کر اپنے تصرّف مین لائیگا جب رانی نے فریب کی راہ سے اُسکے یون خاطرنشین کیا وہ سادہ دل اُسکی مکر آمیز باتون کو دریافت نکر سکا اور یکبارگی سب عہد و پیمان کو جو نواب بہادر کے ساتھ کیا تھا تو رانی کے منصوبے کو جیسے اُسنے اُس سکندر طالع کی بہ اندیشی مین ٹھہرایا تھا پسند کیا'

چونکہ نواب بہادر نے شہر بندور مین راجہ کنڑہ کی دولت سرا مین اقامت کی تھی اِس لیئے رانی کو یہہ یقین ہوا کہ جب وہ رستم دولت منگلور سے پھریگا' غالب ہی کہ اُسی دولت سرا مین پھر مقیم ہوگا اور رانی کو یہہ معلوم تھا کہ دولت سرا سے بڑے بت خانہ تک ایک راہ مخفی ہی جس سے اور کوئی واقف نہین اِسلیئے یہہ منصوبہ باندھا کہ بنیاد اور زمین سے اس دولت سرا کے خشت اور سنگ نکال باروت بھروا دے اور جب وہ نامدار منگلور سے پھرے اور رات کو اپنے رفقا اور منصبداروں کے ساتھہ خاصہ کھانے مین مشغول ہو اُس مکان کو

Marfat.com

اور آوے اور اُسی وقت ریاست کنر ۔ ہ کی فوج کو مہابُدّھی لے کر موقع پر پہنچے فوج حیدری کو قتل کرے اِس منصوبے کے ظہور مین آنے کا سارا سامان مُہیّا اور تدبیر سب ہو چکی تھی کیونکہ اُس برہمن نے جو رانی کا آشنا تھا اُس بت خانے کے سب برہمنون کو موافق کر لیا تھا اور وے اُسکے ہوا خواہ ہو گئے تھے لیکن جب نواب نامدار نے منگلور سے معاودت کی اور وہ وقت صعود قریب آیا اتفاقاً ایک برہمن نے اُس نواح کے برہمنون سے جو آشنائی سے برہمن زانی اور رانی زانیہ کے واقف اور اِس امر سے تمام نفرت رکھتا تھا کسی حیلہ سے اپنے تئین اُس مجلس مین جہان نواب نامدار مع امرا و ارکان دولت جلوس فرما تھا پہنچایا اور اِس سکنہ وطالع کو تمام راز اور منصوبے پر رانی کے آگاہ کیا حاضرین مجلس تو سنتے ہی حیرت مین آگئے پر نواب حیدر دل نے اصلا مضطر نہو اُس حال کے تحقیقات کو حکم فرمایا اور جب ثابت ہو گیا رانی کو مع اُسکے آشنا برہمن اور بہت آدمیون سمیت جو اُس منصوبے مین رانی کے محرم اور مشیر کار تھے قتل کیا اور مہابُدّھی کو گرفتار کر قلعہ گھیری مین بھیج دیا اور وہ سب ملک تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کی آگیا'

کتاب فتوحات برطنیہ مین جو بنام جارجنامہ مشہور ہی حکایت پیشرفتہ اسطرح پر لکھی گئی ہی '

مثنوي

شگفتی ز کردار حیدر شنو نوای نو آئین دیگر شنو
چو آورد بوم سر ارا بدست سر سرکشان کردہ یکبار پست

Marfat.com

ز دان بود اختر به بهروزیش فزایش همین داد در روزیش
کنارا که بد کشوری بس بزرگ نشیمنگه را جگان سترگ
ز بس خوبی خاک آن پاک بوم شدی آشکار انگبین از زقوم
درختش همه صندل و ساج وعود کشیده همه سر به برخ کبود
پر از میخک و فلفل و جوز و هیل همه بیشه و دشت و راغ و سبیل
در انجا یکی رای به کد خدای چو زین خاکدان شد بدیگر سرای
بجایش یکی خورد کودک گذاشت بجز وی دگر جانشینی نداشت
پسر نارسیده بد و زانش نام گرفته بکف کارها را زمام
چو مردان بپاداشت کار جهان به هر شهر و جا داشت کارآگهان
ز کشور نماندیش پوشیده راز چه از راه کوته چه راه دراز
سپه را به آئین نگه داشتی ره و رسم شایسته نگذاشتی
کشاورز و بازارگان سر بسر ز هرگونه گون مردم پیشه ور
گرفته همه را بزیر پناه به نیکی نمود و به هر کس نگاه
چو رایان و فرماندهان سترگ جهان را ندانا گشت خوردش بزرگ
رسیده چو شد کودک نارسید دلش مهر پیوند شاهی گزید
نشستن بجای پدر کرد رای زمادر نشد آرزویش روای
پدر چون شود خاک در قعر گور کم از خاک گردد پدر مرده پور
به خردی نمیراد کس را پدر کشاورز باشد اگر تاجور
چوزن از زنی سر بشاهی کشید بجز خود سر اوار شاهی ندید
بشاهی دلش چون شد شیفته جوان را بایمد بفریفته
به امروز و فردا گشادی زبان زبانش نبود آشنا با دروان

Marfat.com

سخن بود زو راستی ناپدید زمادر چو فرزند شد ناامید
بیازرد از نام و پژمرده روی زحیدر ازان درد شد چاره جوی
بگفت ار بردی به بندی کمر مرا بر نشانی به جای پدر
زماهی به سر فرازی سرم کشاده کنی دست بر کشورم
سپاس ترا پاس دارم بجان بگنج پدر آنچه باشد نهان
سپارم فراوان ازان خواسته بگو هر همه چیز آراسته
بهر کرده از کشورم منگلور به بخشم نباشم زفرمانت دور
تو باشی بر آن مرز و بر مرزبان چنان چون بود تن بفرمان جان
مر آن شهر باشد بفرمان تو کسی سر نه پیچد زپیمان تو
چو بشنید حیدر سپه بر نشاند به سوے کناره به تندی براند
به نزدیک آمد چو از دور راه زن رایے آمد برون با سپاه
دو لشکر چپ و راست بر زده زمین گل شد از خون هر دو مرده
پس از آنکه بسیار پیکار شد زن از بخت واژون گرفتار شد
نه تابید با شیر نر ماده شیر بیفتاد در چنگ حیدر اسیر
برخویشتن خواندش آن سرفراز نه کرده به بد دست بردی دراز
پسر را بیاورد نزدیک بام سوے آشتی نیز بسپرد گام
دل هر دو از کینه پرداخته دو سینه زکینه تهی ساخته
دو ناساز گر را بهم سازگار نمود و ز دو و از رو انها غبار
دل بام خوشنود شد از پسر به آئین بدو داد جائے پدر
نشیمن شد ش جایگاه مهی کشاده دو دستش زفرمانده ہی
ز بازوی حیدر رسید او بکام همش مهربان گشت آشفته بام

Marfat.com

چو شد رای زاده برائی بلند به عهد و به پیمان شده کار بند
بجا آورده همه سر بسر نکرد ایچ از گفتهٔ خود گذر
وفایش خوانده جفا کرده دور سپردش دژ و بارهٔ منگلور
جدا گشته زو حیدر نام جوی بدان سوی با لشکر آورده روی
که آن جایگه را بگیرد بدست بدانسان که شاید دهد بند و بست
نشانه ز خود مرزبان جا بجا گمارد ز نزدیک خود پیشوا
چو شد حیدر از زادهٔ رای دور برغمش سخن رانه مادر پسور
چه گفتش بگفته که ای پور خام ندانسته از سروری جز کنام
نبایست با او ترا گشت دوست ترا در جهان بدترین دشمن اوست
بد آید به انجام ز بن کار کرد به پیشش آید رنج و تیمار و درد
بود او مسلمان و بیگانه دین به بیگانه دینان بود پر زکین
مسلمان اگرچون فرشته بخوست چو ابنگری بدتر از دیو اوست
بود نیک شان بدزبد شان سخن سراید اگر کس نیاید به بن
بگیرد همه کشورت را بدست بکیش نیاگانت آرد شکست
شود زو تبه کشور و دین ما برافتد از و نام و آئین ما
دلیری که همتای او اژدها نباشد از و چون شوی تو رها
اگر تو بگردون برآئی بلند کشد بر زمینت به خم کمند
شوی گر بدریا ز بیمش نهان چو ماهی بشست آردت بیگمان
چو او باز گردد بدین جایگاه ورا ساخت باید نهانی تباه
برآورد باید ز جانش دمار بدستان و نیرنگ نے آشکار
تنش چون شود از روانش تهی بماند بتو فرّ فرماندهی

Marfat.com

وگرنه تو مرخویش را مرده گیر سر و تن به خون اندر آورده گیر
جوان چون زمادر شنید این سخن فرو شد به اندیشه سر تا به بن ،
به گفتار مادر نهاده دو گوش سپرده روان ودل وجان وهوش
گذشته ز رسم و ره راستان به کردار بد گشت هم داستان
به پاداش نیکی چو شد بد سگال بزدان بسر برد بسیار سال
سگالید باهم دگرگام و پور که چون دارد سد حیدر از منگلور
بکاخی بیاورد او را فرود گشته نهان کاخ را تار و پود
فرود آوریم آن سر ابر سرش بخاک اندر آید سر و افسرش
سگالش به بین گونه آمد بجای میان زن و پور ناپخته رای
کنون حال زن بشنوای نیک خوی که چون بود کارش پس از مرگ شوی
چو جوینده کام بود و هوا چنان چون بود راه ناپارسا
گزیده به کاشش یکی برهمن ازو شاد زان سانکه از بت شمن
ورا خوانه نزدیکش آن چاره گر بگفت آنچه بودش بدل سر بسر
برهمن پرستار بت خانه بود به نزدش یکی خانه شاهانه بود
فراوان به آذین بیاراسته به ریبت چو فردوس پیراسته
پی حیدر آن خانه کرده پسند که بر جانش آرد به انجا گزند
بگفتش زبت خانه تا آن سرا نماید زمین را تهی جا به جا
کشاید بزیر زمین ره فراخ رساند سر نقب تا زیر کاخ
بدانسان که فرمود آن شوم زن به انجام آورد آن برهمن
چو حیدر به پرداخت از منگلور بیامد بجائیکه بد نام و پور
پذیره شد پور و نام و سپاه دران کاخش آورد از گرد راه

Marfat.com

بپیوست با او ز هرگون سخن همی جست هنگام آن خیره زن
که ایوان ز مردم چو ماند تهی سخن در فرود آرد از ابلهی
کسی را که ایزد بدارد نگاه نگردد ز دستان دشمن تباه
به فرمان دارندهٔ جان و تن بکاخ اندر آمد یکی برهمن
نشسته دران جای بد رای نو همان مادر کشور آرای نو
جز ایشان سران سپه سربسر نشسته یکی ایستاده دگر
به حیدر سخن گفتن آغاز کرد سر راز پوشیده را باز کرد
نهان بنجه افگند بر روی کار برو نقب پنهان نمود آشکار
شنید و روانش برآشفت سخت بران مادر و پور گم کرد بخت
کسانیکه بودند انباز کار به فرمود بستند و کشتند زار
بهمان دم زن و رازداران او دران کار انباز و یاران او
به دژخیم فرمود کز تیغ تیز برانگیزد از جان شان رستخیز
ببستند بندگران پای راے فرستاد در شهر دیوم سراے
برو کرده زندان یکی از حصار نشانده پاسش بسی استوار
سوی رانه بد نورشد با سپاه که آن شهر بد راے را تخت گاه
شد آن شهر و کشور مرو را رهی فرومند را شد فزون فرّهی
بدست آمدش خواسته بیشمار ز رایان و نام آوران یادگار
که آنرا کران و کناره نه بود شمردی اگر کس شماره نه بود
ز در و سیم آموده انبارها ز هرگون گهر بود خروارها
طرایف ز هرگون به انبوه بود نفایس بسے تودهٔ چون کوه بود
نگاورهیونان و پیلان سست ز روگونه هر آموده جای نشست

Marfat.com

چو الماس شمشیر زرین نیام ززرین و سیمین رکیب و ستام
زدرع و زخنجر زخفتان و خود بہ کس ہیچ اندازہ پیدا نہ بود
زبسیار کس گنج اندوختہ بہ اندوختن در جگر سوختہ
چو فرخندہ بد روز فیروز مرد بدستش بیفتاد بے رنج و درد
ازان کشور و گنج وآن خواستہ فراوان بشد کارش آراستہ
زگردون ورا بود چون یاوری رسانده بہ شاہان سر ہمسری
مہان جہان زو گرفتہ شمار زنا شش ہراسان بسے نامدار
چوزان بوم آمد بدستش زمام بگردانده ازرانہ بہ نو رنام
بہ فرمود نامردمان سر بسر . مرآن شہر خواندند حیدر نگر

حاصل کلام یہ ہی کہ رانی کے مکر و فریب کا ظاہر ہو جانا مملکت نواب بہادر کے بڑھنے کا باعث ہوا طرف اُن سواحل کے جن مین گوناگون محاصل پیدا ہوتے ہین اور طرف ایسے بنادر کے جن مین بہت نادر چیزین حاصل ہوتی ہین اور مقدمہ ہوا بہت سی تازہ فتحون کا مرزبوم ملیبار مین السحق تمام ملک کنڑہ کا سبر حاصل بھرا ہوا انواع خیرات آسمانی اور اقسام برکات خاکی اور آبی سے ہی جہان بحری و کانی گنجون کا خزانہ ہی چاول جو اکثر غذا اُس ملک کے رہنے والون کی ہی وہان بکثرت پیدا ہوتا ہی مرچ سیاہ دارچینی جای پھل لونگ الاچی وغیرہ اور موتی مونگا صندل عود ہاتھی دانت وغیرہ کا تودہ سرزمین مولد و معدن ہی وہین سے سب چیزین دور و نزدیک کے شہرون مین لیجاتے ہین اسی لیئے اُس ملک کو ذخیرہ گاہ و انبار خانہ تمام ہندوستان کا کہتے ہین وہان کے پہاڑون مین سونے و الماس یاقوت لعل اور اور اقسام جواہر بیش بہا کے کان ہین رانہ بہ نو ر

کے خاص قلعہ مین جو دارالملک اس مملکت کا ہی ایک بڑی کان سونے کی ہی'
جب نواب حیدر علی خان بہادر اُس قلعہ پر متصرّف ہوا بہت بڑا خزانہ
روپے اور سونے کی اینٹین اور پتلیان مرصع و زیورات و موتی اور جواہرات
نادر کے ذخیرے اُسکے ہاتھ آئے فرانسیس لوگ جو اُس لڑائی مین ساتھ
تھے لکھتے ہین کہ نواب بہادر نے وہان یہ حکم دیا تھا کہ خزانے مونیون اور جواہرات
بیش قیمت کے اُسکے روبرو تولے جاوین فوراً کارپردازون نے اقسام جواہرات
و مروارید وغیرہ کے بہت سے توڈے و انبار لگائے (کہ گھوڑے کے سوار کا
سر ایک طرف سے دوسری طرف نظر نہ آتا تھا اور بے زر و جواہر بطور خلّے
کے منون و پسیر بون مین تولے اور وزن کیے گئے) اِس فتح مین نواب
حیدر علی خان بہادر نے سب سپاہ اور منتسبون اور مقربون کو اپنے دیڑھ
برس کی تنخواہ انعام عطا کر کے خوش کیا اور جو جو قلعہ دار اور سپاہی کہ باہر
صوبون پر متعیّن تھے اُنکو بھی اس عطیّہ شاملہ سے محروم نہ کیا اور نام منگلور کا
کو آبال یا شاہ بندر اور رانہ بدنور کا حیدر نگر رکھا اور اپنے تین ساتھ لقب
بادشاہ کنڑ - و کارگس کے ملقب کیا کارگس بھی ایک ریاست ہی سرحد پر
کنڑ ہ کے اور اُن پہاڑون سے جو اُسکو کنڑ ہ اور مملکت میسور و مرزوبوم ملیبار
سے ممتاز و جدا کرنے مہین احاطہ کی گئی ہی'

Marfat.com

متوجّہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تسخیر کرنے برأس نواح کے جو اُس مملکت سے تصرّف مین جماعت پرطکیشون کے آگئي تھی اور امانت طلب کرنا قوم ماپلہ کا نواب بہادر سے ساتھہ اور رودادون کے جو اُس ضمن مین واقع ہوئین ،

نواب حیدر علی خان بہادر نے جب بندوبست سے دارالملک کنڑے کے فراغت پائی اطراف و نواح مین اُسکے جاکر سب حال وہان کا دریافت کیا جہان و دسکندر ثانی گیا حکومت اُسکی ہر جگہہ و ہر شخص کے نزدیک مقبول ہوئی بعد اُسکے اِس عالی ہمّت نے یہہ اِرادہ کیا کہ جو خطّے کہ پرطکیش نے مملکت کنڑہ سے جدا کرکے اپنے قبض و تصرّف مین لئے ہین اُن پر متصرّف ہو کر پھر اُس مملکت مین داخل کرلے جب پرطکیشون کو یہہ حال معلوم ہوا تسلیم و انقیاد سے اُسکے ابا کیا تب اُس نامدار نے بلے تامّل حملہ کرنیوالی ہی زحمت مین ناحیہ کاڑوار اور اُسکے قلعہ کو جو سر زمین مین سند کے واقع ہی اور سابق مملکت کنڑہ مین داخل تھا پرطکیش کے قبضے سے نکال اپنے تصرّف مین لایا اور جب اُس عالی ہمّت نے قلعہ رامہ کے (جو سرحد مین راس رامہ کے واقع ہی) محاصرہ کرنیکا نیّہ کیا (کیونکہ یہی ایک مانع اور سنگ راہ تھا اُسکے آگے جانے کا شہر گودہ کو جو سکن قدیم پرطکیس کا ہی) تب تمام مردم فرنگستان فرانسیس وغیرہ نے مدد کرنے سے اُس نامدار کو اوپر لڑائی پرطکیش کے پہلو تہی کیا چونکہ اُس ارسطو فطرت کو یہہ یقین تھا کہ ہندوستانی فوج سے وہ قلعہ فتح نہین ہوسکیگا اِسلئے پرطکیشون سے صلح کرلی اور پرطکیشون نے بھی اِس مصالحہ کو غنیمت جان ناحیہ کاڑوار کو اس بہادر نامدار کے قبضے مین چھوڑ دیا جب حیدر علی خان بہادر مظفّر و منصور پرطکیش کے ملک سے مراجعت

Marfat.com

کر کے منگلور مین داخل ہوا ایک سفیر قوم ماپلہ کا بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ
اسکے حضور مین آیا'

قوم ماپلہ تازی نژاد ہین یعنے اصل و نسب اُنکا عرب سے ملتا ہی پر شکل
و صورت اُن کی عربون سے چندان مشابہت نہین رکھتی اور بے لوگ مدت
مدید سے تمام سواحل ملیبار مین رہتے ہین اور سوائے سوداگری کے اور کوئی
پیشہ نہین کرتے تجارت خشکی اور تری اُس ملک کی اُس قوم پر منحصر ہی
اور چونکہ سب سردار و رئیس اُس ملک کے بروقتِ ضرورت اُن لوگون
سے بہت سود پر قرض لیتے ہین اس لیے تمول اُس قوم کا نہایت بڑھ گیا ہی
کیونکہ پہلے تو سود زیادہ مقرّر کرتے اور نسبہر مرتبہ حساب کر اُس سود کو اصل دین پر
اضافہ کر کے سبکو اصل ٹھہراتے ہین اور رئیس اُس ملک کے ایسے قرض
اور سود کے باعث مفلوک ہو گئے ہین چونکہ مال کی بہتایت اکثر خود بینی اور
غرور کا باعث ہو جاتی ہی اور علی راجہ کے عروج دیکھنے سے بھی جو ایک جوان
اُسی قوم سے تھا اور ناگاہ اُس ملک کا حاکم ہو گیا اُس قوم کے لوگون نے
دفعتہً اپنے طریقے کو چھوڑ دیا اور سرداری کی خواہش ہر ایک کو پیدا ہوئی
علی راجہ ایک تونگر زادہ تھا ماپلہ کی قوم کا بہت خوب صورت اور اقبال مند جب
وہ جوان ہوا کانانور کے راجہ کی بیبیؔ جو قوم نائر سے تھی اُسپر عاشق ہوئی'
جب راجہ کانانور کو حال عاشق ہونے اُسکی بیبیؔ کا علی راجہ پر ثابت ہوا باوجود
اختلاف دین اور مذہب برعکس طریقہ اپنی قوم کے جو رشتہ اور پیوند دوسری
قوم کے ساتھ جایز نہین رکھتی اپنی لڑکی بخوشی اور رضامندی راجہ کے ساتھ بیاہ
دیا اور اپنے مرض موت مین وصیّت کی راہ سے حکومت کانانور کی علی کو دیکر
اُسے علی راجہ بنایا' سب سردار قوم نائر کے تغیّر وضع و تکبّر طبقہ ماپلہ کا

Marfat.com

دیکھ کر رشک اور غیرت مین جلنے لگے اور اکثر لوگ اُن مین سے خصوصاً

قدیم تواریخ کی کتابون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نوم نائر سواحل ملیبار کے قدیم شرفاؤن سے مین ایک عجیب رسم اس نوم مین یہ ہی کہ سوائے بھانجے کے بیٹے و غیرہ کو اپنا وارث نہین کرتے اور وجہ اِس دستور کی جو خلاف دستور جمہور کے ہی یہ لکھی گئی ہی کہ اُس نوم مین غیرت اور حرص دشمن شکنی کی زیادہ ہی پس اگر آل و عیال نہ ہونگے تو ہر شخص واسطے مقابلہ و مقاتلہ اپنے دشمن کے خوب آمادہ و مستعد رہیگا اور جب اُنکے بھانجے قابل لڑنے کے ہوتے ہین اپنے ماموں کی پیروی لڑائیون مین کرتے ہین اور دوسری عجیب رسم اُس نوم مین یہ ہی کہ جیسے اہل اسلام کے مرد چار نکاح کرتے ہین عورتین اُس نوم کی چار مرد اختیار کرتی ہین اور عورت کا گھر اُنکے مکانون سے جدا اور اُس مین چار دروازے ہوتے ہین جب کوئی ایک مرد اُن چارون سے اُس عورت کی ملاقات کو وہان جاتا ہی اُسکے گھر کے گرد پھر کر اپنی تلوار کو ہوا مین اسطرح زور سے ٹھونکتا ہی کہ اُسکا گھر کا سنکر عورت اُسکا خاص دروازہ کھول دیتی ہی اور وہ مرد اپنے چاکر کو معہ اپنے ہتھیارون کے دہلیز مین بٹھا کر خود گھر مین گھس جاتا ہی اور اُس مرحلہ مین اگر کوئی مرد دوسرا اس ڈیوڑھی پر آتا ہی اور قصد جانے کا کرتا تو وہ چاکر اس کو اطّلاع کرتا ہی کہ ہی ہی مشغول ہی مفتے مین ایک روز چار روز دروازے کھلتے ہین اور چار مرد اُس عورت کی ملاقات کو مانند مناصرا ربعہ کے ایک جسم مین جمع ہو باہم کھانا کھاتے اور صحبت رکھتے اور ہر ایک اِن چارون سے کچھ روپی واسطے خرچ کے اُس عورت کو دیتا اور اولاد کی پرورش ذمّہ مین اس عورت کے رہتی ہی نائر زادے اپنے باپ کا نام خاص نہین جانتے بلکہ ماں کے چار شوہر دنکو باماموں کو باپ کہتے ہین،

جو سردار اور صاحب حکومت و اقتدار تھے ادا کرنے مین قرض کو اُنکے
مضایقہ کرنے جب حیدر علی خان بہادر مملکت کنڑہ اور جوار سواحل ملیبار
جس کی سرحد مین ریاست کانانور و ناگور و ناسک پٹن واقع ہی حاکم ہوا علی راجہ
اور سرداران قوم ماپلہ نے اِس خیال سے کہ نواب حیدر علی خان بہادر
بسبب اشتراک دین اور مذہب کے البتہ حمایت اور رعایت اُنکی کریگا
اور قوم نائر سے زر قرضہ دلانے مین اُنکی امداد و اعانت فرمائیگا اپنا سفیر
نواب ممدوح کی خدمت مین بھیج کر مدد مانگی اور اپنے تئین پناہ اور سایۂ مین
اُسکے رکھنا چاہا اِس سفارت کو حیدر علی خان بہادر نے بہت خوشی کے
ساتھ قبول کیا اور سفیرون کو خلعت گران مایہ و جواہر بیش قیمت عنایت
کرکے سرفراز فرمایا اور اپنی حمایت اور رعایت اُنکے خاطرنشین کی چونکہ ماپلے
جہاز رانی کے کام سے واقف تھے اور علی راجہ نے اُس عہد مین کئی جہاز
تجارتی مال اسباب سے بھرے ہوئے روانہ کرنے کو طیار کئے تھے نواب
حیدر علی خان بہادر نے اِس مصلحت ملکی کے واسطے کہ ایک حلقہ جنگی
جہازون کا اپنی سرکار سے مہیا اور طیار کرکے مالک محروسہ کے ساحلون پر متعین کرے
تا رہا یا تاخت اور تاراج مرہٹون اور رہزنون سے دریا کے محفوظ رہین
علی راجہ کو بزرگ امیر البحر اپنا مقرر کیا اور شیخ علی بھائی کو اُسکے امور دریائی
اور اپنے ملکون کے بندرون کی تجارت دریائی کا سربراہ کار معین کیا اور مبلغ خطیر
اُسکو دئے تا وہ نئے جہاز خریدے اور طیار کرے ،

نواب حیدر علی خان بہادر نے مملکت کنڑہ کو بہترین عطیۂ الٰہی اپنے حق مین اور
بہترین میراث جو اپنے وارثون کے لئے چھوڑ جاے سمجھا تھا اِسی لحاظ سے
یہ چاہا کہ حیدر نگر کو اپنے تمام ملک کا دارالملک قرار دے چنانچہ بعد اُسکے

تمام متعلقات اور اپنے خانوادے کے لوگون کو وہان بُلایا اور اِرادہ صمیم اُس بہادر کا یہہ تھا کہ اُس مُملکت مین اِس طرح کی حکومت مکرمت آئین مرحمت قرین کی بناڈالے کہ اُس سبب سے اپنے تئین وہان کے رہنے والون کا محبوب بناوے اور وے لوگ اطاعت اور انقیاد کی جگہہ دل سے محبّت اُسکے ساتھہ کرین (فی الحقیقت یہی بڑی سعادت ہی جو سلاطین کو اس جہان مین حاصل ہو سکتی ہی) یہہ لکھا گیا ہی کہ نواب موصوف اپنی اِس آرزو سے زیادہ کامیاب ہوا اور حکومت مُمالک محروسہ کی اپنے عزیزون و قریبون پہ اِس طرح تقسیم کردی'

حکومت بنگلور اور اُسکے توابع کی اپنی چچا ابراہیم علی خان بہادر کو تفویض کی چنانچہ وہ مدت مدید تک اس ریاست سے فائدہ اُٹھاتا رہا اور میر مخدوم علی خان کو جسے مُملکت بخشی کی سند مین ساتھہ لقب مخدوم علی خان بہادر کے یاد کیا تھا ساتھہ فرمان فرمائی سلطنت میسور کے عزّت بخشی اور مرزا صاحب کو ساتھہ مرزبانی مُملکت سرا اور مضافات اُسکے نامزد فرمایا اور اپنے بھتیجے امین الدولہ عرف امین صاحب کو فرماندہی پربسنگر کے ممتاز کیا' چونکہ علی راجہ امیر البحر نے ایک حلقہ جنگی جہازون کا حسب الحکم نواب بہادر کے جمع کیا تھا اور سپاہ و نشان حیدری اُن مین منصوب جہان کہین دریا مین جاتا لوگ وہان کے باکرام پیش آتے تھے آغاز موسم مین سفر دریاے ہند کے جزائر مالدیو کو اِس بہانے سے کہ اُسکی قوم پر اُن جزیرون کے رہنے والون کی طرف سے نہایت ظلم و ستم واقع ہوا ہی فتح کیا اور جزائر کے راجہ کو اسیر کر غایت سنگدلی سے دونون آنکھین اُسکی نکلوا ڈالین '

جب علی راجہ نے یہہ اپنے جہازات مظفّر کے منگلور کو مراجعت کی اور واسطے

ادا کرنے وظائف خدمت گزاری کے نواب بہادر کے حضور مین آیا اور راجہ مالدیو کو بھی حاضر کیا چونکہ نواب بہادر ظلم سے اجتناب کرتا تھا اُس ستمگری کو جو علی راجہ نے راجہ مالدیو کے ساتھ کی تھی دیکھکر اس قدر غضب مین آیا کہ فی الفور علی راجہ کو مرتبہ امیری سے جہازات کے معزول فرمایا اور بہت متاثر ہو راجہ مالدیو سے عفو چاہا اور اپنا بہت نادم اور غم اُس ظلم سے ظاہر کرکے بہت طرح کی استمالت اور دل جوئی کے ساتھ ایک مکان محمد مکانات بادشاہی سے واسطے سکونت راجہ مظلوم کے معین فرمایا اور ایک جاگیر معقول جسکی آمد وبسے متزلزل شخص کے اسباب عیشت و دل خوشی کے لیئے کفایت کرسکے واسطے اُسکے مقرر کی،

مسخر ہونے نے مملکت کنڑ کے جسکی تسخیر کرنے مین اورنگ زیب عالمگیر نے بہت سعی کی تھی اور سب ناکام رہ گئی اور کچھ مفید نہ ہوئی اور فتح ہونے نے جزائر مالدیو کے جو شمار سے زائد ہین اور اکثر سلاطین متولیہ اُن جزائر کے نام سے بھی واقف نہ تھے اِس قدر مکنت اور جاہ نواب حیدر علی خان بہادر کو زیادہ کیا کہ تمام ہندوستان کے امیرون اور سردارون نے اپنے سفیر واسطے ادا کرنے رسوم تہنیت اور مبارک باد کے اُس سکندر طالع کے حضور مین بھیجے اور شاعران مدحت سرا نے اپنے قصیدون مین اُسکے مرتبہ کو اوپر رتبہ اسکندر ذوالقرنین اور تیمور گورگان کے ترجیح اور بالائی دی ایک شاعر شیرین بیان دولت حیدری مین بمشاہرہ ہزار روپیہ سرکردگی مین ہزار نفر کے مقرر تھا اور واقعات شایستہ اور فتوحات بایستہ کو اُس نامدار بہادر کے سلک نظم مین منظوم کیا کرتا تھا،

ایک سال سے زیادہ تخمیناً نواب حیدر علی خان بہادر حوالی نگر سے دور نہین گیا

Marfat.com

اور اُن دنون بہ سبب اِسکے کہ وہ نامدار مہمّات متعلّق دیوانی و لوازم عشرت اور کامرانی مین مشغول تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذوالعزم ساتھ دواعی عیش اور آرام کے جن سے ہمیشہ بیگانہ وار زندگی کرتا تھا شادمان اور مسرور ہی ایسے زمانے عیش و نشاط مین جس مین کشش اور کوشش حرب و ضرب سے جہان آسایش مین تھا اور ساقی زمانہ کا شراب خوشدلی اور سرور کی مذیمان اور متربّان بزم حضور کو پلا رہا تھا یکایک اِس عہد و پیمان کے یاد آجانے نے جو نواب بہادر نے قوم مایلہ کے ساتھ اُنکی حمایت و رعایت کے لئے کیا تھا اُسکی ہمّت والا نہمت کو اِس طرف متوجّہ کیا کہ فرش عیش و نشاط کو اُلٹ دے اور پھر کا زحمت کشی کا کمر مین باندھ شمشیر آبدار خون آشام اٹھا لین'

قتل کرنا قوم نائر کا جماعہ مایلہ کے تئین اور آنا نواب بہادر کا واسطے انتقام لینے اس قوم ناشایستہ کے اور استقبال کرنا ملی راجہ کا اسکو اور محاربہ کرنا اس نواب نامدار کا نائرون کے ساتھ اور ہزیمت دینا اُنکا

جب مایلے واسطے وصول کرنے اپنے زر قرضہ کے نائرون پر ستم کرنے لگے اور بہت سے نائرون کو مقیّد کیا تب تمام قوم نائر باہم جمع ہوئے اور مشورت کر کے یہ ٹھہرایا کہ سب مایلون کو مار ڈالئے اور ملیبار کے ملک مین کسی مایلے کو زندہ نہ چھوڑئے اور عاقبت اندیشی نہ کی کہ نواب بہادر ایسا ستم مسلمانون پر ہوتے نہ دیکھا اور مدد مایلون کی کر کے اُن سے انتقام لیگا چنانچہ ایک مرتبہ سب نائرون نے قتل عام کے ارادے سے تلوار کھینچی اور مایلون

Marfat.com

کو حیان جسنے پایا قتل کرنا شروع کر دیا کلی کوچون مین ماپلون کے خون سے نالے بہائے ہزارون تن و سر مین مفارقت ہوگئی اور ہر جگہ لاشون کے تودے مانند پہاڑون کے زمین پر نظر آنے لگے جب ماپلون نے یہ حال دیکھا کپڑے پھاڑ سر پر خاک ڈالنے پیٹنے نواب بہادر کے حضور مین جا داد خواہ ہوے اُس داد رس کا دل یہ حال تباہ ماپلون کا دیکھ دریا کے مانند جوش مین آیا اور حکم کیا کہ کوچ کی کرنا پھنکے حکم ہونے ہی فوراً میدان مین خیمے کھڑے ہو گئے اور سوار و پیادے جمع ہونے لگے آخر کار اُس عالی جاہ نے بیس ہزار سپاہ چیدہ اپنے ساتھ لے کنانور کو کوچ کیا اثنائے راہ مین علی راجہ استقبال کر ملازمت سے مشرف ہوا نواب نامدار شہر کنانور کے قریب پہنچ مدتی کے اِس کنارے پر ڈیرے کھڑے کروا دیے اور اُسطرف نائرون نے بھی سپاہ اور جمعیت اپنی فراہم کی دونون جانب سے صف آرائی ہو جنگ و پیکار شروع ہو گئی ،

نظم

ہوا بوق اور کوس کا یہ خروش کہ بکسر پریشان ہوا مغز ہوش
ہوا گیر ہو کر غبار زمین گیا تا سر سقف چرخ برین
دو لشکر بہم حملہ آور ہوے ہزارون تن اکدم مین نذر ہوے
بہ شمشیر و گرز و سنان و خدنگ رہا گرم تا دیر بازار جنگ
ہوا گرم ہنگامۂ کشت و خون ہوئی خون سے یکسر زمین لالگون

انجام کار بسبب اُسکے کہ فوج حیدری لڑائی کی خو کردہ کار آزمودہ قواعد جنگ سے واقف تھی اور سپاہ نائرون کی ناتجربہ کار سایہ پروردہ علاوہ اِسکے وے سوار ان جنگی سے کبھو نہین لڑے تھے اور اُنکی لڑائی بھی نہین دیکھی جب ناگاہ حیدری سواردن کو گھوڑے دوڑاتے دیکھا سب کے سب ہیبت کھا

Marfat.com

بھاگ کھڑے ہوئے تب حیدری سواروں نے سپاہ مغلوب کے کھیت لوٹ کات لاشون کے کھلیان نگائے اور بہتون کو پامال کیئے نقارہ فتح و فیروزی کا لشکر ظفر پیکر مین بجنے لگا'

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کنانور سے کلی کوٹ کو اور استقبال کرنا راے حاکم کلی کوٹ کا جسکا لقب ساموری تھا اور تسلیم کرنا اپنے شہر کو اور ایک برهمن کا تهدید کرنا اُسے که وہ مرتد و اپنے دین و مذهب سے پھرگیا اور مردود قوم کا ہوا اور جل مرنا ساموری مذکور کا ساتھ اپنے اهل و عیال کے اور مسلم ہوجانا بالکل ملیبار کا نواب حیدر علی خان بہادر کے'

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے نائرون کی لڑائی کو فتح کیا عنان توجہ کی کلیکوٹ کی طرف جو ملیبار کی سرزمین کا پایہ تخت تھا اور وہان کا حاکم پشتہا پشت سے ساموری لقب رکھتا تھا پھیری اثنا سے راہ مین جو شہر آیا بہ زور مسخر کیا جب کلیکوٹ کے متصل پہنچا وہان کے حاکم ساموری نے دیکھا کہ سب ملک تو اُسکا پہلے ہی نواب بہادر نے مسخر کرلیا ہی صرف کلیکوٹ شہر ہی باقی رہ گیا اور سپاہ سب پریشان و متفرق ہوگئی ہی نہ کوئی عزیز رہا نہ یار اور جو لوگ کہ اُسکے پاس تھے اُنکو لڑنے پر مستعد نہ پایا اپنی جگہ سے حرکت نکی بلکہ شہر کا دروازہ بھی بند کرواینا ارادہ باہر نکل کے لڑنے کا کیا جب نواب گردون قباب سہ فوج شہر مین داخل ہوچکا راے ساموری نے آگے بڑھکر استقبال اور بہت جواہر و موتی نثار کیا اور کمال تعظیم سے آداب بجالا کر اپنے دیوانخانے مین لا

اُسکو تخت پر بٹھایا اور التماس کیا کہ یہ سب ملک آپ کو مبارک ہو مین بندہ فرمان بردار ہون اور بہت سی باتین عاجزی کی گڑگڑا کر عرض کین نواب بہادر نے اُسپر رحم کھا کر زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم مطمئن رہو کسیطرح کی زیادتی تمھارے اوپر نہین ہونیکی بلکہ یہ ملک تم ہی پر مسلّم رکھا جائیگا اور ملک پر بھی کسیطرح کا گزند نہین پہنچیگا ایسی ایسی تشفّی آمیز باتون سے نواب والا مناقب نے ساموری کو تسلّی دیکر لشکرگاہ کو معاودت فرمائی اور راے ساموری دیوانخانے سے اپنے محل سرا مین گیا تب ایک برہمن ع بد اندیش وبد کیش و ناپاک راے ساموری کے پاس آیا اور اُس سے یہ کہا کہ تو تو ایک سخت مسلمان گاے کھانے والے بتخانے کھودنے والے سے مل گیا اپنے دین و مذہب کو چھوڑا اِس سے زیادہ گناہ دنیا مین کوئی نہین ہی اب تمام قوم نائر تجھ کو ذات سے نکال دینگے اور اپنے دین و مذہب سے بیگانہ جانینگے جب تک تو جیتا رہیگا کوئی تیرے پاس نہ بیٹھیگا نہ تیرے ساتھ کھانا کھائیگا نہ کھائیگا اور جب تو مریگا کوئی کریا کرم نہ کریگا جب راے ساموری نے اُس برہمن کی یہ گفتگو سنی نہایت سہمزدہ ہوا اور عالم بیخودی و سراسیمگی مین اپنے گھر مین آگ لگا لڑکے بالون اور تمام منسوبون کے ساتھ جل مرا ایک عالم اِس حال تباہ کو دیکھ آبدیدہ ہوا اور رانے ملا اور برہمن بد کیش پر جسنے یہ آگ لگائی نفرین کی جب راے ساموری کلیکوت کا حاکم یون جل مرا اور اُسکے عیال و اطفال سے جو وارث ملک و راج کا ہو کوئی باقی نہ رہا قوم نائر جو لڑائی مین شکست اُٹھا کر پریشان ہوگئے تھے پھر جمعیّت کثیر مثل مور و ملخ جمع کر مستعد لڑنے کے ہوئے نواب نامدار سب فوج حیدری سمیت میدان مین آکر مستعد جنگ کا ہوا'

Marfat.com

نظم

دلیرون نے تب کھینچ کر تیغ تیز کیا گرم بازار کین و ستیز
بطعن سنان و بزخم خدنگ عدو پہ کیا عرصۂ جنگ تنگ

ایکدم مین ہزارون سر تن سے جدا ہوئے اور بے شمار لاشین خاک و خون مین لوٹنے لگین ' الغرض بہت سے نائر مارے گئے اور بقیہ السیف بھاگ نکلے ایک مرتبہ اعادی سے میدان خالی ہو گیا نواب ظفر انتساب کی فتح ہوئی اور وہ تمام ملک دولت حیدری کے متعلق ہو گیا '

سرکشی کرنا نائرونکا اطاعت سے نواب بہادر کے اور بسبب آجانے موسم برسات کے اُنھونکا قصد کرنا پھرلے لینے پر بعضے قلعون کے اورمار ڈالنے پر ایک جماعت حیدری کے جووہان کے قلعدار تھے اورلشکرکشی کرنا نواب بہادر کا مین طوفان آب وطغیان میلاب مین واسطے قلع وقمع نائرونکے

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے اسطرح جاں مرنے کا حال راے ساموری کے سنا نہایت متاثر ہو کر ساموری کے بھانجون پر جو اُس واقعہ کے بانی ہوئے تھے بہت خشمگین ہوا اور سر دربار قسم کھائی کہ ہرگز ملک اُنکا اُن کو پھیر نہ دونگا کلیکوت کے امیرون نے ترا ونکور اور کوچین کے راجہ کی مدد سے ایک جمعیت کثیر سپاہ جنگی پانیا نے ندی کے کنارے پر جو بارہ فرسنگ کلیکوت سے ہی جمع کی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نائر بہ نسبت اگلی لڑائی کے جو کنانور کے متصل واقع ہوئی تھی زیادہ لڑینگے لیکن جب مقابلہ ہوا کچھ بھی نہ ترسکے

Marfat.com

بھاگ گئے تو اب بہادر نے مدّی اُتر کر قلعہ پانیانی پر حملہ کیا اگرچہ یہہ قلعہ اُس ملک کے سب قلعون مین زیادہ مضبوط اور مستحکم تھا تو بھی قلعہ والے حملہ حیدری کی تاب نہ لاسکے آخر اطاعت و انقیاد اختیار کی تب نواب نامدار دشمن کی سپاہ کے تعاقب کو آگے بڑھا جب لڑتے بھڑتے کوچین مین پہنچا اُس ملک کے حاکم کو اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا اُسکے دیکھا دیکھی سب نائرون کے فرقے حکم حیدری کے مطیع و منقاد ہو گئے اور نواب بہادر نے اِس شرط پر کہ وے مطیع اور خراج گزار دولت حیدری کے رہین اُن کے کشت وخون سے ہاتھ اُٹھایا اور سب ملک اُنکو پھیر دیا' بعد اُسکے سپاہ و قلعہ دارون کو واسطے حفاظت اور نگہبانی کلیکوٹ و پانیانی کے متعیّن کیا حکومت اُس ناحیہ کی کو تُنبا تور کے راجہ کو دی یہہ راجہ قوم کا برہمن اور ایک ریاست کا جو مضافات میسور سے تھی اور اُس بین و میسور مین فقط کوہستان درمیان حاکم تھا نواب بہادر نے اِس سب ملک کا اُس راجہ کو حاکم کرنے مین یہہ مصلحت ملکی دیکھی تھی کہ چونکہ وہ راجہ قوم کا برہمن ہی اور سب نائرونکی قوم مین معزّز اور اُس ملک کی راہ و رسم اور وہان کے رہنے والون کی عادات سے واقف ہی سبھون کو موافق رکھیگا چونکہ موسم برسات کا جو ملیبار کی نواح مین دیر تک رہتا ہی اور اُن دنون مین وہان ہمیشہ آندھی چلتی اور سیلاب رہا کرتا ہی شروع ہو گیا تھا نواب بہادر نے ناچار ہو اس ملک کو چھوڑا لیکن اِس لیے کہ وہ ملک حال مین مفتوح ہوا تھا بہت دور وہان سے جانا مناسب نجان کو تُنبا تور مین جو دارالامارت راجہ مذکور کا تھا جاکر اُسکے دولت سرا مین اقامت اختیار کی اِس جہت سے کہ یہہ ملک اُن پہاڑون مین واقع ہی جنکا نام گھاٹ ہی اور اُس مین بارش و سیلاب و بسی نہین جیسی سواحل ملیبار مین اپریل کے مہینے سے

Marfat.com

آخر سپٹمبر تک رہی ہی نواب نامدار کو یہ یقین تھا کہ نائرون کی جماعت اُسکی لشکر کا طمطراق اور سخت حملہ دیکھ کر ڈر گئی ہی اِس صورت مین جون وہ اُنکے ساتھ راہ نرمی و مواسات کی چلا ہی بالضرورت وے اُسکے حکم سے سرتابی نہ کرینگے اور غاشیہ اطاعت کا اُسکے اپنے دوش پر اُٹھا لینگے وہ نامدار ابتک رسم و راہ سے اُس جماعہ خودبین کے خوب آگاہ نہ ہوا تھا کہ لوگ جب ایکبار کسی سے آزردہ ہو گئے اگرچہ خطا اُنکی کیسی ہی بڑی ہو جو اُس آزار کا باعث ہوئی تھی تو بھی درگذر کرنا نہین جانتے اور جب تک اپنے آزار دینے والے سے انتقام نلین آرام نہین پاتے ہنوز مہینے کا تمام نہ ہوا تھا کہ تمام سواحل ملیبار مین نائرون کی بغاوت و خروج کا آوازہ حکومت حیدری پر مشہور ہو گیا اِس خروج کی ابتدا مین ایک جمعیت قلیل قلعداردن کی قتل ہوئی اور قاتل اُنکے رہنے والے قصبہ کلان پانڈہ پکاری کے تھے اُن باغیان تبہ کار نے یہ ستمگری اس حد کو پہنچائی کہ چند سپاہی فرانسیس کے جو قلعہ ماہی کو چھوڑ لشکر حیدری کو جانا چاہتے تھے اور اُس قصبہ مین دوسرے روز قتل عام کے پہنچے اُنکو بھی قتل کر ڈالا' آثار ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ خروج قوم نائر کا راجہ ترادنکور اور سامودری متوفّا کے بھانجونکے سبب واقع ہوا کیونکہ اگر راجہ کولتنادر اور علی راجہ اور بھائی اُسکا شیخ علی جنکو نائرون سے قوم ماپلے کے انتقام لینے کا کام سپرد ہوا تھا بہت سختی اور ظلم نہ کرتے تو یہ بغاوت اُس حد کو نہ پہنچتی'

چونکہ یہ سب کثرت بارش کے سواحل ملیبار مین برسات کے موسم مین چھوٹی نالیان بھی بڑی ندیان ہو جاتی ہین اور سیلاب کے باعث برسات بھر راہون مین اس قدر ندی نالے بھرے رہتے ہین کہ کوئی شخص مسافر اجنبی راہ

Marfat.com

چل نہین سکتا اس لیئے نائرون نے جو اُس ملک کے رہنے والے اور ویسے طوفان و سیلاب کے عادی ہو رہے تھے اور جنکے برسات بھر بھرا کرتے اور جہان چاہتے چلے جاتے ایسا سمجھا تھا کہ وے کلیکوٹ اور پانیانی کو بیشتر اُسکے کہ فوج حیدری وہان پہنچے اپنے دخل مین لا تمام قوم ماپلے کو مار کر تباہ کر دینگے لیکن اُنکو یہہ خبر نہ تھی کہ اُنکے انتقام لینے والے کو سیلاب اور طوفان باد و باران کیسا بھی سخت ہو مانع انتقام نہین ہو سکے گا اور اُنھون نے اس عصیان اور بغاوت مین ایسا اخفا اور کتمان عمل مین لائے تھے کہ میر رضا علی خان سردار نادیگھری اور نواب بہادر کو مطلقاً اِس ارادے سے اُنکے خبر نہ ہوئی، آگے اُس سے کہ خبر اُس واقعہ کی نواب بہادر کو پہنچے نائرون کی فوج نے کلیکوٹ اور پانیانی کو محاصرہ کیا تب قلعہ دار پانیانی نے ایک ملّاح یا جہاز کے خلاصی کو پرطگیشون کی جماعت سے بہت اشرفیان و روپی انعام دے کر واسطے اطلاع کرنے اِس حال کے روانہ کیا وہ شخص جانبازی کی راہ سے اُترنے پر رود پانیانی کے جو کمال جوش و خروش مین تھی جرات کر چھوٹی کشتی* پر سوار ہوا اور اندھیری رات مین جنگل اور بیابان جن مین جانور درندے اور کیڑے موذی زہردار ہر طرح کے رہتے تھے رات دن طی کرتا ہوا اگرچہ لوئی شخص

*

---

* کشتي بانس سے مثل ایک بڑے ٹوکرے کے بنتي اور چمڑے سے مڑھي جاتي ہی لیکن وہ چمڑا اور ٹوکرا علحدہ علحدہ مرتامي دو حمّال ایک کشتي کے کالبد کو اور دو آدمي اُسکے چمڑے کو خشکي مین اُٹھاتے اور عند الضرورت باوسامت مین قابل استعمال دریا کے بنالیتے ہین ایک کشتي مین پچیس آدمي سوار یا ایک ضرب توپ بار ہو سکتي ہی اسطرح کي کشتیان سواحل ملبار مین بہت ہوتي ہین اور فوج مین اکثر رہتي ہین،

Marfat.com

اُسکا راہبر جیبی قطب نما کے سوا نہ تھا بعد زحمت و مشقّت کے مقام مادیگھری مین پہنچا اور میر رضا علی خان کو واقعہ سے نائرون کے نروج کرنے اور معرض خطر مین ہونے فوج حیدری کے کلیکوٹ و پانیانی مین مطّلع کیا میر رضا علی خان نے اُس ملّاح کو تو فوراً کو ننیانور کو روانہ کیا اور خود جلد سے اُس قدر فوج کے جو اُسکے متعیّن تھی اُسی کثرت بارش اور سیلاب مین پانیانی کی طرف کوچ کیا' اُس لشکر کی دوڑ کی خبر جماعہ باغیہ کو پہنچتے ہی تیزی اور تندی اُسکی فی الجملہ تو ت گئی لیکن جب اُنھین یہہ معلوم ہوا کہ فوج جو میر رضا علی خان کے ساتھہ ہی سواروں کی جمعیّت سے مطلقاً خالی ہی تب ایک جماعت اپنی فوج سے واسطے مدافعہ کے بھیجی چنانچہ وہ جماعت بروقت عبور کرنے ہرندی سے رضا علی خان کی فوج کو تشویش و پریشانی مین ڈالتی رہی آخرکو راہبرون کی خطا کے سبب وہ فوج ایک بڑے خطرے مین جہان پانڈیا گھری کے نزدیک دو ندیان ملی ہین اسطرح پر گئی تھی کہ گویا مخالف اپنی مراد پر مظفّر ہو گئے اور رضا علی خان اُس خطرگاہ مین ایسا پھنس گیا کہ دریا کے عمق اور پانی کی تیزی کے سبب اُسکو عبور کرنا دشوار ہوا اور طرفہ تر یہہ کہ فوج اعدا نے اُسکے پھر آنے کی راہ بھی بند کردی تھی اور اُس راہ تنگ مین کہ وہان تک آیا تھا درمیان اُس گھنے جنگل کے جسکے درختون کے سر اوپر سے باہم ملے ہوئے تھے اُنھون نے بہت سے درخت کاٹ کر عرض مین اس راہ کے ڈال دیئے اور اکثر جاوہان پر اپنی سپاہ کمین گاہ مین بتھار رکھے تھے تاوہ اُس راہ سے اصلا پھر نہین سکتا تھا اور طی کرنا اُسکا دشوار ہو گیا تھا'

جب نواب بہادر نے نائرون کے عصیان اور بغاوت کی خبر سنی اپنے سواروں کے رسالے کو جو حسن اتّفاق سے نزدیک کو ننیاتور کے قول سے جدا رہگیا

Marfat.com

تھا بلوا لیا اور میسور وغیرہ کی نواح سے اپنی مملکت کے بھی ایک بڑی جمعیت انبوہ سوار اور پیادون کی طلب کر معہ اُن چست و چالاک پلٹون کے جو اُسکے پاس حاضرہین ایک جیش شایستہ جمع و طیار کر کے اِس لیئے کہ اپنی ایسی فوج دلاور کو جو واسطے بڑی مہمّون کے بنائی گئی تھی درمیان دبسے سیلاب و طوفان کے بلا توقف خطرے مین ڈالنا ہرگز مناسب نہ سمجھا تھا اُس طرف کی صحیح خبرون کا منتظر رہا'

جب میر رضا علی خان نے اپنا سارا حال لکھا نواب بہادر تین ہزار سوار اور دس ہزار پیادے تفنگچی ساتھ لے سیل جوشان و باد تند کے مانند اُس طوفان دبارش مین روانہ ہوا اور تمام رسالہ دار اور سوارون کو یہہ حکم کیا کہ گھوڑون پر زین نہ باندھین ننگی پیٹھ پر سوار ہون اور پیادون کو یہہ فرمایا سوائے زیر جامہ سبک اور جوتے کے کچھ نہ پہنین ہر پیادے کو ایک بارانی موم جامے کی سرکار سے دئی گئی تا اُس سے اپنے کیسہ گولی بارود کو پانی سے محفوظ رکھین اور سپاہیان فرنگ کو جو تازہ پالکی بری اور کلنبو سے آئے تھے ہر نفر کو ایک چھتری موم جامے کی عنایت ہوئی بارہ ضرب توپ میدانی اونٹھون پر لدوا کر اُس لشکر کی مدد کو ساتھ کی گئین اُس کوچ کا حال جس مین نواب بہادر خود اس عسکر کا قائد تھا اِس طور پر لکھا گیا ہی کہ پندرہ ہزار مرد جنگی سپیدہ صبح سے لے شام تک اُس ملک کوہستانی مین درمیان ایسی دشوار گذار راہونکے جن کے عرض مین تین آدمی سے زیادہ چل نہین سکتے تھے طوفان کی شدّت اور رات دن کی جھڑی مین جو برق اور رعد کے ساتھ ہوتی تھی بھیگتے ہوئے چلے جاتے تھے اور باوجود اُسکے ہر روز بعد دو پہر کے آفتاب نکلتا تھا اور تین گھنٹے تک ایسی سخت دھوپ پڑتی اور گرمی ہوتی

Marfat.com

کہ ویسے ملک گرم سیر مین کوئی غریب یا مسکین بھی اصلا متحمل اُسکا نہین ہو سکتا اور در اثنائے راہ ایسی ندیان اُترنی پرتی تھی کہ کسی کے پانی زنخدان تک پہنچتا اور کوئی تیر کر جاتا تھا اور رات کو اُن قصبون اور ویران گانوُن مین اُنکے رہنے کا اتفاق ہوتا جہان کے رہنے والے اپنے گھربار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے لیکن کھانے پینے کی چیزین بکثرت وہان ہاتھ آتی تھین ،

نواب نامدار نے سب سپاہ کو یہہ حکم دیا کہ جس آبادی مین پہنچو لوٹ کرجلا دو ، اِس کوچ سے جو ناگاہ عمل مین آیا باغیون نے خبر پاکر اپنے جتھونکو جمع کیا اس جہت سے میر رضا علی خان کے لشکر یون کو فی الجملہ تسلّی ہوئی لیکن بہت لوگ اُسکی فوج سے بہ سبب نہ میسر آنے آذوقہ اور راہ کے مہلکون سے ہلاک ہوئے تھے نائرون کے سردار اپنی بغاوت و برخلافی کے نتیجے کے خوف سے جسکے مفاسد کو دیکھ چکے تھے خائف و ہراسان تو تھے باوجود اُسکے واسطے پشتی وحمایت اپنے لشکر کے گرد مورچے باندھے اور خندق کھود لی تھی اور بائین طرف اُسکے ایک ایسا گانون تھا جسکے گرد چار دیواری اور خندق اور احاطہ لکڑیون کا بہت استوار ومضبوط اور توپ خانہ سنگین جسکے گولنداز ایک جماعت پر دل تھے سب نے آپس مین یہہ عہد وپیمان کیا کہ جان دین پر وہ جگہہ نہ دین اور جاہتے تھے کہ فوج حیدری سے مقابل ودوچار ہون ،

نواب بہادر نے چار ہزار مرد جنگی کو اپنی سپاہ سنگین سے داہنے طرف کو حملہ کرنے اُس گانون پر مامور کیا اور لفٹنٹ کرنیل کو جو پرتگیش کے طبقے سے اُنھین دنون بہت سردار ان پرتگیش سمیت گووہ سے آیا تھا اُنکا سپہدار بنایا اور بائین طرف کو جو سپاہ حملے کے لیئے مامور ہوئی اُسکی سرداری ایک سپہدار انگریز کو تفویض فرمائی اور توپخانہ کا سپہسالار خود نواب بہادر ہوا پیچھے

Marfat.com

اُس قول کے التمش سپاہ فرانسیس کی تھی ہمراہ ایک چیدہ جمعیت جوانان طبقۂ اُمراو اکابر دولت حیدری کے یہ جماعت برگزیدہ کے مردان جنگی سب پیادے تھے اور سوائے سپر و شمشیر کے کچھ ہتھیار پاس نہ رکھتے تھے'

چونکہ سواروں کی جمعیت کا اِس یورش مین کچھ کام نہ تھا اِسواسطے وے پیچھے رہی موافق اِس ترتیب اور انتظام کے سپہدار پرتھیش پہلے ساتھ چار ہزار اپنی سپاہ خاصہ کے اُس گانوئی طرف متوجّہ ہوا اور بڑی چستی وچالاکی سے اپنی فوج کو خندق کے کنارے پر پہنچایا لیکن آگے نہ بڑھکر اُسی قدر یورش پر کفایت کر اپنی سپاہ کو حکم کیا کہ بندوقین چلائین چنانچہ وے گولیون سے مخالف کی فوج کو مارنے لگے لیکن چونکہ اُس فوج کو اِس خندق پر کچھ آڑ یا پناہ نہ تھا اِس لئے بہت لوگ مخالف کی بندوقونکی گولیون سے جو دیوار کے رندون مین سے مارتے تھے مارے گئے جب دو ساعت تک فوج حیدری نے بندوقون سے آتشباری کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تب نواب نامدار بہت دل گرفتہ وآشفتہ ہوا اور اپنی اس فوج کے بےمحل تلف ہونے پر نہایت تاسفّ کھایا سپہدار فرانسیس سرگروہ قشون فرنگستانی نے جو تازہ ملازم ہوا تھا اور ہنوز کوئی محل قابل ظاہر کرنے اور دکھانے اپنے کمال وہنر سپاہیگری کا اتنک نہین پایا تھا درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو مین اپنی التمش فوج کو لیکر اِس مہم پر اقدام کرون نواب بہادر نے اُسکی عرض کو قبول کرکے فرمایا کہ جو کچھ مناسب جانو عمل مین لاؤ تب اُس سپہدار نے فوراً سب اپنی سپاہ سمیت جو واسطے لڑائی کے بیقرار اور نائرون سے انتقام لینے پر جنھون نے سابق اُسکے کمال فسادت سے کئی نفر فرانسیس کو بے سبب پانڈیچری مین فنا کیا تھا سرگرم نہی جنگ پر مستعد ہوا چنانچہ فوج فرنگ ساتھ سپہسالاری اُسی بہادر کے مع جمعیت امیرون

Marfat.com

اور اکابر دولت حیدری واسطے انتظام کے دوڑ کر خندق مین بدھرک کود پڑی اور جھٹ پٹ اُس سے عبور کر چار دیواری کو توڑ دشمنون کے مقابل ہوئی اور قتال کرنا شروع کر دیا جب مخالفون نے اِس طرح کی سختی دلاوران حیدری کی خون ریزی مین دیکھی بدون اِسکے کہ واسطے مقاومت اور مدافعت کے ہاتھ پانو ہلاوین مقتول ہوے تب فوج منصور نے گانو کو آگ لگادی اور شعلہ بلند ہوا اُسکو دیکھکر اور نشان سے گولون کے بھی جونا ُن ان بغاوت نہاد کی طرف جاتے تھے نواب بہادر کو یقین ہوا کہ وہ گانو اولیاے دولت منصورہ کی تسخیر مین آگیا اِس بات کو معلوم کرتے ہی تمام لشکر نے ساتھ ہیئت مجموعی کے حرکت کی تاکہ اُس لشکر کی جگہہ پر جہان خندق کھدی ہوئی تھی حملہ کرے لیکن جب دشمنون نے دیکھا کہ لشکر حیدری نے اُس گانو کو جو مضبوط پشتیبان لشکرگاہ کا تھا ساتھ یورش کے لیا اول باختہ ہوکر گروہ گروہ کمال ہراس اور خوف سے ہرطرف بھاگے اور پریشان و متفرق ہو گئے

بیت

گریزان ہوئے چھوڑ میدان کو
بچا لیگئے اپنی وے جان کو

چونکہ نواب بہادر جانتا تھا کہ اِس مہم مین سب دشمن جان سے ہاتھ دھوکر بہت لڑینگے اِسلئے یہ یورش پر دلانہ جسنے جرأت و دلیری سے امیران دولت حیدری کے جو اُس یورش مین مددگار تھے آب و تاب پائی تھی موجب کمال دل خوشی اور مسرت کی نواب بہادر کو ہوئی سپہدار فراسیس کو جسنے دروازہ فتح کا کھولا تھا ساتھ لقب بلند بہادر کے امتیاز و عزت بخشی اور اُسی روز شام کو اُوسے سند سپہسالاری دس ہزار سوار کی جو دولت مغولیہ مین

واسطے سردارون کے بہت بڑا مرتبہ تھا عطا کر کے اقران و امثال کا محسود اور ہانھہ منصب میر آتش یا سرخیل توپخانہ کے احترام اور احتشام کو اُسکے دوبالا کیا ہر ایک سپاہی کو بیس روپی عطا اور ہر زخمی کو جو شمار مین بہت تھے فی نفر ساتھہ روپی انعام عنایت کیا سپاہ مجروح سے صرف ایک آدمی اِس لشکر ظفر مین شہید ہوا تھا'

فرنگستانی آدمیون نے اس کشش اور کوشش سے بر آخوف دلون مین جماعہ مرھٹون کے دالا اور واسطے زیادہ کرنے ھیبت کے نواب والاجناب نے یہ مشہور کروادیا تھا کہ کئی ہزار سپاہ عنقریب فرنگستان سے لشکر حیدری مین داخل ہونے والی ہی اور اِس ھیبت و دہشت کو ساتھہ مشہور کرنے اِس غلغلہ کے کہ سپاہ فرنگستان کی سخت ستمگار اور آدم خوار ہی دوبالا کیا تھا یہ شہرہ بسبب اُس درشتی و شدّت کے جو انگریز و فرانسیس ملازم حیدری نے انتظام لینے مین اپنے سپاہ ناحق مقتول کے قوم نائر سے عمل مین لائے اعتماد مین ساکنان اُس ملک کے خوب جم گیا اِسی سبب سے جسطرف کہ فوج حیدری کا کوچ ہوتا دشمنون کے وجود سے مطلقا آدمی کا کچھ نشان نہین پایا جاتا تھا سب مکان خالی و ویران دکھلائی دیتے اور رہنے والے وہان کے جلاوطنی اختیار کر کے جنگل و کوہستان مین جا چھپتے تھے اور دور سے حسرت کی نظر دن سے یہ دیکھتے کہ اُن کے گھر تمام جلکر خاک سیاہ ہو گئے اور درخت میوہ دار زمین پر کاٹ کر ڈال دیئے گئے اور مواشی چراگاہ سب تباہ و برباد کی گئی اور بت و بت خانے جلا دیئے' بدعہدی و خیانت نائرون کی اُس درجہ کو پہنچی تھی کہ نائرون نے اصلا قول پر اُن برہمنون کے جنکو واب بہادر نے جنگل و کوہستان مین واسطے پھیرلانے کے اُنکو اپنے وطنون مین

Marfat.com

بھیجا تھا اعتماد نہ کیا تب نواب والا جناب نے اُس تمرّد و عدول حکمی کے مکافات مین یہ حکم کیا کہ جہان کہین جو کوئی اُن فراریون کو پاوے بید ربغ لٹکا دیوے اور عورتون بچون کو اُنکے اسیر کرکے غلام بناوے لیکن سختی و نرمی دونون پھیرلانے مین اُن شقاوت شعارون کو اُنکے وطنون مین بے فایدہ تھی اِسی واسطے علی راجہ وغیرہ سردارون نے متفق ہو کر نواب نامدار سے صواب اندیشی کے طریق پر عرض کیا کہ اگر سپاہ حیدری وہان سے کوٹمباتور کی طرف کوچ کرے تو شاید اِس سبب سے خوف جو نائرون کے دلون مین بیٹھ گیا ہی کم ہو جاوے قبل وہان سے کوچ کے پیشگاہ نواب نامدار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جماعت نائرون کی تمام اپنے القاب اور حقوق قدیم سے محروم کیے جاوین اور جنکا مرتبہ عزّت مین بعد برہمنون کے ہی وے سب قبائل سے اپنے پست کیے جاوین اور اُنکے کمتر طبقون کے لوگون کو بزرگان نائر تعظیم و تواضع کرین اور جیسے سب ملیباری نائرون کے آگے جلو مین دوڑتے تھے اب نائر جماعہ پریہ وغیرہ کے آگے جلو مین چلین اور جس طرح کہ اِسکے آگے صرف نائر ہتھیار باندھے مین مخصوص تھے اور کسی طبقیکو اجازت نہ تھی اب سب فرقے وطبقے کے لوگ ہتھیار باندھین اور نائر سلاح پوشی نہ کرین اور یہہ حکم عام دیا کہ جو کوئی قوم نائر کو ہتھیار باندھے دیکھے مار ڈالے'

نواب نامدار کو ایسے حکم سخت دینے سے یہہ منظور تھا تاکہ اگر بے قبائل ملیبار کے جنکو جماعہ نائر اِس سے پہلے حقارت کی نظرون سے دیکھتے تھے نائرون کے دشمن ہو جاوین اور دیکھنے سے اِس اِنقلاب دل خواہ کے دل مین خوش ہون اور سمجھین کہ جو قوم جبّار اور متکبّر اُن پر حکومت کرتے تھے ساتھ اِس ذلّت کے مغلوب ہو گئے تو اِس صورت مین بالضرور غرور نائرون کا جاتا رہیگا

Marfat.com

گر بہ حکم شدید بعد صدور کے پیشگاہ نواب نامدار سے نقاذ نہ پایا اسواسطے کہ جماعہ نائر موت کو ایسی زندگی پر ترجیح دیتے تھے اسواسطے بالضرورت نواب صاحب القاب نے ایک دستور نیا یہہ ایجاد کیا کہ جو کوئی نائرون سے دین اسلام کو قبول کرے اُسپر تمامی حقوق و رسومات قدیم اُسکے خاندان کے بحال و برقرار رہین چنانچہ اِس حکم کو سنکر بہتون نے شرفاے نائر سے اسلام اختیار کرلیا لیکن اکثر اُس قوم سے آوارہ رہے اور قبول کرنے پر پہلے حکم کے جلاوطنی کو ترجیح دی، اگرچہ بہ سبب نزدیک پہنچنے فصل خوش و خرّم کے اور رعب بیٹھ جانے اُنکے دلون مین توہّم بغاوت کا پھر جماعہ نائرون سے جو سب وطن سے آوارے گوناگون مصیبت کے مارے تھے مطلق نہین رہا تھا لیکن نواب موصوف نے حزم و احتیاط کی راہ سے کئی پلٹن و رسالے سوارون کے اُس سرزمین مین چھوڑ کئی مقام مناسب مین اُنکو تعین کیا تا ضرورت مین ایک دوسرے کی کمک و مدد آسانی سے کرسکین اور باقی پیادون کی سپاہ کو مادیگھری کے متصل رہنے کو حکم کیا اور خود بدولت و اقبال صرف جماعہ سوارون کو ہمراہ لئے کوئنبا تور کو کوچ فرمایا،

رشک لیجانا جماعہ مرہٹون کا نواب بہادر کی تسخیر و فیروزی پر ملک ملیبار مین اور لشکر کشی کرنا بت نور پر

طبقۂ مرہٹہ جو بہ سبب نزدیک و متصل ہو جانے سرحد مملکت حیدری کے اُنکے ملک سے رشک کی آگ مین جلتے تھے موافق درخواست کرنے بدنوریون کے واسطے اُنکے امداد و اعانت کرنے کے در بارہ دست درازی نواب بہادر

Marfat.com

سال سترہ سو نرسٹھ عیسوی مین ایک لشکر جرّار ساتھ ہزار سوار و پندرہ ہزار پیادے کا جمع کرواسطے تسخیر کرنے ملکون کو نواب والا مناقب کے روانہ کیا نواب نامدار نے افواج مرھٹہ کا مقابلہ نکرنا مصلحت وقت جان محافظت پر شہر مدّنور کے ہمّت مصروف کی چنانچہ وہ نامدار آغاز موسم برسات تک دفعہ کرنے پر افواج غنیم کے بخوبی قادر رہا جب موسم برسات آگیا مرھٹے محاصرے سے اُس شہر کے ہاتھ کھینچ کر پھر گئے ،

لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر
کا راجہ چینل درگ وغیرہ پر ،

سنہ سترہ سو پنجاہ عیسوی مین نواب بہادر نے محال پر پالیکاردن اور راجہ چیتل درگ کے لشکر کشی کی اور اُس نواح کو بہت آسانی سے اپنے تصرّف مین لایا لیکن جب قلعہ چیتل درگ کو پانچ مہینے تک محاصرے مین رکھا سب اور ضروریات کے فتح کرنا اُسکا دوسرے وقت پر موقوف رکھا۔ پھر آیا اور عمال آیندہ دوبارہ وہان جا اُس قلعہ کو محاصرہ کر فتح کیا ،

Marfat.com

ازکتاب فتوحات حیدری
تالیف کردہ لالہ کھیم نراین

کوچ کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا واسطے تنبیہ نواب عبدالحکیم خان حاکم شانور کے اور شکست پانا خان موصوف کا

قبل اِسکے کہ نواب بہادر نے واسطے استیصال کرنے رانی بدنور کے کوچ فرمایا عبدالحکیم خان حاکم شانور نے دو ہزار سوار و چار ہزار پیادے واسطے کمک اُس رانی کے بھیجے تھے اور خود کنارے پر مدّی بلّاری کے اپنے لشکر جمعیت دیرہ کر رسد مارنے مین لشکر حیدری کے مشغول رہا تھا چنانچہ ہیبت جنگ بخشی حضور سے واسطے مقابلے خان موصوف کے مامور ہو کر ہمیشہ افغانون کے ساتھ بازار زد و کشت کا گرم رکھتا اور خان مذکور ہرچند سعی کرتا تھا کہ ہیبت جنگ کی فوج کو گھیر اُسکا کام تمام کرے لیکن وہ دستم دل فضل ایزدی پر تکیہ کر اُس سے دلیرانہ لڑتا رہا چونکہ جمعیت مخالف پناہ مین ایک گھنے جنگل اور کھائیون مین پہاڑ کے چھپکر قابو پا اُسپر حملہ کرتی تھی اِسواسطے ہیبت جنگ کی کوشش اُس لڑائی مین فائدہ نہ بخشتی اِسی طرح دو برس کے عرصے تک دونون لڑتے بھڑتے رہے اور فتح و شکست کسی طرف کی متمیز نہ ہوئی بعد برسے عرصے کے جب نواب والاجناب کو بندوبست سے ملک بدنور کے اور دوسرے قلعون کی تسخیر اور اُس نواح کے راجونکی گوشمالی و تنبیہ سے اطمینان و فراغ کلی حاصل ہوا چون جسارت کرنا عبدالحکیم خان کا مزاج اقدس پر ناگوار ہوا تھا ایلغار کے طور پر بافوج قاہرہ کوچ کر رات کو ہیبت جنگ کی فوج سے ملحق

Marfat.com

ہوا اور پیادگان کرناٹکی و دکھنی پلٹن اور سواران خنجرگذار و توپخانہ آتشبار
کو کمین گاہ مین رکھ پندارونکے سوارون کو یہہ حکم کیا کہ پٹھانون کے مقابلے مین جاکر
اُن اجل گرفتون کو جنگ زرگری سے توپخانہ کے منہہ پر لگالادین صبح کے وقت
جب سوار پندارون کے لڑائی کے میدان مین نمایان ہوے جماعہ افغان جو
لشکر منصور کے وہان پہنچنے سے بے خبر تھے اِن سواروںکو ہیبت جنگ
کے سوار سمجھکر دلیرانہ آگے بڑھے پندارے حکمت عملی سے جنگ زرگری
کرتے ہوئے اُنکو کمین گاہ کے مقابل لگالائے یکایک گلہ ازانِ سحرپرداز اور
تفنگچیان قادر انداز نے توپون اور بندوقون کی شلک سے بہتون کو
اُڑا اور کتون کو خاک پر لٹا دیا اور جو کچھ باقی بچ کر بھاگ چلے تھے
اُنکو سوارون نے تلوار و نیزے سے عدم کو روانہ کیا نواب عبد الحکیم
خان نے جب رایات نصرت آیات نواب بہادر کے وہان پہنچنے سے
اطلاع پائی سب خیمے اسباب توپ خانے جو جہان تھے وہین چھوڑے
حواس شانور کے قلعہ کی طرف بھاگا نواب مستطاب نے بہ مژدہ سن
شادیانے فتح کے بجوادئے اور سواران تازہ زور کو یہہ حکم فرمایا کہ گھوڑے
اُٹھا فراریون کا تعاقب جہان تک دے جاوین کرین چنانچہ سوار بموجب حکم
پاشنہ کوب اُس قلعہ تک گئے اِس اثنا مین نواب فریدون فرخ دبہ دولت
و اقبال وہان پہنچا اور حکم محاصرہ کرنے قلعہ اور دمدمے بنانے کا کیا نواب
عبد الحکیم خان کو جب یہہ یقین ہوا کہ اب فکر قلعہ داری کی کرنا دروازہ سلامتی
وزندگی کا اپنے اوپر بند کرنا ہی اور ایسے فولاد بازو سے پنجہ کرنا اپنے ساعد و بازو
کو توڑنا اپنے کردار سے پشیمان و نادم ہو عاجزی کرنے لگا اور اپنی جان کے
بچانے کے لئے ایک کرور روپی دینا کیا نواب بلند اقبال اگرچہ دلیری اور

Marfat.com

حسنا خی سے مشار الیہ کے آزردہ خاطر تھا رحم اور مصالحت کی راہ سے درخواست اُسکی قبول کی پرخان مذکور سے آس قدر زر نقد کا سرانجام نہ ہو سکا اِسلئے سارا اسباب اپنے توشک خانے کا جو جمع کیا ہو احکام سلف کا تھا سہ دیلان کوہ تمثال اور اسپان صبا رفتار اور اتوا ب قلعہ شکن زر نقد صحبت حضور مین بھیجا نواب عالیقدر نے وہ سب لے وہان سے کوچ کیا اور اِس احتیاط سے کہ مبادا خان مشار الیہ کسی کے اغوا سے پھر اپنی کملی سے باہر پانون پھیلا دے تھانہ مستحکم اپنی طرف سے مقام بنکاپور وچرونی وہرونی وہرونی مین جو توابع شانور کے تھے بیٹھا کر سامان کھانے پینے اور لڑائی کا بہ قدر مناسب ہر مقام مین طیار و آمادہ رکھوا دیا اور خود بدولت و اقبال سوار غربی نگر مین پہنچکر مقام کیا اور بندوبست مین قلعون کے جو متعلق بدنور کے سواحل دریا پر واقع ہین مشغول ہو ہیبت جنگ بخشی کو یہہ حکم فرمایا کہ بہت سی فوج لیجا کر صوبہ سرا کا نظم و نسق عمل مین لاوے اور زر واجب سرکار کا اُس ملک کے راجاؤن سے وصول کرے بعد چند روز کے مرزا حسین علی بیگ جو چھوٹے شاہزادے کریم شاہ کا برادر اماموں تھا واسطے تسخیر کرنے بسواری درگ کے رخصت پاکر ساتھ بھاری فوج کے روانہ ہوا جب اُسنے ساحل پر پہنچ کر دیکھا کہ قلعہ بسواری درگ دریا کے کنارے سے دو میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے اوپر دریا مین واقع ہی اور دریاے شور کا پانی چارون طرف سے اُسکے محیط تسخیر اُس قلعہ کی لڑائی سے مشکل جان کر کشتیون پر سب اپنے مردان کاری سمیت بیٹھ دامن کوہ مین پہنچ ایک خط متضمن وعید نافرمانی و وعدے اضافہ مناصب و جاگیر پر اور مفصل حقیقت پر اسیر ہونے رانی اور فتح ہو جانے پر سب قلعجات اُس ملک کے اور قصد پر نواب بہادر کے واسطے تسخیر اُس

Marfat.com

قلعہ کے لکھکر ایک سفیر دانا کے ہاتھ پہاتر پر اُس قلعہ مین بھیجا وہان کے قلعہ دار نے پڑھنے سے اُس پروانہ وعدہ و عید آمیز کے بہت خوف کھا کر امان مانگی اور بعد تین روز کے قلعہ مرزا حسن علی بیگ کو تسلیم کیا مرزا موصوف نے سب مال اسباب ذخیرہ کئے ہوے شوم سنگر متوفّا کو جو شوہر رانی کا تھا جس مین دس صندوق بھرے ہوئے مروارید شاہوار و یاقوت و لعل آبدار سے اور دس صندوق بھرے ہوئے زیور مرصّع بیش قیمت سے اور دو عدد جھول ہاتھی کی جس مین کلابتون و ابریشم کی جگہ چاندی اور سونے کے تارون سے گل دوزی کی ہوئی تھی اور دو عدد زنجیر طلائی اور دو عدد گلوبند مرصّع واسطے آرایش گردن ہاتھیون کے اور دو عدد زین مرصّع بیش قیمت تھے تصرّف مین لاکر اپنی طرف سے تھانہ اُس قلعہ مین بیٹھا وہان سے مراجعت کی اور قدم بوس سے نواب معلّا القاب کے سرفرازی حاصل کی اور صلہ مین اس خدمت نمایان کے حضور سے عطیّہ جزیل پاسرخرو اور ہم۔ چشمون کا محسود ہوا نواب والاجناب کو جب انتظام کرنے سے ملک بدنور کے اطمینان کلی حاصل ہوا قلعہ مرجان واگنور مین جو تعمیر کیا ہوا سیف الملک (یکی از امراے عادل شاہیہ) کا تھا اور کوتوال بندر وسدا شیو گرہ و منکی مولیر و دھنادروا بنگل مین جو قلب مکانون سے اُس ملک کے ہمین اپنے تھانے بیٹھا طرف دارالحکومت سریرنگپتن کے فتح و فیروزی کے ساتھ معاودت فرمائی اور سایہ ہما پایہ کو اپنے سرون پر منتظر ان قدوم میمنت لزوم کے دالا ہیبت جنگ بخشی جو حضور انور سے شرف رخصت حاصل کرواسطے انتظام نواح صوبہ سرا کے گیا تھا اُسنے پہلے تو کنک گری پر تاخت کردو لاکھ روپی پیشکش اور خراج سہ سالہ کا باقی وہان کے راجہ سے وصول کیا پھر ہربن ہلّی کی طرف متوجہ ہوکر وہانکے حاکم سے چھ لاکھ

Marfat.com

روپی سرض وصول مین لاچینتل درگ کی طرف کوچ کیا اور وہان کے راجاؤن
سے چودہ لاکھ روپی لیکر راے درگ کے سواد مین پہنچا وہان کے راجہ سے
جب پیشکش کے روپی طلب کیے اُسنے عذر ناداری کا پایمالی ملک کو ظلم
سے راجہ بلّاری کے بیان کر پیشکش کے روپی دینے مین تساہل و تغافل کیا
ہیبت جنگ کی خاطر پر اُسکا عذر ناگوار گذرا اور واسطے چشم نمائی کے قلعہ
آنیگل کو جو مضافات سے راے درگ کے ہی محاصرہ کیا وہان کے راجہ نے
حمیّت ننگ و ناموس کے باعث پانچ چھ سو سوار و دو ہزار پیادے کی
جمعیّت سے لڑنیکو مستعد ہو قطع کرنے پر راہ رسد کو لشکر ہیبت جنگ
کے سعی کی اِس اثنا مین پروانہ نواب بہادر کا بخشی ہیبت جنگ کو
اِس مضمون کا صادر ہوا کہ ایک ہزار جوان قوی و چالاک اپنے لشکر
سے منتخب کرکے بے تحیاروں کے حضور مین بھیج دے ہیبت جنگ
نے بموجب حکم ایک ہزار جوان بے سلاح اپنی فوج سے چن اور پان سو
سوار و دو پلٹن سپاہی واسطے اُنکی حفاظت کے ہمراہ کرحضور عالی مین روانہ
کیا جب اُس جماعت نے دو فرسنگ کے فاصلہ پر جا ڈیرے کیے راجہ کے
سوار رات کو جنگل سے نکل اُس سونی ہوئی جماعت پر غفلت مین آ توٹے
اور کوئی دقیقہ خونریزی و قتل کے باب مین باقی نہ رکھا اور بہتون کو اُن
جوانان بے سلاح سے بار ہا سستی سے ہلکا کیا اگرچہ سواران بدرقے ساتھ
پلٹنون کے متّفق ہو کر بندوقونکی شلّک کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور وے
لوٹیرے راجہ کے ملازم جدھر سے آئے تھے اُدھر کو صحیح و سالم چلے گئے
علی الصباح جب وہ سانحہ عبرت افزا ہیبت جنگ نے سنا اپنی فوج کو طیار کر
راجہ کے سوار و پیادونکی جماعت کو جا گھیر لیا اور ہزارون آدمی کو ذلّت اور

Marfat.com

خواری سے مار دالا اور ایک خط اِس مضمون کا اُس راجہ کو لکھ بھیجا کہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ حضور مین نواب بہادر کے تمہارے گناہون کا کچھ عذر معقول لکھکر فکر تمہارے جان و مال و ناموس کے امان کی کرین مگر اب تمہاری اِس شوخی و گستاخی سے ہمکو معلوم ہوا کہ تمہاری عافیت کا زمانہ آخر ہوا اور برے دن آ پہنچے. بہرحال اب نوبت رفق و مدارا سے گذر چکی تم اب اپنی سزائے لایق و قرار واقعی کو پہنچائے جاؤگے اُس خط کے پڑھتے ہی راجہ کا زہرہ آب ہو گیا اور جانا کہ دوسری فوج تازہ زور ہیبت جنگ کی کمک کو حضور سے آویگی تب اُسنے لاچار ہو امان مانگی اور اپنے دیوان کو چھ لاکھ روپی کے ساتھ ہیبت جنگ کے پاس بھیجا وہ شجاع دیوان کو مع زرپیش کش ساتھ لے سعادت ملازمت مین پہنچکر مقصنی المرام ہوا'

کوچ کرنا مادھوراو پیشوا کا پونان سے واسطے انتزاع کرنے ممالک محروسہ نواب حیدر ملی خان بہادر کے اور اُسکا ناکام پھر جانا اور مسخّر کرنا نواب نامدار کا اور چند قلعون کو'

جب بالاجی راو حاکم پونان کا بعد مارے جانے اُسکے دو بیٹون کے بسواس راو و شمشیر بہادر جنھین سدا شیو پنڈت عرف بھاؤ کے ساتھ تسخیر کرنیکو ممالک دھلی و لاہور کے مع حشر بیشمار پیادہ و سوار بھیجا تھا اُس جنگ مین جو متصل پانی پت کے درمیان اس لشکر اور افواج احمد شاہ درّانی کے واقع ہوئی تھی اور اُس لشکر بیشمار کا کچھ اثر باقی نرہا سُنتے ہے اُس واقعہ ہایلہ کے مجنون ہو کر تھوڑے دنون مین (چنانچہ اگلے ورقون مین مسطور ہوا) مرگیا تب

Marfat.com

مادھوراو بالاجی راو متوفّا کا بیٹا پونا ن کی مسند حکومت پر بیٹھا چونکہ ان دنون ظنطنہ شوکت وجاہ نواب حیدر علی خان بہادر کا اور شہرہ اُسکی تسخیر کرنے کا ملکون کو مادھوراو کے کان مین پہنچا بباعثہ طمع ساتھ ایک لاکھ سوار اور ساتھ ہزار سپاہیان پیادہ اور سوارا ن پندآرہ اور پچاس ہزار پیادگان تفنگچی دکھنی کے مصحوب علی بہادر پسر شمشیر بہادر اُسکی فوج سمیت سمہ اپنے توپخانہ عظیم پونا ن سے طرف کرناٹک بالا گھاٹ کے متوجّہ ہوا اور پہلے شانور مین پہنچ وہان کے حاکم کو جو اصل فساد و منبع عناد تھا اُس مُہم مین اپنے ساتھ لیا جب سوادمین چیتل درگ کے خیمہ کھڑا کیا وہان کا راجہ زمینداری کے دستور مستمر پر چلا اور اُسکے ساتھ مل گیا جب صوبہ سرا مین داخل ہو کر قلعہ کے محاذی علم اپنے لشکر کا بلند کیا میر علی رضا خان نے جو وہان کا ناظم تھا متحصّن ہو کر بارہ روز بازارِ جنگ توپ و تفنگ سے گرم رکھا آخر کو مقابلہ ایسے بڑے لشکر کا اپنی طاقت سے زیادہ دیکھ قلعہ مادھوراو پیشوا کو سپرد کر آپ اُسکی نوکری اختیار کر لی اور مادھوراو نے جو ایک مرد زیرک تھا میر موصوف کو بہت عزّت کے ساتھ اپنے لشکر مین جگہ دی پھر مادھوراو نے وہان سے مادیگھری کی طرف کوچ کر ایک مہینے کے عرصے مین جنگ وجدل سے اُس کو ھستانی قلعہ کو مسخّر کیا،

جب یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی ہم پنچین دارالامارت سرینگپٹن سے کوچ کر کے بنگلور مین آیا اور اُسکے قلعہ مین ساز و سامان جنگی اور آذوقہ لشکری جمع کر پھر طرف مقرّحکومت کے معاودت فرمائی اور چونکہ فوج مرہٹے کی بہت بڑی تھی اپنی فوج کو اُس الاو کا پتنگا بنانا آئین ہوشیاری سے بعید جان اپنے خاص رسالے کے سوار اور پنڈارون کو یہ حکم فرمایا کہ دے سب درمیان گھنے جنگل ماگری درس کے چھپکر مرہٹے کی لشکر پر دو آمارا کرین اور جتنا ہو سکے اُسکے تاراج

Marfat.com

مین کوتاہی نکرین اور آپ خود دارالحکومت کے قلعہ مین داخل ہو اُسکے گرد بہت سی کمین گاہ سا تھ توپون اور بندوقون کے مستحکم کر کے منتظر فضل آلہی کا رہا اِس ضمن مین مادھوراو مرہٹی درگ کے سوادمین پہنچ ایک خط اپنا ترغیب و تہدید آمیز سردار خان قلعدار کے نام پر جو فدوی جان نثار سرکار حیدری کا تھا لکھکر قلعہ مین بھیجا سردار خان جو مرد باوقار و عالی خاندان اور بارہا اُسکی شجاعت کا زر کسوٹی پر امتحان کے کامل عیار نکلا تھا اپنے ولی نعمت قدیم سے پھر جانا اور قلعہ کو بلے لڑے بھڑے غنیم کے حوالے کرنا عار و ننگ جان اُس خط کے جواب مین کئی گولے قلعہ سے پیشوا بہادر کی ضیافت کی نقریب مین مارے مادھوراو نے اُس قلعہ دار کی دلیری سے سخت غضب مین آ اپنے لشکر کے دلاورونکو حکم کیا کہ برج و دیوار قلعہ کے ڈھانے کی فکر چھوڑ سب یکبارگی حملہ کر کے پہاڑ پر چڑھ جائین اور قلعہ کو مسخّر کرین چونکہ نوکرون کو اطاعت سے چارہ نہین کئی ہزار سوار نے گھوڑون سے اوتر تفنگچیون کو ہمراہ لے دامن ہمّت کا کمر مین باندھ پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا جب یہ خبر سردار خان کو پہنچی اُس بہادر رستم جگر نے اپنے رفیقونکو اور کئی ضرب توپ ہمراہ لیکر قلعہ سے نکل توپون کے گولون سے بہتونکو اُڑا دیا اور اکثرون کے سینہ کو جنھون نے مانند بھڑون کے اپنی بھن بھناہٹ گنبد فلک مین ڈالی تھی شہد کے چھتے کی طرح شبک و سوراخ سوراخ کیا اور جو متصل آگئے تھے اُنکو طعمہ شمشیر برّان اور خنجر جان ستان کا بنا یا باقی ماندہ یہ حال دیکھ پہلے فراری ہوے پر دوبارہ کمک تازہ زور کے پہنچنے سے قوّت حاصل کر اخوان الشیاطین کے مانند اُس بہادر فلک سا پر ارادہ چڑھنے کا کیا مگر سردار خان فرشتہ خصال نے ساتھ مارنے شہاب ثاقب بان و تفنگ کے ایسا اُنکو سنگسار کیا کہ ہزاردن اُن مین سے

Marfat.com

شہباز اجل کے پنجے مین گرفتار ہو گئے لاشون کی ڈھیر لگ گئی تیسرے روز مادھوراد پیشوا نے غیرت کو کام فرمایا اور خود ہاتھی پر سوار ہو نکل کر اپنی تمام فوج کے سرداردن کو حکم کیا کہ سب جان سے ہاتھ دھو کر ایکبارگی قلعہ پر حملہ کرین سردار خان اس مرتبہ بھی پاس نمک کو حفاظتِ جان پر مقدم رکھہ مردانہ پیش آیا اور ایسے گولے اور گولیان توپ و بندوق سے برسائین کہ کسی کو پہاڑ پر چڑھنے نہ دیا اور جو چڑھا فاد عدم و فنا مین گرا مادھوراد پیشوا یہ حال دیکھہ شرم کے عرق مین غرق ہو گیا بجز اسکے اور کچھ چارہ نہ دیکھا کر راجہ چیتل درگ کئی شخص کو جو اُس پہاڑ کی راہون سے واقف تھے واسطے فتح کرنے اُس قلعہ کے نام زد و مامور کرے چنانچہ یے لوگ جس حالت مین سردار خان غنیم کے مقابلے مین مشغول تھا قلعہ کی فصیل پر نردبان لگا کر چڑھ گئے اور کتنے سپاہیون کو جو قلعہ مین تھے مار ڈالا سردار خان نے جب بلا کے سیلاب کو اپنے گرد آتے دیکھا لاچار ہو با کمال جانبازی دشمنون سے مقابلہ کیا سب اُسکے رفیقون نے جام شہادت کا پیا اور اُسنے خود زخم کاری کھا کر خون تازہ کو روے شجاعت کا غازہ بنایا مادھوراد نے خان شجاعت نشان کی یے جانبازیان دیکھہ اُسکو رزم گاہ سے اپنے پاس بلا کر بہت سی تعظیم و تکریم کی اور اُسکی پردلی و مردانگی کو بہت سا سراہا اور اپنے لشکر مین رہنے کو اُسے جگہ دی اور ماہر جراحون کو واسطے اُسکے مرہم پٹی کے تعین کیا اور دوسرے روز اپنا تھانہ اُس قلعہ مین بٹھا کر آگے بڑھا اگرچہ پنڈارے اور سواران رسالہ خاص حیدری جنکا مامور ہونا واسطے غارت گری لشکر مرہٹے کے آگے لکھا گیا ہی غارت گری مین لشکر مرہٹہ کے کسی طرح سے کوتاہی نکرتے تھے مگر چون حشر مرہٹون کے لشکر کا مور و ملخ سے زیادہ تھا اِس لیے اُس قدر زدوکوب سے اعدا کی شت کو شکست نہ پہنچی تھی

Marfat.com

مادھو راو نے جب بتدریج و تامّل بندوبست بالاپور کلان کا عمل مین لایا تب اِس نیّت سے کہ پہلے اُن قلعجات اور پرگنون کو جو اطراف مین دار الحکومت سرینگپٹن کے ہمین اپنے دخل مین لاوے پھر دار الحکومت خاص کی تسخیر کرنیکا ارادہ کرے بالاپور خورد کی طرف عنان عزیمت کی پھیری جب اُس مقام کے قریب پہنچا بدر الزمان خان وہان کا قلعہ دار اُس لشکر انبوہ کا مقابلہ نہ کر سکا ناچار قلعہ کو مع سب کارخانجات غنیم کو تسلیم کیا اور غنیم سے رخصت لیکر کڑپہ کی طرف چلا گیا مادھو راو پیشوا نے بعد تسخیر کرنے اُس مقام کے کولار کی طرف متوجّہ ہو نواب دلاور خان جاگیردار سے کچھ روپیہ لیکر اُسکی جاگیر بحال رکھی اور کوہ مراکال کو جہان حیدری تھانہ تھا محاصرہ کرکے یورش متواتر مین اُسکو مسخّر اور وہان کے قلعہ دار کو سب متحصّنون سمیت قتل کرکے گرم کنڈہ کی جانب تاخت کر اُسکو بھی بزور فتح کیا اور میر علی رضا خان کو جو اُسکی ملازمت مین حاضر اور کئی پشت سے وہ اُس حدود کی تعلّقہ داری کرتا چلا آتا تھا اُسی جاید اد مین واسطے نوکر رکھنے ایک ہزار سوار تین ہزار سپاہی کے حکم دے کر اُسطرف سے پھرا جب جاسوسان معتبر کی زبانی یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی حمایت ایزدی کو اپنا پشتیبان سمجھ سب سواران جگردار ہر برشکار کوہراے کوماکرتی کے جنگل مین ٹھہر کر وقت و قابو کا منتظر رہا اچانک غنیم کی فوج کے ہراول نے ساتھ جمعیّت پچاس ہزار سوار اور پیادون اور بڑی بڑی توپون کے کمین گاہ سے نواب بہادر کے غافل متصل اُدری درگ کے آکر ڈیرہ کیا اِس ارادے سے کہ دوسرے روز وہان سے کوچ کر دار الامارت سرینگپٹن کے قلعہ کو محاصرہ کرے نواب بہادر نے اِس نوبہ کو سن تمام دن اُس صحرا مین بسر کر آدھی رات کو اُس ہراول کے پیچھے

Marfat.com

سے آکر شب خون مارا اور اُن خون گرفتون کو جو بے خبر بستر خواب آسایش پر سوتے تھے خواب عدم مین سولایا لشکر فیروزی اثر کے بہادرون نے شجاعت اور حمیت کو کام فرما ہزارون مردان بہادر کو قتل کیا تیر کی ترنگ اور تلوار کی صلیل اور گھوڑون کے ہیبل اور مردون کی للکار سے ہنگامہ روز محشر کا برپا ہوا

نظم

کرون کیا بیان ماجرا سے ستیز کہ برپا تھا اُس جا پر اک رستخیز
سر و حلق مردان جنگ آزما تہ و دم خنجر و تیغ تھا
روان خون تھا مانند دریاے آب سر پہلوانان تھے مثل حباب
جوان مرد جتنے تھے اُس فوج کے سبھی دفعتہً وان پہ مارے گئے
ہوے کشتہ اعدا بہت وقت جنگ زمین خون سے یکسر ہوئی لال رنگ
کوئی لوٹتا تھا پر اخاک پر کوئی کھا کے نیزہ گرا آ کر
ہوے کشتہ جتنے کرون کیا بیان سوا اُس کے کچھ نہ وان تھا عیان
مظفر ہوئی غازیونکی سپاہ ہوئی فوج یونان سراسر تباہ

آخر کار باقی فوج بہ سبب نہ پہنچنے وعدہ موت معین کے اپنے ہتھیار و گھوڑے چھوڑ بھاگی اور اُس مہلکہ سے جان بچا اپنا بہت سا مال و اسباب عوض مین نیم جان کے چھوڑ گئی تب نواب نامدار نے نقارہ فتح کا بجوایا اور صبح کے وقت غنایم کو ضبط مین لا غازیان اسلام کو صلہ و انعام شایستہ دے مابقی سر برنگین کو روانہ فرمایا، جب اِس شکست کی خبر مادھو راو کو پہنچی رنگ چہرہ کا اُسکے اُڑ گیا مارے کوفتہ کے مانند بیمج و تاب کھانے لگا اتفاقاً اُسی وقت پانچ چھ ہزار سوار جو حسب الحکم اُسکے بارا محال کی طرف تاخت کو گئے تھے حیدری پندارون کے ہاتھ سے خستہ و پریشان حال مسلوب المال اُسکے لشکر

Marfat.com

مین جا داخل ہوئے اُنکا بہ پریشان حال دیکھنا زیادہ تر موجب رنج و کاہش کا مادھو راو کو ہوا پر یہ بات و ائی کے نام کی غیرت کے سبب ایسی ناکامی سے پونان کو جانے کا لاچار ساتھ دل سوگوار و چشم اشکبار کے مقام چنتامنی سے کوچ کر داسن کوہستان انباجی درگ مین مانند جمادات کے بے حس و حرکت ہو کر اقامت کی جب یہ خبر نواب بہادر کو جو عقل کامل اور اقبال شامل رکھتا تھا معلوم ہوئی مآل کار کو خرد خدا داد کی میزان مین تولا اور یہ سمجھکر کہ دو سال کے عرصے سے تمام ملک متعلق دارالامارت مرھٹون کے لشکر سے پامال ہو رہا ہی اور اُس مدت مین اُنکی تاخت و تاراج کے باعث دانہ کیا بلکہ گھاس بھی زمین پر اُگنے نپائی اِس صورت مین اگر چندے اسی طرح لڑائی بھڑائی اِس ملک مین قایم رہیگی تو رعایا کا حال بہت ابتر و خراب ہو جائیگا اور بزرگون نے فرمایا ہی کہ صلح و صلاح بہرحال جنگ و جدال سے بہتر ہی چنانچہ موافق حکم رائے صواب نمائے کے ایک شخص کو جو شیر محفل خاص اور محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کا تھا عہدے پر سفارت کے منصوب فرما کر ایک نامہ اِس مضمون کا مادھو راو بہادر کو لکھا کہ دنیا ایسی متاع نہین ہی جسکے لیئے دو عاقل باہم نزاع کرین اور رعایا و برایا جو بدایع ودایع ایزدی ہین اُنکو عبث پامال کرنا اور لوٹنا اور خون ناحق کے گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر ڈالنا جوانمردان حق شناس کی آئین سے بہت بعید ہی اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب تک ایک رمق بھی اِس طرف کے مجاہدون کے تن مین باقی رہیگی تمہارے لشکر کو آرام و راحت سے بہرہ لینے نہ دینگے اور اگر سو برس اِس کوہستان مین سر ٹکرا ؤگے تو بھی ممکن نہین کہ تمہاری ریاست کا نقش اس ملک مین درست بیٹھے اسواسطے صلاح دولت اسی مین ہی کہ آپ

Marfat.com

پونان کو ساتھہ خبر و عافیت کے مراجعت کرین اور اگر تھوڑے روز اور خوشامدیان خانہ براندازکی اِغوا سے اپنے دارالملک سے دور اِس ملک مین تاخیر کرینگے دشمنون کے ہاتھہ سے جو سرصّد فرصت ہمین اُس ملک مین رنگ رنگ کے فتنہ و فساد سر اُٹھاوینگے تب سوائے افسوس و ہاتھہ ملنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا بلکہ دارالحکومت تک پہنچنا دشوار ہو جائیگا اور چونکہ عالم اتحاد مین دوستانہ ضیافت کرنا مناسب ہوتا ہی اِس لئے کچھ نقابس اور کچھ روپی نقد بھیجے گئے ہمین اُسے قبول کر اپنے دوست دار کو مشکور کیجئے والسلام جب نامہ مصالحت ختامہ مہرخاص سے مزّین و مرتّب ہو چکا مبلغ سات لاکھ روپی نقد اور کچھ نقابس اقمشہ کے ساتھہ۔ جو دو تین روز کے آگے مادھوراو کی فوج ہراول سے لوٹ مین ہاتھ لگے تھے منتخب کرواسطے مادھوراو کے ہدیہ کے طور پر سفیر بانہ بیر کو حوالہ فرمایا گیا اُس فدوی اخلاص شعار نے سب نقد اور اجناس مع نامہ مادھوراو کی خدمت مین پہنچایا مادھوراو تو ایسے مایدہ پر فایدہ کے حاصل ہونے کی دعا ہی مانگ رہا تھا نامہ و نقود و اقمشہ کے وصول ہونے کو فتح غیبی سمجھہ۔ نواب بہادر کے ارشاد کو دامن جان مین باندھا اور نواب بہادر کی طرف کے اسیرون کو انعام و خلعت دے کر سفیر مذکور کے ساتھہ روانہ کر خود فی الفور وہان سے پونان کی طرف کوچ کیا جب میدان ملک کا مرہٹہ کی فوج سے خالی ہوا نواب بہادر نے مادھوراو کے پیچھے پیچھے بالاپور خورد کی طرف کوچ کیا اور وہان پہنچکر رعیتون پر جو مرہٹون کے ہاتھہ سے ستم رسیدہ ہو رہی تھین توجّہ کی نظر مبذول کی اپنی سرکار سے زر نقادی دے خراج یکسار معاف کر سب کو خوش کیا پھر خود بدولت و اقبال بنگلور کی طرف عنان تاب ہوا اُن سوانح سے جو اِس مقام مین وقوع مین آئے ایک یہ بھی کہ

Marfat.com

علی زمان خان نا بطہم زلف بدر الزمان خان نے وکالت مین محمد یوسف کمیدان قلعہ دار مدھرا کے جسکو نواب محمد علی خان نے بغاوت مین متہم کرکے واسطے استیصال اُسکے فوج بھیجی تھی نواب بہادر کے حضور مین حاضر ہو کر مدد طلب کی لیکن چونکہ ضمیر منیر مین ارادہ انتظام کرنے نواحی بنگلور و صوبہ سرا کا مصمم ہو گیا تھا علی زمان خان کو حکم حاضر باشی کا ہوا جب وقایع کی فردون سے معلوم ہوا کہ نواب محمد علی خان نے محمد یوسف کمیدان کو پکڑنے کے واسطے قلعہ مدھرا فتح ہو گیا نواب بہادر نے علی زمان خان کو جو نہایت حسیم الخلقت گھوڑے کی سواری سے معذور تھا ایک فیل فلک شکوہ مع عماری اُسکی سواری کو عنایت کیا اور مذیمان خاص کے زمرہ مین ممتاز فرمایا اُنھین دنون مین فیض اللہ خان ھیبت جنگ نواب دلاور خان سابق صوبہ دار سرا کا داماد اپنے خسر سے ناخوش ہو سایہ دولت حیدری مین پناہ جو ہوا تھا جب اُسنے اُن روزون بہ سبب رفع ہو جانے فساد مرھٹون کے خاطر انور کو نواب بہادر کے خوش دیکھا فرصت کے وقت مین اپنے دعوی کو ظاہر اور اپنے خسر کو طغیان مین متہم کرکے مزاج کو نواب بہادر کے برہم کیا اور آپ ساتھ چند سوار اور ایک فیل کے واسطے حاضر لانے نواب دلاور خان کے پیشگاہ حیدری سے کو روانہ ہوا دلاور خان جو مرد جہاندیدہ تھا بے تامل حضور مین حاضر ہو کر اپنے داماد کی کیفیت مفصل حضور مین ظاہر کی اور ھیبت جنگ کے لڑکون کو جنھین ہمراہ لیے لایا تھا حاضر کیا نواب بہادر نے باتون کو دلاور خان کے سچ یقین کر لڑکون کو آگے فیض اللہ خان کے بھجوا دیا اور دلاور خان کو حکم فرمایا کہ چونکہ فیض اللہ خان تربیت طلب ہی نصیحت کرنے مین اُسکے خاطر عاطر مصروف رکھا چاہیے بعد اِس گفتگو کے نواب دلاور خان علیحدہ ایک خیمہ مین جو موافق حکم کے ساتھ فرش

تفیس اور سامان مایحتاج کے مرتّب و آراستہ ہوا تھا داخل ہوا اور دونون وقت نواب کے ساتھ الوان نعمت مین شریک ہوتا تھا علاوہ اُسکے سرکار کے دیوان کو یہہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک نواب دلاور خان بشکر مین تشریف رکھین ایک ہزار روپی ہر روز واسطے مصارف ضروریہ کے سرکار سے پہنچایا کرے اور از بسکہ خاطر انور نواب دلاور خان کی ملاقات سے مسرّت اندوز ہوی نواب نور الابصار خان کو جو نواب دلاور خان کا بھتیجا تھا اپنی دامادی کا افتخار بخشا اور بہت سامان جہاز کا جو لایق سلاطین کے اور فایق اوپر رتبہ اعاظم و اکابر کے تھا عنایت کر سرفراز کیا بعد تھوڑے روز کے خود بہ ولت چھ مہینے تک نواحی بنگلور و مدن پلّی و کیسر مین تشریف رکھ راجگان سرکش و متمرّد کنٹین قرار واقعی سزا کو پہنچا مستقر حکومت کی طرف رونق افزا ہوا اور دو برس کے عرصے تک کسی طرح کے فتنہ و فساد نے اطراف و جوانب مین سر نہ اُٹھایا بڑی دل جمعی سے ہمت عالی کو آراستہ کرنے پر سپاہ جنگی اور جمع کرنے پر ہتھیار و سامان حرب کے مصروف رکھا اور اُسی زمانے مین خبر فوت ہونے محمد عمر کمیدان کی حضور مین پہنچی نواب بہادر نے اُسکے لڑکے کو جسکا نام محمد علی تھا بمقتضاے بندہ نوازی اُسکے باپ کی جگہہ کمیدانی پر اُسی رسالون کے منصوب و مقرّر فرمایا'

Marfat.com

پہنچنا رگھناتھ راو پیشوا کا ملک بالا گھاٹ کی تسخیر کے ارادے
پر بونان سے اور پھر جانا اُسکا ناکام اور تسخیر فرمانا
نواب بہادر کا ملک بادامی وجالی مال وغیرہ کو اورد وسرے
وقایع جو سنہ گیارہ سو تیرامی مجری مین ظاہر ہوے

جب نراین راو پیشوا اپنے چچا راگھو کے ظلم کے سبب محمد یوسف کمیدان کے ہاتھ سے مارا گیا راگھو راو جو بالاجی راو اور مادھو جی راو کے عہد سے قید مین دن رات بسر کرتا تھا اپنے بھتیجے کے قتل کو موجب استقرار اپنی دولت کا جانکر پونان کی مسند ریاست پر بیٹھا اور بہت سے اُمرا و ارکان دولت مرہٹہ کو بہ پیشکشِ زر نقد اور وعدہ احسان آیندہ مستمال و موافق کر فوج بیشمار اور توپخانہ آتشبار لے حیدر آباد کی طرف متوجہ ہوا ناظم حیدر آباد اِس خبر کو سنکر اپنے لشکر کے ساتھ اُسکے مقابلے مین آیا اور دونون طرف سے صف آرائی ہوئی ناظم حیدر آباد کی فوج بہ سبب آرام طلبی وآسایش دوستی کے جنگ وجدال کی تاب نہ لا میدان سے بھاگ گئی اور رکن الدولہ نے بھی جو دیوان مستقل اور امورات جزوی وکلی کا مالک تھا اپنی سلامتی مقدم جان پہلو تہی کیا نواب نظام علی خان بہادر یہ حال دیکھ گرداب حیرت مین پڑ گیا موشیر رموفرانسیس نے مع دو پلٹن سپاہی نواب کی سواری کے ہاتھی کو درمیان مین لیکر جنگ کرتا ہوا اُسے بیدر کے قلعہ مین سلامت پہنچایا راگھو نے جلد تعاقب کر قلعہ کو محاصرہ کیا کئی روز مین نواب نظام علی خان نے تسلیم کر دینے پر کئی ملک سیر حاصل کے (جیسے بیدر اورنگ آباد احمد آباد برار) رگھناتھ راو سے مصالحہ کیا تب راگھو نے بعد اُس فتح نمایان کے دماغ فرعونی

Marfat.com

بہم پہنچا کر طرف ملک بالا گھاٹ کے جو قبضہ حیدری مین تھا کوچ کیا اِس عرصے مین نانا پھرنو بس رکن اعظم دولت پونان نے جو نراین راو کے مارے جانے اور تسلط پانے سے راگھو کے ناخوش ہو تمارض کر کے پونان مین رہ گیا تھا حیدرآباد کے ناظم کو لکھا کر راگھو کو خلل دماغ ہو گیا ہی اُسنے اپنے حقیقی بھتیجے نراین راو کو جو ایک جوان نیک ذات تھا ناحق ظلم سے قتل کیا مستاصل کرنا اُس بے باک کا اور خون ناحق کا قصاص لینا صاحب دولتون پر لازم و واجب ہی اِسواسطے مصلحت یہ ہی کہ ہم اور تم بالاتفاق ساتھ تدابیر شایستہ اور مساعی بایستہ کے قتل پر اُسکے ہمت باندھین اور نانا موصوف نے ایک نامہ اتحاد آمیز اِسسی مضمون کا نواب حیدر علی خان بہادر کے حضور مین بھیجا نواب بہادر نے اُسکو جواب مین لکھا کہ اگر راگھو اِس طرف آئیگا ہم تمہارے لکھنے پر عمل کرنے مین قصور نہ کرینگے،

بعد اُسکے نواب حیدر علی خان بہادر نے اپنی جوانمردی کی شہرت کے لیئے واسطے حاضر کرنے تمام لشکر فیروزی اثر کے حکم کیا نانا پھرنو بس کو جب نامہ نواب کا پہنچا پڑھکر بہت ممنون و مطمئن ہوا اور فکر و تدبیر کر لشکر کے سرداردن کو جو راگھو سے سازش رکھتے تھے یہ پیام بھیجا کہ ایسے خونی کی رفاقت جسنے قطع رحم کر کے اپنے بھتیجے رشید کا سینہ خنجر بیداد سے چاک کیا اختیار کرنا مردانگی کی حمیت سے بعید ہی اور ایسے ظالم سے جسنے خون اپنے جگر گوشہ کا کمال بیرحمی سے خاک پر ڈالا توقع رفاہ و فلاح کی رکھنا عقلاں مآل اندیش کے نزدیک بہت غریب مقتضا آدمیت کا یہ ہی کہ رفاقت کو اُسکی ترک کر کے پونان کو سب چلے آو اور نراین راو مقتول کے دروازے پر حاضر ہو اُس مظلوم کی رانی جو حمل سے ہی اُسکی نوکری

Marfat.com

اختیار کرو، جب یہ پیغام سرداروں کو پہنچا بمقتضاے خرد مصلحت اندیش اکثر لوگ توکلی لطایف الحیل سے راگھو کی اجازت سے پونان کو سدھارے اور کتنے ہراولی و یزکداری کے بہانے لشکر سے نکل کر پونان کو چلے گئے غرض کہ بیدر سے لے راے درگ کے پہنچنے تک کوئی متنفس لشکر یون سے راگھو کے ساتھ نرہا تب ناچار دل شکستہ تاسف سے ہاتھ ملتا ہوا ساتھ بیس ہزار سوار پندارد کے جو اُسنے خود جمع کیے تھے آہستہ آہستہ منزلونکو قطع کرنے لگا اِس درمیان مین جب جاسوسون سے اُسنے یہ خبر پائی کہ حیدرآباد کا ناظم موافق صواب دید نانا پھرنویس کے بڑی فوج سمیت ایلغار کیے ہوے آتا ہی تب مضطر ہو نواب بہادر سے التجا کرنی مصلحت وقت جان ایک وکیل دانا کو حضور مین نواب بہادر کے روانہ کیا اور ایک نامہ اِس مضمون کا لکھا کہ اگر آپ اِسوقت مین میری کمک و دست گیری کرین اور چہارم حصہ خراج کا جو معمول ہی لطف فرماوین تو سراسر کرم و عنایت ہی، نواب بہادر نے جواب مین لکھا کہ ترک راد کے ظلم سے رعایا مین کچھ حالت باقی نہین رہی ہی مال واجب ادا نہین کرسکتین تمہارے واسطے حصہ کہان سے بھیجا جاوے اور جو تمنے کمک چاہی ہی اُسکا یہ حال ہی کہ اگر تم کو کسی غیر کے ساتھ منازعت ہوتی تو کمک کرنا مضایقہ نہ تھا مگر اِس صورت مین کہ یہ نزاع و خصومت تمہارے گھر ہی سے اُٹھی ہی ہم کو تمہارے امورات خانگی مین دخل کرنا نہین پہنچتا آیندہ ہم کو ایسی تکلیف مالا یطاق سے معاف رکھیے راگھو نے مکرر لکھا کہ اِس وقت مین فتنے کا بازار سب طرفون سے گرم ہی اگر دس لاکھ روپی مہربانی کی راہ سے عنایت کرین تو اُسکے عوض مین تمام صوبہ سرا اُس طرف کشنا ندی کے بادامی و جالی مال و غیرہ تک

گماشتگان حیدری کو ہم تفویض کر دینگے نواب بہادر نے اِس پیام کے جواب مین راگھو کے وکیل سے فرمایا کہ اگر تمہارا موکّل اپنے لکھے پر عمل کرے اِسطرف سے بھی تمہارے مقصد کے سرانجام کر دینے مین فروگذاشت نہ ہوگی راگھو نے جب یہ مژدہ سنا خوش ہوا اور باجی راو اپنے نسبتی بھائی کو معہ تین سو سوار اور ایک پروانہ بابوجی سیندھیہ صوبہ دار سرا کے نام پروانسطے خالی کر دینے قلعہ کے روانہ کیا جب باجی راو قلعہ کے حوالی مین پہنچا اور پروانہ قلعہ مین صوبہ دار کے پاس بھیجا وہ فی الفور اُسکو پڑھکر آگ ہوگیا اور یہہ جواب دیا کہ راگھو راو قاتل برادرزادہ کون ہی جسکے حکم سے ہم قلعہ کو خالی کر دین اگر وہ اپنی خیریت چاہتا ہی صحیح و سالم پھر جاوے نہین تو مارے گولون کے اُڑا دیا جائیگا باجی راو تو اُس سے لڑنیکی طاقت نہین رکھتا تھا وہان سے مراجعت اور نواب بہادر کی ملازمت حاصل کر کمک کی استدعا کی نواب بہادر نے موافق اُسکی تمنا کے شاہزادہ فیروز بخت کو فوج شایستہ دے واسطے فتح کرنے قلعہ سرا کے رخصت فرمایا اِس اثنا مین کئی نامے نانا پھڑنویس کے یونان سے اِس مضمون کے ملاحظہ مین حضور کے گذرے کہ ہرگز ہرگز جھوٹے قول و فعل پر راگھو کے التفات و اعتبار نفرمانا اور جس طرح ہو سکے قلع و قمع مین اُس موذی کے جس نے ریاست یونان کو مختل و برہم کر دیا ہی سعی کیا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ بعد استیصال اُس خونی و خیم العاقبت کے جو امر آپکی دولت خداداد کے استحکام کے لیئے ضروری ہوگا اُس مین خیر خواہانہ امداد و اعانت کرینگا،

نواب بہادر نے جسکے ضمیر مین ملک گیری کا خیال مکنون و مضمر تھا اہل کار اور سرداروں کو یونان کے ممنون احسان رکھنا موجب افزایش و فروغ اپنی دولت کا تصوّر کر کے دارالریاست سے نکل فوج قاہرہ سمیت

Marfat.com

سواد برجن راے بتن مین علم اقبال کو بلند کیا شاہزادہ بلند بخت نے جو ہمراہ رکاب
پدر بزرگوار کے تھا قلعہ سراکو محاصرہ کیا اور مرحلہ وسیبہ (یعنے دیوار جسکے
آڑ سے فوج لڑتی ہی) مرتب و طیار کر ساتھہ ضرب گولون کے قلعہ نشینون کو
تباہ کرنا شروع کیا تین مہینے کے عرصے مین بڑی کوششون سے وہ قلعہ فتح ہوا
اور تھانہ مستحکم قلعہ مین بتعاقب گیری کی جانب متوجہ ہوا چار روز کے عرصے مین
بزور اُس قلعہ کو بھی مسخر کر بچن راے درگ کے قلعہ کو گھیر لیا بعد محاصرے
ایک مہینے کے بہادران شیر صولت اور غازیان رستم صلابت نے قلعہ پر ہلّا کر
بزور بازوی مردی اُسے مفتوح کیا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی کوچ فرما آہستہ
آہستہ جنگل میدان طی کرتا ہوا نمکور کی نواح مین آیا راگھو نے جب خبر فتح ہو جانے
کی قلعہ کے شاہزادہ بلند اقبال کی پردلی و تدبیر سے سنی اور فوج ظفر موج حیدری کو بھی
مانند سیل بلا کے اپنی طرف متوجہ دیکھا بھاگنے سے بہتر کوئی تدبیر اُسے نہ سوجھی
سولہزار سوارے جو اُس اضطرار کی حالت مین اُسکے ساتھہ رہگئے تھے پیچھے ہٹ کر
ارادہ ہندوستان کے جانے کا کیا لیکن پونان اور حیدرآباد کی فوجون نے اُسکا
تعاقب کیا اور اُسکو فرصت اُدھر جانے کی نہ دیکر پہلے تو برہان پور تک وہان
سے خاندیس اور وہان سے گجرات تک اُسکا تعاقب کیا نواب بہادر نے
اِس فرصت کو غنیمت جان گوپال و بہادر بندہ و مودکی درگ و کیچندر گڑہ کو
جو سب قلعون مین مضبوط اور محکمات توابع اُنکے جو سیر حاصل تھے اپنے قبضہ
اقتدار مین لایا راجہ سرہتی کو جسنے اطاعت و انقیاد اختیار کی تھی خلعت فاخرہ
وجواہر گران بہا عطا کر کے اُسکی سرفرازی اور واسطے توفیر خزانہ و آبادی
اُس ملک کے اُسکو تاکید بہت فرمائی چند روز مین نول کنڈہ و جان ہلّی کو مفتوح
کر طرف حویلی دھارواڑ کے لشکرکشی کی،

Marfat.com

مستخبران وقایع و آثار پوشیدہ نرہے

کہ جب اگلے دنون مین نواب بہادر نے قلعہ نگر کو مفتوح کر کے تمام ملک بدنور کو اپنے تصرّف مین لایا میر رستم علی خان فاروقی نے جو نواب آصف جاہ کی طرف سے قلعدار حویلی دھارواڑ کا تھا حلقہ عبودیت نواب بہادر کا اپنے کان مین ڈال کر قلعہ کے تئین اولیاے دولت کو تسلیم کردیا اور خود ساتھ ہشتاد ہزار روپی کے عہدہ بخشی گری پر سواران بازگیر کے ممتاز ہوا بعد گذرنے تھوڑے روز کے جب مادھوراو پیشوا نے ملک بالا گھاٹ مین آکر فتنہ و فساد برپا کیا وہ قلعہ گماشتگان حیدری کے تصرّف سے نکل کر مرہٹے کے تصرّف مین آگیا اُس عہدے بسونت راو نام ایک شخص گوپال راو کے خویشون سے اُس قلعہ کا قلعدار تھا در بنولا جب حیدری لشکر کا گذار اُس طرف ہوا وہان سے سرسری چلا جانا اور قلعہ کو غیر کے قبضے مین چھوڑنا حمیت سرداری و بہادری سے بعید جانکر حکم دالا واسطے محاصرہ کرنے اُس قلعہ کے صادر ہوا اور گلندازون کو حکم دیا گیا کہ دورسے گولے مارنے رہین چونکہ فتح کرنا مستحکم گڑھون کا شتابی ممکن نہین اِس لیئے نواب بہادر نے اپنی خرد دوربین سے بہ تدبیر شایستہ ٹھہراکر ایک خط آپاجی رام کارپرداز نواحی مرج کی طرف سے اسمی بسونت راو قلعہ دار حویلی دھارواڑ کے اِس مضمون کا لکھا کہ ظاہرا نواب بہادر عزم تسخیر کرنے کا قلعہ حویلی دھارواڑ کے رکھتا ہی تم ہرگز بیدل نہو اور جنگ پر مستعد رہو ہم جلد فوج واسطے کمک کے بھیجتے ہین جب خط لکھا گیا نواب بہادر نے آپاجی رام نام ایک اپنے ملازم کی مہر جو لشکر فیروزی

Marfat.com

اثر کے ساتھ تھا بہت کردو نفر ہرکارے کو لباس مرھتون کا پہنا اور وہ خط اُنکو دیکر قلعہ کو روانہ کیا جب ہرکارے آگے قلعہ دار حویلی دھارواڑ کے پہنچے اُنکو نافہم شامت رسیدہ نے اُس خط کو بھیجا ہوا آپاجی رام کا رپرداز نواحی مرج کا جانا اور کمک پہنچنے کی امید پر بہ نسبت سابق زیادہ استحکام کرنے مین قلعہ کے مشغول ہوا بعد چار روز کے نواب بہادر وقت شب کے دو ہزار سپاہی تین سو سوار قوم مرھٹہ و راجپوت کے اپنے لشکر سے منتخب کر تین ضرب توپ اُنکی ساتھ دے اور ایک رسالہ سوارون کا واسطے احتیاط کے تعین فرما ایک شخص معتمد کو سپہدار اُس فوج کا مقرر کر رخصت فرمایا اُس فوج نے جنگل مین گھس کے اُس راہ سے جو مرج سے قلعہ کو آتی تھی سر نکال قلعہ کے نزدیک آکر کئی توپ و بندوقین بے گولے و گولی کے چھوڑین قلعہ والون نے جو کمک کے پہنچنے کی انتظار مین راہ دیکھ ہی رہے تھے آواز توپ و بندوقون کی سنتے ہی کمک پہنچنے کا یقین کر بہت خوشی سے دروازہ قلعہ کا کھول سب سوار اور پیادون کو قلعہ مین راہ دی سپہسالار فوج جعلی نے قلعدار کو کہا کہ سب اپنے سپاہیون کو قلعہ سے نکالو تا وے جا کر مورچون پر نواب کے شب خون مارین اور جو لوگ ہمارے ساتھ مرج سے آئے ہین قلعہ کی حفاظت اُنکے حوالے کرو و قلعہ دار اندھیری رات مین دوست دشمن کی تمیز نکر سکا اپنے سپاہ کو قلعہ سے باہر نکال سپاہیان تازہ دار کو واسطے حفاظت قلعہ کے متعین کیا جو ہمین قلعہ کے سپاہیون نے حصار سے باہر قدم رکھا سپہسالار حیدری نے بے تکلف ہاتھ و گردن قلعہ دار اور کئی اُسکے ملازمین کی اچھی طرح مضبوط باندھ تمام خلعت و آلات حرب جو قلعہ مین تھے اپنے ضبط مین لا سردار کباد کی سلگین چھوڑین جب قلعہ اُس حیلے سے

Marfat.com

لے لڑے بھرتے قبضے مین آگیا علی الصّباح نواب بہادر گھوڑے پر سوار ہو قلعہ مین داخل ہوا اور وہان کے مکانون کی سیر کر کے اشیای نفیسہ انتخاب فرماجو قابل انعام کے تھین سپاہ رزم خواہ کو عطا کین اور ایک برس کے عرصے تک اُس ملک کی سیر و گشت فرما وہان کے راجاؤن سے مبالغ خطیر عرض و صول مین لا کر تالیعف قلوب کے واسطے جو فی الحقیقت امراعظم سرداری کا ہی باجی راو برادر نسبتی راگھوکو جو لشکر ظفرپیکر مین حاضر تھا حضور مین طلب کر کے فرمایا کہ اگر تمکو جانا منظور ہی جاؤ کچھ مزاحمت و مواخذہ تمسے نہ کیا جائیگا اُس دربارہ بیابان سرگردانی نے عرض کی کہ راگھوکا کام سارا برہم ہوا یونان کے سردار بسبب میری قرابت قریبہ کے راگھو کے ساتھ سب میرے خون کے پیاسے ہین اب مین سوا سے سایہ دولت کے ملجا و ماوا نہین رکھتا نواب بہادر نے اُسکی عکسی کی حالت پر ترحم فرما عہدہ پر رسالہ داری بان سو سوار کے اور ساتھ عنایت کرنے فیل و نقارہ و نوبت کے اُسے سرفراز فرما ملازمان خاص مین داخل کیا اُنھین ایام میمنت التیام مین کہ سارا اسباب دولت کا مہیا و آمادہ اور فتح و اقبال مانند چاکران خاشیہ بدوش اور بندگان حلقہ بگوش کے در دولت سرا پر حاضر تھے پورنیا برہمن کو جو ساتھ جوہر عقل کے آراستگی رکھتا اور بہ مشاہرہ پچاس ہون ایک شخص کے پاس جو عمدہ مرّافان لشکر حیدری سے تھا اوقات بسری کرتا تھا اور تحریر و تقریر اُسکی بہت دنون سے منظور نظر شکل پسند نواب عالی جناب کی تھی بمقتضاے ذرّہ پروری حضیض نکبت سے نکال کر اُسے اوج سرفرازی پر پہنچا دفتر کنتری زبان کا اُسکو تفویض فرمایا اور مواجب معقول مقرّر کر اُسے روشناس عالم کا کیا بعدا نتظام کرنے اور سب کار خانجات کے خاطر نور بہ نسبت

Marfat.com

سابق کے بیشتر آراستہ کرنے پر سپاہ رزم خواہ کے متوجہ ہوئی چنانچہ عرصہ قلیل مین جنگ کے آلات شمار سے زیادہ فراہم کیئے گیئے اور شہرہ قدردانی و سپاہ دوستی کا نواب نامدار کے بلاد و قصبات مین گوشوارے کے مانند بہادران جان سپار کے کان کا آویزہ ہوا جوق جوق سوار پیادے اچھے اچھے سلاح وگھوڑون سمیت آکر نوکر ہونے لگے چنانچہ اب دستے دستے سوار خاص طویلون کے جگ گئے اور چمکیلے ہتھیارون کے ساتھ رنگ برنگ کے لباس پہنے جو لانگاہ مین گھوڑے پھراتے پیادے بند و فیحی و ردی سرخ و زرد و سبز باناتون کی پہنے ہوئے مانند ابر موسم بہار کے ہر جانب غرامان ہوتے اور سوار زرہ بکتر خود چار آئینے پہنے ہوے دریاے موّاج بحر اخضر کو عرق خجالت مین ڈباتے الغرض عرصہ قلیل مین اٹھاون ہزار سوار جرّار ساتھ پلٹن سپاہی و پینتالیس ہزار پیادے کرناٹکی جو برقندازی کے فن مین بے خطا تھے اور پانچ ہزار بانہ اور دس ہزار گولنداز قادر انداز علم آسمان سا کے تلے مجتمع ہوئے اور توپخانے کے علاوہ دو ہزار اُونٹ منتخب جوانان روئین تن کے حوالے ہوئے کہ عراق و ترکستان کی فوج کی طرز پر شترنال اُنپر باندھکر لڑائی مین مانند ابر کے جوشان و خروشان و برق افشان رہین جب خاطرخطیر سب اسباب سروری کے انجام کرنے سے جمع ہوئی ستر سریر دولت کی طرف سعادت فرماکر سایہ عاطفت کا شہر خجستہ بہر کے رہنے والون کے سر پر ڈالا اور مناصب مناسب و روزینے اور مواجب و خلعت و جواہرات ناتھی گھوڑے عطا کرکے تمام اُن لوگونکو جو سایے مین دولت و اقبال کے رہتے تھے عرق ریزی اور جانفشانی پر آمادہ و مستعد کیا،

آنا مادھو راو پیشوا کا دوسری بار پونان سے بالاگھاٹ مین بقصد استخلاص اور آخرکار صلح کرنا اور پھرجانا اپنے ملک کو

جب نواب حیدر علی خان بہادر نے بعد مراجعت مادھو راو کے ایک لشکر سنگین مردان جنگی اور لڑاک سے جمع کر اور بڑا توپخانہ آتش بار بہم پہنچا ملک بدنور کے بندوبست کو کوچ کیا صوبہ سرا کے ناظم کو جو مادھو او کی طرف سے مقرّر تھا اِس کوچ سے اُسے یقین ہوا کہ نواب حیدر دل توابع نگر کے بندوبست سے فراغت کر صوبہ سرا کی تسخیر کا ارادہ کریگا اسلئے اپنے بچاو کے واسطے اس واقعہ کا علاج وقوع سے پہلے کرنا مصلحت جانکر اپنی عرضی کے ذریعہ سے مفصّل حال اُسکا مادھو راو پیشوا کے حضور مین عرض کیا اُس سردار صاحب اقتدار نے بھی نواب بہادر کی جمعیّت کو اپنی دولت کی پریشانی کا سبب جانکر ایک حشر عظیم سوار و پیادون سے جمع کر کے خود مملکت محروسہ کی طرف نواب بہادر کے متوجّہ ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بڑی جمعیّت کے ساتھ واسطے فتح کرنے ان قلعون کے جو نواب بہادر کے علاقے مین تھے تعینات کیئے نواب بہادر نے اُسکے آنے سے کچھ تردّد وانہ بشہ نہ کر تمام فوج ظفر موج اور توپخانہ کے ساتھ ہمو کہ لسواتین کی راہ سے تنب بھدراوتی اُتر کر شکارپور کے سواد مین خیمہ کیا (راجہ چیتاں درگ کا اس مہم مین ہمرکاب نواب بہادر کے تھا) غنیم کی فوج نے بھی بہ اطلاع پاکر قلعون کا محاصرہ ملتوی رکھ ایک کوس کے فاصلے پر آدیرہ کیا اور شب بسر کر کے نور کے تڑکے میدان مین آپہنچے اِس طرف سے نواب بہادر توکّل کا خود سر پر رکھ حفاظتِ حافظ حقیقی کا جوشن پہن میدان

Marfat.com

مین آیا اگرچہ درمیان افواج غنیم کے جو مور ملخ کے مانند بیشمار تھی فوج نواب بہادر
کی محصور ہو گئی تو بھی غازیون نے اُسدن کو لڑبھڑ کے بسر کیا شام
کو مخالف کی فوج اپنے ڈیرون پر پھر گئی اور نواب بہادر نے سپاہ کو فرصت
کھانے پینے کی دیکر رات کو وہان سے کوچ کر چرولی و نوزلی وچراگی کے مقام پر
خیمہ کیا اور گھنے جنگل کو پشت پر رکھکر لشکر کی چارون طرف کمین گاہ دشمنون کے
شکار کے لیئے مقرر کر جابجا سوار پیادون سے محافظت اور مضبوطی کی اور
اُسطرف سے مادھوراو نے بھی شانور کے حاکم صمیت جو اِس مرتبہ بھی بدعہدی
کر کے اُسکے ساتھ ہو گیا تھا آکر لشکر حیدری کے سامھنے ڈیرہ کیا ہر روز تولی
توپی بیر اور سورمان سواردن کی دونون فوجون سے نکل نکل میدان مین آ
لڑبھڑ کوئی شہادت کا شربت پینا اور کوئی دوزخ کی آگ کا کندا بنتا تھا
کئی دن پیچھے جب مادھوراو نے گولے اولے کے مانند برسائے تب اُردو سے
مبارک سے بہنون نے مرتبہ شہادت کا پایا نواب نامدار نے اِس سے
پہلے ہی رات کو پانچ ہزار بندوقچی اچوک پندرہ سو سوار جان نثار چار ضرب
جلوی یا میدانی توپین ہلکی ہلکی ساتھ لیکر سارا اسباب واساس عظمت و شوکت کا
دلاورخان بہادر کے اعتماد پر چھوڑا اور باقی لشکر ہیبت جنگ سپہسالار کے حوالے کر
شبخون کی نیت سے شیر کی مانند جنگل مین گھسا اور دل مین یہ ٹھہرایا کہ پہلے دشمن
کے توپخانے پر گر اُسکو قابو مین لا پیچھے دشمنون کو گولے و گولیون کا نشانہ
اور نہنگ شمشیر کا طعمہ بنایا چاہئے لیکن پیچ یہ پڑ گیا کہ جنگل سے نکلتے نکلتے
رات آخر ہو گئی طلیعہ روشنی صبح لشکر فتح پیکر کا ہراول ہوا غنیم کی فوج
خواب غفلت سے چونکی اور نواب حیدر علی خان بہادر کی لشکر کے مقدمے کو
شہد کا چھتا سمجھ مکھیون کی طرح چارون طرف سے بھن بھنا کر آچمٹے اور مار مار للکارنے

Marfat.com

لگے نواب بہادر نے اُسوقت مین گولندازون کو حکم دیا کہ توپ کو نہتاب دکھانین ولیکن جب فلیتہ دکھایا توپون نے آگ نہ لی ہرچند گولندازون نے جوفن گولندازی مین بے مثل دیکھتا تھے سو طرح کی تدبیرین کین لیکن بموجب اِس مصرع کے

تقدیر کے آگے کچھ تدبیر نہین چلتی

ایک توپ بھی نہ چلی آخرکار خود نواب نے گھوڑے سے اُتر فلیتہ دکھایا اُن اژدہاؤن سے ایک نے بھی مُہرہ نہ اُگلا لاچار توپون سے ہاتھ اُٹھا کر بندوقچیون کو حکم کیا اُنھون نے باڑھین مارغنیم کی فوج سے بہتون کو جہنّم واصل کیا اور کتنونکو زخمی پر چونکہ مرھٹے کی فوج شمار سے زیادہ تھی اِسواسطے اس قدر زدوکشت کو خیال مین نہ لائے اور جب کسی طرح اُنکو معلوم ہوا کہ نواب بہادر بہ نفس نفیس اُس معرکہ مین حاضر ہی اُسی روز کو لڑائی کے تمام ہونیکا دن ٹھہرا جانون سے ہاتھ دھوگھوڑون کی باگ اُٹھا آتوتے اور غازیون کے ساتھ تلوار و نیزے سے لڑے اور لڑائی رستم و اسفندیار کی بھلانے لگے اُسی لڑائی مین یکلخت راو دیوان نواب بہادر کی سرکار کا یکلخت باشی ہوا اور علی زمانخان نے چہرے پر زخم کھا کر ہم چشمون مین سرخروئی حاصل کی جو غازی کہ پیچھے اُنھون نے مرکر شکر اسلام مین ملنے کا ارادہ کیا مرھٹون نے تعاقب کیا جہان تک کہ وے سب کام آئے نواب بہادر نے جب لڑائی کا رنگ اِس ڈھنگ سے بگڑتے دیکھا اکیلے اُس بلا سے نکل ایک جانب درخت کے سائے مین کارساز حقیقی کی تائید کے منتظر اور اقبال کی مدد کے امیدوار کھڑا ہوا اتفاق سے ایک طنبورچی لشکر حیدری کا اُس میدان جنگ سے نکل کر اُسی درخت کے نیچے جا پہنچا نواب بہادر اسکے پہنچنے کو فال فتح کی سمجھ اسکو حکم طنبور بجانے کا فرمایا جو مین اُسنے طنبور پر چوب دی طنبور کی آواز سنتے ہی مرھٹے کی

Marfat.com

فوج کو یقین ہوا کہ غازیون کو تازہ مدد پہنچی اِس تصوّر سے یانون سکھون کے اُتھ گئے ہتھیار گھوڑے غازیون کے جو اُنکے ہاتھ آئے تھے کچھ اپنے اسباب سمیت جا بجا چھوڑ ہلکے پھلکے بھاگ کھڑے ہوے نواب بہادر ساتھ کئی بہادرون کے جو طنبور کی آواز سنکر اُس درخت کے نیچے پہنچ گئے تھے میدان مین نکل آیا فی الفور پشت کی طرف سے ایک بڑا غبار اُٹھا معلوم ہوا کہ ہیبت جنگ بخشی فوجین اعدا کے خون کی پیاسی اور توپخانہ لیئے بطور ابلغار کے آپہنچا نواب بہادر نے بخشی کی عزّت بخشی کر کے لشکر تازہ زور اور توپخانہ ساتھ لے مخالفون کی فوج کا پیچھا کیا اور تلوار جو اعدا کے خون کی پیاسی تھی میان سے نکال شتاب کی اور قتل عام کا حکم کیا حکم پاتے ہی گولندازون نے جو اپنے کام مین برق کے مانند آتشدست تھے گولون کے اولے برسا کر اعدا کے کھیت کو جلا دیا اور برق انداز ون نے جو شراب شجاعت سے مست تھے دشمنون کے کھلیان پر گولیون کے ساعقے ڈال کر خاک سیاہ کر دیا سوارون نے باگ اُٹھا دشمنون کے سر سے نیزون کے لتّو اور مخالفون کی جد کو تلوارون کے میان و غلاف بنا اُن گران جانون کے نقد و جنس پر لوٹ پاٹ کا ہاتھ بڑھایا'

نظم

ہوا اُس گھڑی اِس قدر کشت و خون — کہ حیرت مین تھا چرخ پیر و زگون
عدو اِسقدر وان پہ کشتے ہوئے — کہ میدان مین کشتونکے پشتے ہوئے
گریزان مخالف ہوئے لیکے جان — نہ ہرگز رہا وان کسیکا نشان

آخرکار مادھو راو نے جب حیدری لشکر کے تلاطم امواج سے اپنی کشتی اُمید کو تباہی کے بھنور مین پڑی ہوئی دیکھا باوجود اُس کثرت فوج کے فراری ہوا

Marfat.com

اور بنکاپور سے اِس طرف کہین نہ رُکا نواب بہادر نے جب تائید غیبی سے اُس میدان کو مخالفون کے وجود سے خالی دیکھا شادیانے فتح کے بجوا اُسی مقام پر خیمہ لھرا کرنے کا حکم دیا اور مرہم سے انعام نقد وجنس کے گھائلون کے زخمون پر پھاھے لگائے اِس عرصے مین برسات کے موسم نے واحطے رفاہ عالم کے دورہ شروع کیا نقارچی نے رعد کے کوس آپہنچے لشکر باران کا بجا کر رہنیوالونکو عالم سفلی کے آگاہی دی چوتھے آسمان کے حاکم آفتاب جہانتاب نے تہدید کے لئے متمردان اور سرکشان عالم کے برق کی شمشیر نکالی مادھوراو نے بنکاپور کی نواح مین قیام کیا اگرچہ بارش کی کثرت کے سبب عالم آب تھا اور چھوٹے چھوٹے نالے بھی انتہاہ ہوگئے تھے مادھوراو نے اِس شکست فاحش کی غیرت کے مارے گوپال راو مرج کے ناظم کو حکم کیا کہ جس طرح ہو سکے تنب بھدراندی اُتر کر نواب بہادر کے ملک کو تاراج کرے گوپال راو نے بموجب حکم چار ناچار فوج سمیت ہورّل گھاٹ سے اُتر کر جتنے گانو پرگنے نواب بہادر کے علاقے سے سامنے پڑے لوٹے اور جلاکے خاک سیاہ کئے اور راجہ ہرپن ہلّی اور راے درگ سے بہ زور و تعدّی مبلغ خطیر لیکر چیتل درگ کے علاقون مین ظلم کرنے لگا جب اِن سانحون کی خبر نواب بہادر نے سنی فی الفور برسات اور مندیون کی طغیانی کے اندیشہ کرنیکو آبرو ریزی رعایا کی سمجھے بے تامّل سارا ساز و سامان لشکر کا مقام پر چھوڑ صرف چھ ہزار جرّہ سوار خاصے گھوڑون کے دو ہزار سوار سلحدار و چار پلٹن سپاہی چھ ضرب توپ ساتھ لے بجلی کے مانند اُن ظالمون کی طرف تاخت کی تین دن کے عرصے مین تکلیف اُٹھا کر اُس راہ پر خطر کو طی کیا اور اچانک جس حالت مین گوپال راو اور اُسکے ساتھی بے خبر تھے مرگ ناگہانی کی طرح اُن کے سر پر جا گرا فرصت زین

باندھنے اور ہتھیار اُٹھانے کی اُنھین نہ دی تلوار و خنجر آبدار سے ایک ایسا خونکا
دریا بہایا جو دریاے سرخاب کی طرح موج مارنے لگا سپاہ غنیم نے اگرچہ میدان جنگ
سے منہ نہ موڑا پر محاصرے کے سبب بند ہو کر توپخانہ فرنگی کے ہدف ہوے گھوڑے تھان
پر بندھے کے بندھے رہ گئے گوپال راو نے جب اپنے تئین چار موجے مین کشت و مات
کے پایا منصوبہ جنگ کو بے فائدہ سمجھ بساط لڑائی کی اُلٹ سب مال اگلا پچھلا اور
خیمہ اقمشہ نفیسہ جو کچھ راجاؤن اور رعیتون سے بہ ظلم و تعدّی لیا تھا جا بجا چھوڑ
اپنے رفیقون کے ساتھ جان لیکر بھاگا اور بہادرون کی دستبرد سے بچکر قلعہ سرا
مین جو مادھوراو کے قبضے مین تھا جا کر پناہ پکڑی اور اُسکی سپاہ اور عورتین جو
قتل عام سے جانبر ہوی تھین وہان قایم نہ رہ سکین بھاگ کر مادھوراو کے
لشکر سے جاملین تب نواب شیر جنگ نے اُن بزدلون کے تعاقب کو بیہودہ
سمجھ نقارہ فتح کا بجوایا اور وہین اِستقامت فرمائی اور طرفہ ماجرا یہ ہی کہ
جیدری لشکر کے پنڈارے جو طلایہ کے طور پر ہمیشہ بموجب دستور فوج کے
آگے آگے رہتے ہین رخصت پاکر بہ تبدیل لباس و لہجہ گوپال راو کے
سواردن مین جیسے پانی شراب سے جلد ملجاتا ہی مل گئے تھے جب گوپال راو بھاگا
تب اُنھون نے قابو اور فرصت پا بہت سے مخالفون کو چکر سے کر پانچ
ہزار گھوڑے جلدرو اور اُنتیس ہاتھی بڑے بڑے اور نوّے
اونٹ لوٹ کر صحیح سالم بھرے پورے حضور مین آحاضر ہوئے اور بہت سا
انعام نقد و جنس پاکر امتیاز و سرفرازی حاصل کی مادھوراو نے جب دیکھا کہ
باوجود اِس قدر جمعیّت فوج کے کچھ ہو نہین سکتا اور پانی کے طغیان اور
سیلابی کے باعث راہ پونان کی بھی نظر نہین آتی تب پہنچنا اپنا پونان تک
مشکل بلکہ غیر ممکن سمجھکر ہوشیار وکیلون کی معرفت طالب صلح کا ہوا اور

Marfat.com

دو لاکھ روپی پر انقطاع معاملہ کرکے نواب بہادر سے آشتی کی اور بعد ایک برس کئی مہینے کے نا اُمید خوار ہمّت ہار اپنے دار الحکومت مین پہنچا نواب بہادر نے بعد جانے مادھو راو کے اُس نواح کا بند و بست قرار واقعی کر فتح نصرت کے ساتھ حافظ حقیقی کے سائے مین نگر کی راہ سے سریرنگپٹن مین داخل ہوا جن جن لوگون نے اُس لڑائی مین جانفشانی کی تھی اُنکو خلعت و جواہر اور نقد و جاگیر دیکر آرام کرنے کی رخصت دی تھوڑے روز کے پیچھے نواب دلاور خان نے جو نواب بہادر کے سایۂ حمایت مین خوش اور خرّم زندگی کرتا تھا ناگہان شیطان کے ورغلان سے بے سبب عذر بیماری کا ظاہر کرکے کوور مین گیا اور وہان سے اپنا سب اسباب لیکر گپ چپ آرکاٹ مین جا وہان سکونت اختیار کی نواب بہادر نے اِس خبر کو سنکر بہت تاسّف کیا اور کوور کے علاقے کو ضبط کرکے ایک حاکم حضور سے وہانکے انتظام کو مقرّر فرمایا،

بلند ہونا نشان عالیشان کا واسطے تسخیر گوتگ اور کلیکوت کے با دیگر وقایع کہ سنہ گیارہ سی امی ہجری مین واقع ہوئے

اگلے زمانے مین جب بیجاپور کے سلاطین کی سلطنت قایم تھی کوتگ اور کلیکوت کے حاکم اُنکے مطیع رہتے اور خراج دیا کرتے تھے جب اُنکی سلطنت آب رسیدہ ہوی اور نواب آصف جاہ بادشاہ دہلی کے حضور سے دکھن کا صوبہ دار ہوا کوتگ اور کلیکوت کے مرزبان دستور کے موافق مقرّری خراج پہنچایا کرتے تھے اور آخر کو جب درمیان آصف جاہ و مرہٹے کے جنگ و جدال کی بنا بندھی نواب موصوف جزئیات پر متوجّہ نہوا اور صوبہ سرا کے ناظمون نے

Marfat.com

جو اُس کی طرف سے سرکش زمینداروں کی تنبیہ کو مامور تھے رشوت لے سرکار کے نفع و نقصان کا کچھ خیال نکر سرکشون سے کسی امر مین متعرّض نہوے قابو چی زمینداروں نے حاکمون کی سستی دیکھکر خودسری اختیار کی اور خراج گزاری سے اِباکیا اگرچہ نواب بہادر کو اُس ملک کی تسخیر سابق سے مرکوز خاطر تھی لیکن بسبب تردّد کے جو مرہٹے کے آنے سے واحق رہا وہ ارادہ قوت سے فعل مین نہ آتا تھا جب باوگھاست نواب بہادر کے تشریف رکھنے سے باغ ہمیشہ بہار ہوا اور مرہٹے سپاہ جیدری سے صدمے اُٹھا یونان کو چلے گئے سزا دہی اُن شریرون کی جنھون نے اِس عرصے مین فرصت پاکر سرکاری تھانون کو لوٹا اور لوگون کو قتل کیا اور اپنے اپنے خطون مین مستقل ہو کر زر خراج کچھ بھی سرکار مین نہ بھیجا تھا واجب ولازم جان کر واسطے حاضر ہونے لشکر کے حکم کیا جب فوج جمع ہو گئی نواب بہادر خود بہ دولت نگر کی راہ سے دریا کے کنارے پر آیا اور سات سی کشتیون پر سامان رسد کا دریا سے منگایا اور جب رسد کی طرف سے اطمینان حاصل ہوا رسالے اور توپخانے ساتھ لیکر اُن باغیون کے سر پر اجل ناگہانی کے مانند پہنچا اوّل فوج جان نثار کو بیل کے راجہ کی تنبیہ کے لیئے حکم کیا جسنے اُنھین دنون مین دار الامارت کے علاقون پر تاخت کر رعایا کا مال لوٹا اور مواشی ہانک لیگیا تھا راجہ مذکور نے یہ خبر سنکر پہلے تنہا افواج حیدری سے لڑنا مناسب نجان قلعے کو خالی کر لڑکے بالے اور اسباب ساتھ لے بھاگ کر جنگل مین جا گھسا اور بعد اُسکے کوتک کے حاکم کی فوج سمیت جنگ پر مستعد ہوا جب حضور مین نواب بہادر کے یہ خبر پہنچی ایک جماعت کو مردانِ صفدر سے اُس قلعے مین چھوڑ خود جنگل کی راہ سے سرکشون کے سر پر جا پہنچا اور شیر کے مانند اُس بیشہ سے نکل کر بے تامّل مار دھاڑ شروع کر دی

دونون طرف سے ہتھیار چلنے لگے باغیون نے جب اپنی مخلصی مشکل دیکھی جان سے ہاتھ دھو کر خوب ہی لڑے اور بائین طرف کی فوج پر بڑے زور سے حملہ لائے یہان تک کہ قریب تھا بہادرون کے پاے ثبات مین لغزش آجاوے لیکن نواب خود چار ہزار سوار خون خوار لیکر قلب لشکر سے دھاوا کرو ہین جا پہنچا اور پشت کی طرف سے ساتھ تلوار خونخوار کے باغیون کے بار سر کون سے اُتارنے لگا اُسی روز جسکو نوروز اقبال کہا چاہئے شاہزادہ بلند بخت طیبو سلطان نے جو پہ ریز گوار کے ہرکاب نہاز بانی مخبرون کے جب معتبر خبر پائی کہ اُن باغیون نے وہان سے ایک کوس کے فاصلے پر گھنے جنگل مین اپنا مال اور اسباب لڑکے بالون سمیت اور کھا ہی اگرچہ عمر اُسکی تب اٹھارہ برس کامل کو بھی نہ پہنچی تھی لیکن چونکہ شیر بچی کو شکار کی تعلیم دینی ضرور نہین نے تامل دو تین ہزار بہادر ساتھ لیکر وہان سے باگ اُٹھا گھنے جنگل کو طی کر اُس مقام مین جا پہنچا اُن سپاہیون کے ساتھ جو باغیو کی طرف سے وہان محافظ تھے مقابلہ ہوا دونون طرف سے پہلے تو دیر تک گولی برسا کی اگرچہ اُن سرکشون نے بھر مقدور لڑے اور مارنے مین قصور نہ کیا آخر کار اکثر مارے پڑے کچھ لوگ جو بچے بھاگ نکلے تب شاہزادے نے سب عورتون کو گرفتار کرلیا اور تمام مال واسباب جمع کر صحیح و سالم ساتھ فتح و فیروزی کے حضور مین پہنچا نواب بہادر نے اُس فتح کو سب اگلے پچھلے فتحون سے بہتر اور مقدمہ فتوحات آیندہ کا جان کر شاہزادے بلند ہمت کو آغوش شفقت مین لیا اور بہت سا اعزاز واکرام کیا جب اُس راجہ نے اپنے لڑکے اور عورتون کی گرفتاری اور تمام مال واسباب کے ہاتھ سے جانے کی خبر سنی مجبور ہو کر ساتھ چند خواص و رفقا کے حضور مین حاضر ہو کر سعادت زمین بوس حاصل کی اور باقی خزانہ مال

Marfat.com

اسباب نفیس اور ہاتھی دانت جو اُسکے باپ دادون نے جمع کرر کھا تھا پچاس اونٹ بھر مذر دیکر اُسکے ذریعہ سے اپنی جان بخشی چاہی نواب بہادر نے رحم کر اُسکے ناموس کے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور رقم و قول مضبوط و سخت ملک کی آبادی اور رعایا کی حفاظت کے باب مین اُس سے لیکر راج کو اُسکے نام پر بحال رکھا اور دوسرے روز وہان سے آگے کوچ فرمایا کوڑگ کے راجہ نے جب اُس طوفان بلا کو اپنے ملک کی طرف متوجہ دیکھا اور سارا احوال قلعہ بیل کے راجہ کا اور گرفتار ہونے اُسکے لڑکے اور عورتون کا سنا اپنے بچاو کی فکر مین پڑا اور اطاعت قبول کرنیکے سوا کچھ چارہ نپا کر بہت سے روپی اور چیز بن نفیس اُس ملک کی مذر بھیج مطیع و منقاد ہوا نواب بہادر نے فساد کے رخنے کو بند کرنا مصلحت وقت جانکر قلعہ برکرا مین جتنے زیادہ قلب اُس نواح مین کوئی قلعہ نہ تھا بہادرون کا تھانہ قایم کرکے آگے بڑھا علی راجہ کنانور کے مرزبان نے جو مرد مسلمان قوم مایلہ سے تھا نواب بہادر کے وہان تشریف لانے کو جسنے وہان علم محمدی کھڑا کیا اور اُس ملک تاریک کفرستان مین ہدایت کی شمع روشن کی تھی غنیمت سمجھکر ملازمت کی سعادت کے حاصل کرنیکو فرض جان حضور مین حاضر ہوا اور جو کچھ نقد و جنس رکھتا تھا قدم مبارک پر نثار کیا نواب بہادر نے اُسکی حسن عقیدت پر بہت تحسین و آفرین کرکے اُسکو اُس ملک کا واقف کار سمجھ اپنی ہمرکابی مین ممتاز فرمایا اور اسقدر انعام واکرام سے اُسکو خوش کیا کہ اُسنے اپنی گذری زندگی پر تاسف کیا پھر نواب بہادر نے سپاہ کے آرام دینے کے لئے اُس سرزمین دلنشین مین دو تین مقام کرکے وہان سے بھی کوچ کرکالیکوٹ مین جا داخل ہوا اور عزیمت ازالۂ فساد اس ملک کے سرکشون اور مفسدون کی خاطر مبارک مین لاکر خون سے

Marfat.com

قوم نائر کے جو برسے سرکش جاہل دلیجلے تھے پیاسی زمین کو سیراب کیا
چرکل کے راجہ نے شوخی کے گریبان سے سر نکال لڑنے کی جرأت کی تھی
بہادران حیدری نے بموجب حکم ہر طرف سے گھوڑے اُٹھا کر اکثر اُن کو تہ
اندیشون کے خون کو خاک مین ملایا اور آخرکار راجہ خود جہالت کی زرد پہن کر
مانند پروانہ کے شمع پر شمشیر درخشان کے آگرا اور جلکر خاکستر ہو گیا اُسکے
مارے جانے کے بعد بہادرون نے اُسکے مال و اسباب کو ضبطی مین لا اُسکے
بیٹے کو جو سات برس کا تھا قید کر حضور مین پہنچایا اور انعام پایا اور وہ لڑکا
واجب الرحم اسلام سے مشرف اور ایازخان خطاب دیا گیا بہرچند روز مین
نواب بہادر نے ملک راجہ مقتول کے بندوبست سے فراغت پاکلیکوٹ کے
قلعے کو محاصرہ کرنیکے قصد پر علم ہمت بلند کیا وہان کے حاکم نے جب سرکشونکا
مارا جانا دیکھا ہوش و حواس باختہ ہوا اور طاقت لڑنیکی اپنے مین ساقط دیکھکر
ایک وکیل ہوشیار کو حضور مین بھیجا اور زر نقد و اسباب اور چیزین غریب
و لطیف جو اُسکے پاس تھین نذر بھیج کر اپنی جان بخشی چاہی اور بعد عنایت
ہونے عہد نامے کے حضور کی ملازمت سے مشرف و ممتاز ہوا اور
دولتخواہون مین گنا گیا اُسکی خطا معاف کرنے سے غریب پروری و عفو
گستری نواب بہادر کا آوازہ سب وہان کے باشندون کے کان مین پڑا
گروہ گروہ قوم مایلہ اور نائر ہر روز حضور مین حاضر ہونے اور نواب خلیل نوال
کے خوان نعمت سے سب طرح کی نعمتون سے بہرہ ور اور محظوظ ہونے لگے
جب وہ نواح فتنہ و فساد سے مشردون کے صاف و پاک ہو گئی اور
کسی طرح کا کچھ تردد باقی نرہا نواب بہادر نے کنجی بندر تک جا وہان سے
ملیبار کی طرف باگ پھیری وہان کے ناظم نے جب حیدری فوج کے دریا کو

Marfat.com

موج مارتے دیکھا اپنے دولتخانے کے گرجانے سے ذرا اتھائیس ہاتھی اور سات لاکھ روپی نقد نذر بھیج دیئے تب نواب بہادر نے اُس سے۔اور اُسکے ملک سے کچھ تعرّض نہ کیا اور بعضے نائرونکو جو کوئنبا تور کی طرف پہاڑون کی گھاتیون مین چھپ کر مصدر شرارت وفساد ہوے تھے نیست و نابود کر کے سردار خان کو جو خدوی اعتماد کیش شجاعت اندیش تھا وہان کا صوبہ دار مقرّر کیا اور بہت فوج وہان پر انتظام کے واسطے چھوڑی اور تمام اُس ملک خارستان کو دو برس کے عرصے مین رشک گلزار بنایا پھر مدنگل کے سرکشون کی تنبیہ واستیصال کے لیئے اُس طرف متوجّہ ہوا'

لشکرکشی کرنا ترمک راو نانا مادھوراو پیشوا کے مامون کا اور چشم زخم پہنچنا لشکرکو نواب بہادر کے اور پھر درستی پانا اُس شکست سے اور معاودت کرنا ترمک راو نانا کا پونان کی طرف اضطرار و پریشان حالی کے ساتھ

جب سنین ماضیہ مین مادھوراو پیشوا دو مرتبہ ساتھ لشکر جرّار اور خزاین و توپخانے بیشمار کے واسطے انتزاع ممالک محروسہ نواب بہادر کے بالاگھات کے ملک مین آیا اور باوصف کہ وکاوش بے غایت کوشش و سعی سے اُسکی کچھ فائدہ نہ بخشا اور اخراجات بے نہایت کے بار کے تلے دب کر ناکام پونان کو پھر گیا لیکن جب تک زندہ رہا رات دن کباب کی طرح ساتھ دیدہ گریان وسینہ بریان کے اپنے غصّہ کی آگ پر لوٹتا رہتا تھا اور آخرکو خفقان کے مرض مین مبتلا ہوکر قعر عدم مین گرا تب نارابن راو اُسکا بھائی اُسکے

Marfat.com

مرنے کے بعد پونان کی حکومت کا مسند آرا ہوا وہ بھی اپنے بھائی کے طریق پر چلا مگر خود پونان سے حرکت نہ کرتا ترمک راؤ کو جو اُسکا خال اور اُسکی دولت کے رخسارے کا خال تھا ساتھ ایک لکھ بیس ہزار سوار نیزہ گذار اور ساتھ ہزار پیادے اور ایک سو ضرب توپ قلعہ شکن کے واسطے تسخیر بلک میسور اور تمام دیار بالا گھاٹ کے روانہ کیا ترمک راو بعد طی کرنے منزلون کے جب سر زمین مین بالا گھاٹ کے وارد ہوا مرار راو حاکم گنی اور سب راجاؤن کو جیتل درگ و رتن گیری و مرکسی و بنگلت گیری و کانسزی وغیرہ کے جو قابو و فرصت کے وقت گرگ حیلنگر کے مانند رعایاے بیچارہ کو تکلیف و اذیت دیتے اور جب پنجے مین شیران لشکر نواب بہادر کے گرفتار ہوتے گربہ مسکین کی طرح خوشامد سے دم لگی کرتے تھے اپنا رفیق بنایا اور شانور کا حاکم بھی اپنے دستور قدیم کے موافق عہد و پیمان کی کتاب کو طاق نسیان پر رکھ اپنی فوج صحبت ترمک راو کا شریک حال ہوا اور اُن سبھون نے اُسکی لشکر کو رسد پہنچانے کا ذمہ کیا تب ترمک راو اذوقہ و رسد کی طرف سے اطمینان حاصل کر کئی قلعہ سر بر بکپتن کو جن مین آلات حرب و اذوقہ چندان نہ تھا مسخر کر اپنی طرف سے عامل واسطے انتظام کے تعین کر دار الامارت سر بر نگپتن کو متوجہ ہوا اور اُس شہر کے سواد جسکو بنیاد کوا اپنے قدمون کی شامت سے آشیانہ بوم کا بنایا جس زمین مین اُسکی لشکر گذری سبزی اور زراعت کا نام و نشان وہان نہ تھا اور جس مرز بوم مین دشوم گیا گھاس خشک تک رعایا کے چھپر دن کی بھی نہ چھوڑی اور چونکہ نواب بہادر کی فوج دار الامارت سے بہت فاصلہ پر تھی اور نواح مین اُس شہر فیض بہر کے ایسی کوئی فوج جو اُسکے لشکر کو روکے حاضر نہ تھی اِس سبب سے مرھٹون کی فوج نے رعایا کو اذیت

Marfat.com

دینی شروع کی اور اُن بیچارون سے جن لوگون نے واسطے حفاظت جان و مال و ناموس کے ہتھیار پکڑے مفت مارے گئے جب یہہ خبر وحشت افزا نواب بہادر کو پہنچی تمام لشکر و سامان جنگ کے ساتھہ سر برگپتن مین داخل ہوکر سب اسباب قلعہ داری کا جمع کر مطمئن ہو چیناپتن کی راہ سے دامن کوہ مکری درگ مین اقامت فرمائی اور یہہ ارادہ کیا کہ جب فوج مرہٹے کی دارالحکومت کے محاصرہ مین مشغول ہو پشت کی طرف سے لشکر غنیم مین راہ درآمد کی پیدا کرکے اُنپر اچانک توپ پر ماجاہئے مرہٹے کے ہرکارون نے جب خبر ورود رایات نواب بہادر کی ترمک راو کو پہنچائی اور جونہ بیر کہ نواب حیدر دل نے خاطر عاطر مین مرتکز کی وہ بھی ترمک راو پر ظاہر ہو گئی تب ترمک راو لشکر و توپخانے صمیمت اُس طرف کو عازم ہوا نواب روشن ضمیر متوجہ ہونے سے ترمک راو کے خبردار ہوکر رات کو فوج ہراول پر غنیم کے ایک اچھی دست برد ظہور مین لا اور پہاڑ میلکوٹہ کے اُوپر چڑھکر نشان کو بلند کیا صبح ہوتے ہی ترمک راو نے بھی ساتھہ لشکر قاہرہ کے باگ اُٹھائی اور وہان پہنچکر اُس پہاڑ کو محاصرہ کیا نواب بہادر نے چشمک زنی دشمن کی برق توپ و تفنگ کو معاینہ فرما رعد خروشان و سیل دمان کے مانند پہاڑ سے اُترا ولے گولے کے برسا کر فوج برگی کو ساتھہ کمال بے برگی کے پریشان کیا ہر روز صبح سے شام تک اِسی طرح جنگ کا تنور گرم ہوتا و طرفین سے لوگ کام آتے بیس روز کے عرصے تک نواب بہادر نے کوہ کے مانند پاے ثبات قایم رکھکر اعدا کی خونریزی مین کوئی دقیقہ نامرعی نہ چھوڑا ترمک راو نے جب دیکھا کہ اُسکی سپاہ کے حملہ کرنے سے کچھہ کام نہین نکلتا اور سیل خون کا اُسکی فوج کے سپاہیان اجل گرفتہ سے ہر روز روان ہوتا ہی جنگ کو ملتوی رکھہ اُس کوہ کو درمیان مین لیکر

Marfat.com

تنگ محاصرہ کرنے پر ہمت کی اور لشکر اسلام کی رسد بند کردی نواب بہادر نے جب دیکھا کہ رسد کسی طرف سے نہیں پہنچ سکتی مراجعت کرنا دارالامارت کو مصلحت جانکر توپخانہ کو پہاڑ کے پیچھے سے بعد قطع کرنے گھنے جنگل کے اُتار کر روانہ فرمایا اور خود سوار و پیادون کے ساتھ دامن کوہ سے نکل کر منزل مقصود کو کوچ فرمایا چونکہ راہ دامن کوہ کی بہت ناہموار اور تمام زمین سیلاب سے جا بجا کٹکر گڑھے غار پڑ گئے تھے اِس لیئے توپخانے کا جانا صعوبت سے کال بلکہ متعذر ہوا ہزار مشقت سے جب دو تین فرسنگ گیا رات آخر ہوگئی کچھ لوگ غنیم کی فوج سے جو طلایہ پھر رہے تھے اِس حال سے واقف ہوئے اور فی الفور ترمک راو کو مطلع کیا اُسنے اُسی وقت ایک فوج قوی زور کو واسطے چھین لینے توپخانے کے رخصت کیا اور خود بھی سوار ہو کر اُس طرف کو دوڑا اِس عرصے مین نواب بہادر جب متصل گڑھی کوڑہ کے جہان سے دارالامارت تین چار فرسنگ رہ جاتا ہی پہنچا ہرکارون نے عرض کیا کہ ترمک راو مانند صرصر کے اپنے تئین آتشخانہ پر ڈالکر غازیونکی آبرو برباد دینے کے درپی ہی نواب شیر دل اُس خبر سے کچھ خوف نہ کر فوراً پھرا اور فوج مخالف کو جو گرد پیش اُس توپخانے آتشبار کے دھوئین کی طرح منڈلاتی تھی بجلد صرصر سے حملون کے پریشان و متلاشی کر دیا اور میمنہ و میسرہ و قلب لشکر کو باتوزک حمام آراستہ و درست اور توپون کو آگے کر کے شلک کرتے ہوئے دارالحکومت کی طرف روانہ ہوا غنیم کی فوجین ہر چند ہر طرف سے ہجوم اور حملہ کرتی تھین پر صدمون سے تیر و گولون کے منتشر و فراری ہو جاتین جب سواری خاص نواب بہادر کی موتی تالاب پر پہنچی اور یہہ نظر آیا کہ گروہ مغہورون کی آتشضرب توپ کو تالاب کے باندھ پر چڑھا کر واسطے بند کرنے راہ لشکر حیدری

کے سعی و کوشش کر رہی ہی تب اپنی فوج کو حملہ کرنے کا حکم دیا
فدویان جان نثار نے مردانہ حملہ کیا اور توپین گولے بارود سمیت چھین کر
اپنے تصرف مین لائے نواب ظفر انتساب اس کامیابی سے خوش ہو کر اُن
بہادرون کو جنھون نے توپون کے چھین لینے مین سعی کی تھی بہت سی
اشرفیان و جواہر عطا کیا بعد اُسکے کئی ساعت مین جب تمام توپخانہ و سوار و پیادے
اور اہل بنگاہ جمع ہوئے خود بہ دولت نے خاصہ تناول فرمایا اور سپاہ نے بھی
ناشتا کیا تب ہواخواہان دولت نے عرض کی کہ چونکہ سپاہ نے کئی دن سے
بہت زحمت و مصیبت اُٹھائی ہی صلاح دولت یہ ہی کہ آج اِسی جگہہ
خیمے قایم کیے جاوین اور علی الصباح حضور میمنت و فرخی کے ساتھ
دارالامارت مین داخل ہون لیکن چونکہ ہر دولت کے واسطے زکات واجب
وہر راحت کے پیچھے رنج لگا ہوا ہی اِس نظر سے کہ وہان سے دارالامارت قریب
ہی اور باگ اُٹھا کر جلد پہنچ سکتے ہین اور وہان سب سپاہ آرام پا دینگی ہوا
خواہون کی عرض پذیرانہ ہوئی اور جسمت گھوڑے پر سوار ہو کر دارالامارت کو کوچ
فرمایا سپاہ کو اطاعت سے چارہ نہ تھا پر چونکہ لڑتے لڑتے و چلتے چلتے تھک
گئی تھی کمال بیدلی و سستی سے ہر کاب ہو کر چلی اِس اثنا مین مرھٹہ کی
فوجون نے جو مورچہ سے زیادہ تھی پھر دلیری کر کے کئی توپ بڑی بڑی سامنے
لا کر لشکر جلادت اثر پر گولہ اندازی شروع کر دی قضا کارا ایک گولہ غنیم کی
توپ کا اوپر سرکاری اونٹون کے جن پر بان لدے ہوئے تھے آگرا اور
بانون مین آگ لگ گئی اور اونٹون کے اُچھلنے کودنے سے دو تین ایک
اونٹ کے بانون سے دوسرے اونٹ کے بانون کو آگ لگ گئی اور تمام
بان جھوٹنے لگے ہزارون سوار و پیادے بنگاہ کے اُن بانون سے جل مرے

علاوہ اُسکے ایک بڑی مصیبت اور یہ ہوئی کہ کئی بان اُڑکر بارود مین جو گاڑیون پر بھری ہوئی تھی جا پڑے اور بارود مین آگ لگ جانے اور اُسکے اُڑنے سے ہول محشر اور ہنگامہ روز حشر کا پیدا ہوا بانون کے اُڑنے سے بہت سے لوگ مارے پڑے اور بارود کے جلنے سے ہزارون سپاہی جل مرے اِس ہنگامے مین غنیم کے سوارون نے فرصت وقت کو غنیم جانکر ہوا کی مانند دھوؤن مین مل گئے اور ہزارون مردان کار واہل بنگاہ کی خونریزی کی لالا میان داماد جناب شہباز صاحب نے جو شجاعت مین رستم کو زال اپنے عرصے نبرد کا جانتا تھا اِس حالت پر آفت مین حتی المقدور اعدا کے مارنے مین قصور نہ کیا آخرکار شہادت کا شربت پیا اور فوج غنیم نے خبر دہو کر میر علی رضا خان و علی زمانخان وغیرہ کئی شخص کو اعیان دولت سے کمند مین اسیری کے کھینچا اور یاسین خان جو فدوی جان نثار اور اُسکا چہرہ و بازو فی الجملہ ساتھ چہرہ و بازو نواب نامدار کے مشابہ تھا کئی آدمی کو اُن گمراہون سے مجروح و بے روح کرکے داد جوانمردی کی دی اور خود زخم شمشیر کھاکر خون سے گلگونہ شہادت کا منہ پر لگا کے میدان مین گرا غنیم کے سوار جو نواب بہادر کو ڈھونڈھتے پھرتے تھے جب اُس بردل کے سر پر جا پہنچے اُسکا نام پوچھا اِس مصلحت اندیش وفاکیش نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ نواب حیدر علی خان مین ہی ہون دشمن کے سوارون نے اُسکو نعمت غیر مترقب سمجھ طمع کی راہ سے نواب بہادر کے دھوکے مین اُسے میدان سے اُٹھا کر نمک راو کے حضور مین بھجوا دیا اور خود نواب بہادر کے مال و اسباب پر جو برسون کا جمع کیا ہوا تھا تاخت کا دراز کیا جب نواب بہادر نے یہ حال دیکھا سمجھا کہ جو تیر قضا کی شست سے چھوٹتا پھر نہین سکتا اُس آشوب گاہ سے اپنا دور

Marfat.com

ہو ناضرور جانکر وہان سے نکل کو د چرکولی پر چڑھگیا اِس اثنامین غازی خان جو سرخیل سرکار کے پندارون کا تھا حضور مین آکر عجز و منّت سے واسطے مراجعت فرمانے طرف دارالامارت کے عرض کرنے لگا اگرچہ نواب بہادر کا عزم یون تھا کہ اگر اُسوقت بھی ایک جماعت سپاہ کی اُنگلیون کی مانند باہم جمع ہو جاوے تو ایک گھوسا دشمن کے کلّے پر مارے لیکن چونکہ سپاہ کا کام ہاتھ سے اور ہاتھ اُنکا کام سے جاتا رہا تھا یہ امر میسّر نہ ہوا تب اُس عزم کو دوسرے وقت پر ملتوی رکھ پہاڑ سے اُتر کر گھوڑے پر سوار ہوا اور صاحب چودہ سوار کے جو ہر کاب تھے باگ اُٹھا متّصل قلعہ سرنگپتن کے پہنچ کر میر اسماعیل خان قلعہ دار کو اپنے آنے کی خبر کردی اور چونکہ اُس ہنگامہ محشر آشوب مین بارود، دہان کے دھوئین اور چپقلش سے فوجونکی جہان تیرہ و تار ہو رہا تھا اور کسی کی صورت پہچانی نہ جاتی تھی اور شاہزادہ عالیشان طیپو سلطان نظر سے نواب بہادر کے دور ہو گیا تھا انتظار مین دیدار اُس تابندہ اختر کے نرگس کے مانند آنکھ کھولے راہ دیکھ رہا تھا تنہا قلعہ مین داخل ہونا گوارا نہ فرما کے مشہد مقدّس مین قادر ولی کے جو نہر کاویری کے کنارے پر واقع ہی آرام فرمایا جب قریب وقت عصر کے شاہزادہ برہبری خرد خود اور غنیم کے لوٹیرے سوار دن کے لباس مین دو تین سوار کے ساتھ پاشنہ کوب وہان پر جا پہنچا اور پدر بزرگوار کی آنکھ کو اپنے جمال سے روشن کیا نواب نامدار فرزند جگر بند کے ساتھ سوار ہو قلعہ مبارک مین داخل ہوا خزانہ کا دروازہ کھول کر وفور عطا وجود سے کارنامہ حاتم کا نمودار کیا جو شخص سپاہیون سے پیادہ پہنچتا تھا اُسکو ایک مُشّی بھر اشرفی اور جو سوار گھوڑے اور ہتھیار کے آتا اُسکو ایک خلعت اور پانچ مُشّی اشرفی انعام فرماتا اور اُسکا پایہ بڑھانا شہر کے اکابر

سب جمع ہو واسطے ادا کرنے شکرانہ سلامتی ذات بابرکات کے حاضر ہوے اور مستحقین و محتاجین تصدق سے سر مبارک کے دامن بھر بھر زر لے گئے نواب بہادر نے سب اپنے لشکر کے منصبداروں کو کلمات تسلی افزا سے تشفی بخشی اور مضمون ان فارسی شعروں کا اپنی زبان گوہربار سے گوش گذار حاشیہ نشینان بساط فیض مناط کے کیا،

نظم

سعادت مساعد بہ بخت منست فلک چتر و آفاق تخت منست
عنان تابیم موجب عار نیست کہ بی جزر و مد بحر زخار نیست
ز مرمر اگر شعلہ لرزد چہ باک نماید بدم وادی و شہر خاک
اگر خصم البرز باشد بہ تن بہ من دادہ حق گرز گردن شکن
اگر نیزہ باد بہ کین آورم مہ از آسمان بر زمین آورم
اگر سوخت باروت و بان و شتر ازان جنس دارم بسے قلعہ پر
چو باشد بعالم خدا مہربان ندارم غم از سوخت باروت و بان
مرا بیخ دولت چو مستحکم است دو شاخ اربیفتد چہ جای غم است
امیران من نیک خواہ من اند ہوا دار فرّ کلاہ من اند
خزاین بہ من دادہ حق بیشمار بپاشم بفرق یلان وقت کار
چو بکدل بشتابیم در روز جنگ شود دشمن مادو دل بیدرنگ
چنان رخنہ بندیم بر بہ سگال کہ ترک چو کرمک شود پایمال
چو شمشیر ما برق ریزان شود بہ پونان چو دونان گریزان شود
چو نبود مرا در خزاین کمی فراہم بہ زر می شود آدمی
فراہم کنم لشکر تازہ زور کہ از جان اعدا برآرند شور

Marfat.com

بنیروزم آتش ز تیغ و سنان کز تگ چو گرمک بسوزد دران
ازینم چه غم گرعدو ترک است منم شمع سوزان واو گرمک است
نباشد اگر خیمه ام نیست ننگ بود خیمه ام آسمان رو ز جنگ
وگر فرش نبود ازان ننگ نیست بمردان بسیط زمین تنگ نیست
ندارم غم از خانهٔ خوب و زشت بود مرد را خانهٔ زین بهشت
به حور بهشتی مرا نیست کار عروس ظفر بابدم در کنار
اگر تن نبارا ستم نیست غم بود زینت مرد تیغ و حسام
روان لشکرم را چو جیحون کنم ز هر موج او سیلی از خون کنم
پلارک برافواج اعدا کشم سر نیزه را بر ثریا کشم
نماید اگر دشمنم خیبری نمایم به او حملهٔ حیدری
سر و پای دشمن به بند آورم بچرخ ار رود در کمند آورم
زنم گر به قوت گران گرز را کمر بشکند کوه البرز را
چو جولان کنم اسپ در روز جنگ شود کار برابلق چرخ تنگ
چو خنگ جهان گرد راهی کنم بشمشیر پای صبا پی کنم
فلک هم نیابد شتاب مرا هوا کی بیوسد رکاب مرا
ثباتم چو خاک و روانم چو آب شتابم چو باد و چو آتش بتاب
یلانم که دشمن کشیده به بند بیارم بتائید بخت بلند
زاموال رفته نه گردم دژم ز کاتی گرا ز مال کم شد چه غم
دگر گنج و گوهر بدست آورم به زنجیر فیلان مست آورم
گران خواب را برعدو بشکنم سر نیزه در چشم او بشکنم
چو اول مدد کرد ما اقبال من به آخر همایون بود فال من

الا ای سواران شمشیر زن جوانان شیراگن و پیل تن
سواری بر اسپان تازی کنید ز فرق عدو گوی بازی کنید
برآرید شمشیر کین از نیام کز خصم لازم بود انتقام
بہ نخچیر گرگرم آرید رو بہ فتراک بندید فرق عدو
بہ بندید بر بارہ برگستوان بگیرید بر دوش گرز گران
بپوشید خفتان و خود و زرہ بگیرید پس نا چخ نیزہ
بہ بخشید طہمر ز تیر و سنان جگر بند دشمن بہ زاغ کمان
حرام است آرام در روز جنگ برآید از خانہا چون خدنگ
سنان ہا بروی فسان برکشید شرر بہر دفع خسان برکشید
بہ بندید برجم بہ زین و درفش سیاہ و سفید و کبود و بنفش
بہ فوج عدو تیر باران کنید ہوا را چو ابر بہاران کنید
بہ پیلان بہ بندید کوس و درای کہ تا گاو ماہی بہ جنبد ز جای
چو سر برکشد آفتاب برین من و ترک و تیغ و میدان کین

لشکر کے سرداروں نے جب ایسے کلمے تہوّر افزا نواب رستم خصال ہمایون فال کی زبان سے سنے ایکدل سے ہزاروں دل ہوگئے انقیاد کا زین پوش دوش پر اُٹھا جانفشانی کے لیئے مستعد و آمادہ ہوے اب احوال افواجِ پس ماندہ کا سنا چاہیئے جب نواب بہادر موافق التماس غازی خان کے دارالامارت میسور کی طرف متوجہ ہوا توپخانہ و توشکخانہ سرکار کا اور بہت سامال دوسرے نامداروں کے مرہٹوں کے ہاتھ لگا اور آخر سے بان و باروت کے ہزاروں آدمی کی ہستی کا خرمن جل گیا محمد علی کمبدان نے جسکے قامت کے لئے خیّاط قضا

Marfat.com

نے شجاعت کا جامہ درست سیا تھا جب اپنی امید کی کشتی کو گرداب تباہی
مین دیکھا اور میدان جنگ کو وجود فیض آمود سے نواب بہادر کے خالی پایا
بمقتضاے جوہر ذاتی ساتھ بے ہمتی کے مرھٹہ کی قید مین پڑنا گوارا نہ کر اپنی ہمراہیون
اور ملازمان سرکاری سے جو لوگ زندہ رہے تھے ساتھ لیکر دامن ہمت کمر مین
باندھ پہاڑ پر چڑھ گیا اور عین بھوک پیاس مین باوجود اُٹھانے تین زخم کاری
شمشیر کے بہتون کو لشکر سے غنیم کے جنھون نے اُس پہاڑ پر چڑھنے کا قصد کیا تھا
ضرب سے تفنگ کی گولیون کے عدم کو روانہ کیا اور بزور شمشیر آبدار بہادری
کی آبرو نگاہ رکھی نرمک راو اُس شجاع کی دست برد دیکھ دل سے اُسکا
خواہان ہوا اور اُسکی جوانمردی پر آفرین کہکر محمد علی نام اپنے نوکر اور محمد یوسف
اپنے کمیدان کو معہ قول نامہ اُسکی امان و حفظ آبرو کے باب مین اُس غازی
نامدار کو بھیجا وے سب پہاڑ پر جا عہد و پیمان کو اپنی قسم سے موکد و مضبوط کر
اُس قوی دل کو اُسکے ہمراہیون سمیت نیچے اُتار لائے اِس عرصے مین جب ظلمت لیل
نے تیرگون پردہ آفاق کے منہ پر کھینچا نرمک راو نے ہتھیار اُسکے ہمراہیون
سے لیکر اسباب کھانے پینے کا موافق حاجت کے محمد علی کمیدان کو بھیج کر
واسطے قبول کرنے نوکری سرکار پیشوا بہادر کی بہت سی ترغیب
و تحریض کی محمد علی نے جو مرد زیرک و دانا تھا اِنکار صریح مصلحت
وقت نہ جانکر یہ جواب دیا کہ بالفعل مجھکو رخصت کیجیے کیونکہ اپنے عیال
و اطفال کو جو سر برنگپٹن مین ہین وہان چھوڑنا عقل مآل آندیش اور
حمیت مردی کی رخصت نہین دیتی ہی بعد منزل ہو جانے زخمون کے سب
اپنے متعلقون کو وہان سے نکال کر جو شرط خدمت ہی بجا لونگا نرمک راو
اُسکی چرب و ابلہ فریب باتون سے راضی ہو گیا اور اُسکو رخصت دی

کمیدان قوی دل نے بعد تمام ہونے شب کے ایک روز اُسی میدان مین بسر کرکے شام کو سو لہ سو بہادر بے ہتیار ساتھ لے سریرنگپتن کی طرف روانہ ہوا اتفاقاً کمیدان شجاعت نشان کا گذر اُن دو ہزار پیادگان تفنگچی پر جو ہراول کے طور پر لشکر مرہٹہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی بندوقون کا سرپایہ باندھکر خواب غفلت مین سو رہے تھے پڑا محمد علی نے جو جان و دل سے ہوا خواہ دولت حیدری کا تھا بے تحفہ سفر داخل ہونا قلعہ مین ہمت سے بعید جان کر پہلے تو آپ مع اپنے ہراہیون کے پتھرون سے اُن اخوان الشیاطین کو زخمی کر اُنکے سر پر غرور کو بار مغز سے سبک کیا اور تب اُنھون کی بندوقین لیکر ایسی شلکین متواتر ماریں کہ ایک بھی اُن مین سے زندہ نہ بچا بعد قتل عام کے بہ فراغت تمام ہتیار و سامان اُن مقتولون کا اپنے سپاہیون پر تقسیم کرا اور اُن سب بے سلاحون کو مسلح بنا نیچے دیوار قلعہ سریرنگپتن کے جا پہنچا اور مبارکباد کی شلک کی نواب نامدار نے محمد علی کے پہنچنے کی خبر پاکر اُسکو حضور مین بلایا اور ساتھ خلعت گران بہا کے مع جواہر اُسے سرفراز کیا اور نئی بندوقین کارخانہ سے سرکار کے اُسکو عنایت کین تا دنئے سر سے جمع کرنے مین جوانان رزم آزما کے مشغول ہوا اور فوج کے بخشیون کو بہ حکم دیا گیا کہ جتنے سوار و پیادے بہم پہنچین نوکر رکھین اور تنخواہ کے روپی پیشگی اور ہتیار سرکار سے عطا کرین بعد اُسکے خود بدولت قلعہ کے گرد سوار ہو کر کمین گاہ مین توپین دشمن کوب اور جوانان کاردیدہ تعین کیے اور قلعہ کی اطراف مین دیوارین جسکی آڑ مین مخالف سے جنگ کرتے ہین مستحکم بنا فرما کر آلات حرب اُس مین جمع کر مرہٹون کے آنے کا منتظر رہا جب ترمک راو کو محمد علی کمیدان کے جانے کی خبر سریرنگپتن کو اور قتل ہونے اپنے دو ہزار سپاہی پیادے

Marfat.com

کی اُسی لشکر شکن کے ہاتھ سے پہنچی مانند مار سرکوفتہ کے پیچ و تاب کھایا اور چونکہ میر علی رضا خان سے اِس لیئے کہ اُسنے پہلے نوکری مادھو راو کی قبول کی اور تب فرصت پاکر نواب بہادر کے حضور مین چلا گیا تھا آزردہ اور مکدّر تھا اِس سبب سے میر موصوف کو روبرو طلب کر دفتر شکایت کے کھولے اور الفاظ ناملایم جو لایق شان اُس سردار کے نہ تھے طبش طبیعت و سفلہ مزاجی سے زبان پر لا اُسکو مقیّد کرمہ تمامی اسیران لشکر نواب بہادر کے جو اُسوقت تک اُسکے اختیار مین تھے پونان کو روانہ کیا اور یاسین خان کو کہ نواب بہادر کے شبہے مین اُسکو ایک علحدہ خیمہ مین رکھا تھا ساتھ لطایف الحیل کے بہت تسلّی دیکر کہا فتح و شکست آسمان کی طرف سے ہی بالفعل کہ زمانہ پیشوا بہادر کے موافق ہی لازمہ خردمندی کا یہہی کہ صبر کیجئے اور سب پردہ نشینان حرم سرا اور شاہزادون کو یہان بلا لیجئے تا باہم متّفق ہوکر پونان کو چلین وہان پہنچکر جس طرح پر رائے صواب نما پیشوا بہادر کی آپ کے باب مین اقتضا فرمائیگی عمل مین آویگا لیکن یاسین خان مرد جہاندیدہ تھا بموجب اِس رباعی کے

زباعی

گر عاشق صادقی ز نایاب منال، پیدا گردد
وین عقدہ کہ بستہ است دست بخیال، ہم وا گردد
در آبلہ افتاد بپای طلبت، زنہار مایست
شاید کہ ہمین بیضہ بر آرد پر و بال، عنقا گردد

اگرچہ خبر صحّت و عافیت نواب بہادر کی کچھ نہ رکھتا تھا لیکن صرف خدا پر توکّل کرکے اور مرنے کو اپنے واسطے سلامتی ذات مقدّس نواب بہادر کے کہ رزّاق مطلق نے سلسلہ ایک عالم کی روزی کا اُسکے ہاتھ مین سپرد کیا ہی

Marfat.com

جیسے پر ترجیح دیکر صاکت رہا اور اصلا لاد نعم زبان پر نہ لایا اگر چہ راہ خبر پہنچنے کی دار الامارت سے ترک راد کی لشکر کو ایسی سد و تھی کہ ہوا کو بھی مجال نفوذ کا نہ تھا مگر جیسے نور شمس کا ابر کے پردے مین چھپ نہین سکتا ہی بعد ہفتہ عشرہ کے غنچہ راز کھل گیا اور ترک راد کو خبر ورود فرمانے نواب بہادر کی قلعہ سر برنگپتن مین اور فکر کرنی لشکر کشی کی پہنچی کانپنے حسرت کے اُسکے دل مین چھے اور اُن کلمون سے جو اُسنے یاسین خان سے کہے تھے سخت نادم ہو اپنی فوج سمیت وہان سے کوچ کر گر دقلعہ سر برنگپتن کے اُتر کر بنانے مین دھدمہ اور مورچے کے مشغول ہوا اور دونون طرف سے آمد رفت گولون کے سفیرون کی شروع ہوگئی اُس عرصے مین کہ کئی روز جنگ نے امتداد پایا بہ اتفاق واقع ہوا کہ شہرہ زر پاشی و قدردانی نواب بہادر کا جو خلق خدا کے کانون مین پہنچا تو کئی سردار لشکر سے ترک زاد کی ملازمت سے نواب بہادر کی ملازمت کو مایل ہو ترک راد کی نوکری کو اپنی شجاعت کی کساد بازاری سمجھ لشکر حیدری مین آملے اور اِسی طرح ہر طرف سے سوار و پیادے حلقہ عبودیت کا کانون مین آلے ہوئے بارہ ہزار سوار و بیس ہزار پیادہ لوائے آسمان سائے کے نیچے جمع ہو گئے ایک شب کو نواب بہادر نے محمد علی کمیدان کو فرمایا چونکہ دلیری غنیم کی حد سے گذری رائے صواب نما یہ اقتضا کرتی ہی کہ فوج عدو سوز کے ساتھ دشمنون کے مقابلے پر گھوڑے اُٹھائیے محمد علی نے منت کی راہ سے مضمون اِس بیت کو

بیت

نمی زیبد کہ خورشید جہان گیر
بتاراج سہا برزہ مہ نیر

ادا کیا اور کہا کہ فدوی جان نثار یہ امید رکھتا ہی کہ اُسے رخصت ملے تا ترک کے

Marfat.com

ساتھ اپنے دست و پنجے کا زور آزماوے نواب بہادر نے اُس نہنگ لجّہ شجاعت
کو تحسین و آفرین کرکے اجازت دی تب کمیدان شجاعت نشان دو ہزار برقند از
ہمراہ لیکر مینور کے دروازے سے نکل عیدگاہ کے متّصل تین ہزار رہراہی پیادون
پر راجہ چینل درگ کے اور دو ہزار پیادون پر ملازم مرارراو کے جنھون نے
ساتھ چار ضرب توپ اور ایک ہزار سوار کے اُس راہ پر ایک سدّ مستحکم
بنا کی تھی تاخت کی اور اچانک اُن خفتہ بختون کے سر پر پہنچ فتنہ عظیم بیدار
کیا اور بہتون کو اُس جمّ غفیر سے گرفتار اور اکثرون کو کسوت حیات سے
برہنہ کیا اور باقی ماندہ وہان سے بھاگے تب کمیدان شجاع نے ہتھیار اسباب مقتولونکا
اسیرون کے سر پر رکھوا مظفّر و منصور حضور مین حاضر ہوا صبح کو غنیم نے پیچ و
تاب کھاکوہ کری گڈھ شمالی طرف ندّی کے کنارے دمدمہ وسیع باندھکر خاص مورچہ
اُسکا نام رکھا اور بڑی بڑی توپین اُسپر چڑھاکر گولہ زنی شروع کردی اور
چونکہ وہ دمدمہ بہت بلند تھا اور گولے اُسکے حصارمین پہنچتے تھے قلعہ کے رہنے والون
کو بہت ضرر پہنچنے لگا تب محمد علی کمیدان نے جو سرمست شراب شجاعت کا تھا
غنیم کی دلبری دیکھنے کی تاب نہ لاکر مکرّر لڑائی کی اجازت مانگی آخر کو
حضور سے رخصت پاکر تین ہزار سپاہی بار آور ایک ہزار پیادہ
کرناٹکی ہمراہ لے غنیم کے سامنے سے دو فرسنگ کے فاصلے پر ندّی اُتر
شیر گرسنہ کی مانند گھنے جنگل مین گھسکر غنیم کے دمدمے کے متّصل آنکلا اور
محافظون کو اُس مقام کے پر کہاکر نمک راوے ہمکو واسطے بدل کرنے سپاہ
متعیّنہ مورچہ کے بھیجا ہی وہان کے لوگ جو بہ سبب متواتر پہنچنے گولون کے قلعہ
سے اپنے تئین ہر دم کام نہنگ مین مبتلا دیکھتے تھے اپنی تبدیلی کو حیات
دوبارہ سمجھ بہت خوش ہوے اور محمد علی کمیدان نے جب تقدیر کو موافق

تدبیر کے پایا بے اندیشہ اُس مورچے مین داخل ہو کر ضرب سے گولیون کے اہل مورچہ کا کام تمام کیا اور اُن تیرہ بختون کو پروانہ کی طرح جلا کر خاکستر کر دیا بعد اس قتال و غارت کے جب تھوڑے سے آدمی جو بچے تھے فراری ہوے کمیدان دوڑنے بڑی توپون کو زمین مین مدفون اور چھوٹی توپون کو طرف دارالحکومت کے روانہ کیا اِس خبر کلفت اثر کے سنتے ہی اگرچہ ترمک راو نے ایک دوسری جماعہ مسلح کو واسطے کمک کے بھیجا لیکن چونکہ اقبال نے اُنھون سے منہ موڑا تھا سبھون نے پیٹھ دکھائی اور کمیدان شجاعت توامان نے آفتاب عالمتاب کے طلوع ہونے سے پہلے خاص مورچہ و کوچہ سلامت غنیم کے بنائے ہوؤنکو کھدوا ڈھاکر زمین کے برابر کر دیا اور پست مکانون کو آگ لگا وہان سے سعادت کر آقاے رفیق پرور کی سعادت ملازمت حاصل کی اور ساتھ عطیہ خلعت فاخرہ و جواہر و اے سلحہ گران بہا کے محمود اقران کا ہوا آفرین چھوٹے بڑے کی زبان سے سنی ترمک راو وقوع سے اِس حادثے کے مظفر ہو کر اپنے ہاتھ کو مورچہ بندی سے کوتاہ کر پندارون کو اپنے واسطے تاخت و تاراج کرنے ملک متعلقہ بالا گھاٹ کے حکم کیا اور آپ اپنی فوج کثیر کے ساتھ میدان دامن کوہ چھتر باسی کے اقامت کی اتفاقاً دو تین روز کے بعد ایک ایسا دن آیا جس مین ہنود اپنے مذہب کے موافق جہان کہین دو ندی ملتی ہین وہان پر غسل کرنا نہایت حسنات سے جانتے ہین چنانچہ روز سہو کو ترمک راو سوار ہو کر پوربی کو ہیچ گڑی گھاٹ کی راہ سے روانہ ہوا اور اُس طرف سے نواب بہادر نے جاسوسون کی زبانی خبر پا کر صحہ سپاہ رزم خواہ قلعہ سے کوچ کر مانا سنگھ کے قریب قیام کیا اور شاہزادہ سکندر طالع کو صحہ سواران جان نثار کے کمین گاہ مین بٹھایا تاکہ بھاگتے وقت اُن

Marfat.com

یاجوج صفتون کی سد راہ ہووے اور محمد علی کمیدان کو معہ غازیخان سردار پندارونکے اور دلبرخان کابلی کو ساتھ چار پلٹن صف شکن اور چار ضرب توپ کے ہراول کے طور پر آگے رخصت کیا جب ترک راہ مقام موعود پر پہنچا اپنے خواص ورفقا صحبت مچھلی کی مانند آب بازی وشناوری مین مشغول ہوا اور ایک بڑی جمعیت سپاہ کی پیچھے اسکے بے فکر واندیشہ آہستہ آہستہ چلی آتی تھی محمد علی نے اُس سے آگے کروہ جماعت نزدیک پہنچے اعداشکنی کی بہتدبیر کی تھی کہ توپون اور تفنگچیون کو ایک نہر خشک کے کمین گاہ مین بٹھادیا تھا جب دیکھا کہ غنیم کی سپاہ قریب پہنچی غازیخان کو اشارہ کیا تا اُس نے ساتھ دوتین سو سوار کے سنگستان کی پناہ سے نکل فوج غنیم کا مقابلہ کیا فوج مخالف نے اس جماعت کو قلیل جان کر اُسکی طرف تاخت کی غازیخان اُن مقہورون کو ساتھ جنگ زرگری کے کمین گاہ کے منہ پر لاکر آپ کنارے ہوگیا کمیدان شجاعت شعار نے فی الفور کمین گاہ سے نکل سب فوج غنیم کو توپون اور بندوقون کی شلک مین لیا اور اُن آب کے تشنون کو پانی سے غسل کرنے کے پہلے بطریق ناشتا شکنی مہمانی سے گلو رتفنگ کے آسودہ کرخوابگاہ عدم مین سولایا اِس ہنگامے قیامت اثر مین تین ہاتھیون نے فوج غنیم سے اپنے سواردن حیرت بان کے زخم کھاعدم کو سدھارے اور نشان اور نقارون کے بھی کئی ہاتھی گولون کی ضربون سے پاش پاش ہوگئے جب اعدا کی جمعیت مین غازیون کی دست برد سے اس طرح تفرقہ ترا اُنھون نے ہزیمت کو غنیمت سمجھا شاہزادے جوان بخت نے غازیخان کو ہمراہ لے ان بخت برگشتون کا تعاقب کیا اور جوہر شمشیر شجاعت کا ظاہر کرکئی ہزار سپاہی کو غنیم کے نہنگ اجل کا طعمہ بنایا اور پانچ ہزار سوار اور دو ہزار پیادے اسیر کرلایا تک راد نے اُس حال خسران مآل کو دیکھکر بھیگی

Marfat.com

دھوتی پہنے جس سے ہنوز پانی ٹپکتا تھا ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اس میدان سے بھاگ موتی تالاب کے نواح مین اپنے لشکر پریشان کو پھر جمع کرنے لگا اور نواب بہادر فتح کا شادیانہ بجاتا قلعہ مبارک مین داخل ہوا دوسرے روز پھر جنگ قراولی درپیش ہوئی اور اسی طرح ہر روز ایک ایک جماعت دونون طرف کی سپاہ سے میدان مین آتی اور شمشیر و خنجر کو خون سے آبدار کرتی تھی آخر کو ترمک راو نے جب دیکھا کہ کوئی کام پیش رفت نہین جاتا ہی مقابلے اور محاربے سے دل تنگ و دست بردار ہو کر تاخت و تاراج کرنے پر بعضے پرگنون کے پائین گھاٹ و بالا گھاٹ مین جو نواب کے تصرف مین تھے ارادہ کیا اس اثنا مین زبانی ہرکارون کے اُسنے یہ سنا کہ اسباب رسد کا ایک طرف سے نائرون کے بدرقہ مین لشکر حیدری کو جاتا ہی اور سوار پیادے بھی اس نواحی سے جمع ہو کر لشکر مین تو نواب بہادر کے ملتے ہین یہ امر زیادہ تر اُسکی خاطر کا شورش افزا ہوا طوفان بلا کے مانند اس سمت کو تاخت کی اور اس ناحیہ کو ایسا ویران و خاک سیاہ کیا کہ دانہ بلکہ گھاس بھی باقی نہ چھوڑی مگر قلعدارون نے نمک کا پاس کرکے بروج و قلعون کی دیوارون کے مضبوط کرنے مین ایسی ہمت باندھی کہ ترمک راو نے ہرچند سر پٹکا اور کاوش کی کچھ اُسکے ہاتھ نہ لگا بعد گذرنے چند روز کے جب لوٹتے ہوئے آدمی پائین گھاٹ سے حضور مین پہنچے اور اُنھون نے زبانیان اور بدعتین افواج مرہٹہ کی ظاہر کرکے اپنی داد چاہی نواب بہادر نے حال پر اُن ستم رسیدون کے ترحم فرما کر ارادہ کیا کہ خود بنفس نفیس واسطے مقابلہ ترمک راو کے سوار ہو مگر محمد علی کمیدان نے جو خدوی جان نثار تھا یہ عرض کی کہ ان دنون مین اس دولت خداداد کے بہت دشمن کمین مین ہین خود بدولت کا دارالحکومت

Marfat.com

سے دور جانا قرین صواب نہین ہی مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
شاہزادے جوان بخت کو رخصت فرمائین یہ خانہ زاد اُسکی رکاب
سعادت مین حاضر رہکر بجا لانے مین شرایط جان نثاری و مراتب حق گزاری
کے قصور نہ کریگا نواب بہادر نے اُسکی عرض کو درجہ اجابت و پذیرائی عطا
کرکے شاہزادے کو آٹھ ہزار سوار جوشن پوش تند خروش اور بائیس
ضرب توپ کے ساتھ اُس طرف کو رخصت فرمایا اور محمد علی کمیدان نے
ساتھ جمعیت چار ہزار سپاہی بار اور دو ہزار پیادہ کرناٹکی اور چھہ ضرب توپ
کے بعد کوچ فرمانے شاہزادے کے کوچ کر معبر راے کوٹہ مین سعادت
ملازمت شاہزادۂ بلند اقبال کی حاصل کی اور باہم مشورت کرکے شاہزادے
بلند بخت نے میدان کاویری مین خیام اقبال نصب کروائے اور کمیدان بہادر نے
کشن گری کو اپنا محل اقامت مقرر کیا اِس اثنا مین زبانی جاسوسون کے یہ معلوم ہوا
کہ قریب پانچ ہزار سوار لشکر غنیم سے بموجب حکم ترمک راو کے مال منزوتہ
کہ جو بالاگھاٹ و پائین گھاٹ مین پایا تھا معہ اور اسباب و اموال اور بہت خزانے
کے جو جنگ چرکولی مین لشکریون سے نواب بہادر کے غنیم کے قبضے تصرّف
مین آیا تھا پونان کو لئے جاتے ہین اور ساہوکار لشکر ترمک راو کے بھی نقود و
جواہر جمعیت اُس جماعت کے ساتھ ہین اِس نوید کے سنتے ہی کمیدان شجاعت
دثار نے پان سو جوان بار اور ایک ہزار پیادے کو ساتھ لے کنکڈی کی راہ
سے جہان کا راجہ نواب بہادر کے فدویان راسخ الاعتقاد کے زمرے مین
داخل تھا رات کے وقت صحراؤن کو طی کر معبر بیل ہلّی سے عبور کرکے
شارع عام پر کرن پاٹ کے ایک پہاڑ کے دامن مین جا اقامت کی اور دریا کے
کنارے اُس معبر پر جہان کا حاکم ظاہر مین تو نوکر محمد علی خان کا اور باطن مین حلقہ بگوش

Marfat.com

جواب بہادر کا تھا ایک گروہ بہادران جان نثار کو تعین کیا اور وہ جماعت لے
مزاحمت نگاہبانانِ معبر دروازے کی راہ سے جو معبر کی طرف تھا گذر کر کے
اُن برجون کے کمین مین جو سابق سے طیار کئے جا چکے دوسرے روز جمعیت غنیم کی
ساتھ کئی گلے. بیلون قاطرون اور خیال گھوڑون اور قطار شترون کے بھرے ہوئے
مالون کے اُس معبر کو پہنچے جہان محمد علی کمیدان کی کمین گاہ تھی گذری کمیدان
نے جب معلوم کیا کہ وہ گروہ اپنے پانیون سے ننگ اجل کے کام مین آئی اُسنے
پاسبانون کو معبر کے بہ کہلا بھیجا کہ وے معبر پر سدّ راہ ہو راہ کو تنگ کر کے
غنیم کے قافلے کو تباہ کرین جب قافلہ مرھٹون کا سب مجتمع ہو کر معبر کی طرف متوجہ
ہوا فوج ہراول نے آگے سے اور کمیدان نے پیچھے سے ان سب کو گھیر کر بندوقون
کی شلک سے اُنکے سینہ پر کینہ کو ایسا مشبک کیا کہ مرغ روح نے قفص تن سے پرواز
کی منصبداردن نے سپاہ غنیم کے جب راہ عافیت کی دیدہ مور سے تنگ تر
دیکھی اپنے مین تاب سر پنجہ شیران فیل شکار کی نپا کر پہاڑ کے درون مین
جاگھسے پر اُن ہزیمت نصیبونکو ہر قدم پر ادبار کی خاک سر پر ڈالی گئی کمیدان شجاعت
نشان نے بعد بہت خونریزی کے فراریونکا تعاقب چھوڑ کر سب نقد و جنس و مواشی
اور گھوڑے اونٹ اور بہت سے اسیرون کو اپنے قبضے اختیار مین لا کر
معبر کی قریب ایک میدان وسیع فرح افزا مین عزم اُترنے کا کیا اِس درمیان
مین ایک جماعت سپاہ غنیم سے جو آہستہ آہستہ سب کے پیچھے آتی تھی
متصل پہنچ کر جب تباہی اپنی جمعیت کی اور تمام مال لُٹا دیکھا متحیر ہو کر حسرت
سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگی اور حیرت سے اُنگلی دانتون مین دبانے اور کمیدان کی
جمعیت کو چشم ظاہر بین سے کم دیکھکر یکبارگی باگ اُٹھا کر لڑنے لگی محمد علی
کمیدان نے بیخوف و بیم ایک جماعت کو واسطے اسباب مال کی محافظت

کے وہان چھوڑ کر ایک غار بست کی پناہ سے جو وہان تھا نکلکر صرصر سے بندوقون
کی شلّک کے قریب تین سو جوان کو سواردن سے مانند برگ خزان کے
گرا دیئے بعد فتح و فیروزی کے کمیدان رستم دل نے سب نقد و جنس لوٹی
ہوئی کو لدوا کر بڑی دلجمعی سے کشنگری مین پہنچ کر کمر کھولی جب یہ سانحہ
ہوش ربا نرمک زاد کے کان مین پہنچا خبر عبور کرنے محمد علی غازی کی کرن پات کے
مبر سے جو صوبہ آرکات سے متعلق ہی اور مزاحم نہ ہونا وہان کے محافظون کا معلوم
کر کے غریق لجّہ تفکّر کا ہوا اور یہہ سوچا کہ اگر نواب محمد علی خان بھی ساتھ نواب بہادر
کے ایکدل و متّفق ہو جائیگا تو بہت مشکل ہوگی اور پھر یہہ عقدہ ناخن تدبیر سے
کسی طرح نہ کھل سکیگا اِس گمان پر فی الفور وہان سے بطور ایلغار کے پتور کے
کھاٹ سے عبور کر قصبہ اونال گیر کے متّصل آ دیرا کیا محمد علی کمیدان نے
غنیم کے چلے جانے کی خبر پاکر ایک قاصد سریع السیر کے ہاتھ حضور مین
شاہزادے سکندر فر کے یہہ حال لکھ بھیجا شاہزادے نے اِس خبر کے دریافت
ہوتے ہی سب اسباب زائد و اثقال سربرنگپتن کو روانہ فرمایا اور خود
چار ہزار تجربہ سوار سے پاشنہ کوب قضاے مبرم کے مانند لشکر پر غنیم
کے تاخت کی یکبارگی لشکر غنیم نے دھرم پوری کے اطراف مین شور محشر
اُٹھا رکھا تھا اور کئی موضع لوٹ کر گھاس لکڑی اور اموال منروبہ گھوڑون پر بار
کر رہے تھے شاہزادے نے اعدا کے مغالطہ دینے کو خود بھی ایک موضع کو لوٹنا شروع
کر دیا اور حکمت عملی سے گھاس لکڑی جمع کرنے فرمایا غنیم غافل اونٹ ہاتھی
گھوڑون پر اشیای منروبہ بار کر چلے شاہزادے غضنفر فر نے سب لکڑی گھاس
گھوڑونکی پشت پر سے زمین پر ڈلوا اُن مقہورونکی جمعیّت پر پہنچکر گولیونکا
مینہہ برسایا تلوارون کی برق سے دریا خون کا بہایا لشکر غنیم کے سواردن نے

Marfat.com

اِس حملۂ جان ستان کی تاب نلا سب اجناس منزوتہ کو وہین چھوڑ تباہ و پریشان اپنی لشکر گاہ کی طرف بھاگے تب شاہزادے نے چار ہزار گھوڑے اور سیکڑون بیل اور شتر توشک خانہ نرمک راہ کے اجناس نفیسہ سے بھرے ہوئے جو اثنائے راہ مین ہاتھ لگے اور بیس ہاتھی لوٹ کر ماکرتی درگ کے صحرا کی طرف شبرنگ جہان پیما کی باگ پھیری نرمک راہ نے تاسّف سے پشت دست کاٹے اور کاویری پتن کے سواد مین خیمہ کیا اُسی رات کو محمد علی کمیدان نے نزدیک پہنچنے سے لشکر غنیم کے خبر پا کر اپنی جمعیّت ساتھ لے شبخون مارنے کے ارادے پر تاخت کی لیکن چونکہ اُن بستر مدہوشی کے سونے والونکی حیات مین چند نفس اور باقی تھے اُس گھنے جنگل دامن کوہ سے نکلنے مین لشکر اِسلام کو اِس قدر دیر لگی کہ صبح ہو گئی تب اُس رستم دل نے جنگل سے نکلنا اپنا خلاف مصلحت وقت دیکھکر دامن کوہ گنگن گڑہ مین اقامت کی نرمک راہ تو حال نزول سے اس آفت آسمانی کے واقف نہ تھا اُس روز اُسی مقام مین رہا جب شام ہوئی اور عرصۂ آفاق کا بخت غنیم کے مانند سیاہ ہوا کمیدان شجاعت تو امان نے اپنی جمعیّت ساتھ جنگل سے نکل کر دشمن کی فوج خیمہ پر حملہ کیا بندوقونکی شلکون سے اِس اندھیری رات مین گولیون کے ستارے نمایان ہوئے اور شور یوم النشور کا عیان کمیدان نے ہزارون آدمی کو مجروح و بیروح کر غنیم کے توشک خانہ کو تصرّف مین لا لشکر اسلام کے اسیرونکو جو چرکولی کی لڑائی مین دشمنون کے پنجے مین پھنس گئے تھے قید سے نکالا اور اہل خیمہ کو لوٹ جیمون اور غنیم کے لشکر کے علمونکو آگ لگادی پان سی گھوڑے چھ ہاتھی برے برے گیارہ شتر خزانے سے بھرے ہوئے قبضے مین لا اور وہانسے

Marfat.com

کوچ کر وقت طلوع ہونے آفتاب عالمتاب کے صحیح و سالم دامن کوہ استانکی راہ سے راے کوٹہ مین داخل ہو مجروحونکو تیمارداری اور بہادرونکو کھانے پینے کی فرصت دیکر دوپہر رات کو وہانسے کوچ کر کے انی گل مین پہنچا تر مک راوا پنے سپاہیونکی تباہی کے باعث نہ تو یونان مین جاکر منہ دیکھا سکتا تھا اور نہ لڑکر بہادران غازی سے عہدہ برہو سکتا پر اس جہت سے کہ سرداری کا نام اجل موعود کی مانند اُسکا گریبان گیر ہوا تھا پھر اپنی فوج ہراول کو محمد علی کے تعاقب مین روانہ کی اور خود بھی اپنی لشکر سمیت وہان سے روانہ ہوا جب محمد علی کمیدان انی گل سے کوچ کر کے خان خان ہلّی مین پہنچا تمام فوج غنیم کی نمایان ہوئی اور کمیدان شجاعت نشان کو نرغے مین ڈال نکلنے کی چارون طرف سے راہ بند کی محمد علی نے تب تری چوکسی وہوشیاری سے ایک چھوٹے قلعہ مین جو دشمن کے دل سے بھی زیادہ ویران تھا پناہ لی افواج غنیم نے اُسے تنگ محاصرے مین مبتلا کیا جب محمد علی کمیدان کے نکلنے کی راہ سب طرف سے بند کی وہ اطمینان خاطر کے ساتھ تمام دن وہین رہا اور جب رات ہوئی دشمن کو بھلاوا دینے کے لیئے پھٹے پرانے کپڑے اُس قلعہ کے برجون دیوارون کنگرون پر لٹکا لکڑی گھاس بہت سی جابجا انبار کر اُن مین آگ لگا وہان سے روانہ ہوا اور قلعہ کے پیچھے گھنے جنگل مین گھس کر لشکر اعدا کی پشت پر جا علم بلند کیا فوج غنیم نے آگ کی روشنی مین سفید کپڑون کے ہلنے کو دور سے دیکھکر یقین کیا کہ محمد علی ہنوز حصار کے درمیان ہی اور کاہ علی الصباح اُسے زندہ پکڑ لینگے چنانچہ اِس خیال خام مین فراغت سے اپنے کھانے پینے کی فکر مین لگے رہے تھے کہ اچانک محمد علی کمیدان شیرژیان کے مانند آپڑا اور اُنھین بڑے تہلکے و پریشانی مین ڈالا اِس اثنا مین پانچ چھ ہزار سوار فوج مخالف سے جان سے ہاتھ دھو کمیدان شجاعت نشان

Marfat.com

کو درمیان مین اپنے گھیر لیا محمد علی نے کئی توپون مین جو لشکر غنیم سے چھین لی تھین چھرا بھر کر اُس گروہ شقاوت پژوہ پر ایسا مارا کہ ہزارون آدمی کو خاک وخون مین لتا دیا ہرچند غنیم کے سپاہیان رزم آزمانے بھی اُس اندھیری رات مین جو روز محشر کا نمونہ تھا جانفشانی اور عرقریزی مین کسی طرح قصور نہ کیا اور محمد علی کے پانچ چھ سو سپاہی کو ہلاک اور زخمی کیا مگر چونکہ عقدہ بربستہ قضا ناخن تدبیر سے کھل نہین سکتا آخرکار بقیۃ السیف فوج غنیم کے بھاگ نکلے محمد علی کمید ان نے فتح پائی سب مال و اسباب غنیمت لیکر صحیح سالم پٹن مین شرف حضور سے نواب بہادر کے آنکھون کو نورانی اور خلعت زرنگار و آلی آبدار سے آفرین وتحسین کے اپنے اسباب افتخار کو دوبالا کیا ترک راو نے فوج ہراول کے شکست پانے سے دلشکستہ ہو وہان سے کوچ کیا اور میان کوٹلی طرف جا کر اقامت کی جب خبر کوچ کی ترک راو کے حضور مین پہنچی باقضای دانے صواب نما اُسے زیادہ خرابی ملک اور تباہی رعایا کی جو ودیعت الٰہی اور رفاہیت اُنکی موجب زیادتی خزانے کی ہی گوارا نہ فرما کر ایک وکیل کاردان کو ترک راو کے پاس روانہ کیا تا وہ ایک مفرح تلخ و شیرین باتون سے ترکیب دیکر اُسکو چکھاوے اور اُسکے دماغ کا منضبہ ہوا و سودا وی سے عمل مین لاوے اور مالیخولیا سے تسلط ملک بالا گھاٹ کے بوسیلہ نوشدارو سے پند و نصیحت اصلاح پر لاوے سفیر دانا نے ترک راو کے پاس پہنچکر ہرچند چاہا کہ طبیب مشفق کے مانند اول رفق ومدارا کا منضج کام مین لاوے اور تب تنقیہ کامل مزلقلوس و شربت دینار سے مواد فاسدہ کو اخراج کرے ولیکن چون اس مریض کے خون نے بسبب ہیجان ہوا و سودا وی کے احتراق پایا تھا اور بہ سبب زیادہ کھانے غذاے ردی الکیموس مال رعایاے بیچارہ کے علت جوع البقر کی اُس

مین پیدا ہو گئی تھی بہ معالجہ موثر و مفید نہو اچنانچہ اُسنے جہل مرکّب سے وکیل کے
آنیکو جس مین اُسکا اصلاح حال تھا نواب بہادر کی عاجزی و درماندگی پر حمل
کر کے توجہ و اعتبار کے کلمے جیسے کوئی ہذیان او رحالت بحران مین بکتا ہی
زبان پر لاکر وکیل کو حکم حاضر باشی کا دیا اور بعد تھوڑے ہی دنون کے بعزیمت
تاخت و تاراج ملک بہ تنور جو ہر طرح کی ناز و نعمت سے معمور تھا اُس طرف کو
پیش خیمہ نکلوایا وکیل کارشناس جب اُسکی عزیمت پر آگاہ ہوا صورت
واقعہ کو حضور مین عرض کی نواب بہادر نے اِس خبر کو سنکر اپنے امیرون کے
ساتھ مشورت کی اور آخرکار یہ مہم بھی محمد علی کمیدان کو مفوّض ہوئی اِس بہادر
میدان جنگ نے ساتھ رضا و رغبت کے اِس کارزار پر مستعد و آمادہ ہوا تب
نواب فیروز طالع نے کمیدان موصوف کو سہ چھہ ہزار بندوقچی بحکم انداز اور
بارہ ہزار سوار اصطبل خاصہ کے چنے ہوئے اور بیس ضرب توپ دشمن کوب واسطے
دھانے قصر شوکت غنیم کے رخصت فرمایا کمیدان کاردان پریاتن کی راہ سے
کوڑک کے سر پر پہنچا کوڑگ کے راجہ نے جو اُن دنون مرہٹون کے تسلّط
کے باعث طوق اِطاعت نواب بہادر کا اپنی گردن سے نکال غنیم کے ہواخواہون کے
زمرے مین منسلک ہو گیا تھا اِس معبر پر ساتھ تیر و تفنگ کے اِنسداد طریق مین
کوشش کی اور مانع ہوا امحمد علی نے جو عنان کامل اور شجاعت مجسّم تھا کلیات
کو چھوڑکر جزئیات کی طرف متوجّہ ہونا خلاف عقل صواب اندیش سمجھکر انتظام
لینا اِس راجہ سے دوسرے وقت پر موقوف رکھ منزل مقصود کو روانہ ہوا
بہ سبب زیادتی احمال و اثقال اور تنگی راہ اور انبوہی درختان صحرائی کے
گذار توپخانے کا وان سے مشکل و متعذر دیکھ کر فقط چار پلٹن سپاہی اور
بارہ ہزار سوار اپنے ساتھ لے باقی فوج سمہ توپخانہ اِسد خان کمیدان وجہان خان

Marfat.com

رسالدار کے ساتھ حضور حیدری مین روانہ کیا اور خود اپنی جمعیّت کے ساتھ مقابل فوج غنیم کے پہنچکر پیچھے ایک پہاڑی کے ایک زمین بلند پر لوا سے اقامت باندھ کیا ترک راوے جب روانہ ہونے سے توپخانے و بنگاہ محمد علی کمیدان کی خبر طرف سر برنگپتن کے بائی ایک تولی کو اپنے لشکر سے واسطے چھین لانے توپخانے کے روانہ کیا علی الصّباح کمیدان شجاع کے دیدبانون نے جو پہاڑ پر سے ہر طرف نظر کر رہے تھے اُسے خبر دی کہ ایک جماعت سوارون کی لشکر غنیم مین سے جسطرف کو توپخانہ گیاہی جاتی ہی کمیدان باشعور نے فی الفور اپنے سپاہیون کو حکم دیا کہ بندوقین بھر کرہوا مین سر کرین تا فوج غنیم کی ہمارے یہان رہنے سے خبردار ہو کر اِس طرف متوجّہ ہو چونکہ تقدیر موافق تدبیر کے تھی بندوقون کی آواز سنتے ہی غنیم کے سوارون نے آتش خانہ کی جانب سے دل سرد ہو کر بندوقون کی آواز کی طرف باگ پھیری اور محمد علی کمیدان اُنکے آنے سے پہلے ہی ایک فکر معقول کرچار ہزار سپاہیون کو ایک ایسی نشیب زمین مین کہ چشم بد غنیم سے محفوظ و مصئون تھی کمین مین بٹھا کر خود اپنے سوارون کے ساتھ آہستہ آہستہ صحرا کی طرف چلا اِس اثنا مین ترک راو آپ میدان مین پہنچا چونکہ محمد علی کے مارے جانے کو اپنی فتح کا باعث جانتا تھا ساتھ ہزار سوار کو حکم دیا کہ جسطرح ہو سکے محمد علی کمیدان کا سرتن سے جدا کرین یا اگر ہاتھ لگے تو زندہ پکڑ لاوین فوج مخالف جان سے ہاتھ دھو کشش قضا سے عنان گسستہ اُس کمینگاہ پر پہنچی صیّادان خونریز نے جب اُنھین دامگاہ مین پہنچا پایا کمال چابکی سے ایسی باڑھ ماری کہ گنبد فلک دھوئیں سے بھرا اور ملک الموت کادم جانون کے ازدحام سے بند ہو گیا،

Marfat.com

نظم

ہوا موتکا وان پہ بازار گرم دلو نمین نہ رحم اور آنکھو نمین شرم
برسنی تھمین یون گولیان اُسگھڑی کہ بھادون کی جسطرح برسے جھڑی
چلا خونسے یہ ایک دریا شتاب پڑے بہنے سر جسمین تھے جون حباب
ہوا تیر سنینے سے اِس طرح پار کہ عاشقکے دل سے ہو مژگان یار
زرد خونمین دوبے تھے یون سر بسر کہ جون موج سرخاب آوے نظر
بس و پیش پران تھے تیر اسطرح کہ نگین ہوا مین اُڑین جسطرح
چلے بان اور تیر پھر اُسکے بعد گرجنے لگی توپ مانند رعد
گرے چھرّونسے یون ہزارون جوان کہ جون برگ ریزان بباد خزان

جس دم کہ سپاہیون نے اعدا کے سر پر ہنگامہ قیامت برپا کیا محمد علی کمیدان دو ہزار سوارے جلو ریز صحرا کے کنارے سے وہان پہنچا غنیم کے لشکر یون نے جب اپنے تئین نہنگ موت کے منہ مین دیکھا جان بچانے کو غنیمت سمجھکر بھاگ نکلے تب ترک راوتے توپخانہ آگے لیکر میدان مین پہنچا اور کمال افروختہ ہو کر توپون کی شلّک کو حکم دیا گولندازون نے بڑی بڑی توپین لشکر اسلام کے مقابل لا دفعۃً گولون کے اولے برسانے صدر عظیم لشکر ظفر پیکر کو پہنچا دیر تھی کہ بہادر گولون کی ضرب سے شہید ہوئے محمد علی چونکہ توپین اپنے ساتھ نہ رکھتا تھا اپنے سپاہیون کو بہ حکم دیا کہ مقتولونکی لاشون سے ایک دیوار کی صورت چن اُسکی پناہ مین بندوقون کی باڑھین مارتے رہین اور خود باکمال خشوع وخضوع درگاہ الٰہی سے دریوزہ حمایت کا کیا عنایت ایزدی اُسکے ایسی شاملحال ہوئی کہ پھر کسیطرح کا ضرر غازیون کو نہ پہنچا اگرچہ گولندازون نے گولے مارنے مین کچھ قصور نہ کیا الغرض شام تک یہ حال رہا اور مرہٹونکی سپاہ سے باوجود

Marfat.com

کثرت وانبوہ کے کچھ بن نہ آیا اور بتائید ایزدی محمد علی کے سپاہیونکی بندوقونکی باڑھ سے ہر بار سیکڑون اعدا اعدام کو سدھارتے تھے جب شام ہوئی نرمک راو نے وہان سے مہ توپخانہ مراجعت کرا اپنی لشکرگاہ کو جو وہان سے تین کوس پر تھی گیا بعد اُسکے محمد علی نے اِس سبب کہ تمام دن بھوکھارہا بروی مردانگی کی نگاہ رکھی تھی اپنا رہنا اُس مقام پر صلاح وقت نہ دیکھکر مجروح سپاہیون کو جو وہان سے چل نسکے اُسی میدان مین چھوڑا اور اُنکی تسلّی کے لیئے یہہ ظاہر کیا کہ ہم استارہ کی آبادی مین راتی رات پہنچ کر تمہاری سواری کے لیئے ڈولیان بھیجتے ہین تب سب پیادے اور سوارون کو ساتھ لے بسرعت تمام میسور کو گیا اگرچہ ایک تولی غنیم کے طلایہ کی گرد پھر رہی تھی اندھیری رات مین اُس سے مزاحم نہو سکی اور محمد علی بے مزاحمت اعدا کے قلعہ میسور مین داخل ہوا صبح ہوتی ہی نرمک راو میدان جنگ مین آیا جب کسی کو افواج اسلام سے وہان نہ پایا زبانی مجروحون کے خبر کوچ کی طرف استارہ کے سن اُس طرف دو تاری اُسی روز اقبال کی مدد سے بسطرف ماجرا وقوع مین آیا کہ سلطان فیروز بخت نے صحراے ماکری سے چھ ہزار سوار خنجر گذار اور تین ہزار پیادے خونخوار کے ساتھ غنیم کی رسد کے قافلے پر جو سات ہزار سوار دس ہزار پیادے کی جمعیّت سے مہ اتھیس ہاتھی اور کئی شتر خزانے اور اسباب سے بھرے ہوے اور سیکڑون بیل گولے بارود کے راے بنّن کی مڈی کے قریب پہنچ کر اُترا ہوا تھا اور بہت سودا گر مالدار بھی مہ اجناس گران بہا اُس بدرقہ کو اپنا حامی و مددگار سمجھکر اُسکے ساتھ ہو لیئے تھے شب خون مارا اور ضرب شمشیر آبدار و خنجر جوشن گذار سے بہتون کو اُس گروہ سے جو بیہوش سوتے تھے کھیرے اور ککڑی کی مانند کاٹ ڈالا ایک متنفس

Marfat.com

بھی فوج اعدا مین سے زندہ باقی نہ رہا آخرکار شاہزادہ والا مرتبت نے بعد قتل عام کے سب نقد و جنس غنیمت سر برنگپٹن کو روانہ فرمایا اور خود نگر کی طرف متوجہ ہوا جب یہہ خبر ترمک راو کو پہنچی تب نہایت متحیّر ہوا کہ کیا کرے ہنوز یہہ زخم اُسکا ملتئم نہوا تھا کہ فلک نے نمک تازہ اُسکے زخم پر چھڑکا کہ یونان سے یہہ خبر اُسوقت اُسکو پہنچی کہ نرابن راو پیشوا اُسکا بھانجا جو جماعہ مرھٹہ مین بڑا سردار تھا اپنے چچا رگھناتھ راو کے ظلم سے مارا گیا اور رگھوناتھ عرف راگھو نے اپنے کام کی درستی کے لیئے نرابن راو کے قدیم امیرونکو شکنجے مین عذاب کے کھینچ رکھا ہی یہہ خبر سنتے ہی ترمک راو کا رنگ اُڑگیا اور دہشت و حیرت اُسپر مستولی ہوئی ناچار مجبور ہوکر بوسیلہ وکیلانِ نواب بہادر جنھین اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا تھا صلح کا طالب ہوا اور حرف مطالبہ زرخسارت جو اِس سفر سراسر خطر مین اُسنے اُٹھایا تھا زبان پر لایا بعد ایک ہفتے کے حضور سے نواب کے اِس مضمون پر جواب پہنچا کہ جو کچھ مال تھا چرکولی کی لڑائی مین تمہارا اے گھر اِس سے آگے داخل ہو چکا اور تمہاری تعدّی سے تمام ملک پایمال ہو گیا ہی بالفعل صلاح یہی ہی کہ تم پہلے مال لئے ہوئے پر قانع ہو اور اِنتفاع صلح حال کا زمانے استقبال پر منحصر رکھکر خبر و عافیت سے یونان کی طرف پھر جاؤ آخرکار بعد بہت سی رد و قدح کے دو لاکھ روپی پر معاملہ رفع پایا'

قرار پانا صلح کا درمیان نواب نظام علیخان ناظم حیدر آباد اور صاحبان عالیشان انگریز کے اور وقوع مین آنا متواتر جنگونکا درمیان نواب حیدر علي خان بہادر اور صاحبان عالیشان کے اور آخرکار رفع دونـا نزاع کا

جب نواب نظام علی خان نے ساتھ صاحبان عالیشان کے عہد آشتی و صلح کو درمیان مین لاملک سیکاکول اور راج بندری جسکا مداخل تیس لاکھ روپیا تھا اُنکے حوالے کیا دو مہینے تک جنگ وجدال موقوف رہی بعد ازان جنریل اسمتھ بہادر نے موافق فرمانے ناظم حیدرآباد کے عزم تسخیر ملک بالا گھاٹ کا مصمم فرما فوجین جمع کین اور نواب محمد علی خان کو بھی ساتھ لیکر انبور گڑھ سے آگے کوچ کیا نواب بہادر نے اپنی سپاہ کو توپخانہ انگریزی سے ضایع کرنا مصالح کشور گیری سے دور سمجھکر قابو اور فرصت کا منتظر رہا اور سب احمال و اثقال اور اہل بنگاہ کو اینگل ماکرتی کو روانہ فرماسواران خون خوار اور سپاہیان بار اور کرناٹکی پیادون کو اپنے ساتھ رکھا جسوقت قابو پاتا بھیرو بنگاہ کو انگریز کے تاراج وغارت کرتا تھا اِس اثنامین ہرکارون کی زبانی معلوم ہوا کہ نتھر نگر کی طرف سے بتری رسد مہ مواشی ساتھ بدرقے دو ہزار سپاہی اور ایک پلٹن انگریزی اور چار سو سوار اور دو ضرب توپ کے انگریز بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے فی الفور سواردن کے رسالونکو ساتھ لے اُسطرف کوتاخت کی اور یکایک شیر ژیان کے مانند جنگل و پہاڑ کی پناہ سے نکل کر بدرقے کی جمعیت کو پریشان اور سب اسباب رسد اور مواشی کو قبضے مین لاکر صالم وغانم مراجعت کی سردار انگریز بہادر نے ترپاتور کی نواح مین مقام کر کے

Marfat.com

فوج جدید اور اذوقہ لشکر کا مدراس سے طلب فرمایا بعد چند روز نواب بہادر کی حضور مین یہہ خبر پہنچی کہ فوج انگریزی نے بنبئی سے ایلغار کرکو آیال بندر کو لے لیا اور قریب ہی کہ نواح نگر بھی اُنکے قبضے تصرّف مین آوے اُنھین دنون عامل کو مُنبا تور و کلیکوت کی عرضی سے یہہ معلوم ہوا کہ تین پلٹن انگریزی سپاہ کی اور چار ہزار مرد جنگی رام راجہ حاکم ملیبار کے اُس نواح کے محالات کی تسخیر کا ارادہ رکھتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر سے کسی طرح کا اندیشہ خاطر مین راہ نہ دیا اور ایزد بیہمال کے فضل پر تکیہ کر شاہزادہ ٹیپو سلطان کو معہ جمعیت دو ہزار سوار خون خوار و چار ہزار سپاہی و ایک ہزار پیادے کرناٹکی نگر کی طرف رخصت فرمایا اور ہیبت جنگ بخشی کو چار ہزار سوارے واسطے مقابلے راجہ اور حفاظت ملک کے کو مُنبا تور و کلیکوت کی طرف روانہ کیا جب شاہزادہ جوان بخت کو آیال بندر مین پہنچا معلوم ہوا کہ جنریل لشکر انگریزی کا قلعہ کو مستحکم اور اذوقہ و اسباب جنگ ذخیرہ کرکے جنگ کرنیکو مستعد ہی شاہزادہ پر دل نے اِس قدر جماعت سے جو ہمراہ تھی محاصرہ و فتح کرنا قلعہ کا متعذر دیکھکر ایک قطعہ عرضداشت مین مفصّل حال اُسکا حضور انور مین ابلاغ کیا نواب بہادر نے انتظام کو اُس نواحی کے تمام مقصدون پر ترجیح دیکر چار ہزار تفنگچی قادر انداز و دو ہزار سوار منتخب اور چودہ ضرب توپ ساتھ لے اور باقی لشکر میر علی رضا خان و محمد علی کمیدان کے ذمّے مین چھوڑ برق و باد سے بھی جلد تر ایک ہفتے مین مسافت بعید کو طی فرما قلعہ نگر مین داخل ہوا اور دو ہفتے کے عرصے مین آٹھ ہزار بندوق چوبین آبنوسی طیّار کروا آٹھ ہزار آدمی فراہم کرکے اُنھین دو بندوقین دبن اور رنگ برنگ کے علم نمودوشکوہ کے لیئے اُن کے ساتھ دے کو آیال بندر کی طرف نہضت فرمایا منزل مقصود مین

Marfat.com

پہنچنے ہی انگریزی دھدمون کے مقابل جو قلعہ کے گرد باندھا تھا نزول کیا اور شاہزادے نے موافق حکم حیدری ایک دھدمے پر حملہ رستمانہ کر دیا انکے محافظون کو بعد کشش و کوشش کے مقہور کیا سرداران انگریز بہادر نے سپاہ آبنوسی بندوقونکی دور سے دیکھ بھاری فوج سمجھکر اُنکو حزم سے دور جانا اور اپنے سب باہر کے لوگون کو جمع کر قلعہ کی طرف چلا اُسوقت دو سپاہی لشکر انگریزی سے بھاگ کر حضور مین شاہزادے کے پہنچے اور وہان کا سارا حال عرض کر دیا شاہزادہ قبل داخل ہونے فوج انگریزی کے قلعے مین ایک رسالہ سوارون کا ساتھ لیکر باگ اُٹھا قلعے مین داخل ہو گیا قلعہ کے محافظون کو تہ تیغ کیا نواب بہادر بھی اِس خبر کو سنتے ہی جلد شاہزادے کی مدد کو پہنچ نیزہ بان و گولہ کا مینہ برسانا شروع کر دیا بہت سے اعدا اُٹھکانے لگے جو باقی بچے سو قلعہ مین پہنچنے سے مایوس ہو کر ساحل دریا کی طرف سدھارے اگرچہ اِس گروہ مین سے بہت لوگون کی حیات کی کشتی فنا کے بھنور مین ڈوب گئی مگر سردار انگریز بہادر نے چابکی و چستی کی راہ سے جہاز پر جو وہان موجود تھا سوار ہو اِقامت کا لنگر اُس ملک سے اُٹھا بندر بمبئی کی طرف پال اُڑائی تب نواب ہمایون بخت نے بھاری تھانہ قلعہ مین بٹھا کر بعد دو برس چھ مہینے کے صوبہ شاہزادہ سوار بنگلور مین عام اقبال بلند فرمایا اور اِس عرصے مین جنرل ولکر نیل بہادر نے یاوری اقبال سے قلعہ دانم باڑی و نرپاتو درگ گن گرھ و چکدیو کوبرتی جوان مردی سے مفتوح کر بعد چند روز کے قلعے دھرم پوری کو محاصرہ کیا پایندہ خان رسالہ دار نے جو تھانہ دار اُس مقام کا تھا داد جوان مردی کی دی آخر کو شربت شہادت پیا صاحبان عالیشان نے اُس قلعے کو بھی مستخر کر عبد الرشید خان کو جو نواب محمد علی خان کا دیوان تھا واسطے اِنتظام بار امحال کے متعین فرما کر قلعہ ہوتر دیاسنی

Marfat.com

دھورڈا کرد کو اور دھکوٹہ کو بھی فتح کرلیا اور نواب محمد علی خان خود کولار مین
اِقامت کر مرار راد حاکم گنی کو اپنی اعانت کے لیئے طلب کیا جب وہ آیا نواب
اُس نواح کے نظم ونسق مین مشغول ہوا اِس عرصے مین نواب
بہادر بنگلور سے کوچ فرما اُس لشکر سے جو سرکردگی مین میر علی رضا
خان وغیرہ سردارون کے چھوڑ گیا تھا جا ملا اور جنریل بہادر نے مہ
مرار راو کے جو فوج جدید اپنے ساتھ لایا تھا نرسی پور کے سواد مین
علم شوکت بلند کیا نواب بہادر نے قابو پاکر ایک شب کو مرار راو کے
لشکر پر شبخون مار بہت سے لوگونکو اُسکے مجروح و بیروح کیا مرار راو
نے زخم شدید کھا معالجے کے حیلے کو اپنی نجات کا وسیلہ سمجھ عار فرار کو گوارا
کیا تب تو فوج حیدری نے اُس خوان یغما پر فراغ خاطر سے تصرّف کا ہاتھ
بڑھایا اُس ہنگامۂ محشر آشوب مین تھوڑے آدمی لشکر انگریز بہادر سے
اور بہت سوار نواب محمد علی خان کے مارے پڑے بعد اِس زد وکشت کے
جب نواب بہادر دھکوٹہ کی طرف متوجّہ ہوا صاحبان انگریز بہادر باڑھ مارتے
ہوئے اُس طرف کو چلے اور بڑے استقلال سے مسافت طی کرکے دھکوٹہ
کی پورب طرف میدان مین لوا سے شوکت بلند کیا محمد علی خان بہ سبب مار دھار اور
دوڑ دھوپ لشکر قیامت اثر حیدری کے اور صحرا نوردی کے مصائب و
متاعب اُٹھانے سے عاجز ہوا اپنے تئین بیمار بنا سانگدھ مین چلا گیا اور اپنے دیوان
کو بھی نہنگ اجل کے منہ سے بچانا صلاح دیکھ بار امحال سے اپنے پاس بلا لیا
اِس بیچ مین محافظان اطراف ترچناپلی کے عریضے سے نواب بہادر کو یہ معلوم
ہوا کہ فوج انگریزی نے دندیگل و کوئنبا تور و بالاگھات واھر و دھارا پور
کو مسخر کرلیا اور اب یہ قصد رکھتی ہی کہ بعد پہنچنے سامان رسد اور توپون

Marfat.com

کے جو اُس طرف ترناملی و مدھر اور ترچناپلی کے پہنچکر قلعہ مین کرّور کے جمع ہوا ہی کچل ہتی کے معبر سے اُتر کر میسور و سرینگپٹن کے نواح کو تاراج کرے اگرچہ سواران غارت گر جو حضور سے متعیّن ہمین جان بازی مین قصور نہین کرتے پر بہ دن توپخانے کے انگریزی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتے. بمجرّد دریافت ہونے مضمون عریضے کے نواب بہادر نے تمام لشکر شاہزادے شیر شکار کے ہمراہی مین جمور آخود ساتھ چھہ ہزار سپاہی و چار ہزار سوار پندرہ ضرب توپ قلعہ کوب کے تاخت فرما دھرم پوری مین اقامت کی اور شب کے وقت یورش کر قلعہ کو فتح اور قلعے دار کو اسیر کیا پھر وہان سے روانہ ہو کرناٹک منگل کی راہ سے کوچ بکوچ سولہ کرّوہ مین پہنچ ایک چھوٹے قلعہ کو جسکی سپاہ انگریزی محافظ تھی محاصرہ کیا اور جسقدر دمدمہ باندھ توپین چڑھا گولون سے قلعے کی دیوار کو مگرا دیا قلعے کے لوگون نے اگرچہ دوپہر تک ثابت قدم رہ نمک حلالی مین قصور نہ کیا پر قلعے کی دیوار ٹوٹ جانے سے اُن کے پانون ثبات کے ہل گئے اور قلعے سے بھاگ نکلے بعد اسکے ازردے اخبار نواب کو یہ معلوم ہوا کہ چار ہزار بیل خالی چار پانچ سو سپاہی کی حمایت مین بموجب حکم کپتان کے رسد لانے جاتے ہین نواب بہادر نے اِس خبر کے سنتے ہی ایک ہزار تفنگچی کو معہ دو ضرب توپ سر راہ پر متعیّن کیا اور وے فی الفور جا کر وہان کمین گاہ مین بیٹھے جب اہل بدر و غافل اُس مقام پر پہنچے دلاوردن نے بندوقون کی شلک اور توپون کے چھرّے سے بہتون کو صحرائے عدم مین بھیجا اور بیلون کو حضور مین لا اپنی حسن خدمتی ظاہر کی نواب بہادر نے بیلون کو توپخانون پر تقسیم فرما تین روز کے بعد وہان سے ہرّور کی طرف کوچ کیا کپتان انگریزی نے جو رسد آدمیون کی تباہی سے خبر نہ رکھتا تھا چھ سو سپاہی دو سو

Marfat.com

جوان ولایتی سہ چار ضرب توپ رسد کی حراست کے لیئے کرتوڑ کو روانہ کیا ہنوز اُنھون نے چار فرسنگ راہ طی نہ کی تھی کہ نواب بہادر کو یہہ خبر پہنچی تب فوراً توپخانے کو ایک زمین نشیب مین پوشیدہ رکھ سواروں کو حکم دیا کہ جب فوج انگریزی کی اُس مقام پر پہنچے تم جنگ زرگری کرتے ہوے اُنکو توپخانے کے منہہ پر لیجاؤ سردار انگریزی جو درود سے نواب بہادر کے مطلع نہ تھا جب وہان غافل ندھر تک چلا جاتا تھا سواروں نے حسب حکم نواب بہادر کے کئی بان چھوڑے فوج انگریزی کے سپاہیون نے ان سواروں سے کچھ اندیشہ نہ کیا اور مقابل ہو گیئے پر اُنھون نے اُس جماعت کو جُل دیکر توپخانے کے منہہ پر لے گیئے گولندازون نے توپین مارنی شروع کین تفرقہ عظیم اُس گروہ مین پڑا نواب بہادر نے کرناٹکی پیادون کو تو بعد چھین لینے ہتھیار اور لباس کے جان سے امان دی مگر دو سو سپاہی ولایتی کو قتل کا حکم دیا اِس جنگ مین دو لڑکے نو دس برس کے زندہ پکڑے گیئے تب نواب ممدوح نے وہان سے کوچ فرما قلعہ کرتوڑ کے نواح مین خیمہ کیا نواب حیدر علی خان نے جو حیل اور فنون مین دشمن شکنی کے یکتاے عصر تھا یہہ تدبیر کی کہ دونون لڑکونکو جو اسیری مین آئے تھے بڑی خوشی وخرمی کے ساتھہ چند اشرفیان دے اُنھین بند سے آزاد کیا اور ساری گذری باتون پر تباہی رسد لانے والون کی اور پریشانی نواب محمد علی خان کی اور مفتوح ہونے کی قلعون کے اُنکو مطلع کر یہہ ارشاد فرمایا کہ تم کپتان سے جا کر کہو کہ اگر اُنکو اپنی زندگی منظور ہی تو ہماری خدمت مین پہنچین نہین تو کل اِس قلعے کے لوگ بھی رسد لانے والون سے جا ملینگے اور بعد لڑنے کے اگر صلح وامان طلب کرینگے ہرگز نہ ملے گی اِس تعلیم کے بعد وے دونون لڑکے سپرد دے اُس قلعے مین گیئے اور کپتان سے حقیقت

Marfat.com

مارے جانے سپاہیان ولایتی کی جو اُنھون نے دیکھی تھی اور اُن تمام باتون کو جو سنی تھین من وعن ظاہر کی کپتان نے جب دیکھا کہ رستہ کسیطرح نہین پہنچ سکتی اور سپاہی کام کے بہت کام آئے اور نواب حیدر علی خان بہادر بہ شرط ملاقات امان کا وعدہ فرماتا ہی اِس تصوّر پر ایک شخص کو اپنی جگہہ قایم کرکے تکلّف پالکی پر سوار ہو دو سوار وچند نفر سپاہی ہمراہ لے حضور مین نواب کے حاضر ہوا نواب بہادر نے اُسکی بہت سی خاطر داری فرما علیحدہ خیمہ رہنے کو دیا بعد ایک لمحہ کے حضور کے منصدیون نے کپتان سے کہا کہ اب آپ سے کچھ عداوت نہ رہی اور اگر آپ نواب بہادر کے استرضا کی راہ چلئے تو کسی طرح مضرّت آپ کو نہ پہنچیگی اِسواسطے بہتر ہی کہ ایک خط اِس قلعے کے سردار کے نام پر لکھ بھیجئے کہ قلعہ مع اسباب تسلیم کرے کپتان نے ہرچند چکنی چپڑی باتین بنائین اور کہا کہ مین خود قلعہ مین جا اسباب کا تعلیقہ کر مع قلعہ نواب کے گماشتون کو سونپ دونگا کچھ مفید نہوئی آخر کپتان اپنی حرکت طفلانہ سے بہت نادم ہوا اور جب کچھ چارا نہ دیکھا ناچار اپنی جان کی حفاظت مصلحت جانکر ایک رقعہ اُسی مضمون کا بنام سردار محافظ قلعے کے لکھدیا اور نواب کامگار نے اُس خط کو اپنے ایک معتمد کو دیکر پانچ ہزار سپاہی کے ساتھ قلعہ کو بھیجا جب کپتان کا رقعہ سردار محافظ قلعہ کو پہنچا اُسنے فوراً قلعہ مع تمامی اسباب حوالے کردیا تب نواب مظفّر منصور وہان سے اپنی لشکرگاہ کو روانہ ہوا شاہزادہ بلند بخت کی ملاقات سے مسرّت حاصل کر لشکر انگریزی کے اسیرون کو جو اِس تک وتاز مین ہاتھ آئے تھے اپنے قلعون کو روانہ کیا اور دو تین روز مین سب ساز وسامان اپنے لشکر کا درست کرکے تمام خدم وحشم

Marfat.com

جنریل اِمنٹ۔ بہادر کے مقابلے کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین یہ معلوم ہوا کہ جنریل ممدوح نے ہسکوٹہ سے مراجعت فرمانواحی کولار مین خیمے استادہ کیے ہین اور دو پلٹن سپاہی ہندی اور چار سو جوان ولایتی کو واسطے لانے رسد کے جو قلعہ ہسوٹر مین جمع تھی روانہ کیا نواب بہادر نے فی الفور محمد علی کمیدان کو چار ہزار سپاہی اور کئی ضرب توپ واسطے فتح کرنے قلعہ ہسوٹر کے رخصت فرما خود متمام انی گل سے سواران خوش اسپ کو لئے صاعقے کے مانند اُس جماعت پر جو رسد لئے ہسکوٹہ سے آتی تھی جا گرا ہنگامہ محشر برپا ہو گیا حیدری لشکر کے یغماگرون نے جو اُس اذوقہ کو نعمت غیر مترقب جان جلو ریز وہان جا پہنچے تھے جب دونون فوج کو جنگ مین مشغول دیکھا سب بار بردار بیلونکو اور توپ کشی کے بیلون کو بھی بار توپ سے سبکدوش کرلے گئے لیکن اِس جماعت کے سردار نے بحکم شجاعت ذاتی پناہ مین ایک چھوٹے قلعے کے جو اِس میدان مین خالی پڑا تھا پائے ثبات محکم کیا بندوقونکی باڑھین مارتا اور مردانہ لڑتا اور حیدری فوجونکا مقابلہ کرتا رہا اس مین محمد علی کمیدان نے ہسوٹر کے قلعہ میں پہنچکر اپنا تھانہ قایم کیا اور اہل قلعہ سے بہت لوگونکو اسیر کرکے بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا اور فی الفور واسطے محاصرہ کرنے اس قلعہ کے جو سردار انگریز کا مامن تھا مرخص ہوا اُس دلاور نے اُسی وقت جا گولے مار قلعہ کی دیوار کو توڑ ڈالا اور قریب تھا کہ ہلّا کر قلعے کے محصورون کو تہ تیغ کرے اتفاقاً فوج انگریزی تازہ زور جسکو جنریل اسمتھ بہادر نے توپون کی آواز سنکر دور بینی کی راہ سے واسطے مدد رسد لانے والون کے روانہ کیا تھا وہان پر جا پہنچی قلعہ والے اُس فوج کی کمک سے قوی دل ہوگئے اور شدّت محاصرے سے نجات پائی پھر دونون جماعت سابق و حال قلعے سے نکل باڑھ مارتے ہوئے لشکر سے

جنرل بہادر کے جانے تب نواب بہادر نے اِس مقام پر زیادہ مقیم رہنا
بتنیع اوقات جان اسکوٹہ کی تسخیر کو جس مین انگریزونکا تھانہ تھا چڑھ دوڑا اور
محاصرہ کیا طون میسر برج وبارہ کو مستحکم کرتوپ وتفنگ سے بہادرون کے حملون کو
دو کتا تھا جب یہ خبر جنریل بہادر نے سنی کولار سے اسکوٹہ کی طرف متوجہ
ہوا نواب بہادر نے جنریل کی روانگی سے آگاہی پاشاہزادہ اور میر علی
رضاخان کو ساتھ فوج اور توپخانے سنگین کے جنریل بہادر کی راہ روکنے
رخصت فرماوا سطے تسخیر کرنے قلعہ کے بہادران رزم خواہ کو بہت سی
تاکید فرمائی تب محمد علی کمید ان قلعہ کی دیوار پر سیڑھی لگا جرأت کر
چڑھ گیا اور علم حیدری اُسپر بلند کیا قلعہ والون نے امان مانگی نواب بہادر نے
اس جماعت کی جان فشانی سے خوش ہو کر اُن کی جان بخشی کر سب کو قلعہ سے
نکال دیا اور اپنا تھانہ وہان قایم کردیا واسطے مقابلے فوج طوفان موج جنریل بہادر
کے متوجہ ہو قریب عیدگاہ کے لوا سے شوکت بلند کیا توپخانہ جنگ کے قاعدہ
سے وہان پر لگایا اس طرف سے جنریل بہادر جو چھن جانے سے قلعہ کے ہنوز
آگاہ نہ تھا اسکوٹہ کے متصل آپہنچا نواب بہادر نے لشکر انگریزی کے وہان
پہنچنے ہی خود سبقت کر توپخانے کو لشکر جنریل بہادر کے مقابل کیا اور ایسی
باڑھین بندوقون وتوپون کی متواتر مارین کہ بارود کے دھوئین سے زمین
آسمان تیرہ ہو گیا اور آنکھین گرد وغبار سے خیرہ چونکہ فوج انگریزی دھاوا
کر اُسی وقت وہان پہنچی اور شدت سے مار دی وکوفتہ تھی اس سبب سے
اُس ہنگامۂ قیامت اثر مین بہت انگریزی طرف کے لوگ مارے پڑے جنریل
بہادر نے باقی فوج کا تلف وضایع کرنا عقل مصلحت اندیش کے خلاف
دیکھکر اپنی فوج کو غاردون اور نشیب زمین مین پوشیدہ کیا اِس ارادے پر

کہ جب حیدری سوار یورش کرین وے اُنھ کر اُن کو باڑھ مارین اور خود گولون اور بانون کی ضرب سے محفوظ رہین جنریل بہادر نے اِس طرح سے اُس روز میدان مین تاشام جنگ قایم رکھی جب رات کی تاریکی دلیرون کو رزم سے مانع ہوئی ہر ایک نے اپنے مقام مین جا آرام کیا شب کے وقت نواب والا فطرت نے کئی آدمی کو قلعہ اسکوٹہ وغیرہ کے اسیرون مین سے جنکو قید کر رکھا تھا رہائی بخشی اُن مین سے کئی آدمی حضور مین جنریل بہادر کے جا فتح ہو جانے سے قلعہ اسکوٹہ وغیرہ کے اُسکو مطّلع کیا جنریل بہادر اِس خبر کو سنکر بہت سا اندیشہ مند ہوا صبح کو جنگ موقوف رکھی اور بعد شام کے کئی توپین ازکار رفتہ اُس میدان مین ڈال کولار کی طرف روانہ ہوا نواب بہادر نے بھی اِس رزم گاہ سے کوچ کر نرسی کے سواد مین جا پڑا دو تین روز کے بعد ہرکارون نے حضور مین عرض کی کہ ساتھ بدرقے ایک ہزار سوار اور دو پلٹن کے رسد جنریل بہادر کی لشکر کو جاتی ہی نواب بہادر نے یہ مژدہ سنکر جلد کئی ضرب توپ جلوی اور دو رسالہ سوار خوش اسپہ لیکر اسپر تاخت کی اور ہر بن ہلّی کے گھاٹ پر پہنچکر گھات مین لگا رہا جو تین رسد والے گھاٹ سے اُترے فوج حیدری سے مقابلہ ہوا بدرقے کے سوار و پیادون نے حتی الوسع جنگ کی اخرکار رسد کی محافظت سے ہاتھ اُٹھایا اور نواب بہادر اُس سب غنیمت کو ساتھ لے اپنی لشکرگاہ مین داخل ہوا جنریل بہادر نے جب رسد لٹ جانے کی خبر سنی سے قوتی اپنی فوج کی دیکھ اذوقہ کے بہم پہنچانے کو سب کامون پر مقدّم جانکر چند روز تک جنگ ملتوی رکھی نواب بہادر نے جب جنریل بہادر کے ارادے پر اطّلاع پائی ایک شب اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کر

Marfat.com

اس امر مین مشورت کی کہ جنریل بہادر نے ملک بالاگھات مین اپنے پانو کو قایم کیاہی اور بالفعل بہانسے اُسکا مراجعت کرنا معلوم نہین ہوتا اور یقین ہی کہ چند روز مین سپاہ انگریزی نایابی اذوقہ کے باعث لوٹنے کا ہاتھ اِس ملک کی رعایا پر دراز کریگی تمام ملک بالاگھات کا ایسا خراب و تاراج ہو جائیگا کہ غلہ کا تو کیا ذکر نباتات بھی زمین پر باقی نہ رہیگی اور جو کچھ کہ سپاہ انگریزی کی حاضری سے بچیگا ہماری فوج اُس سے ناشتا کریگی پس اِس صورت مین رعیت اس ملک کی مطلقاً نیست و نابود ہو جائیگی اور اپنی رعیت کو خود پامال کرنا کسی شرع و ملت مین جایز نہین ہی اِسواسطے عقل مآل اندیش یہی فرماتی ہی کہ جب تک جنریل بہادر ملک بالاگھات سے دست بردار ہوکر پھر نہ جاوے ہم بھی تاخت و تاراج کرنے مین ملک پائین گھات کے جو نواب محمد علی خان اور انگریز بہادر سے علاقہ رکھتا ہی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین سب سردارونے باتفاق جواب یہ عرض کی،

مثنوي

که مانند گانیم فرمان پذیر مداریم از حکمت ای شه گزیر
نه خوفی ز آتش نه بیمی ز آب نشینیم بر باد پایان شتاب
برآریم از حکم تو بیدرنگ ز صحرا ببر و ز دریا نهنگ
اگر خصم چون سنگ گیرد قرار درآئیم در قلب او چون شرار
تو ئی سایه پرورد فضل خدا نباشیم چون سایه از تو جدا
جهاندار گیتی نگهدار تست بروز و غا یار و دیار تست

نواب بہادر نے جب یہ باتین دولت خواہی و فرمان پذیری کی سپہداردن سے سنین تب تمام سپاہ کینہ خواہ سمیت واسطے تسخیر کرنے ملک پائین گھات

Marfat.com

کے لوائے اقبال بلند کیا اور راے کوٹہ کے معبر سے اُترا دل کشنگر یکو تصرّف
مین لا قلعہ ترپاتور و دانم باڑی مین اپنا تھانہ قایم کیا اور مواضع و قریات متعلّقہ
انبور گڈھ کو خاک سیاہ کرتو احی انبور گڈھ سانگڈھ اُپی ایاور اد ھونی گڈھ
ارنی پرلوت کا تھ دراز اور ترنامل مین جا خیمہ و خرگاہ کھڑا کیا پھر شاہزادے
نصرت مند کو مدراس کی طرف و میر علی رضا خان کو فوج شایستہ سمیت
تنجاور و نتھرنگر کو اور غازی خان اور مہامرزا کو چتّور و نیلور کی جانب مرخّص فرمایا
اِن دلاوروں نے تھوڑے ہی دنون مین وہان کے دیہات لوٹ پاٹ جلا کر
خاک سیاہ کر دیا جب یہ خبر متواتر جنریل بہادر کو پہنچی چونکہ سبجیکٹ مرضیہ
اس قوم کا یہہ ہی کہ بعد فتح کرنے ملک کے رعایا کو ہرگز نہین لوٹتے بالا گھاٹ
کو صحیح و سالم چھوڑ کر تباہی پر ملک نواب محمد علی خان کے جو حقیقت مین
سرکار کمپنی انگریز بہادر سے متعلّق تھا ترحّم کر جلد کرناٹ کا گھاٹ
اُتر سانگڈھ سے گذر راے ویلور کے سواد مین جا مقام کیا نواب محمد علی خان
نے جب دیکھا کہ نواب حیدر علی خان بہادر و جنریل دلاور مانند دو مست
ہاتھی اور شیر ژیان کے آپس مین لڑتے اور زور آزمائیان کرتے ہین اور
کشاکش سے اُن دونون رزمخواہ کے ہزارون بلکہ لاکھون رعایاے بے گناہ
مفت پستی ہین اور ہوس مین ملک بالا گھاٹ کے اقلیم پائین گھاٹ کا مفت
بے چراغ ہوتا ہی اور بجز مصالحہ نواب حیدر علی خان بہادر کے کوئی چارہ نظر
نہین آتا تب ایک خط اِسی مضمون کا جنریل بہادر کو بھیجا جنریل بہادر نے
اُسکے جواب مین ارقام فرمایا کہ ہم اتنی جنگ و جدل صرف واسطے حفاظت
ملک اور پاس خاطر تمہارے کرتے ہین نہین تو ہم کو نواب حیدر علی خان کے
ساتھ کسی طرح کا کینہ نہین اور کئی برس کے عرصے سے ایسا کوئی امر جو

Marfat.com

سلسلہ عناد و فساد کا متحرّک ہو طرفین سے ظہور مین نہین آیا ہی اب جو تم صلح
کرنے پر راضی ہوئے ہو ہم کو کسی صورت آپ کی راے کی مخالفت منظور
نہین جو امر کہ موجب امنیّت خلایق و رفاہیت رعایا معلوم ہو عمل مین لائیے
نواب محمد علی خان نے بعد مطالعہ کرنے اس جواب کے نجیب خان و دانشمند خان
کو جو اُسکی سرکار مین زیادہ معتمد تھے ساتھ ایک ملاطفہ محبّت آمیز کے
بہت سے نفایس اور تحایف اور چودہ لاکھ روپی نقد سمیت خدمت مین
نواب بہادر کے روانہ کیا اور مصالحہ کا سلسلہ جنبان ہو اجب یہ لوگ حضور
مین پہنچے اور خط سعید ایاد زر نقد اُنھون نے نذر گذرانا نواب بہادر جو اپنے
ملک کی پایمالی سے نہایت آزردگی رکھتا تھا اِس معاملے کے پیش آنے کو محض
فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی سمجھ اِس پیغام کو قبول فرمایا اور ایک مکتوب
اتحاد اسلوب کے ساتھ علی زمان خان و مخدوم علی خان نایط کو اپنی طرف سے عہدے
پر سفارت کے مقرّر فرما رخصت کیا وکیلان خردمند حضور مین نواب محمد علی خان
کے پہنچکر صلح کی بنا کو بسا تھ عہود و مواثیق کے مستحکم کیا نواب محمد علی خان نے
کرور کے علاقے کو بھی سرکار حیدری کے کارگزارون کو تفویض کر دیا اور چند ا
صاحب نایط متوفّا کے اہل و ناموس اور امام صاحب بخشی کو جو مدّت سے
قید مین تھے رہائی دی بعد حاصل ہونے اطمینان خاطر کے نواب بہادر نے
اکثر جاگیردارون کو جیسے مہدی خان جاگیردار اول کنڈہ مرتضی حسین خان منصب
دار کرگنہ بالا محمد تقی خان جاگیردار تڈوسی و محمد سعدی خان منصب دار برمو کل
نگذھ جو محمد علی خان سے مطمئن نہ تھے اپنی عنایت شامل سے راضی و شاکر اُن
سب کو سلک مین ملازمان سرکار دولت خداداد کے منسلک فرما ساتھ فرخی و
فیروزی کے ملک باو گھاٹ مین داخل ہو سایہ اپنی شفقت کا وہان کے

Marfat.com

رہنے والون کے سر پر جو قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے تا الا

لشکرکشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا کڑپہ کرنول بلاّری کی طرف

جس زمانے مین نواب بہادر صاحبان انگریز بہادر کے جنگ مین مشغول تھا نواب عبدالحکیم خان کڑپے کے مرزبان نے نخوت و غرور کی راہ سے اپنے سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُن مواضع و دیہات کے جو حیدری ممالک محروسہ سے قریب کڑپے کے واقع تھے تعین کر بہت اذیت اِس نواح کے رہنے والون کو دی تھی اور اِسی طور پر نواب منوّر خان حاکم کنول نے بھی ساتھ نواب عبدالحکیم خان کے ہمداستانی کر کے ظلم کا ہاتھ بیچارے رعایا پر دراز کیا تھا اور اسیطرح راجہ بلاّری نے بھی راسے درگ کے حدود مین شورش و ہنگامہ مچا کر خلایق کو بہت سی ایذا پہنچائی تھی اگرچہ یہ سب خبرین متواتر نواب بہادر کو پہنچتی تھین لیکن اُسنے بے اصلاح کرنے کلیاّت کے جزئیات کی طرف متوجہ ہونا آئین سرداری و ملک گیری سے دور جان کر اغماض اور چشم پوشی فرمائی تھی درینولا کہ فضل الٰہی سے صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ مصالحہ ہو گیا نواب بہادر نے سزا دینا اِن شوخ چشمون کا ذمّہ ہمّت والانہمت پر اپنے لازم و متحتّم جان کر تمام احمال و اثقال لشکر کہ مہ ناموس سرداران نوایط کے جو قبضے نواب محمد علی خان کے مخلصی پاکر آئے تھے دارالحکومت سریرنگپٹن کو روانہ فرماکر خود بدولت و اقبال ساتھ فوج سوار و پیادون کے جو زیادہ چھ ہزار

Marfat.com

سے تھی معہ توپخانہ واسطے گوشمالی عاصیان سرکش کے وہان سے کوچ فرما سبردست کارکرتے ہوئے پہلے کرپے کی طرف تاخت کی اور اپنے یغما گر سواردن کو واسطے لوٹنے جلانے مواضع متعلقہ کرپے کے حکم فرمایا فوراً سواران کینہ خواہ نے اُن حدود پر تاخت کر بہتون کو باشندون سے اُس ملک کے خاک و خون مین غلطان کیا حاکم کرپہ یہہ سانحہ ہوش ربا سن مضطر ہو ایک وکیل آداب دان کو معہ پانچ لاکھ روپی نقد اور دو فیل کوہ شکوہ چار گھوڑے عربی معہ زین مرصع اور ایک عریضہ عبودیت طراز مضمن استدعاے عفو جرایم نواب عطا پاش خطا پوش کے حضور مین روانہ کیا اور یہہ عہد کیا کہ آیندہ نقش عبودیت دل سے زایل نہ کرونگا اور ایک ٹکڑی کو اپنی سپاہ سے ہمیشہ حضور انور مین حاضر رکھونگا نواب بہادر کو چونکہ انتظام اور امور مملکت کا منظور تھا اُس پیشکش کو شرف اجابت اور معروضہ کو درجہ قبولیت عطا فرما ایک پروانہ فیض نشانہ نصایح آمیز معہ خلعت خاصہ عنایت کر وکیل کو رخصت کیا اور ایک ملازم معتبر کو یہہ حکم دیا کہ وہ نواب عبدالحکیم خان کے پاس عہدے پر اخبار نویسی کے مستعد رہ ہمیشہ وہانکا حال قلم بند کر حضور مین بھیجتا رہے اور بدرالزمان خان کو (جو ایام سابق مین حضور کی طرف سے بالاپور خرد کا قلعدار تھا اور جب مادھوراو پیشوا آیانب اُسے جُنن کی راہ سے اُس سے ملکر قلعہ اُسکے حوالے کیا تھا اور بعد منطفی ہونے آتش فتنہ و فساد کے خجالت کے مارے حضور مین نہ آیا اور کرپہ کے حاکم کی سرکار مین جا نوکر ہو اتھا) اُسکی قدیم النخدمتی پر نظر کر فیض عام سے اپنے محروم رکھنا مناسب نہ جانکر علی زمان خان کی معرفت جو اُسکا ہمزلف تھا ایک پروانہ متضمن خوش خبری جان و آبرو کی امان کے معہ خلعت خاصہ بھیج کر طلب فرمایا

Marfat.com

اور جب وہ حاضر ہوا بہت سی مہربانی اُسکے حال پر مبذول کیا چنانچہ بدستور سابق جاگیر و خدمت بخشی گری پانے سے امثال و اقران مین سربلند ہوا تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر پیکن ہلّی کی طرف نہضت کی میر غلام علی جو وہانکا قلعدار تھا جہالت کی راہ سے ایک توپ کا گولہ نواب بہادر کے ہاتھی پر جسکا نام گج پون اور اُسوقت وہی سواری مین تھا مار کر آتش غضب حیدری کو بھڑکایا شکر ظفر پیکر کے سواردن نے حسب الامر اُس کی گوشمالی کے لیئے تاخت کی اور پلک مارنے اُن دیہات مین جو قلعہ کے گرد تھے آگ لگا خاک سیاہ کر دیا تب میر غلام علی نے خواب غفلت سے چونک ایک وکیل کو معہ عریضہ متضمّن معاذیرنا موجہ اور دو لاکھ ہون اور پچاس ہزار روپی بابت جرمانہ اُس حرکت بیجا کے حضور مین ارسال کیا نواب ممدوح نے اُسکے عذر پذیرا کر اُسکی نذرون کو درجۂ اجابت کا بخشا میر حسن علی خان و میر اسد علی خان برادر زادون نے میر غلام علی کے سعادت ملازمت حاصل کر عہدے پر بخشی گری دست سواردن کے سرفراز و ممتاز ہوئے آخرالامر پیش خیمہ وہان سے کرنول کی طرف روانہ ہوا وہان کے راجہ نے دیدہ وری کی راہ سے آئینۂ خیال مین اپنے مآل کار کو دیکھکر ایک سفیر باندبیر معہ عرضداشت دو لاکھ روپی نقد حضور مین ارسال کیا اور بوسیلہ پیشکش لطمون سے اُس بحر موّاج کے صحیح وسالم کنارے کو پہنچا پھر وہان سے کوچ کر لشکر ظفر پیکر سرحد پر مرار راؤ کے آیا ہر چند اُس منافق کا سزا دینا امر ضروری تھا پر باقتضای مصلحت وقت نواب نے اپنے لشکر کے سرداروں کو یہہ حکم دیا کہ مطلقاً کوئی شخص اُس نواح کے متنفّس کی اذیّت کا روادار نہ ہو جب وہان سے کوچکر سواد کنول مین دیرہ پڑا نواب منوّر خان وہان کے حاکم نے جو شاہ مسکین

Marfat.com

مجذوب سے بیعت و اعتقاد رکھتا تھا اپنے پیر روشن ضمیر کو درود سے
افواج حیدری کے مطّلع کیا شاہ سکین نے زہر خند کرکے کہا منوّر تو خوش ہو کر
ہم تیرے دشمنون کو منہزم کرنے ہین منوّر خان تو درجہ اُس صاحبدل کا
مافوق نبی اور تصور آ ہی کم خدا سے جانتا تھا قول کو حضرت مرشد کے راست
سمجھا اور اپنی تمام جمعیّت کے ساتھ قلعہ سے باہر نکل رات بھر تو درست کرنے
مین سر انجام حرب کے مشغول رہا اور صبح ہوتے ہی میدان مین آصف آرا
ہوا جب بہ حال نواب بہادر کو معلوم ہوا لشکر ظفر پیکر کو آراستہ و مسلّح کر
میدان جنگ مین پہنچا جو نہین دونون جانب سے صف آرائی ہوئی شاہ سکین
ایک ہاتھی برہنہ پشت پر سوار ہو کر دیو آتش بازی کے مانند دونین سو رفیق
معیت صف سے باہر نکل میدان مین آیا جب لشکر نصرت اثر کے لوگون نے
وہ صورت موحش مشاہدہ کی چونکہ طبیعتین مختلف ہین اور شناسائی فقیر صاحب
کمال کی ہر ایک کو نہیں بعضے مقرّبون نے حضور مین عرض کی کہ مقابلے مین ایسے
لشکر خونریز کے تھوڑی جمعیت سے لڑنا کام ہر کسی کا نہین شاید کہ یہ درویش
اولیا ابدال و اوتاد مین سے ہی جو واسطے اعانت اپنے مرید کے آیا ہی چونکہ
سلف کے بزرگون نے رنجش خاطر اولیاء اللہ کی کسی طرح جایز نہین رکھی ہی
اندیشے کا مقام ہی مبادا چشم زخم لشکر فیروزی اثر کو پہنچے یا ذات شریف و عنصر
لطیف کو کسی طرح کی ناخوشی واقع ہو مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حضور
تسخیر کرنے سے اِس ایک قطعے زمین کے جو نواب منوّر خان کے تصرّف
مین ہی ہاتھ اُٹھائین نواب بہادر نے اِس بات کو سنکر غضب سے چین
بجبین ہو حاضرین سے فرمایا کہ تم سب نے سنا ہوگا کہ خداوند کارساز جبر
اپنا سایہ مرحمت کا تا دیر التا و ایک خلایق کی روزی اُسکی روزی کے ساتھ باندھتا ہی

Marfat.com

البتہ ایک بادو ولی اُسکی حفاظت کے لیئے غیب سے متعیّن فرماتا ہی پس خدائے جہان آفرین نے جو مجھ بندے پر اپنی مہر سے نظر کرتین لاکھ سے زیادہ آدمی کو میرے متعیّن کیا کیا اِس لشکر مین کوئی شخص ولی یا قطب نہوگا سبھون نے عرض کی کہ البتہ کوئی شخص مردان خدا سے اِس لشکر مین بھی حاضر ہوگا یہ بات سنکر نواب بہادر نے مسکراکر فرمایا کہ اگر ایسا جان تے ہو پس مضطر کیون ہوتے ہو اگر ولی سپاہ نواب منوّر خان کا آگے آتا ہی ہمارے لشکر کا ولی اُس سے جنگ کریگا حاضرون کا دل اِس بات سے قوی ہوا اور نواب بہادر نے بعد اِس گفتگو کے اپنی سواری کے فیل کوہ شکوہ کو کچک کی ضرب سے آگے ہولایا حضرت حقایق پناہ معارف آگاہ نے جون ہمین نواب بہادر کا فیل رود نیل کے مانند جوش وخروش مین دیکھا فوراً پھر گیا اور جہت قلعے مین داخل ہوا ایک حجرۂ تاریک مین نواب منوّر خان کو بلا بھیجا ارشاد کیا کہ ہمارے فرمانے پر عمل کر جو کچھ نقد وجنس تیرے گھر مین ہی نواب بہادر کی نذر کر مگر خاطر جمع رکھ کہ تیرا قلعہ ہم ہرگز نہ دینگے اور ہم تیرے حال پر رحم کرکے قلعے مین پھر آئے ہمین اگر ہم باہر رہتے تو یہ بھی گیا ہوتا نواب منوّر خان نے اپنے مرشد کامل وہادی آگاہ دل کی کرامت معاینہ کر بہت خجل ہوا اور فی الفور دیوان کو مع قطعہ عرضی واسباب ضیافت حضور کو روانہ کیا اور پیشکش دوسرے روز پر موقوف رکھا نواب رحیم الطبع نے نوازش کی نظر دیوان کے حال پر مبذول فرما اپنے لشکر کو حکم دیا کہ آج جنگ موقوف رکھین چنانچہ حسب الحکم افواج قاہرہ جنگ سے دست بردار ہو تنبھدرا ندی کے کنارے جو قلعہ کی پچھم طرف جاری ہی جمے کھڑے کیئے علی الصباح نواب منور خان نے پچاس لاکھ روپی نقد وجنس ونفایس ونوادر پیشکش حضور مین بھیجا نواب

بہادر نے اُسے قبول کیا ایک پروانہ متضمّن عفو و بخشایش نواب منور خان کے نام پر صادر ہوا پھر نواب بہادر دوسرے روز وہان سے کوچ کر نبی کنڈہ و پنڈی کنڈہ کی راہ سے سواد بلّاری مین داخل ہوا اِس عزیمت کا منشا یہہ تھا کہ سابق مین نواب سالت جنگ حاکم ادھونی ہرار راو سے سازش کرکے کئی موضع کو ممالک محروسہ سے لوٹ لیا تھا اب مطمح نظر نواب بہادر کا یہہ تھا کہ اگر اُس سے اب بھی کوئی حرکت منافی صلح کے ظہور مین آوے تو مجازات اُسکی جہت سے بھی قرار واقعی کی جاوے نہین تو فقط راجہ بلّاری ہی کو جو ایّام جنگ مین صاحبان انگریز بہادر کے ساتھ ملکر نواح مین راے درگ کے مصدر گستاخی کا ہوا تھا گوشمالی دیا چاہیے جون نواب سالت جنگ کی طرف سے کوئی امر خلاف صلح کے وقوع مین نہ آیا اِس لیئے فوج ظفر موج پر یہہ حکم صادر ہوا کہ پہلے قلعہ بائین کو گولون کی ضرب سے مسمار کرے حصار کو جو پہاڑ کی چوٹی پر راجہ کا ملجا اور ماوا ہی مفتوح کرین بہادران جان نثار موافق امر کے تھوڑی ہی عرصے مین دمدمہ باندھ گولہ زنی شروع کرایک ہی روز مین ایک برج کو ڈھا دیا اور شب کو پہلے کی نسبت سے تاخت کی مگر راجہ پردلی و شجاعت سے تمام رات آبروے مردی کو نگاہ رکھہ کر تا رہا علی الصباح بموجب فرمان حیدری گولندازون نے بڑے بڑے پتھر غبّاردن مین بھر قلعہ کی اُتر جانب ایک کوہچہ پر جو سرکوب قلعہ کا تھا چڑھا کر آگ دیکھائی پتھر بارود کے زور سے ہوا مین اُڑ کر قلعے مین جا گرے جن سے بہت حرم سرا کے لوگ زخمی و مجروح ہوے اور ایک شور محشر برپا ہو گیا عورتین راجہ کا دامن پکڑ فریاد کرنے لگین کہ خدا کے واسطے تو ہماری حرمت کو بچا اور جو کچھہ تیرے پاس نقد و جنس ہی نواب کے حوالے کر آخرکار راجہ مضطر ہوا اپنے

Marfat.com

وکیل کو سہ ایک قطعہ عریضہ دو لاکھ روپی نقد حضور مین بھیج کر امان مانگی نواب بہادر نے اُسکی پیشکش کو قبول فرما کر ایک قطعہ پروانہ تشفّی بخش لکھوا کر وکیل کے حوالے کیا اور ایک اخبار نویس حضور سے وہان متعیّن فرمایا اِس اثنا مین اُس روز اخبار نویسون کے سر وضات سے حضور مین ظاہر ہوا کہ سردار مرہٹہ ناظم مرج بہ سبب اغوا گوبند راو اور امرت راو کے نواح دھارواڑ و بادامی مین جو متعلق دولت خداداد کے ہی لوٹ پاٹ مچا رکھی ہی نواب بہادر نے صیانت اُس ملک کی تسخیر کرنے پر اِس دیار کے مقدم جان فوراً متنبہ بھدراندی کو عبور فرما ایلغار کر قریب بنکاپور کے لوائے حیدری بلند کیا غنیم ہیبت سے لشکر قیامت اثر کے خوف زدہ ہو اپنے مقرّ حکومت کو پھر گیا تب نواب بہادر نے اُس راہ سے ہمنہ گیتی نورد کی باگ پھیر سوادشانور مین جا ڈیرا ڈالا نواب عبد الحکیم خان چونکہ کئی بار زک کھا چکا تھا اِس مرتبہ خرد مآل اندیش کے حکم سے اپنا خلوص و اعتماد ظاہر کر قدم اعتذار سے راہ راست پر چلا اور اپنی آمدنی قلیل و خرج کثیر کا اظہار کر ایک لاکھ پینتیس ہزار روپی خرج بکروزہ لشکر ظفر پیکر تخمین کر خزانے حیدری مین داخل کیا تب نواب حیدر دل نے وہان سے کوچ کرا ور سرحدّی و آملی وکیل کے راجاؤن سے پیشکش شایان وصول مین لا بیجانگر عرف انا گندی کی نواح مین خیمہ جاہ و جلال کا بلند اور راجہ تمراج کو جو وہان کا حاکم تھا حضور مین طلب فرمایا تمراج و کشن راج و رام راج قوم چھتری سے ہمین کسی کو سلام کرنا اُس قوم کا دستور نہین ایّام سابق مین تو تمامی ممالک کرناٹک و ملیبار کنارہ رود کشنا تک اُنکے قبضے تصرّف مین تھا پر آخرکار سلاطین قطب شاہیہ و عادل شاہیہ و نظام شاہیہ کی لڑائیون مین بہت ملک اُن کے قبضے تصرّف سے نکل گیا پھر عہد مین

Marfat.com

اورنگ زیب عالمگیر کے بہت صعوبت اِس خاندان کو پہنچی مگر اب کئی محال پر قانع ہو ایام حیات بسر کرتے تھے جب فرمان حیدری راجا کو واسطے حاضر ہونے کے پہنچا کچھ چارہ نہ دیکھا بجز اِسکے کہ خود تعارض کر اپنے بیٹے کو ساتھ نذرانے ایک لاکھ ہون کے حضور مین روانہ کیا نواب عالی ہمت نے اُسکے آباو اجداد کی عزت پر نظر کر اُسکو حاضر ہونے کی تکلیف سے معاف رکھا اور ایک اخبار نویس سرکار سے مقرر کر وہان سے کوچ فرما بوکاپٹن کی راہ سے سوادہاکل داری مین نزول کیا چونکہ بلاہت و سفاہت وہان کے راجہ کی خارج سے اکثر سمع مبارک مین پہنچی تھی واسطے تفرج و انبساط خاطر کے راجہ کے حاضر ہونے کا حکم دیا اُس ملک کے لوگ راجہ کو ساتھ حماقت کے منسوب کرتے تھے یہ اتہام اُنکا بر غلط نہ تھا چنانچہ ایک حماقت اُسکی یہ تھی کہ سب محاصل اپنے تعلقات کا افیون کی خرید مین صرف کرتا تھا اور کبھو گھر سے باہر نہ نکلتا ہر دم افیون کا خوا ان اور پینک مین غرق رہتا اُسکے مکان کی پشت پر ایک تالاب وسیع اور اُس طرف کے کنارے پر ایک چھوٹا پہاڑ واقع تھا جب کبھی بتقریب سیر اپنے قصر کے بام پر چڑھتا تالاب و پہاڑ کو دیکھ اپنے کارپردازون سے کہتا کہ مجھکو دنیا مین کوئی ہوس نہین مگر یہ کہ سارا پہاڑ افیون ہو جاوے تا مین اِس تالاب کے پانی مین گھولکر ہفتہ عشرہ مین پی لون اور جب اُسکے رانی کھانا کھانے کو محل مین بلاتی لونڈیان خواصین پہرون تقاضا کرنے کے بعد ہاتھ پکڑ کر اُٹھا کھینچ لیجاتی نہین تب قدرے قلیل شیر برنج کھاتا اور اگر کبھو سیر کو باغیچے کے جو اُسکی حویلی سے ایک تیر پرتاب کے فاصلے پر تھا قدم رنجہ کرتا تو صبح سے چلکر دوپہر کے عرصے مین باغ مین داخل ہوتا اگر کبھو آنکھ کھولتا تو خادمون سے پوچھتا کہ کتنے روز ہوئے

کہ ہم محل سے نکلے ہین معلوم نہین کہ کب پھر پہنچینگے جب کوئی کہتا کہ اگر آپ قدم اُٹھائین تو سادات محل کی چند قدم سے زیادہ نہین بے اختیار ہنس پڑتا اور کہتا کہ ایسا جلد چلنا کسی کبوتر کا کام ہی الغرض جب اُسے حسب الحکم حضور مین لائے نواب بہادر نے اُسکی بوالعجب ہیئت دیکھ اُسسے پوچھا کہ کیا خصوصیت ہی اور کیا نذر لایا اُسنے بیساختہ سر اُٹھا عرض کیا کہ دو تین سو من افیون موجود ہی اور کئی مادہ گاو شیر دار بھی ہین اور رانی میری آپ کی کنیز کچھ زیور بھی رکھتی ہی اگر آپ کو مطلب ہی اور قدردان افیون کے ہین تو اُسمین سے کچھ دے سکتا ہون اور آپ خاطر مبارک جمع رکھین کہ دو تین سو مادہ گاو شیر دار بھی جو افیون کے لوازمون سے ہی نذر گذرانونگا نواب نامدار نے اُس عجایب المخلوقات کو دیکھ تبسم فرمایا اور ایک شخص امین دیانت دار واسطے تحصیل مال واجب کے اُسکے علاقے پر مقرر کیا اور اُس راجہ کی افیون کے خرچ کو ایک موضع سیر حاصل جدا فرمایا جب نواب بہادر کو نظم ونسق سے اُس نواح کے فراغ کلی حاصل ہوا تب فرخی و فیروزی کے ساتھ دار الامارت سر برنگپٹن مین آیا ہر ایک صغیر و کبیر و برنا و پیر نے جمال باکمال اُسکا دیکھ دل و جان کو نورانی کیا اور ہر کوئی کام دل کو پہنچا،

Marfat.com

لشکرکشی کرنا تا ننبا مرہٹہ ناظم مرچ کا کوبندرا وا ورمیوا راوکھاٹکیہ
اوردو مرے سردا ران مرہٹہ سمیت اوراتّفاق کرنا ابراہیم خان
دھونسا کا اور گرفتا رہوجانا سرداران مرہٹہ کا اورناکام پھرجانا
ابراہیم خان کا اور تسخیر کرنا نواب بہادرکا ملک بلّاری کو

دریغولا کہ گردش آسمان نواب حیدر علی خان بہادر کے موافق نہی اور بخت بیدا
اور فتح و فیروزی روز افزون خار عناد و رشک ہرایک حاکم کے سینے مین جا
اِس دولت خداداد کے قرب وجوار مین تھے چبھنے لگا خاص کرنواب بسالت
جنگ ناظم ادھونی اور مرار راو ناظم مرج جو جُگ کے مانند باہم قران رکھتے تھے
ہردم اُنکا بھی منصوبہ تھا کہ کسی طرح سے نواب بہادرکو چار خانۂ مات مین لائین
اور جس طرح ہوسکے اُس شاطر بساط جنگ و رزم کو بردد بن ہمیشہ عزم
کے گھوڑے دوڑاتے اور کسی تدبیر سے رخ نہ پھیرتے پر خود شندرے
ادبار مین پھنسنے کوئی فرزین بند تدبیر کام نہ آتا نواب بہادرکا پیادۂ اقبال
اکثر اُن کو کشت دیتا اور فرزانگی سے آخرکو مرتبہ فرزین کا پاتا آخرکار نواب
بسالت جنگ نے بوسیلہ عریضہ حضور مین ناظم حیدرآباد کے تسخیر
ممالک محروسہ حیدری کو ایک امر آسان ظاہر کر اُسکو اِس پر لایا کہ اُسنے
ابراہیم خان کو جسکا دھونسا لقب تھا اور اپنی شجاعت کے کمند سے کوس
رستمی بجاتا تھا واسطے فتح اُس مہم کے جو ایک امر برّاشکل تھا روانہ کیا
اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی نواب بہادر پر واضح ہوا کہ نواب بسالت جنگ
نے صفدر جنگ اپنے سپہسالار لشکر کو ساتھ موشیر لالی فرانسیس کے جو
دسنم جنگ کہاتا تھا واسطے تسخیر کرنے قلعہ بلّاری کے بھیجا چنانچہ اُن

سردارون نے اُس قلعہ کو محاصرہ کیا ہی اور وہان کا راجہ حالت محصوری مین مانون شجاعت کا استوار کر زبانی سفیران تفنگ وتوپ کے اُن کی جواب دہی کررہا ہی اور ابراہیم خان بھی اپنی شجاعت کا غلغلہ بلند کیئے ہوئے وہانکو آتا ہی نواب شیر دل نے اِس خبر کو سن محمد علی کمیدان کو پانچ ہزار سپاہی خونخوار اور سات ہزار سوار خنجرگذار کے ساتھ اور باجی راو خریورہ نرمک راد کو جو ایک مدت سے زمرۂ امرا زمان حیدری مین منسلک تھا اُسکی فوج سمیت واسطے کفایت اِس مہم کے خلعت عطا کر رخصت کیا چنانچہ محمد علی کمیدان ایلغار کر پندرہ روز کے عرصے مین دھارواڑ مین پہنچ قلعے کے محاذی ایک میدان وسیع کو جس مین ایک خشک نالا تھا فرودگاہ کے لیئے پسند کر سپاہیون کو مع توپ خانہ اُس خشک نالے کی کمینگاہ مین چھپا خود کنارے پر اُسکے جو مرتفع تھا خیمون کے نصب کرنے مین مصروف ہوا اتفاقاً وہ روز روز دسہرے کا تھا جس مین مرھٹون کا دستور ہی کہ کپڑے سرخ وزرد پہن اپنے اپنے گھوڑون ہاتھیون کو رنگین ساز وبراق سنہلے روپہلے سے آراستہ کر سوار ہوتے اور میدان وسیع مین پھرتے رقص وسرود کا تماشا دیکھ خوشی کرتے ہین اور ایک یا دو موضع کو اگر ملک دشمن سے ہون تو خوب نہین تو اپنے ہی ملک سے جلاتے لوٹتے اور اِس امر شنیع کو اپنے لیئے فال نیک جانتے ہین الغرض ہنوز محمد علی کمیدان نصب کرانے مین خیمون کے مشغول تھا اور بیلون اور شترون کی پشت سے بار بھی اُتارے نہین گیئے تھے کہ مرھٹے کا سردار تیس ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادے کی جمعیت اور سولہ ضرب توپ لیئے مع اطفال ونسوان زیور پوش گھوڑیون پر سوار خرامان خرامان اُس میدان مین آپہنچے اور چونکہ دو روز پہلے ہرکارون کی

Marfat.com

زبانی اُس میدان کی وسعت کو پسند کر ارادہ نزول کا اُس مین رکھتے تھے
نے محابا ایک تیر کے فاصلے پر اُس خشک نالے سے پہنچکر اطمینان خاطر کے
ساتھ خوش خرامی کرنے لگے اور باوجود اِسکے کہ محمد علی کمیدان کے سوار اُنکو نظر
آئے مگر قضا کی سلائی اُنکی آنکھون مین ایسی پھر گئی تھی کہ اُنھون نے اِن
سوارون کو بھی تماشائیون مین سے جان لے تکلّف جو دولڑکون حمیت ہنسنے کھیلتے
ہوئے آگے بڑھے محمد علی کمیدان نے اپنے سپاھیونکو جو کمینگاہ مین تھے اشارہ کیا
گولندازان آتشدست اور تفنگچیان قادر انداز نے یکبارگی کمینگاہ سے سرنکال تڑتڑ
توپون اور بارہ بندوقون کی مارنی شروع کی اور دوسری طرف سے محمد علی کمیدان
خود اپنے سوارون کے رسالے ساتھ خیل اعدا مین جا گھسا اور تیغ و تبر سے ہزارون
مرد سرخ پوش کو گل و لالہ خزان دیدہ کے مانند خاک مین تہ بہ تہ گرایا اِس
ہنگامے قیامت آشوب مین تانتیا بہادر رئیس اُس جماعت کا حواس
باختہ و بیخود ہو گھوڑے سے گرپڑا سوارون نے محمد علی کمیدان کے لشکر غنیم کو
لوٹ تانتیا بہادر کو سمیت بارہ سردار مرھٹہ اور بہت سی عمدہ عورتین سیمین تن
زندہ گرفتار کیا باقی فوج مرھٹہ نیم جان اموال واسباب کو چھوڑ چھاڑ صحراے
ادبار کو رہ نورد ہوی تب محمد علی کمیدان نے نقّارہ فتح و فیروزی کا بجوا
سجدے شکر ادا کیئے جس قدر مال غنیمت نقد و جنس ہاتھ آیا سب کو
جمع کر نصف فقرا و دعاگوؤن کو جو ہمراہ اُسکی فوج کے رہا کرتے تھے اور
مجاہدان نصرت شعار کو جن سے اِس روز وہان کارنمایان ظہور مین آیا تقسیم کیا اور
نصف باقی کی فرد طیّار کر واسطے ارسال حضور کے محفوظ رکھا پھر ایک شب وہان
استراحت اور قیام مین مجروحون کے بسر کی علی الصباح اموال مغرونہ مع ایک
عرضداشت مشعر تہنیت فتح حضور کو روانہ کیا جب عرضی اُس دولتخواہ بلا اشتباہ کی

نظر اشرف مین گذری نواب بہادر نے آفرین و تحسین کر ایک
لعت گران بہا مع جواہرات بیش قیمت اور مالہ مروارید و کمر مرصّع
واسپ تیچاق بازین طلائی کمیدان کے واسطے ارسال فرمایا درین اثنا
عرضی سوانح نگار رائے درگ کی مکرّر اِس مضمون کی حضور مین پہنچی
کہ سپہالار نواب بسالت جنگ بہادر کا کہ تین مہینے کے عرصے سے قلعہ
بلّاری کو محاصرہ کیے ہوئے سر مار رہا ہی اور وہ قلعہ ہنوز مفتوح نہین ہوا اور راجہ
وہان کا متحصّن ہو کر داد دلاوری کی دے رہا ہی اور ابراہیم خان دھونسا جو دم
اماد لاغبری کا مار ناہی اپنی فوج سمیت کنگ گری وکپل مین آپہنچا نواب بہادر
نے فی الفور ایک شقّہ خاص بنام محمد علی کمیدان اِس مضمون کا صادر فرمایا
کہ چونکہ ہندی زبان مین مشت کو گھونسا کہتے ہین اُس شجاعت دستگاہ کو ہمنے
اِس خطاب گھونسا کے ساتھ سرفراز فرمایا چاہئے کہ اپنے نام کی رعایت کر
اپنی تئین دھونسا کے منہ پر مارے تا خلایق کے نزدیک اسم با مسمّا سمجھا
جاے ہم بھی جلد رائے درگ کی راہ سے وہان پہنچتے ہین کُمک کی طرف سے
خاطرجمع رہو گو شمالی پر اعدا کے ہمّت باندھو اور اسیرون کو حضور مین
روانہ کرو کمیدان شجاعت نشان بمجرّد ورود شقّہ مال غنیمت کو تین
ہزار سپاہی ہمراہ کے ساتھ حضور مین روانہ کیا اور خود برجناج استعجال
دھونسا کی فوج برتاخت کی نواب بہادر نے بعد کئی روز کے دارالامارت
سے نہضت فرماسوا درتن گڑی مین خیمہ کیا بہرّہ و بنگاہ اور توپ خانے کو پورنیا دیوان
کے ذمّے چھوڑ جریدہ سپاہیون کو حکم دیا کہ دو روز کی خوراک ساتھ لین اور رتب
بطریق ایلغار دو روز و شب کے عرصے مین بادیہ و صحراطی کر تیسری شب لشکر پر
نواب بسالت جنگ کے جاتوتا بندوقون کی شلّاک شمشیرون کی چکاچاک تیرون

Marfat.com

کی شہ شاب سے شور قیامت برپا کیا،

نظم

شب تیرہ از تیغ رخشان شدہ سنانہا چو انجم درخشان شدہ
شب تیرہ از شدّت بعث و نشر خبردار میکرد از روز حشر
ز بس کشتگان خفتہ اند در مغاک نماندہ دگر جای در بطن خاک
سواران رستم دل و شیر گیر تن چاک را دوختندی بہ تیر
فرو بردہ سر ساچمہ در بدن چو زنبور در خانۂ خویشتن
شب تیرہ از گرد شد تیرہ تر سلامت نماندہ نہ پا و نہ سر

اس ہنگامے قیامت آشوب مین کسی کو خبر خویش و بیگانے سے تھی فوج مخالف کی سپاہ ہتیار گھوڑے چھوڑ پریشان حال بھاگ نکلی اور سپہسالار اُس لشکر ہزیمت خوردہ کا سر و پابرہنہ تنہا افتان و خیزان سپاہیون مین موشیر لالی فرانسیس کے جو اپنی ولایت کے قاعدے پر چوکی پہرے مین چوکس تھے جالما فرانسیسون نے اُس نیم جان کو توپون کی پناہ مین لیکر اُس رزمگاہ سے باہر نکالا اور صحیح و سالم ادھونی مین پہنچایا اِدھر نواب حیدر علی خان نے نقّارہ فتح کا بیجاپور کو اِس اثنا مین ہرکارونکی زبانی حال ورود نواب بہادر اور ہزیمت اُتھانا لشکر کا اور سپہسالار کا موشیر لالی کے ہمراہ وہان پہنچنا معلوم ہوا ایسا رعب و ہراس اُسکی خاطر پر غالب ہوا کہ تھوڑا سا خزانہ و جواہر اپنے ناموس کے ساتھ لے چور دروازے سے نکل بیجاپور کی طرف ایسا بھاگا کہ پھر کسی نے اُسکی مرگ و زیست کی خبر نہ سنی علی الصباح جب نواب بہادر کو جو ضبط کرنے مین اساس و اسباب سپہسالار

Marfat.com

راری کے مصروف تھا خبر بھاگ جانے کی راجہ کے اور بے جنگ خالی
وئے قلعے کی گوشش حقیقت نیوشش مین پہنچی معتمدون کو واسطے جمع کرے
سباب منہ دتہ لشکر سپہسالار کے چھوڑ خود اُس قلعے مین داخل ہوا اور بے
سازعت و ممانعت اموال و اسباب بے شمار جو اصاف نے راجہ کے
قرنون سے اُس حصار مین جمع کیا تھا تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کے
آیا تب نواب بسالت جنگ کی تحذیر واجب و لازم جان سوادھونی مین
جاذیر اکیا اور دوسرے روز نواب بسالت جنگ کو زبانی ایک معتمد کے
یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ دو مہینے کے عرصے سے سپاہ سفر کی تاب و تعب مین
گرفتار ہی اور دارالامارت سے خزانہ منگانا متعذر و دشوار اِس لیئے تم
مبلغ دس لاکھ روپی بالفعل واسطے انجام مصارف ضروری فوج کے بھیج
دو نہین تو جسطرح ہو سکے اِسقدر روپی وصول کرنے کی فکر عمل
مین آئیگی نواب بسالت جنگ نے جب صورت رہائی اِس کام نہنگ
سے کچھ نہ دیکھی بے چون و چرا مبلغ مطلوب بھیج دیا اور زمانہ سازی کو کام
فرما کے ایک مکتوب اتحاد اسلوب لکھکر دوستی کی بناکو قایم کیا بعد انفصال
اِس معاملے کے نواب بہادر ابراہیم خان دھونسا کی طرف طپاں کوچ کا
بجو ایا اور اِس عرصے مین محمد علی کمبدان بھی اپنی فوج صمیت وہان آن پہنچا
تھا جو ہمین صدا ے آمد آمد لشکر ظفر پیکر کی دھونسا کے کان مین پہنچی
سپہسالار کے لشکر کی تباہی اور بسالت جنگ کی فرمان برداری کو اپنے
حال کا ترجمان جان کر بدون جنگ و پیکار برجعت قہقری حیدرآباد کو سدھارا
یغماگران حیدری نے دھونسا کے لشکر پر گرا سے زیروزبر و درہم و برہم کیا اور
چالیس پچاس شتر محمولہ اشیاے نفیسہ دس ضرب توپ نبس ہاتھی قبضہ

Marfat.com

تصرّف مین لاکر مارتے مارتے راے چورنگ تعاقب کیا مرار راو اور نواب طیم خان حاکم کڑپہ اور راجہ چیتل درگ ان تینون حیلت گرون نے جو ابراہیم خان دھونسا کو نواب بہادر کے ممالک محروسہ کی تخریب پر ترغیب و تحریض کرتے تھے جب دیکھا کہ اُس نقّارے کے مغز سے کچھ آواز نہین نکلتی اُسنے جدائی اختیار کر ہر ایک اپنے اپنے مقام کو پھر گیا تب نواب بہادر نے ساتھ فتح و فیروزی کے بلّاری کی طرف نہضت فرمائی ؛

تسخیر فرمانا نواب حیدر علي خان بہادر کا قلعہ
گُتّي کو اور گرفتار کرنا مرار راو فتنہ انگیز کا
جو ایک ہزار یکسو ستّاسی مجری مین واقع ہوا

مرار راو نواب بہادر کی ترقی دولت خداداد کو دیکھ تخم حسد کا اپنے سینے مین بویا کرنا اور منہدم کرنے مین اُسکے قصر شوکت کے درم و قدم و قلم سے قاصر نہوتا تھا چنانچہ جن روزون کہ ترمک راو مادھوراو پیشوا کا مامون پونا سے آکر ممالک محروسہ حیدری مین مصدر فتنہ و فساد کا ہوا تھا اور نواب موصوف باقتضاے مصالح ملکداری متحرّک مسالہ صلح ہوا اور ترمک راو نے اپنے لشکر کی تلف اور اخراجات کثیر لشکر کشی پر نظر کر کے چاہا کہ نواب بہادر سے مصالحہ کر مراجعت کرے مرار راو نے ترمک راو کو تسخیر پر ملک بالا گھاٹ کے ترغیب کر فتنہ کی آگ کو مشتعل کیا تھا چنانچہ اُسی سبب سے چرکولی کی جنگ مین صدمۂ عظیم فوج حیدری کو پہنچا اور ترمک راو نے نیل مقصود جان سلامت لیجانا غنیمت جانا اِسکے ساتھ بھی نواب دریادل تالیف

Marfat.com

قلب پر مرارراو کے متوجّہ رہا لیکن وہ حاسد ناتوان بین شب در و ز تدبیر مین برہمی
دولت خداداد کے رہا کرتا تھا جب اورکی طرف سے اُسکو صورت کشاد
کار نظر نہ آئی تب نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی کو عداوت پر قایم کیا اور
ابراہیم خان کو جو حیدرآباد مین بستر استراحت پر سویا ہوا تھا ملک بالا گھاٹ کی
تسخیر کے لیئے جگایا نواب والاقدر اگرچہ اِس امر سے بخوبی آگاہی رکھتا تھا
مگر سزا دینا اُس بدکردار کا اور وقت پر موقوف رکھا تھا دریغ نولا کہ فضل سے
کریم کارساز کے بسالت جنگ کے لشکر نے گوشمالی واجبی پائی اور
دھونسا نے بھی جب اُسپر چوب قرار واقعی پڑی صدا الصحفیظ کی دے میدان
سے منہ پھیرا نواب بہادر نے اُکھیڑ ڈالنا خار دن کا اپنے گلشن اقبال سے
مصلحت جان قلعہ گنّی کی طرف جس مین مرار راو معہ عیال و اطفال رہتا تھا بہت
فرمائی اور جب سوار شہر مین نواب بہادر کا ڈیرہ پڑا ایک معتمد کی زبانی مرار راو
کو پیام بھیجا کہ اگر قلعہ گنّی اولیائے دولت کو تسلیم کر دے تو تعلّقۂ سوندھ کرناٹک
سیر حاصل ہی اُسکے عوض مین اُسے عنایت ہوگا اور وہ تعلّقہ صدر تاخت
وتاراج لشکر حیدری سے ہمیشہ محفوظ رہیگا لیکن راو موصوف نے مطلق
اِس نصیحت کو جو سراپا موجب اُسکی جمعیت خاطر کا تھا گوش رضا
مین جانہ دی نواب بہادر نے جب دیکھا کہ کام مدارا سے گذر چکا تب بہادران
لشکر شکن کو حکم فرمایا کہ قلعہ کو محاصرہ کرین بہادران نصرت شعار نے توپین قلعہ
کوب بلندی پر چڑھا پیام دندان شکن زبانی سفیران گولے کے متحصّنین قلعہ کو
بھیجا اور اُس طرف سے مرار راو بھی جسکا دماغ دود نخوت سے بھرا رہا تھا اِسکا
جواب وکیلان ہم جنس کے حوالہ کرتا تھا آخر کار جب مرار راو نے آتش وسنان
حیدری گولندازون کی دیکھین اور معلوم کیا کہ گولون سے توپون اور غبارون

کے ضرر کلی قلعہ کے مکانون اور رہنے والون کو پہنچنا ہی حفاظت کرنے مین برج وبارہ کے مشغول ہو جنگ کو طول دیے اور ہر روز خطوط یونان کو روانہ کر وہان سے اعانت طلب کرنے لگا مگر جاسوسان حیدری مرار راو کے قاصدون کو مع مراسلات گرفتار کر حضور مین لاتے آخر الامر جب ایام محاصرہ طول کھینچا اور کسی طرف سے مدد و کمک نہ پہنچی اور تالاب کا پانی جو درمیان قلعے کے موجب زیست خلایق کا تھا خشک ہوگیا مرار راو عاجز ہو ایک وکیل اپنی جانب سے حضور مین نواب بہادر کے بھیجے عفو جرایم کی استدعا کی نواب بہادر نے اُسکے حال زار پر رحم کر ایک عنایت نامہ مشعر نوید جان بخشی اُسی وکیل کے ہاتھ عنایت فرمایا تب مرار راو ایک پالکی پر سوار ہو چند خدمتگار ساتھ لیکے لشکر ظفر پیکر مین آیا کارپردازان درگاہ نے حسب الحکم اُسکو ایک علیحدہ خیمہ مین اُترنے کو جگہ دی اور بہادران قلعہ شکن نے بموجب ارشاد نواب ممدوح کے تھانہ قلعہ مین قایم کیا مرار راو نے ہرچند لیحاجت کی اور مستدعی ملاقات کا ہوا دعوت اُسکی قرین اجابت نہوی بعد دو تین روز اُسکو بعزت تمام مع ناموس سر برنگپٹن کو روانہ کیا بعد اس فتح نمایان اور ضبط کرنے مال اموال کے نواب بہادر واسطے انتظام کرنے تعلقہ سوندر کے متوجہ ہوا انھین دنون جاسوسون نے یہ عرض کی کہ یونان کے کارپردازون نے بسالت جنگ سے نوشتجات سے خبر محصور ہونے مرار راو کی سنکر چالیس ہزار سوار اُسکی کمک کے لیے روانہ کیے تھے جب وے قریب کورک کے پہنچے خبر مستخر ہونے قلعہ گتی اور مرار راو کے مقید ہونے کی سنکر یونان کو پھر گئے اس مابین مین نواب بہادر کو محمد علی کمیدان کی طرف سے گونہ رنجش پیدا ہوئی سبب اُسکا یہ تھا کہ طبیعت کمیدان کی مدت سے اسراف پر مائل تھی اور چونکہ وہ کسیطرح

Marfat.com

اپنی فضول خرچی سے دست بردار نہوتا تھا اور اکثر بے اجازت سرکاری اموال کو بیجا صرف کرتا چشم نمائی اُسکی واجب جان رسالداری سے اُسے معزول کر وظیفہ شایستہ ماہواری اُسکے لئے مقرّر فرمایا اِس عرصے مین قلعہ ہرپال اور تعلّقہ نگشت گری جو مرار راو نے بزور راجہ کے تصرّف سے نکال اپنے قبضے مین لایا تھا اولیاے دولت خداداد کے ضبط مین آیا'

مسخّر ہونا چیتل درگ اور گرفتار ہونا راجہ کا معہ دیگر سوانح جو ایک ہزار یکسو اسّی ہجری مین واقع ہوے

اگلے دنون مین جب نواب بہادر منظفی کرنے مین نائرہ فادر الکھوپیش وا کے تعلّق خاطر رکھتا تھا ایک شخص کارپردازون سے ہرپن ہلّی کے جو نواختہ و پرداختہ راجہ چیتل درگ کا اور حالات لشکر و ذخایر و اموال سے اُسکے واقف تھا اپنے آقا سے بغاوت کر حضور مین آیا یہ شخص ہمیشہ اُس راجہ کی شکست مین سعی اور نواب ممدوح کو واسطے تسخیر کرنے چیتل درگ کے ترغیب و تحریص کیا کرتا چنانچہ نواب بہادر نے ہیبت جنگ بخشی کو معہ فوج اُس طرف روانہ فرمایا چنانچہ تفصیل اِس واقعے کی اوراق سابق مین مبیّن ہوئی ہی بعد چند روز کے راجہ نے چیتل درگ کے اُس شخص کے رہنے کو جو اُسکے راز کا غمّاز تھا حضور مین نواب بہادر کے موجب زوال اپنی دولت کا جان ایک عرضداشت اِس مضمون کی ارسال کی کہ اگر وہ شخص حضور سے یہان بھیج دیا جاے تو مین پیشکش لایق حضور مین گذرانونگا نواب بہادر نے راجہ کے معروضہ کو قرین صدق تصوّر کر اُس کارپرداز کو مرزبان اپنی کے ساتھ رخصت

فرمایا جب وہ کار پرداز خدمت مین شوم شنکر راجہ چیتل درگ کے پہنچا راجہ نے پہلے اُسکی استمالت کے لیئے ایک خلعت گران مہ مالا مروارید و پدک الماس وغیرہ عطا کر تمامی امور مالی و ملکی بہ اپنے اُسکو اختیار دیا چونکہ وہ ننگ ظرف وکم حوصلہ تھا چند روزہی کے عرصے مین اکثر آدمیونکو بے آبرو کیا راجہ اگرچہ اُسکے تعدّی سے تنگ تھا پر اغماض کر جویاے فرصت کار رہا جب بیباکی و خطاکی اِس کار پرداز کی نہایت کو پہنچی اُسکو ایکدن بڑے تپاک سے اپنے حضور مین بلا کر عیّارونکو اِشارہ کیا کہ اُسے قتل کرین پر اِس اندیشے کہ ایسا نہو کہ اُس کار پرداز کے مارے جانے کی خبر سنکر غضب حیدری مشتعل ہو اپنے اُنگلی کاٹ لباس خون آلودہ کر اپنے کے مرزبان کو فی الفور اپنے پاس بلا بہ ظاہر کیا کہ اِس کار پرداز نے حق نمک فراموش کر مجھپر خنجر چلایا تھا جسسے میرا ہاتھ زخمی ہوا مگر میرے نوکرونے چالاکی کر مجھکو اُسکے شر سے بچایا اور اُس وخیم العاقبت کو جہنّم مین بھیجا لازم ہی کہ اب تم مہربانی کی راہ سے حضور مین نواب بہادر کے اِس روداد سے اطلاع دو اور بے تقصیری میری ظاہر کرو جب یہ واقعہ زمیندار اپنے کے مروضہ سے نواب بہادر کو پہنچا بہ سبب اشتغال نظم و نسق پرگنات اور قلعجات اُس نواح کے اغماض فرما راجہ چیتل درگ کا سزا دینا دوسرے وقت پر ملتوی رکھا تھا اِن دنون کہ تنظیم و تنسیق سے سمّات ملکی کے فراغت حاصل و عنایت ایزدی ہرصورت سے شامل حال تھی نواب بہادر نے فیض اللہ خان سپہدار کو واسطے گوشمال اُس راجہ کے مہ فوج کثیر رخصت کیا خان موصوف نے بے لڑے بھڑے اُس سفیہ ناعاقبت اندیش کو طرف مسلک سلامتی کے رہبری کی تا اُسنے ایک ہزار اشرفی و ستر ہزار روپی بابت جرمانہ گستاخی ادا کی

Marfat.com

پیشکش مقرّری کے دینا قبول کیا جب یہ سب باتین فیض اللہ خان کے معروضہ سے حضور مین منکشف ہوئین اُس ریاست قدیم کی برہمی منظور نظر ما ایک خلعت مع سند بحالی ملک سابق دستور اُس راجہ کو عنایت کیا اور یہ حکم دیا کہ راجہ ایک فوج اپنی طرف سے لشکر ظفر پیکر مین متعیّن رکھے جب اُس راجہ کو یہ سند بحالی کی پہنچی خوش و خرّم اپنے دارالحکومت مین قیام کر دو ہزار پیادے اور چھ سو سوار اُردوے معلّی کو روانہ کیا جب نواب بہادر کو گوری کوٹہ و مکایل و دوبری وغیرہ کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی اور اپنے تھانے وہان بٹھا چکا تب راجہ چینل درگ کو حضور مین طلب کیا راجہ حیلہ جوئے ناموجّہ عذرون کو پیش کر حاضر ہونے سے تقاعد کیا نواب حیدر دل نے اور راجون کی معرفت جو لشکر فیروزی اثر مین حاضر تھے اِس راجہ سفیہ کو یہ کہلا بھیجا کہ خیریت اُسکی اِسی مین ہی کہ قلعہ چینل درگ کو تسلیم کر خود حلقہ اطاعت کا کان مین ڈال معسکر نصرت اثر مین حاضر ہوے اور پچاس ہزار روپی کی جاگیر پر جو اُسکو عنایت ہوگی قناعت کرے مگر اُس ابلہ نے قلعہ کی متانت واذوقہ کی کثرت وطیّاری آلات حرب پر مغرور ہو گوہر مواعظ کو گوش رضا مین جگہ نہ دی اور دوسرے ہندو سردارون کو جو موافق اپنی آئین کے جنگ کرنے کو ساتھ اہل اسلام کے موجب منویات اخروی تصور کرتے تھے اپنے ساتھ متّفق و ہم عہد کیا اور پہاڑون کی گھاٹیون کو اپنے پیادون سے مضبوط کر خود استحکام دینے مین برج و بارہ قلعے کے مشغول ہوا جب یہ وقائع ناملایم حضور مین معروض ہوے نواب بہادر مع توپ خانۂ آتش بار و افواج خون خوار اُس طرف متوجّہ ہوا اور عرصے مین ایک سال کے مساعی جمیلہ کشورکشائی سے ہزارہا ہزار کفّار نابکار کو تہ تیغ کر تمامی کمین گاہ اطراف قلعہ

Marfat.com

کیا اپنے قبضے تصرّف مین لا قریب قلعہ کے پہنچکر نزول فرمایا اور حسب الفرمان بہادران قلعہ شکن نے اُس حصار فلک آثار کو محاصرہ کرتوپ مارنی شروع کر دی ہر روز قلعہ سے ایک گروہ جانبازون کا باہر نکل کر دادمردانگی کی دیتا تھا اگرچہ لشکر قاہرہ کے یلدارون نے اطراف قلعہ کے درختون کو کاٹ محصورین کے نکلنے کی راہ پرخار بست مستحکم کھینچا تھا اور گولندازان چابکدست نے ایک چھوٹے پہاڑ پر جو قلعہ کی اُترجانب تھا توپین چڑھائین پر ہر روز جس قدر بے لوگ دیوار قلعہ کی منہدم کرتے محصورین شباشب دیوار جدید بنالیتے اور نگاہ شب کو حیدری مورچون پر پہنچ کر شربت شہادت غازیون کو پلاتے اور شہیدون کے سرون سے مالا بناا پنے گلون مین پہنتے اور راجہ سے اُسکا انعام و صلہ لیتے تھے نواب بہادر نے بسبب زیادہ طول کھینچنے عرصے محاصرے اور فتح نہ ہونے قلعہ کے محمد علی کمیدان کے احضار کا حکم دیا کمیدان مذکور نے فوراً حاضر ہو شرف قدم بوسی حاصل کیا نواب بہادر نے حاضرین سے مخاطب ہو فرمایا کہ محمد علی گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دیتا ہی بس ہم غازیون اور مجاہدون کو جو تیغ زنی کرتے ہین کیا دین کمیدان نے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض کی کہ اِس سے کیا بہتر ہی کہ مجھسا کمتر ین بندگان سرکار دولت مدار گھوڑے ہاتھی فقیرون کو دے اور خداوند نعمت منصب و جاگیر جنکا بخشنا حضور ہی سے متعلق ہی غازیون اور مجاہدون کو عطا فرمائین نواب بہادر نے یہ جواب سن تبسم فرمایا اور محمد علی کو بعطای خلعت فاخرہ مع یک مرصع و مالا مروارید بیش بہا سرفراز اور فی نفر دو روپی اضافہ ماہواری اُسکے سپاہیون کا کر واسطے تسخیر کرنے قلعہ کے حکم دیا چون محمد علی کو فقیرون کی صحبت کے فیض سے چندان دل بستگی دنیا کی مال سے نتھی بمجرد پہنچنیکے اپنے خیمہ مین سب اجناس واشیا کو جو حضور سے انعام پایا

Marfat.com

بھایچکر دو ستون فقیرون اور سپاہیون کی ضیافت کی اور فقرا سے ہمّت
طلب کر مسلّح ہو اپنی فوج سمیت اُسی شب کو ایک مکان پر جو قلعہ کی
حفاظت کے واسطے اُس سے زیادہ مستحکم کوئی مقام نہ تھا حملہ کر تصرّف
مین لایا اگرچہ جماعہ مخالف نے کوشش مین قصور نہ کیا مگر بہادران اسلام کے
ہاتھ سے بہان تک عاجز ہوے کہ قلعے سے نکل آئے اور لڑنا موقوف کیا جب
بہادران لشکر ظفراثر قریب قلعے کے پہنچے ترس و ہراس محصورون کی خاطر پر
اِس قدر غالب ہوا کہ گروہ گروہ لکڑی گھاس وغیرہ سامان خوراک لانے کے
بہانے قلعے سے نکل لشکر حیدری مین داخل ہو سایہ عاطفت مین رہنے لگے لیکن
قریب چھ ہزار پیادے کے جو ہم جنس راجہ اور قدیم الایّام سے اُسکے نمک خوار
تھے جان سے ہاتھ دھو قلعے کے برجون کی پناہ سے لشکر حیدری کو ہنوز صدمہ
پہنچاتے تھے جب عرصہ دراز منقضی ہوا نواب بہادر پانچ ہزار پیادے
کرناٹکی دو ہزار سپاہی و ایک ہزار سوار واسطے تاخت و تاراج نواح قلعے
کے تعین فرما خود بدولت وہان سے کوچ کر چار فرسنگ پر خیمے قایم کیے
ملّت غائی اِس ارادے کی یہ تھی کہ اگر راجہ بے باکانہ قلعے سے نکل میدان
مین آوے تو یکبارگی حملہ کر اُسکو اسیر کرلین اِسی عرصے مین بہ قضیہ اتّفاقی
وقوع مین آیا کہ راجہ کا سُسرا اور اُسکے دو لڑکے جو اُسکے ساتھ قلعے مین محصور
تھے ایک روز وہ دونون لڑکے چند سوار و پیادون کے ساتھ واسطے پرستش
کے ایک بتخانے مین جو قلعے کے باہر ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا گئے
فتنہ انگیز غمّازون نے راجہ سے بہ ظاہر کیا کہ تمہارے دونون نسبتی بھائی واسطے
ملازمت نواب بہادر کے گئے ہین راجہ نے اِس بات کے سنتے ہی بے تامّل
اپنے بے گناہ سُسرے کا سرکاٹ ڈالا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ اُسکے گھر لو

Marfat.com

جلا دیا جب یہ واقعہ جگر سوز اُن دونون برادر نے سنا اپنے مشیر کار سے مشورت کر لشکر مین نواب بہادر کے پہنچے تب نواب بہادر نے اُنکی بیچارگی پر ترحّم فرما معرفت راجہ ہرپن ہلّی کے دونون بھائیونکو حضور مین بلا دو خلعت فاخرہ مع جواہر گران بہا دونونکو عنایت کیا اور ساتھ بخشنے سند بحالی تعلّقہ موروثی کے اُنھون کو امیدوار فرمایا جب اُنکو اطمینان حاصل ہوا فوج حیدری کو ساتھ لے ایک راہ سے جو بخیلون کے دل سے بھی زیادہ تنگ اور کاکل سے حنبر بن موبون کے زیادہ پرپیچ تھی چوٹیون پر جبال فلک تمثال کے چڑھ گئے غازیان شیر صولت نے ایک ہفتے تک محنت رات و دن کی اختیار کر برے بڑے پتھر غبارون سے اُڑا کر بہتونکو تنی سے سبکدوش کیا اور ہر طرف گلنداز برق سے آگ باردت کے مخالفین کی آنکھونکو خیرہ کرنے اور جو قلعے سے نکل گریز کا عزم کرتے سپاہ حیدری اُنکے سلاح و اموال چھین لیتی جب مخالفین کی پریشانی حد سے گذری اور غلغلہ اُنکی فریاد و فغان کا راجہ کو پہنچا جوش جہالت سے مسلّح ہو جب قلعے سے نکلا تو کیا دیکھا کہ اُسکے کام کے لوگ سب کام آئے اور اُسکے لشکر کے سب نامدار غازیون کے ہاتھ کی ضرب کھا خاک پر اکثر تو بے حس و حرکت اور بعضے زندہ زخمون کے درد سے بیقرار لوٹ رہے ہین اور باقی فرار پر مستعد ہین راجہ نے ہر چند کہا کہ یارو کہان بھاگے جاتے ہو پھرو ٹھہرو لیکن کسی نے نہ سنا اور ہر ایک نے اپنی راہ لی اس اثنا مین محمد علی کمیدان ساتھ بہادران لشکر نصرت قرین کے بے ممانعت اختیار درمیان قلعے کے جا داخل ہوا اور راجہ کی حرم سرا اور سب کارخانون پر اُسکے اپنے محافظ معتمد بٹھا راجہ کو ساتھ لے بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا نواب بہادر نے راجہ کو مع اُسکے لواحق سر برنگپٹن کو روانہ کر شادیانہ فتح کا بجوا

Marfat.com

محمد علی کمید ان کا پایۂ عزّت و اعتبار بلند کیا اور اُن مجاہدین کو جنھون نے قلعے کے فتح کرنے مین داد شجاعت کی دی انعام شایستہ عطا فرما خوشدل کیا'

فتح کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا قلعہ کنچی کوٹہ وغیرہ کو اور گرفتار ہونا نواب حلیم خان حاکم کڑپہ کا اور تباہ ہونا اُس خاندانکا

جب نواب بہادر نے بعد کد و کاوش تین برس کے ایک ہزار ایک سو نوّے ہجری مین تسخیر سے قلعے چیتل درگ کے اور انتظام سے اُس نواح کے فراغ کلی حاصل فرمایا خاطر عاطر مین گذرا کہ دولت خواہون کے طلاے اِخلاص کو اِمتحان کی کسوٹی پر جانچیئے اور مکنون ضمیر معاندان اِس دولت خداداد کو معلوم کیجیئے چنانچہ اِسی جہت سے دو تین روز تک اپنے تئین بیمار مشہور کر خیمۂ خلوت سے باہر آیا اور امیرون نے موافق حکم کے اُسکے اِنتقال کی خبر اِس جہان فانی سے شائع کر ایک صندوق مخمل سیاہ سے مذہّب عنبر و کافور سے اندودہ اور معطّر کر مولودخوانون کے ساتھ سر برنگپٹن کو روانہ کیا اگرچہ اِس عرصے مین اہل کاران خردمند نے ضبط و ربط مہمّات مین ایسی چوکسی کی کہ امور ملکی و مالی مین مطلق خلل واقع نہ ہوا مگر لشکر کے لوگ جو شمار سے باہر تھے تابوت کو دیکھ سر پیٹنے اور واویلا کرنے لگے جب اِس واقعہ ناملایم کی خبر منتشر ہوئی سب امیران دولت خواہ اطراف و جوانب کے عزا داری مین مشغول ہوے مگر نواب حلیم خان حاکم نے کڑپے کے جو نواب بہادر کی طرف سے دل مین کینہ رکھتا تھا اِس خبر کے سنتے ہی سجدۂ شکر ادا کر قسم قسم کی شیرینی اپنے تمام شہر

Marfat.com

والون پر تقسیم کی اور شادیانے بجوائے جب یہ خبر نواب بہادر کو
پہنچی نائرہ غضب حیدری مشتعل ہوا اور جیسے خورشید نیم روز
ابر کے پردے سے ناگاہ نکل آتا ہی خلوت سے ساتھ کمال جاہ وجلال کے
برآمد ہو سرداران لشکر اور قلعہ داران اطراف کو جنھون نے آثار
نمک حلالی و اخلاص کیشی کے ظہور مین آئے تھے خوش دل ومطمئن ہو فراخور
حال ہر ایک کے خلعت فاخرہ وجواہر واسپ وفیل وسلاح وجاگیر عنایت فرمایا اور
پیش جمہ کرنے کی طرف روانہ کیا اس اثنا مین میر علی رضا خان کی عرضداشت
سے یہ منکشف ہوا کہ نواب حلیم خان جمع کرنے مین سپاہ وآلات حرب وپیکار
کے مشغول ہی اس مضمون کے دریافت ہونے سے دریاے غضب حیدری
کا اور بھی جوش مین آیا فورا مہ فوج دریاموج کرنے کی طرف نہضت فرمائی
نواب حلیم خان نے جب اس شبل جوشان کو اپنی طرف متوجہ دیکھا گھبراکر
محمد غیاث نام ایک معتمد کو سفارت کے عہدے پر حضور مین بھیجا اس
سفیرکاردان نے سعادت باریابی کی حاصل کرچاہا کہ کسی طرح بھڑکی ہوئی آتش
غضب حیدری کو تسکین دیکر آشتی وصلح کی بنابہ ستور سابق مستحکم کرے لیکن چونکہ
مکنون ضمیر حلیم خان کا تمام فاش ہو چکا تھا نواب بہادر نے چین بجبین
ہو کر وکیل سے یون کہا کہ حلیم خان نے ہمارے حقوق سابق کو خوب ادا کیا و
دوستی ومحبت کی خوب ہی داد دی سبحان اللہ جب ہمارے انتقال کی خبر سنی
شیر بنی تقسیم کی اور نوبت بجائی اب تو جاکر اپنے موکل سے کہہ کہ اب
وقت صلح کا گیا جنگ کا سامان طیار کرے کہ ہم پہنچتے ہین محمد غیاث نے جب
دیکھا کہ نواب بہادر کے غضب کی آتش تسکین پانے والی نہین ناچار بے نیل
مقصود وہان سے پھرا اور جو کچھ دیکھا سنا تھا اپنے آقا سے بیان کیا بعد چند روز کے

یہ خبر پہنچی کہ نواب حلیم خان نے فوج کو اپنے بھتیجون کی سرکردگی مین دھور کی طرف بھیجی تھی میر علی رضا خان سے جنگ واقع ہوئی اور افغان غالب رہے نواب بہادر نے اِس خبر کو سن اُسطرف کو تاخت کی اور صاعقے کی طرح شب تار مین دشمن پر جا گرا شمشیر بن برق کے مانند چمکنے لگین اور بان شہاب ثاقب کے طرح گرنے،

نظم

عدو بخت خوابیدہ پر ناگہان ہوا فتنہ خفتہ بیدار و ہان
اجل جو کمینگاہ مین تھی کہین سو دا آگئی اُن کے سر پر وہین
وہان برق شمشیر جسپر گری جلی زیست کی اُسکی کھیتی ہری

برادرزادون نے حلیم خان کے جب شیرازہ اپنی فوج کا توٹا دیکھا نا نجربہ کاری سے پانون جرأت کا قایم کیا اور جہان تک ہوسکا جنگ کی آخرکار جب ابواب بلا کو ہر چہار طرف سے کشادہ دیکھا؛ تھیون پر حرکت کرنے کی راہ لی نواب بہادر نے خود بدولت معہ سواران تیز جلو اُنھون کی تعاقب کی اور جسوقت چار فرسنگ راہ طی ہوئی اور سواری خاص قریب آبادی بانس ہلّی کے پہنچی صبح روشن ہوئی اور صورت خویش و بیگانے کی معلوم ہونے لگی تب دشمنون کو ہر طرف سے گھیر بازار ستیز و آویز گرم کیا افاغنہ اگرچہ کمتر تھے مگر چونکہ تقدیر نے دماغ کو اُس قوم کے نخوت سے بھر دیا ہی مطلق کثرت سے فوج حیدری کے ہراسان نہوے اور ضرب تیغ دودستی سے میدان پیکار کو نمودار لالہ زار بنادیا حلیم خان کے بھتیجون نے بھی داد تیراندازی کی دی کوئی دقیقہ تہوّر سے باقی نہ چھوڑا طلوع آفتاب سے دوپہر تک جنگ قایم رہی یہان تک کہ دو ہزار جوان فوج حیدری سے کام آئے آخرکار باقی افاغنہ ایک قلعے مین جو راہ کے قریب

Marfat.com

تھا جا کر پناہ لی پر گولند ازان حیدری نے حسب الامر توپین لگا گولون سے حصار کی دیوار گرادی بہادران مظفّر نے بہتون کو تہ تیغ کیا اور بقیّہ السیف تین سو جوان زندہ اسیر ہوئے شادیانے فتح کے بجنے لگے نواب بہادر نے بعد ضبط غنایم کے وہان سے بیشتر کوچ فرمایا اور ایک ہی حملہ رستمانہ مین شہر کرلے کو مسخّر کر کار پردازان درگاہ کو فرمایا کہ دونون برادرزادون کو حلیم خان کے علیحدہ خیمے مین اور باقی اسیران افاغنہ کو اور خیمون مین نظربند رکھین اور جوانان پردل اُن کے محافظ رہین علی الصّباح نواب بہادر نے ابو محمد کو جو ملازم قدیم اور سردار چوبداردن کا تھا حکم فرمایا کہ حلیم خان کے برادرزادون پاس جاکر می اور چرب زبانی کے ساتھ اُنسے صلاح دستیاب کرے حسب الحکم اُسنے اُن ناتجربہ کارون کے پاس جا ظاہر کیا کہ نواب بہادر کو دیکھنے سے تمہاری جلادت دلہوّر کے ایسا منظور ہی کہ تم دونون کو عہدہ کامون پر سرفراز فرماوے اس صورت مین سلاحون کا اپنے پاس رکھنا باعث بدگمانی ہی لازم دانائی یہ ہی کہ اُنھین مجھکو دیجئے تا حضور مین پہنچادون اور خاطر سے نواب بہادر کے دغدغہ عناد و اندیشۂ فساد کو رفع کرون اُن جوانون نے باقتضاے جہالت جبلّی یہ کہا کہ مرگ شتہ کی خیر و خوبی کا پھر حاصل ہونا تو معلوم بالفعل جب تک جان تن مین ہی ہم سے سلاحون کے لینے کی توقّع نہ رکھا چاہئے جب ابو محمد نے یہ جواب ناصواب حضور مین عرض کیا تب ایک جماعت پیادگان نیزہ گذار اور بندوقچیان قادرانداز کو یہ حکم ہوا کہ وے اپنے رعب و ہیبت کو اُن پر ظاہر کرین شاید اِس جہت سے وے ہتھیار حوالے کرین جو نہین یا دے اُس خیمے کے نزدیک پہنچے وے سے جان شیرین سے ہاتھ دھو لڑنے پر مستعد ہو گئے اور اُن مین سے جبّار خان و رحمان خان

Marfat.com

وستّار خان و قادر خان نے جو چار برادر حقیقی اور نواب عبدالرّزاق خان دولت زنی کے بیٹے تھے تلوار بن میان سے کھینچکر نیزہ داروں اور تفنگچیون پر حملہ کیا اور کتنے آدمیون کو قتل کر نواب کے خیمے برآ گرے دربانون کے ہاتھ سے تین شخص تو مارے گئے پر چوتھے نے جو نہین جرأت کرطرف خلوت خانے کے جہان نواب بہادر بیٹھا تھا قدم برھایا اوہمین ایک ملازم حضور نے اُسکو بھی بارہستی سے سبکدوش کیا نواب بہادر نے جب جرأت و جہالت اُن چارون کی دیکھی اُس قول مشہور پر عمل کر کہ ریاست بے سیاست نہین ہوتی اِن سبھونکے قتل کا حکم دیا چنانچہ وے سب فوراً مارے گئے مگر وے چند نفر جنھون نے اپنے تئین شیخ و سیّد ظاہر کیا تھا اس سیاست عام سے بچگئے تب نواب بہادر نے واسطے حفاظت شہر کے ایک جماعت سوار اور پیادون کی تعین فرمائی اور سواران یغما گر کو حکم دیا کہ سدھوت پر جو حلیم خان کا مامن ہی تاخت کرین مگر خان مذکور سوارون کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی فوج کی تباہی اور مارا جانا برادرزادون کا سب سرداردن کے ساتھ اور دخل حیدری مین آنا شہر کرنے کا سن برج و بارہ قلعہ سدھوت کو مستحکم کر شہر مین منادے کر دی کہ سب ملازم و رعایا اور شہر کے رہنے والے رات کو اپنے مال و ناموس قلعہ چیتاں مین جو مقام محفوظ ہی لیجاوین جب سب لوگ اپنے اسباب و ناموس لیجانے لگے حلیم خان نے زر و جواہر اپنا بھی شہر والون کے اسباب کے ساتھ قلعے سے نکال روانہ کیا جب یہ خبر سواران یغما گر حیدری نے سنی جلد گھوڑے اُٹھا اثنائے راہ مین اِس خوان یغما پر جا پہنچے بہتون کو قتل کیا اور باقیون کو اسیر کر دوسرے روز حضور مین سب اموال ماخوذہ حاضر ہوئے نواب بہادر نے اُن سواردن کو بہت سا انعام و صلہ عطا کر سدھوت کو نہضت فرما جلد اُس حصار کو محاصرہ کیا نواب حلیم خان

Marfat.com

مجبور ہو محمد غیاث کو دوسری بار واسطے دریوزہ عفو جرایم کے روانہ کیا سفیر مذکور حضور مین آمنت و سماجت نواب حلیم خان کی طرف سے ساتھ ایسی خوش بیانی کے پایہ عرض مین لایا کہ فورًا دریاے کرم و ترحم حیدری جوش مین آیا اور زبان گوہر فشان سے یہ ارشاد ہوا کہ اگرچہ گناہ حلیم خان کا قابلِ عفو نہین مگر عاجز نوازی کے رو سے یہ حکم کیا جاتا ہی کہ اگر اُسکو اپنے جان کی سلامتی اور ناموس و ملک کی حفاظت منظور ہی تو قلعہ کنجی کوتے کی کلید اور دس لاکھ روپی سرکار مین داخل کرے نہین تو پھر پشیمانی کچھ فایدہ نہ بخشے گی محمد غیاث نے اپنے موکل کو نواب بہادر کے پیام سے آگاہ کیا مگر چونکہ سرانجام دس لاکھ روپی کا حلیم خان کی طاقت سے باہر تھا اس سبب اُسنے لب کو اپنے لاونعم سے آشنا نکیا جب عرصہ تین چار روز کا منقضی ہوا اور اُس گنبد بے در سے کسی طرح کی آواز نہ آئی مادہ غضب نواب بہادر کا ہیجان مین آیا میر علی رضا خان کو ساتھ افواج قاہرہ کے واسطے فتح کرنے قلعہ کنجی کوتے کے حکم دیا خان مذکور منزل مقصود کو پہنچ ایک ہفتے کے عرصے مین قلعے کو ساتھ کلید شمشیر و خنجر خارا شگاف تدبیر کے فتح کر عرضداشت مشتمل نوید فتح حضور مین بھیجا اِس نوید کے پہنچتے ہی واسطے تسلک مبارک باد کے حکم ہوا اور امین کاردان واسطے انتظام کے وہان روانہ کیا اور میر علی رضا خان کو حضور مین بلا کر مورد نوازشات فرمایا جب یہ خبر نواب حلیم خان کو پہنچی ماہی بے آب کی طرح مضطر ہو اپنے دیوان عبدالرّسول خان کو محمد غیاث کے ساتھ تیسری بار واسطے طلب عفو کے روانہ کیا اُن دونون نے حضور مین آکر عرض کی کہ حلیم خان غایت ندامت سے عرق انفعال مین غرق ہو رہا ہی اور اصلا درگاہ مین حاضر ہونے کا ارادہ نہین کرتا سب اپنے عیال و اطفال کو ایک حجرے مین جمع کر نیچے بارود بچھا تو آپ ہاتھ مین لیے مستعد ہی کہ

بارو ت کو دیکھا دے اگر حضور سے از راہ عاجز نوازی نوید امان جان و ناموس
کی اُسکے کان مین پڑے تو اُسکی کشتی حیات اور اُسکے عیال و اطفال غرقاب
بلا سے ساحل نجات کو پہنچتے ہین نہین تو آتش غضب حیدری سے طرفۃ العین مین
جلکر خاکستر ہو جاتینگے نواب بہادر اگرچہ وجود حلیم خان کو خار دامنگیر اپنی ریاست
کا جانتا تھا تو بھی ہلاک ہونا اُسکا مع قبائل طبع رحیم پر اُسکے گوارا نہوا
اور عبد الرّسول خان و محمد غیاث کو یہہ ارشاد فرمایا کہ چونکہ ملک و دولت
دنیا معرض زوال مین ہی اور سوائے ثبت کرنے اپنے نام کے نگینے پر روزگار
کے کوئی اور امر ہمین منظور نہین اگر حلیم خان خواہان امان مال و جان کا ہی اُسکو
چاہیے کہ ہماری افواج قاہرہ کو قلعے مین جانے دے تا وے نشان حیدری اُسپر بلند کر
فتح کا نقّارا بجاوین اگر اِس امر مین تمہارے موکّل سے اطاعت وقوع مین آوے
تو البتّہ خط عفو کا اُسکے جریدۂ جرایم پر کھینچا جائیگا سنیرون نے جب یہہ نوید پائی
قلعے مین جا حلیم خان کو سنائی چونکہ اُسکے عقل کا چراغ سرصرصر حوادث سے گُل
ہو گیا تھا اور بموجب تاکید اپنے پیر روشن ضمیر کے جسکا نام رزّاق شاہ تھا
اُسنے تمامی محافظان قلعہ اور سرداران افاغنہ کو جو طالب نام و ننگ و خواہان
جنگ کے تھے قلعے کے باہر بھیجا اُس جماعت کے باہر نکلتے ہی چار ہزار سپاہی جرّار
مع دو نشان ظفر توأمان حسب الحکم نواب بہادر کے قلعے مین داخل ہو حلیم خان کو
جو دیوان خانے مین سنگ فرش کی مانند سند پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا جا
گھیرا بہادران قانون شناس نے دروازون پر حصار و حرم سرا و کارخانجات کے محافظ
معتمد تعین کر خان کو پالکی مین بٹھا بارگاہ حیدری مین لائے نواب بہادر نے خان ذی
شانکو مع اہل حرم علیحدہ حجرون مین ساتھ عزّت و آبرو کے رکھا میر علی رضا خان
کو واسطے حفاظت و انتظام شہر کر بلے کے سر فراز فرما خود ساتھ فتح و فیروزی

کے طرف دار الامارت سر برنگپٹن کے کوچ کیا اور منزل مقصود مین پہنچ منتظرونکے دیدۂ انتظار کو نور اور سینہ کو سرور عطا فرما کار پردازون کو یہ حکم دیا کہ نواب حلیم خان کو مہ اُسکے توابع و لواحق شہر گنجام مین عزّت و احترام کے ساتھہ رکھین اور ضروریات و لوازم ما یحتاج مین کسی طرح کی تصدیع و تکلیف اُسے نہ پہنچے چنانچہ خان مذکور نے اُس مقام مین چند روز کے بعد رحلت کی اور تبعہ و لحقہ نے اُسکے بھی ایک بعد دوسرے کے انتقال کر کشاکش مکروہات دنیاوی سے نجلصی پائی

فوج کشی کرنا نواب حیدر علی خان بہادر کا پائین گھاٹ
پر بموجب ترغیب و تحریض نواب نظام علی خان ناظم
حیدر آباد اور فرمان روائے ریاست پونان کے

ہر چند داناؤن نے بغض و عناد و حسد و حرص کو خصال رذیلہ و افعال ذمیمہ مین شمار کیا ہی مگر اہل دولت اور جاہ طلبون کو واسطے توفیر خزانے و تکثیر اسباب جاہ و حشمت کے ان ذمایم کے ارتکاب کرنے سے چارہ نہین بلکہ لاکھون آدمی کا قتل کرنا اور عالم مین ساتھہ صرصر قہر کے طوفان بلا کا اُٹھانا لوازم سے اُلوالعزمی کے سمجھتے ہین درینولا کہ دولت و اقبال نے مانند بندگان حلقہ بگوش کے جبین عجز و نیاز آستانہ حیدری پر رکھا تھا اور فتح و نصرت ملازمان خدمت گزار کے مانند بارگاہ مین اُسکے حاضر رہتی. جسطرف فوج ظفر موج اُسکی متوجہ ہوتی فتح و فیروزی ہمراہ دوڑتی اور جو سر دار گردن اُسکی اطاعت سے موڑتا جلد فضاد وہین اُسے مروڑتا تھا سارے حکّام اطراف

Marfat.com

کے اُسکی جاہ و حشمت روز افزون کی ترقی دیکھکر علی العموم خار کھاتے اور حسد کرتے علی الخصوص ناظم حیدرآباد و حاکم یونان جو دولت نواب حیدر علی خان بہادر کے کمال کو اپنی شوکت کا زوال سمجھتے تھے اِس واسطے باہم متّفق ہو شب و روز اِسی تدبیر مین رہتے کہ کسی طور سے ریاست و دولت حیدری کی اساس کو متزلزل کرین اور چونکہ اُنکو یہہ یقین تھا کہ نواب بہادر سے میدان مین مقابلہ و جنگ کر کے عہدہ برآنہ ہوسکینگے لہذا ارادہ لڑنیکا بھی اُس سے نہ کرسکتے تھے آخرکار بعد بہت سے تامّل و تفکّر کے اُن دونون کی راے اِس امر برقرار پائی کہ چونکہ شہ یزہمّت و شجاعت صاحبان انگریز بہادر میدان کشور کشائی مین گرم تاہیز اور توپخانہ آتشبار اُنکا خرمن سوز و بلا انگیز ہی اِس صورت مین مصلحت یہہ ہی کہ نواب بہادر کو واسطے جنگ صاحبان انگریز سے ترغیب دیجئے اور خود دست بردسے دونون سردار خونخوار کے محظوظ و تماشائی رہکر بستر راحت پر آسایش کیجئے یہہ تدبیر ٹھہرا ناظم حیدرآباد و فرمان روا ے یونان نے متفق ہو کر ایک مکتوب تحایف و نوادر سمیت حضور مین نواب حیدر علی خان بہادر کے اِس مضمون کا بھیجا کہ تسلّط صاحبان انگریز کا اِس ملک مین بہت بڑہی اور آخرکار منجر طرف فساد عظیم کے ہوگا اور چونکہ ملک وسیع بنگالے کا ہمّت اور شجاعت کے سبب قبضۂ اختیار مین اِس گروہ کے آگیا ہی اور حاکم نے ملک پائین گھاٹ کے زبردست سمجھ اُن کی حمایت لی ہی یقین ہی کہ اب وے ہاتھ تصرّف و تغلّب کا اقلیم بالاگھاٹ و یونان و حیدرآباد کے بھی دراز کرینگے اِسواسطے لازمۂ ہوشمندی کا یہہ ہی کہ اِس سیلاب بلا کے آنے سے پہلے ہی ایک سد باندھا چاہئے اور چونکہ وہ گروہ قابو جورا گھو شتی کی حمایت پر جسنے اپنے برادر زادے رشید کو خنجر بیداد سے ذبح کیا مشغول ہی

Marfat.com

اِس سبب اِختلال کلّی ریاست یونان مین واقع ہوا ہی اِن سب وجوہات پر نظر کر
ہم نے اِرادہ تسخیر کرنے بندر بمبئی کا جو انگریزونکے جہاز و نکا مقر و لنگر گاہ ہی مصمّم
کیا ہی امید ہی کہ آپ بھی اِس معاملے مین ہمارے شریک و موافق ہون نواب بہادر نے
اِن باتونکو خوب ملاحظے مین لاکر دونون سردارونکو یہہ لکھا چونکہ آپ دونون صاحبون نے اپنے
مہمّات مالی وملکی کو اختیار مین کاربردازان نادان کے چھوڑ دیا ہی اِسی سبب سے
امور آپ کے سب برہم درہم ہو رہے ہین اور تجربون سے یہہ بات
معلوم ہوئی ہی کہ آپ لوگون کے عہد وپیمان پر وثوق کرنا نادانی سے خالی نہین
اور حال آپ کے فوجون کا یہہ ہی کہ جنگ کے وقت نام ونمنگ کی
پاسداری مین مطلق کوشش نہین کرتین اور مشقّت و زحمت کی زنہار
متحمل نہین ہوتین اور کمال خوف وہراس کی جہت سے اپنی جان بچا میدان
جنگ سے کنارہ کرتی ہین اور ساتھ جن لوگون کے کہ ارادہ مخاصمت و منازعت
کا پیش نہاد خاطر عاطر ہی وے لوگ ایک دل و ایک زبان ہین ہر لمحہ اپنے
کام مین ہوشیار ظاہرا اگرچہ کم دیکھائی دیتے ہین پر حقیقت مین بہت ہین
اِس سبب سے کہ اُن مین جوش وحمیّت مردانکی ہی بھاگنے کو عار جانتے اور
جام ہمّت وپر دلی سے ایسے مست ہین کہ میدان جنگ مین مرجانے کو حیات
جاودانی سمجھتے پس ایسے پردلون اور صاحب جگرون سے لڑنا ہر بدل وجبان
کا کام نہین ہی اور اِس قوم قوی بازو ہوشمند کے ساتھ مقابلہ کرنا آسان نہین
اگر فی الحقیقت آپ کو فتنہ خوابیدہ کو بیدار کرنا ہی منظور ہی تو خوب مشورت
اِس بات مین کر فوج وخزانہ جمع کرا اپنے دارالملک سے پانین گھاٹ مین
آئیے اُسوقت یہہ دوستدار بھی شراکت سے پہلوتہی نہ کریگا اگر یہہ عزم بھی مثل
سابق کے نقش بر آب ہی تو مخلص کو اِس تکلیف مالا یطاق سے معاف رکھیے

Marfat.com

جب یہ جواب ناظم حیدر آباد و فرمان روائے یونان کو پہنچا باہم مشورت کر عہد
پیمان کو بحلف و سوگند مستحکم کر نواب بہادر کو لکھ بھیجا اور یہ آخر کو قرار پایا
کہ ناظم حیدر آباد تو واسطے انتزاع و تسخیر راج بندری و مچھلی پٹن کے متوجّہ ہو
اور فرمان روائے یونان بندر بمبئی کی تسخیر پیش نہاد خاطر کرے اور نواب
بہادر آرکاٹ پر جو پائین گھاٹ کا دارالامارت ہی تاخت کرے اگرچہ نواب
بہادر کو اِس بات کا یقین تھا کہ ناظم حیدر آباد و کارفرمائے یونان کا قول راستی
سے بے بہرہ ہی تب بھی واسطے امتحان کرنے عہد و پیمان دونون دولت مند کے
اپنے لشکر کی طیّاری کا حکم دیا اور چند روز مین جب ساز و سامان حرب کا مہیّا و درست
اور لشکر حیدری مجتمع ہو چکا اور بخشیون نے فرد موجودات کی گذرانی
اُس سے یہ واضح ہوا کہ بارہ ہزار سوار رسالۂ خاص و بیس ہزار سوار یغما گر
پندرہ ہزار سوار سلحدار اور چوبیس ہزار سپاہیان بارتہور شمار سوائے
افواج راجگان مطیع کے آستانہ دولت پر حاضر ہین تب رجّب کے مہینے
سنہ گیارہ سو چورانوے ہجری مین نواب بہادر نے ساتھ اُن افواج قاہرہ اور
ستّر ضرب توپ قیامت آشوب اور کئی ہزار شتر محمولۂ زنبورک و بان
اور کئی ہزار جزائل بردار کے بحر زخّار کی مانند آرکاٹ کی طرف موج زن
ہو معبر حکم سے عبور فرما نواح مین کلسپاک کے قبّہ بارگاہ بلند فرمایا شاہزادہ
کہین کریم شاہ بہادر کو معہ فوج و سواران یغما گر محمود بندر کو روانہ کیا اور
خود وہان سے کوچ کر کوہچہ ترناماں کو ناظم آرکاٹ کے تصرّف سے
باہر کیا اور بعد اِسکے قلعہ چیت ھتّہ کو کریم بخش نام قلعدار کے قبضے سے بعد
محاصرہ و زد و خورد کے مستخلص کیا اور اس مقام سے شاہزادہ والا شان ٹیپو سلطان
کو معہ فوج قوی واسطے تسخیر کرنے ارنی اور ترنی کے نام زد فرما خود بدولت

KUREEM SHAH

SON OF HYDER ALI KHAN

Marfat.com

فوج گران اور توپخانہ آتش فشان ساتھ لے شہر آرکاٹ کی طرف متوجہ
ہوا اور جلد وہان پہنچ اطراف غالب پورہ کو مضرب خیام اور حصار عالم پناہ
کو محاصرہ کر غلامان جان نثار اور فدائیان شیر شکار کو واسطے بنانے مورچے
و مدمے کے حکم دیا قلعدار اُسکا راجہ بیربر اور نجیب خان سالار جنگ
بہادر ساتھ جمعیت پانچ ہزار سپاہیان بار اور دو ہزار سوار اور چار سو مرد
اشراف کے اُس دارالامارت مین ذخیرہ ما یحتاج و آلات حرب جمع کر مستعد
رزم و پیکار ہوے علاوہ اِسکے تین ہزار آدمی شہر کے رہنے والے جنکے
عیال و اطفال شہر مین تھے پاس حرمت کے اقتضا سے فدائیون کے مانند جان
سپاری پر کمر باندھ برج و بارہ پر حصار کے چڑھ حمایت و حراست پر اُسکے
مستعد ہوے اور دونون طرف سے آتشباری شروع ہوئی اب حال لشکر
شاہزادہ ٹیپو سلطان اور شاہزادہ کریم شاہ بہادر کا سنئے جبکہ شاہزادہ کہین نے
حضور سے پدر والاقدر کے رخصت ہو محمود بندر پر چڑھائی کی اور اُس معمورہ کو جو ملجا و ماوا
تجار مالدار کا تھا محاصرہ کیا اور اقسام پشمینہ وغیرہ اجناس تجارتی اور نقود و
جواہر نامعدود اور تمام اثاث البیت محمد مکرم کے گھر کا جو وہانکا ملک التجار تھا
اور اُسکے سارے اسباب تجارتی کروڑون روپیون کے جو تین جہاز مین بھرے
ہوئے تھے اور پینتیس ہاتھی ساتھ پیگو کے تانگن بے سب اپنے قبضے مین لا ہاتھیون
اُونٹون چھکڑون پر لد وا محمد مکرم کو اسیر کر سالم و غانم حضور مین حاضر ہو سرمایہ
مفاخرت حاصل کیا اور ٹیپو سلطان جوارنی کی طرف گیا تھا اُس قلعے کو محاصرہ کیا اور
بدرالزمان خان بخشی نے حسب الحکم ایک روز مین دمدمہ باندھ توپین قلعہ شکن
اُس پر چڑھائین اور گولے مارنے شروع کیئے حسین علی خان قلعہ دار گولون
کے پہنچتے ہی نے حواس ہو بدرالزمان کے پاس مع کلید قلعہ حاضر ہو اُسکے ذریعے

Marfat.com

سے ملازمت شاہزادے ہمایون طالع کی حاصل کر عرض کیا کہ قلعے مین سادات بہت رہتے ہین اُنکی حفاظت ناموس پر نظر کرکے مینے قلعہ ملازمان عالی کو تفویض کردیا نہین تو میسر سے جیتے قلعہ کا فتح کرنا ممکن نہ تھا شاہزادہ واالا گہر اُسکی بہبودہ گوئی پر تبسم فرماکر تو نظر بندی کا حکم دیا اور قلعے مین تھانہ مستحکم اور سیدی امام کو قلعہ دار اُسکا مقرر کرتمری کی طرف کوچ کیا وہان کے قلعہ دار نے بھی بے جنگ وجدال قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کردیا بعد اِسکے شہزادہ فیروز بخت نے قلعہ نرواپور اور کاوراور کادیری پاک کو مستخر فرما اور اپنا تھانہ بیٹھا اُردوے معلّا کی طرف معاودت کی ؛

جنریل منرو بہادر کا مدراس سے کنچی کی طرف آنا اور کرنیل بیلی بہادر کا دنیاے فانی سے سدھارنا اور تسخیر کرنا نواب بہادر کا قلعہ آرکاٹ کو اور اسیر کرنا نواب عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علیخان کا معہ حالات دیگر جو اُسی سال مین واقع ہوئے

جب برّے برّے قلعہ مستحکم پائین گھاٹ کے تصرّف مین اولیاے دولت حیدری کے آگئے اور محاصرے کی تنگی اور سختی سے محصوران قلعہ آرکاٹ کا حال تباہ و پریشان تھا نواب محمد علی خان جو ایک اور قلعہ مین دارالامارت سے دور رہتا تھا تاب مقاومت کی اپنے مین پا صاحبان انگریز بہادر سے استعانت طلب کی صاحبان والا عزم نے جنریل منرو بہادر کو چھ ہزار سپاہی پندرہ سو ترک سوار دو پلٹن گورے کے ساتھ رخصت فرمایا اُنھین روز و ن نواب بسالت جنگ ناظم ادھونی نے اندیشہ ناخت وتاراج حیدری سے کوبور کے تعلّقے کو انگریز بہادر کے

Marfat.com

ہوا ے کر دیا تھا اور کرنیل بیلی بہادر نے واسطے انتظام اُس علاقے کے کوچ فرمایا
مگر اثنائے راہ مین خبر تقرب جنریل منرو بہادر کی سنکر معہ تین پلٹن سپاہی اور
چار سو جوان ولایتی و آٹھ ضرب توپ آرکاٹ کی طرف معاودت کی جب یہ خبر
نواب بہادر نے سنی سلطان جوان بخت کو ساتھ سواران و سلاحداران خاص
کے معہ چار ضرب توپ واسطے مقابلے کرنیل موصوف کے رخصت فرمایا اور
چند اردن اور بانہ اردن کو جنکا سرگروہ سیدی ہلال تھا یہ حکم ہوا کہ سد دد
کرنے مین راہ رسد کے خوب کوشش کرین اور اگر فوج دوسری اُسکی
کمک کو پہنچے تو اُن سے ترین جب سلطان کی فوج کا کرنیل بہادر کی فوج کے
ساتھ سوادین آبادی ستوبر کے سامنا ہوا جنگ شروع ہوئی اور سواردن
نے ایسی کوشش کی کہ رسد پہنچنی بالکل موقوف ہوگئی تب بھی کرنیل بہادر نے
مطلقا ہراس خاطر مین نہ لا قلعہ کنجی سے چھہ کوس کے فاصلے پر جا بقصد جنگ
دیرا کیا اور حال حسرت اذوقہ گھاس لکڑی کا جنریل منرو بہادر کو لکھا
جنرل موصوف نے خط پڑھتے ہی ایک پلٹن اور چار کمپنی سپاہی گورہ مع سامان
رسد و باروت و گولہ روانہ کر خود بھی قصد کیا کہ کرنیل بہادر سے ملحق ہو مگر تقدیر
کی شعبدہ بازی سے یہ اتفاق ہوا کہ بعد پہنچنے سپاہ کمکی و اذوقہ کے کرنیل
بہادر شباشب کنجی مین جو وہان سے قریب تھی نہ گیا اور اپنی سپاہ رزم خواہ
کے آرام پر نظر کر اُس روز اُسی جا پر مقام کیا جب زبانی جاسوسون کی یہ حال
نواب بہادر پر ظاہر ہوا آرکاٹ کا محاصرہ معطل رکھ پانچ ہزار سوار واسطے غارتگری
ملک راجگان نواح آرکاٹ کے تعین فرما خود بدولت معہ تمامی فوج دریا موج
ایلغار کر وقت صبح جسوقت کرنیل بہادر کوچ کر کنجی کو جاتا تھا میدان مین پہنچکر
بہادران جان نثار کو حکم دیا کہ فوج انگریزی پر راہ کنجی کی سد دد کرین

Marfat.com

فوراً دلاوروں نے اُسے گھیر قتل و غارت شروع کی ،

نظم

چو شد صبح نواب گردون جناب — علم زد دران دشت چون آفتاب
برآراست بر تن سلاح نبرد — پر از شور شد گنبد لاجورد
زبار سمندش بہ میدان کین — خم افتاد در پشت گاو زمین
وزان سوی کرنیل صاحب وقار — نگاور برانگیخت در کارزار
برآشفت آن میر عالی جناب — ز صرصر گرد برد اندر شتاب
بفرمان او جملہ فوج فرنگ — کشید ند صف های کین بیدرنگ
بفرّید کرنیل در پیش صف — نہنگے بزیر از دہاے بکف
دو لشکر بہ میدان کین آمدند — ز غیرت جبین پر ز چین آمدند
جوانان بہ میدان کشیدند صف — دہادہ برآمد ز ہر دو طرف
چو غرّید توپ دمان در مصاف — بلرزید سیمرغ در کوہ قاف
چو زنبورک جان ستان شور کرد — تن پردلان شان زنبور کرد
خدنگ پر کرگسین وقت جنگ — پس و پیش پران چو خیل کلنگ
روان بان ہا در ہوا بی حساب — بر جم شیاطین چو تیر شہاب
بنادیق مردان عالی دماغ — صدا متصل داده چون خیل زاغ
ز خون دلیران بمیدان جنگ — سراسر زمین گشت بیجاده رنگ

اِس جنگ مین سپاہ لشکر انگریز بہادری کی ایسے لڑی کہ کارنامہ رستم و اسفندیار کو بھلا دیا قریب تین ہزار آدمی نے بہادران حیدری سے شربت شہادت کا پیا کرنیل بہادر نے ہر چند قصد کیا کہ لڑتے بھڑتے محمود کنجی تک پہنچے مگر چونکہ محمد علی کمیدان و شیخ انصر و موشیر جانی فرانسیس ساتھ اپنی

Marfat.com

نوجون کے اور موشیر لالی فرانسیس جو بسالت جنگ ناظم ادھونی کے پاس
سے نوکری چھوڑ کہ دو ہزار تفنگچی اور پان سو کلادپوش اور ایک سو پچاس
سوار قوم الیمان کے زمرۂ ملازمان حیدری مین منسلک ہوا تھا چار دن طرف سے
ہجوم لاتوپون کی شیلک بندوقون کی بارھ اور آتش دبالہ دار بانون سے شور
قیامت برپا کیا تھا بہت لوگ فوج انگریز بہادر کے مجروح و بیروح ہوئے اور
کرنیل بہادر پناہ مین ایک باغ کے باقی ماندون کے ساتھ پائے شجاعت قایم
کر اُن سب صدمون کا متحمّل ہو تمام فوج کو جواب دیتا تھا اِس اثنا مین ایک
گولہ توپ کا ذخیرے مین بارود لشکر کرنیل بہادر کے جو درختون کی پناہ مین گاڑیون پر
بار تھا جا گرا اور آتش فتنے کو مشتعل اور بہت سے جوان جنگی کو جا بھسم
کر دیا کرنیل بہادر نے جب اِس طرح آتش فتنہ کو شعلہ زن اور اپنی جمعیّت
کو پریشان دیکھا دل قوی رکھ باقی ماندہ فوج کو جمع کر تنقیّد بارھ مارنے کی کرتا تھا
کہ ناگاہ موشیر جانی و موشیر لالی فرانسیسون نے اپنی فوج سے اُسے گھیر لیا اور
کرنیل بہادر کو اسیر کیا سوار ان حیدری نے باقیون کو قید کرا ہمراہ بنگاہ و تمام لشکر
کو لوٹ لیا اور حیدر علی خان بہادر بعد اِس فتح نمایان کے شادیانہ فتح بجوا کر نیل
بہادر کی طرف جو سوار کنچی مین تھا نہضت فرمادو فرسنگ کے فاصلے پر مقام کر
سوار ان یغما گر کو واسطے بند کرنے راہ رسد فوج انگریزی کے حکم دیا جب
خبر اسیر ہونے کرنیل بیلی بہادر اور پامال ہونے اُسکے لشکر کی جنریل بہادر کو
پہنچی اپنی فوج قلیل کے ساتھ افواج کثیر حیدری سے مقابلہ کر فوج کو ناحق کام
نہنگ مین ڈالنا کاردانی سے بعید تصوّر کر جنگ کو وقت قابو پر موقوف رکھ رات
کو جنگل دیشے کی طرف کوچ کیا سوار ان حیدری جو اِس خبر کو سنکر اُسکے
تعاقب مین دوڑے تھے بے نیل مقصود معاودت کرا ردی معلّی مین پھر جانے

تب نواب بہادر نے وہان سے کوچ کر شہر آرکاٹ کو محاصرہ فرمایا بہادرون نے حسب الحکم ذمہ باندھ توپین چڑھا قلعہ شکن گولون اور آتش افگن بانون سے آشوب قیامت برپا کیا محصوران خستہ جان اُس حالت اضطرار مین بھی کمال جگر داری سے دفع کرنے مین حملہ بہادران حیدری کے ہر دم سعی کرتے تھے دو کمپنی سپاہی جو تربیت یافتہ انگریز بہادر کے تھے قلعے کی فصیل پر چڑھ اِس طرح سے رستمانہ لڑتے تھے کہ آنکھین نظارگیونکی اُنکی چالاکی دیکھکر خیرہ ہوتی تھین اِس جنگ مین نواب حافظ علی خان داماد نواب بہادر نے مع چند نامی سردار و سواران کار شربت شہادت پیا اور محصورین مین سے سید فریدالدین خان بھی جو شہر اور تمام صوبہ کا کوتوال دلیہ شجاعت سے متحلی تھا شہید ہوا جب محاصرے پر تین مہینے گذرے اور مدد نہ پہنچی اسباب و سامان جنگ کا نیز گیا دیوار قلعے کی گولون کی ضرب سے مشتبک ہوگئی تب نواب بہادر نے بہادرون کو واسطے تسخیر حصار کے تاکید فرمائی جماعہ جان نثار زینے لگا فصیل پر چڑھ برج و بارہ کے محافظون کو تہ تیغ کر اچناپنڈت کو مع عیال و اطفال دام اسیری مین لائے ارشد بیگ خان اور حسینی یار خان اور شریف زادے شہر کے جو واسطے مدد اچناپنڈت کے جمع ہوگئے تھے اور سید حمید کمیدان مع چند اشخاص جو شہر کے اعزہ سے تھے مقید کئے گئے مگر نجیب خان ساتھ سپاہیان انگریزی کے قلعہ ارک مین جا دروازہ بند کر جان سپاری پر مستعد ہوا علی الصباح جب نواب بہادر خوشی و شادمانی کے ساتھ شہر مین داخل ہو حکم دیا کہ منادی ن جاوے کہ کوئی شخص مال و ناموس پر رعایا کی دست درازی نکرے بعد دو روز کے ایک شخص معتمد سے قول نامہ امان جان و ناموس نجیب خان اور تمام سرگروہ سپاہیان انگریزی کے پاس جا دل جوئی کر اُن سبکو حضور مین لایا نواب

بہادر نے اپنے قولنامے کا پاس کر اُن سبکو عزّت واکرام شایستہ سے رخصت فرمایا اور دو سو سوار بطریق ہدرقہ اُنکے ہمراہ کیا تا چیناپٹن مین اُنھین بخیریت پہنچا دین سید حمید کمید ان نے نوکری کی استدعا کی نواب بہادر نے اُسکو ایک پالکی و خلعت خاصہ عطا فرما چار ہزار تفنگچی کی منصبداری پر اُسے ممتاز کیا علاوہ اِسکے شرفا و نجبا کو لایق قدر و منزلت ہر ایک کے خلعتین اور جواہر عطا کر روز بہ مقرّر فرمایا اور میر محمد صادق کو جو اولادسے میر احمد خان جاگیردار صوبہ سرا کا اور ایک مدّت سے کوتوالی شہر آرکاٹ مین اوقات بسر کرتا تھا عہدے پر صاحب صوبگی آرکاٹ کے مامور کر اُسکے فرق عزّت کو بلندی بخشی بعد اِسکے جب نواب بہادر فکر سے رفاہ حال رعایا کے مطمئن اور انتظام قلعے سے فارغ ہو چکا شاہ کریم اللہ چشتی و علی رضا خطیب و نور علی شاہ نے جو روضہ مقدّسہ مقبول درگاہ ایزدانی خلاصہ موجودات سبحانی گنجور اسرار ایزد منّان حضرت ٹیپو مستان قدّس سرہ العزیز کے متولّی تھے حضور مین نواب بہادر کے آ تبرّکات اُس درگاہ کے اور تسبیح خاک پاک اور ایک جلد کلام مجید بخط ولایت ہدیہ گذرانا نواب قدر شناس نے اُن بزرگون کے ساتھ دربارہ حالات و کرامات حضرت ٹیپو مستان مبرور دیر تک گفتگو کی اور رخصت کے وقت ہر ایک کے دامن امید کو زر و جواہر سے مالامال کیا اور ایک سو ایک اشرفی نذر اور شامیانہ زربفت سہ استادہ طلائی واسطے درگاہ حضرت ٹیپو مستان علیہ الرحمۃ والغفران کے بھیجا اور داروغہ مطبخ خاص کو یہہ حکم ہوا کہ درگاہ مین جاکر الوان نعمت شاہانہ تیار کرواوے اور اصناف اور اقسام مصالح و عطریات وغیرہ جو طعام اور فاتحہ کے لیئے چاہیئے کار پردازون سے برکار خانے کے لیکر ساتھ لیکاوے کہ وقت جانے کے کسی چیز کی تلاش کرنی نہ پڑے

Marfat.com

چنانچہ حسب الحکم عمل مین آیا اِس اثنا مین جاسوسونکی زبانی حضور مین واضح ہوا کہ عبدالوہاب خان برادر نواب محمد علی خان نے قلعہ چتّور مین اذوقہ و اسباب جنگ کا جمع کرا اپنے دیوان اور چند راجاؤن کو محافظت کے لیئے چھوڑ خود قلعہ چندرگری مین قیام اختیار کیا ہی اور اِرادہ رکھتا ہی کہ عنقریب چیناپتن مین پہنچکر صاحبان انگریز بہادر سے اِستمداد کر آرکاٹ کی طرف متوجّہ ہو اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر کا شعلۂ غضب بھڑکا چاہا کہ واسطے استیصال کرنے عبدالوہاب خان کے چڑھ دوڑے اِس مین میر علی رضا خان نے شفیع ہو کر عرض کی کہ عبدالوہاب خان نے تو اپنے بھائی سے رنجیدہ ہو گوشۂ قناعت اختیار کیا ہی اُس بیچارے کی کیا قدرت کہ خیال جنگ کا دل مین باندھے بلکہ یقین ہی کہ اگر حرف طلب کا حضور کی زبان پر گذرے تو سر کے بل حاضر ہو اِس بات کے سنتے ہی میر معین الدین کو بہ حکم ہوا کہ نواب عبدالوہاب خان کو حضور مین حاضر کرے اور میر علی رضا خان کو واسطے گوشمالی راجگان نواح آرکاٹ اور انتظام دینے اُسکے روانہ کیا اور شاہزادہ فیروزبخت کو ساتھ جمعیّت پانچ ہزار سپاہیان بار و دس ہزار پیادہ و پانچ ہزار سوار کے واسطے فتح کرنے غربی قلعجات آرکاٹ اور ضبط کرنے مضافات اُسکے رخصت فرمایا جب سید صاحب اُس جنود قاہرہ کے ساتھ قلعہ چتّور کو محاصرہ کر قلعدار کو خالی کر دینے قلعہ کا پیام بھیجا قلعدار نے عذر عدم اجازت نواب عبدالوہاب خان کا پیش کیا سید صاحب نے دوسرے روز کمال مردانگی و شجاعت سے اپنے پردل جوانون کے ساتھ قلعے پر چڑھ گیا اور سب قلعے والون کو بضرب تیغ و سنان ادج رفعت سے غار نیستی مین ڈالا اور ویسا حصار فلک آثار جسکا فتح ہونا اس سرعت کے ساتھ فہم و وہم مین نہ آتا تھا مفتوح ہو گیا سید موصوف نے تمام

Marfat.com

مال و متاع و آلات جنگی تصرّف مین لا ایک قلعہ دار معتمد اپنی طرف سے قلعے مین چھوڑ قلعے پرچندر گری کے تاخت کی اور وہان پہنچکر عبدالوہّاب خان کو واسطے حاضر ہونے حضور حیدری مین لکھ بھیجا چونکہ ہوش وحواس خان ذی شان کے سنّے سے خبر سنخر ہو جانے قلعے چتّور کے تھکانے نہ تھے اور اُسکے مشیر بوقلمونی روزگار کو دیکھ عالم حیرت مین بناچار خان امارت نشان نے اپنے اہل حرم سے دربارۂ صلح و جنگ مشورہ کرتحریر کرنے مین جواب مکتوب سیّد صاحب کے ناخبرکی دوسرے روز ایسا اتّفاق ہوا کہ چند سوار و پیادے لشکر سے سیّد صاحب کے جولکڑی گھاس کے واسطے دامن کوہ مین گئے تھے قلعدار سادہ لوح نے جب قلعے کے اوپر سے اُن سوار پیادون کو دیکھا یورش کا گمان کر توپ چلایا اِس حرکت کا واقع ہونا جو منافی آثار صلح کا تھا طبع پرسیّد صاحب کے ناگوار ہوا فی الفور ایک عرضداشت متضمّن بغاوت عبدالوہّاب خان حضور مین ارسال کی اور ایک بڑی توپ پہاڑ پر چڑھا گولہ زنی شروع کردی اتّفاقات سے پہلا ہی گولہ خان رفیع المکان کی حرم سرا مین جا گرا وہان زلزلہ پڑگیا اِس مین دوسرا گولا چھت پر مطبخ کے پہنچا چھت گر پڑی اور واویلا مستورات مین مچ گیا اِس حال تباہ کو معاینہ کرخان عالی مقدار بے حس و حرکت ہو بستر مدہوشی پر گرا مستورات نے جب خان صاحب کو چراغ صبحدم کی مانند حالت نفس شماری مین دیکھا ایک خط اِس مضمون کا لکھکر سیّد صاحب کو بھیجا کہ اگر آپ کو قلعہ اور ملک مقبوضہ ہمارا لینا منظور ہی تو حاضر ہی مگر چونکہ ہمارے خاوند کا مزاج جادۂ اعتدال سے منحرف ہی اِس لئے چاہئے کہ آپ گولہ انداز دنکو حکم دین کہ توپونکی صدا سے دماغ کو اُسکے زیادہ تر پریشان نکرین جب وہ مکتوب سیّد صاحب کو پہنچا اُنکو یہ جواب لکھ بھیجا کہ آپ لوگ سہ نواب صاحب باطمینان خاطر یہان

Marfat.com

نشر بف لادین کوئی دقیقہ پاس داری مین عزّت و حرمت کے فروگذاشت نہوگا
سب بہ مکتوب وہان پہنچا خان والا شان سہ عیال و اطفال قلعے سے نکل لشکر
مین سیّد صاحب کے آیا تب سیّد صاحب نے ایک قلعدار امانت شعار اپنی
طرف سے قلعے مین چھوڑ تمام مال اسباب ضبط کر سہ خان رفیع المکان وغیرہ
حضور مین پہنچکر سرمایہ مفاخرت حاصل کیا اور نواب بہادر نے خان
رفیع المکان کو سہ اُسکے تبعہ و لشکر مدرقہ معقول ہمراہ کر سر برنگپتن کو روانہ فرمایا
اور سلطان جوان طالع ایک مہینے کے عرصے مین قلعہ ماہی منڈل و کیلاس گڑھ کو
مفتوح کر لشکر فراوان اور اسباب حرب بے پایان کے ساتھ سانگڑھ کی طرف
جسکی حصانت و رزانت ہفت اقلیم مین مشہور ہی متوجّہ ہوا اور محاذی قلعے
کے میدان وسیع مین فیل سوارہ جیسے مہر انور کوہ خاور سے طلوع ہوتا ہی
ساتھ کمال جاہ و جلال توزک سواری کے جلوہ فرما بد بینونکی آنکھونکو خیرہ کیا،

نظم

سواران اسپان نازی نژاد — بہ سرعت گرو بردہ از تند باد
ز سم سواران زرّین رکاب — زرہ پوش گردید ماہی در آب
سنان ہای نیزہ بروی ہوا — چو انجم درخشان شدہ بر سما
علم ہای سرخ و سفید و سیاہ — بگردانندہ رنگ از رخ مہر و ماہ
بہ بستہ بہر توپ گل گون لوا — چو آتش فشاند لب اژدہا
ز خیل جوانان بندوق بند — فزودہ دران دشت رونق دو چند
قبای رنگین بمیدان جنگ — چو ابر بہاری شدہ رنگ رنگ
درخشیدن چار آئینہ ہا — شدہ صیقل زنگ از سینہ ہا
کمان کیانی بلان کردہ زہ — بہ ابرو ز کین بر فگندہ گرہ

بہ وش یلان نیزہ دارش سنانا بہ سم یافتہ پرورش
درخشان بنادیق زہر آبگون چو مارے کہ از پوست آید برون

اگرچہ ولی محمد خان قلعہ دار اُس حصار فلک آثار کا اور سیّد مخدوم رسالہ دار اور محمد مولا جو معتمدون سے نواب محمد علی خان کے صہ دو ہزار سپاہی اُسکی حراست کے واسطے مامور تھے اور قلعہ بھی اذوقہ واسلحہ سے معمور تھا مگر معاندہ کرنے سے کوکبہ جاہ و جلال سلطان کے اُن سب کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا اپنی جان کی حفاظت قلعہ کی صیانت پر مقدّم جان اُسنے آگے کر نوبت شمشیر زنی کی پہنچے حضور مین حاضر ہو کلید قلعہ حوالہ کر نوید امان پا مطمئن ہوے سلطان ایک معتمد جان نثار کو صہ فوج جرّار واسطے حفاظت قلعے کے متعیّن کر خود بدولت واسطے تسخیر کرنے انبور گڑھ کے جو وہان سے تین کوس پر تھا متوجہ ہوا اگرچہ اُس حصار مین صرف ایک کپتان صہ چند کمپنی سپاہیون کے مقیم اور اذوقہ بھی کم تھا باوجود اُسکے وہ رستم جگر پندرہ روز تک جنگ کرتا و دادتہوّر قلعہ داری کی دیتا رہا آخرکار جب دیوار حصار کی گولون کی ضرب سے گر پڑی ناچار قلعے کو تسلیم کر دیا سلطان قلعہ داری اُس قلعے کی زین العابدین خان نائط کو تفویض فرما وہان سے مراجعت کر سعادت مین پاے بوس والد بزرگوار کے فائز ہوا چونکہ لوح خاطر عاطر نواب بہادر کے یہ منقوش تھا کہ جس طرف سلطان اقبال مند سمند گیتی نورد کو مہمیز کرتا ہی شاہد فتح مرآت تمنّا مین منہ دیکھاتا ہی اِس سبب ثانیًا حکم ہوا کہ دکھے کو محمد علی کمیدان کے عازم ہو اور تسخیر کرنے مین قلعے رائے ایلور کے تدبیر و کوشش شایستہ عمل مین لاے اگرچہ سلطان کو زبانی مخبرون کے مفصّل یہ معلوم ہوا تھا کہ اُس قلعے مین کرنیل لانگ بہادر نے پاے ثبات قایم کر ماکولات و مشروبات و آلات حرب ذخیرہ کیا ہی اور جب تک

Marfat.com

تمام لشکر متوجہ نہوگی محاصرہ اُس قلعے کا متعذر رہی مگر چونکہ حکم سے والد بزرگوار کے کچھ گزیر نہ تھا پھر سامان سفر کا درست کر کوچ کیا اور محمد علی کمیدان کو معہ اُسکی فوج ہمراہ لے راے ابلور کی طرف تاخت کی جب کرنیل بہادر نے ورود سے شاہزادے روشن اختر کے خبر پائی فی الفور سپاہیان قادر انداز کو اُوپر کوہ ساجرہ گوبرہ مرتضی گڈھ کے تعین کر توپین صاعقہ بار اُسپر چڑھا ایسا لڑا کہ کسی طرح کمندہ تدبیر کی اُسکے ذروے پر پہنچ نہ سکی اور اگرچہ محمد علی کمیدان نے مکرر حملے مردانے کیے اور چاہا کہ کسیطرح کوہ ساجرہ پر چڑھے پر بندوقون اور توپون کی شلیک سے اُسپر صعود کرنا میسّر نہوا تب شاہزادہ فیروز بخت نے فتح ہونا اُس قلعے کا بغیر بڑی توپ اور فوج کثیر کے متعذر سمجھ حضور والا مین عرضداشت اِس حال کی روانہ کی نواب روشن ضمیر نے اُس نوردیدہ کو اپنی نظر سے دور رکھنا اور کام کے مردون کو پروانہ وار آتش پر ڈالنا مصلحت نہ دیکھ پروانہ کرامت نشانہ درباب مراجعت صادر فرمایا اور سردار کو سواران بغاگر کے بہ حکم دیا کہ تین سو سوار اور ایک ہزار سپاہی ہمراہ لے انگریزون کی رسد مار نار سے بعد اِسکے نواب بہادر کو تسخیر کرنا ملک جنوبی آرکاٹ کا منظور ہو ار ستم علی خان فاروقی کو معہ دو ہزار سوار و دو ہزار پیادہ کرناٹکی و ایک ہزار سپاہی واسطے فتح کرنے کوھستان چنجی کے رخصت فرمایا اور روشن خان دستہ دارنے معہ دو ہزار پیادہ اور ایک پلٹن سپاہی و ایک ہزار سوار خوش اسپ واسطے مستحکر کرنے کوہ موکل کے مامور ہو منزل مقصود کی طرف کوچ کیا چنانچہ اِس قلعے کے پورب طرف میدان ہموار مین آنے جاکر ڈیرا کیا اور سطر جوزف کو جو انگریز بہادر کی طرف سے قلعہ داری مین مامور تھا پیام بھیجا کہ اگر تم ساتھ نواب بہادر کے راہ اطاعت کی چنو اور قلعے کو ہمارے حوالے کرو تو

Marfat.com

موشیر الی کی طرح منصب و جاگیر شایستہ تمکو بھی عنایت ہو گی مگر مسطر
موصوف نے حمیّت مردی کو کام فرما پیام صلح کو بگوش رضا نشن جنگ پر آمادہ
ہوا روشن خان نے یہ حال دیکھ آبادی کو دامن کوہ کے جا خاکستر کیا اور عیال
و اطفال کو سپاہیون کے جو قلعے مین آمادہ جنگ تھے اسیر کر لیا اِس توقّع پر
کہ وے اپنے عیال و اطفال کی اسیری کی خبر سن لڑنے سے باز آئینگے مگر اُن
جوانون نے پاس نمک کو اپنے عیال و اطفال کی رہائی پر ترجیح دے بندوقون
کی باڑھین مار بہتون کو ہلاک کیا اِس درمیان مین رستم علی خان نے ایک
ہفتے کی سعی مین کوہ کشن کنڈہ و جنید کنڈہ جو سب پہاڑون سے زیادہ بلند اور
اور کئی قلعے جو باہم متّصل تھے فتح کیا اور محیّ الدّین خان قلعہ دار والاجاہی کو معہ ایک
شخص عہدہ دار انگریزی اسیر اور قلعون کو حیدری دولت خواہون کے سپرد کر
نرنالی کی طرف عازم ہوا اور شاہزادہ بلند اقبال جو ساتھ فوج ظفرموج کے واسطے
تسخیر کرنے کرناٹک گدّھ وغیرہ کے گیا تھا ادھونی گدّھ و علی آباد مین محاذی قلعے
کرناٹک گدّھ کے پہنچکر گولندازون کو حکم دیا کہ حصار کی دیوارکو گرا دین توپچیان
بہرام دولت نے اگرچہ توپین پہاڑون پر چڑھائین پر بہ سبب غایت ارتفاع کے
گولے دیوار حصار مین نہ لگ سکتے تھے اِس لیئے شاہزادے نے چوتھے روز حکمت
عملی سے چند آدمی کو اسیرون سے متوطّنان آرکاٹ کے بانعام واکرام خوش دل کر رہائی
بخشی اِن اسیران احسان دیدہ نے قلعے مین پہنچکر کیفیّت مسخّر ہونے شہر آرکاٹ
اور چھپ جانے نواب محمد علی خان کی معہ خدم و حشم فتح ہونے بہت سے
قلعون کی قلعہ دار اور کمیدان محافظ قلعہ پر ظاہر کر اُن سب کو گرداب اضطراب مین
ڈالا تب اُس جماعت نے واسطے دریوزہ امان جان و ناموس کے ایک
شخص معتبر کو حضور مین شاہزادہ بہادر کے بھیجا اُسنے فی الفور قولنامہ عنایت

Marfat.com

کیا اہل قلعہ اُسکو دیکھتے ہی قلعہ اولیاے دولت کو تسلیم کر خود نکل گئے شاہزادہ بہادر سب مال و اسباب قلعے کا ضبط کر قلعہ دار معتبر وہان تعین فرما بعد نظم و نسق مضافات قلعے کے کوہ راوت و نیلور کی طرف لواے شوکت بلند کیا اور روز بروز مین اُسکو بھی مفتوح فرماپاک گڈھ کی طرف متوجّہ ہوا اِس قلعے مین صاحبان عالیشان کی طرف سے ایک کپتان دو سو جوان سے محافظت مین اُسکے مستعد تھا جب اُسنے قلعے پر سے دیکھا کہ شاہزادہ تالاب کے کنارے سمت غربی قلعے پر جنگ کو آمادہ ہی ایسی گولہ زنی شروع کردی کہ بہادران لشکر کو اِتنی فرصت نہ ملی کہ پہاڑ پر صعود کر مورچے بنائین الغرض قلعہ دار نے غنیم کے مدافعہ کرنے مین کسیطرح کمی نہ کی مگر اتّفاق یہ ہوا کہ تالاب قلعے کا جو مایہ حیات اِن سبھونکا تھا خشک ہو گیا بناچار وے سب مضطر ہو کر اپنے سردار سے مستدعی اِس امر کے ہوئے کہ شاہزادے سے صلح کی استدعا کرین قلعہ دار نے اہل قلعے کی بیدلی دیکھ یہ پیام بھیجا کہ اگر آج کی شب گولہ اندازی موقوف فرمائین تو کلعہ قلعہ تسلیم کر دیا جائیگا شاہزادہ اِس پیام سے خوش دل ہو توپچیون کو منع فرمایا اُسی شب اتّفاقاً ابر سیاہ بے موسم گھیر آیا اور اِس قدر برسا کہ تالاب خشک قلعے کا بھر گیا علی الصّباح قلعہ دار نے ہراہیون سے مشورہ کیا سبھون نے عرض کی کہ قلعے مین اذوقہ و گولہ و بارود کی کچھ کمی نہین اور پانی جو موجب حیات ہی فضل الٰہی سے موجود اب صلح کرنی کچھ ضرور نہیں لڑمرنا آبروریزی سے بہرطور بہتر ہی سردار نے جب سپاہ کو طالب رزم دیکھا بساط صلح کو اُلٹ گولہ و بندوق زنی پر مستعد ہوا شاہزادے نے جب رنگ معاملہ کا دگرگون دیکھا غضبناک ہو توپچیون کو حکم دیا کہ چوٹی پر پہاڑ کے توپین چڑھا گولون کے اولے قلعے پر برسادین اگرچہ جوانان قوی بازو ہر روز مورچے آگے بڑھانے جاتے تھے پر محصورون کے ہاتھون سے

Marfat.com

روز ایک صدمہ عظیم اُنھین پہنچتا تھا و مردا ردلاور اسی طرح اتھائیس روز تک کارنامہ رستم و اسفندیار کا نمایان کرتا اور فوج دریا موج سے لڑتا رہا آخر کو جب تالاب قلعے کا پھر خشک ہو گیا اور سوائے آبروے مردان جنگی کے پانی کا نشان وہان نرہا پیاس کے مارے طاقت سپاہیون کی طاق ہو گئی تب پھر سب مجبوری سے خواہان امان ہوے لیکن چونکہ کار مدارا سے گذر چکا تھا اور بہت سے بہادران نامی حیدری بھی کام آئے تھے مجبورونکے معروضہ نے درجہ اجابت کا نہ پایا اور فوج ظفر موج کو یورش و قتال عام کا حکم صادر ہوا جوانان شیرشکار نے فورًا حصار پر چڑھ آب شمشیر سے اُن جگر سوختگونکو سیراب کیا اور قلعدار کو عزّت و احترام کے ساتھ حضور مین لائے بعد فتح شاہزادہ والاشکوہ اُس ملک مین قلعدار کارگزار و امین کاردان مقرّر کرکے نقود و اجناس فراوان حضور حیدری مین حاضر ہو سعادت کونین حاصل کی'

لشکرکشی کرنا جنریل مرابری کوط بہادر کا مدراس سے بالاگھاٹ پر

جب شاہزادہ ہمایون طالع سے غنایم موفور بارگاہ حیدری مین حاضر ہوا جاسوسونکی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ جنریل کوط بہادر جو فنون صف آرائی مین یگانہ زمانہ اور بعد تنظیم و تنسیق ملک بنگالے کے ولایت کو گیا تھا دریغولا پھر وہان سے واسطے کفایت مہم جنگ نواب بہادر کے مامور ہو مدراس مین آکر نواب محمد علی خان کے ساتھ ملاقات کر دو ہزار تفنگچی اور تین سو سوار اُسکے ہمراہ لے سہ خزانہ و ساز و سامان جنگ اب اُسنے نواح مین دکل و بلور کے جمع کیا ہی نواب بہادر لے یہہ خبر سن اپنے سواردن کو سرکردگی مین سیدی ہلال

و غلام علی خان بخشی کے منشاء کے طریق پر رخصت کر خود بہ ولت بھی عنب
اُنکے آرکاٹ کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر نے نواب بہادر کے ورود
سے پہلے ہی قلعہ کرنگ پار کو جو ملازمان حیدری کے تصرّف مین تھا محاصرہ کیا
اور صبح ہوتے ہی بہادران لشکر انگریزی نے ہمّت کر ساتھ مدد طناب
و زینے کے اُس قلعے پر چڑھ محافظان حصار کو تیغ کیا قلعہ دار دو ساعت تک
داد جوانمردی کی دے شہید ہوا جنریل بہادر بعد فتح اذوقہ وغیرہ جو کچھ قلعے مین تھا
سب اپنے لشکریان منصور پر تقسیم فرما وہان سے کوچ کر سوادِ اجراواکم مین
خیمہ کیا اور روشن خان دستہ دار واسطے فتح کرنے برموکل گڈھ کے حضور
حیدری سے رخصت ہو باتفاق رستم علی خان فاروقی قلعے کو محاصرہ کیا پر جب
یہ خبر پائی کہ بہ سبب قرب پہنچنے لشکر قاہرہ جنریل بہادر کے قلعہ دار کو استظہار
کلّی بہم پہنچا محاصرے سے ہاتھ اُٹھا دے صلّی کو روانہ ہوا اور جنریل بہادر قلعہ
برموکل گڈھ مین بے مزاحمت و منازعت پہنچ قلعہ دار کو عوض مین اُس جگہ داری
کے انعام و اکرام سے بہت سا سرفراز کر اپنے ساتھ لیا اور دوسرے سردار
کو وہان کے قلعہ داری پر مامور فرما وہان سے پھلچری کی طرف کوچ کیا اور ایک
تاجر سے اسباب رسد کا بہت سا خرید فرما کو مور کی طرف تاخت کر محاذی قلعے
کے جا ڈیرا کیا اور واسطے پہنچنے سامان جنگ و آذوقہ کے دریا کی راہ سے
کونسل مدراس کو لکھ بھیجا اِس عرصے مین نواب بہادر نے بھی مع حشر لشکر جو
مور و ملخ سے زیادہ تھا دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کر واسطے دریافت کرنے
کیفیون صبیر جنریل بہادر کے چند روز صف آرائی نہ کی جب معلوم ہوا کہ جنریل
بہادر جب تک جہاز مدراس سے نہ پہنچے جنگ مین سبقت نہ کریگا نواب بہادر
نے میر علی رضا خان کو ساتھ اُس قدر فوج کے جو اُسکے ساتھ متعیّن تھی اور سیدی

ہلال کو معہ پانچ ہزار سوار اور غازی خان کو معہ سو اران یغما گر واسطے مقابلے جنرل بہادر کے چھوڑ معہ توپخانہ و لشکر محمود بندر کی طرف نہضت فرمایا اور شاہزادہ جوان بخت کو سات ہزار سوار خونخوار اور پانچ ہزار سپاہی جرّار اور پچیس ضرب توپ صاعقہ آشوب کے ساتھ رخصت کیا کہ نواح نتھرنگر و تنجاور مین مبران عناد مشتعل کر جو کچھ تر و خشک نظر آوے سب جلا خاکستر کرے چنانچہ شاہزادے نے پہلے نواح تنجاور مین جو رشک باغ ارم تھا اِس قدر آتش زنی و غارتگری کی کہ آشیان گاہ بوم بنایا'

نظم

بہر جا کرد فان لشکر رسید تو گوئی کہ صرصر بہ آذر رسید
ازان بوم کندند اشجار و باغ در و بام شد آشیان گاہ زاغ
زبس سوختن در تمامی دیار نماندہ یکی چوب جز چوب دار

بعد قتل و غارت اجناس مختلفہ حضور مین روانہ کروانیسطے مرمّت کرنے قلعے زکات پلی و شاکوٹہ کے کار پردازون کو تنبیہ فرما نتھرنگر پر تاخت کی اولیا پور و تربار پالے مین تھانہ چھوڑ وہان سے شبانہ کوچ کر ساحل پر رود کادیری و کورڈم کے معابد قدیم کو ھنود کے جو اقتشہ نفیسہ اور جواہر نادرہ سے پر تھے خالی کیا اور بعد قتل عام اور منہدم کرنے بتخانون کے دونون ندی پار ہو کلی کوٹے کی طرف جو حصار سے ترچناپلی کے چھ میل مشرق کی طرف واقع ہی کوچ کیا ہنوز منزل مقصود کو نہ پہنچا تھا کہ کوکبہ نواب بہادر کا نمایان ہوا سلطان دولت قدم بوس حاصل کر ہر کاب ہوا نواب بہادر نے حدود مین ترچناپلی کے پہنچ سوارون کو واسطے تاخت و تاراج اُس نواح کے حکم دیا اور اُن یغما گرون نے کوئی دقیقہ نہب و غارت سے فروگذاشت نہ کیا اِس اثنا مین ایک مردار انگریزی

Marfat.com

میجر ہال نام جو قلعے سے نکل چھ سو سپاہیان نو ملازم کو قواعد جنگ تعلیم کر رہا تھا
معہ دو ضرب توپ تاخت کر شیلکون سے گرمی بازار غارت گرون کی سرد کر اُنھون
کے تعاقب مین روانہ ہوا اور دے اُسے آہستہ آہستہ جرکل کی طرف جہان
اور سوار معہ توپ خانہ کمین گاہ مین منتظر تھے لگا پیچھے چونکہ میجر ہال حال کمین گاہ سے
خبردار نہ تھا بے باکانہ شیلک مارتا آگے چلا جاتا تھا جونہین قریب کمین گاہ کے پہنچا
فوج حیدری چاردن طرف سے اُسکو نرغے مین لا بندوقون اور توپون کی
بارھین مارنے لگی سپاہیان نو آموز اکثر کشتہ و زخمی ہوے میجر ہال نے یہ
نقشہ دیکھ کتنے آدمیون کو مار کر قلعے کی طرف جلد گھوڑا اُٹھایا اِس حالت مین علی
نواز نام ایک سوار حیدری نے جھٹ پہنچکر کئی وار شمشیر کے میجر پر کیے مگر چونکہ
صیانت ایزدی نے سپر داری کی کچھ آسیب اُسکو نہ پہنچا اور وہ شجاعت
پناہ صحیح و سالم قلعے مین داخل ہوا نواب بہادر بعد فتح سواد جرکل پارھ مین خیام
اقبال نصب کرو انبردارون کو حکم دیا کہ لکڑیان مورچے باندھنے کے لیئے جمع
کرین اور قلعے مین میجر ہال و کرنیل لگسن بہادر و شادی خان تحصیل دار سپاہیان
قدیم و سکنہ شہر کو جمع کر قلعے کی حراست مین مشغول ہوے دو تین روز کے
عرصے مین لشکریان حیدری اسباب قلعہ کشائی کا مہیا کر بہ ارادہ رکھتے تھے
کہ شب کو قلعے پر ہلّا کرین کہ ناگاہ عرض داشت نواب میر علی رضا خان وغیرہ کی
نظر سے نواب بہادر کے گذری جسکا مضمون یہ تھا کہ جنریل کوٹ بہادر نے معہ
سپاہ و سامان کثیر محمود بندر کی طرف نہضت فرمائی نواب بہادر نے واسطے مدافعے
جنریل کے اُسطرف کی روانگی کو مقدم جان معہ توپ خانہ و تمام فوج دریا موج
قلعے کے محاصرے سے ہاتھ اُٹھا کوچ فرمایا جب کئی منزلین طی ہوئین سید ی ہلال
بخشی جو مقدمۃ الجیش تھا سواد باکور مین ساتھ فوج قاہرہ انگریز بہادر کے دوچار ہوا

اور داد جوانمردی کی دے مہ تین سو جوان جام شہادت پیاب جنریل بہادر نے
بسرعت تمام راہ طی کر محمود بندر مین داخل ہو شب بہ آسایش بسر کر
علی الصباح قلعے سلنبر پر یورش فرمایا چونکہ یوسف خان قلعہ دار پاے ثبات قایم
کرنیر و تفنگ سے لشکر انگریز بہادر کو جواب دیتا تھا اِس سبب سے جنرل
بہادر نے ضایع کرنا بہادرون کا مناسب نجان محمود بندر کی طرف پھر مراجعت کی
اِس اثنا مین نواب بہادر مہ لشکر و توپ خانہ راہ مین حایل ہو تو دون برنگ
کے جو ساحل دریا پر واقع تھے توپین چڑھا حکم شلیک کرنے کا دیا اور خود
پدولت سائے مین ایک تودے کے کرسی پر بیٹھ بہادرون کو جنگ پر تاکید و تحریض
کرنے لگا میر علی رضا خان بہادر کو فرمایا کہ سپاہ انگریزی کی پشت پر تضیق
محاصرے مین سعی کرے اور شاہزادے کو حکم ہوا کہ موشیر لالی کو مہ فوج و
رسالون کو سید حمید و شیخ انصر و شیخ عمرو شجاع الدین کے ہمراہ لیکر جنریل بہادر سے
مقابلہ کرے اور اُسطرف سے جنریل بہادر نے بھی اپنی سپاہ کی صفین
باندھے ہوئے توپین صاعقہ بار پیش کیے ساحل دریا سے روانہ ہوا جونہین دونون
فوجین مقابل ہو لڑنے لگین صدے سے توپون کی شلیک اور بندوقون کی بارش
کے زمین ہلنے اور برق سے بانون کے آنکھین خیرہ ہوئین صبح سے دوپہر
تک بازار موت کا گرم رہا یہان تک کہ اُس ریگستان مین سوا ے لاش مقتولون
اور اجساد مجروحون کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا اسی حالت مین جب ہرکارون
کی زبانی نواب بہادر کے سائے مین تودۂ ریگ کے بیٹھنے کی خبر جنریل بہادر نے
سنی مہ اپنی سپاہ اُس طرف چڑھ دوڑا اور دو جہاز جو مدراس سے کمک کو
آ دریا مین لنگر ڈالے ہوئے تھے اُن کے گولندازون کو یہہ حکم دیا کہ فوج حیدری
پر گولون کا مینہہ برساوین اس اثنا مین میر علی رضا خان بہادر نے دریا کے کنارے

سے گھوڑے اُتھا چاہا کہ پشت پر لشکر انگریز کے پہنچکر لوٹ پاٹ کا ہنگامہ اہل بنگلہ پر برپا دے کہ ناگاہ ایک گولا جو مانند تیر قضا کے بے خطا تھا جہاز سے اُس شجاعت پناہ کے بازو پر لگا عنان اختیار ہاتھ سے جاتی رہی پشت زین سے زمین پر گر پڑا اُسکے رفیقون نے اُسکو حالت نزع مین ایک پالکی پر ڈال حضور مین لائے نواب بہادر نے جب پالکی کھولی دیکھا کہ طایر روح میر موصوف کا قفس عنصری سے اُڑ گیا ہی دل نواب بہادر کا مفارقت سے اُس رفیق قدیم کے نہایت غمگین ہوا اور اُس مرحوم کی نعش کو صندوق مین رکھوا سریرنگپٹن کو روانہ فرمایا چونکہ شاہزادہ مینو حقیقی بھانجا میر مغفور کا تھا اُسکی ساری فوج جنود مین شاہزادے کے مضاف ہوئی اور اُسکا سب اسباب مع گھوڑے ہاتھی وغیرہ شاہزادیکے حوالے کیا گیا اور میر مرحوم کے فرزند نواب قمرالدین خان کو نواب بہادر نے خلعت ماتم پرسی کا عطا کر تربیت کے واسطے اُسکا ہاتھ ہاتھ مین شاہزادے کا سپرد کے دیا اور چند روز واسطے تیمارداری زخمیون اور آسایش دواب کے جنگ مناسب نجان نیکنا پیتھ کی طرف متوجہ ہو مجروحون کو بحفاظت تمام آرکاٹ کو روانہ کرکار پردازونکو حکم دیا کہ جراح حاذق واسطے معالجے کے تعین کرین اور سید صاحب کو حکم ہوا کہ اپنے دستہ سوارون کے ساتھ مع کئی ہزار پیادے نواح تنجاور و تنجور نگر کے انتظام کو روانہ ہو جنرل بہادر نے پھلچری کی طرف نہضت فرما ہر موکل گڑھ کی راہ سے فرنگی کوہ مین داخل اور وہان کے محال و پرگنون کے بندوبست مین مشغول ہوا نواب بہادر نے کئی روز نواح نیکنا پیتھ مین سیر و شکار کرتے ہوے نروادی کی راہ سے منزلین طی کر سوادپندی مین متصل یک باغ کے جو پہاڑ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر تھا لوا ے اقبال بلند کیا اُس پہاڑ کے سردار نے ایک جماعت دامن کوہ مین دیکھ اپنی سپاہ کو

حکم دیا کہ اُنھون نے پہاڑ پر سے اُتر لشکر حیدری کے سواردن کو جو لکڑی گھاس جمع کرنے کو پہاڑی گھاٹیون مین پھر رہے تھے بندوقون کی باڑھ مار کر زخمی کیا اور گھوڑون کو پکڑ لیگئے جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی بہادران لشکر شکن کو اُس پہاڑ کی تسخیر کا حکم دیا اور اُس کوہ سے دور ایک میدان وسیع مین خیمے کھڑے کروائے گولندازون نے توپون کو دامن کوہ مین ایک موقع مناسب پر لگاگولہ زنی سے کوہستانیون کوعاجز کیا اور پیادون نے سنگستان کی پناہ مین بندوقون کی باڑھون سے اُنھین گھبرا دیا اگرچہ اُس طرف سے ایک شخص صوبہ دار عبدالقادر نام نے چھ روز تک جنگ رستمانہ کر بہت سے آدمیون کو زخمی کیا تھا مگر سردار اُس پہاڑ کا جو عشق مین ایک بیوا کے شیدا و مسلوب العقل تھا جب محبوبہ اُسکی متحمل آواز توپون کی نہوسکی ناچار پاس خاطر اُسکے سر اطاعت و تسلیم پیش رکھ اُس مکان کو حوالے کیا اِس اثنا مین ہرکارون نے خبر دی کہ جنرل کوٹ بہادر قلعے دتہ اوسی مین مقیم ہی اور سواران حیدری اطراف وجوانب مین اُسکے تاخت وتاراج کرنے مین دیہات و مواضع کے مشغول اِس خبر کے سنتے ہی نواب بہادر دتہ اوسی کی طرف متوجہ ہوا اور تین چار روز تک انواع تدبیرین قلعہ کشائی کی کین آخر جب صورت فتح کچھ نظر نہ آئی کفایت اور مہام دولت و بند و بست شہر آرکاٹ کا اِس مہم پر مقدم جان موشبرلالی فرانسیس و شیخ انصر و شیخ حمید کو مع فوج کثیر واسطے محاصرے قلعے کے وہان چھوڑ آرکاٹ کی طرف نہضت فرمائی بعد روانگی نواب بہادر کے اگرچہ موشبرلالی فرانسیس نے قلعہ شکنی مین قصور نہ کیا بلکہ توپی سی دیوار قلعہ کی بھی گولے مار مار گرادی مگر سردار نے قلعے کے جو مرد تجربہ کار تھا بسی داد جوانمردی کی دی کہ دندان طمع موشبر

Marfat.com

لالی کے کند ہو گئے آخر موشیر لالی نے اپنے رفیقون سے بہ مشورہ کیا کہ
مدّت محاصرے کی بہت مستد ہوئی اور ابتک کوئی کمند تدبیر کی ذروے تک اِس
حصار کے نہ پہنچی اب مناسب یہی ہی کہ اِسکو مکر و فریب سے فتح کیا جاوے
چنانچہ ایک فرانسیس کو اپنے ہمراہیون سے جو تحریر و تقریر انگریزی مین مہارت
کلّی رکھتا تھا افسر فوج مقرّر اور کئی ہزار سپاہیون کو بلباس انگریزی آراستہ کر
کرگت پالے کی راہ سے قلعے کی طرف رخصت کیا اُس شخص نے قلعے کے قریب
پہنچکر ایک خط منصبدار لشکر انگریز بہادر کی طرف سے بنام قلعہ دار
کے اِس مضمون کا لکھ بھیجا کہ ہم مدد اس سے تمہاری مدد کو متعیّن
و مامور ہو کر فوج تازہ زور و سامان رسد وافر آپہنچے ہین علی الصّباح قلعے مین
داخل ہونگے قلعہ دار ہوشیار نے خط پڑھکر تو شادمانی و مسرّت ظاہر کی پر جب
نام راقم خط کا دیکھا اُسکو یاد آیا کہ وہ سردار جنریل بہادر کے حکم سے سیکاکول
و گنجام کی طرف واسطے لانے اذوقہ وغیرہ کے روانہ ہوا ہی شک مین پڑا
کہ مبادا موشیر لالی نے فریب کیا ہو اُسنے تمام شب بیقراری مین بسر کی
علی الصّباح جب آواز توپون کی سنی فی الفور دوربین سے دیکھنا کیا ہی کہ ایک
گروہ سپاہ شاہراہ کرگت پالے کی طرف سے آکر مقابلے مین فوج موشیر لالی کے
صفین آراستہ کین اور دونون طرف سے شلک بندوقون اور توپون کی ہونے
لگی مگر سوائے دھوین بارود کے ایک آدمی بھی دونون طرف سے نظر نہین
آتا اِس حال کے دیکھتے ہی گمان نے فریب کے جو موشیر لالی کی طرف سے
دل مین قلعدار کی گذرا تھا درجہ یقین کا پایا جھٹ پٹ بروج حصار کی توپون
مین گولے چھرّے بھر کر منتظر وقت رہا بعد ایک ساعت کے وہ سردار قلعے کے
قریب آکر قلعے دار کو یہ پیام بھیجا کہ ہم ساتھ خیریت کے پہنچے اب دروازہ

Marfat.com

قلعے کا کھول دو کر قلعے میں داخل ہو آرام کرین قلعدار نے جواب بھیجا چونکہ دروازون کو قلعے کے ہم نے بند کر دیا ہی اِس واسطے چاہئے کہ بالفعل تم کنارے پر خندق کے قیام کرو ہم دیوار توڑ کر تمکو قلعے مین بلا لینگے ہمین سردار جعفری نے اِس پیام سے جانا کہ افسون اُسکا موثّر و کارگر ہو گیا دل جمعی کے ساتھ گھوڑون کی پشت سے زین اُتروا سپاہیون کو حکم دیا کہ مطمئن ہو کمر کھول ڈالین جب سب کی کمرین کھل گئین قلعہ دار کنگرۂ حصار کے پیچھے سے اُن کی گفتگو پر کان لگا جو نہین لہجہ کلام کا اُن کے سنا و طرز و وضع کو اُس جماعت کے خلاف دورا فواج انگریزی کے دیکھا تو بیحیون کو حکم شبخون کا دیا اُنھون نے حکم پاتے ہی ایسے جھڑے اور گولے مارے کہ سوائے چند آدمی کے اور کوئی اُس مہلکے سے بچ کر نہ گیا سب کے سب تھکانے لگے تب قلعدار نے اپنے لوگ قلعے کے باہر بھیج گھوڑے ہتھیار مقتولون کے منگوالئے جب یہ واقع حال نواب بہادر نے سنا بے تدبیری پر موشیر لالی کے بہت سا آشفتہ ہو اُسکو معہ اُسکے توابع حضور مین طلب اور دوسرے سواران معتبر اور افسران ہر تدبیر کو واسطے محاصرہ کرنے قلعے کے تعین کیا'

ذکر اُن محاربات کا جو شاہزادہ تیپو سلطان سے نواح ارنی مین سانھ افواج قاہرۂ انکریز بہادر کے وقوع مین آئے اور اُن واقعات کا جو سنہ کیارہ سو چھیانوّی ہجری مین واقع ہوے

جن دنون جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے بعد جنگ محمود بندر کے مدراس کو معاودت فرمائی تھی اور نواب بہادر تسخیر کرنے مین قلعجات متعلّقہ صوبہ

Marfat.com

آرکاٹ کے مصروف تھا کرنیل گال بہادر مع پانچ ہزار سپاہیان ولایتی اور خزانہ موفور اور تین سو سرشتی سامان جنگ اور اذوقہ سے بھری ہوئی بنگالے سے مدراس مین وارد ہوا جنریل بہادر نے ورود سے کرنیل موصوف کے بہت خوش ہوکر دو مہینے کے بعد مع فوج دریا موج ترپاتور کی طرف کوچ کیا اور سیف الملک بہادر خلف نواب محمد علی خان کو بھی ہمراہ لیا جب خبر کوچ جنریل بہادر کی نواب نامدار کو پہنچی کاویری پاک کی راہ سے کوچ فرمایا لیکن مقابلہ ہونے سے پہلے ہی جنریل بہادر نے شباشب سوادسو لنگر مین پہنچکر ڈیرا کیا بعد تین روز کے جب موکب حیدری وہان نمایان ہوا علی الصباح جنریل بہادر مقام فرودگاہ سے سوار ہوا ایک میدان وسیع مین جو لایق جنگ کے تھا پہنچکر عام اقتدار بلند کیا اور اُس طرف سے خیل خیل سواران حیدری مقابلے کو پہنچے اور نواب بہادر خود توپخانہ آتش بار پیش کرورو دعساکر انگریز بہادر کے منتظر رہا اور شاہزادے بلند بخت نے مع فوج جرار پشت پر لشکر انگریز بہادر کے آپڑا اُس روز ایک جنگ صفحت جسکو کارنامۂ کینحسرو افراسیاب کہاجاہیئے واقع ہوئی دونون طرف کے بہادرون نے جان سے ہاتھ دھو دریاے آتش مین شناوری کی اکثر غریق رحمت ہوے اس آشوب گاہ مین توپ کے گولے کی ضرب سے کرنیل اسطوارط بہادر کا پاؤن کام سے جاتا رہا اور سیف الملک بہادر گولے کے صدمے سے خانۂ زین سے جدا ہو زمین پر گرا اتنے مین شام نے پردۂ ظلمانی روے آفاق پر تکایا تب دونون لشکر نے اپنی اپنی فرودگاہ کو سعادت کی بدولی نواب سیف الملک کی دیکھ جنریل بہادر نے اُسکا صحیح سالم پہنچانا نواب محمد علی خان کے پاس اہم جانا چنانچہ علی الصباح جو نہین سفیدۂ صبح نمودار ہوا وہان سے کوچکر ترپاتور کی طرف چلا

Marfat.com

اور سیف الملک کو صحیح و سالم اُسکے باپ کی خدمت مین پہنچا دیا اور خود واسطے اِنتظام دوسری مہمّون کے مدراس کی طرف نہضت فرمائی نواب بہادر نے وہان سے مراجعت فرما حدود کنجی مین جو بہ سبب کثرت اذوقے و ہیمہ وکاہ کے شایستہ حال سپاہ کے تھا دیرا کیا اِس اثنا مین جاسوسون کی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ چند جہاز فرانسیسی سرکردگی مین سپہسالار موشیر ہوئی کے نواب بہادر کی ملازمت کے لیئے آتے ہین اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ سردار ولندیز بہ سبب فروخت کرنے آلات حرب کے سرکار حیدری مین تحویز سے صاحبان کونسل مدراس کے مواخذہ کیا گیا اور کرنیل منرو بہادر واسطے منہدم کرنے قصر شوکت ولندیز اور فتح کرنے قلعے ناگ پٹن کے متعیّن ہوا اور بعد تلف ہونے ہزارون مردکار آزمودہ کے وہ قلعہ فتح کر مدراس کو گیا تھا سو اُسنے درینولا وہان سے مراجعت کر کے چار پلٹن سپاہی اور سات ضرب توپ اور سوارون کے ساتھہ سوادکاری نگال مین اُترا ہی اِس خبرکو سن نواب بہادر نے شاہزادے بیدار بخت کو واسطے ملاقات کرنے سپہسالار فرانسیس کے رخصت کیا اور یہہ حکم دیا کہ اگر اثنائے راہ مین کرنیل منرو بہادر کی فوج سے مقابلہ ہو جاے تو مدافعے مین اُسکے مشغول و مصروف ہو جب شاہزادہ بلند بخت مع فوج اُسطرف روانہ ہوا اثنائے راہ مین خبر پہنچی کہ کرنیل موصوف نے جہازات فرانسیس کی خبر آمد آمد سن کر سوادپتالپور مین ساحل بررود کورڈم کے ایک باغ مین استقامت کر مسدود کرنے مین راہون کے سعی کر رہا ہی شاہزادے نے مع لشکر جرّار شب کو ایلغار کر باغ مسکوتہ مین لشکر کو کرنیل بہادر کے دور سے محاصرہ کیا صبح کے وقت جب کرنیل بہادر نے اِس مقام سے کوچ کا عزم کیا اپنے لشکر کو محاصرے مین دیکھہ جنگ کو آمادہ ہوا دونون لشکر نے

Marfat.com

داد جوانمردی کی دی اُس جنگ ہولناک مین لشکر انگریز بہادر سے میجر ساس نا
سردار دل کا سردار اور سیّد غفّار صوبہ دار جو ایک مرد نامور تھا اسیر ہوے
چونکہ شاہزادہ بلند اقبال کو ملاقات سپہسالار فرانسیس کی اہم مطالب و مقاصد
تھی وہان سے جلد کوچ فرما قریب قلعے گوڈبور کے جا خیمہ کیا اِس اثنا مین سپہسالار
فرانسیس لنگرگاہ مین پہنچ انگریز بہادر کے سردار کو جو قلعے کا محافظ تھا پیام خالی
کر دینے کا بھیجا سردار مذکور نے لڑنا صلاح وقت نہ دیکھ سب مال اسباب کو جو قلعے مین
تھا تعلیقہ کر قلعے کو سپہسالار فرانسیس کے حوالہ کیا اور خود ناگپن کو چلا گیا سپہسالار
فرانسیس نے بمہ پانچ ہزار سپاہی فرانسیس جہاز سے اُتر نزدیک قلعے کے
خیمہ کیا دوسرے روز شاہزادے کی ملازمت حاصل کر بنائے اتحاد کو استحکام
بخشا شاہزادے ملنذا اقبال نے اُس سے کہا کہ جلد حضور مین نواب بہادر کے روانہ ہو
لیکن اُسنے عذر ماندگی راہ اور رہم پہنچانے چارپائے باردار کا درمیان
لایا اور مہلت چاہی تب شاہزادے نے اُسکو اُسی نواح مین چھوڑ
اُردوے معلّا کی طرف مراجعت فرما سب حال مفصّل حضور مین ظاہر کیا نواب
بہادر نے فوراً ایک پروانہ بمہ چار ہزار روپیہ نزگاد واسطے توپ کشی اور
چارپائے باربردار روانہ فرما خود بدولت ساتھ جنود نامعدود کے آرکاٹ کا عازم
ہوا ہنوز چند میل راہ طی نہ ہوئی تھی کہ خبر پہنچی کہ جنریل کوٹ بہادر بمہ سپاہ
صحراے ناکلاپور سے گذر کر اے ویلور کا عازم ہی نواب بہادر نے یہ خبر
سن سید حمید و شیخ انصر و موشیر والی کو بمہ جمعیّت شایستہ واسطے حفاظت
شہر و قلعے آرکاٹ کے رخصت فرمایا اور شاہزادے کیپتن عبدالکریم بہادر کو
بمہ چار ہزار سوار خاصہ اور دو ہزار سپاہی حکم دیا کہ بنواح مدراس مین پہنچ کر فتنہ
و ہنگامہ مچاوے اور راہ رسد و کمک جنریل بہادر کی مسدود کرے اور

Marfat.com

شاہزادے مہین کو حکم ہوا کہ نواح ارنی مین جا تسخیر قلعہ اور استحکام مین تھانون کے مستعد رہے اور خود بدولت بھی اپنے مقام سے حرکت فرما میدان دھولی گڑھ مین خیمہ کیا اِس عرصے مین جنریل بہادر راے دیلور مین پہنچا ایک مہینے کے عرصے تک زدوبرد کا بازار اِس صورت پر گرم رہا کہ کبھو تو سپاہی جنریل بہادر کے اُن بیلون کو جو لشکر حیدری مین رسد لاتے تھے لوٹ لیجاتے اور اہل بدرقہ کو مجروح کرتے اور کبھو جنود حیدری کے سوار اذدقہ جانے والون پر لشکر جنریل بہادر کے چیرہ دستی کرتے اور رسد کے محافظون کو قتل کر بیلون کو پکڑے جاتے تھے بعد ایک مہینے کے جب جنریل بہادر نے اپنے مقام فرودگاہ سے نہضت فرما فریب دھولی گڑھ کے جا نزول کیا اِس خبر کو سن نواب بہادر لشکر گاہ کو چھوڑ کر ایک رسالہ سوار ان نیز جلو اور توپ خانہ جلد رو کے ایلغار کر مقابلے مین حریف کے پہنچ ایک باغ مین درخت کے تلے کرسی پر بیٹھا تھیون اور توپون اور بان داروں سے ایک سد اپنے آگے باندھکر سوارون کو رخصت جنگ کرنے کی: ی جب دونون طرف سے آتش جدال وقتال نے اشتعال پایا جنریل بہادر خود بہ نفس نفیس تردد رستمانہ ظہور مین لا سواران لشکر حیدری کو بندوقون کی باڑھ اور توپون کے گولے سے متفرق کر اُس باغ کی طرف متوجہ ہوا اِس اثنا مین محمد علی کمیدان نے جو چند روز سے بہ سبب بدگوئی غمازون کے عتاب حیدری مین گرا اور رسالداری سے معزول ہوا تھا مگر سائے کی طرح نواب بہادر کے پیچھے لگا رہتا اور اُسوقت ایک درخت پر چڑھ تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا جب مشاہدہ کیا کہ جنریل بہادر طوفان آتش سے تر و خشک ایکسان جلاتا چلا آتا ہی اور ہاتھیون کی صفون اور توپون و بان دارون سے بہ سبب اضطراب

Marfat.com

کے کچھ نہین ہو سکتا اور اگرچہ سوار تیغ زنی مین قصور نہین کرتے مگر قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جنرل بہادر آج ہی معاملہ جنگ کو یک سو کیا چاہتا ہی اور سرداران حیدری ہرچند دست بستہ ہو عرض کرتے ہین کہ اِس طوفان بلا کے آگے سے کنارہ ہونا چاہیئے نواب بہادر غایت غضب سے سوائے تاکید جنگ کے کوئی اور حرف زبان پر نہین لاتا اور ہوا خواہونکی عرض کو مطلقا نہین سنتا ہی تب کمیدان شجاعت نشان نے فی الفور درخت سے اُتر سر نیاز پاے مبارک پر رکھ الحاح وزاری کی یہان تک کہ شعلہ قہر نواب بہادر کا کچھ منطفی ہوا تب سوار ہوکر ارنی کی سمت کو متوجہ ہوا اور کمیدان تنہا گھوڑے کو جولان دے ایک نفر طنبور نواز اور ایک علم بردار کو قتال کر نواب بہادر کے ہمرکاب ہو لیا نواب قدر شناس نے لشکرگاہ مین پہنچ محمد علی کمیدان کو خلعت فاخرہ و جواہر گران بہا اور خدمت رسالہ داری سابق دستور پر عنایت کر سرفراز و ممتاز کیا اور جنریل بہادر نے دوسرے روز جنگ گاہ سے کوچ کر سواد علیبابا دین خیمہ کیا جب یہ خبر نواب بہادر کو پہنچی اِس گمان پر کہ جنریل بہادر بارا محال یا ترچناپلی کا قصد رکھتا ہی سوار ارنی سے خیمہ اُٹھا مارگ مارپیتھ کے متصل اُترا کر یعنما گردن کو واسطے تاخت و تاراج کرنے اُس نواح کے حکم دیا چنانچہ اُنھون نے ایک برگ کا دیہی اُن موضعون مین باقی نرکھا اور بہت سے جورو لڑکے رعایا کے اسیر کرلے گئے جنریل بہادر نے وقت شب مقام گاہ سے کوچ فرما اگلی فوج حیدری پر جو شارع عام پر ارنی کے تھی شبخون مارا اِس شب تار مین سواران حیدر علی بیگ رسالدار نے ناموس مردی کو نگاہ رکھا اور جنریل بہادر نے بر جناح استعجال ارنی کے متصل پہنچ قلعے کو محاصرہ کیا اور سپاہی انگریزی ہلّا کر قلعے کے دروازہ تک بارہ

Marfat.com

مارتے ہوے پہنچے لیکن سیدی امام نام قلعدار نے وہان کے قلعے سے باہر نکل
کر اُسکے ایسا جوہر شجاعت دیکھایا کہ جنریل بہادر نے بھی اُسکی جرأت
دیکھہ آفرین وتحسین کی اور یہہ سوچکر کہ قلعہ نہایت مستحکم ہی اور قلعدار
جان فشانی پر مستعد اور نواب بہادر بھی پاشنہ کوب کمک کو آپہنچیگا واسطے
تسخیر کرنے ایک حصار کے اپنے کام کے مردون کو معرض ہلاکت مین ڈالنا
مناسب نہین لاچار محاصرے سے ہاتھہ اُٹھاوہان سے دندوسی کوگیا دو روز سپاہیون
کو آرام دے مدراس کو کوچ فرمایا اور نواب بہادر نے تمری کی طرف جہان
سپاہ کو سب طرح کا ذوق وآب وعلف کی راہ سے آرام متصوّر تھا نہضت
فرما وہان مقام کیا بعد چند روز کے ہرکارون کی زبانی یہہ معلوم ہوا کہ تھانہ دار و
فوجدار ترچناپلی وتنجاور کے بحمایت فوج انگریز بہادر رعایا پر دیہات وموضع
کوئنباتور وغیرہ محالات وپرگنات کے دست تعدّی دراز اور آبادی کو
بے چراغ کرتے ہین راے صواب نماے فکر آبادی ملک ورعایا کی فرما
شاہزادے بلند بخت کو واسطے تنبیہ اُس جماعہ باغی کے حکم محکم دیا اور چار
ہزار سوار کو ساتھہ سرکردگی چھیلہ رام کے معہ رسالہ سلطان سنگھہ واسطے جمع
کرنے رسد وسواشی کے قدغن بلیغ فرمائی اور مہامرزا خان بخشی اور نواب
نورالابصار خان کو حکم دیا تاوے معہ چھہ ہزار سوار روانہ ہو حدود کالسری و
جگت گری وتراج کے ضبط کرنے مین مشغول ہوون اور پروانہ میرمخدوم
علی خان کے نام برجو ساتھہ ایالت ملک جنوبی پٹن کے ممتاز تھا واسطے
گوشمالی وتنبیہ نائرون کے جو مصدر اذیّت رعایا کے ہوئے تھے جاری ہوا
شاہزادے ظفرمند نے کہ حضور سے واسطے تنبیہ کرنے تھانہ داران
چناپلی کے رخصت پائی تھی اثناے راہ مین جاسوسون کی زبانی سنا کہ

ایک فوج ترچناپلی و تنجاور سے جمع ہو تسخیر کرنے قلعہ نرکات پلی و شاکوٹہ
وغیرہ کا عزم رکھتی ہی اور سیّد صاحب نے باوجود اپنی جد و جہد کے
رفیقون کی ناتجربہ کاری کے سبب مکرّر صدمات عظیم اُٹھاتا ہی اور قریب ہی
کہ وے قلعے اولیاے دولت حیدری کے تصرّف سے نکل جائین اِس خبر کو سنتے ہی
شہد بز غریبت کو اُس طرف جولان کر قضاے ناگہان کی مانند وہان جا پہنچا اتّفاقاً
شاہزادے کے پہنچنے کے پہلے وہان ایک طرفہ ماجرا وقوع مین آیا کہ ایک
شب نارمین ترچناپلی سے ایک فوج انگریزی نے بہ قصد تسخیر نرکات پلی اور
اُسی رات کو دوسری سپاہ انگریزی نے اُسی ارادہ پر تنجاور کی طرف سے
بلا اطّلاع یک دیگر کوچ کیا اور شبا شب دونون منزل مقصود پر پہنچکر ایک
طرف سے ایک سپاہ نے دوسری طرف دوسری فوج نے قلعے پر ہلّا کیا اور
سیڑھیان لگا دفعۃً قلعے پر چڑھ گئین چونکہ محافظان قلعہ نے قدرت مقابلے کی اپنے مین
نہ دیکھی ایک دریچے کی راہ قلعے سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور اُن دونون فوج
مین سے ایک نے ایک طرف سے یلغار ماری دوسری فوج نے جانا کہ اہل
قلعہ نے شبلک کی ہی ایکبارگی وہ فوج یلغار مارتی ہوئی آگے بڑھی غرض کہ
ایک ساعت کے عرصے تک نے تمیز یک دیگر دونون فوجین باہم لڑتی رہین
ہر ایک نے داد بہادری کی دی قریب حات سو بہادر کے دونون فوجون مین سے
تلف ہوئے اِسمین ایک سردار فوج نے ساتھ آواز بلند کے اصطلاح انگریزی مین
اپنی فوج کو کہا کہ دوڑکر سپاہ اعدا پر حملہ کرو جب یہ کلام سردار نے طرف ثانی
کے سنا اصطلاح انگریزی سمجھ اپنے سپاہیون کو کہا کہ جنگ موقوف ہم دونون
فریق ہوا خواہ انگریز کے ہین تب دونون طرف کے سردارون نے باہم مصافحہ
کر اپنی ناتجربہ کاری پر نہایت نادم ہوئے آخرکو جو کچھ ذخیرہ وغیرہ وہان تھا سب

Marfat.com

ساتھ لے شاکوٹہ کو چلے گئے دوسرے روز تھانہ داران حیدری جو ہمین قلعے مین
سر آکر پہنچے شاہزادہ بہادر وہان آپہنچا اور کیفیت شب کی سن بہت ہنسا
ور قلعے سے تھانہ اُٹھا خالی کر دیا جب پلٹن انگریزی نے قلعہ شاکوٹہ کو محاصرہ کیا
اور کئی شخص سپاہیون کو اُسکے ساتھ اپنے متفق کر اُسپر حملہ کیا شیخ حمید
نے صہ قلعہ دار دوسو جوان دادد لاوری کی دے رہا تھا کر شاہزادہ وہان جا پہنچا اور
نے تا مل جنگ شروع کر دی فوج نے راجاؤن کے اور تھانہ داارون نے ترچناپلی کے
تاب حملہ نہ لا ہاتھ محاصرے سے اُٹھایا اور پناہ کے لیئے جنگل مین جا گھسے تب شاہزادے نے
شیخ حمید قلعہ دار کو خلعت فاخرہ اور جوڑی کرّے مرصّع کی انعام دے سرفرازی بخشی اور
سپاہیونکو اُسکے ایک ایک جوڑی چاندی کے کرّے انعام دی اور جب اُنھون نے
قلعے کاٹ مینا کو محاصرہ کیا اُسکے قلعدارنے صہ بیس مرد جنگی اور کئی عورتون کے
کمر ہمت باندھ سرگین گاو پانی مین گھول بڑے بڑے ظروف مین گرم کر رکھا تھا
جب فوج انگریزی سیڑھی لگا حصار پر چڑھی ایکبارگی سب عورتون نے شور و غوغا
اُٹھا سرگین گرم سپاہیون کے سر پر ڈالا اور پتھر بڑے بڑے جو دیوار
حصار پر چُنے ہوئے تھے اوپر سے اُنپر لڑھایا اور پاسبانون نے بھی اُس فوج کے دفع
کرنے پر مستعد ہو مردانہ کی اور حملہ آورون کو ہزیمت دے قلعے کو بچا رکھا
سبھون کو شاہزادے نے طلائی کرّے اور ایک ہزار روپی نقد انعام
دے آگے کو کوچ فرمایا اثناے راہ مین یہ خبر سنی کہ ایک فوج راجاؤن اور
تھانہ داران ترچناپلی کی قلعے کرّور کو مستحکم کرا دہ مقابلے کا ساتھ لشکر حیدری
کے رکھتی تھی اتفاقاً اُس جماعت کے ذخیرۂ بارود مین آگ لگ گئی اور
بہت لوگ اُن مین سے جل مرے جو باقی رہے سو رجعت قہقری کر ترچناپلی کو
پھر گئے شاہزادے نے اس خبر کو سن اُس گروہ کے تعاقب سے ہاتھ

Marfat.com

اُٹھا چند روز اُس مرغزار مین واسطے استراحت لشکر بون کے مقام فرمایا
میر مخدوم علی خان نے بعد ورود پروانے حیدری کے واسطے انتظام ملک
جنوبی دار الامارت سرینگٹن کے حتی المقدور خون ریزی مین مفسدون کے
اور منہدم کرنے مین مکانات وعمارات کے قصور نہ کیا مگر وہان کے لوگون نے
ایک فوج قوی بازو لشکر انگریز بہادر کی جو مدھرا مین قیام رکھتی تھی اپنی کمک
کو منگانے پر مستعد ہو گئے اور میر مخدوم علی خان کو جو ایک چھوٹے قلعے مین
تھا محاصرہ کر چاہا کہ اسیر کر لین لیکن اُس بہادر نے باوجود اِسکے کہ اُسکا سب
لشکر اطراف مین واسطے تنبیہ کرنے مفسدون کے منتشر تھا بھاگنے کی عار کو
گوارا نہ کرکے دو سو جوان جو قلعے مین اُسکے ساتھ تھے شیر گرسنہ کے مانند نکل کر
میدان جنگ کو دلاوردن کے خون سے لالہ زار بنایا اور بہتون کو ساتھ ضرب
تیغ وسنان کے زمین پر گرایا جب کوئی شخص اُسکے رفیقون سے باقی نہ رہا
تنہا جنگ رستمانہ کر آخرکار بہت سے زخم کاری اُٹھا شہید ہوا'

وارد ہونا کرنیل پریس بہادر کا معہ فوج تازہ زور بنگالے سے
واسطے نکالنے ملک آرکاٹ کے تصرف سے حیدریون کے اور
باہم لڑنا دونون فریق کا

جس روز سے جنریل سر ایری کوٹ بہادر نے مدراس کو نہضت فرمائی
فوج انگریز بہادر کی جو جا بجا متعین تھی لشکر حیدری کے ساتھ ہمیشہ جنگ و
جدال کرتی رہی اور نواب بہادر خود ملک گرم سیر مین اقامت کر سپاہ رزم خواہ
اکثر ہمرکاب شاہزادے روشن اختر کے اور کبھی دوسرے سردارون کے

Marfat.com

ساتھ واسطے انتظام ملک کے اطراف مین بھیجتا تھا چنانچہ کبھو لشکر برانگریز کے سپاہ حیدری چیرہ دستی کرتی اور کبھی فوج حیدری پر فوج انگریزی غالب ہوتی آخرکار رائے صاحبان عالیشان نے یہہ اقتضا کیا کہ نکال لینا ملک آرکاٹ کا قبضہ اختیار حیدری سے ساتھہ آسانی کے چون متصوّر نہین ہی اس صورت مین ایک اور سردار پر تدبیر واسطے سرکردگی فوج کے ضرور ہی چنانچہ اِسی لیئے کرنیل پریس بہادر موافق حکم صاحبان کونسل کلکتّے کے سہ فوج قوی بنگالے سے چیناپتن مین پہنچا چونکہ ناظم حیدرآباد متسلط ہوجانے سے نواب بہادر کے تمام ملک آرکاٹ پر بہت سا متاسّف تھا اور ایام گذشتہ مین کہ اُسنے نواب حیدر علی خان بہادر کو لڑنے کے لیئے ساتھہ صاحبان انگریز بہادر کے تحریض و ترغیب کر آرکاٹ کو عزم کیا تھا سو اُسکا منشا یہہ تھا کہ ناظم مذکور خوب جانتا تھا کہ سوائے صاحبان انگریز بہادر کے اُسوقت ایسا اور کوئی نہ تھا کہ تاب ہم پنجگی و مقابلے کی نواب بہادر کے رکھتا ہو اسی واسطے یہہ چاہا کہ دونون کو آپس مین لڑائے اور آپ آرام سے تماشے دیکھے لیکن جب اُسکے منصوبے نے نتیجہ برعکس دیا اور ملک آرکاٹ کا بھی تصرّف مین نواب بہادر کے آگیا آگے سے زیادہ تر خار رشک اُسکے سینے مین چبھنے لگے تب ایک حیلہ دوسرا واسطے منہدم کرنے قصر شوکت حیدری کے تلاش کرنے لگا اور چون دریغو خبر ورود کرنیل پریس بہادر کی جمع مین ناظم موصوف کے پہنچی تھی بنائے آشتی و صلح کی ساتھہ صاحبان انگریز کے مستحکم کرنا صلاح وقت دیکھہ موشیر فلیز فرانسیس کو جو قدیم چاکرون سے اُس سرکار کے تھا واسطے پیدا کرنے اتّفاق و دوستداری کے خدمت مین کرنیل بہادر کے روانہ کیا کرنیل بہادر نے سفیران آصف جاہی

Marfat.com

کی بہت تعظیم و تواضع سے ملاقات کی اور پیام کو جو اُنھون نے دو باب آشتی
گزارش کیا سنکر معالجہ ساتھ آصف جاہ بہادر کے منظور نظر
مآل اندیش فرمایا چنانچہ بعد دو روز کے عہدنامے طرفین سے لکھے گئے
تب کرنیل بہادر تحایف و نفایس اپنی ولایت کے ناظم ممدوح کے
لیئے اور خلعتین فاخرہ اُسکے ارکان دولت کے واسطے موشیر فلیز کو
حوالے کر ایک مکتوب اِس مضمون کا لکھا کہ آپ اعتبار الدولہ بہادر کو اجازت
فرماوین کہ وہ اختتام جنگ تک شریک انگریز بہادر کا رہے چنانچہ موشیر فلیز حیدرآباد
کو گیا اور بعد دو مہینے کے اجازت نامہ آصف جاہ بہادر کا پہنچا تب کرنیل بہادر نے
اعتبار الدولہ کو پانچ ہزار روپی شاہہ ذات اور رسالہ دو ہزار سوار کا
اُسکے نام پر مقرر فرما واسطے نگاہداشت کرنے سواردن کے حکم صادر کیا جب بڑی جمع
وجہد سے کئی ہزار سوار فراہم ہوئے کرنیل بہادر نے مع توپخانہ و سواران
قدیم وجدید اور پلٹنون کے بڑے طمطراق اور توزک کے ساتھ چیناپٹن سے کوچ کر بارہ
روز کے عرصے مین سواد آرکاٹ کو مضرب خیام کیا اور نواب بہادر نے شہر
آرکاٹ سے نکل فاصلے پر دو کوس کے خیمے استادہ کر چار ہزار سوار کو رسالہ
خاص مین سے منتخب فرما بہ حکم دیا کہ گرد لشکر انگریز کے تگ و تاز مین مشغول
ہو کر بندوقون کی باڑھ مارتے رہین جب دو تین روز اس طرح پر بسر اور
صاحبان انگریز بہادر کے لشکر مین سے لوگ لکڑی گھاس لانے والے بہت سے
مقتول و مجروح ہوے کرنیل صاحب نے ہرکارے تعین فرما مقام فرودگاہ سواران
حیدری کا تحقیق کیا اور بعد گذرنے ایک پہر رات کے کپتان ویس نے مع ایک
پلٹن سپاہیان گورا اور دو پلٹن سپاہیان ہندی حسب الحکم کرنیل بہادر کے
روانہ ہو متصل موضع ہاہل کے جہان خوابگاہ سواردن کی تھی پہنچ کر شبخون

Marfat.com

مارا ایک ساعت کے عرصے مین جب تک وے اِس اندھیری رات مین
گھوڑون پر زین باندھین قریب چار سو جوان مارے پرّے باقی سپاہ نے انگریزی
فوج سے مقابلہ کر داد مردی کی دی اور بہتون کو قتل کر طرف اُردوے کلان کے
روانہ ہوئے جب صبح ہوئی نواب بہادر نے چار ہزار سوار جرّار تاخت کرنے پر
انگریز بہادر کے متعیّن فرمایا چنانچہ سواران مذکور تمام روز فوج انگریزی پر حملہ کر
قتل و غارت کرتے اور شام کو اپنے مقام پر پھر جاتے کرنیل بہادر نے پھر ہرکارون
کے وسیلے سے اقامت گاہ سوارون کی دریافت کی اور کئی سردار کو چند پلٹنون کے
ساتھ نصف شب کو واسطے شبخون مارنے کے روانہ کیا اگرچہ اُس شبخون
کے خوف سے پچاس سوار قادر خان کے رسالے سے طلایہ پھر رہے تھے مگر
سپاہیان انگریزی نے موافق حکم کرنیل بہادر کے ایسی سرعت سے بارھین
ماربن کہ کسی کو فرصت ہشیار ہونے اور ہاتھ اُٹھانے کی مدی بہت سے تو
خارفنا مین گرے اور جو باقی بچے حضور مین آشبخون کی کیفیت عرض کی نواب بہادر نے
اطراف شہر مین جابجا مورچے بندھوا پیادون تیر اندازون اور بان دارون اور توپچیونکی
جماعت کو ہر جگہ متعیّن کر بہ حکم دیا کہ سوار کئی دمدمے باندھکر توپین سبک
اُسپر چڑھا فوج سے انگریز بہادر کے جنگ کرتے رہین اِس ارشاد کے بعد
خود بدولت شہر مین داخل ہوا اور امور کے بندوبست مین مشغول ہوا سوارون نے گرد
لشکر انگریز کے تاخت و تاراج کر ایک برگ کاہ بھی صحرا مین باقی نہ چھوڑا
سب جلا پھونک صاف اور تالابون کا پانی کات خشک کر دیا تب رسد بند ہو کر
اور لکڑی گھاس کی انگریزی لشکر مین تکلیف ہونے لگی اور اُسی وضع پر
عرصہ ایک سال کا منقضی ہوا'

Marfat.com

آنا جنریل سرابیری کوط بہادر کا اورا ستحکام پانا
بنائے صلح کا نواب حیدر علی خان بہادر کے ساتھ

جب عرصہ ایک سال کا اسی طرح گذرا آخر نہایت بے آبی اور عدم اذوقہ سے سپاہ رزم خواہ انگریز بہادر کی نہایت متاذی و تنگ ہونے لگی تب جنریل کوط بہادر ارادے پر ختم کرنے اس جنگ کے مدراس سے کوچ کر لشکر مین کرنیل برس بہادر کے داخل ہو سر نوسے نائرہ رزم کو التہاب دے ابسی جنگ کی جسکو ناسخ کارنامہ رستم واسفندیار کہا چاہئے مگر چونکہ فوج حیدری بے شمار تھی اور راہ رسد پہنچنے کی کسی طرح کھل نہ سکتی تھی جنریل بہادر نے آخر کار لاچار ہو چیناپٹن کی راہ لی اور نواب بہادر بھی محافظ صنبر قلعے ارکاٹ مین چھوڑ عقب فوج انگریز کے قتل و غارت کرتے ہوئے روانہ ہوا جنریل بہادر جلد سے باقی ماندگان افغان وخیزان قلعے مین پہنچ برج و بارہ مستحکم کر قلعہ بند ہوا نواب بہادر نے آبادی مین لنگم پاک کے علم شجاعت بلند فرما ہر روز تاخت کر گورنر کے باغ تک آنا اور واسطے فتح کرنے قلعے کے بہت سی تدبیر بن کرنا پر چونکہ حصار چیناپٹن کا نہایت بلند و مستحکم ہی کچھ مفید نہوا گولے توپ کے مینہ کے مانند برسانے مگر کچھ صدمہ قلعے کو نہ پہنچا سکتے تھے اور ہر روز قلعے کی توپون کی ضرب سے بڑی اذیت سواران حیدری کو پہنچتی تھی اس اثنا مین نواب بہادر نے اس خیال سے کہ اگر شہر چیناپٹن ہاتھ آوے تو مورچے قلعے کے محاذی قایم ہو سکتے ہین اور وہان سے اگر گولہ زنی عمل مین آوے تو صدمہ کلی قلعے کے رہنے والون کو پہنچ سکتا ہی شہر پناہ کی دیوار پر ذو ضرب گولون کی شروع کر دی لیکن اس تدبیر نے بھی کچھ فایدہ نہ بخشا اس لیے

Marfat.com

کہ جنرل بہادر نے ساتھ اقتضاے عقل دوربین کے مکنون خاطر حیدری معلوم کر کئی جہاز جنگی میانپور سے منگا اُنھین حکم کیا کہ قلعے کے مقابل شہر پر مشرف لنگر ڈالین چنانچہ جسوقت کہ فوج حیدری واسطے تسخیر کرنے شہر کے گھوڑون کو جولان مین لاتی تھی جہازون اور برجون کی توپون کے گولون کی شدّت ضرب سے کوئی عنده کارگر کھا نکتا تھا جب پندرہ روز کا عرصہ اسی حالت مین بسر ہوا تب جنرل بہادر نے تأمل اندیشی کی راہ سے تاملّ فرمایا کہ اگر یہہ جنگ طول کھینچی تو قتل و غارت کے سبب جو سوار ان حیدری نے ملک مین توابع آرکاٹ کے دور دور از مجارکھی ہی ایک برگ کاہ زمین پر باقی نہ رہیگا اور ترک تاز سے لشکر حیدری کے رعیّت تباہ ہو جائیگی اِس صورت مین اگر نواب بہادر سلسلہ صلح کا محرّک ہو تو خیریت طرفین کی متصوّر ہی لیکن چون سپہسالاری کی حمیّت لجاجت و سماجت کی عار نہین اُٹھا سکتی تھی اِس سبب جنرل بہادر اپنی طرف سے پیام صلح کا بھیجنا یا اِس بات مین تحریک کرنا منافی آئین ریاست کے جانتا تھا اور لب کو سئے تھا اظہار اِس حرف کے آشنا نہ فرماتا مگر بدل خواہان صلح تھا یہان تک کہ بعد ایک ہفتے کے دریاے رحمت آلہی جوش مین آیا یعنے ایک شب نواب بہادر نے اپنے دیوان پورنیا کو جسکی راے صایب اور تدبیر درست تھی خلوت مین بُلا مشورت کی اور فرمایا کہ یہہ لڑائی مرہٹون کے ساتھ نہین ہی جنکو بھاگنے سے عار و شرم نہین اب صاحبان انگریز سے کام ہی اور یہ لوگ سب ایک دل و ایک زبان و صاحب توپخانہ آتش فشان ہمین فتح یاب ہوتا آیے لوگون پر جو ایسی فوج جرّار اور ایسا توپخانہ آتش بار رکھتے ہمین امر دشوار ہی کیونکہ ہرچند اِن کی حکم ایک قلعہ کا رکھتی ہی اور اُنکی راہ رسد و آلات حرب کی جو سرمایہ اطمینان فوج کا ہی کسیطرح بند نہین ہو سکتی اِس لیے کہ اندادہ

Marfat.com

راہ دریا ممکن نہیں اور اگرچہ تین سال کے عرصے سے ملک آرکاٹ ہمارے
تصرّف مین آیا ہی اور محاصل اُسکا صرف مین اولیاے دولت کے آتا ہی اور
خراج ملک بالا گھاٹ کا موجب توفیر خزانہ کا ہی مگر انتفاع مالی مضرّت جانی کے
ساتھ برابر نہین ہو سکتا ان سب وجہون پر نظر کر خاطر خیر طلب خوانان صلح کی ہی
اور چونکہ عہد و میثاق انگریز کا ثبات رکھتا ہی۔ یقین ہی کہ صلح و دوستی اُنکی مورث
فواید کثیر کی ہوگی مگر غیرت مردی واسطے تحریک کرنے سلسلے صلح کے رخصت
نہین دیتی اِس بات مین جو کچھ راے صواب نما تمہاری ہو عرض کرو دیوان
موصوف نے جب طبع کو نواب بہادر کے صلح پر مائل دیکھا زمین ادب چوم عرض
کیا کہ سواس راو نام ایک شخص جو اِس فدوی کے ساتھ قرابت
رکھتا ہی بالفعل عہدہ پرمتر جمی کے حضور مین جنریل بہادر کے حاضر رہتا ہی
اکثر معروضات اُسکے دربارہ دولت خواہی درجہ اجابت کا پاتے ہین اگر حکم
ہو تو فدوی اُسکے ساتھ اِس طور پر جس سے اصلا صلح کے پیام کی بو حضور
کی طرف سے نہ آئے سلسلہ جنبان مدّعا ہوا و رجب نام بردہ جنریل بہادر کی رضامندی
حاصل کرے تب جو کچھ مقتضا مصلحت مالی وملکی کا ہو عمل مین آویگا نواب بہادر نے
یہ بات سن اُسے اجازت بخشی دیوان مذکور خیمے مین آسواشیو راو برہمن کو جو اُسکا
کنوا اور ساتھ علیہ علم فراست کے آراستہ اور فنون سفارت سے پیراستہ
تھا لباس جوگیون کا پہنا اور تمام صلاح و صوابدید پر اُسے آگاہ کر طرف لشکر
انگریز بہادر کے رخصت کیا وہ مرد درویش صورت سواس راو کے
حیرہ مین جا طالب ملاقات کا ہوا اور مذکور نے جو از بسکہ فقیر دوست تھا نہایت
بیباک سے اُسکو بلایا اور بہت سی اُسکی تعظیم کی اور پوچھا جوگی صاحب
آپ کا آنا کہان سے ہوا اور کہان کا قصد ہی جوگی نے جواب دیا کہ بابا فقیر

سیاح ہی خلق سے بیزار اور خالق ہی سے سروکار رکھتا ہی با لفعال لشکر
مین نواب بہادر کے پورنیا دیوان کے ڈیرے مین تھا اور بہ سبب اِسکے کہ
اُس عزیز وافر تمیز کو حق جو فقیر دوست پایا کئی روز وہان رہ گیا اب اُسکی
الفت تو دوسرے ملک کی سیر کا ارادہ رکھتا ہون سنواس راونے
جب نام دیوان کا سنا پوچھا کہ باباصاحب کچھ حیدری لشکر کا حال جو زبانی
دیوان کے سنا ہو بیان کرو جوگی نے کہا کہ مین دنیادار نہین ہون جو حال صلح
وجنگ کا سردارون کے پوچھون مگر اتنا سنا ہی کہ مرضی تو اب بہادر کی یہ ہی
کہ تمام مال وخزانے کو صرف کیجئے پر جنگ کرنے سے انگریزون کے ہاتھ
نہ اُٹھائیے مگر دیوان کی جو ایک خدا ترس اور موم دل آدمی ہی کمال خواہش
یہی ہی کہ کسی طرح مصالحہ آپس مین ہو جاے چونکہ مین سال سے سب لوگ
لشکر کے گھربار سے دور بیگانے ملک مین پڑے ہوئے ہین اور خون ریزی خالق کی
دونون طرف سے عمل آتی ہی اگرچہ نواب بہادر دیوان کے معروضات کو
رد نہین فرماتا اور گوشہ خاطر مین جگہہ دیتا ہی لیکن جب تک کوئی صاحبان انگریز
کی طرف سے اس سلسلہ کا محرک نہو دیوان بیچارہ کس وسیلے سے
آتش قہر حیدری کو اشتعال سے باز رکھے سنواس راونے یہ خبر سن
فی الفور حضور مین طام گرام صاحب کے جا حقیقت حال کو عرض کیا صاحب مذکور
نے خدمت مین جنریل کوط بہادر کے تمام سرگذشت بیان کی جنریل بہادر نے
واسطے رفاہیت خلق اللہ کے صلح کو لڑائی پر مرجح جان اِس بات مین کوشاں کر
فرمایا کہ سنواس راو پرنیا دیوان کے پاس جا کر بناے صلح مستحکم کرے چنانچہ
دوسرے روز سنواس راونے اُس فقیر کو بڑی منت وسماجت سے خبر
دینے کے لئے اپنی روانگی کی پورنیا دیوان کے پاس روانہ کر خود سمہ ایک

Marfat.com

ملتن سپاہی کوچ کیا جب یہ خبر نواب بہادر کے سمع مبارک مین پہنچی حکم دیا
کہ کشن راؤ پیشکار دیوانی اور یار علی بیگ داروغہ داغ تصبہ استقبال کو
سواس راؤ کے جاوین اور ایک خیمہ خاص واسطے راؤ مذکور کے کھڑا کیا
جاوے جب دیڑھ پہر دن چڑھا سواس راؤ لشکر گاہ حیدری مین داخل ہو
دیوان کے خیمے کے دروازے پر پہنچا دیوان کاردان استقبال کر اُسکو اپنے خیمے
مین لیجا دو پہر تک باہم مشورہ کر کشنکو اُسے نواب بہادر کے حضور مین لیگیا
نواب بہادر نے خیریت جنریل بہادر کی پوچھ وجہ آنے کی استفسار فرمایا راو
مذکور نے کمال چرب زبانی اور شیرین بیانی سے عرض کیا کہ راے عالم آرا پر
جناب عالی کے خوب روشن ہی کہ دنیاے فانی ایسی متاع نہین کہ کوئی شخص
اُسکے واسطے کسیکے ساتھ اپنی دو روزہ عمر عزیز کو نزاع و پرخاش مین تلف کرے
جسکو ایزد تعالی نے اپنے بندون سے افسر سروری کا عطا کر سرفراز و ممتاز کیا
اور زمام مہام خلق کی جو امانت الٰہی ہین اُسکے ہاتھ مین دیا ہی اُسکی ہمت
والا نہمت پر لازم ہی کہ خداے تعالی کی نعمتون کی قدر جانکر خلق کو اُسکے
اپنے سایہ عاطفت مین پرورش کرے اور کینے کی بیخ سینے سے اُکھاڑ اُس مین
دوستی و موافقت کے نہال بتحادے الحمد للہ و المنہ کہ طبع مقدس باقتضاے
حق جوئی و حق پرستی اس طرف مائل اور آسایش خلایق و خوشنودی خالق
پر اُسکو توجہ کامل ہی اسی طرح ذات فیض سمات جنریل بہادر کی بھی
باوجود مہیا ہونے ساز و سامان جنگ کے مصروف اسی امر ہی کہ بندگان
خدا جو کئی برس سے کشاکش قتل و غارت مین گرفتار ہین بلا اور آفت سے
نجات پاوین اور اگرچہ ایزد جہان آفرین نے اس قوم کو بر و بحر پر حکومت بخشی ہی
تو بھی حتی الوسع و الامکان ایک جونی کی اذیت کے روادار نہین ہوتے اور

چونکہ بہ سبب امتداد ایام جنگ کے سب لشکری آزردہ و تنگ ہین اور جنریل صاحب کو عارضہ صعب لاحق ہوا ہی اگرچہ ہنوز جان فشانی مین امور کمپنی کے حاضر و مستعد ہین مگر واسطے رفاہیت خلق اللہ کے اِس ہرج مرج لازمہ جنگ و جدال سے جسکے سبب ایک عالم کا گھر بار برباد ہو گیا اور ہوتا ہی بہت سے پریشان خاطر رہتے ہین اِس لیئے بندے کو حضور مین بھیجا ہی کہ اگر یہہ آگ جنگ و جدال کی جو ہر دو نو مشتعل و بلند ہوتی جاتی اور گھر بار کو جمہور خلایق کے پیمراغ کرتی و جلاتی ہی منطفی ہو تو نہایت اولی اور انسب ہی نواب بہادر نے سنواس راو کی عرض سن فرمایا کہ فی الواقع نتیجہ اِس حرب و قتال کا سوائے رنج و اذیت خلق اللہ کے کچھ اور نہین خصوصاً اِن دنون کہ مزاج جنریل صاحب کا علیل اور بار لشکر کشی کا اُن پر بہت ثقیل ہی اور یہہ بات کمال ہمت و جوانمردی پر جنریل صاحب کے دلیل ہی کہ محض واسطے آسودگی خلق خدا کے صلح و آشتی کی استدعا اُنھون نے ہم سے کی خیر مضایقہ نہین مگر بار دلاکہ ہون واسطے اخراجات لابدی لشکر کے ہم کو مطلوب ہمین اور بالا گھاٹ سے خزانہ پہنچنے کو عرصہ دراز کھینچیگا اگر جنریل بہادر زر مذکور بھیج دین تو ہم کو یہان سے کوچ کرنے مین کچھ عذر نہین ہی اور درصورتے کہ زر نقد بہ سبب اخراجات اِس مُہم کے کمپنی بہادر کی طرف سے بالفعل سر انجام نہو سکے تو وے تعلّقے بارامحال بنکے جو ہمارے ملک کے متّصل ہون اور خراج اُنکا مساوی اُس مبلغ زر کے ہو جسپر صلح قرار پاوے ادا ہونے تک زر مذکور کے رہن کے طور پر تصرّف مین کارپردازان حیدری کے چھوڑ دین سنواس راو نے اِس نوید کو سن خوش ہو حضور مین جنریل صاحب کے گیا اور جو کچھ نواب بہادر نے فرمایا تھا عرض کیا جنریل صاحب نے فوراً سب شرایط صلح کی قبول کرلین اور

Marfat.com

اِس بات مین رد و قدح مناسب نہ جان عہد نامہ صلح کا اور سندواگذاشت اُن تعلّقات کی لکھ سنوا اس راو کے حوالہ کر فرمایا کہ نواب بہادر سے عرض کرنا کہ تمام ملک کرناٹک تین سال سے تصرّف مین سرکار نواب بہادر کے ہی اور ایک دام و درم اِس عرصے مین اُس سے خزانہ سرکار کمپنی مین داخل نہین ہوا اور بہ سبب اخراجات اِس مُہم کے لاکھون روپی کی قرضداری ہو گئی ہی اور اِسی جہت سے انجام کرنا زر نقد نا ممکن ہی آپ عوض مین زر نقد کے تعلّقات مسطورہ کو اپنے تصرّف مین رکھین اور شہر آرکاٹ اور قلعون کو ملک پائین گھاٹ کے جو تصرّف مین سرکار حیدری کے ہمین چھوڑ دین سنوا اس راو نے جنریل بہادر سے بہ باتین سن نواب بہادر کی خدمت مین آکاغذات عہد نامہ وغیرہ کو حضور مین گذرانا نواب بہادر نے واسطے استرضاے خاطر جنرل بہادر کے قبول قرار مسطور پر مہ حضّار مجلس صلح کی نیّت پر فانخہ پڑھ ہاتھ شمشیر سے اُٹھالیا خدمتگاران عہدہ دار سپر و شمشیر حضور سے اُٹھا سلاح خانے مین لے گئے اُسی وقت تمام لشکر مین اشتہار دیا گیا کہ درمیان قوم انگریز اور سرکار حیدری کے صلح ہو گئی ہر گز کوئی شخص اِس طرف سے فوج انگریز بہادر پر قصد نہ کرے اگر اُسطرف سے کوئی قصد کرے تو اُسکو حضور عالی مین حاضر کرین پھر نواب بہادر نے اپنی طرف سے بھی ایک عہد نامہ لکھوا ساتھ مہر خاص کے مزیّن کر خلعتین فاخرہ اور جواہر بیش قیمت اور دو راس اسپ عربی بازین مرصّع اور تحایف نادر جنریل صاحب اور دوسرے سرداردن کے لئے حوالہ سنوا اس راو کے فرمایا اور راو مذکور کو خلعت خاص جواہر گران بہا ایک راس اسپ بازین مطلّا ایک ہاتھی مع عماری نقد عطا کر رخصت کیا دو مرے

Marfat.com

دو زرا دہ مذکور نے جنریاں صاحب کی طرف سے ایک مکتوب محبّت اسلوب معہ تحایف و بخہ جو تخمیناً پچاس ہزار روپی سے زیادہ قیمت کے تھے حضور مین نواب بہادر کے پہنچایا بعد اِسکے طرفین سے مکرّر رسم اِتحاف و تحریر اتحّاد نامہ متضمّن استحکام مبانی صلح کی عمل مین آئی بعد ازان نواب بہادر نے عزمے مین دو روز کے تمام اسباب سرکار حیدری قلعہ آرکاٹ سے نکال قلعہ کو معہ شہر متعدان سرکار کپتنی بہادر کو سپرد کر مظفّر و منصور شہر سے دو فرسنگ کے فاصلے پر جا خیمہ کیا پھر وہان سے نواح بار امحال کی طرف روانہ ہوا اور تعلّقات مندرجہ صدر مین دخل کر تربیت علی خان کو واسطے انتظام کے سرفراز کیا اور سب اپنے تھانے خلعون سے ملک پائین گھاٹ کے اُتھاذتے مین گماشتگان سرکار کمپنی بہادر کے جمو تو خود بعد منقضی ہونے تین برس کے بالا گھاٹ کو مراجعت کیا'

اُتھنا فبا رنتنه وفساد کا درمیان سرکار دولت مدار کمپنی انگریز بہادر اور فرانسیسون کے اور نہضت کرنا نواب بہادر کا واسطے اعانت گورنر پھلچری کے '

آرائے صواب انتما پر جو بندگان اخبار کے پوشیدہ نہ رہے کہ جب صاحبان انگریز کو ملک بنگالے پر تسلط کلّی حاصل ہوا اور اُنھون نے باقتضاے اولوالعزمی تسخیر کرنے پر تمام ہندوستان کے خیال باندھا تب درمیان صاحبان کمپنی انگریز بہادر اور کارپردازان بادشاہ فرانسیس کے واسطے محصول سابرات متعلّقہ ملک بنگالے کے نزاع واقع ہوئی چنانچہ گورنر نے بنگالے کے برحسب ایماے ولایت فرانسیس کی سب کوتھیون کو جو ملک بنگالے مین تھین ایک ہی روز مین ضبط کرا کر

Marfat.com

مکانون کو توڑ دیا اور موشیر شا نور گورنر کو فراشہ آنگے کے جو خشکی کی راہ سے اپنی ولایت کا عازم ہو میدنی پور تک پہنچا تھا مقید کر لیا اور اُسیطرح گورنر مے مدراس کے کوتھی پھلچری کو جو ملک فرانسیس کی تھی اپنے قبض و تصرف مین لا تو بین اور سب سامان حرب وغیرہ اُسکا ضبط کر برج و بارہ کو اُسکے مسمار کر ڈالا گورنر فرانسیس لاچار ہو پھلچری سے بھاگ کو توبال بندر مین جو ممالک محروسہ مین نواب بہادر کے داخل تھا جا پناہ لی اور ایک عریضہ حضور مین نواب بہادر کے بھیج داد فریاد انگریزون کے ہاتھ سے مچائی نواب بہادر نے اُسکی بیکسی پر رحم کر ایک پروانہ بنام فوجداران بندر مذکور ساتھ اِس مضمون کے روانہ فرمایا کہ تم سب گورنر فرانسیس کو ساتھ دلجوئی و حرمت کے دان رکھو متعاقب ایک فوج قوی واسطے مدد شارالیہ کے حضور سے پہنچتی ہی اور ایک خط اِس مضمون کا گورنر کو مدراس کے روانہ فرمایا کہ کوتھی فرانسیس کی بیشتر تسلط پانے صاحبان انگریز بہادر کے ملک بنگالے پر پھلچری مین تھی اور اگرچہ تائید ربانی سے بالفعل شوکت و حشمت انگریز بہادر کی تمام حکام جزائر سے بلند تر ہو گئی ہی اور سب حاکم بنگالے و پائین گھاٹ وغیرہ کمپنی بہادر کے مطیع ہو گئے ہین مگر اپنے ہم مذہبون کو جو ولایت مین ساتھ آپ کے قرب جوار رکھتے ہین اس طرح ایکبار پایہ اعتبار و عزت سے گرا دینا مناسب نہین اِس دوستدار کو ہمیشہ یہ ملحوظ رہتا ہی کہ اِس صلح مین جو نازہ ساتھ سرکار کمپنی انگریز بہادر کے قرار پائی ہی کسی طرح خلل راہ پاوے اِسواسطے چشم داشت سرکار کمپنی سے یہ ہی (چونکہ گورنر پھلچری پناہ مین اِس دولت خداداد کے آیا اور بے اعتنائی مہمان سے کسی مذہب مین روا نہین) کہ کوتھی پھلچری سے اسباب جسکی فرد تعلیقہ اِس محبت نامہ مین ملفوف ہی گورنر فرانسیس کو پھیر دی جاوے

نہین تو مخلص اُسکی اعانت کرنے سے پہلو تہی نکر یگا گورنر مدراس نے جواب مین اُسکے لکھا کہ ہم تابع حکم ولایت کے ہین ہم خود یہ امر عمل مین نہین لائے ہین اب جو آپ کو پاس خاطر گورنر فرانسیس کا منظور ہی یہ حقیقت ہم ولایت کو لکھتے ہین اگر حکم پھیر دینے کا پہنچا تو فی الفور کوتھی پھلچری بلکہ سب کوتھیان بنگالے کی گورنر فرانسیس کو دے سکتے ہین مگر مقدمہ نزاع انگریز اور فرانسیس کا آپ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہی دوسرے کے قضیے مین دخل کرنا آپ کو مناسب نہین جب یہ خط گورنر مدراس کا نواب بہادر کے ملاحظے مین گذرا آتش اُسکے غضب کی بھڑک اُٹھی فی الفور پروانے سرداران فوج کے نام پر جو کوتوال بندر مین متعین تھے اِس مضمون کے لکھے گئے کہ تم سب گورنر فرانسیس کو ساتھ لیکر پھلچری پر تاخت کرو اور ہم بھی مدراس کو عازم ہوتے ہین اور جب تک معاملہ فرانسیس کا موافق خواہش کے سرانجام نہو ہم صاحبان انگریز کے ساتھ لڑنے سے ہاتھ کو تاہ نہ کرینگے غرّہ ماہ ذیقعدہ سنہ گیارہ سو چھانوے کو رایت حیدری ملک پائین گھاٹ کی طرف بلند کیا گیا بارہ روز تک کوتوال بندر سے خبر پہنچنے کی انتظار مین وہان مقام رہا جب وہان سے خبر آئی کہ فوج سرکاری مہ گورنر فرانسیس وہان سے کوچ کرگئی دوسرے روز نواب بہادر نے مہ فوج جو قطرات باران سے بھی زیادہ تھی ہمراہ لے کوچ فرمایا گورنر مدراس نے جون ہین فوج حیدری کے کوچ کی خبر سنی احتیاط کی راہ سے کشن گری کی طرف کی سب راہون کو ایسا مستحکام دیا کہ گذرنا اُس راہ سے بے تلف کرنے ہزارہا مرد کے ممکن نہ تھا اِسلئے نواب بہادر کو جی کی طرف پھرا جب متصل بالا گھاٹ چری کے پہنچا فوج کوتوال بندر کی بھی مہ گورنر پھلچری وہان آپہنچی دوسرے روز نواب بہادر نے چھہ ہزار سوار جرّار کو حکم

Marfat.com

دیا کہ ممالک کو رام راجہ اور دوسرے راجاؤن کے جو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے توسّل رکھتے ہین نہب وغارت کرین اور گورنر فرانسیس وموشیر لالی کو جو سہ دو ہزار گورہ اور چھہ ہزار سپاہی مدّت سے سرکار حیدری مین نوکر تھا حکم ہوا کہ کورتیال بندرا اور دوسرے بندرون کی طرف جو متعلّق ملک حیدری کے ہین جلد جاکر جس قدر جہاز کرایہ کے بہم پہنچین اذوقے اور سلاح جنگ سے بھر بھلیچری مین پہنچین اور لشکر نصرت اثر متعاقب پہنچیگا چنانچہ وے حضور سے رخصت ہو سات جہاز بڑے اور چھہ چھوٹے کرایہ لے اسباب جنگ اُن پر بار کر محاذی قلعہ بھلیچری کے پہنچکر لنگر ڈال نشان حیدری بلند کیا اور جنگ توپ و تفنگ کی شروع کردی صاحبان انگریز نے اگرچہ جنگ کرنے مین قصور نہ کیا لیکن جب نواب بہادر ایلغار کرو ہان پہنچا اور چارون طرف سے مورچے و دمدمے باندھ مارے گولون کے فرصت دم مارنے کی نہ دی اُنھون نے ناحق اپنی جانون کو تلف کرنا مناسب نجان نشان فرانسیس جو صلح کی علامت تھی برج پر قلعے کے بلند کیا موشیر لالی نے اِس نشان کو دیکھ توپون کی شلیک موقوف کر گورنر فرانسیس کو معہ چند آدمی ایک غراب پر بیٹھا قلعہ کو بھیجا صاحبان انگریز معہ سپاہیان استقبال کر گورنر کو بڑے احترام سے قلعہ مین لے گئے اور مال و اسباب مطابق فرد تعلیقے کے کاریرداز ان فرانسیس کو سپرد کر دیا دوسرے روز صاحبان انگریز معہ سپاہیان گورنر فرانسیس سے رخصت ہو مدراس کو روانہ ہوئے تب نواب بہادر نے مظفّر و منصور اپنے مستقر حکومت کو معاودت فرمائی اور ٹیپو سلطان کو واسطے تنبیہ راجہ کورگ کے معہ فوج قوی تعین کیا،

روایات کتاب فتوحات حیدری کی تمام ہوین

Marfat.com

اتفاق کرنا جماعہ مرھتہ کا نواب نظام علی خان کے ساتھ اور کمک
چاھنا انگریزون سے اور لشکر کشي کرنا اُنھونکا بھیثیت مجموعی
ملک میسور پر اور متحصن ھونا نواب حیدر علی خان بھادر کا قلعہ
سرینگپٹن مین اور بھر جانا مرھتہ کے لشکر کا بعد وصول تھوڑے
زر کے اور آشتی کرنا نواب نظام علی خان کا نواب حیدر علی خانسے
اور چڑھائي کرنا دونون سردارون کا بالاتفاق صاحبان انگریزبہادر پر

سال سنہ ۱۷۶۶ ع مین راے میسور چک کرشنا راجہ جو سات برس سے اپنی
دولت سراین محبوس تعاقید تن خاکی سے مخلصی پائی جب اُسکے وفات کی خبر
نواب بہادر نے سنی حکم دیا کر رسوم اُسکے جنازے کے بطور پر معمول
خاندان راجگان میسور کا ہی نہایت تکلف و تعظیم کے ساتھ بجالاے جاوین
اور برآیتارا جہ متوفا کا جسکا نام نندوراج ہی بہت سی شان و شوکت کے
ساتھ موافق دستور سندراجگی پر بٹھایا جاوے نندوراج نے پانچ سال کے
بعد اِس جہان فانی سے رحلت کی اور اُسکی جگہ اُسکا چھوتا بھائی سیام
راج نام نواب بہادر کے استصواب سے بدستور معمول گدی پر بیٹھا حال
ریاست میسور کا اِسیطرح پر رہا یہان تک کہ سنہ ۱۷۶۷ ع مین جماعہ مرھتہ اور
نظام علی خان نے باہم بدسگالی پر نواب بہادر کے متفق ہو میسور پر لشکر کشی
کی نظام علی خان خود سپہسالار اپنے لشکر کا اور نواب بسالت جنگ
اُسکا بھائی بھی اُسکے ہمراہ تھا اور فوج انگریز کی واسطے استمداد کے مدراس
سے بلائی گئی تھی الغرض سب فوجون نے متفق ہو دارالملک سرینگپٹن پر
چڑھائی کی نواب حیدر علی خان بہادر سب غلہ اطراف شہر سے اپنے قابو مین

Marfat.com

باقی اذوقے وعلوفے کو جو جوار وحوالی شہر مین رہا تلف کر اپنی سب جمعیت سپا
ساتھ لے ایک مقام مین جو نہایت حصین و متین کنارے پر رود کاویری کے
تھا متحصن ہوا اور گرداگرد اپنے لشکر کے ایک خندق کھد وا کے توپون
کے باندھ اطراف وجوانب اُسکے پشتے استوار کئے کہ افواج متفقہ کا گذر
وہان دشوار تھا بعد چند روز کے جو جنگ خفیف مین بسر ہوئے آخر مرہٹے کچھ
زر نقد دستیاب کر پھر گئے اور نظام علی خان نے بعد تخیر اور تفکر کے اجارہ
یہ عہد وپیمان حیدر علی خان کے ساتھ کیا کہ باہم متفق ہو قوم انگریز کا مملکت
چیناپٹن سے استیصال کرین ہنوز اِس مشورے نے صورت استحکام کی
نہین پکڑی تھی کہ سرگروہ فتون انگریزی نے قرینون سے اِس راز پر آگاہ ہو
اجازت پھر جانے کی لی چنانچہ وہ راہ بنگلور سے صحیح وسالم حدود مملکت
انگریزی مین پہنچ خبر منصوبہ لشکر کشی کی جو درمیان دونون امیر کے
علی الرغم جماعہ انگریزون کے قرار پائی تھی پہلے اُسنے کارگزاران ریاست
انگریزیہ کو پہنچائی ،

بیان مین پیدا ہونے سبب اتفاق کے درمیان نظام علی خان وحیدر علی خان کے

منشی کو اُس انقلاب وتغیر کے جسکے سبب نواب نظام علی خان ہوا خواہی
سے انگریزون کے منحرف ہوگیا اور اصل کو اِس اتحاد وموافقت کے جسکی جہت
سے افواج اسلامیہ استیصال کرنے پر قوم انگریز کے مستعد ہوئی داناؤن نے
سازش نہانی نواب محفوظ خان برادر کلان نواب محمد علی خان کی نواب حیدر علی خان

Marfat.com

بہادر کے ساتھ تجویز کیا ہی، تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ لڑائی مین
آنیور کے جو سنہ ۱۷۴۹ع مین درمیان نواب انور الدین خان و ہدایت
محی الدین خان نواب نظام الملک کے پوتے کے جسکو چندا صاحب نواب
ترچناپلی شوہرخواہر نواب سید محمد خان آخری صوبہ دار آرکاٹ نے جسے
انور الدین خان نے حیلون سے قتل کروا اُسکے جگہ خود صوبہ دار ہو گیا تھا
اِس جنگ پر تجریض کی تھی واقع ہوئی جس مین جماعہ فرانسیس جو قدیم سے
ہوا خواہ خانوادہ سادات کے اور دشمن جانی نواب انور الدین خان کے تھے یار یگر
چندا صاحب کے تھے اور جماعہ انگریز مددگار نواب انور الدین خان کے
چنانچہ نواب انور الدین خان اِس جنگ مین اسّی برس کی عمر مین مارا گیا
نواب محفوظ خان بڑا بیٹا انور الدین خان کا اور نواب محمد علی خان چھوٹا بیٹا
دونون اِس لڑائی مین حاضر تھے بعد اِسکے صوبہ داری آرکاٹ کی ہدایت
محی الدین خان پر متعین ہوئی ناصر جنگ نے جو اُسکا چچا اور نظام الملک کا
بیٹا اور بالفعل صوبہ دار حیدر آباد کا تھا اپنے بھتیجے کی خبر فتح کو سن حسد و
رشک کے باعث سے اُسکے اور چندا صاحب اور جماعہ فرانسیس کے
اُوپر لشکر کشی کی لیکن بے لڑے بھڑے ایک حیلے سے جسکا ذکر تواریخ کی کتابون
مین مذکور ہی اپنے بھتیجے کو مقید کر لیا یہ امر چھوٹے بڑے اہالی مملکت کو خصوصاً
قوم فرانسیس پر بہت ناگوار ہوا چنانچہ اُنھون نے آپس مین متفق ہو نواب
ناصر جنگ پر بلوا کیا اور نواب موصوف اِس بلوا سے عام مین نواب کڑپہ کے
ہاتھ سے اپنی سواری کے ہاتھی پر مارا گیا اور اُسکا بھتیجا ہدایت محی الدین خان
حاکم و صوبہ دار ملک دکھن اور نواب مظفر جنگ لقب ہوا القصہ نواب
مظفر جنگ صوبہ داری آرکاٹ کی چندا صاحب کو دے اپنے دار الملک حیدر

Marfat.com

آباد کو متوجہ ہوا اور محفوظ خان اُسکے ساتھ کرناٹک سے نکلا و لیکن نواب مظفر جنگ راہی مین در سنہ ۱۷۵۱ع پٹھانون کے ہاتھ سے ہنگامہ عام مین مارا گیا اور صوبہ داری حیدرآباد کی اُسکے عمو نواب صلابت جنگ برادر ناصر جنگ مرحوم پر قرار پائی اور وہ بھی عیارون کے ہاتھ سے اُسکے بھائی نظام علی خان حالی صوبہ دار حیدرآباد کے اشارے سے مقتول ہوا نواب محفوظ خان بعد مارے جانے نواب مظفر جنگ کے کرنے مین سال ۱۷۵۲ع تک مقیم رہا اِس مین جماعہ انگریزون نے جو ہوا خواہ نواب محمد علی خان کے تھے باوجود حقیقت نواب محفوظ خان کے جو برادر اینتا انور الدین خان کا تھا بعد ہزیمت پانے جماعہ فرانسیس ہوا خواہ چندا صاحب کے اور اجیر ہو جانے چندا صاحب کے محفوظ خان کے چھوٹے بھائی محمد علی خان کو مسند پر صوبہ داری آرکاٹ کے بٹھایا جب اسطرح حکومت آرکاٹ کی نواب محمد علی خان پر قرار پائی نواب محفوظ خان بعد کتنے روز کے ساتھ ایک جمعیت فوج سوارون کے کرناٹک کو پھر آیا اور درخواست نوکری محمد علی خان سے کی نواب محمد علی خان نے فی الفور اُسکی درخواست منظور کر اُسے محال نوبی آرکاٹ کا عامل مقرر فرمایا لیکن نواب محفوظ خان نے وہان پہنچ اپنے بھائی سے تمرد و عصیان اختیار کیا اور ساتھ ہر دو زمیندارون اُس حدود کے ایک مدت تک خطہ تنیوالے کو اپنے تصرف مین رکھا اور اُنھین دنون اُسکو نواب حیدر علی خان کے ساتھ جو اُن روزون دندیگل کے بندوبست مین مشغول تھا رسم و راہ مراسلت و مکاتبت کی پیدا ہو گئی ' اگرچہ آخر کو نواب محفوظ خان نے سال ۱۷۶۰ع مین ظاہرا نواب محمد علی خان کے ساتھ آشتی و مصالحت اختیار کی لیکن یہ امر دور قیاس سے نہین کہ وہ خفیہ ساتھ نواب حیدر علی خان کے طریق نامہ و پیام کا سلوک رکھتا تھا اسواسطے کہ اُس سے

آگے کے جنگ و پرخاش نمایان درمیان نواب حیدر علی خان اور انگریزون کے واقع ہوے حج کے قصد پر سریرنگپٹن کو گیا تھا اور نواب بہادر نے اُس سے بہت الطاف واشفاق کے ساتھ اُس سے ملاقات کی تھی اور یہ امر بھی قرین قیاس ہی کہ تعصب دین محمدی نے نواب نظام علی خان اور اُسکے ارکان دولت کو اِس امر پر مستعد کیا ہو کہ ساتھ نواب بہادر کے متفق ہو کر نواب محفوظ خان کو مسند پر صوبہ داری آرکاٹ کے بتھاوین اور ساتھ مدد و یاریگری جماعہ فرانسیس کے جو اِسکے ہوا خواہ تھے انگریزون کو ہندوستان سے خارج کرین بہرتقدیر اوائل سپٹنبر سنہ ۱۷۶۷ع مین افواج متفقہ جن مین اکثر سوار تھے کرناٹک مین پہنچ لوٹ مار شروع کر دی کارگزاران دولت مدراس نے ایک فوج جرار کرنیل اسمتھ کے ساتھ بھیجا چنانچہ چھبیسوین تاریخ ماہ مذکورین قریب قلعے ترچناپلی کے تلاقی طرفین واقع ہوئی حقیقت اِس جنگ کی سالانہ دفتر اخبارین انگریزی سنہ ۱۷۶۸ع کے پائی جاسکتی ہی لیکن یہان ترجمہ اِس روداد کا فارسی کتابون سے لکھا جاتا ہی وقت شام کے مقدمۃ الجیش افواج متفقہ نے دیکھا کہ لشکر انگریزی ایک بڑے جھیل کے نشیب مین صفین آراستہ کیے ہوئے مستعد جنگ ہی اور ایک تپہ اُسکے پہلو پر واقع ہی نواب بہادر نے اُن کے مقابل مین صف آرائی کی چنانچہ تمام رات فوج حیدری سلاح و براق سے مسلح رہ انتظار صبح کی کرتی رہی جون ہیں سپیدہ صبح نمودار ہوا لشکر انگریز بڑے جوش و خروش سے آگے بڑھا نیران جدال و قتال کی دونون طرف سے مشتعل ہوئی رکن الدولہ سپہسالار نظام علی خان نے جو اگلی صف مین تھا چاہا کہ فوج میمنہ و میسرہ پر غنیم کے حملہ کرے لیکن توپون کے گولے اور بندوقون کی گولیون نے اُسکے لشکر کو پریشان کر دیا چنانچہ وہ اُن کی تاب نہ لاکر وہان تک

ہت گیا جہان نواب نظام علی خان خود سپاہ کو لڑا رہا تھا اگرچہ سپاہیان بہادر
دلیرانہ لڑتے تھے لیکن مارے گولے گولیون کے اُن کو فرصت دم لینے کی
نہ ملی نواب نظام علی خان کی سواری کے ہاتھی کا ایک پانون گولے
کی ضرب سے اُڑ گیا اور بہت لوگ کام آئے آخر کو ہزیمت پائی تب نواب
موصوف چھتیس میل انگریزی یعنے اٹھارہ کوس میدان رزم سے پیچھے
ہٹ گیا انگریزون نے نقارہ فتح کا بجوایا لیکن فراریون کا پیچھا نکیا اور چینا پٹن
کی طرف نہضت کی نواب حیدر علی خان بہادر نے ہزیمت سے اپنے ہواخواہ
کی فوج کے کچھ پروا نکیا اور اپنی تمام فوج کو چار حصہ بنا اعانت دیا وری پرایزد
پاک کے اعتماد کر مقابلے و مقاتلے مین اعدا کے خوب کوشش کی ،

پھر جانا نواب نظام علی خان کا مرافقت مے نواب حیدر علی خان
کے اور موافقت کرنا انگریزون سے اور نہب وغارت کرنا نواب
حیدر علیخان کا کرنا تک کو شہر مدراس تک اور نہایت بیم
و ہراس سے اُس مے درخواست کرنا انگریزونکا صلح کو

دیکھنے سے طمطراق جنگ اور آشباری و جانکدستی انگریزون کے اس
قدر خوف و ہراس طبیعت پر نواب نظام علی خان کے غالب ہوا کہ جلد
اُنھون کے ساتھ مصالحہ و اتفاق کر اپنی باقی فوج حمیت حیدر آباد کو پھر گیا
نواب حیدر علی خان بہادر نے جب دیکھا کہ نواب نظام علی خان اُسکا ہواخواہ
اُسکو جنگ و جدال مین چھوڑ خود آلگ ہو گیا اسلیئے سر برنگتن مین اپنا پھرجانا
مصلحت وقت دیکھا لیکن کرنیل اسمتھ سپہدار لشکر انگریزی یہان تک

Marfat.com

تعاقب نواب ممدوح کا کیا کہ حدود میسور مین داخل ہوا اور کئی قلعون پر نواب بہادر کے متصرف ہو نزدیک سرنگپٹن کے جا پہنچا اِس حیص بیص مین نواب بہادر نے یہ مناسب جانا کہ ساتھ حریف پختہ کار کے نرد دا ژگونہ کھیلے چنانچہ دل مین یہ بات ٹھان اپنے سواردن کی فوج کو ساتھ لے ملک کرناٹک پر تاخت کی اور وہان کے بلاد و عباد کو ساتھ شمشیر و آتش کے زیر و زبر خاک بسر کر دیا تب فوج انگریزی کو جو حدود میسور مین نہب و غارت مین مشغول تھی ضرور ہوا کہ وہان سے پھر کر حمایت و حراست ملک کرناٹک کی کرے اس تدبیر سے تمام قلعے جو انگریزون کے تصرّف مین آگئے تھے بے لڑے بھڑے ہاتھ آگئے اور فوج حیدری نے نوبت لوٹ مار کی شہر مدراس تک پہنچائی اور متواتر حملون سے ارکان دولت مدراسیہ کو تنگ کر دیا اور اپنی ہیبت اُن کے دلون مین ایسی ڈالی کہ وے مضطر و مجبور ہو اُس سے آشتی و صلح کے خواہان ہوئے نواب بہادر نے صلح کے پیام کو قبول کیا ماہ اپریل سنہ ۱۷۶۹ ع مین عہد و پیمان آشتی کا دونون طرف سے وقوع مین آیا شرطین اِس صلح کی بہت سادہ و پرکار تھین یعنے چاہئے کہ قلعے اور اسباب ایک جانب کے طرفین سے جو جنگ کے وقت دوسرے کے تصرّف مین آئے ہین بھیر دیئے جائین اور اسیر طرفین کے قید سے مخلصی پاوین اور دونون فریق دوستی کی راہ سے شریک رنج و راحت رہین اور کبھی مدد و اعانت کرنے مین آپس کے ضرورت کے وقت قصور نہ کرین اور سوداگرون کی راہِ آمد و رفت جاری رکھین حیدر علی خان بہادر نے اِس جنگ و پیکار مین کارنامہ رستم و اسفندیار کی تجدید کی تھی اور اپنی دست برد نمایان اور جلادت شایان سے نظارگیون کو حیرت مین ڈالا تھا تو بین ہلکی میدانی سبک گاڑیون پر بارکی ہوئین ساز و سامان سے آراستہ اور گولہ از ان آتش دست رکھتا تھا اسی

Marfat.com

جہت سے اُن لڑائیون مین کبھو کوئی توپ جلوے یا میدانی نواب بہادر کی
غنیم کے ہاتھ نہ لگی اور وہ بڑی توپین جو جنگ مین پیرو کے انگریزون کے
ہاتھ آئین سو سب نواب نظام علی خان کی تھین سپاہ حیدری نہایت چست
و چالاک ساز و یراق سبک کے ساتھ آراستہ رہتے اور سوار ان خاص اُسکے
سبک عنان تیز جولان تھے اِسی سبب نواب بہادر تاخت و تاراج بر
سپاہ اعدا کی قادر تھا اور لوٹ مار سے جلد پھر جانے پر توانا نواب بہادر سابق
لڑائیون مین جیسا مصدر انواع ستمگری و غرابی کا ہوا تھا جس کے سبب
مرزوبوم کرناٹک کی خراب و ویران ہو گئی تھی اِس جنگ مین وبسا منکب
ظلم و ستم کا نہ ہوا'

پڑھنے والون پر کارنامہ حیدری کے پوشیدہ نرہے کہ چونکہ میجر چارلس اسٹوارٹ
اپنے رسالہ مسمّا بہ مرس اف حیدر علی خان و ٹیپو سلطان مین اِن دونون واقعہ جلیلہ
کی شرح مین جنکا پہلا وہ ناز رہا تھا جس مین مادھوراو پیشوا جمعیّت ایک
لاکھ پچاس ہزار سوار مرہٹہ کے ساتھ اور نظام علی خان ساتھ اپنے تمام لشکر سہ فوج
کمپنی انگریزون کے باہم متّفق ہو سرینگپٹن پر ہجوم لائے تھے اور دوسرا وہ امر
مہم جس مین نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان نے متّفق ہو کر استیصال
پر انگریزون کے ہمّت باندھی تھی اور حق تو یہ ہی کہ تمام تر حیدری مین اِن دونون
واقعے کے مانند کوئی حال نہایت شرح و بسط کا خواہان نہیں کیونکہ پہلے واقعے مین
صفتِ گزیدہ صبر و پایداری نواب حیدر علی خان کی اُوپر ہجوم جم غفیر
دشمنان جانی تباہی انداز بش کے اور سلیقہ اُسکے رخنہ بندی و حیلہ سازی
کا حمایت و حراست مین اپنی جان و مال کے ظاہر و باہر ہوا اور دوسرے
مین شہامت و جلادت اُس بہادر کی قہر و کسر کرنے مین دشمنان پر دل

MarfatCom

و پرکار ذ و فنون کے دربار د شیو ہ جنگ و پیکار اچھی طرح عیان و نمایان ہوئی
را ۱ اختصار کی چلا تھا اسواسطے کتاب فارسی کارنامہ حیدری کے مولّف نے
ان دونون واقعہ جلیلہ کی تفصیل دوسری جلد سے اسطوری موشیر تم دّل
کے ترجمہ کراصاں کتاب مین داخل کیا اور شمائل . جسمانی و عادات و اطوار
زندگانی نواب ممدوح کے جلد اوّل سے اُسی مسطوری کے ترجمہ
کراُسکا مقدّمہ بنایا'

شمائل جسمانی اور عادات و اطوار
زندگانی نواب حیدر علی خان کے

نواب حیدر علی خان کی عمر کا حال ٹھیک معلوم نہین ہی مگر جو لوگ اُسے
صغرسن سے جانتے ہین اُنکی روایت کے موافق اِس وقت قریب چھپّن برس
کے تھی قد اُس کا قریب چھ وقت انگریزی نادر قوی چالاک و چست
زحمت کش رنج بردار جفاکش ایسا کہ وقتِ ضرورت کوسون پیادہ چلتا اور
رات دن اگر گھوڑے پر سوار رہتا تو بھی آثار کوفتگی اور ماندگی کے اُس سے ظاہر
نہوتے بشرہ گندم گون نقشہ چہرے کا نہایت درست داڑھی و موچھ اُکھڑ و اناگھر
مین پوشاک ہندوستانی سفید سادہ ململ یا تن زیب کی پہنتا اور دستار بھی اُسیکی
ہوتی قبا دامن فراخ آستین تنگ و چست لیکن رخت سپاہیانہ اُسکا دوسری
طرح کا جسے خود اُسنے اپنے اور اپنی سپاہ کے واسطے ایجاد و مقرّر کیا تھا
سفید اطاس کی قبا جس مین سنہرے گل ٹکے ہوئے دبستی ہی اطاس کا پایجامہ مخمل
زرد کے موزے سفید اپر شمی کمربند سرخ شفتی پگڑی جب پیادہ چلتا اکثر

Marfat.com

بیت کی چھتری ہاتھ مین رکھتا جسکا سر پوش جواہر نگار ہوتا جب گھوڑے پر سوار ہوتا تو ایک شمشیر پرتلے مین جسکی چپرا اس الماس کی ہوتی کمر سے لگی رہتی جیسا کہ ایران ہند واسطے آرایش کے زیور پہنتے ہین وہ ہرگز نہ پہنتا چہرہ شگفتہ کشادہ خصوصیات حال کے موافق گاہے ہنستا گاہے ترش رو ہوتا ہر طرح کے امر مین سہولت و آسانی کے ساتھ کلام کرتا خاموشی و تمکین روا نرکھتا اول حال مین بیگانہ لوگونکی ملاقات کے وقت اپنے تئین ضبط مین رکھتا و لیکن جلد انبساط طبیعی کے آثار اُسپر غالب ہو جاتی ہر طرح کے آدمی سے گفتگو کرتا اور روایت کمال شیرینی و نرمی کے ساتھ شروع کرتا مقام کمال تعجب کا یہ ہی کہ ایک ہی زمانے مین جبکہ مہمات عظیمہ ملکداری مین غور کرتا اور مقدمات مین حکم دیتا بعضے حاضرین مجلس سے سوال کرتا جاتا اور بعضون کو جواب فرماتا ایک منشی سے نامہ سنتا دوسرے سے جواب لکھاتا نظر تو تماشے مین رقاصون نقالون کے رکھتا اور کان سے عبارت منشیون کی سنتا چاکران مقرری رات دن کے اپنے کار و بار خاص کے لیئے حضور مین آتے جاتے اُنھین اذن عام تھا اگر کوئی شخص اجنبی ملاقات کا خواہان ہوتا معرفت ایلچی دار کے جو صدہا در دولت پر حاضر رہتے تھے اپنی اطلاع کر بار یاب ہوتا مگر فقیر و درویش کے واسطے بہ اجازت نتھی اور اگر کسی فقیر پر نظر پڑتی تو اُسکو خاکی شاہ کے پاس جو میر صدقات تھا بھیج دیتا وہ اُسکی حاجت بر آنا قبل طلوع آفتاب سپہدار ہوتا نقیب و سپہدار جو شب و روز گذشتہ چوکی مین اپنی خدمت خاص پر مامور تھے اور وے لوگ جو اُن کے بدلا نیکو آتے حضور مین پہلے حاضر ہو اخبار ضروری عرض کرتے اور جو حکم تازہ صادر ہوتا سپہدار اور کارگزاران دیوانی کو پہنچاتے اور سپہدارون و کارگزارون کو پروانگی تھی کہ اگر ضرورت ہو دے جام خانہ مین

حاضر ہو کر خود عرض کرین آٹھ گھڑی دن چڑھے خاصہ خانے سے برآمد ہو دیوان خانے مین داخل ہو تا جہان سب منشی وکارگزار ہرکارخانے کے خطوط آئے ہوئے کو گذران نے اور ہر ایک کو اُسکی خدمت خاصہ کے موافق تعلیم و تلقین روزمرّہ فرماتا اور جو نامہ کہ جواب طلب ہوتا اُسکا جواب موافق اُسکے ارشاد کرتا فرزند واقربا اُسکے اور جو امیر کہ شرف تقرّب کے ممتاز تھے اُسوقت دیوان خانے مین حاضر ہوتے تو بیچے صبح کا کھانا کھا آئینہ محل مین تشریف لیجاتا تب وہان سب فیلبان ہاتھیون کو اور سائیس گھوڑون کو روبرو لیجا کر دکھاتے پلنگ و چیتے شکاری کو اُنکے نگاہبان تودریان پکڑے ہوئے روبرو لاتے جن پر پوشش یانات سبز کی پڑی ہوئی اور پارچہ زری کی توپی سر پر بندھی رہتی اسلئے کہ اگر کسی وقت کبھو دے قصد ایذا کا کرین توجھٹ آنکھین اُنکی اُس توپی سے بند ہو جائین تو اب بہادر اپنے ہاتھ سے ہر ایک کو لقمہ شیرینی کا دیتا دے جھٹ لے لیتے بعد طعام چاشت ساڑھے دس بجے نواب بہادر دیوان خانے یا خیمہ بارعام مین تشریف لاکر شامیانہ زردوزی کے تلے جسکے ستون طلائی مرصّع کار ہوتے جلوس فرماتا اقربا اُسکے دست چپ کی طرف بیٹھتے اور سب ارکان واعیان دولت جنکو اُس مقام مین حاضر ہونے کی اجازت تھی حاضر ہوتے اور جو لوگ اپنے اپنے کاروبار مین تعلیم و ارشاد کے محتاج ہوتے نقیبون کے وسیلے سے درخواست حاضر ہونے کی کرتے یا عرضیان گذران نے اُسی وقت جواب مناسب عرضی پر لکھا جاتا یا زبانی ارشاد ہوتا یہ دستور نہ تھا کہ سواری مین کوئی شخص عرضی دے مگر آنکہ کوئی مہم یا حادثہ جدید واقع ہو یا کوئی سوال حاضر ہونے سے دربار عام کے منع کیا جاوے اور ایسا اتفاق بہت کم ہوتا اس سال ۱۷۶۷ع مین ایک روز شام کو پانچ بجے نواب کو ننہا تور مین اپنے کو کہے حمیت واسطے

Marfat.com

سیر کے نکلا تھا کہ ایک برھیا نے فریاد کیا نواب نے فی الفور سواری ٹھہرا برھیا
کو قریب بلا کر حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ مین بیوہ صرف ایک ہی لڑکی رکھتی تھی
جسے آغا محمد نے مجھسے چھین لیا ہی نواب نے فرمایا کہ آغا محمد کو ایک مہینے سے
زیادہ ہوا کہ یہان سے چلا گیا ہی تو اتنے روز کہان تھی اور کیون نالش نہ کی برھیا
نے عرض کیا عاجزہ نے کئی قطعہ درخواست حیدر شاہ کے ہاتھ مین دیئے کچھ
جواب نپایا حیدر شاہ نے جو عرض بیگیون کا سردار تھا حاضر ہو عرض کیا کہ یہ عورت
اور اُسکی لڑکی بازاری عورتون سے ہمین خلاف شرع زندگانی کرتی ہین
یہ بات سن کر نواب نے حکم دیا کہ سواری دولتخانے کو پھیرے اور عورت
ہمراہ آئے سب اعیان دربار واسطے اِس منصبدار کے جسکو لوگ دوست
رکھتے تھے اندیشناک ہوئے پر کوئی شفاعت مین دم نہ مار سکتا تھا حیدر شاہ کا
بیتاب گروہ فوج فرنگستانیون سے کچھ شفاعت کا ہوا اور اُسنے حضور سے
اُسکی خطا کا عفو چاہا لیکن نواب نے سخت درشتی کے منہ موڑ کر فرمایا کہ اِس
بات مین کچھ عرض سنی نہ جائیگی کیونکہ کوئی جرم اِس سے سخت تر نہین ہی کہ راہِ
فریاد رعیت کی بادشاہ فرمان فرما کے نزدیک قطع کی جاے اور مظلوم اپنی داد
کو پہنچنے سے محروم رہین اہل اقتدار کو چاہیئے کہ غربا و مظلومون کی دستگیری
کرے زہین خدا یتعالی نے حاکم کو نگہبان رعایا کا کیا اور جو بادشاہ راہ انصاف
کو رعایا پر مسدود اور ستمگارون کو سیاست نہین کرتا تو آخرکار وہ بادشاہ خود
رعایا کو بزور اپنی بغاوت پر مستعد کرتا ہی یہ کہکر نواب نے حکم دیا کہ حیدر شاہ
کو دو سو تازیانہ مارین اور اُسی وقت حبشیون کے رسالدار کو حکم دیا کہ ہمراہ
مستغیثہ کے اُس گانون مین جہان آغا محمد مقیم تھا جاد ختر مذکور کو ستر سیدہ کے
حوالہ کرے اور آغا محمد کا سر کاٹ لاوے اور اگر وہ دختر وہان نہو تو آغا محمد کو

Marfat.com

کو لیا تو رین گرفتار کر حاضر کرے چنانچہ وہ دختر رستم رسیدہ مان کو ملی اور آغا محمد کا سرکات حاضر کیا گیا آغا محمد کی عمر اُسوقت ساتھ برس کی تھی پچیس سال تک حیدری نقیبون کا سر گروہ تھا اُسنے اپنی خدمتگزاری کے صلے مین جاگیر شاہانہ پائی تھی اور حقیقت حال استغاثہ کی برھیا کے بہنے سے کہ آغا محمد اُس دختر کے حسن وجمال پر شیفتہ تھا ہرچند چاہا کہ اُسکی مان کو روپیہ دیکر راضی کرے پر برھیا راضی نہوئی تب آغا محمد اُسکو بزور لے گیا' دربار حیدری مین پچاس یا چالیس منشی خاص دست چپ کی طرف دیوان خانے مین حاضر رہتے رسولان نامہ بر ہرساعت ملکون سے آتے اور کمال اہتمام سے حضور مین بلائے جاتے اور لفافہ ملاحظہ مین گذرانتے منشی خاص مکتوب پڑھکر سناتا فی الفور جواب خصوصیات وابستہ جواب زبان فصاحت ترجمان سے بیان فرماتا پھر وہ مکتوب دیوان وزیر مین بھیجا جاتا ہر طرح کے خط و پروانہ کو دستخط خاص سے زینت فرماتا پروانے جو دیوان وزارت سے صادر ہوتے اُن پر بڑی مُہر دیوان عام کی ثبت ہوتی اور جو فرمان کہ ساتھ دستخط خاص کے زینت پاتے اُن کے خاتمے پر ایک چھوٹی مہر بادشاہی ثبت کی جاتی وہ مہر میر منشی بادشاہی کے پاس رہتی جب کبھو کسو کو نامہ کسی مہم عظیم مین لکھا جاتا یا اگر کوئی حکم جلیل صادر ہوتا تو اُسکے خاتمے کو اپنی مُہر خاص سے جو ہمیشہ اُنگلی مین پہنے رہتا تھا امتیاز دیتا اور تب خریطہ قاصد کو دیا جاتا اور ساتھ خریطے کے ایک پرزہ کاغذ جس مین ساعت روانگی خط کی لکھی ہوتی لگایا جاتا اور ہر منزل مین اُسپر وقت پہنچنے کا اُس خریطے کے اشارہ لکھا جاتا ڈاک کا حال اور قاصدان دولت حیدری کے خصوصیات جنکی انگریزون نے متبع کی ہی درمقام شایستہ لکھے جائینگے گھوڑے ہاتھی بکاؤ توپ نئی ڈھلی یا کسی جگہ سے

Marfat.com

منی لائی ہوئی اِن سبھون کو جلو خانہ مین لاتے اور نواب بہادر اِس دربار کے وقت اُن سبکو ملاحظہ فرماتا جلیل القدر لوگ دیوانی کے یا سپہسالار اور سفیر وغیرہ جو معزز تھے بہت کم اِس دربار مین حاضر ہوتے مگر بضرورت امیران محترم وقت شب خلوت خاص مین جہان خاصے لوگ بار پاتے تھے حاضر ہو شریک صحبت نشاط و طرب کے ہوتے ارکان دولت اپنی طرف سے وکیل مقرر رکھتے اور سب کارگزاران دیوانی ایک منشی کو اپنی کچہری سے بھیجتے تا وہ مقاصد ضروری نواب کے حضور مین عرض کرے وقت حاضر ہونے کسی سفیر جلیل القدر یا کوئی شخص معزز کے سرگروہ نقیبون کا ساتھ آواز بلند کے یہ پکارتا جہان پناہ سلامت فلان خان یا بیگ وظیفہ خدمت بجا لاتا ہی (اکابر دیوانی اور منشی وکیل وغیرہ کام کے لوگ اُس قسم کے اِعلام سے معاف تھے بے تکلف چلے جاتے) اور اُسکی قدر و منزلت کے موافق ایک مقام اُسکے کھڑے ہونے یا بیٹھنے کو متعین کیا جاتا اور جب کوئی اوساط الناس سے دربار مین حاضر ہوتا تو وہ تسلیم و کورنش بجا لاکر پہلو مین سرگروہ نقیبون کے دست بستہ کھڑا رہتا اور جب حضور سے اشارہ پاس آنے کا ہوتا تو نزدیک آتا نواب زبان مہر پرور سے اُسکا مطلب استفسار فرماتا اگر وہ طبقے سے اہل عزت کے یا تاجرذی حرمت ہوتا تو حکم بیٹھنے کا پاتا اور خدوصیات و معیشت و وطن و سفر اُس سے پوچھے جاتے اور ایک وقت فرصت مقرر کیا جاتا جس مین وہ اپنے تجارتی مال کو دیکھاتا پھر پان دیکر رخصت کیا جاتا یہ دربار شام کے تین بجے تک قایم رہتا پھر نواب حجرۂ خاص مین واسطے استراحت کے جاتا قریب ساڑھے پانچ کے ایوان بار عام مین تشریف لاتا اور وہان قواعد سپاہیون اور پرہ بندی سوارون کی ملاحظہ کرتا گرد اُسکے بعضے اقربا و مصاحبین بیٹھتے منشی لوگ خطوط

Marfat.com

سکے پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتے شام کے وقت ایک بڑی جماعت مشعلچیونکی صحن دولت سرا مین نمودار ہوتی تب لوگ تسلیم کرتے ہوئے ایوان ومکانات مین جاتے ایکدم مین تمام مکانات خاصہ کو جن مین نواب بیٹھتا یا آرام کرتا روشن کر دیتے بتیان کافوری اشجار نقرہٗ روشنی کے اور جھاڑ بلورین نادر دکار روشن رہتے اکابر دولت حیدریہ اور اعاظم دیوان و سفیران جلیل القدر وقت شب ملازمت مین حاضر ہوتے جنکا رخت ہمیشہ عطر گران بہاسے مطیّب و معطّر رہتا علاوہ اکابر ذوی الاقتدار وکارگزار کے شب کو دیوان خانہ امیرزادون سے بھرا رہتا جو سب کے سب آداب دان و شیرین زبان ہوتے درمیان اِن امیر زادون کے بعضے خدمت نظارت پر ممتاز تھے جن مین سے ہر رات چار شخص دربار مین حاضر رہتے اور یہ لوگ شمشیر ہمیشہ اپنے پاس رکھتے اور یہی اُنکے نشانی امتیاز کی تھی اور دوسرے امیر اپنے سلاح کو غلام کے حوالے کرتے بعضے ملازم اپنے مہان کے پیچھے دامن اُسکا ہاتھ مین اُٹھائے ہوئے لب فرش تک جاتے دیوان خانے مین چاندنی ململ باریک کی اوپر شاہانہ قالین آبرشمین کے بچھی رہتی نواب بہادر کو سفید کپڑے پر میلان بہت ہی چنانچہ صندلیون یا نشیمنون پر جو مخمل سے منڈھی ہوتین سفید تنزیب کے غلاف اُنپر چڑھے رہتے اُس بزم گاہ مین صحبت رقص و سرود و نقالی آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک گرم رہتی ناظر و عرض بیگی تازہ وارد لوگون کے پاس مجلس مین حاضر رہتے جو کوئی کچھ پوچھنا اُسکا جواب شایستہ دیتے اور ہر ایک کو حاضرین مجلس سے خورد ونوش کی بات پوچھتے اگر رغبت پاتے تو اُنکو نعمت خانے مین لیجاتے نواب بہادر نقل و تماشے پر نظر رکھتا اور اکابر دیوانی و سفیرون سے گفتگو کیا کرتا اور کبھو خلوت خانے مین تشریف لیجا محرمان خاص کے ساتھ اسرار پنہانی مین

Marfat.com

مشورہ کرنا اور حسب معمول ہر صبح اُمور ملکی مین مشغول رہنا اور باوجود شب بیداری کسی طرح کی کسالت اُس سے ظاہر نہوتی در اثنائے صحبت رقص و سرود اقسام پھول زرین مرصّع کار گلدانون مین رکھ حضور مین لاتے نواب خود اُنمین سے کئی پھول لیتا پھر اکابر دولت کو عطا کئے جاتے اور جب حضور کو منظور ہوتا کہ کسی کو ساتھ مزید عنایت کے امتیاز بخشے تو چمیلی کے ہار اثنائے گفتگو مین اپنے ہاتھ مین پہن اُس شخص کو عنایت فرماتا اکثر اِس عنایت سے سپہ اور فوج فرنگستانی ممتاز ہوتے کیونکہ فرانسیس لوگ بر خلاف تمام قوم فرنگستان کے بہ نسبت عطائے زر کے اِس طرح کی امتیاز سے اپنے تئین زیادہ معزّز جان لے ہین اگر کوئی شخص شب کو اِس طرح کی عزّت پاتا تو صبح کو اکابر و ارکان دولت حیدری برسم تہنیت اُسکے نزدیک جاتے اگر نواب بلند اقبال کو کسی جنگ مین فتح و فیروزی یا کسی امر گران مایہ مین شادمانی و بڑی خوشی حاصل ہوتی تو شاعر شیرین سخن نواب کا نگار کو بالقاب غرّا یاد کرتا اور اس طرح کی ابیات مدحیہ پڑھتا،

مثنوي

جہان داور اخاطرت شاد باد ہزبر اگو املکت آباد باد
جہان از فرت دیدہ فرخندگی ترا دادہ شاہان خط بندگی
عدو لرزد از ہیبت نام تو زمین خندد از جرعہ جام تو
ز عدل تو بیداد نالد ہمے بفرّ تو اقبال بالد ہمے
ہمہ روز عمر تو نوروز باد جہان را لقای تو فیروز باد

جب تک وہ شاعر قصیدہ مدحیہ پڑھتا حاضرین مجلس خاموش سراپا گوش ہوتے مگر نواب بہادر اُسوقت اکابر دیوانی کے ساتھ بیشتر مشغول رہتا چونکہ

Marfat.com

بعض خصوصیات بزم امیرانہ ممالک شرقی کے بیان کیے گئے اب ارباب طرب ونشاط کی باتون کا بھی بطریق اختصار لکھنا ضرور ہوا جانا چاہیئے کہ دربار حیدری اِن روزون اہل نغمہ وساز کے باب مین بہت باساز و نواہی اور چونکہ صوبہ بیجاپور جو عہد مین ابراہیم عادل شاہ کے مجمع ارباب نشاط وطرب کا تھا جیسا ملاظہوری کہتا ہی'

بیت

گر اکسیر سرود سور سازند
ز خاک پاک بیجاپور سازند

مرکار حیدری کے تحت تصرّف مین آیا تھا جو عورتین کہ بیجاپور مین دربار حسن وجمال یگانہ اور فنون رود و سرود مین یکتاے زمانہ ہوتین وے سب وہان سے بلائی جاتی تھین اور طوایف اہل تقلید وارباب نغمہ وطرب مین دومیان کنچنیان بھانتہ نیان جمکتنیان سب تو نگری اور حسن وجمال کے سبب اپنے طبقون مین منتخب وممتاز تھین بھانتہ نیون کے طائفے کا جن مین سب عورتین ہوتین بہ حال ہی کہ نایکہ اُن کی ترکیان کم سن چار پانچ برس کی حسین کو مول لے اوستاد ان ماہر رقص وسرود سے تعلیم کرواتین اور ہر طرح کے شیوۂ دلبری وطرب انگیزی اُن کو سکھاتین آخر کار نوبت دلفریبی اُنکی یہان تک پہنچتی کہ زاہد صد سالہ اُن کے ناز وکرشمہ دلبرانہ سے راہ زہد وتقوا کو بھول جاتا الغرض کوئی مرد یا عورت پختہ کار فن تقلید ونقالی مین اُن عورتون سے سبقت نلیجا سکتا اور سرود اُن کا بہت مسرّت بخش ونشاط افزا ہوتا زنان رقّاصہ اپنے کار و شیوے مین متقدمون اور متاخرون پر رجحان رکھتی تھین یہان تک کہ اگر یے نادرہ کار تماشاہاے پارس مین (جو دارالملک فرانسیس اور اِن باتون مین مشہور ہی)

Marfat.com

جائین تو وہان کے لوگون کو وجد مین لائین ہر عضو اُنکا وقت رقص کے حرکت خاص مین رہتا ہی دیر تک یکبانون پر اِس خوبی سے ناچتین کہ نظارگیون کو محل حیرت ہوتا کوئی عورت متعدّدہ یا رقاصہ اِس بزم مین سترہ برس کی عمر سے زیادہ سن نہین رکھتی اور جب اِس سے متجاوز ہوتی ہین تب برطرف کی جاتی طائفہ ارباب نشاط کی نایکہ مشاہرہ سرکار سے پاتی ہی مگر تعیّن اُسکا معلوم نہین اور جو نایکہ کہ دربار مین حاضر ہوتی سو ہر مرتبہ رات بادن کو جب کوئی نوچی اُسکی مجرا کرتی سہ سازندے فی مجرا ایک سو روپی پاتی اور سے عورتین متعدّدہ اکثر بیس طائفے سے زیادہ ہوتین گیارہ بارہ بجے مجلس نشاط برخاست ہوتی ہر شخص اپنے گھر جاتا مگر وے لوگ جو صاحب نواب بہادر کے کھانا کھانے حاضر رہتے وے صرف دوست وخویش واقارب خاندانی ہوتے مگر جشن عام مین امراے نامدار بھی شریک خوان رہتے اِس طرح معاشرت نواب نامدار کی حالت حضر مین ہوتی اور جب سفر مین رہتا تو اکثر ہر ہفتے مین دو بار شکار کو جاتا اور شکارگینہ سے ہرن گورشیر پلنگ کا اکثر کھیلتا جب خبر پہنچتی کہ شیر یا پلنگ جنگل مین ہی تو گھوڑے پر سوار ہو وہان جاتا اور ایک جماعت حبشیون اور نیزہ برداردن کی اور اکثر امیر سہ نیزہ و سپر اُسکے پیچھے جاتے اور جب سراغ شیر کا پاتے اُس مقام کو محاصرہ کر آہستہ آہستہ احاطے کو محاصرے کے تنگ کرتے جب شیر شکاریون کو اپنی طرف متوجّہ پاتا شور کرتا اور چار دن طرف راہ نکلنے کی دیکھتا آخر کو جست کرکے چاہتا کہ نکلنے کی راہ پیدا کرے حیدر نامدار پہلے اُسپر وار کرتا اور یہ ضرب حیدری شمشیر یا نیزہ سے بہت کم خطا کرتی ،

Marfat.com

تزکِ سواری نواب نامدار حیدر علی خان بہادر

جب حیدر علی خان بہادر نے بعد مدّت کنڑہ و ملیبار کو فتح کر دارالملک سرنگپتن کو مراجعت کیا اُسکے موکب کی عظمت و شان قابل دیکھنے کے تھی جب کوچ کا نقارہ بجا تو ساٹھ ہزار سوار جرّار سلاح و براق سے آراستہ اسّی ہزار پیادے اور چار ہزار طوپاس ساز سنگر سے درست جلو مین ساتھ تھے اور توپخانے انگریزی و ہندی و باندار و بلم بردار وغیرہ علاوہ ہر روز کوچ کے وقت یہ معمول تھا کہ جس راہ سے سواری جانی داہنی طرف رسالے سوارون کے پرہ باندھے کھڑے رہتے رسالدار و علم بردار مراسم تسلیم بجالاتے اور جب جتنے ہاتھیون کے چپر سردار امیر سوار رہتے اگلے رسالے سے آگے بڑھ جاتے تب وہ رسالہ اپنے دست راست کی طرف سے پھر کر گھوڑے دوڑا آخری رسالے کے پیچھے جا کھڑا ہوتا ایک دستہ سواران ہزارا اور ایک دستہ سواران دراگون کا جن مین سب سوار فرنگستانی تھے پہلے سب سوارون کے شرف تسلیم حاصل کر سب فوج کے آگے سواری مین چلتے اُنکے پیچھے تین سو شتر سوار نامبرساز و سامان سے آراستہ اونٹون دوکوہان والے پر سوار بعد اُنکے دو ہاتھی فلک شکوہ جن پر بڑے بڑے دو نشان رہتے اُن نشانونکی زمین نیلی نقش و نگار زربن ایک مین آفتاب دوسرے مین ماہ و ستارے نمودار پیچھے اِن دونون ہاتھی کے ایک اور ہاتھی جسپر جوڑی نقارے کی بہت بڑی رہتی جبتک کوچ رہتا یہ نقارے بجائے جاتے چھ میل انگریزی تک اُنکی آواز پہنچتی اور لشکر ظفر پیکر مین آواز قرنا وغیرہ کی جو کوچ مین پھونکی جاتی تھی صور اسرافیل سے کم نہ تھی سپہسالار کا حکم سپاہیون کو ساتھ وسیلہ اُسی قرنا وغیرہ کے سنایا جانا

Marfat.com

اُسکے بعد چار ہاتھی اور چلتے جن کے اوپر چوبیس نفر ارباب نشاط بیٹھے
سواری کے ساز و آلات موسیقی بجاتے پھر پانچ ہاتھی اور جن کی عماریان
زرّین مرصّع کار ہونین جاتے بے فیلان جنگی سواری کے مشہور تھے لیکن کھو
جنگ مین جز کھوڑے کی نواب اُن پر سوار نہوتا بعد اِسکے چار فیل اور جن پر
ہودے زرین ہشت پہلو کسے ہوئے نمودار ہوتے ہر ایک ہاتھی پر چھ چھ نفر
آہن پوش زرہ خود چار آئینہ جوشن پہنے ہوئے قرابین لیئے رہتے بعد اُنکے دو رسالے
حبشیون کے مسلح آتے ایک رسالے کے سلاح مانند روئے کے چمکتے اور
دوسرے کے مانند سونے کے دیکھتے تھے اور اُنکے خودین پر سیاہ و سرخ اتنے دراز لگے
ہوتے کہ پشت سے لٹکتے رہتے اِن سواردن کے پاس نیزے رہتے جنکی سنان اور بن
آہنین چمکتی رہتی اور کھوڑدن کا ساز سرخ دونون پہلو مین زین کے آویزے سیاہ
ابریشمین لٹکے ہوئے پیچھے اُن سواردن کے ایک فشون پیادگان کا لیرد کا رہتا
اُنکا رخت چادر دراز ہوتا ابریشمین شلوار تنگ جو نصف ران تک پہنچتی
سلاح اُنکے نیزے دراز سر پر شتر مرغ کے پر اور ایک گھنٹا کمر مین لگا ہوتا تا چلتے
وقت اُس سے آواز نکلے عقب اُنکے سپاہی جمعدّی بردار رہتے جنکے علمون کی
زمین بانات سرخ کی اسپر نقش و نگار روپہلے اِن سب کے بعد اعیان
دولت حیدری کے شاہزادے سپہدار بہادر ہوتے حق تو یہ ہی کہ اِس
جماعت کی نمود اور رونق ایسی ہوتی کہ کسی اور فوج مین نہین تو سے پانوٗن
تک غرق آہن رہتے عربی کھوڑدن پر سوار شمشیر زرین بنام کمر سے لگی ہوئین
لباس عمدہ خوش رنگ خودون پر کلغی موتی اور جواہر نمین کی بنی ہوئی لگی رہتی
اور اُن مین سے بعضے زرہ ملمّع مینا کار پہنتے اور کھوڑے کے سر پر کلغی پر کی
چار جامہ جواہر اور موتیون سے مرصّع ہوتا اگرچہ شمار اِس جماعت کا ہمیشہ یکسان

تھا لیکن اغلب چھ سو آدمی ہوتے اور ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھڑی
ہت

امیر مغلوب و مقہور کا اپنے پاس رکھنا اِسلئے دے دو تو ن نبر نواب مظفر
کی سواری کی عماری سے لٹکائے جانے لگے اور اُس ہاتھی کے پیشانی پر ایک
سبز زرین آفتاب نما لگی رہتی خواصی مین دو نفر مور چھل بردار کس رانی مین
مشغول رہتے یہ مور چھل طاؤس سپید کے پرون سے بنی اور خوشبو سے بسی
ہوئی رہتی ہلانے سے اُسکے خوشبو دور تک جاتی پیچھے فیل نواب کے ایک
حلقہ دو سو فیل کا اور آتا جس مین دو دو ہاتھی پہلو بہ پہلو چلتے ہر ایک ہاتھی پر تین نفر
ہوتے ہودے کے درمیان خواجہ خواصی مین ملازم آگے ایک فیلبان پوشش و
عماری اِن ہاتھیون کی مختلف بعضون کی جھول کا حاشیہ زرین و سیمین بعضون پر
ہودے عماریان نقرئی و طلائی اور جن پر شاہزادے یا اکابر دولت حیدری سوار
ہوتے اُنکے ہودے عماریان ساتھ جواہر بیش قیمت کے مرصع ہوتے بعد اُس
حلقہ ہاتھیون کے پانچ ہاتھی اور جن پر عماری مراتب وغیرہ ہوتے تفصیل اُسکی یون ہی
کہ پہلے ہاتھی پر ایک مسجد طلائی دوسرے پر تین مچھلیان جن کے فلوس جواہر
سے بنے اور میناکاری کیے ہوئے اور دم دراز گھوڑے کی لٹکی ہوئی تیسرے
ہاتھی پر ایک بی بڑی اور موٹی موم کافوری شمعدان زرین مین لگی ہوئی چوتھے
ہاتھی پر دو دیگچیان سونے کی اوپر چوب دراز کے پانچوین ہاتھی پر ایک ہودہ دو در
تختون سے عاج کے بنا ہوا بعد اِن شوکت و مکنت کے نشانون کے دو دستہ
اور حبشی سواردن کے جیسا آگے ذکر ہوا ویسے ہی لباس و سلاح سے آراستہ
آتے سبکے پیچھے حبشی پیادون کی فوج جن کا رخت قرمزی بانات کی کرتی
اور گلے مین چاندی کا طوق اور ہاتھ مین نیزے ہوتے جنکی چوب سیاہ روغن ملی ہوئی
جا بجا چاندی لگی ہوئی ساری سواری کے آگے پیچھے دے پیادے تھے جو دو دو سپاہی کی
قطار باندھکر چلتی اور جنکا رخت سبید ابریشمین تھا اور اُنکے ہاتھون مین ایک ایک

Marfat.com

نیزہ چودہ ہاتھ کا و نبارہ روغن سیاہ ملا ہوا ساتھ سیمین تختیون کے مزیّن اور منصل سنان کے ایک چھوٹا علم سرخ بانات کا بندھا ہوا بہ موکب کوچ کے وقت طرز نمود و شکوہ رکھتا تھا اور حیدر علی خان بہادر جہان کہین ساتھ اُس کوکبہ شاہانہ کے گذرتا تمام خواص و عوام کمال تعظیم و تکریم کے ساتھ بندگی و اطاعت کی شرطین بجالاتے جب اُسکے نقّارے کی آواز سنتے ہر طرف سے خلایق تماشائی ہجوم کرتی برسم آئین بندی گھر و دیوار و دروازے قلعہ کے ساتھ نقش و نگار کے آراستہ کیے جاتے حاکم سپہدار اور سب عمایدمہ اپنے ملازم و توابع کمال شان و شوکت سے واسطے استقبال موکب حیدری کے آتے سرکون پر پانی چھڑکا جاتا اور سب اضلاع و اقطار مملکت مین قدوم موکب حیدری کے شادیانہ کی توپین چلتین قصّہ مختصر نواب بہادر ساتھ اِس تزک و حشمت و شوکت کے جب قریب دارالملک سریرنگپٹن کے پہنچا میر مخدوم علی خان بہادر اپنے کوکبہ و حلقے فیلون کے ساتھ جن پر اعیان و روساے شہر سوار تھے ایک فرسنگ استقبال کر جزیرہ سریرنگپٹن تک ہمراہ گیا وہان پہنچتی ہی اہل لشکر نے تو خیمون مین جو کمال تکلّف سے استادہ کروائے گئے تھے مقام کیا اور نواب بہادر ساتھ آرامش و اطمینان کے سریرنگپٹن مین داخل ہوا اگرچہ اِس اثنا مین متواتر خبرین پہنچتی کہ نواب نظام علی خان جنگ کی طیّاری مین ہی چونکہ آثار سایہ پروری و منعّم کے اُس امیر سے ظاہر تھے اور فوج اُسکی قواعد سے جنگ و پیکار کے ناواقف و شکستہ حال تنخواہ بھی کم پاتی تھی اور سب سپہدار و سردار فوج کے خفیہ ہوا خواہ دولت حیدری کے تھے کسی طرح کے تو ہم نے خاطر اطمینان مآثر مین اُسکے راہ پایا

ملجانا دواب میرزا ملي خان برادر زادۂ نواب حیدر علی خان بہادر کا جماعہ مرہٹہ کے ساتھہ جو بد مکال دولت حیدری کے تھے اور آنا مادھو راو پیشوا کا ایک لاکھہ پچاس ہزار سوار کے ساتھہ پونان سے بقصد استخلاص صوبہ سرا و غیرہ مملکت میسور سے

مطالعہ فرمانے والون پر ان اوراق کے پوشیدہ نہ رہے کہ نواب میرزا علی خان برادر زادۂ نواب حیدر علی خان نے عہد طفولیت سے کنار شفقت و مرحمت مین نواب بہادر کے پرورش پائی تھی اور فرط محبّت کے سبب نواب بہادر خود اُسکی پرورش و تربیت کا کفیل ہوا تھا چونکہ اُس امیرزادے مین بھی آثار سعادت مندی و شکر گزاری کے نواب کے ساتھہ نمایان تھے اِسواسطے نواب نے اُسکو صوبہ سرا کی صوبہ داری پر ممتاز فرمایا تھا لیکن حزم و دوربینی کی راہ سے جیسے تمام صوبہ دارون کے ساتھہ رعایت کیا کرتا ایک مدبّر ہوشیار کارگزار کو قوم برہمن سے جسکی دیانت و امانت پر اُسے وثوق تھا اُسکا نایب صوبہ مقرّر کیا چونکہ یہہ برہمن مرد عیّار و طامع تھا ساتھہ بڑی چاپلوسی و خوشامد اور برلائے ہوس جوانی و جلد مہیّا کر دینے اسباب عیش و کامرانی کے اُس نوجوان سادہ دل کو دام مین لا اپنے تئین اُسکی نظر مین ہوا خواہ راسخ ظاہر کیا تھا میرزا علی خان جو ایک جوان کریم نہاد و دلدادہ طرب و نشاط تھا زر خراج و باج اُس صوبے کا برخلاف نصیحت و فرمان حیدری کے سب لہو و لعب مین تصرّف کرنے اور ارباب طرب و نشاط کو بیدریغ دینے لگا اور برہمن خیانت کار جسکو اِس اسراف و اتلاف بیجا سے وعدے کے بموجب حضور مین نواب کے اطلاع کرنی ضرور تھی امیرزادے کو واسطے دفع توہّم عتاب حیدری

Marfat.com

کے بون کہنے لگا کہ اگر نواب محاسبہ خراج کا اِس صوبے کے طلب فرمائیگا تو مجھکو اِسمند رلیاقت ہی کہ ایک دفتر نیا طیّار کر کے اُسکا رفع شبہہ اچھی طرح کردون اور جب تک نواب مہمّات جنگ و جدال سے فراغت کر صوبہ سراہین آئیکا قصد کریگا اُس کے قبل اتنا زر کہ اس اسراف کی تلافی کرسکے جمع کرلونگا میرزا موصوف خدایع سے اس گرگ کہن کے ایسا فریفتہ ہوگیا کہ مطلق مستی فرط کامرانی اور خواب غفلت نوجوانی سے ہوشیار و بیدار نہوا اور نظم ونسق صوبہ اور خراج وباج کو اُسکے اپنے اعوان ناشایستہ سے بالکل برہم و درہم کردیا نواب حیدر علی خان بہادر کو جب اُس حال سے اطلاع ہوئی کچھ تہدید و چشم نمائی مناسب وضرورجانی اِس لیئے تراونکور کی جنگ کا حال جس مین خود مشغول تھا پوشیدہ رکھ میرزا کو لکھا کہ مرہٹے کے ہاتھ عہد آشتی و صلح کی تجدید کرے اور ایسا ظاہر کیا کہ خود بدولت حدود دیلبار سے سربرنگپٹن کو مراجعت فرما آخر سال مین وہان سے مراکو جائیگا اور یہہ لکھا کہ زر بقیہ خراج صوبہ مراسے مقدار شایستہ خریداری مین آشتی جدید کے مرہٹے سے صرف کرے جب مضمون نے اُس نامے کے پریشانی مین خاطر میرزا کے کچھ کمی کی اور برہمن نادان اپنی تباہی کو میرزا سے زیادہ تر سمجھا سب واسطے منحرف کرنے مزاج اُس جوان سادہ دل کے یہہ کہا کہ اگر آپ مجھکو عہدے مین سفارت کے ظاہرا تجدید صلح کے لیئے جیسا تو اب بہادر نے لکھا ہی مادھوراو پیشوا کے پاس بھیجین تو مین پیشوائے موصوف کو اُس طریق پر لاؤن کہ وہ خوشی سے صوبہ داری مراکی آپ پر بحال رکھے کیونکہ نواب بہادر نے بزور صوبہ مذکور مرہٹون سے لیا تھا اسواسطے پیشوا دل سے خرابی دولت حیدری کی چاہتا ہی اگر تھوڑا سا خراج آپ اُنکو دینا مقرّر کردینگے تو وے بخوشی

Marfat.com

آپ کی حمایت کرینگے دمدمہ و فسون برہمن خانہ خراب اور حب جاہ و خیال
حکومت اور خوف تشریف آوری نواب بہادر سے سب باتین اُس
امیرزادے کو ناسپاسی وعہدشکنی پر اپنے مربّی قدیم کے لائین چنانچہ اُسنے
اُس برہمن ناستودہ فن کو سفارت کے عہدے پر یونان کو بھیجا تا جو کچھ وہ
مناسب جانے عمل مین لاوے جب وہ سفیر یونان مین پہنچا ارکان دولت
یونان نے سب اُسکی باتین جمع قبول سے سنین اور انگریزون کے وکیل نے
جو اُن دنون وہان حاضر تھا اس طرح سے جماعہ مرھٹہ کی عزیمت کو ناخت کرنے
پر ملک حیدری کے مصمّم کیا کہ اب فرصت کلّی حاصل ہی چاہیئے کہ جماعہ مرھٹہ
اِس طرف سے ممالک پر نواب حیدر علی خان کے فوج کشی کرین اور نواب
نظام علی خان اور انگریز اُس طرف سے جب یہ خبر نواب بہادر نے سنی کہ
اُسکا برادرزادہ عزیز کفران نعمت و ناسپاسی کا مرتکب ہوا اور ساتھ اُس
فوج کے جو اُسکو سپرد کی گئی تھی دشمنون سے مل اُنکا مددگار ہو اُنھین صوبہ
سرا وغیرہ مملکت حیدری مین آنے کی اجازت دی ہی بہت سا پریشان
خاطر ہوا حق ہی کہ اِس حادثہ ناگہانی نے تمام منصوبون کو نواب بہادر کے
برہم کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر جماعہ مرھٹہ تجدید آشتی پر جیسا کہ مرزا کو
اِس باب مین لکھا گیا تھا راضی نہوکر لشکرکشی کرینگے تب بھی ہمکو اتنی فرصت
ملیگی کہ ساتھ فوج میرزا کے متفق ہو مرھٹون سے اُس طرف سرا کے جنگ
کرین اور وقت ضرورت کے قلعہ سرا وغیرہ مین متحصّن ہو جاینگے اور یہ بھی
اُسکے خیال مین تھا کہ یہ معاملہ اُسکا مرھٹون کے ساتھ اِس سے پہلے کہ افواج
متفقہ نظام علی خان اور انگریزون کی سرحد بنگلور مین پہنچین یکسو ہو جائیگا اور
اتنی فرصت اُسکو ملیگی کہ اُن متّفقہ فوجون پر حملہ کر سکے لیکن برخلاف اُس

Marfat.com

خیال اور چشمداشت کے جب اُسنے دیکھا کہ مرزا کی خیانت اور نافہمی کے سبب تمام ممالک محروسہ اُسکا معروض تاخت اعادی ہوا چاہتا ہی اُسکو ضرور ہوا کہ قلعہ سرینگپتن مین متحصّن اور حصار کی حمایت سے اعدا کے مدافعہ مین مشغول ہو'

متوجّہ ہونا نواب حیدر علی خان بہادر کا تخریب پرجوار ودیار سرینگپتن کے اور ذخیرہ کرنا اذوقہ لشکر کا اور متفرّق کرنا رسالون کا واسطے راہ زنی ویغماگری کے اذوقہ لانے والون برامداکے اور طیّار کروانا ایک برّا احاطہ لشکرگاہ کا

اِس ہم مین نواب حیدر علی خان بہادر نے یہ تدبیر کی کہ سب فوج کو چھوٹے چھوٹے حصّون مین منقسم کر چار طرف دارالملک کے منتشر و متعیّن کر سپہداروںکو یہ حکم دیا کہ شہر و قصبات و دیہات و قلعجات کے رہنے والون کو بزور اِس امر پہ راضی کرو ے اپنے مکانون مسکنون کو چھوڑ اپنی سب اشیاے منقولہ لیکر سرینگپتن مین آرہین اور سواے برّے درختون کے سب کشتزار وصحرا مین آگ لگا کر خاک سیاہ کردین تنکا گھاس کا روے زمین پر اور پھوس چھپرون پر رہنے نپاوے اور سب بنقال اہل حرفہ فروشون وغیرہ کو جو ملازم لشکر کے تھے یہ حکم عام دیا کہ سب لوٹ مین شریک ہون چنانچہ تھوڑے ہی دنون مین بیس میل تک گرد سرینگپتن کے تمام تباہ و ویران ہو گیا اور سب جنس غلّہ وغیرہ ما یحتاج زندگانی کی سرینگپتن مین ساتھ کثرت و موفوری کے جمع کئی گئی جب کوئی جماعت رعایا کی اپنا مال اسباب وان لیکر پہنچتی تھی اُسکا

Marfat.com

مال سب غلہ قیمت رایج کے سرکار مین خرید ہوتا تھا نا دے خوش ہونے
پھر ہر فرقہ کو استان مین جو قریب دارالملک کے واقع ہی واسطے سکونت
کے بھیجا جاتا اور غلّہ وغیرہ بقیمت ارزان بنسبت قیمت خرید کے کارگزاران
سرکار رعایا کے ہاتھ فروخت کرتے تھے جبتک افواج حیدری تخریب شہر
وقصبات و دیہات مین مشغول رہی بعد اُسکے کمال جد وجہد اُستوار کرنے
مین لشکرگاہ کے عمل مین آئی یہہ لشکرگاہ دست چپ کی طرف حصار شہر تک
منتہی ہوئی تھی اور دست راست کو اُس قلعے تک پہنچی تھی جو منتہا پر اُس
نہر کے واقع ہی جو رود کاویری کے ساتھہ اُس جزیرہ کو احاطہ کرتی ہی
جس مین شہر کی بنا رکھی گئی اِس مقام مین پشت معسکر کی اس نہر سے
پشتیبان رکھتی تھی اور اعدا کے حملہ سے ایمن و محفوظ کیونکہ نہر مذکور
بہت عمیق تھی اور کنارہ اُسکا بلند توپین بڑی بڑی آتھارہ سبر کا گورکھانیوالیان
اِس حصار پر لگی ہوئین اور تمام میدان پر مشرف اِن قلعون کے آگے
تھوڑی ہی دور کے فاصلے پر سات قلعے اور تھے کہ ہر ایک پر آتھارہ ضرب توپ
لگائی گئین تھین اور پانسو گولہ انداز اُن پر متعیّن اور قلعون کے گرد خندق چونکہ
رود کاویری ہر مقام مین پاباب ہی اور زمین سنگین اِس لیئے بیشمار گوکھرو
آہنین بنوائے گئے کہ وقت حملہ اعدا کے اُس مین ڈال دیئے جاوین ایک سو
ضرب توپ حصار پر اور ویسا ہی ضرب ایک صد سنگین پر جو مقابل رود کے
ایک بہاڑ پر واقع ہی لگائی گئین تا اعدا پر وقت یورش گولہ زنی کی جاوے اور
تین سو ضرب توپ گرد اُس لشکرگاہ کے چنی گئین تھین خیر اب
اس طیّاری سے نواب بہادر اعدا کا منتظر تھا اور چونکہ سواروں کا کام
بالفعل نواب ممدوح نے وہان کچھہ نہ دیکھا اِس لیئے اُن کو دو حصے کر بہرہ

Marfat.com

اعظم کو میر مخدوم علی خان کی سر گردگی مین واسطے مدافعہ نواب نظام علی خان کے حیدر بنگلور مین بھیج دیا اور اُنھون نے اُس ملک مین پہنچ تباہ کرنیکی بنیاد ڈالی اور افسری باقی سواردن اور ایک جمعیت کثیر پیادون اور تمام حشر نا موقف کی نواب میر فیض اللہ خان کو عطا کی اور حکم دیا کہ دیار بنگر مین جا کر حمایت مین ان کوہستانی راہون کے جو اُسکو کنڑے سے جدا کرنی ہمین مشغول ہو اور ساتھ فوج متعینہ اُس ملک کے متفق ہو جماعہ مرہٹہ کو آنے سے باز رکھے سب سپاہی فرنگستانی جو قدیم سے ہوا خواہ نواب بہادر کے تھے یہ آرزو رکھتے تھے کہ اُس جنگ مین اُنکے لیئے ایک مقام خاص واسطے مدافعہ دشمنون کے تعین کیا جاے چنانچہ اِسی واسطے اُنکے افسر نے منصبدارون کے ساتھ حضور مین بون عرض کیا کہ چونکہ فوج فرنگستانی نے ہمیشہ ساتھ مامور ہونے اوپر بھاری و پرخطر مقام جنگ کے عزت و امتیاز سرکار سے پائی ہی اِس لئے اِس مہم مین بھی ہم امیدوار ہمین کہ واسطے حمایت کرنے پہلے قلعے کے منصوب ہون نواب نے فرمایا کہ ہم کو بھی یہی منظور تھا جاؤ اور اپنے علم درمیان کے قلعہ پر بلند کرو اور ہم سے مدد شایستہ کے امیدوار رہو اِسواسطے کہ ہم خود دوسرے قلعہ کی فرمان دہی مین مشغول رہینگے میرزا کی خیانت کے باعث جسکو ہم نے فرزند کی طرح پرورش کیا تھا ہمکو بہت سی دل گرفتگی و رنج حاصل ہوا اور اسطرح سے متفق ہونا سب اعدا کا ہم نہ جانتے تھے تب بھی اگرچہ غنیم کی فوج عظیم ہی لطیفہ غیبی کے ہم امیدوار ہمین اور جب تک فضل آلہی شامل حال ہی دشمنون سے کیا ڈر اور اگر مرضی آلہی دیگر گون ہو اُسپر بھی ہم راضی ہمین' دلیری و وفاداری نے قلعہ داران حصار مارتہ سراء گمبیری کے نواب کو اچھی فرصت واسطے مہیا کرنے اسباب جنگ کے دی بیان اُسکا یہ ہی کہ جب

Marfat.com

قلعہ دار ان حصار مارت سرا دگمبری کو یہہ معلوم ہوا کہ صوبہ دار سرا اپنی فوج ساتھہ مادھو راو سپہ سالار مرہٹے سے مل گیا اُسکی اطاعت سے منحرف ہو گئے محاصرہ کرنیکے وقت خوب لڑے علی الخصوص قلعہ دار حصار گمبری. جس مین سپاھیان تناور جو واسطے نار اج کرنے اُن حدود کے آئے تھے بموجب درخواست اِس قلعہ دار کے مسافت چودہ فرسنگ کی علی الاتّصال ایک شبانہ روز مین طی کر اُسکی کمک کو قلعہ مین پہنچے اور اِس لحاظ سے کہ اگر راہ مین آرام کرین تو قلعہ والون کی مدد مین تاخیر واقع ہوگی وے راہ مین کہین نہ ٹھہرے جب وہ قلعہ مفتوح ہوا اور مادھوراو نے اُن تناورون کو جنکی جوانمردی تمام ہندوستان مین مشہور ہوگئی تھی میلے کچیلے لباس کے ساتھہ دیکھا اُسکو کمال حیرت ہوئی اُن سے مخاطب ہو کہا کہ تعجّب کا مقام ہی کہ تمہارا آقا جو سپاہ کا قدردان ہی تم سے دلاورون کو ایسا خوار و متبذل رکھتا ہی اُن کے سپہدار نے جواب دیا کہ مہاراج صورت واقعہ یہہ ہی کہ ہم لوگ اِس قلعے کے متعلّق نتھے لیکن اُسکے محاصرے کی خبر سن اُمنگ پر اِس بلند نامی کے کہ آپ سے سپہسالار کے ساتھہ لڑین اِس قدر ہم لوگون نے دھاوا کیا کہ چودہ فرسنگ کی مسافت بکشبانہ روز مین طی کی راہ مین نہ کچھ کھایا نہ پیا اور سوائے اِس رخت کے جو ہم پہنے ہین کچھ ساتھہ نلائے مادھوراو نے کہا کہ تمہارے کام مردانہ ہم کو بہت پسند آئے بہ فرمادیو دو جو تمسے کمتر ہے اچھے تر ایک کو اپنی سرکار سے دیکر یہہ کہا کہ اگرچہ دستور فتح و قلعہ گیری کا یہہ ہی کہ سلاح و علم تمسے لے لین پر بپاس عزّت و نامداری تمہارے آقا کے تمہاری دلیری و بہادری دیکھہ علم و سلاح دونون پھیر دیئے گئے اس طرح پر اُس جنگ مین ہندی سپاہیون نے جنکو ہم لوگ اہل فرنگ دیو مردم نامیدہ کہتے ہین لڑ بھڑ کر نام اپنا صفحہ روزگار پر باقی رکھا ولیکن

Marfat.com

بعد بیان کرنے مردانگی ہندی سپاہیون کی .بیان نمکرنا وفاداری کو اُن تو نفر
گولنداز ان فرنگستانی کے اسی واقعہ مین جنھون نے حق نمک خواری کا
بخوبی ادا کیا سراسر نے انصافی ہی اسواسطے لکھا جاتا ہی کہ یے لوگ بھی
دوسرے سپاھیون کی طرح واسطے جنگ جماعہ مرھٹے کے روانہ کیئے گیئے
تھے لیکن اُنکو جب سازش مرزا کی مرھٹے کے ساتھ معلوم ہوئی اُسکی
خیانت اُنھین ایسی ناپسند آئی کہ اپنے سپہسالار سے کہا کہ تم کیا خیال
کرتے ہو کہ ہم لوگ نواب بہادر سے جسکا نمک ہم نے مدّت سے
کھایا ہی جنگ کرینگے حاشا وکلّا ہمسے کبھو ایسا کام نہوگا بلکہ ہمارا ارادہ یہ
ہی کہ ہم اُسکی طرف سے جنگ کرین پھر خدا حافظ کہکر وہان سے صرف ایک
شمشیر اور ایک جوڑے کپڑے سمیت جو پہنے تھے روانہ ہوئے اور بالکل مال
واسباب وہین چھوڑ لشکر حیدری مین جا پہنچے نواب بہادر اِس سلوک سے
اُنکے کمال خوش ہوا ایک ایک جوڑی کنگن طلائی ہر ایک منصبدار اور زر نقد
سپاہیون کو عطا کیا اور قیمت اسباب کی جو چھوڑ آئے تھے موافق اُنکے اِظہار
کے ہر ایک نے سرکار سے پائی'

چڑھائی کرنا نواب نظام علی خان کا ممالک میسور پر سنّے سے
خبر یورش جماعہ مرھٹہ کی میسور پر اور فراہم ہونا دونون
لشکر کا سبنا پتن مین واسطے تاراج کرنے خزانہ سربرنگپتن کے

جنرل اسمتھ اور رکن الدولہ نے جو نہین سنا کہ مرزا مرھٹے سے مل گیا
فوراً نظام علی خان کو اِس حال سے اطلاع دی چونکہ نواب نظام علی خان

Marfat.com

بہ سبب اپنے اِسراف و باد دستی کے ہمیشہ زر کا محتاج رہتا تھا جنریل موصوف نے موقع پاکر اُسکو یون انگیز دی کہ جلد سر برنگپتن کو کوچ کیجئے ابسانہو کہ مرہٹے اِس امر مین پیش دستی کرکہ ان کے سب خزانون پر متصرف و قابض ہو جاوین چنانچہ نواب نظام علی خان کے جلد کوچ کرنیکے سبب اور مادھوراو کے توقف کرنیکے باعث محاصرہ کرنے مین قلعے مارتہ سرادگھیری کے جو ابھی مذکور ہوا ابسا اتفاق ہوا کہ دونون لشکر ایک ہی وقت حدود مین سیناپتن کے جو سر برنگپتن سے سات فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی باہم پہنچے امیرون اور سپہداارون نے دونون لشکر کے امید پر دستیاب ہونے زر و جواہر بے شمار سر برنگپتن کے بہت سے خیال پکائے تھے لیکن ویرانی و خرابی دیار و جوار سر برنگپتن کی اور تباہی و اسیری اپنے اذدقتلاش کرنیوالون کی ہاتھ سے سواران حیدری کے مشاہدہ کرا اور اس سبب سے کہ مقام و کیفیت افواج حیدری کی اُنکو کچھ معلوم ہو نسکتی تھی اُنکو یقین ہوا کہ وہ سب اُنکے خیال محض خام و صرف لغو تھے الغرض دونون لشکر مرہٹہ اور نواب نظام علی خان کے فراہم ہونے ہی اوّل روز تو کئی رسالے سواران کے حوالی سر برنگپتن کے میدان مین آئے اور بعضے لوگ اُن مین سے آگے بڑھکر نزدیک گئے کہ شہر و قلعجون کو جنپر دھیمے حیدری کے پھہرانے تھے دیکھین چونکہ اس جانب سے کچھ ممانعت و مزاحمت نہوئی وے تمام میدان مین ہر طرف پھرے اور ہر چیزون کو مشاہدہ کیا دوسرے روز پھر سواارون کے رسالے اوّل روز کی طرح میدان مین آئے اور بے مزاحمت پھر کر چلے گئے تیسرے روز پہردن چڑھے ایک مرتبہ میدان مین نواب نظام علی خان مرہٹے کے سواار اور امیر و سردار جو ہاتھیون پر چڑھے ہوئے تھے جا پہنچے اور عقب سواارون کے توے ہزار پیادون کی جمعیت مع پچاس ضرب برقی توپون کے آئین

Marfat.com

اُسوقت یک عظیم شکوہ اور طرفہ انبوہ نمایان ہوئی سوار پیادے دو لاکھ سے زیادہ اور عماری دار ہاتھی دو سو سے متجاوز جنریل اسمتھ اپنے رسالہ ترک سوار دن کے ساتھ واسطے دریافت کرنے احوال معسکر حیدری کے آگے بڑھا جب یہ رسالہ چلتے چلتے اُس مقام پر پہنچا جہان سے آگے جانا ممکن نہ تھا ایک اشارہ اُس قلعچے سے جس مین نواب بہادر خود فرمان فرما تھا کیا گیا اور ایک مرتبہ اسطرح پر تمام قلعچون سے اور کوہچے سے آتش باری شروع ہوگئی کہ آناً فاناً مین ہزارہا آدمی مارے پڑے اور کشتون کے پشتے لگ گئے تب نواب نظام علی خان اور اُسکی فوج کے دل پر کمال دہشت و ہیبت مستولی ہوئی اور جنریل اسمتھ پر یہہ ثابت ہوا کہ حملہ کرنا لشکر گاہ حیدری پر امکان سے باہر ہی دوسرے روز مجلس شورا منعقد ہوئی اور سردار و سپہسالار دونون لشکر کے وہان جمع ہوے ہر شخص اپنی رائے کے موافق گفتگو کرنے لگا پر کسی بات پر اتفاق رایون کا نہوا اگرچہ سب مین رائے جنریل اسمتھ کی قرین صواب تھی کہ دونون لشکر جراہون اور کچھ ایسا حیلہ کرین جس مین نواب بہادر اپنے لشکر گاہ سے جو بہت حصین ہی باہر نکلے لیکن یہہ امر اہل شورا نے پسند نہ کیا'

ناکام ہونا مرداروں کا دونوں فوج تاراج اندیش کے اپنی طمع سے
اورلاچار ہوکر آشتی کرنا جمامہ مرہٹہ کا مصحفی حیدرعلی خان کے
ساتھ اور متحیّر رہنا نظام علی خان کا وبحکم اضطرار مصالحہ
کرنا اُسکا نواب بہادر کے ساتھ اور متّفق ہونا دونون
نواب کا قلع وقمع پرانگریز اور نواب محمد علی خان کے،

سب اہل شورا اپنے اپنے خیمہ کو گئے پھر اِس بات مین کچھ گفتگو نہوئی اِس درمیان مین مرہٹے اور نواب نظام علی خان کے سوار جو اُس نواح مین اذوقہ کی تلاش کو جاتے اکثر سواران حیدری سے خاصہ اُن سواردن سے جو میر مخدوم علی خان کے تابع تھے دوچار ہوتے اور ناکام منہزم پھر آتے چنانچہ نواب نظام علی خان و مرہٹے کے لشکر مین اذوقہ وعلوفہ نایاب ہونے لگا اور رسد لانیوالے جانور ہاتھی گھوڑے بیل اور وے آدمی جو رسد تلاش کرنیکو جاتے ہر روز گرفتار ہو جاتے آخر کو یہ نوبت پہنچی کہ کسی جگہ غلّہ ہاتھ نہ آتا تھا قیمت چاول اور ضروری چیزون کی بہت چڑھ گئی نواب بہادر کو ہر طرح کی خبر مخالفون کے لشکر کی پہنچتی تھی اور وہ اپنی لشکرگاہ مین خوشی وخرمی کے ساتھ زندگانی کرتا اور واسطے فوج کے ہر طرح کا اسباب زندگی بکثرت مہیّا تھا ہر سپاہی نے ایک گرھا کھود اپنے کھانیکا غلّہ ذخیرہ اُسمین رکھا تھا اور رود کاویری سے مچھلی بہت میسّر آتی اور باقی چیزین اور ساز وسامان جنگی جنگی حاجت ہوتی تو رات کے وقت کوہستان وجنگل سے ساتھ بدرقہ سپاہ کے لوئی جاتین مرہٹون نے بہانے سے اذوقہ وعلوفہ جوئی کے سیاپن سے خیمے اُکھاڑ رود کاویری کے کنارے سریرنگپٹن سے پانچ میل کے فاصلے پر اپنا ڈیرا کیا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مرہٹے رود کاویری پر

Marfat.com

تو یرا کرنے کے پہلے نواب بہادر کے ساتھہ در باب آشتی مخفی گفتگو رکھتے تھے اسواسطے کہ بعد تبدیل مقام کے دوسرے ہی روز صلح موقّت اُن سے ہوگئی اور تیسرے روز مرہٹے صوبہ سراکو کا رپردازان حیدری کے حوالہ کرپونان کو روانہ ہوگئے اِس خبر کے سنتے ہی فوج نواب نظام علی خان کی گرداب اضطراب مین پڑی اور خود نواب موصوف سب سے زاید مشوّش و پریشان خاطر ہوا نواب بہادر جو حال سے فطرت و مزاج نواب نظام علی خان کے اچھی طرح واقف تھا اُسکی وحشت زیادہ کرنے کے لیئے اپنی فوج کو بسنگر سے طلب کیا اور راحاطے سے لشکرگاہ کے اپنی فوجون کو باہر نکال میدان مین سیناپتن کی راہ پر خیمے استادہ کروائے نواب نظام علی خان نے اِس حرکت سے جیسا نواب بہادر نے خیال کیا تھا نہایت خایف و ہراسان ہوکر صلاح و مشورت کو نواب بسالت جنگ اور نواب محفوظ خان وغیرہ امیرون کے جو سب مخفی ہوا خواہ دولت حیدری کے تھے مسمع قبول سے صاحب رکن الدولہ دیوان نظام علی خان نے معاملہ دیگرگون دیکھا اور راہ شجاعت کی اپنے خواجہ کے دل پر سدہ دیائی بموجب اقتضاے حال اِس بات مین پیشدستی کرمصلحتین آشتی کی بیان کرکے اُس سے التماس کیا کہ نواب بہادر سے صلح کرنا چاہیئے اور دیوان مذکور خود کفیل اِس مہم کے انجام دینے کا ہوا اور اِس عذر لنگ سے انگریزی فوج کو طرف مدراس کے روانہ کیا کہ وہ تسخیر کرنے مین قلعجات دولت حیدری کے جو اُس حدود مین ہین کوشش کرے جنریل اسمتھ قراین حال و مقام سے اِس امر کو سمجھ گیا اور روانہ ہونے کو طرف مملکت انگریزی کے غنیمت سمجھا تادہ سلوک منافقانہ سے نواب نظام علی خان کے محفوظ رہے اسواسطے کہ اگر وہ وہان رہتا تو احتمال تھا کہ نواب نظام علی خان اُسکو نواب حیدر علی خان کے حوالہ کردیتا تب

Marfat.com

جنریل موصوف کو سوائے تسلیم و انقیاد کے کچھ چارہ نہ ہونا اب جنریل اسمتھ نے یہہ سب حال من و عن کارگزاران دولت مدراسیہ کو لکھ بھیجا اور حال اپنی بدگمانی کا بھی جو نواب نظام علی خان اور اُسکے دیوان رکن الدولہ کے ساتھہ رکھتا تھا ظاہر کرکے اُن مصلحتون کو جو آشتی کرنے مین نواب بہادر کے ساتھہ تھین بیان کیا اور آخر یہہ لکھا کہ اِس امر مین سستی و توقف زنہار نکیا چاہیئے نہین تو انگریزون کو تنہا بار اخراجات سنگین جنگ کا جو اُنکے ملک مین واقع ہوگی متحمل ہونا پڑیگا اِدھر تو کارگزاران مدراس نے جنریل اسمتھ سے یہہ خبر معلوم کی اور اُدھر رکن الدولہ دیوان نواب نظام علی خان نے اپنے برادر نسبتی نواب محمد علی خان کو یہہ لکھا کہ یہہ جنگ جو نواب نظام علی خان اور نواب بہادر کے درمیان بالفعل واقع ہی طول کھینچیگی اور جب تک نواب بہادر مجبور ہوکر لااقل نواح بنگلور اور مالیم نواب نظام علی خان کو نہ دے صلح ہونا معلوم کو نسلیان مدراس اس خبر پر جو رکن الدولہ نے محمد علی خان کو لکھی تھی اعتماد کیا اور سر دفتر جنریل اسمتھ کے عمل نہ کیا بلکہ اُسکو لکھا کہ دنواب نظام علی خان کے ساتھہ ہر حال مین موافق و مرافق رہے دیوان دورنگ نے نواب محمد علی خان کو تو یہان یہہ لکھہ بھیجا اور وہان خود ہی نواب محفوظ خان کو نواب بہادر کے پاس بھیجکر بذریعہ عریضہ یہہ ظاہر کیا کہ مین سر برنگپٹن مین واسطے ملازمت نواب حیدر علی خان کے آتا ہون اور یہہ چاہتا ہون کہ تمام امور جو نواب محفوظ خان گوش گزار کریگا موافق مرضی نواب حیدر علی خان بہادر کے انجام کو پہنچاؤن نواب موصوف کو جب یہہ معلوم ہوا واسطے دل جوئی اور اعتماد نواب نظام علی خان کے حکم کیا کہ لشکر حیدری خیمہ گاہ جدید سے لشکر قدیم کو پھر جاوے اور دیوان کو حاضر ہونے کا حکم لکھہ بھیجا سوداگرون اور بنجارون کو حکم دیا کہ اذوقہ و اسباب مایحتاج لشکر مین نواب نظام علی خان کے لیجائین جب

Marfat.com

نواب نظام علی خان نے مکتوب نواب حیدر علی خان کا پڑھا فوراً اپنی سپاہ کو حکم دیا تا ساز و سلاح جنگ کھول ڈالین اور نواب بہادر نے بھی اپنی فوج کو سلاح کھولنے کا فرمان دیا تب دیوان مذکور بڑی حشمت کے ساتھ سریرنگپٹن مین آیا اور دربار حیدری مین حاضر ہو بہت جلد امور وابستہ صلح کے طی کئے چنانچہ بہ قرار پایا کہ شاہزادہ کامگار ٹیپو سلطان نواب مخموغ خان کی بیٹی کو اپنے نکاح مین لوے اور نواب مخموظ خان بڑا بیٹا نواب انور الدین خان مرحوم کا جو شرعاً مالک و فرمان فرماے صوبہ آرکاٹ کا ہی اپنے سب حقوق نوابی کے اپنے داماد سلطان موصوف کو البتہ تسلیم و تفویض کر دیگا اور نواب حیدر علی خان اور نواب نظام علی خان اپنی افواج متفقہ سے نواب محمد علی خان اور ہواخواہون کو اُسکے مقہور کرینگے اور جب تک کہ فوج نواب نظام علی خان کی اُس مہم مین رہیگی نواب حیدر علی خان چھ لاکھ روپی ماہیانہ نواب نظام علی خان کو دیتا رہیگا اور تعین و مامور کرنے مین قلعہ داردن کے قلعجات مفتوحہ مین اختیار کلی نواب حیدر علی خان کو ہونگا اور عنان قلعہ داری وحکومت اُس مملکت کی نواب میر مخدوم علی خان برادر نسبتی نواب حیدر علی خان بہادر کے ہاتھ مین مفوض ہوگی تا وقتیکہ بلند اختر ٹیپو سلطان کی نیابت مین اُس صوبے کی حکومت پر مستعد و سرگرم رہے اور سلطان موصوف مالک تمام باج و خراج کا ہونگا اور میر مخدوم علی خان بعد وضع کرنے اخراجات ضروری حکم رانی کے زر حاصل اِس صوبے سے جس قدر باقی رہیگا سلطان موصوف کے خزانے مین بھیجیگا اور نواب رضا علی خان خلف نواب چندا صاحب مرحوم نے بھی تمام اپنے حقوق نوابی کو آرکاٹ و ترچناپلی و مادورا کے شاہزادہ بلند اقبال ٹیپو سلطان پر واگذاشت کیا لیکن نواب حیدر علی خان اور ٹیپو سلطان نے یہ التزام کیا کہ تمام مملکت تنجاور بعد معزول کرنے وانکے

Marfat.com

راجہ کو حکومت اُس ملک کی نواب میر رضا علی خان کو دِلے باسر بہا مین نواب
چندا صاحب مقتول پدر نواب رضا علی خان مذکور کے دیوین اور آخر دونون
نواب حیدر علی خان و نظام علی خان نے باہم اتّفاق و ہمراستانی اِس امر پر
کی کہ ہرگز ایک دوسرے سے نفاق و مفارقت روا نرکھین بلکہ باہم متّفق ہو
اِس باب مین بذل جہد کرین کہ تمام امور مندرجۂ عہد نامہ کے اتمام و انصرام کو پہنچائے
جاوین قبل تو ثیق اِس عہد نامے کے جسکے اتمام کا نواب محفوظ خان متعہّد ہوا
موکب ٹیپو سلطان کا نواب نظام علی خان کے ملاقات کے لیئے آمادہ و طیّار کیا گیا
جسکی تفصیل یہ ہی چھہ ہزار سپاہی گزیدہ یا طوپاس و چار ہزار سوار چیدہ
اور چھہ سو سوار فرنگستانی مسلّح و مکمّل اور جزو اعظم موکب خاصہ نواب بہادر
سے بھی اُسپر مزید کیا گیا بعد عہد نامے کے رکن الدولہ دیوان اپنے معسکر کو پھر گیا
اور نواب محفوظ خان بھی اُسکے ساتھ ہوا' روانہ ہوتے وقت ٹیپو سلطان کے
نواب نظام علی خان کی ملاقات کے لیئے نواب بہادر بہت ہی دلگرفتہ و پریشان
خاطر ہوا اپنے امیرون سے فرمایا کہ مین غدّاری و سنگدلی سے نواب نظام علی خان
کے بہت ہراسان ہون کیونکہ جس شخص نے طمع سے ریاست کے اپنے
بھائی کو مار ڈالا ہو دیکھا چاہیئے کہ میرے نور عین سے کسطرح پیش آوے اگر
اور کچھ نکرے فقط قید ہی کر رکھے تو اُس صورت مین مجبور ہو کر زر خطیر یا گرانمایہ
بہرہ ملک کا مجھے اُسکے استخلاص مین دینا پڑیگا حاصل کلام یہ ہی کہ مین اپنا لخت جگر
ایک ایسے ناہنجار کو سونپتا ہون جسکے قول کا تو کیا ذکر ہی قسم بھی قابل
اعتبار کے نہیں (یہ گفتگو اور بہت سے کام نواب حیدر علی خان بہادر کے برہان
و دلیل اِس امر پر ہین کہ نواب ممدوح کو فرزندون اور قریبون سے کمال
محبّت تھی) لیکن اُس نواب مہرپرور نے تقویت و دلجوئی پر نواب میر رضا علی خان

ونواب میر فیض اللہ خان کے جو واسطے مراقفت ٹیپو سلطان کے ماموز ہوئے تھے اور دونون شخص نے کفالت اس امر کی کی تھی کہ پیشتر اُس سے کہ اُسکے فرزند دلبند کو کوئی آصیب پہنچے وے دونون اپنے تئین فدا کرینگے اور اپنے سپاہیون اور سپہداروں کی بہادری پر بھی اعتماد کر کے سلطان کا جانا معسکر مین نواب نظام علی خان کے منظور کیا جب سلطان اپنے موکب مختصر کے ساتھ مقام سیناپٹن مین پہنچا سب فوج نظام علی خان کی خصوصاً انگریز کیا سپہدار کیا سپاہی جابکی وچستی فوج حیدری کی دیکھ متعجب رہے اگرچہ احوال سپاہ حیدری کا سابق سے سنا تھا پر خیال مین اُنکے نہین آتا تھا کہ ہندوستانی فوج ساتھ اِس نظم ونسق کے کوچ کریگی الغرض فوج کے لباس کی خوبی اور اسلحہ کی چمک اور سپاہ کی چستی دیکھ لوگون کی نظرون کو چکچوندھی لگ جاتی اور تزک وشکوہ سواری کا تماشائیون کو حیرت مین ڈالتی تھی سلطان کے خیمے مین داخل ہوتے ہی سلامی کی توپین سر ہوئین اور سپاہیون نے اپنے اپنے آیرون مین جا مقام کیا سپہدار لشکر نواب نظام علی خان کے واسطے دیکھنے افسران فوج حیدری کے آئے اور موکب موصوف کی عمدگی وشوکت وشکوہ کی بہت سی تعریف کی دوسرے روز نواب بسالت جنگ برادر نواب نظام علی خان سلطان موصوف کی ملاقات کو آباد کن الدولہ اور سب ارکان دولت نظامیہ بھی ساتھ تھے بعد ایک ساعت کے رخصت ہوے دوسرے روز سلطان نواب نظام علی خان کی ملاقات کو گیا اور نواب موصوف نے بہت سعی تعظیم وتواضع کے ساتھ ملاقات کی بعد طی ہونے لوازم رسم ومدارا کے نواب نظام علی خان نے فوراً باقی فوج انگریزی کو بھی رخصت کر اُن سے یہہ ظاہر کیا کہ اب ہوا خواہی وموافقت کے عہود درمیان ہمارے اور نواب حیدر علی خان

کے منعقد ہوے ہین اور کسیطرح کی نزاع و خصومت باقی نرہی اب تم لوگون کے نوکر رکھنے کی ہمکو کچھ حاجت نہین اور ہم گورنر مدراس اور کونسلیونکو لکھ بھیجینگے کہ وے کس مقام و سرحد تک پیچھے ہٹ جائین بعد منعقد ہونے عہدومیثاق موافقت و ہمدردانی کے نواب حیدر علی خان نے اپنے وکیل میناجی پنڈت کو جو مدراس مین تھا یک اطلاعنامہ بھیجا اور یہہ لکھا کہ اِس اطلاعنامے کو گورنر مدراس کے ملاحظے مین گذرانے مضمون اِس اطلاعنامہ کا یہہ تھا کہ نواب نظام علی خان اور نواب حیدر علی خان خوب آگاہ ہین کہ نواب محمد علی خان فن و فریب کی راہ سے مصدر اِس تمام زحمت و محنت کا ہوا جس سے تمام دکھن پریشان حال و مضطرب ہو رہا ہی اُسنے چاہا تھا کہ نواب حیدر علی خان کے ساتھ صف جنگ آراستہ کرے اِسلئے اب نواب نظام علی خان اور نواب حیدر علی خان نے اُسکو تمام ان مرز و بوم سے جو اُسنے شرعی وارثون سے غصباً چھین لی تھین محروم و بے بہرہ کیا اور دونون سرکارون نے اب ایسا مناسب جانا کہ انگریزون کو منع کرین کہ بعد پھر کبھو ملک نواب موصوف کی نکرین اور اُن فوجون کو جو حراست و حمایت قلعجات متعلقہ آرکاٹ یا دوسرے نواح منصوبہ پر نواب محمد علی خان کے انگریزون کی طرف سے متعین ہین بلا لین اور جو قلعجات و ملک نواب محمد علی خان نے انگریزون کے پاس عوض مبلغ زر گرو رکھا ہی نواب حیدر علی خان نے وعدہ کیا کہ یہ مبلغ مین ادا کرونگا ظاہر ہی کہ ایسے ایسے اظہار و اعلام جنگ سے جس مین بار تمام اخراجات کا دولت انگریزیہ کو خود بلا شرکت غیر متحمل ہونا پڑتا اُنکو خوب ہی مشوش و متحیر کیا ہوگا اِسواسطے کہ یہہ اظہار انگریزون کی طرف متوجہ تھا اور نواب محمد علی خان بیچارہ تو نہ لشکر رکھتا تھا نہ زر بڑی تدبیر ملکی انگریزون کی اُس زمانے مین یہہ تھی کہ جو امیر

امیران ہند سے نو سبع حوزۂ ریاست کی اپنے عزیمت کرتا حتی الامکان وے
اُسکے سدّ راہ ہوتے اور اُسکو باز رکھنے کہ مراد اُسکا استعلا دولت انگریزیہ
کے کارگزاران کے منصوبہ کا مانع ہو اور اُسی جہت سے اہل کار دولت
مدراسیہ ہمیشہ نواب حیدر علی خان سے جو طالب ترقی جاہ کا تھا خائف رہتے
تھے جب نواب نظام علی خان نے چار سرکارین شمالی اپنے ملک سے انگریزون
کو دین دولت انگریزیہ کے کارگزارون نے بارہ سو سپاہی فرنگستانی اور
ایک پلٹن ہندوستانی اپنی طرف سے لشکر مین نواب نظام الدولہ کے داخل
کیا اور اُنکے افسر کو جو جنریل اسمتھ تھا کہ نسل مدراس سے یہ لکھا گیا
کہ وہ فتوحات روز افزون حیدری سے نواب نظام علی خان کے دل مین بدگمانی
و وسواس ڈالے اور اشتعال دینے مین رکن الدولہ دیوان کو جنگ پر نواب
حیدر علی خان کے اور طمع دلانے مین اُسکو واسطے دستیابی خزائن و دفاین
بے شمار نواب موصوف کے سعی و کوشش کرے مقصود دولت مدراسیہ
کا اُس زمانے مین یہی تھا کہ فتوحات روز افزون حیدری کو توقف مین ڈالے اور
نواب حیدر علی خان اُس یورش و ہر متعلق میسور سے ملیبار کی طرف جو اُسطرف
باہر بالا گھاٹ کے ہی دست بردار ہو اور باقی ملک تصرف مین اپنے رکھے
غرض اس مین یہ تھی کہ حکومت ایسے شخص پر دل جنگ آور کی درمیان
ملک مرہٹہ اور کمپنی انگریز بہادر کے حائل رہے تا ملک سردار کمپنی کا تاخت
و تاراج سے مرہٹے کے بخوبی محفوظ رہے'

Marfat.com

اظہار پاکدامنی اور تبریہ کا قوم فرانسیس کے مداخلت سے جنگ حالي کے

بوشیدہ نرہے کہ اس جنگ مین جسکا اعلام نواب حیدر علی خان بہادر نے دیا جماعہ فرانسیس کو جیسا کہ انگریز گمان کرتے ہین کچھ مداخلت نتھی اور یہ خوب متحقّق ہی کہ حیدر علی خان یا کسی اُسکے منصبدار نے جماعہ فرانسیس کو جنگ حالی مین کبھو نامہ و پیام نہین بھیجا تھا بلکہ بعد منعقد ہونے صلح کے نواب حیدر علی خان و نواب نظام علی خان کے درمیان باب مکاتبت مفتوح ہوا اور بنائے مراسلت کی درمیان نواب بہادر و جماعہ فرانسیس کے دو مکتوب پر مبنی ہوئی ایک اُن مکتوبون سے نواب بہادر کی طرف سے لکھا گیا تھا اور دوسرا نواب رضا علی خان کی جانب سے اور یے دونون مکتوب بھیجنے کے لیے گورنر پانڈیچیری کو مردار رقشون فرنگستانی ملازم حیدری کے حوالہ کیے گئے تھے خلاصہ مضمون دونون خطون کا یہ کہ نواب بہادر نے اپنے مکتوب مین لکھا تھا کہ باوجود ہمارے لطف و مہربانی کے انگریز ہماری دولت کی تباہی و خرابی کے درپی ہوے تھے اور ساتھ انواع بندش و سازش کے نظام علی خان و جماعہ مرہٹے کے ساتھ ہمارے علی الرغم عہد و پیمان باندھا تھا چنانچہ افواج متفقہ نے ہمارے جوار و دیار پر یورش بھی کی تھی اور باعث اِس اتفاق و فوج کشی کا سواے لوٹ و تاراج کے اور کوئی امر نہ تھا لیکن ہمنے حکمت عملی سے نواب نظام علی خان و انگریزون کے عہد باندھے ہوئے کو توڑ دونون جمعیت کو پریشان کردیا اب نواب نظام علی خان اور ہم متفق ہوئے ہین کہ نواب محمد علی خان اور انگریزون پر لشکر کشی کرین چونکہ سابق حمایت و امداد مین جماعہ فرانسیس کے

Marfat.com

انھین دشمنون کے ہاتھ سے ہم نے کوشش کر پانہ پنجیری کو محفوظ رکھا تھا
اب ہم بہ چاہتے ہین کہ جماعہ فرانسیس اس جنگ بر حق مین ہماری
اعانت کرین اگرچہ ہم کو معلوم ہی کہ درمیان فرانسیسون اور انگریزون
کے اسی سنہ ۱۷۶۷ ع مین مصالحہ ہوا ہی لیکن جب تک کہ حکم پادشاہ
فرانسیس کا اس خصوص مین نہ پہنچے اگر فرانسیس ہمارے پاس کمک
بھیجین تو ہم ممنون ہونگے باقی امور سپہدار فرانسیسی کے مکتوب سے جسپر
ہم اعتماد رکھتے ہین معلوم ہوگا اور جو کچھ وہ ہماری طرف سے لکھے تم اُسکو ہمارا
لکھا ہوا جانو اور میر رضا علی خان نے اپنے خط مین یہ لکھا تھا کہ ہمارے خاندان
نے جس تاریخ سے کہ جماعہ فرانسیس نے پہلے ہندوستان مین بود و باش
اختیار کی تھی تمہارے ساتھ شرایط ارتباط کو مرعی رکھا ہی اور اُنھین کی ہواداری
مین میرا پدر بزرگوار مارا گیا اور میری والدہ ماجدہ مدراس کو اسیری مین
نقل کی گئی اور مین نے خود ہر طرح کا مال اپنا بہت برباد دیا اور رینولا ایک فرصت
حاصل ہوئی ہی. جسمین ہم متوقع ہین کہ مدد سے آپنے دوستون کے تلافی مافات
کر سکینگے اسی واسطے ہم کو اپنے ہواخواہان قدیم فرانسیسون سے
توقع بہ ہی کہ اِس بات مین اعانت و امداد دریغ نہ رکھین باقی امور خط سے
سپہدار فرانسیسی ملازم حیدری کے جو ہمارا محل اعتماد ہی واضح ہوگا اِن
دونون مکتوب کو منشی سپہدار فرانسیسی کا جو مرد معتبر تھا لے گیا اور سپہدار
فرانسیسی نے واسطے تصدیق اعتماد کے جو نواب حیدر علی خان و میر رضا علی خان
اُسپر رکھتے تھے ایک اپنا مکتوب بھی ساتھ دونون مراسلہ کے روانہ کیا تھا آغاز
اُس خط کا متضمن تھا عزیمت پر دونون نواب کے اوپر یورش سواحل کارومنڈل
کے اور چندی اور چگونگی پر دونون لشکر کے تفصیل کے ساتھ اور

نامہ نگار کی آگاہی پر حقیقت کار اور کم و کیف سے افواج انگریزی کے اور بعد اُسکے اس مین لکھا تھا کہ امکان سے باہر ہی کہ انگریز عناد سے اِس جنگ کے اپنے تئین محفوظ رکھین اِسواسطے کہ اگلی لڑائیان اِس طبقہ کی جس مین اُنھون نے فتح پائی ممالک شمالی ہندوستان مین اور طرح کی تھین اور یہہ لڑائی اور وضع کی کیونکہ وے لڑائیان حدود مین سواحل دریاے شور یا کنارے پر رود گنگ کے واقع ہوئی تھین جہان اذوقہ اور کمک وغیرہ تری کی راہ سے بہ آسانی اُنکو پہنچ سکتی تھی اور یہہ جنگ دریا سے دور واقع ہوگی اور قلعے محافظ جانبین کے میدان جنگ سے مسافت بعید پر علاوہ اُسکے یہہ کہ تمام مصالح جنگ سواردن کے لشکر پر موقوف ہین اور لشکر انگریزی بالکل اُن سے خالی ہی اور فوج حیدری ہرگز لشکر امیران ہندوستان کی طرح نہین جس مین ہر رسالے پر اختیار رسالدار کا رہتا ہی بلکہ تمام امور لشکر کے قبضہ اختیار و کفایت مین ایک شخص کے ہین اور اگر انگریز اپنے شب خون مارنے یا حملات ناگہانی کرنے یا دغابازی و خیانت پر سپہداران حیدری کے اعتماد کرینگے تو خطا پاوینگے کیونکہ زمام ایمنی و حراست لشکر کی میرے ہاتھ مین سونپی گئی ہی اور مین کمال وثوق و اعتماد سے کہہ سکتا ہون کہ انگریز کسی طرح کے حملہ دیورش ناگہانی سے فوج حیدری پر غالب نہو سکینگے اور خیانت و دغا جیسی کہ لشکرون مین ہندوستان کے اکثر ہوتی ہی لشکر حیدری مین زنہار اُسکا احتمال نہین کیونکہ کوئی سپہدار اُسکے سپہدارون سے رسالہ یا قشون اپنا نہین رکھتا ہی اور چونکہ حیدر علی خان اِس جنگ مین مظفر و منصور ہوگا جماعہ فرانسیس کو مطلقا کنارہ گیری امداد و کمک طرفین سے مناسب و قرین صلاح نہین اِس طرح کی بیگانگی اور کنارہ گیری دونون فریق کو ناخوش کریگی کیونکہ نواب بہادر و میر رضا علی خان نے درخواست کمک کی فرانسیسون سے عوض مین اپنے اگلے

احسان کے کی ہی اور نواب محمد علی خان نے اِس سبب سے سالہ
گملک کی جماعہ فرانسیسون سے کی ہی کہ موافق عہد و پیمان بندھے ہوئے مقام فونطنی
بلیو کے اُسکے نام پر نوابی آرکاٹ کی مسلّم ہوئی اِس صورت مین ایسا
مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ایک کمک مختصر فرانسیسون کی جانب سے نواب
بہادر کے پاس بھیج مدد شایستہ کا وعدہ کیا جاے اور وعدے کے وفا کرنے
مین اختیار ہی کہ یہہ عذر کیا جاے کہ باد مخالف آنے سے جہازی فوجون کی
مانع ہوئی لیکن جمعیت سپاہیان پانڈیچیری کی قلیل ہی اِس سبب مدد
بگرانمایہ بھیجنا ممکن نہین اِسقدر کافی ہی کہ کئی منصبدار و گولہ انداز پختہ کار
لشکر حیدری مین ملحق کیئے جاوین اور مشہور کیا جاوے کہ وے لوگ گورنر
پانڈیچیری سے بھاگ کر لشکر حیدری میں جا ملے اِس صورت مین کسیطرح
احتمال بدنامی کا نسبت قوم فرانسیس کے جو کاہش اقتدار انگریزون کی
ملک ہندوستان مین چاہئے نہین ہی اور یہہ خبر سگال یعنے سپہدار
فرانسیسی ملاحظہ کرنے سے عنوان اِس جنگ کے یہہ مصلحت جانتا ہی کہ
خدمت مین گورنر فرانسیس کے از راہ صواب اندیشی اور اندیبر ملکی کے
عرض کرے کہ استحکام کرنے مین پانڈیچیری کے جلد سعی کی جاوے اور
بالفعل خندق اُسکی صاف کر چند ضرب توپ برجون پر لگادی جاوین کیونکہ اگر
نواب بہادر اِس یورش مین پانڈیچیری کے نزدیک جائیگا اور اُسکو
بے حمایت و حراست پائیگا توزنہار پاس ورعایت فرانسیسون کے علم کی نکر تمام توپخانہ
و اشیای جنگی زبردستی سے لیلگا اور اُسکو عوض اپنی اعانت و کمک کا جو زمانہ سابق
مین جماعہ فرانسیس کے ساتھ کی تھی سمجھیگا و لیکن اگر کچھ بے حرمتی اور عدم مراعات علم
بادشاہ فرانسیس کی ظہور مین آویگی تو یقین جانتا کہ ہم لوگ فرنگستانی جو لشکر حیدری

Marfat.com

مین نوکرہین جماعہ سپاہیان قلعہ پانڈیچیری کے مددگار ہو افواج حیدری کے مدافعہ مین کوشش کرینگے اور خانمے مین اُسکے بہ دو امر مصلحت آمیز لکھے گئے تھے کہ چونکہ یہان عزم مصمم ہو چکا ہی کہ تمام نواح و دیار کرناٹک کا سوارون کی فوج سے تاراج و بیچراغ کیا جاے اِسلئے ضرور ہی کہ برنج وغیرہ خرید کر قلعے مین جمع کیا جاوے اور بھیجنا موشیرب یا دوسرے شخص کا جو نزدیک نواب کے قدر و اعتبار رکھتا ہو واسطے تجدید ملاطفت و خیرسگالی نواب بہادر اور اُسکے ہواخواہون کے مناسب حال اور شایستہ مقام جانا چاہیئے اِن مکتوبون کے پہنچتے ہی گورنر پانڈیچیری بہت خوش و مطمئن ہوا اور ترس و ہراس حیدری بالکل اُسکے دل سے رفع ہو گیا لیکن اِس سبب سے کہ کمپنی فرانسیس نے گورنر پانڈیچیری کو ساتھ کمال تاکید کے ہر طرح کی جنگ و جدال سے عموماً اور جماعہ انگریزون سے خصوصاً ممانعت لکھی تھی اِس سبب سے اُسنے جواب اِس مضمون کا نواب حیدر علی خان کو لکھا کہ جب موکب حیدری اِس حدود مین پہنچیگا ہرگز ادا کرنے مین لوازمۂ اعزاز و اکرام اور ارسال مین سنبر کے اِس طرف سے قصور واقع نہ ہوگا اور جناب نواب بہادر سے ہمکو بہت سی شرم ہی کہ ہم اپنے مین طاقت کمک بھیجنے کی مقابلے مین انگریزون کے نہین پاتے کیونکہ درمیان انگریز و فرانسیس کے درینولا عہد آشتی وصلح ایسا مستحکم و استوار کیا گیا ہی کہ اُسکو بدون حکم جدید بادشاہ فرانسیس کے ہم توڑ نہین سکتے اور دوسرے امور تفصیل طلب صیہدار فرانسیسی حضور عالی مین عرض کریگا مضمون جواب نامۂ رضاعلی خان بہادر کا بھی اسی طرح کا تھا پر جواب مین نامۂ سبہدار فرانسیسی ملازم نواب حیدر علی خان کے یہ لکھا تھا کہ آپ آیندہ ہم کو اس طرح کی مراسلت و خط وکتابت سے صاف رکھین اور قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ افواج متفقہ دونون نواب کی اِس

Marfat.com

جنگ مین انگریزون پر مظفّر و منصور نہونگی اور ہم اس جنگ مین مدد نہین کرسکتے
س واسطے کہ حکم موکّد ہمارے حاکمون کی طرف سے ہے۔ پہنچا ہی کہ ہم ہرگز خلاف
مین انگریزون اور نواب محمد علی خان کے متصدّی نہون اور تم سے ہم بہ التماس
کرتے ہین کہ حضور مین دونون نواب ذی اقتدار کے بہ سب حال تم عرض کرو
اور ہمارے اِباو انکارکی درشتی کو باب اعانت مین ساتھ چرب وشیرین زبانی
کے اُنکے دلون پر نرم کرو اور اِسکے بعد کوئی خط اِس باب مین صراحت کے
ساتھ نہ لکھو لیکن اگر ساتھ کنایہ و رمز کے معرفت موشبرم کے روداد سے اطّلاع
دوگے تو موجب ہماری خوشدلی کا ہوگا'

مختصر بیان حال لشکر و مملکت کا نواب بہادر کے جس
ہنگام مین افواج متّفقہ یورش کرناٹک پر متوجّہ تھین'

جب نواب بہادر نے مع افواج متّفقہ عزیمت یورش کی سواحل کرناٹک پر کی
واسطے رخنہ بندی ہجوم مخالفون کے ہر طرح کی احتیاط کو عمل مین لایا اور موافق
صوابدید سپہدار فرانسیسی کے ارادے کو طیّار کرنے ایک جیش جریہ
فرنگستانی کے جو سابق سے منظور تھا ملتوی رکھا کیونکہ نرت اِس قدر لوگ فرنگستانی
جمع نہو سکتے اِسلئے رائے صائب نے اُسکے بہ مناسب جانا کہ تمام سپاہ
فرنگستانی کو بلکہ منصبداران سپاہیان گرانتیاں وظوپاس کو بھی ہزّارون و دراگونون
وتوپخانون پر منقسم کرے اور اُنکو سرکردگی اِنھون پر دے کر واسطے مقابلہ
کرنے انگریزون کے مقرّر فرماے توپخانہ لشکر حیدری کا بہت ترا تھا اور
اسباب جنگ کے اِس مرتبے مین بکثرت تھے کہ فوج انگریزی اُسکا حشر

Marfat.com

حشیر نر کھنی تھی چون لشکر ہندوستانی مین ہر طرح کے سوداگر اور اہل پیشہ
ہمراہ لشکر کے ہوتے ہین اور وے جانور بار بردار مختلف رکھتے نواب بہادر نے حکم
دیا کہ سب جانور بارکش ایک ایک گولہ توپ کا لیجاین اور جو ابدہی اُسکی اُسکے
مالک سے متعلق رہے اور چون غرباو مساکین روزی طلب بھی ہندوستانی لشکر ون
مین رہا کرتے ہین نواب بہادر نے اُنھین اجازت لشکر کے پیچھے رہنے کی دی
تاہمیشہ لکڑی گھاس وغیرہ اشیاے ضروری جمع کر لشکر مین بیچا کرین اور
بہتون کو اُن مین سے واسطے ہموار کرنے راہ اور سرنگ دور آنے کے
لیئے نوکر رکھے اور ہر طرح کے ساز و آلات توپخانہ وغیرہ کے دُھرے لیئے
تاکسی نوع کا توقف طی کرنے مین راہ کے واقع نہو ساتھ۔ ہر ایک ضرب توپ
کے ایک ہاتھی مقرّر کیا چون حال اِن تعلیم کردہ ہاتیون کا گونہ طرفگی سے خالی نہین
اِسلیئے لکھا جاتا ہی کہ جسوقت کوئی توپ کو ہاتھی پر چڑھانے وقت بیل دم
لینے کو کھڑے ہو جاتے ہے۔ ہاتھی توپ کو اپنے پانون پر لیتا اور اگر نیچے اُتارنی
منظور ہوتی تو خرطوم سے توپ کو روک لیتا اور گرنے نہ دیتا اگر کہین توپ چلتے چلتے کسی
سبب رُک جاتی یا کسی زمین مین گڑجاتی تو ہاتھی چلانے اور اُٹھانے مین اُسکے
بیلون کی اعانت کرتا چنانچہ ایک منصبدار ثقہ نے جو میسور توپخانے کا تھا اپنا معاینہ بیان
کیا ہی کہ اتّفاقاً ایک توپ رک گئی تھی اور بیل باوجود زدوضرب کے اُسکے کھینچنے سے
پہلوتہی کرتے تھے اُس توپ کے ہاتھی نے ایک شاخ درخت سے توڑ کر اِسقدر بیلونکو
مارا کہ بیل چل نکلے اور جب توپ مورچے مین لگائی جاتی تو ہاتھی اُسکو بے تاٴید
بیلون کے رخنہ گاہ مین رکھدیتا ہرگاڑی ساز و سامان جنگی لیجانیوالی دو سو لقمے
بارود و گولے توپ کے اور بے شمار لوٹنے بندوق کے لیجاتی تھی ہر پلٹن کے
ہمراہ دو دو ضرب توپ جاتی نواب بہادر نے حراست وحمایت مین امور مملکت

Marfat.com

کے کوئی دقیقہ فروگذاست نکیا تاکہ غیبت مین اُسکے کوئی فساد کسی طرح کا خلل واقع نہو جب نواب بہادر نے مصالحہ موقّت جماعہ مرہٹے سے کیا اور عہد ہو اخواہی کا ساتھ نواب نظام علی خان کے استوار باندھا ہر طرح کی فکر سے فارغ ہوا اور خلجان دشمنان بیرونی کی طرف سے برطرف ہوا قوم ناٹر کے رئیسون کو اُن کی برد بوم خاصہ اُس شرط پر سپرد کی کہ خراج سالانہ سرکار حیدری مین پہنچاتے رہین اور تمام اپنی فوج کو حدود مالیبار سے اپنے پاس بلا لیا در بنولا ایک سانحہ ناگہانی جو اصلا نواب بہادر کے گمان مین نہ تھا ظہور مین آیا وہ یہ ہی کہ جب نواب کوئمبا تور سے دار الملک سریرنگپتن مین داخل ہوا اُسپر یہ نمنکشف ہوا کہ راجہ تندوراج نے اغواسے مفسدونکے جماعہ مرہٹہ اور انگریزون کے ساتھ خفیہ سازش کرکہ نسبت اُسکے بدسگالی کی بنا رکھی ہی اور اب وہ راجہ قلعے مین سریرنگپتن سے دو فرسنگ کے فاصلے پر اپنی جاگیر مین اقامت رکھتا ہی اِس بات سے نواب پریشان خاطر ہوا اور جاگیر تین لاکھ ہون سالانہ کی جو مدد معاش کے طریق پر اُسکو مقرّر کی تھی فرق کر راجہ کو نظر بند رکھا اب برسر مطلب آنا چاہیئے جب تمام اسباب جنگ کا آمادہ ہوا دونون لشکر نے کوچ کیا نواب نظام علی خان نے راہ اسکوٹہ کی لی اور نواب حیدر علی خان شہر منگلور کی راہ روانہ ہوا جب دونون لشکر قریب شہر کے پہنچے ظاہر شہر مین ڈیرے کھڑے ہوے نواب بسالت جنگ اور رکن الدولہ اور سب سپہدار و سرگروہ افواج کے جمع کیے گئے شورا ہوا رائے ارباب مشورہ کی اُسپر متّفق ہوئی کہ دونون لشکر کا کوچ اِتنے فاصلے پر عمل مین آیا کرے کہ ہر کارزار مین ایک لشکر دوسرے کی مدد کر سکے اور جب تک کوہستان سے دونون لشکر گذرین لشکر حیدری کا کوچ مقدّم ہو اور جب مملکت آرکاٹ مین پہنچیان تب

Marfat.com

سرمشورہ کیا جاوے کہ دونون لشکر باہم متفق ہو کر طرح جنگ کی ڈالین باجراجا لرین،

اظہار اِس امر کا کہ داستان نگار فرانسیسی نے جو
کچھ بزدلی وتدبیر جنگی نواب حیدر علی خان کی
اُسکے مشاہدے مین آئی نہین وہی لکھین ہین،

واسطے بیان کرنے عنوان و فطرت و کمالات حیدری کے شیوۂ جنگ و پیکار ہین، بیان کرنا حال ہر طرح کی جنگ کا جن مین نواب بہادر خود مشغول تھا یقین ہی کہ مفید ہوگا خاصہ بیان اُن لڑائیونکا جو جماعہ انگریز کے ساتھ ظہور مین آئین اور داستان نگار فرانسیسی نے بچشم خود مشاہدہ کیا خصوصیات اِس جنگ پر جو درمیان نواب بہادر اور جماعہ انگریزون کے سال ۱۷۶۷ اور سنہ ۱۷۶۹ ع مین واقع ہوئی حال اُس جنگ کا جو سنہ ۱۷۷۹ ع مین شروع ہوئی قیاس کیا چاہیے جس مین نامہ نگار فرانسیسی حاضر تھا اور اُسی سبب سے سرگذشت اِس جنگ کی اُسنے بالتفصیل بیان نہ کی کیونکہ مدرستہ روایات اِس جنگ کا بالکلیہ انگریزون پر منتہی ہونا ہی اور وہ شایستہ اعتماد نہین اِس لیئے کہ ایسی روایتین پہلے تو ہندوستان مین واسطے فریب دینے کارگزاران دولت برطنیہ کے ساختہ پرداختہ ہوتی ہین اور پھر دوبارہ فرنگستان مین موافق اقتضاے حال اور ضرورت کے مخدوع کرنیکو وہان کے لوگون کے آراستہ کی جاتی مگر مکتوب جنرل کوٹ کا اِس خصوص مین رنگ راستی کا رکھتا ہی جسکے ذریعے سے تھوڑے احوال پر نواب بہادر کے اُس زمانے مین اطلاع ہوئی اِس مین یہ لکھا تھا کہ نواب حیدر علی خان خداوند کنگاش و صاحب مشورہ ہی اور ماہ نومبر مین

Marfat.com

سنہ ۱۷۸۱ع کے اُسنے ایک ہی وقت چار قلعہ کو تنگ محاصرہ کیا تھا اگرچہ جنریل کوٹ مدراس سے اہل قلعہ کی مدد کے لیئے روانہ ہوا لیکن وہ خاطرخواہ اپنے مقصد کے انجام دینے پر قادر نہوا اور اِس سبب سے کہ قوت لایموت اُسکے لشکریون کو پہنچنا دشوار تھا مدراس کو پھر گیا اثنائے راہ مین فوج نے اُسکے ہمیشہ دستبرد سے سواران حیدری اور آتشباری سے اُسکے توپخانے کے بہت اذیت اُٹھائی اور کمال رنج پایا اگرچہ جنریل موصوف لکھتا ہی کہ اُسنے چار جنگ مرد آزمامین نواب بہادر سے لڑکر فتح پائی لیکن اُسنے کچھ حال اسیرون یا نشانونکا کہ فوج حیدری سے اُسکے ہاتھ آئے نہیں لکھا اور خانہ مکتوب مین جنریل موصوف نے یہ لکھا کہ ہم کرنیل کرافورڈ کو حضور مین کونسل مدراس کے بھیجتے ہین وہ راست و درست حال یہانکا عرض کریگا اس مکتوب سے جنریل کوٹ کے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جماعہ انگریز اِس جنگ کے درمیان ہراس سوءمآل اور فکر امور حال مین مبتلا ہوئے تھے اور متوقع ہی کہ جماعہ فرانسیس کی مدد سے تمام ملک آرکاٹ کا تصرف حیدری مین آجاوے از روی اخبار معتبر جو لشکر حیدری سے پہنچی حال مسخر ہونے چیتل درگ اور خصوصیات مجلس شورا کا جو حیدر علی خان کے آرکاٹ مین آنے سے قبل منعقد ہوئی تھی معلوم ہوا شورا اِس بات مین ہوا تھا کہ آیا فی الحال تاخت کرنا انگریزون پر مصلحت ہی یا بعد پہنچنے فوج فرانسیس کے جسکی انتظار تھی شق اخیر اصحاب شورا اور منصبداران فرنگستانی کو بھی پسند آئی لیکن ٹیپو سلطان کی راے مین پہلی شق صواب معلوم ہوئی کیونکہ اُسنے بیان کیا چونکہ نواب بہادر نے اکثر جماعہ انگریزون کو اپنے حملے و یورش کرنے سے تہدید کی ہی انقضاے ہمت وثبات یہی کہ پرورش اپنے سخن کی کر اُن پر ابھی یورش کرے انتظار فوج فرانسیس کچھ ضرور نہین سلطان موصوف نے ایسی دل گرمی و مردانگی سے

Marfat.com

اپنی راے پر دا ایستادگی کر تمام ارباب شورا نے اُسکی راے پر اتفاق کیا یہی شاہزادہ اقبال مند جنگ کو ہستانی مین جس مین کرنیل بیلی اسیر ہوا اور کرنیل فلیچر مارا گیا اور چند ہزار آدمی افواج انگریزی سے مقتول و اسیر ہوے اُسنے جب انگریزون کو بہ سبب اُرجانے عرابہ بارود کے پریشان حال پایا اپنے سوار ان جرّار صمیت اُنکے سر پر قضاے آسمانی کی طرح گر کر فیر و زو مظفّر ہوا تھا اور اُسی نے ہزیمت کلّی اُس لشکر کو دی تھی جسکا قائد کرنیل براٹی تھا فی الحقیقت سلطان ذی شان نے اسکندر رومی کی مانند اٹھارہی برس کے سن مین قہرا عادی و کرّو فرّ لشکر کشی کو شروع کیا،

بیانِ چگونگی ملک و حشم کی نواب حیدر علی خان اور اُسکے هوا خواهون کے اور خصوصیات ملک و لشکر کی جماعہ انگریز اور اُنکے هوا خواهون کے اُس عہد مین جب بناے جنگ کی درمیان دونون دولت کے قایم کی گئی

بہ روایت ہی اُس جنگ و جدال کی جو درمیان سال ۱۷۶۷، ۱۷۶۹ع کے واقع ہوئی اور جسے نامہ نگار فرانسیسی نے اپنی آنکھون سے دیکھا بہ حرب و قتال تواریخ ہندوستان اور مآثر مردمان ہند مین ایک بہرہ گران مایہ ہی کیونکہ اِسی جنگ مین انگریزون نے ہندوستان مین پہلی دفعہ ہندوستانیون سے صلح و آشتی طلب کی نامہ نگار مناسب جانتا ہی کہ قبل روایت کرنے خصوصیات جنگ کے حال مکنت و اقتدار اور شمار پیادہ و سوار فریقین جنگ جو کا اُس زمانے مین کہ مقابلہ دونون لشکر کا ہوا مجمل لکھے ممالک متصرّفہ حیدری اس سنہ ۱۷۶۷ع مین جب

Marfat.com

بنا ے جنگ کی انگریزون سے قایم ہوئی اِس تفصیل سے تھے مملکت میسور صوبہ بنگلور و منگلور جو پیشتر مضافات مملکت میسور سے تھا اور ساوندرگ چیتل درگ نندیدرگ گنگن گرہ رائدرگ وغیرہ وخطہ مالیبار یا کرناٹک جو تمام وادی و جبال پرانبور اور ترچناپلی سے مادورا اور ترا ونکور و سواحل ملیبار تک محتوی ہی شہر سرا شانور کرپہ کنول بالاپور کوچک کولار گرم کنڈہ مرزبوم بالاپور کلان ریاست کوچک بنگر کشنگیری گتی وبّاداری وحیدرنگر ہدھگیری رنجن گڈہ وغیرہ مملکت کنڑہ جو ممتد ہوتی ہی راس رامہ سے شمال کی طرف سرحد بیجاپور تک حکومت سواحل ملیبار و جزائر مالدیوہ، مملکت مین نواب حیدر علی خان کے ایک بہتری خوبی ہی کہ سب صوبے ایک دوسرے سے ملے ہوے ہین اور وہ سرحد دولت حیدری کی جو سرزمین حکومت انگریزی کے قرب مین ہی کوہستان اور تنگ درون سے مصون و محروس ہی اگر روایت عام پر اعتبار کیا جاوے تو مملکت حیدری ایک ہزار سے زائد قلعجات بڑے چھوٹے پر محتوی ہی اور جسقدر نامہ نگار نے دیکھے وے بھی بیشمار ہین ہر ایک قلعہ بزرگ مین دو طرح کی سپاہ حمایت و حراست کے لیے مقرر ہین ایک تو سپاہیان لشکری جو ہمیشہ بدلی ہوا کرتے اور ہرگز ایک جگہ مدّت تک متعین نہین رہنے پاتے اور دوسرے سپاہیان قلعہ دار جو ہمیشہ ایک ہی جا پر اقامت رکھتے ہین اور یہ فوج خانگی کے شمار و حساب مین ہین اور چھوٹے قلعجات کو بھی اِسی قسم کے سپاہی حراست کرتے اور جب کوئی واقعہ سانح ہوتا جس مین مدد کی ضرور ہوتی تو پہاڑون کی رعایا اور ملازم سلاح باندھکر قلعون مین کمک کو آتے اور ایسی جان فشانی حمایت مین اُنکے کرتے کہ بے محاصرہ شدہ بہ فتح قلعہ دشوار ہوتا اِن سب قلعجات سے جو جو

Marfat.com

قلعہ کے واسطے حمایت کے تاخت و تاراج جماعہ مرہٹے سے بنائے گئے ہین دے
برج خندق اور اکثر سنگین پشتون سے استوار و مستحکم کئے گئے ہین سب
مملکت حیدری کے قلعجات کی مرمت ہرسال ہوتی رہتی ہی اس ملک
مین تمام غلجات اور سب چیز بن ضروری اور ہر طرح کے جانور گائے بھینس
بھیڑ بکری ہاتھی کثرت سے پیدا ہوتے ہین پر گھوڑے اونٹ اکثر
دوسرے ملک سے لاتے مگر حیدر علی خان اپنے سلیقے خداداد سے
خیل خیل گھوڑے اور طقہ طقہ فیل پسند یدہ و بکار آمد روز جنگ و پیکار
کے موجود رکھتا علاوہ اُن گھوڑے ہاتیون کے جو استعمال مین سپاہیون کے
رہتے ہین ایک گلہ بیس ہزار گھوڑے اور ایک طقہ چھ سو ہاتھی کا ہمیشہ
دیہات پر چراگاہ مین رہتا حاجت کے وقت کام آوین اور کام مین ہرج نہو
نواب ہرگز خرید کرنے مین گھوڑون کے جنکو سوداگر دور دراز ملک سے
بیچنے کو لے آتے تھے قصور نہ کرتا اور موافق تندرستی و قوت گھوڑے کے
قیمت لگاتا اور اگر اثنائے راہ مین کسی سوداگر کا کوئی گھوڑا قضائے الٰہی سے مرجاتا
وہ سوداگر اُسکی دم اور کان کاٹ رکھتا جب نواب کے حضور مین آکر اُنھین
دیکھاتا موافق تجویز دوسرے سوداگرون کے نصف قیمت اسپ مردے کی سرکار
سے اُسکو مرحمت ہوتی اگرچہ نواب کو یقین تھا کہ انگریز جو فوج سوارون کی کم
رکھتے ہین ہرگز سپاہ حیدری کو فراہم لانے مین اذوقہ و علوفہ کے اطراف مملکت سے
مانع نہین ہو سکتے تو بھی ذخیرہ موفور جو جنگ و حرب اسراف طلب مین سرمایہ
استظہار ہوسکتا تھا موجود فراہم رکھتا اِس حرب کے وقت جسکا ذکر لکھا جاتا
ہی تمام سپاہ جنگی مین نواب حیدر علی خان کے ایک لکھ اسی ہزار سوار
و پیادہ تھے لیکن برا حصہ اِن سپاہ کا واسطے حفاظت و حراست کے قلعجات

وسرحات پر متعین تھا نواب بہادر نے واسطے جنگ انگریزون کے پچپن ہزار سپاہی سوار و پیادے جسکی تفصیل لکھی جاتی ہی اپنی تمام فوج مین سے منتخب کیے تھے اٹھارہ ہزار سوار چیدہ برگزیدہ اور اٹھائیس ہزار سوار مرھٹہ و پندارہ وغیرہ جن کا کام صرف جلانا لوٹنا دشمن کے ملک و فوج کا تھا اور دو رسالے خونخوار حبشی سوارون کے بانات سرخ کا لباس پہنے ہوے مسلح مکمل تھے اور پیادون مین سے بیس ہزار سپاہی تفنگچی اور وے پیادے جنکے سلاح بندوق و نیزے تھے اور سپاہیان فرنگ ملازم حیدری اس تفصیل کے ساتھ تھے دو رسالہ سوارون کا دو سو پچاس گولنداز اور اکثر منصبدار و توپندار و عملدار حوالدار قشون گران دیلون کے اور دوسری پلٹون مین بھی تقسیم کیے گیے تھے دوسرا جیش تھا سپاھیون کا جنکے سلاح ایسے تھے کہ ویسے اب فرنگستان مین مستعمل نہین ہین اور ایک جیش دو ہزار نفر زنبورچیون کا کہ دو دو زنبورچی ایک ایک شتر پر چڑھے اور ایک ایک شتر نال پلے دار ہر ایک اونٹ پر لگی ہوئی اس قسم کے سلاح فرنگستان مین بالفعل نہین اور ایک فوج بندوقچیان قدر انداز کی تھی جو سوارون کی پیرو رہتی یہ جیش اکثر وقت حرب اعدا پر کمین کشائی کے لیے کمینگاہ مین مخفی رہتی اور گولیون سے اعدا کے خرمن کو جلاتی فوج تفنگچی دس دس نفر مین ایک علم رکھتی تھی فی الحقیقت کثرت نشانون کی تدابیر جنگ سے ہی جسکے سبب مخالف کو کثرت فوج کی معلوم ہوتی ہی پانچ ہزار نفربان دار تھے ساخت بان کی اسطرح پر ہی کہ ایک آہنین چونگے مین بارود بھر کر ایک چوب دراز ہوائی کی طرح لگاتے ہین اُسکے فلیتے مین آگ دیتے ہی عالم ہوا مین مشتعل دو ہزار گز تک اُڑ جاتا ہی اور درمیان راہ کے جو نر و خشک پاتا ہی اُسے جلا دیتا اور

Marfat.com

جب کہین عرابے پر بارود کے جا پڑتا ہی تو عظیم ہلچل افواج مین اعادی کے
ڈالتا چنانچہ بعضے انگریزون سے یہ روایت ہی کہ جنگ کوہستانی مین جو بنام
جنگ بیلی مشہور ہی جس مین نواب بہادر نے فتح پائی تھی اِتفاقاً ایک
بان عرابے بارود پر جا گرا دفعۃً تمام گاڑیان بارود کی جل گئین اور صدر
اُسکا تمام لشکر کو پہنچا اِسی واقعہ ہابلہ سے انگریزون نے ہزیمت پائی
کیونکہ جسوقت بے عرابے جلے پیو خلطان فرصت وقت کو غنیمت جان جھٹ اپنے
سواردن کو لے انگریزی پیادون پر جا توٹا اور بازی جیت لی اگرچہ سپاہ
انگریزی بھی بانون کو سواران حیدری پر مارتی تھی لیکن اُنکے گھوڑے جو آتشبازی
سے لگے ہوئے تھے ہرگز نہین ڈرتے' قبل روانہ ہوتے فوج حیدری کے انگریزونکی
جنگ پر ایک جماعت عربون کی جنکا سلاح نیزہ وکمان تھا سربرنگپٹن مین آپہنچے اور
یے لوگ نہایت قوی وچالاک تھے نواب بہادر نے جانا کہ اِس جنگ مین
اُنکے ہتھیار بکار آمد نہونگے اِسلیئے اُنکو دو حصہ کر ایک کو لباس سرخ پہنا اپنی
رکاب مین رکھا دوسرے کو نیلا باناد ے منصبداران فوج فرنگستان کے حوالہ
کیا تاوے جسطرح مصلحت جانین اُن سے کام لین یے لوگ شیوۂ کماندازی
مین خوب ماہر وقادر اور نیزہ وکمان اُنکی بہت بڑی رنگین و مزین تھی لشکر مین
نواب نظام علی خان صوبہ دار دکھن کے جو اُس جنگ مین ساتھ نواب
حیدر علی خان کے ہمداستان ومتفق اور ظاہر مین ہوا خواہ تھا اگرچہ شمار کی راہ
سے لاکھ سوار و پیادے تھے پر اُن مین صرف چالیس ہزار مرد جنگی تھے بیس
ہزار سوار اور دس ہزار پیادے اور اِس دس ہزار مین سے شاید کہ
دو ہزار بھی اچھے بندوقچی نہ ہونگے کیونکہ بندوقین اُن کے پاس کسی کام کی نہ تھین
اگرچہ پیادون کی فوج کا سرلشکر عبد الرحمان خان مرد دلاور تھا پر بد حالی اور

تہیدستی سے اپنی فوج کے بہ سبب نہ پانے مشاہرہ ماہانہ کے بہت تنگ رہتا تھا اور سواران نوّاب نظام علی خان کے اصلا نہین چاہتے تھے کہ جان و مال کو اپنے لڑائی کے روز خطر مین ڈالین ہر سردار بالاستقلال اپنی فوج کا مالک تھا ایک اُن مین رام چندر نام سردار مرہٹہ اور تین نواب شانور و کڑپہ و کانور کے قوم افغان سے تھے اور ہمراہ لشکر کے ایک بڑی جماعت تاجرون اور نوکر چاکر امیران لشکر اور طایفہ وار وغیرہ عورتون کی تھی عرصہ لشکر گاہ افواج متّفقہ کا اِس جمعیّت سے بہت وسیع و فراخ ہو گیا تھا اور ازدحام عوام اُس قدر تھا کہ اگر نواب بہادر عزم و ہوشیاری نہ کرتا تو سب کو فوجین انگریزی بآسانی اسیر کر لیتین فوج نواب نظام الدولہ اگرچہ جنگ و پیکار کے کام مین کچھ بکار آمد نہ تھی لیکن اِس امیر کے ہمراہ ہونیکے باعث بہت سے امیر دکھن کے ہوا خواہ دولت حیدری کے ہو گئے تھے مگر نواب بہادر رکن الدولہ اور نواب نظام الدولہ سے ہمیشہ بدگمان و محتاط رہتا تھا کیونکہ غدر و بیوفائی اُن دونون کی اُس کے حق مین شکست فاش سے بتر تھی چنانچہ سردمہری کے آثار دونون امیرون مین جلد پیدا ہو گئے اُسکا باعث یہ ہوا کہ نواب نظام علی خان اور اُسکے سردار ہمیشہ اظہار ناداری کا کرتے اور نواب بہادر نہ چاہتا تھا کہ مکرّر درخواست کو اُنکی منظور کرے اور زر دینے مین اُنکے تامّل کرتا اور یہ سوچتا تھا کہ مبادا زر اور ہوا خواہ دونون کو کھو بیٹھے چنانچہ آخر کو ایسا ہی ظہور مین آیا کہ تمام ہم عہد و اتفقت سے اُسکے پھر کر متفرّق ہو گئے افواج متّفقہ کا توپخانہ بہت بڑا تھا جس مین ایک سو دس بڑی توپین تھین توپخانہ خاص حیدری بھی بڑا تھا اور سب توپخانون سے ساز و سامان مین زیادہ آراستہ تو یہی اُسکے سب فرنگستانی تھے نواب حیدر علی خان بہادر نے بعد مراجعت کرنے سواحل ملیبار سے چھ ہزار سپاہی نوکر رکھا تھا اور

Marfat.com

نواب محفوظ خان کو اِس جنگ مین اُنکا سپہدار بنایا اگرچہ محفوظ خان استحقاق سپہداری کا نہ رکھتا تھا پر نواب بہادر کے نزدیک یہ بات ثابت تھی کہ وہ مدرا کے لوگون کو جہان کا وہ سابق زمانے مین حاکم تھا حاکم حال سے منحرف کر سکتا ہی نواب محفوظ خان سر لشکری کے سلیقے مین قدیم سے بے بہرہ تھا اُسی سبب سے کرنیل بیگ جرمنی نے جو انگریزون کا نوکر تھا مرکزی بہرہ مین مدرا کے اُسکو ایکبار قید کر لیا تھا نواب بہادر کے حلقہ جہازات کو نارنگار نے حیدری افواج کے شمار مین نہین داخل کیا اِس حلقے مین صرف ایک جہاز جو قوم ڈانس سے کارگزاران حیدری نے خرید کیا ساتھ توپ کا تھا اور بیس جہاز چوبیس یا بتیس توپ والے اور آٹھ اُس طرح کے سفینے جنکو پام کہتے ہین اور اُن مین سے بعضون پر بارہ بعضون پر چودہ توپین تھین اور بیس سفینہ ایسے جنکا نام کالیوٹ ہی ہر ایک مین اسّی نفر سپاہی اور دو توپین تھین آغاز جنگ مین انگریزون کے ساتھ جمعیّت دریائی نواب بہادر کی اِسی قدر تھی جو بیان مین آئی فوج انگریزون کی اُس زمانے مین ہندوستان کے درمیان نوّے ہزار سے زاید تھی اُن مین سے آٹھ رجمنٹ پیادگان انگریزی کی تھین جنسے تین رجمنٹ ریاست مدراس پر اور تین حکومت بنگالہ پر اور دو ریاست بمبئی پر متعیّن تھین علاوہ اُسکے بارہ سو گولندازان اُن ریاستون پر تعین کیے گئے تھے اور ایک ہزار سپاہی سن و ناتوان جنکو جنگ و جدال مین کسی طرح کا صدمہ یا زخم پہنچا تھا واسطے حفاظت و حراست قلعجات کے مقرر تھے اور فوج ہندی چوسٹھ پلٹن جنسے بیس رجمنٹ ریاست مدراس پر متعیّن تھے جن مین چار سو فرنگستانی تھے اور باقی ہندوستانی جنمین اسمتھ کے ہمراہ پانچ ہزار مرد جنگی فرنگستانی اور دو ہزار پان سو سپاہی اور دو ہزار پانسو سوار جنمین

دو سو مرد فرنگستانی تھے اور بارہ سو ہندوستانی اور باقی سوار نواب محمد علی خان کے تھے جمعیّت اِن سواروں کی بہ نسبت سواران حیدری کے بہت ہی کم تھی اور بہ سبب عدم مشّاقی کے قواعد جنگ مین اور گھوڑون کی ناشایستگی کے باعث بالکل مقابلے کی طاقت سواران حیدری سے نہین رکھتے تھے القصّہ تمام فوج انگریزی جو واسطے حمایت وحراست آرکاٹ کے جمع کی گئی تھی جنود نواب محمد علی خان اور مرار راو مرھٹہ اور بعضے راجون کی فوج صحبت پچاس ہزار شمار کی گئی نواب بہادر کو اِس درمیان مین بہ ضرورت واقع ہوئی کہ خود واسطے دافعے اُس آٹھ ہزار سپاہی انگریزی کے جو ریاست بنبئی سے منگلور پر تاخت کیے تھے متوجّہ ہو'

بیان خصوصیات کا دونون لشکرکے
اور اظہار تفاوت کا اُن دونون مین

جنریل اسمتھ اس جہت سے اپنے حریف پر بالائی رکھتا تھا کہ سپاہ اُسکی آداب وقواعد سے رزم وپیکار کے ماہر وآزمودہ تھی اور بڑی جمعیت اُسکی فوج مین فرنگستانیونکی تھی جو لاکھون سپاہیان ہندوستانی پر بھاری تھے اور مظفّر ہوسکتے جسطرح سے اُس جنگ مین جو نادر شاہ ایرانی اور محمد شاہ ہندوستانی کے درمیان واقع ہوئی نادر شاہ نے تھوڑی ہی سپاہ ایرانی سے محمد شاہ کو جسکے ساتھ بارہ لاکھ سپاہ ہندوستانی تھی شکست دی تھی سوائے اِسکے جنریل اسمتھ کے ساتھ توپچی ومنصبداران انجنیر واسطے مدد کے موجود تھے اور جنریل موصوف خود بھی ہنر حرب وضرب مین کچھ کم نہ تھا ان جہات

Marfat.com

بالائی کے سبب جنرل موصوف کو مرتبہ یقین کا حاصل تھا کہ اگر میدان جنگ خاطر خواہ اُسے ملے اور ناخت تاراج سے سواران حیدری کے ایمن رہے تو وہ بیشک مظفّر و منصور ہوگا لیکن ان خصوصیات آیندہ مین پلّہ جنرل موصوف کا پلّے سے نواب بہادر کے مرجوح تھا ایک تو اُسکے سواروں کی قلّت جسکے باعث اُسے اضطرار کے رو سے مقام جنگ کا درمیان کوہستان کے ڈھونڈھنا پڑتا تھا تاحملون سے سواران حیدری کے محفوظ رہے دوسری یہ کہ بسبب کثرت سواران حیدری کے جو ملک پر تاخت و تاراج بھی کرتے اور سپاھیان نگاہ بان رسد کی بھی راہ مارتے تھے اُنکے مدافعہ پر وہ قادر نہ ہو سکتا تھا تیسری قلّت بیل بار بردار واسطے توپخانہ اور سامان جنگ کے جو بدشواری دستیاب ہوتے تھے اِسیواسطے جنرل موصوف اضطرار کی راہ سے توپخانہ اور اذوقہ واسباب ضروری سے فقط خفیف و قلیل ہی ہمراہ لیتا لیکن سخت دردسر اُسکو یہ تھا کہ ہر طرح کی مہم و امور جنگ مین اُسکو اطاعت حکم گورنر مدراس اور اُس کے کونسلیون کی کرنی ہوتی تھی اور چونکہ وے لوگ خصوصیات سے اُس ملک اور افواج حیدری کے ناواقف تھے اسطرح کے حکم جنرل موصوف کو لکھ بھیجتے جو صواب دید کے برخلاف اور اصول مقرّرہ جنگ کے مخالف ہوتے اگرچہ جنرل بہادر نے آغاز جنگ سے پہلے ہی سب مفاسد سے خبردی تھی تو بھی گورنر نواب بہادر کی تاخت و تاراج کے باب مین جنرل کو ملامت و سرزنش آمیز باتین لکھتا تھا اور چونکہ ہر طرح کے کام مین انگریزون کو فراہم کرنا زر کا منظور رہتا تھا اس لیئے تاجرون کے وسیلے سے جو اُنکے خانہ سازش رکھتے تھے مہیّا کرنے مین اذوقہ اور سامان لشکر و جنگ کے سعی کرتے اور اسباب ناگزیر لشکری بہم پہنچانے کے بہانے سے مدراس کے رہنے والو پر

نواع و اقسام کی بدعت و ظلم کرنے واسطے تباہ کرنے ملک اور جمع کرنے
ساز سامان سپاہ کے اُنھون نے دو حیلے ایجاد کیئے تھے ایک تو سپاہیان
فرنگستانی کے باب مین جنکو شراب دیسی روزمرّہ سرکار سے ملتی تھی بہر
مقرّر کیا تھا کہ عوض مین اُس شراب کے اُنکو رم ملے کیونکہ چون رم
جزیرۂ بیتاوی سے لائی جاوگی اُس صورت مین ذریعہ متفول واسطے
منفعت تاجرون کے جو اُنکے بھائی برادر دوست وغیرہ تھے مہیّا ہوگا دوسرا بیل
بارکش کے باب مین جنکی کوچ کے وقت لشکر کو بہت ضرورت ہوتی ہی
جب رعایاے مدراس بیلونکے دینے مین واسطے کھینچنے توپخانہ وغیرہ کے ابا
کرنے تو اُن بیچارون سے بزور بیل لے لیتے تھے اور چھ یا آٹھ ہون فی راس
قیمت واجبی کے دینے کی جگہہ اُنکو کرائے کے طور پر ایک ہون ماہیانہ دینا قبول کرکے
ایکہون اخبر مین پہلے مہینے کے مالک کو دینے اور دوسرے مہینے مین اُس سے کہنے کہ
بیل تیرا مرگیا ہے بیل جو اسطور پر مالکون سے لیے جاتے تھے دفتر اخراجات
کنپنی مین ہون لکھتے تھے کہ قیمت واجبی دیکر مول لیے گیے اِس صورت مین
ایک راس نرگاؤ کی ایک ہون قیمت ہوئی اور اگر بیل کا مالک اپنے بیل کی
حفاظت کے لیئے کوئی چاکر بھیجتا تو پانچ روپی شاہرہ اپنے پاس سے اُسکو
دیتا اِس حالت مین دیڑھ روپی مالک کا خارہ ہوتا تھا چنانچہ اسی تعدّی
کے باعث ملک مدراس مواشی سے خالی ہوگیا اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ
دیڑھ سو آدمی اور تمام اسباب لشکر کا بیلون کی جگہہ آدمی لیجاتے تھے اگرچہ سابق
لکھا گیا کہ جنرل اسمتھ واسطے تسخیر کرنے کئی موضع کے قلم دہندی سے
روانہ ہوا لیکن خصوصیات اُسکے ہنوز زبان مین نہین آئے اسواسطے کہ نامہ نگار
نے چاہا کہ تمام امور کو اِس رزم وپیکار اہتمام طلب کے ایک ہی روایت

مین سلسلہ بند کرے جس زمانے مین کہ نواب بہادر مہیّا کرنے مین اسباب
جنگ اور عہد و پیمان کرنے مین صاحب امیران ہم عہد کے متوجّہ تھا سپہسالار
انگریزی جنربل اسمتھ نے قلعہ نرپاتو رود انبارتی و سنگومن و کبیری پتّن کو
کہ ہر ایک قلعہ ساز و سامان حمایت و حراست کا جیسا چاہئے نرکھتا تھا مسخّر کرلیا
اور کشنگیری کو محاصرہ کیا اور اِس سبب سے کہ یہ قلعہ چھوٹے پہار پر واقع ہی
دو مرتبہ حملہ کرکے محاصرہ موقوف رکھا تیسرے حملے مین چوبیس جوان گرانقدر اس سے دوسرے
سپاہیون کے کام آئے اور وقت محاصرہ کرنے اِس قلعہ کے افواج متفّقہ نواب حیدر علی خان
نے اِس شتابی سے کوچ کیا کہ دوسرے دن شام کو اُس مقام مین پہنچی جو کوہستان
سے چار فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہی برابر راہ ویلور کے جو چار فرسنگ
پر کبیری پتّن سے جاری ہی شہر کبیری پتّن سات فرسنگ کشنگیری سے
اور قلعہ اُسکا رود پالر پر واقع ہی جنربل اسمتھ وسیلے سے جاسوسون کے
جو اُسکی طرف سے لشکر مین نواب نظام علی خان کے متعیّن تھے خبر روانگی
افواج متفّقہ کے بنگلور سے سُن جہت محاصرہ کشنگیری سے ہاتھ اُٹھا ایک مقام
پر جہان سے ویلور کی راہ سے عبور کرنیکو لشکر حیدری کے مانع ہوسکتا تھا دیرا
کیا بہ تدبیر جنربل بہادر سے بہت خوب ظہور مین آئی کیونکہ واسطے گذرنے
توپخانے کے صرف وہی ایک راہ تھی اور اِس سبب سے کہ لشکر انگریزی
مرکزی بہرے مین تھا اور کبیری پتّن عقب اُسکے جنربل بہادر کو اختیار شایستہ
حاصل تھا کہ وہان سے اُس راہ کی جنسے فوج حیدری گذر کرتی نگاہبانی کرے
اور وقت ضرورت صحیح و سالم وہانسے کنارہ گیر ہو اِس مقام پر نواب حیدر علی
خان نے ایک مجلس شورا کی جس کے ارکان سب امیر و منصبدار اور رکن الدّولہ
دیوان نواب نظام علی خان تھے جمع کی تا سب اہل شورا متّفق ہو تجویز کرین کہ

Marfat.com

تین راہون مین سے کونسی راہ سے گذر کرنا بہتر ہی اور نقشہ تینون راہ کا جس مین تمام کیفیت راہ کی لکھی ہوئی تھی اہل شورا کے رو برو رکھا تا اُسکے وسیلے سے ایک راہ کو ترجیح دے سکین آخر الامر اصحاب شورا کی راے اُسپر متفق ہوئی کہ راہ ویلور کو سپاہ انگریزی نے روک رکھا ہی اور راہ کشنگیری کی لایق گذرنے توپخانہ کے نہین صرف تیسرے راہ ینگنگیری کی قابل عبور کے ہی تب نواب بہادر نے ایک فوج کو اپنی سپاہ سے جیوش متفقہ کا ہراول مقرر کیا اور اُسکو یہ حکم دیا کہ دو ساعت صباحی کے وقت صف باندھکر جریدہ ینگنگیری کی طرف کوچ کرے افواج کرناٹکی وغیرہ پیشرو اُس صف کی تھین اور پیچھے صف کے سپاہی اِس وضع پر کہ آگے ہر ایک قشون کے ایک رجمنٹ گرانڈیلونکی پیچھے اُسکے رسالہ سوارن کا اور اُسکے پیچھے توپخانہ جسکے قابد دو ہزار بندوقچی و گرانڈیاں وگولہ انداز فرنگی تھے پیچھے سبکے دو رسالے سواران فرنگستانی نواب حیدر علی خان خود دو ہزار سوار خونخوار کے ساتھ داہنی طرف اُس پرے کے روانہ ہوا افواج انگریزی اِس نظم ونسق سے کوچ کے آگاہ ہوا سطلے مقابلے نواب کے اور تصرف مین لانے ینگنگیری کو نواب کے کوچ سے پہلے ہی روانہ ہوی لیکن موافق منصوبہ جدید نواب بہادر کے سپاہی فرنگستانی اور گرانڈیاں اور رجماعہ طوپاس اور پیچھے اُنکے توپخانہ اور دوسرے پیادے دست راست کی طرف پھرے اور جلد راہ ویلور کو متوجہ ہوے یہ چال نزدیک انگریزون کے نامتوقع تھی اِس مغالطے نے راہ انجام تک پایا کیونکہ سوارون کے رسالے اُس راہ سے جو دراز و تنگ و ہموار تھی گذر گیے اور پیچھے اُنکے گولنداز ان فرنگستانی اور تناوران تفنگچی نے بھی بسرعت تمام چار فرسنگ راہ طی کی جنریل اسمتھ نے احتیاط و ہوشیاری سے

Marfat.com

ایک گروہ پیادون کو نواب محمد علی خان کے اور ایک رسالہ سواران ہندوستانی کو مدخل مین اُس راہ کے متعین کیا تھا لیکن ناگاہ رسالے سواران حیدری کے راہ ننگبار کشنگیری سے گذر میدان مین نمایان ہوے سپاہ قلعہ دار پیرو اُنکے ہوئی اور انگریز جنود کو اپنے اُسی جگہہ چھوڑ جلد کبیر پیتن کی طرف روانہ ہوے اِس مین ہو دخان رسالہ دار سرگروہ سپاہیان فرنگ ملازم سرکار حیدری کے پاس آیا اور خبر دی کہ وہ کسی اعادی سے راہ مین دوچار نہوا تب سرگروہ سپاہ فرنگستانی نے حکم دیا کہ نو توپین اعلام کے لیئے تین تین ایک ایک مرتبہ سر کی جاوین اور یہہ درمیان اُس سپہدار اور نواب بہادر کے ایک اشارہ تھا اِس معنی پر کہ راہ مخالف سے پاک ہی نواب نے اِس اشارے کے دریافت کرنیکے مانعی حکم دیا کہ تمام لشکر ویلور کی راہ سے کوچ کرے اور خود بدولت مہ اپنے سواران خاصہ اُس مقام مین پہنچکر دیکھا کہ توپخانہ حیدری حمایت مین سپاہ بندوقچی کے آگے جاتا ہی جب جنریل اسمتھ نے یہہ خبر پائی کہ افواج حیدری ویلور کی راہ سے آگے گئی ناچار بسرعت تمام کبیر پیتن کی طرف کوچ کر وہان جا پہنچا مگر اپنا توقف کرنا وہان بھی مناسب نہ جان ایک جیش کو اُس مقام کی حمایت کے لیئے چھوڑ تریاتور کو روانہ ہوا تا اُسکی مدد کے لئے متصل ہی مستعد رہے اور اُس فوج بدرقے سے جسکے آنے کی مدد اس سے توقع تھی اور اُس آٹھہ ہزار مرد جنگی سے بھی جسکا قاید جنریل عود تھا جلد جاملے جنریل عود اُسوقت محاصرے مین قلعہ اھتور کے مشغول تھا چنانچہ بعد محاصرے پندرہ روز کے وہ قلعہ مفتوح ہوا جنریل اسمتھ کوچ کے وقت ایک سوار ھندوستانی سے اپنے چھوڑ آیا تھا تا وے جو وقایع اُسکی غیبت مین وہان واقع ہو اُنکی خبر دین تمام فوجین اور توپخانے حیدری ایک ہی روز مین اُس راہ سے گذر گئے اور نواب بہادر نے

Marfat.com

اپنے سوار دنکی جمعیت سمیت کوناستان سے عبور کرمیر مخدوم علی خان کو مع چار ہزار سوار جرّار روانہ کیا کہ افواج انگریزی کا تعاقب کرے اور کبیر پتن کو محاصرے مین لاوے'

محاصرہ کرنا افواج حیدری کا کبیر پتن کو ممدود کرنا راہ اخبار کو انگریزون پر اور تعاقب کرنا میر مخدوم علیخان کا جنود انگریزی پرجو ترپاتور کی طرف گئی تھی اور کمین کرنا مخدوم علیخان کا اور بچ جانا جنرل اسمتھ کا اُس مہلکے سے

موافق حکم حیدری کے میر مخدوم علی خان نے بچالا کی تمام کبیر پتن کو محاصرہ کر تمام راہون کو جو ترپاتور کو معسکر انگریزی مین پہنچتی تھین اِسطور پر مسدود کیا کہ ممکن نہ تھا کہ جنرل اسمتھ کو اُن سواردن کے وسیلے سے جنھین اخبار کے لیئے حدود کبیر پتن مین چھوڑ گیا تھا ایک خبر بھی پہنچے چنانچہ خبر لیجانے والے پکڑے اور خطوط جو اُنکے پاس نکلے وے سب حضور مین پڑھے گئے مضمون سے خطوط کے یہ بات متحقّق ہوئی کہ وہ بدگمانی کہ نواب حیدر علی خان دربارہ مراسلات پنہانی درمیان جنرل اسمتھ اور اکثر سرداران نواب نظام الدّولہ کے رکھتا تھا بر غلط نہ تھی اِس اثنا مین میر مخدوم علی خان نے مہم محاصرہ کبیر پتن کو ذمّے مین ایک سپہدار دوسرے کے سپرد کرترپاتور کی طرف بسرعت تمام کوچ کیا اور رات کو پیچھے ایک کوہ کے جو اُس مقام سے ایک فرسنگ پر واقع ہی پہنچا جنرل اسمتھ جب اپنے لشکر مین شام کو آیا اور کوئی خبر قلعہ دار کبیر پتن سے اور اپنے ہواخواہون کی طرف سے

Marfat.com

جو لشکر مین نواب نظام الدّولہ کے تھے اُسے معلوم نہوئی اِس بات کو آرام طلبی پر حیدر علی خان کے حمل کرا اپنے چاکرون کو اجازت دی کہ کل علی الصباح وے سب معہ بیل بارکش واسطے تلاش کرنے اذوقہ کے جاوین چنانچہ ترکے دے لوگ بموجب حکم بیل لیکر چلے میر مخدوم علی خان اُنکو دیکھتے ہی اپنے سواران غارتگر کو اشارہ کیا اور اُنھون نے آن کی آن مین اُس گروہ اذوقہ جو کو پریشان کردیا چونکہ یہ واقعہ قرب مسافت کے باعث قلعہ اور لشکر انگریزی سے بھی مشاہدے مین آیا ایک رسالہ ہزار سوار کا واسطے مدافعہ اُن غارتگرون کے روانہ کیا گیا غارتگران حیدری نے جو نہین سوارون کو دیکھا موافق اشارے کے اُس طرف کو بھاگ چلے جہ ہر مخدوم علی خان معہ سواران منتخب کمینگاہ مین منتظر بیٹھا تھا سواران انگریزی کے محاذی کمینگاہ کے پہنچتے ہی خان موصوف بلائے ناگہانی کی طرح اُن پر آ توٹا اور ہزیمت دے کر اُنکا تعاقب کیا اُن سوارون مین سے ایک جمعیت جو اپنے لشکر کی طرف بھاگ نہ سکی اور بزور روکی گئی تھی مراسیمہ ہو واسطے پناہ کے شہر کی طرف بھاگی سوار مخدوم علی خان کے بھی اُنکے پیچھے چلے گئے اور اُنکے ساتھی شہر مین جا داخل ہوئے اگرچہ قلعے سے آتشباری ہوتی رہی پر اُنھون نے شہر کو اپنے قبضے مین کر لیا تب جنرل اسمتھ نے جو سواران حیدری کو دیکھ طیار کرنے مین اپنی فوج کے مصروف تھا تو تم اسبات کا کیا کہ عنقریب دونون لشکر اُسکو درمیان مین گھیر لینگے اِس لیئے بہی مصلحت ہی کہ جمعیت پت اُس محلے سے باہر نکل جاوے اور اذوقہ لشکر کا جو بہر گیا تھا فراہم لاوے اور اِس مابین مین فوج جدید کے ساتھ بھی جسکی اعانت کی توقع تھی جا ملے چنانچہ اِنہین وجہون سے جنرل موصوف جس قدر نرگاؤ اور ساز و سامان بستر و دستیاب

ہو سکا فراہم کر سہ توپخانہ و اسباب و آلات جنگ قلعہ تر پاتور سے سنگومن
کی طرف جو سلسلہ کوہستان کوچک کے مرے مین واقع ہی مقابل پہاڑ بلند کے
جو متصل ترناملی کے گذرتا ہی اور جنجی کے پاس منتہی ہوتا برجناح استعجال روانہ
ہوا اور صحیح و سالم منزل مقصود مین پہنچا مگر اثنائے راہ مین ناخت و تہب سے
میر مخدوم علی خان کے بہت سی اذبتین پائین خان موصوف نے بہت سے
بیل لدے ہوے اور دو سو سوار کو گھوڑے سمیت جنمین چھ آدمی فرنگستانی تھے
جنریل کی فوج سے پکڑ لیا تھا اس ترکتاز سے مخدوم علی خان کے اور بند ہونے سے
راہ اخبار کے جو ہوشیاری اذ زدفونی سے حیدر علی خان کی ظہور مین آئی البتہ
جنریل اسمتھ پر ظاہر ہوا ہوگا کہ نواب حیدر علی خان امیرون اور لشکر کشون مین
ہندوستان کے کیسا سپہسالار سرفراز اور کفایت کرنے مہمات رزم و داوری
مین امور جنگ کے اپنے ہم عہدون سے کیسا ممتاز ہی جنریل اسمتھ اس گمان
سے کہ حیدر علی خان بدون محاصرہ کرنے کیتر پتن اور دانبادی کے جنکی سپاہ
محافظ البتہ راہ رسد کو لشکر حیدری کے قطع کریگی اسکی طرف متوجہ نہین ہو
سکتا ہی اور اس خیال سے بھی کہ وہ خود سنگومن مین جو پانچ فرسنگ ترناملی
سے ہی مقیم ہی جہان پشتی قلعے کی اور پناہ تالاب و ذخانے کی بھی ہی
عزم مصمم کیا کہ وہ اسی جگہ انتظار ورود کرنیاں عود بہادر کی کرے اور اسی
جہت سے کارگزاران دولت مدراسہ سے درخواست صدور فرمان کی واسطے
تلافی دونون انگریزی لشکرون کے کی'

پہنچنا نواب حیدر علی خان بہادر کا حوالی مین کبیر بیتن
کے جسکو سواران حیدری محاصرہ کر رہے تھے اور حکم
کرنا نواب کا واسطے یورش اور مورچہ بندی کے اور
امان چاہنا قلعہ والون کا بادیگر حالات

نواب حیدر علی خان نے اُسی روز شام کے وقت ویلور سے گذر کر کے کبیر بیتن سے ڈیڑھ فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا اور کبیر بیتن کو سواران حیدری محاصرہ کیے ہوے تھے نواب ایک پہاڑ پر جو کبیر بیتن پر مشرف تھا چڑھ گیا تا وہان سے شہر کا تماشا کرے دیکھتا کیا ہی کہ سپاہ حیدری نے گھرون مین آگ لگادی ہی اور شہر کے رہنے والے مستعد ہین کہ شہر کو چھوڑ قلعے مین پناہ لین نواب نے مضبط ارکو توپخانے کے حکم دیا کہ اسباب یورش طیار کرے اور کرنا ٹکی فوج دیوار شہر پر چڑھ جاوے ہرگز انگریز لوگ اسباب و مال اپنا شہر سے قلعے مین لیجانے نہ پاوین اِس مضبط ار نے بیس ضرب توپون سے جو پہاڑ کے پیچھے لگا رکھی تھین آٹھ ضرب توپ کو میدان مین لاکر باوجود آتشباری اُن توپون کے جنھین انگریزون نے شہر کی دیوار پر لگا رکھا تھا شہر کی خندق پر جا لگایا کرنیل قلعے کا اِس حملے سے ابتدا بے خبر تھا کہ فصیل قلعے پر ایک خیمے مین اپنے سپہ ارون کے ساتھ بیٹھا میز پر شیشے شراب کے چنے ہوئے ساتھ کمال فراغ خاطر و اطمینان کے سواران حیدری کا تماشا دیکھ رہا تھا کہ اس اثنا مین آٹھین آٹھ ضرب توپ کو محاذی دروازہ شہر کے لگا گولہ انداز ان حیدری نے سب سے پہلے خیمہ منصبدار انگریزی کو نشانہ بنا آتشباری شروع کر دی ایک آنمین سارا معاملہ برہم ہو گیا ع آنقدح بشکست و آن ساقی نماند ؛

بعد اُسکے شہر کے دروازے اور برجون پر گولہ زنی ہونے لگی اور سپاہیون نے جو ساتھ توپخانے کے تھے اپنے تین پیچھے کا ستون کی باڑ اور دیوار کے اور باغون کی خندق مین منہ کے بل زمین پر ڈالنا گولے گولیون سے توپ و تفنگ کے محفوظ رہین دو پہر دو ساعت کے وقت جب آتشباری شروع ہوئی قریب دس ہزار سپاہ اور اُسی قدر سواران غارتگر میدان مین منتشر ہو باغون اور خالی گھرون مین چھپ رہے منصبداران انگریز نے ایسا تماشا قبل اِسکے کبھی نہ دیکھا تھا یہہ خیال کیا کرتے لوگ جو کسی طرح کا سلاح جنگ اپنے پاس نہین رکھتے ہین شاید لوٹنے میوہ وغیرہ کے آئے اور گرد شہر کے پھر رہے ہین اور یہہ بھی خیال کرتے تھے کہ بعد شکست حصار کے فوج حیدری ہمّا کریگی اور اُس صورت مین اِسقدر فرصت حاصل ہوگی کہ اوائل شب مین شہر سے مہ اسباب قلعے مین بخوبی چلے جائین شہر کبیر بیٹن کے گرد دیوار یا فصیل ہی جسکے بروج سنگ سے تراشے ہوئے ہین اور ایک نہر فصیل کے نیچے جاری ہی تین پہر کے وقت سرداران افواج حیدری جو واسطے یورش کے مامور ہوے تھے مسلّح ہو اعلام کے لئے اس امر کے کہ وے یورش کرنے کو طیّار ہوے ہین آتش ضرب توپ کی دو شلک سے اشارہ کیا چنانچہ دوسری شلک مین یس ہزار مرد ہر طرف سے شور و غل کرتے ہوئے آتوتے ایک جماعت توندی سے پار ہونے لگی دوسری بانس کے زینے لگا خندق مین اُترنے بعضے برچھی برچھی لا تھمبان ہاتھ مین رکھتے تھے اور کتنے حلقہ آہنین اپنی اپنی دستارون کے کنارے مین باندھ کمند کیطرح کنگرہ حصار پر پھینکتے اکثر سپاہی نہایت اہتمام سے دروازون کو توپون سے توڑنے پھاڑنے مین مشغول ہوئے الغرض ایک تماشا قابل دیکھنے کے تھا انگریزون نے کیطرح کا قصد مقابلہ و مقاومت کا نکر قلعے کی راہ لی پچاس نفر سپاہیان

ہندوستانی اور ایک کپتان ایک لفٹن اُن سے راہ مین مارے گئے اور جو اِس چالش مین بھاگنے تھے رخت و لباس سے برہنہ کیے گئے لیکن اُس شہر کے اغنیا قبل اُسکے کہ انگریز اُس شہر کو محاصرہ کرین اور شہرون مین چلے گئے تھے، وقت شب کے مورچہ بیس ضرب توپ کا باندھا گیا جنکا گولہ بارہ بارہ سیر کا تھا اور علی الصّباح چھ بجے توپین چلنے لگین پوشیدہ نرسہ کر لشکریون کو نواب کے باندھنا دمدمے کا توپون کے لگانے کو اِن دو وجہون سے کچھ دشوار نہین ہی ایک تو زمین اُس ملک کی بہت سخت ہی اور دوسرے بلدار ملازم ہموار درست کرنے زمین اور اِسی طرح کے کامون مین) جیسے سرنگ کھودنا یا دمدمہ باندھنا) بہت چابکدست سپہداردن نے انگریزکے جو قلعے مین تھے دو مورچے سے جو نسبت بروج و دیوار قلعے کے بلندتر اور اُنپر توپین لگی ہوئین تھین گولے لشکریون پر مارتے تھے جنسے بہت آدمی مقتول و مجروح ہوے اِس مابین مین ناگہان سپہداری صبدری کے ذہن مین جو یورش کے لئے مامور تھا یہ گذرا کہ قدیم سپاہیون نے ہماری قوم سے اکثر قلعجات کو ضرب سے قرابینون کے فتح کئے ہین چنانچہ اِس خیال پر اُسنے دو سو سپاہی تفنگچی کو یہ حکم دیا کہ وے دیوار کے آسرے مین آتشباری کو عمل مین لاوین (آگے لکھا گیا ہی کہ یہ گروہ بندوقچی اچوک اور حکم اندازی مین نلے بدل ہین) چنانچہ گولیان اُنکی ایسی ٹھیک نشانے پر لگتی تھین کہ ایک ہی ساعت مین تمام آتشباری کو قلعے کی موقوف کر دیا دس یا بارہ توپچی اور بہت سے سپاہیون کو اُنکی اوّل ہی شلک نے گرا دیا چنانچہ عرصہ قلیل مین یہ نوبت پہنچی کہ قلعدار انگریزی اپنے بندوقچیون کو سامھنے ہونے سے منع کرتا جب کوئی شلک برقی توپ کی قلعے سے ہوتی کم سے کم ایک گولندازگولی سے مارا جاتا یا ایسا زخمی ہوتا کہ قابل کام کے نرہتا یہ آتشباری ایسی مصیبت بار ہوئی

Marfat.com

کہ موافق روایت خود انگریزون کے اہل قلعہ کو بفتوائے اضطرار اس پر لائی کہ صبح کو نو بجے بعد آتشباری تین ساعت کے آخر درجے مین علم سپید کو جو نشان کہ امان مانگنے کا ہی برپا کیا جب یہ خبر نواب حیدر علی خان نے سنی متعجب ہوا اور اوّلا راستی پر اُس امر کے وثوق نکر اپنے خیمے سے باہر نکل ایک پشتۂ بلند پر چڑھکر صورت واقعہ کو اپنی آنکھون سے مشاہدہ کیا تب سپہدار سربراہ کار یورش نے واسطے استمزاج صلح کے اہل قلعے کے ساتھ حضور مین حاضر ہو کیفیت مفصّل عرض کی نواب بہادر نے اُسکو اجازت دی کہ کسی امر سے جسکی انگریز درخواست کرین ابا و انکار نکرے اور جو وے مانگین دے موافق اِس حکم کے کپتان تم نے اجازت پائی کہ بلا فوج قلعے سے اُس حرمت کے ساتھ جو لایق مردان جنگ کے ہوتی ہی قلعے سے باہر چلا جاوے اور لشکر فرنگستانی ترپاتور ویلور آرکاٹ کی راہ سے مدراس کو روانہ ہو اور سپاہ ہندوستانی جہان اُنکا جی چاہے جاوین یا سلک مین سپاھیان حیدری کے منسلک ہون چنانچہ سب سوار و پیادے ہندوستانی سرکار مین نواب کے ملازم ہوئے اور یہ حکم دیا گیا کہ سب منصبدار و سپاہی اپنا اپنا رخت وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر وہ سلاح اور ساز و سامان جنگی اور ذخیرہ وغیرہ جو بادشاہ انگلستان یا کمپنی بہادر یا نواب محمد علی خان سے علاقہ رکھتا ہی گماشتگان دولت حیدری کو حوالہ کرین کپتان تم نے جب دیکھا کہ اُسکی تمام درخواستین قبول ہوتی ہین یہ ظاہر کیا کہ اذوقہ لشکری جو قلعے مین فراہم ہی مین نے اپنے روپی سے خرید کیا ہی اور مجھکو یقین نہین ہی کہ گورنر مدراس وہ روپی مجھے دیوے یہ اُسکا اظہار محض بے حقیقت تھا کیونکہ وہ اذوقہ بزور و جبر اُس مملکت کے رعایا سے لیا گیا تھا اور نواب حیدر علی خان نے جو انگریزون سے بابت اموال مخروبہ کے باز پرس مین

درگذر کی موجب اُسکا یہ تھا کہ اِس جہت سے دوسرے قلعے بسہولت انگریزون سے ہاتھ آوین،

ایلغار کرنا نواب حیدر علی خان کا بعد انتزاع کبیر پٹن کے منگومن کی طرف جہان جنریل اسمتھ انتظار کرنیل مود کی کررہا تھا تا اُنکی تلاقی سے مانع ہو اور جنریل اسمتھ کو جبرًا ترنا ملی کی راہ سے پھراکر ترپانور اور آرنی کی طرف متوجّہ کرکے وہان ایک میدان وسیع مین اُسکی فوج کو اپنے سوارون سے مغلوب ومقہور کرے اور گھوڑون کے سمون سے اونہین لکدکوب وپامال

جب نواب حیدر علی خان نے کبیر پٹن کو تصرّف سے انگریزون کے نکال لیا دوسرے دن دو ساعت صباحی کے وقت وہان سے کوچ کردہ ہر روز کو پالرمّدی پر آپہنچا پھر لشکر وبنگاہ کو حمایت مین سپاہ ناموظّف کے دہین چھوڑ اور سپاہ جنگی رودہ سے عبور کرپادے تو قطار باندھکے چلے اور سوار اُن کے ہراول ہوئے پیچھے اُنکے جمعیت سپاہ گرانتر یاون کی روانہ ہوئی توپخانہ وباقی سپاہ پیادون کی چند اول نہی افواج حیدری نے اِس ترتیب سے دس گھڑی رات تک راہ طی کی پھر دو ساعت تک ایک کشت زار مین دم لے قریب نصف شب کے وہان سے روانہ ہوئی جب سپیدہ صبح نمودار ہوا سوارا ان ہندوستانی وفرنگستانی سوارون سے میر مخدوم علی خان کے جو جنگل مین گرد لشکرگاہ انگریز کے پراگندہ ومنتشر ہو رہے تھے ملے سترہ روز کے عرصے سے رسالہ میر موصوف کا بدون خیمہ وخرگاہ اور بے اسباب ماہتاج وساز وسامان کے اُس جنگل مین

Marfat.com

شب و روز بسر کرتا تھا اور خان موصوف خود بھی اپنے سوار دن کا اُس حالت عسرت
مین شریک تھا اِس روداد سے بہ امر واضح ہوتا ہی کہ جیسی فوج ہندوستانی
اور سب ہندوستانی لوگ استراحت و آسایش دوستی مین مطعون ہین
فوج حیدری ویسی نہین بلکہ کمال درجے مین مشقت و محنت کی عادی اور نہایت
جفاکش پانچ ہزار گرانڈیل سپاہی جو توپخانے کو پیچھے سوارون کے لیئے آتے
تھے سترہ فرسنگ راہ چوبیس ساعت مین طی کر اُسی وقت مقام گاہ
مین پہنچے سپاہیان حیدری ہر طرح کی ورزش و چالش زحمت طلب
اور قواعد جنگ مین مشّاق و خوکردہ ہو رہے تھے کہ ایسی ایسی مشقتون کے
متحمّل ہو سکتے تھے مقام استعجاب کا ہی کہ ایسا توپخانہ سنگین جسکو بیل کھینچتے ہین
لشکر کے ساتھ اِسطرح جلد منزل مین پہنچتا تھا اگرچہ آگے توپخانے کے پیلدار راہ
کو ہموار درست کرتے جاتے تھے جنرل اسمتھ نے تصوّر کیا تھا کہ سنگومن
مین چند روز صدمات اعادی سے ایمن و بے خطر رہیگا اور اِس عرصے مین کرنیل عود
اپنی فوج کے ساتھ اُسے آملیگا کیونکہ اُسکے نزدیک یہ بات متحقّق نہی کہ تسخیر
کرنے مین کبیرپتن کے نواب کو کم سے کم اُسیقدر دیر لگے گی جسقدر خود
جنرل موصوف کو اُسی شہر کی تسخیر مین پیشتر لگی تھی لیکن نواب جلد تر اپنے
لشکر و توپخانہ سمیت اُسکے سر پر جا پہنچا اور میر مخدوم علی خان نے ایسی چوکسی
کے ساتھ اپنے سوار پیادون کو وہان منتشر کر رکھا تھا کہ وے تمام مداخل اور راہون
پر لشکرگاہ انگریزی کے متصرّف و قابض ہو گئے تھے نواب کا مرکوز خاطر یہ تھا کہ جب
باقی پیادے لشکر کے پہنچ لین تمام اپنے لشکر کو اُس میدان کی طرف جو درمیان
سنگومن اور ترناملی کے واقع ہی لیجاوے اور کنارے پر ندّی کے جو اُس
حدود مین بہت گہری ہی خود مقام کرے اور جنرل اسمتھ کو جو بحکم ضرورت

ترنا ملی کی طرف اُس مدّی سے عبور کرنا بڑی پریشانی مین دالے اور تلافی عسکر بن سے مانع ہو کیونکہ اِس صورت مین جنریل موصوف بفنوائے اضطرار راہ تریاتور وآرنی وآرکاٹ کی لینا اور اُن صحراؤن مین گذر کرنا جنمین جنگ کرنی نواب بہادر کے ساتھ بسبب کثرت اُسکے سواردن کے مورث سراسر زیان ونقصان فوج انگریزی کی ہوتی ،

خبردار کرنا رکن الدّولہ کا اپنے نقّارے کی آواز سے انگریزون کو نزدیک ہونے پر افواج حیدری کے اور کوچ کرنا انگریزون کا شتابی وہانسے اور تعاقب کرنا افواج حیدری کا اور متحصّن ہونا انگریزون کا ایک کوچے مین اور لڑنا فوج حیدری کا نشیبستان سے اُنکے ساتھ اور نوسو سپاہیون کا فوج حیدری سے اور تھوڑے سپاہیون کا انگریزی سے کھیت رہنا ،

دس ساعت صباحی کے وقت رکن الدّولہ نے خلاف چشمداشت نواب حیدر علی خان کے سرکردگی مین ایک بڑی جمعیت اپنے سواردن کے نقّارے کی آواز بلند سے جماعہ انگریز کو عمداً اپنے وہان پہنچنے سے آگاہ کیا اور احتمال قوی ہی کہ اُسنے پہلے ہی انگریزون کو حیدر علی خان کے فتح کرنے پر کبیر پٹن کو اور پہنچنے سے لشکر حیدری کے حدود لشکر گاہ انگریزی مین البتہ آگاہ کیا ہوگا کیونکہ انگریزون نے قبل دوپہر کے اپنے خیمے اُکھڑوا کر اُس مقام سے کوچ کیا اس خبر کو سن نواب فوراً اپنی سپاہ کو حکم مسلّح ہونے کا دیا چنانچہ سواران ہندوستانی وفرنگستانی نے حکم کے پاتے ہی جنگل سے نکل افواج انگریزی پر اپنے تئین ظاہر کیا اور دیکھا

Marfat.com

کہ وے ندّی کے کنارے جلد چلے جاتے ہین اور چاہتے ہین کہ اپنے تئین شتاب اُس کوھیجے پر جو اُنکے قریب تھا پہنچاوین سپہداران فرنگستانی جو واسطے ملاحظہ کرنے کیفیت کوچ انگریزون کے مامور ہوا تھا چگونگی سے اُسکے حضور مین اطلاع دی نواب نے سپاہ گرانتدیل اور رسالے سوارون کو حکم دیا کہ فوج انگریزی پر حملہ کرین اور سپاہیون کو جو پیچھے دور آتے نمایان ہوئے تھے دوڑنے اور حملہ کرنیکا حکم کیا اِس جنگ کی نامایبت نسبت نواب بہادر کے اِسی سے قیاس کیا چاہیئے کہ اُسوقت سپاہی بہ سبب طی کرنے بڑی مسافت کے نہایت خستہ وکوفتہ تھے تو بھی وے کمال جوش و دل گرمی کے ساتھ واسطے جنگ اعدا کے آپہنچے بہ حال دیکھکر انگریز حیران ہو گئے آخر کار لشکر انگریزی کوھیجے پر پہنچا اُسوقت اُس مین تین ہزار مرد جنگی فرنگستانی دس ہزار سپاہی ہندوستانی دو ہزار سوار موجود تھے تمام پیادے ایک صف مین اور انگریز سب مرکزی بھرے مین علاوہ اُسکے چھہ سو گرانتدیلون کی دو ٹکری تھی اور توپخانے مین چوبیس ضرب توپ قلب و جناح فوج مین لگی ہوئی اور ساتھ ہرقشون کے ایک توپ میدانی جمعیّت سوارون کی آگے اور پیچھے اسباب و آلات جنگی کے متعیّن تھی اگرچہ وہ پہاڑ بہت ڈھالو نہ تھا لیکن چھوٹے چھوٹے درختون سے جو باہم مشاجر تھے بالکل چھپا ہوا تھا پچیس قدم تک پیادگان حیدری اُوپر چڑھ گئے اور باوجود آتشباری توپ و تفنگ مخالف کے خوب ہی لڑے اور اتنی دیر تک اُس محل مرد آزمامین ثابت قدم رہے کہ دوسرے پیادے اُنکی مدد کو پہنچ گئے آٹھ یا نو سو پیادے جنکے قائد سپہداران فرنگستانی تھے میسرے پر صف انگریزی کے دو آمار دو ضرب توپ چھین لین لیکن ایک ٹکری نے فوج انگریزی مین سے جو واسطے کمک میسرے کے فی الفور پہنچی تھی

Marfat.com

سپاہ حیدری سے دونون ضربین مسترد کین اِس مابین مین طلیعہ شب نے آتشباری طرفین کو موقوف کردی'

بیت

ہوئی رات عالم ہوا سب سیاہ
ہوئی سست دونون طرف کی سپاہ

دونون فریق جنگی میدان رزم مین استراحت طلب ہوے اور واسطے جنگ دوسرے روز کے آمادہ و طیار ہونے لگے ساتھ دیکھنے اِس نامایمت حال اور مقام جنگ کے جس مین پیادگان حیدری فوج انگریزی سے ایسی مردی و پردلی کے ساتھ لڑے سب فرنگستانی جو ہندوستانیون کی شجاعت و جوان مردی مین بدگمان تھے حیران رہ گئے اور نزدیک جنریل اسمتھ کے بھی جان بازی ہندوستانیون کی پایۂ ثبوت کو پہنچی'

کوچ کرنا لشکر انگریزی کا رات کے وقت اُس مقام سے جہان لڑائی واقع ہوئی بعد دفن کرنے مقتولون کے اور زخمیون کو گاڑیون پر اُٹھا لیجانا اور بعض اسباب کو دریا مین ڈال دینا اور پہنچنا صحیح سلامت قلعہ ترنا ملی مین اور تعاقب کرنا نواب کا فوج انگریزی کو اور ترنا ملی سے ڈیڑھ فرسنگ پر پہنچ کر پرا کرنا'

گیارھویں رات کو ایسا معلوم ہوا کہ انگریزون نے چپ چاپ میدان جنگ سے کنارہ کیا نب نواب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ کوئی متعرض اور مانع اُنکا نہو مصلحت اِس مین یہ تھی کہ ہاری ماندی فوج استراحت کرتا زہ دم ہو' پھر سپیدہ صبح

Marfat.com

کے نمایان ہونے ہی سوار ان حیدری نے انگریزون کی فوج پر جو ہتھیار و سامان جنگی چھوڑ اپنے زخمیون کو گاڑیون پر ڈال روانہ ہو ئی تھی تاخت کی بعضے آلات باورچیخانہ جنریل موصوف کے اور دو صندوق سیجر منجملہ ساکن جنیوہ کے جو درمیان انگریزون کے محترم اور عہدۂ سیجر جنریل کا رکھتا تھا اُنکے ہاتھ لگے اور یہہ معلوم ہوا کہ انگریزون نے بہت ساز و سامان جنگی اور ذخیرے اذوقے کے مندی مین ڈال دیا تھا اُنکی گاڑیون پہ اپنے زخمیون کو لیجائین چنانچہ اُس مندی سے گولے اور چاولون کے بسنے نکالے گئے اور انگریزون نے واسطے مخفی کرنے اس امر کے کہ اُنکی طرف کے بہت لوگ مارے گئے ہمین لاشون کو دفن کر دیا تھا لیکن جلدی اور اندھیری رات کے سبب اکثر مدفون لاشین رد اردی مین کھلی رہ گئین لوگون نے طمع سے مال و لباس کے اکثر لاشون کو زمین سے اُکھیڑ جو کچھ پایا لے لیا اگرچہ سواران حیدری نے افواج انگریزیکا تعاقب کیا لیکن انگریز صحیح و سالم قلعہ ترناملی مین پہنچے مگر دو ضرب توپ اُن سے چھٹ گئی تھی اس جنگ سبک مین جو ترناملی کے قریب درمیان پیادگان انگریزی اور سواران حیدری کے وقوع مین آئی صرف ایک ہی آدمی فوج انگریز سے زخمی ہوا اسطرح جنریل اسمتھ اِس مہلکے سے صاف نکل گیا اگر نواب بہادر موافق اپنے منصوبے کے دوسرے کنارے پر مندی کے مقام کرتا تو بے شک جنریل موصوف سخت بلا مین گرفتار ہوتا نواب بہادر اِس تصور سے کہ انگریز عاقبت سے اُسکے بھاگ گئے خوش ہو کر آگے بڑھا اور ڈیڑھ فرسنگ پر اُس مقام مین ترناملی سے جہان بڑے بڑے پہاڑ اور درمیان اُس کے وترناملی کے ایک میدان عالیٰ تھا ڈیرا کیا چونکہ خیمہ گاہ حیدری اعادی کے مقام سے قریب تھا حزم و احتیاط کو کام مین لایا تا کہ ناخت ناگہانی سے محفوظ رہے

Marfat.com

تمام تیلون پر کچھ کچھ فوج حراست کے لیئے متعین کی گئی اور طلایہ سوار دنکا
بانون کے ساتھ سرحد ترناملی تک بھیجا گیا نا چھوڑنے سے بانون کے انگریزون کی
چالش پر اعلام دیتے رہین چنانچہ اِس چوکسی اور احتیاط کے سبب انگریز
کسی طرح سے لشکرگاہ حیدری پر ناخت نکر سکتے تھے اور جنریل اسمتھ
نے بھی ہرگز مناسب نجانا کہ (جبتک کرنیل عود معہ فوج آکر اُس سے ملے)
اپنے کو معرض اخطار مین جنگ نواب کے لاوے'

ضایع کرنا نواب حیدرعلی خان کا فرصت مانع ہونے کو تلافی سے
دونون فوج جنریل اسمتھ۔ وکرنیل مود کے اور مصاف آرائی
کرنا اُسکا ایسے مقام مین جہان فوج سوارون کی محض بیکار
تھی اور ملجانا اُن دونون فوج کا اور کوچ کرنا جنریل اسمتھ کا
ترناملی سے اور روانہ ہونا نواب کا اپنے سوارون سمیت ایک
راہ سے اور حیدری پلٹنین معہ توپخانہ دوسری راہ سے'

شایستہ حال و مقام یہ تھا کہ نواب بہادر ایک بھاری جیش واسطے صدّراہ
ہونے تلاقی حسکر بن کے متعیّن کرتا لیکن مشورت کے خلاف جو اِس
خصوص مین اُسکو دی گئی تھی نواب نے دونون لشکرون کو ملنے دیا اور
خود معہ فوج اُسی جگہ مقیم رہا اور محرّک جنگ کا اُس ناحیے مین ہوا جہان
سوار اُسکے محض معطّل تھے خصوصاً اُس وقت جب جنریل اسمتھ اپنے
لشکرگاہ کے بیچ ترچناپلی مین جو درمیان دو پہاڑون کے واقع ہی جنہیں
قلعے بنے ہوے ہین مقام رکھتا تھا اور مقدّمہ اُسکی فوج کا ایک بڑے تالاب

پر تھا جہان فوج غنیم کی سوا سے ایک راہ تنگ سے جو توپخانے و خندق کی حمایت مین تھی نہین پہنچ سکتی تھی مرکوز خاطر نواب کا یہ تھا کہ انگریزون کو اُن کے لشکرگاہ سے باہر نکالے اسی واسطے اپنے پیادون کو حکم دیا تھا کہ ظاہرا بہ ستور روزش و قواعد کے ہر روز نکالا کرین اور کبھو خود بھی ایک گوشے کے تئیں نکل اُسے جانا اسی طرح سے نواب نے فرصت وقت کو ایسا تلف کیا کہ جیش کرنیل عود کی فوج سے جنریل اسمتھ کے مل گئی اگرچہ فوج انگریزی پچیس ہزار تھی. حسین ساڑھے چار ہزار سپاہی فرنگستانی تھے لیکن جنریل اسمتھ ز نہار مناسب نہین جانتا تھا کہ میدان مین نواب بہادر کے ساتھ مصاف آرائی کرے بلکہ اُسکی یہی نیت رہتی کہ ایسے موقع مین نواب پر حملہ کرے جو اُسکے پیادون کے مناسب و ملایم ہو اور جہان سوارون حیدری کچھ کام نکر سکین چنانچہ اسی باعث اپنے لشکرگاہ کو چھوڑ علی الصباح ترناملی سے کوچ کر دو فرسنگ پر جا کے خیمہ کیا تا اُسکی فوج بنسبت سابق مقام کشادہ و فراخ مین رہے نواب بہادر نے جنریل کے منصوبے پر واقف ہو چاہا تھا کہ ایک دام فریب اُسکی راہ مین لگاوے مگر اِس راز کو اُسوقت کسی پر منکشف نکیا تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی چونکہ لشکر انگریزی کو عبور کرنے سے ایک میدان کے جو ہر طرف جنگل اور تپلون مین محصور تھا گزیر نہ تھا اِس لیئے نواب نے شام کے وقت اپنے توپخانے کے سردار اور سپاہیون کو حکم دیا کر دے سب اُس میدان کی طرف ایک مدخل وادی نما سے کوچ کرین اور نواب نے خود اپنے منصوبہ ناگفتہ کے موجب معہ رسالے سوارون کے دو بجے شبکو کوچ کیا اور اِن رسالون کے پرے کو صورت پر ایک کمان کے بنا اُس مقام کی طرف جو مشرف تھا

Marfat.com

اُس میدان پر لے چلا منصبدار ان قائد افواج پیادون نے روانگی سے نواب
کے آگاہ ہو ساعت معہود مین کوچ کیا اور اُنکو یقین تھا کہ دے نواب اور اُسکے
خاص سواردن سے میدان مین ملینگے لیکن جب منصبدار لوگ سہ فوج
پیادون کے اُس میدان مین پہنچے اور نواب اور سواردن کو اُسکے وہان
نہ پایا متحیّر ہوے تب جمعیّت پیادون کو پھیلا کر صفین جنگ کی آراستہ کین
وہ میدان اگرچہ ظاہر مین ہموار معلوم ہوتا تھا پر ایک ٹیلے بلند کے سبب جو
اُس مین واقع تھا دو بہرہ ہو گیا تھا یعنے منصبدار حیدری جو پیشتر پہنچے تھے اُس
ٹیلے پر چڑھکر دیکھا کہ جنود انگریزی ٹیلے کے پیچھے صفین آراستہ کیے ہوے
جنگ کے لیئے آمادہ ہین چون کہ منصبداران حیدر یکو حملہ کرنے کے باب مین
کچھ حکم صادر نہوا تھا اور کچھ خبر نواب اور اُسکے سواردن کی بھی نہ ملی
اِسلیئے منصبادرون نے اُس جا پر مجلس شورا منعقد کی اتّفاق سب رایون کا
اِس پر ہوا کہ سارے منصبدار اپنے افواج صحبت اُسی وادی نامدخل مین
پھر جا کر واسطے اپنے ایک مقام حصین حاصل کرین جبتک کہ جاسوس
خبر نواب کی یا حکم جنگ کا اُسکے حضور سے لاوین چونکہ انگریزون نے سنا تھا
کہ سواران حیدری کمین گاہ مین ہین آغاز شب تک آمادہ جنگ رہے آخر کار
اپنی لشکر گاہ جدید کو پھر گیے پیادگان حیدری بھی سہ توپ خانہ اپنی سنگنادہ مین
پہنچے اور نواب سہ سوار شب کو بہت دیر کے بعد دس فرسنگ راہ طی کر
بھوکھا پیاسا اُس مقام مین پہنچا نواب جانتا تھا کہ جنریل اسمتھ حیدری سواردن
کے کوچ سے بیخبر ہی اور خواہ نخواہ منخدع ہو کر قصد کریگا کہ پیادگان حیدری
پر جو ظاہرا استظہار سواردن سے نہین رکھتے حملہ کرے اِس صورت مین
حیدریونکو انگریزی لشکر پر تاخت کرنیکی فرصت بخوبی حاصل ہو گی چون ٹیپو سلطان

اس زمانے مین سترہ برس کے سن و سال مین حیدر نامدار کا دست راست اور اکثر قوم انگریز پر فتحیاب ہوا تھا نامہ نگار نے شایستہ اس مقام کے سمجھا کہ تھوڑا سا حال اُسکے جانش کا بھی بہان بیان کرے حیدر علی خان اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کے ساتھ کمال محبّت رکھتا تھا اور غیرت و بہادری سے اُسکے خوب واقف اور اُسکی نوجوانی کے سبب اُسکی جان عزیز پر بہت خاطر نشان و لرزان رہتا یہی سبب تھا کہ اُسکو اکثر واسطے حفاظت و حراست معسکر کے مامور فرماتا تھا اور میدان جنگ مین جانے کی اجازت نہین دیتا چنانچہ اس جنگ مین بھی سلطان موصوف موافق حکم پدر عالیمقدار کے پاسداری و حراست مین لشکرگاہ کے مصروف و مشغول تھا جبکہ فوج پیادگان حیدری لشکرگاہ مین پہنچی اور نواب بہادر اور اُسکے سواروں کی کچھ خبر معلوم نہوئی تب سلطان کو کمال پریشانی و تشویش پیدا ہوئی تمام سپہداروں کو افواج حیدری کے اپنے پاس بلا صورت حال کو اُنپر ظاہر کیا سبھون نے باتفاق یہ عرض کی کہ انگریزونکی فوج مین سوار نسبت سواران حیدری کے بہت کم ہین اس سبب سے وے لشکر حیدری پر شبخون نہین مار سکتے علاوہ اُسکے درمیان لشکرگاہ حیدری و مقام انگریزون کے مسافت دور دراز و راہ دشوار گذار ہی بدون اُسکے کہ دے نین فرسنگ راہ طی کرین اور اُس کوچہ تنگ سے جس مین سپاہ محافظ حیدری راہداری و حراست مین مشغول ہی گذرین شبخون ممکن نہین اہل مجلس ہنوز اسی گفتگو ہی مین تھے کہ جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ میر مخدوم علی خان بہادر سپہسالار لشکر جو اپنے سوارون کے ساتھ ہراول لشکر گاتھا معسکر حیدری مین داخل ہوا نواب بہادر نہایت زحمت کش و رنج بردار تھا کوفتہ و ماندہ کیہو نہو نا اُسی شب سپیدۂ صبح کے نمایان ہوتے ہی چار ہزار پیادے اور چالیس

Marfat.com

ضرب توپ کے ساتھ ترناملی کی طرف تاخت کی اور شہر کو مفتوح پایا لیکن جب قصد کیا کہ قلعے پر ہلّا کرے خبردار خبر لائے کہ جنریل اسمتھ فوج حیدری پر ہجوم لایا چاہتا ہی اِس خبر کے سنتے ہی ہلّا موقوف رکھا اور حریف پختہ کارسے اِس مقام مین جہان سوار بیکار رہتے صف آرائی مناسب نجان دوسرے روز وہان سے کوچ کیا کیونکہ وہان سے لشکر گاہ انگریزی تک اگرچہ مسافت چار فرسنگ سے زایہ نہ تھی بدون قطع کرنے ایک راہ تنگ کے جو دس فرسنگ سے زیادہ تھی پہنچنا ممکن نہ تھا آخرالامر نواب بہادر نے قریب لشکر نواب نظام الدّولہ کے جو پیشتر وہان ایک سبزہ زار مین پڑاہوا تھا دست چپ پر اُس لشکر کے خیمے استادہ کردائے ،

متّصل پہنچنا دونون لشکر جنگجو کا اور بند کرنا نواب حیدر علیخان کا راہ اذوقے کی لشکر براعادی کے اور قصد کرنا اُنکا عسرت وتنگی کے سبب اُس تنگی سے نکلنے کا اور حملہ کرنا لشکر کا پر نواب نظام الدّولہ بہادر کے اور خوف کرنا نواب حیدر علیخان بہادر کا بد انجامی سے اُسکے اور مانع ہونا حملہ کرنے سے ،

جب لشکر انگریزی کو سوار اور پیادون نے فوج حیدری کے چار دن طرف سے گھیر لیا اور سب راہین اور مداخل آمد و شد کے اپنے تصرّف مین لائے اذوقہ وساز وسامان جنگی انگریزون کو سوائے ترناملی کے کسی اور جگہ سے نہین پہنچ سکتا تھا فوج انگریزی بہت زحمت وتکلیف اُٹھانے لگی اس لیے کہ ترناملی مین سوائے ذخیرے چاول کے دوسری کوئی چیز مایحتاج موجود نہ تھی

Marfat.com

اور یہ سب خبر نواب بہادر کو وسیلے سے قاصد ان انگریزی کے جو لشکر
انگریزی سے مدراس کو خبر لیجاتے اور بموجب حکم نواب بہادر کے گرفتار
کئے جاتے اور دوسرے مخبرون کے جو خاصکر واسطے خبر رسانی کے مامور
تھے خوب تحقیق پہنچتی تھی وہین سے یہ باتین معلوم ہوئین کہ گورنر مدراس
جنرل اسمتھ کو معرض عتاب مین لایا اسلئے کہ اُسنے عوض مین شراب
متبرّی کے سپاہیون کو زر نقد دیا تھا اور یہ اسکو لکھ بھیجا تھا کہ اس باب مین
یہ امر کافی تھا کہ سپاہیون سے اسطرح پر کہتا کہ لشکر مین زر کی تنگی ہی
تمہارا وظیفہ سرکار سے مدراس کے ادا کیا جائیگا اور گورنر مدراس نے داکٹر
داروغۂ فوج کو لکھ بھیجا تھا کہ وہ تمام روداد لشکر انگریزی کی ہمیشہ گورنر
سمروح کو لکھتا رہے نواب بہادر نے جب معلوم کیا کہ انگریز عسرت و تنگی مین
پھنسے ہین عزم مصمّم کیا کہ اُنکی لشکر کو محاصرے مین رکھے اور ملک کو تاراج
کرے چون انگریز اِس حالت محصوری پر صابر نہ تھے اور چاہتے تھے کہ کسی
طرح اِس مقام نامایم سے باہر نکلین اُنھون نے دس بجے رات کو کوچ کیا اور
نواب بہادر کو جب معلوم ہوا کہ کوچ انگریزون کا لشکرگاہ کی طرف نواب
نظام الدّولہ کے ہوا تب اُسے سخت تشویش لاحق ہوئی کیونکہ بدگمانی اُسکی
مقدّمے مین خط و کتابت رکن الدّولہ اور انگریزون کے ایک اساس محکم رکھتی
تھی اور اِس جہت سے اُسکو اعتقاد تھا کہ نظام الدّولہ اُسکے ساتھ چندان
صاف نہین ہی اور درصورتیکہ نواب موصوف انگریزون کے ساتھ موافق
ہی تو سکر حیدری البتّہ درمعرض اخطار ہی اور اگر دونون ہمداستان نہین
ہین اُس صورت مین انگریزون کا تاخت کرنا لشکر پر اُسکے ہوا خواہ نواب
نظام الدّولہ کے بڑا سبب بے انتظامی و پریشانی کا اُسکے لشکر کے واسطے

Marfat.com

ہی اِنھین جہتون سے نواب بہادر نے اِس خصوص مین اپنے حیدرآباد
اہل شورا کو طلب کر اِس بات مین اُنکی راے طلب کی یہ مقرر ہوا کہ فو
حیدری فی الفور مسلّح ہو کوچ کرے اور انگریزون کو نواب نظام الدّولہ کے
لشکر کی طرف متوجّہ ہونے نہ دے اور یہ امر کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ لشکر
حیدری کو واسطے اتمام اس امر کے ڈیڑھ ہی فرسنگ کی مسافت طی کرنا
پڑتا اور انگریزونکو معسکر نواب نظام الدّولہ تک پہنچنے کے لیے چھ فرسنگ
نواب بہادر نے اِس اثنا مین اپنے منصبداران فوج فرنگستانی کو حکم دیا کہ راہ
فوج انگریزون کی روکین اور ایسی تدبیر کرین کہ وے پریشان ہو کوچ مین درنگ
کرین اور جبتک روز روشن نہ ہو لشکر نواب نظام الدّولہ تک نہ پہنچ سکین
اور فرمایا کہ دور سے اعادی پر آتشباری نکرین بلکہ جب دونون لشکر نواب و
انگریز کی قریب ہو جاوین تب جس قدر ہو سکے اعادی پر آتشباری عمل مین لاوین
اور باڑھ مار کے زمین پر لیٹ جاوین چنانچہ فوج حیدری نے اطاعت مین اِس
حکم کے سعی و کوشش کی اور انگریزون کو جبرًا اُسپر لائی کہ اُنھون نے
اپنی جناح کی سپاہ کو صف میانگی مین ملنے کو طلب کیا اِس خوف سے کہ مبادا
ہر سپاہ حیدری کے محاصرے مین گھر جاوین آخرکار جماعہ کالیرو نے آتشباری
شروع کردی انگریز بھی اپنی سپاہ کو مربّع شکل بنا کر لڑنے لگے دو ساعت تک
دونون لشکرون سے آتشباری عمل مین آئی لیکن طرفین سے کسی لشکر کو ضرر
نہ پہنچا جماعہ کالیرونی جو اب دہی انگریزی فوج کی قرار واقعی کی آخر دوپہر دو بجے
دن کے انگریزون نے دست چپ کی طرف کوچ کیا اور لشکرگاہ جدید مین ترناملی
کے نزدیک کنارے پر ایک بڑے چشمے کے جو دست چپ کی طرف واقع تھا
اقامت کی سامھنے انگریزون کے ایک پہاڑ بہت بلند تھا چار دن طرف ٹیلون اور

چھوٹے درختون کا احاطہ اِس طور پر تھا کہ اصلاً سوار وہان جا نہ سکتے تھے بعد ملاحظہ کرنے خیمہ گاہ جدید انگریزون کے نواب بہادر نے اپنے خیمے وہان سے اکھڑوا کر دوسری جگہ پر جو انگریزون کے خیمہ گاہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر تھی اِس وضع پر کھڑے کروائے کہ انگریز بدون مقابلہ کرنے ساتھ لشکر نواب بہادر کے نواب نظام اللہ ولد کے لشکر پر حملہ نہ کرسکین '

مامور کرنا نواب بہادر کا شاہزادہ ٹیپو سلطان کو پانچہزار سوار جرّار کے ساتھ واسطے غارت کرنے قرب وجوار مدراس کے بعد بدگمان ہونے نواب کے صبہدار فرنگستانی سے '

چونکہ اِس مقام مین سواران حیدری بیکار و معطّل تھے اور فراہم کرنا آذوقے کا دشوار ہوگیا تھا نواب والا فطرت نے یہ تجویز فرمایا کہ ایک بھاری جیش سوارون کی واسطے تسخیر کرنے گوڈیلور کے جہان کارخانہ انگریزون کا ہی اور جہان سے دو فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری واقع ہی روانہ کرے تا یے لوگ بعد مسخّر کرنے گوڈیلور کے سواحل دریا کو مدراس کی طرف پھر کر حوالی کو اُسکے تاراج و ویران کرین غرض اِس سے یہ تھی کہ کارگزاران دولت مدراسہ مضطر ہو افواج انگریزی کو واسطے اپنی حمایت کے پھر بلا لین اور اِس جہت سے نقصان عظیم کاروبار انگریزون مین واقع ہو جب پہلے یہ جیش سرکردگی مین ایک منصبدار فرانسیس کے جسنے یہ مشورت نواب بہادر کو دی تھی اور وہ تسخیر کرنے پر گوڈیلور کے اِس جہت سے کہ وہان کی خصوصیات سے خوب واقف تھا وثوق رکھتا تھا کوچ کرنے پر طیار ہوئی تھی تب

Marfat.com

ایک جاسوس انگریزی جو معسکر حیدری مین خفیہ رہتا تھا اور میر رضاعلی خان کے نزدیک جو مرد کو نادانستہ رشک و دو اس کا بندہ تھا بڑا اعتمادی قابو سے وقت پاکر میر رضاعلی خان کے ذریعے سے نواب بہادر پر یہہ ثابت کیا کہ تمام یہہ منصوبہ و ایجاد بے اصل و حقیقت ہی بلکہ منصبدار فرانسیس چاہتا ہی کہ اِس بہانے سے اِس جیش کے ساتھہ پانڈیچیری کو چلا جاوے کیونکہ وہان کے گورنر نے اِس منصبدار کو طلب کیا ہی یہہ خبر جو جاسوس انگریزی نے نواب کے خدمت مین ظاہر کی محض دروغ تھی صرف فریب مین ڈالنے کے لیئے اُسے مشہور کردی تھی لیکن اسمین شک نہین ہی کہ نواب بہادر بھی سپاہ فرنگستانی کو پانڈیچیری کے قرب مین جانے سے احتیاط واجب جانتا تھا اِسی واسطے منصبدار فرانسیس سے جو اس جیش کے ساتھہ واسطے تسخیر کرنے گوڈیلور کے جانے پر طیار ہوا تھا یہہ کہا اِس جنگ مین ہمارے پاس جمعیت پیادون کی بہت نہین ہی کہ واسطے تسخیر گوڈیلور کے تمہارے ساتھہ کردین اِس صورت مین مناسب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بالفعل یہہ تسخیر ملتوی رکھی جاوے لیکن سردست ایک جماعت سوارون کی بھیجی جاتی ہی کہ تخریب اُس ملک کی دروازے تک مدراس کے کرے اور اِس مہم کے لئے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کا سرکردگی مین پانچ ہزار سوار کے مقرر و مامور ہونا مناسب ہی یہہ سب سخن سازی نواب بہادر کی واسطے دلجوئی منصبدار کے تھی الحق کوئی امیر ہنر مین موم کرنے سنگ خارا کے اور نرم کرنے مین کسی وضع کے سخت و درشت انکار کو نواب بہادر پر فوقیت نرکھتا ہوگا آخرکار بعد اِس گفتگو کے سلطان نوجوان اُن رسالون کے ساتھہ اِس مہم پر روانہ ہوا اور ساتھہ اُس سرعت کے مدراس کی طرف تاخت کی کہ گورنر صاحب

Marfat.com

اور نواب محمد علی خان اور اُسکا بیٹا و کرنیل کال بلکہ سب صاحبان کونسل جو اُس وقت خیمے کے اندر کنپنی کے باغ مین تھے، گرفتاری سے اُس حادثے کی جو ناگہانی اُن کے سر آپڑا تھا شکل سے بچے، بڑی خیریت یہ ہوئی کہ ایک جہاز جو مقابل اُس باغ کے لنگر پر تھا اُنکی قسمت سے مل گیا، جسنے اُنکی کشتی حیات کو ساحل نجات تک پہنچایا نہین تو اُن کو اُس فضای آسمانی سے بچنا سخت مشکل تھا، اِس ناگہانی واردات مین اسقدر اُنھین گھبراہٹ تھی کہ گورنر اپنی توپی اور تلوار وہین چھوڑ کنارے نکل گیا، چنانچہ سارا اسباب وسامان حاضری کا اُس کی کلاہ و شمشیر سمیت لشکر سے سواردن کے ہاتھ لگا کیون کہ عادت اس کے صاحبون کا معمول ہی کہ ہرروز اطراف و نواح مین اُسکے ہوا کھانے کو نکلا کرتے ہین اور حاضری بھی وہات کے بنگلون مین کھاتے اگر نوکر فرانسیس جاسوس کا (جو انگریزون کی طرف سے نواب بہادر کے لشکر مین تھا اور جو بقصد اِسی نیت سے بھیجا گیا تھا کہ اُن کو اِس ناگہانی تاخت کی اطلاع کرے) بروقت پہنچکر اُنھین آگاہ و خبردار نکر دیتا، تو اِس جنگ مین گورنر اور اُسکے رفقا بیشک گرفتار ہوتے الغرض حیدری سواردن نے اُن کے پیچھے دھاوا کر اُن کے مدراس بھر جانے کی راہ کو روک لیا، نواب محمد علی خان جو بڑی سرگ سے بھاگا تھا، بہ سبب تیز رفتاری اپنے گھوڑے کی اُنکے ہاتھ سے بچ گیا، مدراس کا گورنر اگر اِس ہلڑ مین پکڑا جاتا تو یہہ گرفتاری اُسی کی خودرائی اور ناعاقبت اندیشی پر محمول ہوتی اِس لیئے کہ اُسکے رفقا ہنوز جمع نہین ہوئے تھے کہ گانودن کے لوگ مرہٹہ مرہٹہ فریاد کرتے ہوئے آئے (کیونکہ ساکنان حوالی مدراس نے سوائے مرہٹونکی تاخت کے ابتک اور کوئی بلا نہین دیکھی تھی) لیکن گورنر اور اور صاحب لوگ اِس شور و فریاد

سے اندیشہ مند ہونے کی جگہ سب ہنسنے لگے، مگر جب بہت سے لوگ اُنھین
فراریون کے آئے تو گورنر کو اُسکے ایک رفیق نے کہا مناسب ہی کہ
واقعے کی کچھ تدبیر کی جاے، اُسنے جواب دیا، اگر غنیم کے سوار مدراس کے
جوار مین سچ مچ آئے تو ہم کو پہلے اُسکے راہ کے قلعہ دارون نے خبر کی ہوتی
پس یہہ خوف و دہشت اِن بزدلون کی نامردی کے سوا اور کیا ہی، اِسی
واسطے، آج کی تاریخ سے مین حکم دیتا ہون اگر کوئی اِس طرح سے واویلا اور فریاد کرتا ہوا
ہمارے پاس آیا تو قابل تعزیر و سزا کے ہوگا، اِس حکم پر سب حاضرین نے جیسا
خوشامد گویون کا دستور ہی گورنر کی تحسین اور تعریفین کین، اتنے مین قصبہ
سنط طامس کے ایک گروہ نے کہ بہت سے اُن مین زخمی تھے، وہان پہنچکر
سرداروں اور اہالیون کے خاطرنشین کیا کہ اعدا شہر کو تاراج و غارت
کر رہے ہین، تب تو سبکے سب ترسناک ہو کر سہم گئے، اور بہ سبب
اعلام کے جو بروقت پہنچا تھا، اُنھین اتنی فرصت مل گئی کہ وان سے بھاگ کر
بچاو کے لیئے دریا کنارے جا چھپے، جب تک اُدھر پیو سلطان شہر مدراس
کے تاراج ولوٹ مین مشغول و متوجہ تھا، اُسی عرصے مین اُسکے والد بزرگوار نے انگریزی
پلٹن کے حالات کو اُس پہاڑی کے اُوپر سے جسکا ذکر سابق ہو چکا، ملاحظہ کر اُن
پلٹنون کو توپین مار کر درہم برہم کر دینے کا خیال کیا، اِسی منصوبے سے اُسنے
دوسرے دن تڑکے ہی اپنی فوج کو وہانسے کوچ کرنے اور کئی ضرب بڑی توپین
اُس ٹیلے پر چڑھا انگریزی لشکر پر سر کرنے کا حکم دیا، چنانچہ بہ امر بخوبی سرانجام

---

* سنط طامس نوم پر ملعینش کے ایک شہر کا نام ہی
اور جسمنت اُنکا ابتک بھی اُمیر پھرتا ہی،

Marfat.com

ہوا کیونکر خیمون کے اکھاڑنے اور کھڑے کرنے کی جہت سے لشکریون کو حیرانی ہوئی ' نواب حیدر علی خان نے مشاہدے سے اس حال کے خوش ہو کر حکم کیا کہ تمام توپخانہ اُس پہاڑی پر لیجائین ' غرض اُسکی ' اِس بات سے فقط تمکنت اور شان فوجکشی کی دکھلانی تھی ' کیونکہ اُسکے توپخانے کے اکثر گولے انگریزونکی لشکرگاہ تک پہنچ نہین سکتے تھے ' باایں ہمہ اِس حرکت سے اتنا ہی اُسے منظور تھا کہ انگریزون پر اُسکے لشکر کی کثرت ثابت و معلوم ہو اور بڑے بڑے توپخانے اور اُسکے کارگزاردونکی چالاکی اور تیزدستی کے دیکھنے سے اُنکے دلون پر خوف و رعب چھاجاے اِسی ارادے سے آپ بدست خاص توپچیونکو جو اپنا جوہر ہنر دکھلانے تھے ' اِنعام دے دے دوسرے سپاہیون کو سرگرم جنگ کا کرتا تھا ' نظام علی خان نہین چاہتا تھا کہ اِس کارزار سے اپنے کو الگ اور بیکار رکھے اِسواسطے اُسنے بھی اپنے رسالے سمیت آگے بڑھکر سواردن کو حکم کیا کہ انگریزونکی چھاونی کو چاردنطرف سے گھیرلین ' مگر تین گھنٹے تک اُسکی پیدل سپاہ نے انگریزکے پلٹن والون پر ' جن کو جنریل اسمتھ نے ایک پہاڑ پر کھڑا کیا تھا حملہ کیا انگریز اُنکے حملے سے ' اپنے بچاو کے واسطے گھبراہٹ کی مارے ایسی جگہ سے نکلے کہ وہان توپخانہ حیدری کا گویا اپنے کو لقمہ اور نشانہ پایا ' لاچار جب ایسی بلا کے منہ مین آپڑے ' تب کئی بار اُنھون نے اشارے کنائے سے جنریل موصوف کے نزدیک اپنا حال ظاہر کیا تاکہ وہ مع فوج جلد اُنکی مدد اور کمک کو پہنچے ' شام کی چار گھڑی کے قریب انگریز کا لشکر پرابانہ ہکر روانہ ہوا نواب بہادر نے جہت اپنے پیدل سپاہیون کو تو حکم دیا کہ وے معہ توپخانہ اُس پہاڑی سے اُترپڑین اور سوارون کو فرمایا کہ سب بہیئت مجموعی انگریزون سے مقابلہ کرین ' حیدری فوج ابھی صف باندھ نچکی تھی کہ نواب نظام علی خان کی کل پیدل سپاہ

Marfat.com

بد حواس ہو بھاگنے اور اِدھر اُدھر چھٹکنے لگی ' اور اُسکے سوار مان سوار نظام علی خان صمصت بے باکانہ انگریزون سے لڑنے متوجہ ہوئے ' اور اُن کے پیچھے نواب بہادر کا توپخانہ بھی روانہ ہوا ' لیکن بے لوگ رزمگاہ مین حیدری فوج کے متصل پرابندی نکر حیدری اور انگریزی لشکر کے بیچ مین آکر اُن دونون لشکر کے درمیان بالکل آڑ اور حجاب واقع ہوگئے ' انگریز ایک چشمے کے کنارے جو پہاڑ کے قریب تھا آگے بڑھنے کو تو بڑھ گئے ' پر گذر اُنکا ایسی راہ پر ہوا کہ کنکریون اور جھوڑ سے بھری ہوئی تھی ' انگریزی پلٹن مین دو توپخانے بنائی گئی تھین سوار دن کا رسالہ تو پیچھے ہراول مین اور توپخانہ بجاے ہراول کے تھا ' توپخانے کے لوگون کی آواز سے نظام علی خان کی سوارون کے دلون مین ایسا دھڑکا پیدا کر دے کمال حواس باختہ ہو حیدری لشکر گاہ سے پس پا ہو کر نکل بھاگے ' اُن کے نکلتے ہی لشکر حیدری مین ایک تہلکہ اور ہلڑ پڑ گیا ' نواب بہادر کے دل مین لشکر کی اس بد انتظامی سے ایک اندیشہ اور کھٹکا پیدا ہوا ' اور اتفاق کے باب مین تو گویا بدگمانی اور عہد شکنی کا خیال ظہور مین آچکا تھا ' اب اس بات کا بھی دغدغہ اُسکے دل مین پیدا ہوا کہ تا دمتیکہ وہ انگریزون کے ہٹانے اور دفع کرنے مین مشغول رہیگا بے بے غیرت بھگوڑے اُسکی چھاونی مین لوٹ پاٹ مچادینگے ' اور بڑا وسواس اُسکو رات کے آجانے سے ہوا ' جب نظام علی خان کی فوج جو انگریزون کی چھاونی کا حجاب اور اوٹ تھی منتشر ہوگئی تو ایسا معلوم ہونے لگا کہ انگریزی لشکر ہیئت مجموعی سے صف بندی کر آگے بڑھا چلا آتا ہی اور سوار اُن مین بطور ہراول کے نمودار دکھائی دیتے ہین ' حیدری توپخانے سے جو پیدل فوج کے آگے تھا اتنے گولے چلے کہ حملہ کی جانب کے بہت لوگ مارے پڑے ' پر

Marfat.com

اسلیئے کہ کثرت آتش باری سے جو اُس پہاڑی کے اُوپر عمل مین آئی تھی ' سارا اسباب لڑائی کا بیکار گیا تھا بڑی بڑی حیدری توپین اب بیکار تھین ' بناچار سوارون کو یہہ ارشاد ہوا کہ خنیم کے لشکر پر ٹوٹ پڑین ' حکم ہونے ہی ہندوستانی اور فرنگی سوارون نے حملہ کرنے کی نیّت سے گھوڑے اُٹھائے ' لیکن انگریزون کی طرف سے توپ و تفنگ کی ایسی بوچھاڑ تھی کہ تھہر نسکے ' جب نواب بہادر نے دیکھا کہ شام کا وقت عنقریب پہنچا اور رات کو انگریز کے پیدل سپاہی خوب کوشش اور جان فشانی کرسکتے ہین ! سواسطے میدان جنگ سے کنارہ کیا ' ایک چھوٹی توپ انگریزونکی جسکے بیل مارے پڑے تھے حیدریونکے ہاتھ لگی ' اِس لڑائی مین حیدری فوج کا کوئی امیر (سوائے ایک پرتگیس کے جو تفنگچیون کا عہدہ دار تھا ' اور ایک دوسرے سوارے کے یہ دونون بہت ہی زخمی ہوگئے تھے) انگریزون کے ہاتھ نہ لگا ' باقی مجروحون کو لشکر کے ساتھ لے گئے ' دونون (یعنے حیدری اور نظام خانی) لشکر کے مقتولون کا عدد چار سی سے زیادہ نتھا ' انگریز نواب بہادر کا پیچھا کرنے مین سرگرم تھے ' مگر چونکہ اُسکی چھاونی درمیان دو پہاڑون کے واقع ہوئی تھی ' اور راہ مین ایک چشمہ اور دو پہاڑی بھی تھی ' وبرتقدیر تعاقب ' لامحالہ اُسی راہ ہوکے اُنھین جانا پڑتا ' ناچار اُس چشمے کے اُوپر سے فقط کئی گولے حیدری فوج کی طرف مارکے بس کیا ' نواب بہادر نے جب اپنی چھاونی مین آکے اُسے برہم درہم پایا ' کیونکہ اُسکے درمیان سے نواب نظام علی خان اور اُسکے سپاہی اپنے حبسون کو چھوڑ نکل بھاگے تھے ' اسلیئے اپنے پیدل سپاہیون کو بعد اِسکے کہ چھوٹے چھوٹے قلعون مین اُنکی سکونت و اقامت کی جگہہ مقرر کردی تھی یہہ ارشاد فرمایا کہ توپخانۂ حیدری اور لشکر کا سامان عقب اُس مورچے کے جو سر دست

بنایا گیا تھا لیجائین، چنانچہ یہہ امر شتابی عمل مین آیا، نواب بہادر مقام کے واسطے مکان (جہان لشکر اُسکا اعدا کے تاراج سے محفوظ و سلامت رہ سکے) ٹھہرانے اور احتیاط کرنے کا ایک ایسا خاص سلیقہ رکھتا تھا کہ اُسے اِس مادّے مین جنرل اسمتھ کہ وہ بھی اِس کام مین کامل تھا، نہایت تعریف کرتا، ترنا ملی کی لڑائی سے پھرتے وقت، نواب بہادر کی منزل گاہ مین پشت کی طرف سے کوئی راہ منتہی، بجز ایک تنگ گذرگاہ کے جسّے گذرنا ایک چھکڑے کا مشکل تھا، یہان دو راہین تھین، ایک تو جو نظام علی خان کی لشکرگاہ کو گئی تھی اسی طرف سے لشکری سازوسامان جاتا تھا، اور بہت لشکریون نے داہنے ہاتھ کا راستا لیا جدھر سے نظام علی خان بہادر کا بھی لشکر کمال بے انتظامی کے ساتھ توپخانے سے ملا جلا چلا جاتا تھا، اِسی بد انتظامی نے توپ خانہ حیدری کو کوچ سے باز رکھا، ہرچند آگے جانے کے واسطے مشعلون کی روشنی کر بہتیری کوشش اور تدبیر بن عمل میں آئین، آخر کچھ نہ بن آیا بجز اسکے کہ ایک رسالہ بھیجین تا اُن لوگون کو جو پہلے کوچ کر گئے تھے، آگے بڑھنے سے باز رکھے اور اِسکی تاکید کرے کہ اثنائے راہ مین جو کوئی جہان کہین ہو فجر تک وہین ٹھہرا رہے، بھور ہوتے ہی سررشتہ راہ کا پھر ہاتھ لگا جب نظام علی خان کی فوج میدان مین پہنچی تھی، اگر ایسے وقت جنرل اسمتھ اپنے بدل سپاہیون کا لشکر روانہ کرتا تو بیشک غنایم فتح کے بہت سے اُسکے ہاتھ لگتے، کیونکہ نظام علی خان ہزیمت کے بعد، اپنی چھاونی مین آتھ ضرب بڑی بڑی توپ چھوڑ گیا تھا، چنانچہ بعد اُسکے جانے کے حیدر علی خان نے اُسکے توشے گاڑیون کو مرمت کرکے چاندی کے باسن اور اور اُسکی بیش قیمتی چیزین جو راہ مین چھوٹ گئین تھین، اُسے بھیج دین، نواب بہادر صبح ہوتے ہی میدان کارزار مین اپنی فوج لیکر نظام علی خان کی جگہ

Marfat.com

صف باندھ کھڑا ہوا پیدل سپاہی تو اُسکی پہلی صف مین تھے اور سوار دوسری مین جب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ میدان مین آچکا، وہ اپنے لشکر سمیت اِس ارادے سے کہ تنومند اور ہمّت کے پورے سپاہیون کو ہمراہ لیکے فوج کا چنداول بنے پیچھے کو پھر گیا، انگریز اُنکے پیچھے سے اُن پر حملہ آور ہوگئے گولے برا کتفا کیے، اِن گولون سے افواج حیدری کے چار ہی شخص مارے پڑے، ایک اُن مین سے فرنگی سپاہیونکی چھاونی کا سردار تھا، جنریل اسمتھ نے بے شبہہ اس فتح کی سرگذشت سے مدراس کے کارگزارون کو جلدی اطّلاع کی ہوگی اور اُن لوگون نے اس خبر نصرت اثر کے سنّے سے اُن اندیشون سے جن کے بیچ خاطان پیچان ہو رہے تھے رہائی بھی پائی ہوگی، یہ لوگ ان دنون سلطان کی ناگہانی تاخت سے ازبسکہ خوف وہراس مین گرفتار تھے، کیونکہ تمام فوج جو قلعۂ سنٹ جارج یعنے مدراس کی پاسبان تھی، صرف دو ہی سو اُسمین فرنگی سپاہی اور چھ سو ہندوستانی تھے، چنانچہ شہر سیاہ کہ بلدۂ مدراس اُس سے مراد ہی ٹیپو سلطان ہی کے اختیار مین تھا، شہر سیاہ مین انگریزون کے شمار موافق اُن دنون چار لاکھ آدمی سے کم نتھے، اور سوقت جمعیّت اُن کی وہات کے فراریون سے دوچند ہوگئی تھی، اگرچہ اس شہر کا نام شہر سیاہ پڑگیا ہی مگر اکثر فرنگستان کے لوگ یہان بسنے ہین اور سوداگری مال ومتاع کی بھری بھرائی کو چھان رکھتے، ہر رقم کی نفیس نفیس اشیا واجناس وہان بہتر آتی ہین، بہ نسبت اور قوم کے، بڑے بڑے متموّل اور مالدار ارمنی اور گجرات کے جوہری بود وباش کرتے اور مونگا موتی وبیش قیمتی جواہر کی خرید فروخت کرتے ہین، جس وقت کہ لوگون نے فراریون کو اِس واقعۂ ہولناک کے باعث، وہات سے شہر کی

Marfat.com

طرف بھاگتے دیکھا' بڑا خوف و رعب اُنکے دلون مین سما گیا تھا اور یہہ دھڑکا پیدا ہوا کہ حیدر علی خان بہادر آپ ہی اپنی تمام فوج لے کر اِس شہر کے لوٹنے اُجاڑنے کو آیا ہی' سو اِسی گمان پر اُدھر سے تو زن و مرد خان و مان سے آوارہ ہو مال متاع گھر بار چھوڑ چھاڑ بچاو کے لیئے قلعے کی جانب بھاگ آئے' اور یہان چونکہ گورنر صاحبان کونسل' سالار فوج وغیرہ ابتک شہر مین داخل نہین ہوے تھے' کسی نے حکم نہ کیا کہ اُسکے دروازے بند کرین' چنانچہ تھوڑے ہی عرصے مین اِس قدر خلق اللہ نے قلعے کے اندر رہنا کیا کہ اُسکی منگ راہین اور خندق پشتون تک بھر گئی یہان تلک کہ گورنر صاحب جب وان وارد ہوا تو آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کے سبب بڑی مشکلون سے اپنی کوٹھی مین داخل ہوا اور دو دن تک مارے اندیشے کے میز پر سر رکھکر بڑے سوچ مین پڑا رہا اور کرنیل کال انجنیرون کے سردار کو کارکردہ اور ہوشیار تھا بلا کر اُس سے کہا تا وہ ہر طرح کے کام کا اہتمام کرے' چنانچہ کرنیل مذکور سر انجام کرنے مین اُن اُمور کے سرگرم ہوا' اور بعد گذرنے اُس واقعے کے' گورنر اِس کا بھی اقرار کرتا تھا کہ اگر ٹیپو سلطان شہر سیاہ کو لے لیتا اور اُسکے فراریونکا تعاقب کرتا تو سنٹ جارج قلعے کے تصرف کرلینے مین بھی کوئی مانع مزاحم اُسکا نہ تھا' لیکن خیر بت گذری کہ یہہ سلطان نوجوان ناتجربہ کار تھا اور اُسکے سردار جو سنٹ طامس سے شہر سیاہ کے قریب پہنچے تھے کہ اتنے مین کئی گولے جو قلعے پر سے اُن پر چلے' اِسی باعث سے منزل مقصود کی طرف قدم بڑھانے مین جھجھک گئے' آخرش سلطان نے اُنھین دنون ارباب شورا کی ایک مجلس جمع کر سر دست کی لڑائی کے باب مین اُن سے صلاح و استصواب کیا' ایک شخص نے اہل شورا سے جو سرکار حیدری مین

Marfat.com

برّا امیر اور قاسم خیرات اُس سرکار کا تھا اور اِس مہم مین بطور انا لیقی
کے شاہزادے والا تبار کے ہمرکاب بھیجا گیا تھا ' یہ صلاح دی کہ شہر کے
اندر جانا اور بلاؤن کا ہدف ہونا مصلحت و مناسب نہین ' حکم حیدری یہی ہی
کہ اطراف مدراس کو لوٹین وغارت کرین ' لازم ہی کہ ہم سب ہرگز اِس
بات کے روادار نہون کہ شہر مین داخل ہونے کے سبب اُسکے نور چشم کو قلعہ
سنٹ جارج یا اور حصار کے گولے سے خدا نخواستہ کسی طرح کا ضرر یا
ایذا پہنچائین ' مشیر و صلاح کارون نے اُسکی راے کو پسند کی '
اِس مقام مین کہہ سکتے ہین کہ شہر سیاہ کے جلا دینے یا گورنر اور کونسلیون کو
مغلوبانہ صلح پر مجبور کرنے کی صورت مین انگریزون کو عظیم زیان ہونا ' اب
اُن کو اور شہر کے مالدارون کو پانچ کرور روپی سے سوا کا صرفہ اور بچاؤ ہوا
فرانسیس مولّف ان اوراق نے نواب بہادر کو صلاح دی تھی کہ مدراس کو '
محاصرہ کرکے اُسمین آگ لگا دے اگرچہ اُسکے سمجھ مین یہہ کام سہل نتھا '
مگر اتنا جانتا تھا کہ اِس مین کچھ نہ کچھ فایدہ ہو ہی رہیگا ' اور راقم کو اِس تاخت مین
ہمراہ اپنے فرزند ارجمند کے نکیا اِس نظر سے کہ کہین اُسکو خطرے کے سامہنے
نکر دون ' اور اِسی صلاح نے گورنر کو میری ایذا رسانی پر مستعد اور آمادہ
کیا ' چنانچہ آخر کو اُسنے یہہ ٹھہرایا کہ دار العدالت مین اِس شخص کی صورت حال
تجویز کی جاے ' مگر کوئی دلیل اور گواہ میرے قصور کے ثابت کرنے پر سواے
انگریزی جاسوسون کے نتھا چنانچہ اُن لوگون نے اِس بات کی گواہی دی کہ
ہم نے اپنے کانون سنا کہ اِس شخص نے ایسی صلاح و مشورت نواب کو دی '
لیکن ایسا سلوک جو اُسنے میرے حق مین کیا ہر چند ہر طرح کے دستور
وانصاف اور ہر قوم کے آئین کے خلاف [illegible] ن جہان انگریز

جبّارانہ حکمرانی کرنے ہین ایسے اُمور متعارف وشایع ہین ،
اگرچہ شہر مدراس کا اس حادثۂ ہولناک ہین (اسلئے کہ کرنیل کال نے پہلے ہی
تمام فرنگیون کو فوراً جمع کر ہتھیار بندھا اُسکی گھاتیون اور راہون پر نگہبانی کے
واسطے چوکیان بٹھادی تھین ، جنھون نے لوٹنے والون کی جماعت کو شہر کے
نزدیک پھٹکنے نہ دیا) کچھ اتنا نقصان نہوا ، لیکن انگریزون نے اُس سے بری
جوکھم اُٹھائی جسسے اُنکا بڑا خسارا ہوا ، کیونکہ مدراس کے اطراف مین اُنکی امیرانہ
کوٹھیان جو اسباب ولوازمے سے سجی سجائی تھین اور اُسکے پردس کی
بستیان جو گوناگون اہل حرفہ سے آباد سب لُٹ گئین بلکہ بچے بچایون نے بھی اپنے
لوٹے جانے کا اظہار کیا تاکہ شہر کے مالداردن کا جو جو مال واسباب اُنکے پاس
تھا ، یا پیشگی روپیہ بطور دادنی کے اُنھون نے لیا تھا اِس حیلے سے اُنھین دینا
نہ پڑے ، اِس تاراج عام مین دینانبر نام ایک فرانسیس سوداگر فقط بچ رہا تھا ، اور
وجہ اُسکے بچ جانے کی یہ ہوئی کہ اتفاق سے خاکی شاہ دولت حیدری کا امیر قاسم
خیرات ، سنٹ طامس کے پہاڑ پر جو مدراس سے ساڑھے چار میل یا سوا دو کوس
کے فاصلے پر واقع ہی اُس فرانسیس کے گھر کو جو ایک خانہ باغ تھا خالی پاکے
اُس مین وارد ہوا اور وہان کے باغبان سے کہا اب لوٹنے والون کا خطرہ نہین ہی کہ
اِس گھر کی طرف رخ کرین ، اور اپنے نوکرون کو بھی منع کردیا کہ خبردار کوئی
یہان کی چیزونکے لینے اور برباد کرنے کا قصد نکرے اور ایک مالی کے ہاتھ اپنے
نوکر کی معرفت اُسکے ترکون کی چیز بست لمستانی پھلون اور ساگ سبزی
کے ساتھ اُسے بھیج کر اِس پیغام سے اُسکی دل جمعی کی کہ انشاء اللہ ایک
چیز بھی تمہارے گھر کی نقصان نہونے پاویگی مالیون پر تاکید رکھونگا تم بے ہر روز
والیان باغ کے حاصل سے تم کو پہنچایا کرین ، چنانچہ اُن وعدون کو اپنے بخوبی پورا کیا ،

Marfat.com

نھین دنون مدراس کے گرد نواح مین اُن فراریون نے جو آوارہ ہو نکلے تھے ' ہ افواہ اُڑادی کہ نواب حیدر علی خان بہادر نے مدراس لے لیا ' بلکہ یہ خبر ساتھ بیچیری ' ترنکو بار اور دوسرے فرنگی معمورون مین ہو کے فرنگستان کے ملکون تک پھیل گئی ' تجّار اور شہر بشہر کے وارد صادرون نے خوشی بخوشی جہان تہان اِس خبر کی شہرت کردی ' اور ولایت فرنگ کے اور قوم جنھین قدیم سے انگریزون کے ساتھ رشک و دشمنی تھی ترناملی کی فتح جو انگریزون کے نام ہوئی تھی اور خود اُن لوگون نے بھی پہلے اُسے مشہور کی تھی ' اب اُسی خبر کو وہی چھپانے لگے ' اور اِس جھوتھی خبر کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر لندن مین اِکبارگی سرمایۂ کنپنی کا بھاو ۲۷۰ سے اِتنا ۲۲۲ ہو گیا '

جنرل اسمتھ نے پیش بندی کرچاکی یہ کی کہ ترنت اپنی فتحیابی کی خبر مدراس کے کارکنون کے پاس ' اِس فریب سے بھجوایا کہ ایک ساتدنی سوار کو ' فتحنامہ اُسکے ہاتھ دے ' نواب بہادر کے لشکر کی جانب ' جو مدراس کی اطراف مین تھا ' یون سکھلا پڑھا روانہ کیا کہ تو وہان پہنچ کے پہلے لوگون سے پوچھنا کہ ٹیپو سلطان کہان ہین ' پھر اس دھپ سے کہنا کہ مجھے اُن کے پدر بزرگوار نے اِس پیغام کے ساتھ اُنکے پاس بھیجا ہی کہ ترناملی کی لڑائی تو ہاتھ سے جاچکی ' اب شہزادے کو مناسب ہی کہ جلدی اپنے تئین مجھ تک پہنچادے '

حاصل کلام ' وہ سوار اِس چھل کے ساتھ خیریت سے آپہنچا ' مدراس کا گورنر فتحنامہ دیکھتے ہی مارے خوشی کے اُچھل پڑا ' اور چھوٹتے ہی اُسنے اوّل تو ایک سو ایک توپ چھوڑنے کا حکم دیا تا شہر والون کو جو دلگیر ہو رہے تھے فتح کی خبر معلوم ہو جاے ' دوسرے اخبار کے کاغذ کے وسیلے بھی سبالغے کی راہ سے اس خبر کو مشہور کرنے فرمایا تا کہ خلق اللہ جانین کہ انگریز حیدر علی خان پر غالب آے '

Marfat.com

اُدھر شاہزادے کو، جب یہ خبر نامنزقب پہنچی تو فکرمند ہو کے صلاح کاروں سے اِس باب مین مصلحت پوچھی اُنھون نے سبکے سب ایک زبان ہو غرض کی کہ جلدی (جہان تک ہو سکے) لشکر حیدری مین پہنچا چاہیئے ' چنانچہ سلطان سعادت نشان . شکوہ و شان وہان سے روانہ ہوا ' اور چار شخص عیسائی دین کے پادریونکو بھی اپنے ساتھ لیا ' اِسلیئے کہ نواب بہادر نے چلتے وقت اُسے فرمایا تھا کہ قوم انگریز کا ایک ایسا مرد ہشیار صاحب اعتبار اپنے ہمراہ لانا ' جو انگریز کے لشکر اور اُن کمک کے سپاہیون کی چال ڈھال سے ' جن کے پہنچنے کے (فرنگستان یا اور مکان سے) وے منتظر اور امیدوار ہین ' اُسے آگاہ و خبردار کرے ' مگر شاہزادے کو چونکہ اِس صفت اور سلیقے کا آدمی نملا ناچار اُنھین چار دن کو وہا سابھر و ساد سے ہمراہ لے چلا '

نر نا ملی اگرچہ کچھ ایسے عمدہ نکانون سے نتھا اُسکی شکست کی خبر ' شنابی تمام ہندستان مین پھیلی اور اُس کے ناقلون کے طور اور بیان سے ایک نئی نئی صورتون مین نقل کی گئی ' نواب بہادر کو اِس افواہ سے کچھ ملال نہ گذرا ' کیونکہ اِس لڑائی کا ہاتھ سے جانا سرتاپا نظام الدولہ ہی کی چوک تھی ' حال اِسکا یون ہی کہ جب نواب نظام الدولہ نے یہ معلوم کیا کہ لینا اور مسخر کرنا آرکاٹ کا ' ویسا سہل الحصول نہین ہی جیسا پہلے وہ اپنے زعم مین سمجھکے خوشدل ہوا تھا ' تب اُسنے اپنے دار الامارت کو پھر جانے کا منصوبہ ٹھان کے چاہا کہ کسی طرح چھل بل کر نواب بہادر اور نواب محمد علی خان اور انگریزون سے خاطرخواہ مبالغ کثیر حاصل کرے ' اگرچہ اُن دونون نوابون کی مختلف غرضون نے اُن کے دل کی بدگمانیون کو بڑھایا ' باوجود اِسکے دونون آپسمین ایسے طریقے پر سلوک کرنے لگے کہ اُنکی الفت و ملاپ ' خلق اللہ کے نزدیک ثابت رہی '

Marfat.com

پہلے نواب نظام الدّولہ نے اُس ایام مین کہ ٹیپو سلطان اطراف مدراس
لوٹ اور تاراج کر کے پھرا ' ایک بزم شاہانہ آراستہ کر نواب
علی خان بہادر اور اُسکے تمام ارکان دولت کو بطور ضیافت کے دعوت
ر تعظیم تکریم کی خوب شرطین بجالایا ' اور اسباب مدارات مین ایک
ت بہ کیا کہ اُسکو ایک زرّین تخت جما نشستگاہ مین جہان زردوزی
سند تکیہ لگوایا اور زربفت کا شامیانہ طلائی استاد و پر کھر اکر دایا تھا بیٹھایا '
رخصت ہونے وقت اُس بیٹھک کو سہ کشتیہاے خلعت و جواہر گران
رہ پیشکش کے ہمراہ بھجوا دیا ' کئی دن بعد نواب حیدر علی خان
نے بھی اُسے دعوت کر بلایا ' اور ہون و اشرفیون سے بھرے ہوئے تو ردن کا
ے چبوترا ' جسپر عمدہ ابر شمی غالیچا بچھا اور مسند تکیہ زردوزی لگا
کے بٹھلانے کے واسطے تیار کروایا ' اور رخصت کے وقت بے
ب اسباب سہ خوانہاے جواہر و مروارید و خلعتہاے عمدہ بطریق پیشکش
کے ساتھ کر دیئے ' اب اِس ملاقات مین دونون نواب اِس بات پر متّفق
وئے کہ اب دونون لشکر ایک دوسرے سے جدا ہون ' اور نظام الدّولہ اپنے
ار الملک کو مراجعت کرے ' اگرچہ بہ جدائی اور تفرقہ ' اُس وقت تک
کہ حیدر علی خان نے وانمباڑی کو لیا اور انور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا تھا وقوع
مین نہ آیا ' اور اِسپر بھی اُن دونون نے آپس مین اتّفاق کیا کہ حیدر علی خان تو
محمد علی خان اور انگریزون کے ساتھ آرکاٹ مین لڑائی مین مشغول اور
نظام الدّولہ انگریزون پر مچھلیپٹن کی طرف تاخت کرتا رہے ' اِس طور
سے اُنکی فوجین آپس سے جدا ہون '

Marfat.com

تشریف لانا نواب حیدر ملی خان کی والدہ بیگم کا اپنے فرزند
سعادتمند کے دیکھنے کو اور نواب کا اپنے لڑکون سمیت اُنکے
استقبـــال کو جانا اور بڑی تعظیـــم سے اُنھین تارنا ،

نا معلوم ہو کہ نواب بہادر کس قدر محبّت و الفت اپنے خاندان سے رکھتا اور
خویشون کے ساتھ کسطرح کا سلوک کرتا تھا ، مناسب یہ ہی کہ اِس مقام مین
کیفیّت ملاقات نواب کی ، اُسکی والدہ ماجدہ کے ساتھ بیان کی جاے ،
جناب والدہ بیگم یہ خبر سنکر کہ حیدر علی خان نے ان روزون دشمنون کے ہاتھ سے
بہت سی تکلیف اور زحمت اُٹھائی (اور ناقلون نے اُسکا حال مبالغے کی راہ سے
خلاف واقع کچھ کا کچھ بیان کیا تھا) اپنے فرزند دلبند کی مشتاق دیدار ہو حیدر نگر سے
روانہ ہوئین ، ہر چند ایام بارش کا اور فاصلہ ساڑھے چار سو میل کا تھا ساتھ اِسکے بھی
بڑی بڑی منزلین طی کر کے کئی دنون کے عرصے مین حیدری لشکر گاہ کے
قریب پہنچین ، نواب بہادر اپنے موکب پرشکوہ کے ساتھ استقبال کے
لیئے روانہ ہوا ، اور تین میل دورے والدہ بیگم کی سواری دیکھ ، اپنی ساری فوج
وہین رکھ ، خود نواب اور اُسکے لڑکے تیپو سلطان و کریم شاہ گھوڑون پر سوار ہو
واسطے استقبال کے آگے کو چلے ، یہان تک کہ والدہ بیگم کے محفّے پاس جا پہنچے
تعظیم و تسلیم کے آداب بجا لا کر محفّے کے داہنے بائین ہو لیئے چنانچہ بیگم صاحبہ کی
سواری حیدری لشکر کے درمیان ہو کر گذری ، لشکر والے بھی مجرا اور تسلیم بجا لائے ،
بیگم صاحبہ کی جلو مین اردابیگنیون کی قسم سے دو سو پردہ نشین خواصین سر سے
پیر تک برقعے مین چھپین عربی گھوڑون اور گجراتی بیلون پر سوار تھین اور محفّے کے
پیچھے آٹھ رتھ تھین زردوزی سنہرات کی پوششون سے چھپین جنھین ناگور سے بیل

Marfat.com

کھینچتے تھے اور دس ہاتھی اور بہت سے اُونٹ اور چار پائے بار بردار، زنانی سواری کے آگے آگے فرنگستانی سوار، جھنڈ سو بھالے بردار جنکے نیزون مین گھنگھرو اور پر بندھے تھے اُسکے گرد، اور سواری کے آگے پیچھے چار سی ہندوستانی سوار تھے، جب والدہ بیگم کی سواری اپنے خیمے مین اُتری، نواب بہادر نے دست بستہ عرض کی کہ اِس برسات کے ایام مین کہ بارش اور سیلاب سے رستا قابل چلنے کے نہین رہا، ایسی تکلیف اُٹھانے اور دور دراز کی راہ طی کرنے کا باعث کیا ہوا، والدہ بیگم نے فرمایا کہ ای نور چشم اندنون جو تمھین ایسے رنج وزحمت کا سامنا پڑا دل نمانا اور نے اختیار جی چاہا کہ ایک نظر تمھین دیکھون کہ اِن زحمتون کو کیونکر برداشت کرتے ہو، نواب نے عرض کی آپ کے تصدق سے خیریت ہی، یہ کچھ ابتاسکل امر تھا، دعا فرمایئے کہ خداوند تعالی اِس سے کسی سخت تر مصیبت مین مجھے گرفتار نکرے اور اگر کرے تو اُسکے برداشت کی بھی طاقت بخشے، والدہ بیگم نے فرمایا اگر ایسی بات ہی تو مین جلدی رخصت ہوتی ہون تا تمھارے امورات مین کچھ خلل اندازنہ ہون، چنانچہ دو ہی دن اپنے بیٹے پوتون کے ساتھ رہکر اُسی طور سے کہ آئین تھین روانہ ہوئین، اور یہ لوگ جلو مین اُسی مقام تک ہمرکاب گئے جہان تک پہلے دن استقبال کو آئے تھے،

ترناملی کی لڑائی کے دو دن بعد نواب کے لشکر نے مقام سنگومن سے پالرمدی جو بارش کے سبب سے خوب ہی چڑھی ہوئی نہی پار ہو کر کبیر پٹن سے پانچ اور وانمباڑی سے چھ فرسنگ پر ایک میدان مین ڈیرا کیا، سلطان بھی چھاونی مین آپہنچا، نواب حیدر علی خان اور نظام علی خان نے پچھلے عہد و پیمان کو سرنو آپسمین استوار کیا،

Marfat.com

جانا نواب حید رعلی خان کا قلعہ وانمباڑی کو
اور انکے ریزون کے دخل سے اُسے نکال لینا،

والدہ بیگم کی روانگی کے دوسرے دن، حیدری لشکر نے وانمباڑی کی جانب کوچ کیا، سواروں کے رسالے اور ہندوستانی فوج کے کچھ سپاہی قبل اِسکے وہان جاچکے تھے، تاخوب دیکھ بھال کے ڈیرا کرین چنانچہ اُن لوگون نے اُس مکان کو خوب سا دیکھا کہ قابل اِسکے ہی کہ وہان لشکر پانی کے قریب، جنگل جھاڑ کی اُوٹ مین مقام کرے اور ایک باغ سے جو اُونچے ٹیلے پر جھرنون کے بیچ واقع تھا حملہ بھی کرسکے، چنانچہ اسی رات کو ایک ایسا مورچہ کہ بارہ ضرب توپ اُسپر چڑھا سکین بنکر طیار ہوا، چونکہ یہہ مکان اُس رستے سے جو ویلور کو گیا ہی نو میل کے فاصلے پر واقع ہی، سپاہیون کی ایک پلٹن اُس راہ کو دخل مین کر لینے کے واسطے، توپ خانہ حمیت بھیجی گئی، اِس جہت سے کہ فرنگستانی فوج کے سردار نے کچھ زخم کھایا تھا، نواب بہادر نے اُس شب کو اُس سے کام لینا مناسب نجانا بلکہ بتاکید فرمایا کہ خیمے مین جاآرام کرے، اور خود آپ ہی دھمہ سازون کی تعلیم ومورچے کے کام کی اہتمام مین ساری رات متوجہ رہا اور ایسی جگہ پر کہ گولے کا نشانہ تھی جس مین بہت سے کارکن اور عہدہ دار مارے بھی پڑے ایک درخت تلے بیٹھکر رات کاٹا، اور اُس حالت مین ہر شخص کو ہنسی چہل کی بات چیت سے خوش کرتا رہا اُسوقت تک کہ وہ فرنگستانی سردار بعد طلوع آفتاب آیا، تب نواب اپنے خیمے کو گیا، فجر نو گھنٹے کے وقت اُس مورچے کی توپون سے گولون کی ایک ایسی آگ برسنے لگی جسنے انگریزی توپخانے کو جلد ٹھنڈا کردیا، کپتان رجوبان کا حاکم تھا، اُس نے مارے گھبراہٹ کے سفید جھنڈا کہ امان مانگنے کی

Marfat.com

ثانی ہی کمر اکیا، اور سطرد نے اپنے شریک کو ایلچی کر نواب کے حضور
قول قرار کرنے کے ارادے بھیجا، جب وہ وکیل حیدر علی خان کی انگریزی
فوج کے سردار پاس پہنچا اور وہی اقرار و اجازت جو کبیر پیشن کے قلعہ داروں کو
اُسکے حوالے کرنے وقت دی گئی تھی چاہا کتنی ردّبدل کے بعد، آخر شں فرمان
عالی کے بموجب درخواستین اُسکی قبول کی گئین اِس شرط پر کہ وہان کا حاکم
اور سارے انگریز سردار اور سپاہی انگریزون کی طرف سے برس دن تک
نہ حیدر علی خان کے مقابلہ لڑین اور نہ اُسپر ہتھیار پکڑین، جب طرفین اِس قول
قرار پر راضی ہو چکے سطرد نے عرض کیا کہ اب نواب بہادر اِس اقرار
نامے کو اپنی مہر سے زینت بخشے، نواب ممدوح نے وکیل کو ارشاد کیا
کہ سرکار کی بڑی مہر یہان موجود نہین، پر اِسلئے کہ کسی طرح بکھیڑا چکے اپنی
دستی چھوٹی مہر تو بنانے کے ایک سردار کے ہاتھ دے یہ حکم کیا کہ جیسا
تو مناسب جانے کر، اُس نے قولنامے پر مہر کر دی اور نواب کے اخلاق
وخوبی کے سبب اِس قیل وقال کا جلد انفصال ہوگیا، اِس حصار مین ہندوستانی
سپاہی ایک ہزار تھے اور انگریز بتیس نفر قلعہ دار اور چودہ توپین، سوائے
اِن توپون کے جو انگریزون کو اُس قلعے مین ملی تھین، سپاہیون کے رجمنٹ
کی دو توپ اور بھی ہاتھ لگی، اِس گڑھ کے قلعہ دارون سے مقابلہ خوب نہو سکا،
اگرچہ جنگ کے اسباب اور غلّون کے ذخیرے اِس مین بہت اور
ارباب پیشہ توپ کے چھکڑے رہکلے کے مرمّت کرنے والے بکثرت تھے،

Marfat.com

کتاب فتوحات بر طنیه مین یہ حال اس طرح منظوم و مرقوم ہی

چو زین رزم آمد بسر روز چند
بزین کرد جید ر بکینہ سمند

بسوی د نیبندی با سپاہ
روان گشت د چون تیز پیو در راہ

چو نزدیکی شہر آمد فراز
بسر کوب و سنگر ش آمد نباز

کہ سرکوب کردن پی دارد کوب
بود دیزہ کاردار ان توپ

یکی از فرانسیس با نام و جاہ
کہ بد مہتر توپزن در سپاہ

بد انگہ تنش پر ز تیمار بود
بستر بیمتادہ بسیمار بود

شدہ ناتوان ست د زار د نزار
نیارست برخاست از بہر کار

بجید چو سرکوب بد ناگزیر
گزید یکی جای نغز د بزیر

بکوشید خود اندران کار سخت
ہر شب نشستہ بزیر د رخت

زگاہ فرد رفتن آفتاب
بد ان تا برآمدن آفتاب

زآسایش د خواب کردہ کران
نشستہ بگرد اندرش مہتران

چو آگندہ بود ش ز پیکار مغز
بیارامت سرکوب ز یباد نغز

ہر شب زد ژاندرون انگریز
گلو لہ بسوی ش ہمیراند تیز

ازان ہیچ حید رنیاوردہ باک
زدل ز نگ اندیشہ بزدودہ پاک

د لب پر ز خندہ زبان بذلگوے
بلاغ د بازی بیاوردہ روے

ہمی بود با سرکشان شاد دل
زآسیب بدخواہ آزاد دل

بچوگان خاور چو زرینہ کوے
بمیدان خاور بیاوردہ روے

نہادہ بسرکوب توپ دراز
بدان سان کہ بازیگر حقہ باز

Marfat.com

به نیرنگ و دستان و بند و فسون بکار آورد مهرهٔ دست خون
ز توپ آتشین مهرهٔ نافته سوے باره و شهر بشتافته
بهر جا رسیده بر افروخته تن جنگیان را چو خس سوخته
ز آتش خس و خار ناورده تاب چه یارا بدریا ستیزد سراب
سپه بود با حیدر نامدار چو مور و ملخ بیمرو بی شمار
ز انگریزیه بود بسیار کم کجا آورد تاب بارود دم
ز انگلتیه سی زهندی هزار سراسر سپه بود اندر حصار
بدانست کپطان که هنگام نیست گه مردنست این گه نام نیست
سر از جنگ پرداخت وز نهار خواست نشان امان کرد بر باره راست
بر حیدر آمد یکی انگریز بدُه لفظ او بگفتار نیز
که پیمان ز نهار گیرد ازو سخن آنچه گوید پذیرد ازو
پس زانکه شد گفت بردد دراز برین بر نهادند گفتار باز
که باره ستانند و از انگریز نباشد کس آنجاز بهر ستیز
دهان بهر سوگند کرده فسیح بانجیل عیسی و دین مسیح
بخود کرده متی و مرقس گوا بیاورده پیمان بدین سان بجا
کزامروز تا سال آید بسر نه بندد کسے تیغ کین بر کمر
نگیرد سلاح دلیران بچنگ بحیدر نگردد برابر بجنگ
چو سوگند و پیمان شده استوار تهی کرده انگریزیه آن حصار
بجا مانده آلات کین سر بسر برفتند ناکام و بر خون جگر
دو و چار بُد توپ مردم شکار دران آلت کینه و کارزار

بعد اِسکے کہ جب سپاہیون کی ایک پلٹن وانمباڑی کے قلعے کی محافظت کے لئے تعیّنات کی گئی ' حیدری افواج نے اُنبور کی طرف جو تین مستحکم اور الگ الگ حصارون سے بناہی کوچ کیا اِس دھن سے کہ انگریز لوگ وہان اناج کا بہت سا ذخیرہ اور توپ خانہ ' سلح خانہ اقسام طرح کی بندوقون (لوہت کی چیزون) اور حربے ہتھیارون اور خیمون سے بھرا ہوا طیّار رکھتے ہین ' پہلا اِن تین قلعون سے تو ایک گڑھی پہاڑ کے اوپر کہ چڑھائی اُسکی نہایت مشکل ہی ' طلا دہ پاسبان اور قلعہ دار اُسکے بہت سے اور پانی سے بھرے ہوے دو بڑے بڑے حشمے بھی اُسمین موجود '

دوسرا گڑھ اِس سے نیچے اُتر کر ہی ' جسے انگریزون نے خوب مضبوط اور استوار کیا ہی اور تیسرا قلعہ جو درمیان شہر کے ہی دیوار اُسکی خشتی اور اطراف مین برجین اور گرد بگرد کھائی ' آدھا شہر دشمنون کے حملے سے بسبب ایک بڑے تالاب کے محفوظ ' اُسکے ایک طرف انگریزون نے ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا ہی واسطے روکنے اُس راہ کے جو بیچ مین تالاب اور حشمے کے جا نکلی ہی حیدری لشکر نے وانمباڑی کے تین میل قریب مدّی کنارے ڈیرا کیا تو اب اُسی دن شام کے وقت عین شدّت کی بارش مین شہر کا رنگ ڈھنگ دیکھنے گیا جب تالاب کے کنارے پہنچا ' ایکا ایکی اپنے تئین نشانہ گولون کا اُس چھوٹے قلعے سے جو اُسکی نظرون سے درختون اور تالاب کے پیچھے چھپا ہوا تھا پایا ' پندرہ سوار کمیت آئے ' اِس حادثے کے ساتھ بھی نواب اولوالعزم اپنے مطلب کی کھوج سے نہ جھجکا بلکہ اُسکے آس پاس کی جانبون کو دیکھ بھال کے یہ قصد کیا کہ اپنی فوج سمیت پھر اُس ندّی کے پار ہو کر شہر کی دوسری الناک کو خیمہ گاہ بنادے اور اِس حکمت سے ایک ایسا من مانتا فائدہ حاصل کرے جس مین اُسکا لشکر

Marfat.com

بھی نقصان و ضرر سے بچ رہے اور شہر انبور کے گھیر لینے کا بھی قابو ہاتھ لگے ' کیونکہ اِس حالت مین وہ شہر دو طرف سے محدود و محصور رہیگا ' یعنے ویلور و سانگرھ کی جانب توحیدری فوج سے اور وانمباڑی و نٹیگیری کی جانب نظام الدولہ کے لشکر سے ' اِسی عزم پر اُسنے اپنا لشکر ندّی سے اُتارا اور قبل صبح کے اُس ندّی سے پار اُترا کئی آدمی فوج اور شاگرد پیشہ کے جو رسّے سے اِدھر اُدھر بھک کیئے تھے مارے پڑے ' اُس پار ندّی کے جہان لشکر حیدری کی منزلگاہ تھی اور پہاڑون کا سلسلہ ' جو انبور سے سانگرھ تک چلا گیا ہی ' ایک میدان نو میل کی لنبائی اور قریب نصف کے چوڑائی مین واقع ہی اِس میدان کے اُس طرف شہر انبور اور اُسکا قلعہ اور ندّی ہی نواب بہادر نے بانس کی سبرھیان بنانے فرمایا ' اور اِس واسطے کہ وہ جانتا تھا کہ قلعے کے پاسبان سپاہی بہت ہین مقابلہ اچھی طرح کرینگے اپنے گرانڈیل بہادرون کو حکم دیا ناوے بھلّا کرنے پر آمادہ ہون ' تب عہدہ دار اِس فکر میں ہوئے کہ دن رہتے اُن مقامون کو جہان کی ناخت منظور ہی دیکھ رکھین ' آخرش وے یہ منصوبہ ٹھان کھانے پینے سے فراغت کرکے اُن سبرھیون کے میدان مین گئے اور شہر کے اُس محلّے کے آمنے سامنے جسپر حملہ کیا چاہتے تھے پہنچکر ارشاد عالی کے موافق زمین سے لگے ہوے چپچاپ حکم کے انتظار مین دبے بیٹھے رہے ' تو پین بھی خالی اور افتادہ گھرون مین جو گھنے درختون کے درمیان سامھنے اُس محلّے کے کہ ندّی سے نزدیک تھا لے گئے ' انگریز ' چونکہ دن کے وقت اِس حملّے کی طیاری کو دیکھکر خبردار ہو گئے تھے ' رات بھر بڑی محنت و کوشش سے دوڑ دھوپ کرکے اُن گھرون پر گولے برسانے لگے ' لیکن اِس طرف کا صرف ایک ہی آدمی نقصان ہوا ' غنیم بان اور رحمّے بارود بھرے داغتے تھے تا اُسکے روشنی

Marfat.com

مین حریف کا آگے بڑھنا نہین معلوم ہو' یے لوگ فجر کے وقت' بہرصورت سبر ھیون ہمت' بڑی طیاری سے نقارہ بجاتے جھنڈیان اڑاتے آگے بڑھگئے' یہان تک کہ کھائی کے کنارے پہنچکر اُس مین کود پڑے' دیوار اور برجون پر جالاکی اور چستی سے پڑھ گئے حیدری نشان قلعے پر کھڑے ہو گئے ٹھیک اُسی وقت کہ غنیم کی توپ و تفنگ سے آگ برس رہی تھی' ہر چند یہ روک اور دفعیہ اُس زور شور سے جیسا گمان تھا ظہور مین نہ آیا اِس جہت سے کہ وہان کے حاکم نے ایسا دریافت کیا تھا کہ اِسسے زیادہ حریف کی چھیڑ چھاڑ مناسب نہین چنانچہ انگریز دیکھتے ہی حیدری توپون کے جو اُس جگہ لگائی گئی تھین سہمزدہ ہو کر سیکے سب وہان سے کنارہ کش ہوئے' کیونکہ نواب بہادر کے پر دل سپاہ نے قلعے پر بڑھتے ہی شہر مین لوٹ یات مچادی اُنمین سے ایک غول نے قلعے کے پشتے تک فراریون کا تعاقب کیا' گولون کے سامھنے جا پڑا چنانچہ بہت سے جوان حیدری کام آئے' خاکی شاہ پیرزادہ بھی کہ بہادرون اور مخیرون کے شمار مین گنا جاتا اور سرکار حیدری کا قاسم خیرات تھا' اُن کے ساتھ مارا گیا'

نواب بہادر خود آپ بھی یورش کے وقت فوج مبرد کی سربراہی مین گھوڑے پر چڑھ تلوار کھینچے ہوئے کھائی کے کنارے تک پہنچ چکا تھا کہ شام کے وقت ایک انگریزی گولنداز جو قلعہ چھوڑ کے بھاگتا تھا خبر لایا کہ آج ہی رات کو اس قلعے کی فوج و قلعدار سمیت شہر والے حصار مین چلے جائینگے اور بالفعل وے اس فکر مین ہین کہ عمدہ بھاری دام کی چیزون کو نکال لے جائین اور باقی جلادین' اسپر سپہداران فرانسیس ملازم حیدری نے نواب بہادر کی خدمت مین عرض کی کہ یہی فرصت کا وقت ہی کہ تمام سپاہ گران دیلون کے ساتھ کہ

سپہدار اُنکے فرنگستانی ہمین فوراً قلعے پر ہلّا کرین اِس بات پر سب متّفق ہوئے ' شام بعد آٹھ گھڑی کے وقت حیدری فوجین شہر کے کوچے گلیون سے نکل قلعے کی دیوار پر چڑھ گئین '

پچیس سپاہی ' ایک ہندوستانی عہدہ دار اور چھ نفر انگریز جن سے دو زخمی ہو گئے تھے اسیر ہوئے ' انگریزون نے بہت سے توسدان اُس حوض مین جو قلعے کے درمیان تھا ڈبو کر صلح خانے کے اندر آگ سلگائی تھی اِسلئے کہ فرنگستانی سپاہیون کے خاص لباس و ہتھیار جلا دین تب بھی حیدری سپاھیون نے بہت سی چیزین جن مین انّھارہ ضرب برنجی توپ تین ہزار بندوق اور بیشمار گولے گولیان اور پتھری وغیرہ سوائے خلجات کے تھین اور اور جنس اور انبارین خیمون بندوقون کی پائین '

نواب بہادر کو اِن فتوحات سے جو بآسانی عمل مین آئین یہ خیال بندھا کہ ابنور کو بھی محاصرہ کرے ' اگرچہ اِس بات کی خبر پہنچ چکی تھی کہ انگریز ہر ایک نواح سے روانہ ہو کے دیلور مین جمع ہوتے ہین ' چونکہ ہمیشہ سے نواب بہادر کا معمول تھا کہ چھوٹی مہمّون مین بھی احتیاطاً مضبوطی اور استواری کی شرطین بجالاتا لہذا اُن دنون جو لوگون نے اُسے صلاح دی کہ دیلور کی طرف جلدی کوچ کیجئے اِسنے اُسنے پہلو تہی کیا اور اُنکی اِس بات کو نمانا '

حیدر علی خان کو ابنور کا قلعہ جو ایک پہاڑ پر واقع ہی (جیسا اوپر لکھا بھی گیا) لے لینا مشکل تھا ' اِس جہت سے کہ اُسکے پاس قلعہ سر کرنے کے آلات جیسے غبارے وغیرہ اُسوقت موجود نتھے ' لاچار حیدری سپاہیون نے شہر کی خندق پر ایک دمدمہ بنا کئی توپین اُسپر چڑھادین اگرچہ اِس کام کے تردّد مین کئی عمدے توپچی قلعے کی توپ سے اُڑ گئے بہرصورت نواب

Marfat.com

بہادر کے حکم بموجب ' تو پین اُس پہاڑ کے اوپر جو شہر سے ملا ہوا تھا چڑھائی گئین ' جن سے قلعے کی بالکل توپون کا منہ مارا گیا ' سترہ دن کے محاصرے اور فرنگستان کے کتنے جوان ' اور بہت سے گولے بارود نقصان ہونے کے بعد بھی ہنوز روز اوّل کا سا حال تھا ' اتنے مین خبر پہنچی کہ افواج انگریزی ویلور مین جمع اور اِس فکر و فتّاری مین ہین کہ بلغارون آپر مین اور محاصرے کو اُٹھا دین ' اِس خبر کے سنتے ہی نواب فطانت انتساب نے پیش بندی اور دور اندیشی کر وہان سے کنارہ کیا ' اور یہہ کنارہ کشی ایک اشارہ تھا ' نواب نظام الدّولہ کی جدائی کے واسطے کیونکہ وہ اُسی وقت کرپہ کو روانہ ہوا ' اُسی دن کہ نواب بہادر اپنے لشکر حمیت و انبارتی مین اُترا جنریل اسمتھ بھی اپنی فوجون کے ساتھ کہ اٹھائیس ہزار کا جماؤ تھا ' جن مین انگریز پانچ ہزار تھے ' انبور سے آپہنچا ' اُس بڑے لشکر سے بنگالے والی فوج مین چھ سو فرنگستانی اور چھ ہزار ہندوستانی سپاہی تھے جن کو انگریز بہ زعم خود ہندکے عمدہ سپاہیون مین جانتے تھے ' جنریل انگریزی قدرے آسایش و آرام کے بعد ' شام کے وقت ' اُسی دن وانبارتی کو روانہ ہوا '

چونکہ حیدر علی خان جانتا تھا کہ انگریز اُسکا پیچھا کرینگے ' اِسی لحاظ سے وہ اپنی معمولی احتیاط اور چوکسی کو (یعنے غنیم کی طرف ہراول سوار اور جریدہ سپاہ کا بھیجنا) عمل مین نہ لایا ' اور سوارونکا سارا جماؤ مدّتی کے اُسی پار چھوڑ آیا تھا ' پر وہان بدل ہراول کے واسطے ایک موقع کی جگہہ دو چھوٹے چھوٹے قلعے تھے جن پر توپین چڑھائی گئی تھین ' فجر سات ساعت کے وقت اِن دونون قلعے کی شلک کے وسیلے سے جو اشارہ تھا ' دشمن کے نزدیک آپہنچنا اُنکا آپہنچنا معلوم ہو گیا '

Marfat.com

چونکہ نواب بہادر انگریزی لشکر گاہ اور مدراس کی طرف بھی ایلچی کے ہاتھ صلح کا پیغام بھیج چکا تھا یہہ خیال رکھتا تھا کہ انگریز انبور کو نہین آئینگے' خلاصہ اِس پیام کا یہ تھا کہ ہر ایک بندوبست بدستور سابق بحال و برقرار رہے' نواب بہادر کو گمان غالب اِس بات کا تھا کہ پیام صلح البتہ منظور و مقبول ہوگا' اور جنرل اسمتھ نے بھی سمجھ لیا تھا کہ ملاپ کی بنیاد قایم کرنی اُس کی قوم کے حق مین مفید پڑیگی' خبر بعد اِسکے جب نواب کے وکیل نے مدراس پہنچکر گورنر اور کونسلیون کو دیکھا کہ سب کے سب مارے خوشی کے محظوظ و باغ باغ ہو رہے ہین اور اگلے خوف و ہراس کو سب بھول گئے ہین ایسے پیغام کے بھیجنے کے سبب اُسکے موکّل کو ایک نوجوان ناآزمودہ کار گمان کر کے اُن شرطون پر جو اُسنے مقرر کر بھیجی تھین بہت ہنسے' لیکن آخر کو اس ہنسی کا ایسا نتیجا ملا کہ اُن کی پشیمانی کا باعث ہوا' تفصیل اُسکی یہ ہی کہ حیدر علی خان' غنیم کی آمد آمد کی خبر سنتے ہی خود اپنے سواروں کو ہراول لے مدّی پار گیا اور یہہ حکم کیا کہ بہ ارادۂ جنگ پیدلون کی برابندی آراستہ اور خیمہ توپخانہ لشکر کا سامان ولوازمہ کبیر پیتن کو روانہ ہو جاے اور میر مخدوم علی خان کو ارشاد کیا کہ وہ اپنے سارے سواروں سمیت اُسکے ساتھ چلا آوے'

جب خان والا شان اُن چھوٹے قلعون تک جن کا بیان اُوپر لکھنے مین آیا' انگریزون کے لشکر کا مقابلہ کرنے گیا تو وہان کیا دیکھتا ہی کہ اُن کے پیدل سپاہی تو نہین قطار باندھے چلے آتے اور چوکی پہرے کے لیئے کل سوار بطور چند اول کے ہین'

پہلا حکم جو حیدر علی خان نے وہان دیا یہہ تھا کہ اُن دونون چھوٹے قلعے پر سے توپون کو اُتار لین اور اُنھین سے کر اگلے سوارون مین جا ملین' اور جب اُسنے دیکھا کہ

Marfat.com

انگریزون کا لشکر وہان نہ ٹھہرا ' تب آپ ندّی پار اُترا اور ادھر آیا اور میر مخدوم علی خان کو سواردن کی ایک بڑی جمعیت کا سپہسالار اور فرنگی سپاہیون کے سردار کو ہزارون اور دراگونون کا سالار کروہان چھوڑ یہ حکم دیا کہ انگریزی لشکر کا آگے بڑھ آنا نظرون مین رکھین اور اُنکو گھبراہٹ مین ڈالنے اور پاشیدہ و پریشان کرنے مین قرار واقعی کوششین کرین اور اُن پر حملے کرنے رہین تا وے پیچھے کو ہٹ جائین اور حیدری افواج منزل مقصود پہنچنے کی فرصت پاوے ' چنانچہ مخدوم علی خان کے سوار جن کے آگے دراگون اور ہزار کے رسالے تھے چل نکلے تا انگریزی پرون کے بائین جانب کی صف پر حملہ کرین ' کیونکہ اُن کے طور سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وے سب سے پہلے حیدری فوج کے نزدیک آپہنچینگے کسواسطے کہ دہنے قطار والے بلندی پر تھے جو ایکا یکی پار نہین آسکتے تھے اور فرنگستانی سوار ملازم حیدری بھی نہایت چالاکی اور پیش قدمی کرکے آگے آگے بڑھے جاتے تھے تا غنیم کی قلبگاہ پر ٹوٹ پڑین ' کہ اتنے مین داہنے کی قطار سے کئی گولے اِن پر چلے جن سے اِن کے دو گھوڑے مارے پڑے ایک تو اُس فرنگستانی رسالے کے عہدہ دار کا تھا جو زین سے پشت زمین پر گر پڑا ' انگریزونکے سوارون نے ترنت اُسے گھیر لیا اور اُسکے رفقا اُسے چھوڑکا فور ہو گئے ' یہ امر اُنکی دغا اور بے وفائی سے وقوع مین آیا کہ اپنے سردار کو یون انگریزون کے حوالے کر دیا ' اور اُس بیچارے کو گھوڑے سے گرنے کے سبب بڑا صدمہ پہنچا چنانچہ تین مہینے تک مدراس مین بچھونے پر پڑا رہا ' ہندوستانی سوار بھی ایسی نمکحرامی جو فرنگی سوارون سے ظاہر ہوئی دیکھکر حملہ کرنے سے رُک رہے بلکہ پھر گئے ' اور جنرل اسمتھ نے فوراً اپنے سپاہیون کو مقام کرنے کا حکم دیا تا حیدری فوجین وہان سے نکل جائین اور اُسی کے حکم سے کئی گولی بھی اُس حیدری

Marfat.com

رسالے پر جو اُسکی فوج کا دو طریق دیکھنے گئے تھے چلی انگریزی لشکر شام تک
اُسی مقام مین رہا کیونکہ لشکری سرانجام و اسباب جلد پہنچ نسکا' جب سب
ساز و سامان آموجود ہوا تب وہان سے پیچھے کو کوچ کر آیا' اور اُس راہ پر جو انبور کو
گئی ہی ڈیڑھ میل پرے اُس مذّی سے خیمے کھڑے کرنیکا حکم دیا گیا'
جنرل اسمتھ نے اُس فرانسیسی عہدہ دار کی جو گھوڑے سے گر اسیر ہو گیا تھا
ہم سے زیادہ تعظیم و تکریم کی چنانچہ اُسکے سونے کی جگہہ اپنے خاص خیمے مین مقرّر
کی اور اِس بھید پر بھی اُسے خبردار کیا کہ اِس کوچ مین غرض ہماری قوم کی کچھ
اور نتھی بجز اِسکے کہ فرنگستان کے لوگون کو نواب کے لشکر سے بھاگ نکلنے
اور انگریزون مین آن ملنے کا قابو ملے' اور یہی بڑا نتیجہ تھا اُس بندش اور سازش کا
جو بہت دنون سے عمل مین آئی تھی'

بیان اُس سازش و بندش کا جسکا انجام یہہ ہوا کہ فرنگستانیون
نے حیدر علی خان کے ساتھہ یہہ نمک حرامی اور غدر کیا'

غیرت و ننگ کا پاس و لحاظ ہی کہ جامع اوراق کا دل نہین مانتا کہ اُس نفرت انگیز
سازش و بندش کا حال جو اُن دنون وقوع مین آئی ذکر نکرے یا مطلقًا ناگفتہ
چھوڑ دے اب تفصیل اِس کلام کی سنا چاہیئے کہ بعد مسخّر ہونے کبیر پٹّن کے
نواب بلند اقبال نے اجازت دی نادہ* بھروپیا مکّار فرنگی جو جرّاحی کا پیشہ کرتا تھا

---

* اُس شخص نے جسکا نام مین اسکے کھرائے کی شرافت کا پاس کرکے ظاہر نہین
کرتا ایسی ہوچ بد سلوکی کی جسکے باعث فرانسیسی سرکار مین بد نام ہوگیا'
اور اِن دنون قید خانے کی اذیّت و مصیبت کھینچتا ہی'

Marfat.com

شرقی سواحل کو جو بنام کارومنڈل مشہور ہی اُن انگریزی عہدہ داردن کے ساتھ (جن سے اِس لڑائی مین قسم و قول لیا گیا تھا' اور جو اُن دنون مین اُس خدمت کو روانہ ہوتے تھے) جاوے البتہ نواب کو ایسا اذن دینا دور اندیشی سے بعید تھا' لیکن بیچارہ انسان کیا کرے' اُسکی سرشت ہی مین بھول چوک خمیر کی گئی ہی ہرچند اِس حکم مین کچھ تھوڑا سا فائدہ بھی مضمر تھا' یعنے کہ وہ مکار لشکرگاہ سے نکل جاوے قطع نظر اِسکے اُس نازاشنیدہ سے کسی طرح کا شک اور کھٹکا بھی تو نتھا' دیکھا چاہیئے کہ اُس نالایق کو کیا کیا سنجوگ اور اتفاقی اسباب بہم پہنچا ہوگا جسنے اُسکا یہ جگرا ہوا تھا کہ ایسی ایذا اور آزار کا بانی مبانی ہوا'

جب پہلے پہل یہ شخص کو بُنا تو رمین آیا اُن نون اظہار اُسکا یہ تھا کہ' مین دی سنٹ لوئیز کے بہادر سپاہیون مین کا ایک جوان ہون اور اگلے کسی وقت مین توپخانے کا کپتان بھی تھا اور بالفعل باندیچیری کو جاتا ہون' حیدری فوجون کے فرنگستانی سپاہ ارنے (چونکہ اِس جرّاح نے ملازمت حاصل کرنے کے لیئے اُسکی منّت وحماجت کی تھی) اُسکے کہنے کو مان لیا' اِس سبب سے کہ کلیکوت کے فرانسیسی کارخانے کے سرگروہ نے اُسکے پاس اِسکی سفارش کی تھی اور پچھلے فرنگستانی اخبار کے کاغذ مین جو اُسکو بھیجا بے عبارت لکھی کہ' بے خبرین قابل سچ جاننے کے ہمین کیونکہ ایک معتبر آدمی کی طرف سے مجھتک پہنچین ہمین اور لانے والا اِن کا' مسمّی شیولیئر دی کریسط' جو فرنگستان کے قافلے کے ساتھ' تازہ وارد اور باندیچیری جانے کا قصد رکھتا ہی' خیر اِس سردار نے ایسی تحریر کو دیکھا اور پڑھکے جناب شیولیئر کی طرف سے کسی طرح کے شک و شبہے کو اپنے دل مین جگہ نہ دی' کیونکہ وہ (چلیپا کا تمغا) عیسا'

Marfat.com

دین کی ایک وردی اِس شکل کی (کہ اُسکی پاکہ امنی اور صلاحکاری کا گواہ تھا) بڑی دھتھائی اور دگمگائی کے سبب، گلے مین پہنے ہوئے تھا، اِس جھوٹے قول پر وہ سادہ دل سردار نہایت نپاک سے اُسکا مطیع بن گیا یہان تک کہ اُسکو نواب کے دربار تک لے پہنچایا چنانچہ نواب نامدار نے بھی اپنی ایک فوج کی سرداری مین اُسے سرفرازی بخشی اور بیش قرار درماہہ مقرر کردیا، چون یہ شخص ایک سیاح مفلس قلندر کچھ چیز واسباب نرکھتا تھا اُسی سردار نے اُسے ضروری سامان ولوازمہ پہنچادیا اور اُسنے انواع طرح کی مہربانیون کے بدلے ایسی بیوفائی اور بداطواری اختیار کی جسکے باعث تین ہی مہینے کے عرصے مین نظرون سے اُترا اپنے تمامتر درجون سے گرگیا، جب محتاجی اور گدائی کی نوبت پہنچی تو اُسنے اپنے جرّاحی پیشے کے کھسنت سے طبابت کی دوکانداری پھیلانے کے لیے حضور والا مین درخواست کی، چونکہ سرکار وحیدری کا ایک جرّاح جو پیشتر موشبرولی کے رجمنٹ مین ایک ہی دربار مین اُسکا ہم پیشہ تھا درمیان مین واسطہ پڑا، التماس اُسکا حضور مین مقبول ومنظور ہوا، جب اُس ذوفنون کی یہ حکمت چلی اور طبابت اُسکی بون جاری ہوئی تو اُس نے وسیلے سے اُس صلیب کے جو اُسکے تحصیل مطلب کے لیے ایک دلیل ہاتھ لگ گئی تھی اپنے تئین شیولیبرڈی کربسط یعنے مسیحی بہادرون کا ایک بہادر مشہور کیا، حال آنکہ وہ صلیب سنط لوئز کی ملک تھی جس کا ایک رخ ہرتوار اور لارل (ایک درخت کا نام جسکے پتے سدابہرے رہتے ہین اور اُسکی ایک توبی بنا کر تمغا وصلے کی طرح فتح مند جوانون کو انعام دیتے ہین تاکہ اُنکی جوانمردیون کے بلند نام دایم باقی رہین) کی کلاہ کا نقشہ ہوتا ہی، ابتک ثابوت ودرست تھا، مگر وہ نگار اُسکی

Marfat.com

دوسرے رخ کو جس پر سنٹ لوئز کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہی سنا کر اُسکی جگہ پر اپنی طرف سے ایک صلیب کی صورت بنا یہہ دعوی کرتا تھا کہ اِس چلیپا کو ایسے خاص دل پر پرتگال مین مین نے بنایا ہی کہ اِس سے فرانسیسون کی نمود ظاہر ہو' فرانسیسی عہدہ دارون نے اُسے منع کیا کہ اِس چلیپا کو مت پہنا کیجئے' قصہ کوتاہ' آخرکو وہ خرنامشخص بہ سبب اپنے مکار پنے کے بند یخانے مین مقیّد اور بعد چندے اپنے اُس ہم پیشے کے وسیلے قید سے رہا اور پورب کے ساحلون کی جانب ہر اہ انگریزی منصبدارون کے جن کو مدراس جانیکا حکم حیدری ہوا تھا روانہ ہونے کے لیئے مامور ہوا' چونکہ یہہ بہروپیا عیار انگریزی خوب بولتا تھا' وہان اِسنے یہہ دُھن باندھی کہ کسی طرح سطرم کے پاس اپنے تئین مقبول ومنظور نظر بناوے' ندان بعد ذکر مذکور کرنے اپنی اگلی تجربہ کاری اور برائیون کی نشانون کے جنھین اُس مرد بزرگ نے سچ جان مان لیا' یہہ بھی اُسنے بیان کیا کہ حیدر علی خان کی سرکار مین جتنے فرنگستانی سپاہی جنسے اُسکے لشکر کی ناموری ہی سب کے سب خاص کر بڑے بڑے عہدہ دار نواب کی تابعداری اور فرمان برداری سے نہایت دل شکستہ وآزردہ ہین سو مین اِس بات کا اقرار کرتا ہون کہ اگر مجھکو انگریزی سرکار کے نوکرون مین سرفراز کرین تو ایسی تدبیر کرون جس مین وے سب حیدر علی خان کو چھوڑ کنارہ کش ہو جائین اور اِس مطلب کے انجام دینے مین حیدری سرکار کا جرّاح جو میرا قدیم آشنا ہی ہر طرح کی مدد کریگا' انگریزی منصبدار اُسکی اِسطرح کی باتین سنکر اُس فنّان کو حضور مین کرنل کال انجنیرون کے سردار کے جو مدراس کے دفترخانے مین بڑا اقتدار واختیار رکھتا تھا' لیگیا'

Marfat.com

کریں مذکور جو اور متعصب انگریزون کی طرح اِس بات کا یقین رکھتا تھا کہ ہندوستان کے امیرون سے بے فرنگستانیون کی مدد کوئی بڑی فتح نہین ہو سکتی' اِس مکّار کی تدبیر پر بہت خوش ہو اُسکو ایک تحفہ جان مدراس کے گورنر اور نواب محمد علی خان کے پاس لیگیا' اور ان دونون نے بھی اُسکو فرشتہ رحمت کا نوع بنوع کے دُکھ و مصیبت سے بچانے والا جانا' اب اُس بہروپیے دغاباز نے جو لشکر گاہ حیدری سے جرّاحی کے پیشے سے ناشایستہ سمجھکر نکالا گیا تھا' ایکایکی اپنے تئین گورنر مدراس اور محمد علی خان کے خیر خواہون مین داخل کیا' یہان تک کہ بڑی بڑی طیّاری کی مہمانیون مین بُلایا گیا اور بیش قیمتی تحفہ تحائف کے پانے سے اُسکی عزّت و آبرو کچھ کی کچھ ہو گئی' باوجود اِسکے اِس حال مین بھی وہ بعضے بعضے انگریزون کے طعنہ نشنے کا نشانہ ہی رہا جو اُسکو بہ سبب اِس قدر و منزلت کے کہ اُسنے اپنے چھل اور فریب سے خاص ہندوستان ہی مین حاصل کی جانتے تھے' اِن دنون ایسے وقت کہ حکومت مدراس کے کارگزار اپنے ٹھہرائے ہوئے مطلب کے پیش رفت ہونے مین غور اور فکر کر رہے تھے کہ کسطور اُس مین قدم رکھین' فرانسیسی کمپنی کی فوج کے ایک قدیمی فرانسیس عہدہ دار نے وہان آکر یہ شکایت کی کہ مجھپر اُس کمپنی کی طرف سے کچھ ظلم واقع ہوا ہی' سو اِس نیّت سے مین یہان آیا ہون کہ انگریز کے لشکر مین مقرّر اور بھرتی ہو کر نواب حیدر علی کی شکست دینے مین کوشش کرون' تب اُسے وہ صلاح و تدبیر کہ اُس مکّار جرّاح نے تجویز کی تھی سنائی گئی' جسپر بے تامّل اُسنے اِس امر دشوار کا انجام کرنا اپنا ذمّے لیا چنانچہ اُسکا کہنا پسند پڑا اور وعدہ یہ ہوا کہ اُسکو اُن سپاہیون پر جو حیدر علی خان کے یہان سے بھاگ آویگے' لفٹنٹ کرنیل کا عہدۂ جلیلہ دیا جائیگا' اِس عہدہ دار کے صندوق اور مال و اسباب

نا لوگون کو معلوم ہو کہ مدراس کی سرکار کا کس قدر اُسپر اعتبار ہی، گورنر کے پاس بھیج دیئے گئے، چنانچہ اُن سب چیزون کو گورنر نے اپنے خاص کمرے مین رکھوایا، اور اِس خیال سے کہ کہین حیدر علی خان اِس سازش واتفاق کی سنگنی نہ معلوم کر لے پانڈیچیری مین بہ نیا جاسوس بھیجا گیا، اِسنے وہان پہنچکر نا نواب بہادر کے ہوا خواہ اُسکے کہنے کو باور کرین یون ظاہر کیا کہ مین نواب کے حضور مین جانے کا ارادہ رکھتا ہون، اتنا سنتے ہی کتنے عہدہ دار فرانسیس اور سپاہی بخوشی اُسکے ساتھ جانے کو مستعد ہو گئے، تب اُسنے اِس امر مین چالاکی اور دانائی بہ کی کہ اُن لوگون کے نام ایک فرد پر لکھکر مدراس کے گورنر پاس بھیجدیا اور آپ وہان سے آگے روانہ ہوا اور وہ یہ جانتا تھا کہ البتہ مدراس کا گورنر اِس بات کی شکایت پانڈیچیری مین لکھ بھیجیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فرانسیس کے گورنر نے شکایت نامہ پاتے ہی اُن لوگون کو جنکے نامون کی فرد اُسکے پاس موجود تھی اپنے روبرو بلوا کر اُن سے اِس بات کا اقرار لیا کہ وے نے اُسکے حکم پانڈیچیری سے نہ نکلین، اور اُدھر یہ جاسوس نے کھنٹکے کوچ بکوچ منزلون پر پہنچتا، کیونکہ اِدھر کا ملک انگریزون کے عمل مین تھا، الغرض اُسنے کئی دنون مین اہتور کے قریب کرنیل عودکی چھاونی مین پہنچ دو دن دم لیا، جب وہانکا لشکر جنرل استمہ کے مقابلے کو روانہ ہوا تب اِسنے اہتور مین جا کر ظاہر کیا کہ مین نواب حیدر علی خان کے پاس جاتا ہون، راہ خرچ کی ضروری چیزین جو اُسنے مانگین بہم پہنچادی گئین، یہانتک کہ وہ حیدری لشکر مین جا پہنچا فرنگی فوج کا سپہسالار ملازم حیدری اُسکے آنے کو غنیمت سمجھ خوش ہوا کہ حسن اتفاق سے ایسا یار غمگسار اُسکے ہاتھ لگا اِسلئے ہر طرح سے اُسکی تعظیم وخاطرداری مین کوتاہی نکی، آخر کو کچھ دنون بعد خدمت مین رضاعلی خان کی

Marfat.com

جو اُسکو بہت دنون سے پہچانتا اور اُسکے عالی خاندان کے لحاظ سے اُسپر
برا اعتماد بھی رکھتا تھا گیا ' خان موصوف اُسکو نواب بہادر کے حضور مین
لے گیا ' نواب عالی فہم باوجودیکہ ہمیشہ اُسکا بہ معمول تھا کہ فرانسیس سپاہی کو
بڑی خوشی و رغبت سے باریاب ہونے دیتا لیکن اُسے دیکھ ایسا چین بجبین اور
برہم ہوا کہ حاضرین کو اُسنے حیرت اور تعجب آیا باعث اِس خلاف عادت کا یہ تھا
کہ قبل اِسکے میر مخدوم علی خان نے اِس شخص کو فرانسیسون کے سواردن
کی سپہ سالاری مین ان دنون کہ یہ چندجی سے پانڈیچیری کو اُنھین لیئے جاتا تھا
دیکھکر اُسکا بہت تھاپنا اور بزدل جو نابوجہ معقول نواب کے خاطرنشین کر چکا تھا اب یہ
بات غیر ممکن تھی کہ نواب کسی کے کہنے سنے سے اُسپر مہربانی کرتا ' اور یہی سبب ہوا کہ
وہ جاسوس ہزاردنکے اُس رسالے کی منصبداری کے عہدے مین جسکا ان دنون کپتان تھا
بھرتی نہ ہوا ' چونکہ سپاہیانہ مذکور کے خیال مین ہرگز یہ صورت نہین سمانی تھی
کہ اچھے گھرانے کا نام و ننگ والا آدمی اپنی عزت مین نامردی اور بزدلی کا بٹا
لگا بہ نام ہو اسواسطے اُسنے یہ گمان کیا کہ ظاہرا میر مخدوم علی خان نے اُسے
بیوجہ نواب بہادر کی نظیرون سے گرایا ' قضاکار ' اُس جاسوس کے آنے کے
کئی دن پیچھے ترناملی کی لڑائی درپیش ہوئی ' رسالون کے سردارون نے
حکم سے اپنے سپہدار کے جو توپخانے کی اہتمام و سربراہی پر متعین ہوا تھا یہ چاہا
کہ اِسی جاسوس کو لڑائی کے وقت اپنی سرداری مین اختیار کرین ' یہ
کم بخت اُس کام کو انکار کر ہمیشہ نواب کے پیچھے رہا کرتا ' اِس وقت مین
نواب نے اُسکو ہزاردن کے ایک شخص کے گھوڑے پر سوار دیکھ
ارشاد کیا کہ اُسکو اِسکے بدلے ایک دوسرا گھوڑا دین جسکا سوار ہزاردن نے
کردہ سے اُن دنون مارا گیا تھا ' یہ حکم اُسکے لیئے بڑی ذلت و خفت کا سبب ہوا '

Marfat.com

جب حیدری فوج سنگومن سے روانہ ہوئی ناکبیر پیش وانباڑی کے درمیان
اُترے سپہدار حیدری نے پالرتی کی طغیانی کے سبب وان کچھ توقف کیا
تب نواب بہادر نے ہرّاردن اور ترّاگونون مین باہم ناچاقی ہونے کی خبر اُسکے
پاس بھیجی، بیان اِس مجمل کلام کا یہ ہی کہ ان دونون گروہ نے اپنی تنخواہ
لینے مین اگرچہ ضابطے کے موافق اُنھین دی جاتی تھی انکار کیا سونے کے سکّے کے
عوض روپے کا سکّہ لینے پر اترے کیونکہ اِس صورت مین فی ماہ اُنھین اترھائی
روپی کا فایدہ ہوتا تھا، چونکہ اِس طرح کا بکھیرا آگے کبھی نہین ہوتا تھا،
لاچار اُس سپہدار کو اُن کے قائل معقول کرنے کے لیئے پچھلی لڑائی کا ماجرا
جس مین اُنھون نے شکست اُٹھائی تھی یاد آیا اور چشم نمائی اور تنبیہ
کی ایک دلیل مل گئی، تب اُس نے اُنھین سمجھانے اور یاد دلانے کے
واسطے یون کہا جوانون تمھاری وہ مثل ہی کہ گوالا باروت کہین جاے طلب لینے
سے کام، یہ شرم کا مقام ہی کہ یسا لیئے وقت تو ردّوکد کرتے ہو برحق ثابت
کرنے کی فکر و کوشش نہین کرتے، اِس بات پر وے سب کے سب آزردہ ہو
اُسی دن شام کو اپنے ساز و ہتھیار سمیت رام چندر مرہٹے کے لشکر مین
جانو کری کے خواہان ہوئے اور سردار اُنکا یہ خبر سن گران ڈیل بہادرون کا غول
ساتھ لے اُنکے پیچھے جرّھدورا، اُدھر رام چندر نے نواب بہادر کے غضب
سے ڈر کے مارے یہ حکم کیا کہ یے لوگ ہماری لشکر گاہ مین رہنے پائین، جب
اُن لوگون نے اپنا یہ حال از بسکہ درماندہ و از ان سوماندہ دیکھا مجبور ہو اُس سپہسالار
کے پہنچنے کا رستا تک رہے تھے جب وہ آیا تب تو اُنھون نے اُسکے حکم سے
ہتھیار کھول اُسکے آگے رکھ دیا، اُس نے کچھ دن اُن کو قید رکھا، آخر نواب
عفو شعار کے فرمان سے پھر اپنے اپنے عہدے پر سرفراز ہوے، اخبار کے

Marfat.com

قاصد دیلور سے حیدر علی خان کے حضور مین اور سنط طامس سے اُس سپہدار کے نزدیک یہ خبر لائے کہ انگریزون نے ایک طرح کی دغابازی اور فریب کی جرّ قائم کی ہی یعنے اُن فرنگیون کو جو حیدری فوج مین ہمین بھگوانا منظور ہی اس خبر کے سنتے ہی اُس سپہدار کے ذہن مین آگیا کہ اِس سے بہتر کوئی علاج نہین کہ سب فرنگی سپاہیون کو اپنے سامنے بلا چلیپا اور کتاب آسمانی کی یہ قسم دے کہ وے ایمان داری اور اخلاص سے نواب کی نوکری بجالایا کرین اور جب کبھی کوئی بات خلاف مطلب، خواہ نواب بہادر کے ہو خواہ اُسکے واقع ہو تو اطلاع کردین اور زنہار نواب کی نوکری چھوڑنے کا قصد و جرأت بغیر اُسکے استمزاج کے نکرین، فرنگی جاسوس نے لشکرگاہ حیدری مین اُس زمانے کا ایک اچھا آشنا پایا جو حیدری سرکار کا جرّاح اور شیوایتردی کریسط کا خیرخواہ تھا، کیونکہ یہ شخص جو فتنہ فساد کا تو خواہان اور آرام و قرار سے بیزار تھا اپنی سرشت کے تقاضا اور طینت کے فتوے سے خطرناک کامونکا چسکا رکھتا اور بخواہش جاہتا کہ اپنے تئین خلائق مین بدنام اور انگشت نما کرے، چنانچہ اُس نے سرکار مدراس کے کارگزارون کے پاس یہ پیغام بھجوایا کہ اگر مجھے سر جیمس میجر کا عہدہ ملے تو اِس شرط پر مین ہر طرح کے کام مین اقدام کرون، مگر جبکہ اس جعلی و بناوت کی بات کے موافق اُسکی کچھ دال نہین گلتی تھی کہ اُن سپاہیون کو جنھون نے بردست قسمین کھائین تھین الف سے نے کہے اور اپنی حکومت دکھلاے یا نواب کی نوکری چھوڑنے کے لیئے اُن پر جبر کرے، تب یہ سارا ماجرا مدراس لکھ بھیجا، اور اپنی اِس ضرورت کی بھی اطلاع دی کہ اب کئی پادری جیسوط نام کہ بالفعل لشکرگاہ حیدری مین ہمین ہمارے ساتھ اِس کام کے انجام کرنے کے واسطے مددگار رہین، اور مناسب ہی کہ

پانڈیچیری کے گورنر کا ایک سپار شنامہ جعلی بادریون کے پاس بھیجا جاے
جس مین اس امر کا ذکر رہے کہ یے بزرگوار فرانسیس قوم کے آدمیون کو
سمجھا کر اس راہ لگا دین کہ وے نواب بہادر کی نوکری رفاقت ترک
کر بن اور انگریزون کی چھاونی اور ریلک کے رہنے پانڈیچیری کو روانہ ہو
اپنے فوج مین جا ملین '

اب ان بادریون کا حال سنیے جو نکہ بالکل سے خبر ات خود سے انگریزون کے
تکردن پر پلتے تھے اور ہندوستان مین کسی طرح کی وجہ گذران یا روزی نہین
رکھتے مگر جو کچھ کہ انگریز خوشی سے انھین دین ' اب اس گروہ نے اپنے کو پابند
اس بات کا جانا کہ وے اُن حکم احکام مین جو اُنھین بھیجے اور سکھلاے گئے
تھے بہ دل مصروف ہون ' خیر یہ تو اسی فکر مین تھے کہ اُنہین دنون پانڈیچیری
کے گورنر کی طرف سے ایک جھوٹھا بنایا ہوا خط اس مضمون کا کہ اُن بادریون
کے گھرون مین نوکرون کے آنے جانے کی سبب جارج مین کچھ روک
ٹوک نہو ' نواب بہادر کے پاس پہنچا ' چنانچہ سرکار والا سے اس امر کی پروانگی
بادریون کو ملی تب تو ملے لوگ اس بہانے سے انگریزون کے وکیل بنے ' انکا
خط اور نامہ پیام اُنکے جاسوسون کی طرف بھیجنے لگے ' اور اسی کے ضمن مین
ایک ایسے اچھے قابو کے بھی منتظر تھے جس مین انگریزون کی اُس فرمایش
اور کام کو پورا کرین ' چنانچہ اسی خیال سے اُن فریبیون نے خفیہ وہ جعلی خط
فرانسیسی سپاہیون کو نواب سے پھر جانے کے لیئے دکھلا کر یون کہا کہ ہمین
اس امر کی منادی ہی کہ یہ خط تمہارے سپہدار کو دکھلا دین بلکہ گورنر نے یہ
خط ہمارے پاس بھیجا ہی تاہم لوگ عیسائیون کو اس گھات اُتار کر دے
اسیر موسیان حیدر علی خان کی نوکری سے باز آوین ' اور چونکہ انہین بزرگوارون کے

کلام کا نام دین عیسائی ہی ہے بھی اُنہین کا ایک سئلہ تھا جو سپاہیون کو سنا دیا کر
بھائیو ' غیر دین والے کے ساتھ قول قسم کرنے کا کیا اعتبار' ہم اقرار کرتے ہین
کہ تم اِس عہد شکنی کے سبب زنہار پروردگار کے دربار مین ماخوذ و گرفتار نہو گے
اِس بات کو کہ پادریون نے ایسا خط فرنگی سپاہیون کو دکھلایا ممکن نہین ہی
کہ کوئی نمانے اور اُسکا انکار کرے ' کیونکہ اِس کا چرچا ایک جہان نے
سنا ہی چنانچہ بہت سے آدمی جو بالفعل فرانسیس کے دار السلطنت مین موجود
ہین گواہی سے اِس کو مقام ثبوت مین پہنچا سکتے ہین اور اِسمین تو شک ہی
نہین کہ وہ خط جعلی تھا' کیواسطے کہ پادری بجیری کے گورنر کے ہاتھ مین اِس
بات کی کوئی دستاویز نتھی کہ وہ اِس خط کو فرانسیسی سپہسالار سے چھپانے
کہتا کیونکہ اُسکے دستخط خاص کے بہت سے خط اُس سپہدار کے پاس تھے جن سے
ہر طرح کا بھید جعلی یا سازش کا فاش ہو جا سکتا تھا' القصہ جیسوعت پادریون
نے اِس امر مین انگریزون کی خیر خواہی کی' بعد اِسکے پرٹکیشون کے نمین پادری
انگریزی پادری کے ساتھ جو صلح کا پیغام لیکے مدراس جاتا تھا روانہ کئے گئے' جب
پرٹکیشون کے پادری ویلور مین پہنچے اور جیسوعت پادریون نے دو چنّھبان
جنریل اسمتھ اور وان کے گورنر کو دین' وے دونون اِس مقدمے مین کہ
ان دین عیسوی کے مرشدون نے کیون اِسطرح کی قاصدی اختیار کی ہی
سخت متعجب ہوئے ' خصوصاً اِس بات کے معلوم کرنے سے کہ وہ
کام ناگہانی واردات کی قسم سے نتھا بلکہ قدیمی اور واقعی' جیسوعت پادریون نے
ڈرتے کانپتے اِس حقیقت کو بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم اِس امر مین محض
بے قصور ہین اور ہرگز و ہرگز اِس فریب اور بناوٹ سے کہ خلاف مرضی ایسے منعم
کے جسکے احسانون سے ہماری گردن جھکی جاتی ہی عمل مین آئی ہی واقف

Marfat.com

نہین' سچ ہی کہ نواب بہادر نے اُن کے چلتے وقت ایک ایک کو نین نین سو روپی مرحمت کیئے تھے' اگر نواب چاہتا تو اُسے بہ دست قدرت تھی کہ ان کمینون کو ایسی تنبیہ و سزا جسکے بے سزاوار تھے کرتا' جب تو اب بہادر کیمپ بیتن کو پھر گئے جنرل اسمتھ نے وانمباڑی کو محافظ سپاہیان حیدری سے خالی پاکے اپنے دخل مین کر لیا' پر اس جہت سے کہ وہ' اسباب و لوازمہ اور رسد و غلّہ پہنچنے کا جو دور دور سے وان آنے والا تھا انتظار کرتا تھا پر اُس سے نہوسکا کہ حیدر علی خان کا پیچھا کرے' اور بار برداری کے لیئے چارپایون اور چھکڑون کی اسقدر قلت اور نایابی تھی کہ ناچار اُسے ضرور پڑا کہ تھوڑی سی اپنی فوج رسد لانے کو آگے بھیجے' جنرل اسمتھ کے مطلب مین دیری ہونے کی وجہ یہ تھی کہ بالکل جنگی اسباب و لوازمہ اور غلّہ اور لشکری ذخیرہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا جو انبور مین حیدر علی خان کے قبضے مین آیا'

اِن دنون گورنر راس نے اپنے وعدے کے موافق ایک جماعت سوار و پیادون کی نگاہداشت کر اُسکا نام اجنبی سپاہ رکھا اور اُسکی سرداری کا اختیار اُس فرانسیس جاسوس کے ہاتھ جو حیدری لشکر گاہ مین تھا سونپ دیا اور شیو بلیئر دی کریسط کو اُسکا داروغہ بنایا' اب اِس ناپسندیدہ اور نفرت انگیز روایت کے مختصر اور ختم کرنے کی نظر سے اِس جگہ پر اتنا ذکر کر دیا جاتا ہی کہ اُس نئی نگہداشت سپاہ کا انجام کار شیو بلیئر کے مکر و فریب کے موافق جسنے نہ فقط حیدر علی خان کے اذیت و آزار پہنچانے کے واسطے بلکہ اُسکے مار ڈالنے کو بھی کی تھی سب کا سب برباد ہو گیا' اور جو جو لوگ پانڈیچیری یا اور مکانی جانب نئے سپاہی نگاہداشت کرنے گئے تھے اُنکے بھید ظاہر ہو گئے اور نئے سوار بالکل پانڈیچیری کی طرف بھاگ نکلے و نواب بہادر کی خدمت مین التجا دیئے اور گھوڑے جو بیچے وے

Marfat.com

تھے، ہرچند اُسی سرکار کے پرائے ہوئے تھے، تو بھی اُسنے قیمت دے دے
مول لیئے، اِس اجنبی سپاہ کا یہ نصیب سرغنہ، انگریزون کے حکم سے جن کی
خیرخواہی کے واسطے دین ایمان سب اس نے دھو پیا تھا شکری ضلعے عدالت
مین اِسطرح نااہل ٹھہرایا گیا کہ ایسا آدمی عمالاری کے قابل نہین کیونکہ کم حوصلہ اور
بزدل ہی، چنانچہ وہ، لشکر سے نکالا گیا اور شیو یلئیر دی کریسط جو اُس بدکرداری
کی بنیاد کا بانی تھا قید و بند مین گرفتار ہوا، جب نظام علی خان (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا)
حیدر علی خان سے رخصت ہو کر پہ کو روانہ ہوا تو اُس کی سرکار کے دیوان مختار
کل رکن الدولہ نے نواب محمد علی خان کو جسے وہ برادری کا رشتہ رکھتا تھا یہ
لکھ بھیجا کہ مین نے بڑی کوشش وجان فشانی کرکے آخر اپنے آقا کو اِس بات پر
راضی کیا کہ اُس نے نواب حیدر علی خان سے بھائی اختیار کی، اب اگر آپ
اور انگریزون کو منظور ہو تو مین بطور مختار ایلچی کے مدراس مین آؤن تا آپ کی
خاطرخواہ آپسمین قول قرار کیا جاے،
اس پیغام خوشی انجام کے سنتے ہی فوراً گورنر اور صاحبان کونسل نے
اُسکی ملاقات کے لیئے اپنا اشتیاق لکھ بھیجا، چنانچہ رکن الدولہ اور رام چندر
سردار مرہٹہ جو نواب نظام الدولہ کے ایک اخلاص مند دن مین تھا
نہایت کروفر سے روانہ ہوکر مدراس میں پہنچ نہیت عزت وتپاک سے استقبال
اور ہر روز فرنگ کے نادر و غریب عجائبات کے دکھلائے جانے اور عمدہ
عمدہ تحفہ تحائف کے پانے سے کمال محظوظ و ممنون کیئے گیئے، تب اُن عالیقدر
وکیلون نے اُس اقرارنامے کو بھی (جو نظام علی خان کی طرف سے بالکل اُسکی
جگہ زمین کی مالکی اور آرکاٹ کی نوابی محمد علی خان کو مقرر کرنے پر مشتمل تھا)
اپنی اپنی دستخط کرمضبوط اور استوار کیا، اور نظام علی خان کی جانب سے مچھلیپٹن

Marfat.com

کی اُنّیسوالی چاردن سرکاردن کو معہ اُسکے شہرانگریزون کے واسطے انعام کے طور سے مقرّر کردیا،

بعد اِسکے دو کونسلی مدراس سے حیدرآباد مین نظام علی خان کے پاس بطریق ایلچی روانہ کیے گیے، جب یہ وہان پہنچے تو اُس نے بیش قیمتی تحفے دیدیے اور بیش بہا خلعتین اُن کو اور مدراس کے گورنر کے واسطے بھی دے کر بڑی توقیر و عزّت سے اُنھین رخصت کیا،

مرار راو سردار مرہٹہ جو سرا کے اُسطرف ایک چھوٹی سرزمین کا مالک تھا دو ہزار پیادے سوار اور تین ہزار پیادے کی جمعیّت ہمیت و چار دجیو راانگریزی لشکر مین آ داخل ہوا کیونکہ انگریزون سے اِنہون نے بجاے کمک و مدد مانگی تھی،

جنرل اسمتھ کا کوشش کرنا صلح کرنے مین نواب حیدر علیخان کے ساتھ اور نا امید ہونا اُسکا اس کام مین

جنرل اسمتھ نے جو حیدر علی خان کے ملک اور اُسکی لڑائی کے حال سے بخوبی خبردار تھا، بہت چاہا کہ مدراس کے کونسلیون کو نواب کے صلح کا پیام مان لینے پر راضی کرے، لیکن جب اُسکی کوششون نے کچھ فائدہ نہ بخشا تب اُسنے صاحبان کونسل کے حضور مین یہ عرض کی کہ میرے نزدیک تو قلعون کے محاصرے مین اوقات ضائع کرنی عبث ہی، اُسکے بدلے مناسب ہی کہ نواب کی افواج کا تعاقب کرکے ہر طرح اُسے تنگ کرین اور جو صورت تنگ ہونے سے عاصی نکلے تو اُسکے بعضے ملکی قلعون کو گھیر لین، چنانچہ دارالسلطنت بنگلور قابل محاصرہ ہی اگر اجازت ہو تو ہم اُسکا قصد کرین، لیکن سرکار مدراس کے

Marfat.com

کارگزاردن نے یہ ارادہ مصمم کیا کہ پہلے اُن سب مکانون کو تسخیر کر لینا ضرور ہی جو گھاٹیون یا ایک بڑے پہاڑ کے سلسلے کے اُس طرف ہین چنانچہ جنریل موصوف پر بتاکید حکم صادر ہوا کہ وہ اپنا لشکر دو حصّہ کرے ' آدھے پر تو کرنیل عود کو سردار مقرّر کرواسطے محاصرہ و تسخیر کرنے اُن قلعون کے جو وادیون کے درمیان واقع ہین بھیجے ' اور دوسرا حصّہ وہ آپ لیکر حیدر علی خان کو لڑائی بھڑائی مین لگا رکھے '

جنریل اسمتھ اِس حکم کو بجا لایا اور جیسا اُسے منظور تھا بخوبی انجام پایا ' کرنیل عود نے اکثر مکانون کو جنکے محافظ ' جنگ و قتال کے قاعدے قانون سے واقف نتھے اپنے دخل مین کر لیا ' چونکہ جہازات نواب بہادر کے اُن دنون گوا کے ملک کی طرف تھے اُنکی دست درازی سے بچ رہے ' ایسی فتحون کے ہونے سے مدراس کے کونسلی اور گورنر مارے خوشی و افتخار کے پھولے نہین سماتے تھے خاص کر جب اُن لوگون نے سنا کہ بمبئی سے آٹھ ہزار جہازی جنگی سپاہ منگلور مین اُترکے اُسے فتح کر چکے ' اور تین سو ضرب توپ بھی اُنکے ہاتھ آگئین ' بعد ازان اُس لشکر کے سپہدار نے یہ اطلاع دی کہ اب مین چاہتا ہون جتنی جلدی ہو سکے حیدر نگر پر چڑھائی کرون کیونکہ یہ بے کھٹکے مفتوح ہو جائیگا اور بہت سا حیدری خزینہ دفینہ بھی جو وہان گڑا گڑایا ہی ہاتھ آئیگا ' خلق اللہ کے سنانے کے واسطے اِس خبر بشارت اثر پر قلعہ سنٹ جارج سے ایک سو ایک توپ کی شلکین ہوئین اور منگلور کے بھی مسخر ہونے کا حال کیا ہندوستان کیا اور مرزوبوم مین جہان فرنگی بسورے تھے سب جگہ اشتہار کر دیا گیا '

445

Marfat.com

آمادہ ہونا حیدر علي خان کا بنیٹی کے لشکر کو مار ہٹانے
پر اور انگریزون کا بنگلور کے لینے کے واسطے تہیّہ کرنا،

جونکہ منگلور مین انگریزی لشکر کے اُترنے کی خبر فی الفور نواب بہادر کو پہنچ گئی تھی
اِسواسطے اُنکے مہمات قضیے کو خود رجان بسنگر، سرا، سربرنگپٹن کی فوجون کو حکم ہوا کہ
ترنت کنڑے کی طرف روانہ ہون، تیپو سلطان بھی اِس فرمان کے سنتے ہی تین
ہزار سوار جرار ہمراہ لے جلد روانہ ہوا، نواب بہادر آپ بھی تین ہزار گرانقدر یل
سپاہی، کئی ضرب توپ اور بارہ ہزار چیدہ سوار حمیت اُس طرف کا عازم
ہوا اور باقی افواج کی سپہسالاری میر مخدوم علی خان کو دے ارشاد کیا کہ اپنے کو
خطرون سے بچا کر دونون انگریزی لشکر کے ساتھ اِسطرح مقابلہ ومحاربہ کرتا رہے
کہ وے آگے بڑھنے سے مجبور و پریشان ہو کر پچھلے قدم ہٹ جائین، نواب
بہادر کے کوچ کرنے کی خبر جنریل اسمتھ نے سنتے ہی بنگلور محاصرہ کر لینے
کو مدراس کے کونسل مین للھ بھیجا، کونسل والون نے جو بنگلور ہاتھ لگنے کے
مشتاق ہی ہو رہے تھے اُسکے اِس التماس کو پسند کیا، لیکن چونکہ پہلے منگلور کا
مسخّر کرنا اُن کے نزدیک بڑا ضرور تھا، اِس لیے یہ تجویز ٹھہری کہ کرنیل کال
انجنیرون کے سردار کو اِس مہم کی اہتمام دی جاے، اور اِسواسطے کہ وہ،
جنریل اسمتھ کا تابعدار و محکوم نہ بنے اُس لشکر مین مشورے و صلاح کی ایک
مجلس مقرّر ہو جسکا بار اِن تین بڑے سردار یعنے نواب محمد علی خان، کرنیل کال،
مسطر ماکس کے ذمّے رہے، پچھلے دونون صاحب مدراس کے کونسلی
تھے، اور انہین کو اِس لڑائی کے سب امورات جنریل اسمتھ کے ساتھ
فیصل کرنے کا اختیار تھا، اِس خوف سے کہ مبادا ایسے نامی اشخاص اِس لڑائی پر جو

Marfat.com

انگریزونکے نزدیک بھاری مہم ہی فتحیاب نہونے یا ناکام ہونے کے باعث عتاب و خطاب مین پڑین احتیاطًا قلعہ سر کرنے کے واسطے سولہ غبّارے یا خمپارے' پینتیس بڑی توپ پچاس چھوٹی اور بعضی ضروری چیزین اُن کے ہمراہ کردی گئین چونکہ بے سب سامان و سرانجام بنگلور تک اسّی فرسنگ کے فاصلے پر لیجانا تھا اور بار برداری کے بیلون کا بہم پہنچانا مشکل' اسلئے کتنی منزلین ٹھہرائی گئین جہان وے لوگ توقّف کرین جبتک کہ سارا لوازمہ محاصرے کا موجود ہو'

دخل کرنا جنرل اسمتھ کا بعضے حیدری قلعون پر حیلے سے اور پھرلے لینا میر مخدوم علیخان کا اُنکو اُسیطرح کے حیلے سے

جنرل اسمتھ نے یہ منصوبہ باندھا کہ بنگلور کی راہ مین جو قلعے واقع ہین پہلے اُنھین لے لیا چاہیئے' جسسے رسد آنے کا رستہ کھل جاے اور کچھ روک توک باقی نرہے' اِس ارادے سے دغا و فریب کر وہان کے ایک گڑھ پر متصرّف ہو گیا' تفصیل اُسکی یہ ہی کہ اُسکے جاسوسون نے میر مخدوم علی خان کے ایک ہرکارے کو پکڑا جو اُسکی طرف سے بنگلور کے قلعدار پاس خط لیئے جاتا تھا اِس مضمون کا کہ آج ہی شب کو پان سو سپاہی کی کمک پہنچیگی' چوکس رہا چاہیئے مبادا اِس مکان کو اعدا محاصرہ کرلین' تب جنرل موصوف نے اِس خط کو اپنے ہرکارے کے ہاتھ جو حیدری لشکر کی راہ و رسم سے بخوبی آگاہ تھا دیکر اُس قلعدار کے پاس روانہ کیا اور زبانی بھی اُسے یون کہا کہ وہان جاکر ظاہر کرے کہ ابھی کوئی دم مین کمک آپہنچتی ہی' اور اُدھر سے رات کو پچھلے پہر انگریزی لشکر قلعے پر ٹوٹ پڑا اور اپنا دخل کرلیا'

Marfat.com

جب میر مخدوم علی خان پر حربف کا یہ چھل کھل گیا' چند روز بعد وہ بھی اُسکے ساتھ اُسی طرح کا حیلہ عمل مین لایا' یعنے اُسنے اپنے ہندوستانی سواردن کو جن مین کتنے آدمی انگریزی ڈراگونونکی صورت نیلی بانات کا لباس رکھتے تھے حکم کیا تا وے اُس قلعے کے میدان مین جا اپنے تئین نمایان کرین' اور اُنھین سے ایک شخص کو جو انگریزی ڈراگونون کے رسالے کا تھا اور اپنے گھوڑے سمیت انگریزون کی نوکری چھوڑ حیدری افواج مین آن ملا اور محل اعتماد تھا' قاصد بنا کر اُس قلعہ دار کے پاس بھیج دیا تا اُسے اس پیام کو انگریزی زبان مین یون بیان کرے کہ حیدری سواردن کے ایک بڑے غول نے ہمارا پیچھا کیا تھا' سو بہزار خرابی ہم اُن سے بھاگ نکلے' اب ہمارا رسالہ دار ساتھیون سمیت اِس مکان کی نواح تک آیا اور مجھے آپ کی خدمت مین بھیجا اور التماس یہ کیا ہی کہ آپ شفقت کی راہ سے قلعے کا دروازہ کھلا رکھیے تاہم اُن سے بچ کر قلعے مین چلے آئین' بعد بھیجنے اِس قاصد کے تھوڑے ہی عرصے مین غفلت کے غفلت سوار اُس دروازے سے جو کھلا ہوا تھا قلعے کے اندر داخل ہو گئے' اُدھر کرنیل عمود نے صاحبان کونسل کے اشارے سے کئی قلعون کا محاصرہ کیا تھا' پر آخرش سپاہ کی کمی کے سبب مدراس کے کونسل مین کمک بھیجنے لکھ بھیجا' بعد اِسکے دارماپوری کے محاصرہ کرنے کی فکر کی' پاینده خان نامے قلعے دار نے کہ مرد شجاع اور دلیر تھا قلعے کے بچانے مین بڑی سادگی اور بہادری کی' اور جبتک دیوار نہ گری اور کھائی نہ بھری سفید علم کہ علامت امان مانگنے کی ہی ہرگز نہ لہرایا' اور جب اُسکے وکیل کرنیل عمود کے پاس گئے تو اُس نے سوائے قلعہ چھوڑ دینے کے اور کوئی شرط دریافت نہ کی' چونکہ وکلا بغیر مرضی قلعہ دار کے کچھ اور بات کا اختیار نہ رکھتے تھے' قلعے کو پھر آئے' اِتنے مین انگریزی سپاہ خندق سے نکل نکل دریچون تک آگئی' پیچھے سے اور سپاہ بھی آملی'

Marfat.com

تمام پاسبان سپاہی ' قلعہ دار سب اپنے لڑکے ' اور دوسرے عہدہ دار بھی مارے پڑے ' فقط بارہ نفر فرانسیسی توپچی انگریزی افیسرون کی سفارش سے جانبر ہوے '

اِس مقام مین کہ انگریزی سپاہیون نے باوجود سپید نشان قلعے مین قایم ہونے کے جوابسی بیرحمی و بیدردی کا کام کیا وجہ اِسکی ایک دوسری روایت سے یون معلوم ہوتی ہی کہ کرنیل عود کے لشکر والے نہایت جھنجھلائے ہوے تھے کہ کہین بھی اِن فتح کئے ہوئے قلعون مین کچھ لوٹ کی چیزین اُنکے ہاتھ نہ چڑھی تھین کیونکہ حیدر علی خان نے پہلے ہی اُن قلعون کے رہنے والون کو تاکید کر دیا تھا کہ اُن مکانون کو چھوڑ اپنا اپنا مال اسباب لے نکل کھڑے ہون ' اور ایسا ہی حکم پابندہ خان قلعہ دار کو بھی صادر ہوا تھا کہ سپاہیون کے پاس سوائے اُنکے ضروری اُوڑھنے بچھونے یا لباس پوشاک کے اور کچھ نرہے ' اور یہ بھی نواب بہادر کا قول تھا کہ انگریز صرف لوٹ تاراج ہی کرنے کے لالچ سے جنگ جدال کرنے مین نہین چاہتے ہون کہ وہ اپنے مطلب پر فیروز ہون ' یہ سبب سے کہ کرنیل عود اور اُسکے دوسرے عہدہ دارون نے اپنے سپاہیون کو ایسے کُشت و خون ریزی و قتل سے باز نرکھا ' بآسانی حل ہو سکتی ہی ' کیونکہ وہ امر ' اُسکے بے حکم واقع ہوا تھا ' کچھ دنون بعد میر مخدوم علی خان نے دارماپوری کے مظلومون کا خوب بدلا لیا کہ ویلور کے میدان مین انگریزی سپاہیون کے پلٹن کو قتل عام کروایا ' اور حیدر علی خان کے دل مین کرنیل عود کی طرف سے ایسا بغض و کینہ سمایا گیا کہ خاص کر اکثر اُسکے لشکر پر تاخت کرنے اور زک دینیکا ارادہ رکھتا تھا ' فی الحقیقت اگر یہ کرنیل اُس کینہ کش نواب کے پالے پڑتا تو گمان غالب تھا کہ اُسکے ہاتھ سے بڑے عذاب و سیاست مین گرفتار ہوتا '

Marfat.com

بعد مسخر ہونے دارماپوری کے کرنیل عود کی فوجین حسب الحکم کونل مدراس کے جنریل اسمتھ کی فوج سے جاملین، تب اُس سپہسالار نے رسد کی راہ کا بندوبست کرکے بنگلور کی طرف کوچ کیا اور اُسکے قریب کے کتنے گڑھون کو جیسے کولار، ہاسکوٹہ وغیرہ لے لیا، اور چونکہ اُسے یہہ منظور تھا کہ آیندہ اور مکانون کے محاصرہ کرنے کی نیّت سے ہاسکوٹے مین ذخیرہ جمع کرے، اِس واسطے اُسکے مظبوط واستوار کرنے مین بڑی کوشش کین،

پہنچنا وکیلون کا دیونہلّی کے باشندون کی طرف سے امان نامہ مانگنے جنریل اسمتھ کے پاس اور حسن سلوک اُس سپہسالار کا اُن کے ساتھ، اور یہہ ماجرا منکر حیدر علی خان کا خوش ہونا،

جنریل اسمتھ جب ہاسکوٹہ کو پہنچا، تو باشندگان دیونہلّی کے وکیلون نے اُسکے حضور مین حاضر ہو مبالغ کثیر بطور نعلبندی کے گذران کر یہہ عرض کی چونکہ یہہ قصبہ اور قلعہ حیدر علی خان کے مولد یا جنم بھوم ہونے کے سبب فضیلت و شرف رکھتا ہی اور اِسی واسطے اُس امیر اقبالمند کے نزدیک بہ نسبت اور شہرون کے اُسکی بڑی قدر و منزلت ہی، جنریل نے اُن کے جواب مین کہا کہ مین بھی اِن مراتب کا خیال و لحاظ رکھ پہلے سر و چشم اِس امر کی پاسداری و رعایت کرتا ہون تا دوسرے بھی میری پیروی کرین چنانچہ خوشی سے اُسنے ایک عہدنامہ جسکے سبب وہ شہر اور اُسکے آس پاس کی بستیان تاراج سے انگریزی افواج کے محفوظ رہین لکھکر اُنھین دیا اور روپیہ جو دے لائے تھے پھیر دیا اور اپنی سپاہ پر تنبیہ کیا کہ بلا اجازت کوئی اُدھر

Marfat.com

جانیکا ارادہ نکرے ' جنرل اصمتہ کی اس انسانیت و مدارات نے اُسکی اُس
عزت و آبرو کو جو مدت سے نواب بہادر کے دل مین تھی دوچند کر دیا چنانچہ نہایت
خوش ہو کر دو راس اسپ عربی خاص گھوڑون مین سے جڑاؤ زین سمیت
جنرل موصوف کو بطور پیشکش بھیجا '
افواج بمبئی کے سپہ ار نے منگلور مسخر کرنے کے بعد جب دیکھا کہ اب کوئی
کام باقی نہین مگر یہہ کہ وہان سے کوچ کر حیدر نگر چلے ' تب مدراس کے
کونسل مین اس حال کی اطلاع کی لوگون نے ہرچند اُسے دشوار گذاری راہ کی
بیان کی اور کہا کہ اوّل تو حیدر نگر یہان سے ساٹھ فرسنگ کے پلّے پر ہی اور
راہ مین علاوہ گنجان درختون کے ' جنگل پہاڑ ندی نالے بھی کثرت سے ملنے ہین
خصوصاً شہر کے قریب تو عجب بندی کٹھن راہین ہین ' جن سے گذرنا
سخت مشکل ہی ' تو بھی اُسنے اپنے قصد کو نچھوڑا ' اُس مہم کے اسباب
و سر انجام کی طیاری مین لگا ہی رہا ' اُن دنون اُسکے لشکر کے ڈیرے منگلور
کے دروازون کے باہر پڑے تھے '

اہلغار کر کے آپڑنا ٹیپو سلطان کا فوج امداد پر ہزیمت دینا اُنہین
بیخبری مین پکڑ لینا بہتون کو اسیری مین ' اور اُسی دن شام کے وقت
آپہنچنا حیدر علی خان کا شفقت و پیار سے اپنے فرزند سعادتمند کو آغوش
مہر مین لینا اور چشم گہربار سے قطرے اشک کے نثار کرنا '

شاہزادہ ٹیپو سلطان غنیم کے ارادے سے مطلع ہو جوانی کی ترنگ اور نام و نشان
حاصل کرنے کی اُمنگ مین بنگلور چھوڑ الغارون کنڑ کی مرہٹہ مین آپہنچا ' رعیت

Marfat.com

پر جا وہانکی جو غنیم کی آمد آمد کے سبب لرزان و ترسان ہو رہی تھی اپنے حاکم کے فرزند سعادتمند کے تشریف لانے سے قوی دل ہوئی کہ آنا اُسکا اُنکے حق مین ہر طرح کا رنج و عذاب سے رہائی و نجات کا باعث ہوا' خلق اللہ اُسکے آنے سے ایسی شاد و خرم ہوئی کہ گویا اُنکے قالب بیجان مین جان آگئی' شاہزادے کے دل مین اُنکے ماضی و حال کی شادی و غم کا حال دیکھ سن اب رحم آگیا کہ اُسنے فوراً منگلور کی طرف کوچ کیا اور ساری حیدری فوجون کو جو ہر ایک صوبے سے اُس مقام پر اکٹھا ہوئی اور راہ مین بھی اُسے ملی تھین بہ حکم دیکر کہ دو پیچھے پیچھے چلی آئین' آپ پہلے ہی بڑی تیزقدمی سے انگریزی لشکر کے سامنے جا موجود ہوا' اُسکے پہنچتے ہی غنیم کی فوج مین ہراس و رعب سے ایک ہل چل پڑگئی' شاہزادے نے ذرا بھی آرام و انتظار نکیا بلکہ صف اعدا کی طرف آگے بڑھکر لڑائی کو چھیڑ سامنے لشکر حریف کے جا پہنچا'

بیت

چلا نا تھا سلطان جھٹ تیغ کین
لہو سے تھی بھرتی اُدھر کی زمین

بہتون کو تہ تیغ کیا کتون کو مار بھگایا قلعے کے دروازے تک فراریون کا تعاقب کیا سوار اُسکے بھگوڑون کا پیچھا کرتے ہوئے شہر کے اندر گھس گئے' اتنے مین اُنکی پشت پر حیدری فوج بھی پہنچ گئی' انگریزون کے دیرون کو خالی سن سان پا تعجب کرکے لگے لوٹنے' پھاونی اور شہر مین جو کچھ اُنھین ملا لوٹ لیا' شاہزادہ بھی اِس لوٹ تاراج سے خوش تھا' کیونکہ اُسے شہر والون کی جنھون نے دشمن کا سامنا کرنے کچھ دل چرایا تھا تنبیہ منظور تھی' اِس لڑائی مین انگریزون نے ایسی شکست کھائی کہ اُنکے بہت ہی تھوڑے آدمیون نے

Marfat.com

تنی فرصت پائی کہ اِس ناگہانی آفت سے بچ کر جہازون پر پناہ لین' حال یہہ تھا کہ خود جہاز والے بھی اِس طوفان بلا کی ڈر سے کانپ رہے تھے' دشمنون کا بھاگنا بکھکر حیدری سپاہی کیا فرنگستانی کیا ہندوستانی دونون ایسے دلیر و بے باک ہو گیئے کہ نرغہ جہازون پر چڑھ اُنکے مین جہاز لشکری ساز و سامان پہنچانے والے لئے' انگریزی لشکر کے باقی لوگ جو بھاگ کر بچ گیئے تھے وے بھی گرفتار ہو آئے' اِن اسیرون مین ایک تو جنریل تھا اور چوالیس ۴۴ عہدہ دار' چھہ سو بیس انگریزی سوار' قریب چھہ ہزار کے ہندوستانی سپاہی حربے ہتھیار اور لشکری سرانجام و اسباب غنیمت تھے'

یہ بڑی فتح جسے حیدری سرکار کامیاب ہوئی منگلور کے قبضے سے نکل جانے کے آٹھہ دن بعد وقوع مین آئی سبب اِس شکست کا غفلت انگریزی جنریل کی نہی جسنے ایک مہینے تک اُن خاص راہون کی خبر کو جدھر سے غنیم کے آنے کا گمان تھا جاسوس نہ بھیجے کہ اعدا کی آمد سے آگاہ کر دیتے'

حیدر علی خان فتح ہونے کے دن شام کے وقت وہان آپہنچا' شاہزادے نے اُسکے حضور' مجملًا صورت حال جو بیس فیصر کی طرح اِس مختصر جملے مین کہ مین گیا۔ دیکھا۔ لے لیا عرض کی'

کہتے ہین کہ حیدر علی خان جب اپنے فرزند عزیز سے ہم آغوش ہوا جوش مسرت کے سبب بے اختیار اُسکی آنکھون سے قطرے اشک کے نکل پڑے'

Marfat.com

سیاست کا حکم تجویز کرنا حیدر علی خان کا پر طکیشی سوداگرون کے حق مین اسلئے کہ اُنھون نے انگریزون کو مدد دی حال آنکہ حیدری رعایا کہلاتے تھے

پر طکیش سوداگرمدت سے منگلور مین بسے تھے ' جب اُن لوگون نے اِس لڑائی بھڑائی کے ایام مین بمبئی سے جہاز پر انگریزی فوجون کا آپہنچنا اور جنرل اسمتھ اور کرنیل عود کا کتنے حیدری قلعون اور سرکارون کا لے لینا دیکھا ' اُسے خواہی نخواہی اُنکے ذہن مین یہہ بات آگئی کہ اب انگریز اکثر حیدری ملکون کو لے لینگے ' اگر اور کچھ نہو تو ا محال منگلور تو اُن کے عمل دخل مین رہیگا ' دے اِس خیال خام پر انگریزی جنرل کے ساتھ ایسی دوستی و خیرخواہی کی راہ چلے جو احتیاط و ہشیاری سے کوسون دور تھی اور اُن لوگون نے اُسے یہہ بھی قول قرار کیا کہ ہم لشکر کے ضروری اسباب و رسد کی سربراہی کرینگے ' حضور والا مین یہہ خبر پہنچتے ہی اُن کی طلبی کے لیئے یہہ فرمان صادر ہوا کہ وے جلد اُن پر طکیشی کارخانے کے سردارون اور عیسائی دین کے تینون قوم کے پادریون کے ساتھہ جو منگلور مین ہمین حاضر ہون ' جب وے دربار مین حاضر ہوئے ' تو اب بہادر نے اُن سرگروہون اور پیشواؤن سے پوچھا کہ مسیحی مذہب والے ایسے گنہگارون کے حق مین جو اپنے آقا و حاکم کے ساتھہ دغا اور عہد شکنی کرکے اُسکے دشمنون کی اعانت کرین کس طرح کی تعزیر تجویز کرتے ہین ' تب نے تامل بول اُٹھے کہ ایسے قصور پر قتل کرنا واجب ہی ' نواب نے فرمایا مین اُن کو ایسی سخت سیاست نکرونگا ' کیونکہ شرع محمدی مین اتنی سختی جائز نہین ' پر چونکہ اُن لوگون نے اِس خیرخواہی و وفاداری کے

Marfat.com

سب اپنے کو انگریزون کی قوم سے ظاہر کیا ہی بنا چار اُن کا مال اموال انگریزون کی ملکیّت مین دیا جائیگا' اور وے ہتھکڑی بیڑی پہن قید خانے مین جبتک کہ مین اُنھین عفو نکرون مقیّد رہینگے' نواب بہادر نے اُن پر طکیشون کے مقدّمے مین یہ حکم دے منگلور کا بندوبست کر جلدی بنگلور کو جانے کی طیّاری کی'

جن دنون نواب بہادر منگلور سے دور تھا اِدھر جنریل اسمتھ نے فرصت پاکر توپخانہ وسرانجام ولوازمہ جنگی بہم پہنچایا اور اُدھر سے محمد علی خان اور صاحبان کونسل بھی صرف اقسام طرح کی شرابون سمیت آپہنچے' پر اِن سب طیّاریون کے بعد جب اُنھون نے چاول گیہون کی قسم سے غلّے کی ایسی کمی دیکھی کہ بدشواری مدّت محاصرہ تک وفا کرے اِس نظر سے کہ اِندنون حیدری افواج' عمل کرلینے مین اُن قلعون کے جن کے نگہبان اُس رسد کے سپاہی تھے جو آرکاٹ سے آتی تھی متوجّہ نہی اور ممکن نتھا کہ بے لوگ حیدری لشکر کا مقابلہ کرسکین تب جنریل اسمتھ کو ضرور ہوا کہ اپنی سب فوج کو قلعہ ہاسکوٹہ کی نگہبانی ومحاصرے کے لیئے جس مین سب ذخیرے امانت رکھے گئے تھے' اپنے حکم کے تابع رکھے'

ہرارو اوسر دار مرہٹے نے صاحبان کونسل کو یہہ تدبیر بتلائی کہ پہلے کوچک بالاپور کو جو ایک قلعہ ہی بنگلور سے دس اور شانور افغانون کے ملک سے تین فرسنگ کے فاصلے پر' محاصرہ کرلیا چاہیئے' کیونکہ جب بالاپور ہمارے ہاتھ آیا تو اپنے ہی ملک یا شانور وغیرہ سے جس قدر کہ برنج وگوسپند درکار ہوگی مل سکیگی' یہہ صلاح کونسل والون نے پسند کی' اور اب جنریل اسمتھ تھوڑی سی فوج واسطے نگہبانی قلعہ اور ارباب شورا کے وہان چھوڑ جلد بالاپور کی طرف روانہ ہوا'

Marfat.com

روا نہ ہوتا نواب حیدر علی خان کا ہسکوتہ کی طرف
اور اُسے مسخّر کرنے کے لیئے ایسی طیّاری کرنی جسے
محمد علی خان دیکھکر گھبراجاے ' آخرکو بلایا جانا جنرل
اسمتھ کا تا اِس اضطراب سے اُسکو بچا مدراس پہنچاے '

جن دنون جنرل اسمتھ نے بالاپور کے محاصرہ کرنے کا قصد کیا نواب بہادر نے بھی اُسکا پیچھا کرکے کبھی سواردن کو اور کبھی توپ خانہ ساتھ لے اُسے تنگ کرتا رہا آخرش نواب نے معلوم کیا کہ بالاپور کے سامھنے مورچا بنانے مین غنیم کا روکنا ممکن نہین تب فورًا ہسکوتے کا عزم کیا اور بھور نہوتے ہوتے وہان جا پہنچا ' قلعہ پر حملہ کر اُسکے پشتے کھائی کو جو گرد بگرد انگریزون نے بنائی تھی اپنے اختیار اور فرنگستانی وہندستانی سپاہیون کو بھی جو انگریزی بیمارستان مین تھے ہمراہ کرلیا ' اور چونکہ محمد علی خان کی بزدلی کو خوب جانتا تھا اُسے یہ منظور ہوا کہ محمد علی خان کو کچھ ڈرایا اور گھبرایا چاہیئے چنانچہ ادھر تو اُسی قلعے پر یورش کرنے کا اسباب مہیّا کرنے کو حکم کیا اور اُدھر آپ اِس کام کی اہتمام مین متوجّہ ہو کارکنون کو روپیہ و اشرفی بخشا اور سپاہیون سے انعام کا وعدہ فرما کر اُنکے دل بڑھاتا تھا تا دے اُس مکان کو لیکر محمد علی خان کو اسیر کرلین ' محمد علی خان نے جو اسباب کی نئے طیّاریان دیکھین اور بعضے قیدیون کی زبانی بھی جنھون نے جنرل کی قید و بند سے بھاگ کر قلعے مین پناہ لی تھی یہی باتین سنین اُسکے دل پر ایسی ہیبت و دہشت غالب ہوئی کہ کرنیل کال کی مرضی کے برخلاف یہ بات ٹھہرائی گئی کہ فورًا جنرل اسمتھ کے پاس اِس مضمون کا فرمان بھیجا جاے کہ بالاپور کے محاصرے سے دست بردار ہو کر ہسکوتے کی محافظت کے واسطے جلد آپہنچے

Marfat.com

حیدر علی خان جو نہین چاہتا تھا کہ پہر اپنے حریف قوی دست کے پالے پڑے جنریل اسمتھ کے پہنچنے ہی خوشی خوشی مدراس کو روانہ ہوا اور کرنیل کال بھی اِس صلاح پر متفق ہو آپ بھی اُسکے ہمراہ مدراس جانے مین مستعد ہوا، جنریل اسمتھ چونکہ جانتا تھا کہ جبتک اُسکی تمام فوج ساتھ نجائیگی ممکن نہین کہ اُن دونون کو حملات حیدری سے بچا کر مدراس پہنچا سکے لاچار مجبور ہو جنگی اسباب اور غلّہ ذخیرہ جو بنگلور محاصرہ کرنے کے ارادے جمع کیا تھا اُسکو تئے مین چھوڑ اپنی سب سپاہ ہمراہ لے اُنھین سے نکلا، حیدر علی خان نے پھیر لینے مین اُن قلعون کے جن کے بچانے پر انگریز متوجّہ تھے رنج اُٹھانے کو مناسب نجان انگریزی افواج کا تعاقب کیا اور پیچھے سے حملون سے اُنھین گھبرا دیا،

مذرخواہی کو پھر آنا مرزا علی خان نواب بہادر کے خسر ہونے کا بعد اُسکے کہ بعضے بد اطوار آدمیون کے اُرغلانے سے بہت دنون تک عاصی رہا تھا، اور پھر پیدا ہونا اسباب فیروزی و شادمانی کا بعد تفرقے اور پریشانی کے

جن دنون مین کہ جنریل اسمتھ بالاپور کے محاصرہ کرنے کو آیا نواب بہادر کے واسطے خوشی کا ایک سبب یہ ہوا کہ اُسکا سالا مرزا علی خان، جسکا باغی ہونا نواب پر بڑا قلق گذرا تھا، اپنے اگلے قصور کو بادکر، خواہ نیک ذاتی کی جہت سے خواہ اُس سبکی کے سبب جو اُسکو مادھوراو مرہٹون کے سپہسالار اور اُس گروہ کے اور سرداردن کے پاس ہوئی نہایت شرمندہ و نادم تھا، ہمیشہ ایک موقع شایستہ کا متلاشی رہتا تھا تا پھر حضور مین نواب کے درجہ

Marfat.com

قبولیت کا ہے' چونکہ اُن دنون اِدھر تو نظام علی خان نے حیدر علی خان کی رفاقت سے کنارہ کیا تھا اور اُدھر جنرل اسمتھ نے بنگلور مسخر کرنے کو لشکر کشی کی تھی اور نواب حیدر علی خان ٹیپو سلطان کو ہمراہ لے منگلور کی حفاظت کے واسطے روانہ ہوا تھا کیونکہ دوسری انگریزی فوج نے اُس پر چڑھائی کی تھی مرزا علی خان نے تامّل کر کے دیکھا کہ اِسوقت مین بڑی زحمتین اُسکے بڑے بھائی کے سر پر ہین تب اپنی راست کرداری اور اخلاص کے سبب فرنت فوجون کی نگاہداشت کر جلدی سے بیس ہزار جوان ساتھ لے سرا اور میسور کی راہ حیدری لشکرگاہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر آپہنچا' اور اپنے کئی سواردن سمیت اُس مقام تک جہان حیدری قراول لشکر کے باہر پاسبانی مین تھے جا کر اپنا نام بتلا سید مخدوم علی خان کو تلاش کرنے لگا کہ مجھے اُنسے کچھ کہنا ہی' خان مذکور ایکا ایکی یہ پیغام سنّے سے اُسکی آواز پہچان گیا اور تعجّب کر کے اُسکی ملاقات کو خیمے سے باہر آیا اُسے دیکھکر پوچھنے لگا خیریت تو ہی کیا تھا جو اِدھر آپ کا آنا ہوا مرزا نے جواب دیا مین اِس نیّت سے آیا ہون کہ مقدور بھر' اپنے قصور کا تدارک کرون اور اُس فوج سے جسکو مین نے نواب عالیجناب سے جدا کیا تھا اب ایک بڑی فوج لایا ہون' مجھے در دولت تک پہنچائیے تو اُس آستانۂ عالی کی خاک پر جبین ارادت کو گھسون' خان موصوف نے کہا پہلے تمہارے آنے کی خبر تو کرون مرزا نے منّت کی خدا کے واسطے جلد مجھے لیچلئے تب خان مذکور نے کہا اچھا میرے پیچھے پیچھے چلے آئیے' الغرض وے دونون حیدری بارگاہ مین داخل ہوئے' جمال حیدری دیکھتے ہی اُس رئیس زادے نے اپنا سر اُسکے پیرون پر رکھدیا' نواب بہادر نے اُسے زمین سے اُٹھا چھاتی سے لگا یہ فرمایا کہ ہر کو اِس روداد مین کچھ تعجب نہ تھا مگر رنج فراق ہی کا شاق تھا؟ آخرش دونون لشکر ایک ہوا اور مرزا کا آنا شگون نیک'

Marfat.com

تین غول بنانا حیدر علی خان کا اپنی سپاہ کو مدراس پر حملا کر کے وہان کے کونسلیون کو خوف و ہراس مین ڈالنا، اور خاطر خواہ فالبسانہ صلح اُن سے کرنا،

حیدر علی خان نے دباور تک جنریل اسمتھ کے لشکر کا پیچھا کر کے بالکل اپنی جنگ کا طور بدل ڈالا، سوارون کا تین جتھا کیا، ایک کی سپہسالاری آپ لی باقی دو تکڑیون کی سرداری میر مخدوم علی خان اور مرزا علی خان کو دی، اپنے ہمراہ قدادر جوانون کا لیر دؤن کر ناتکیون کو لیے اور اُنکے بھی تین جتھے کیے، انہین تین چالاک و چابک فوجون نے تاخت تاراج کے سبب اعدا کے تمام ملکون پر ایسی زور شور کی ہل چل ڈالی کہ تمام شہر کے لوگون اور مدراس کے کونسلیون کے دلون مین ایک دھڑکا بیٹھ گیا، اور یہ امر ہندوستان کی اور سب فرنگستانی قوم مین بڑی خوشی کا باعث ہوا کیونکہ اُن کے ساتھ انگریزون نے اپنی نھوڑے ہی دنون کی کامیابی و حکمرانی مین چھیڑ چھاڑ شروع کر دی تھی،

---

* وہ چھیڑ یہہ تھی کہ انگریزون نے پانڈیچیری کے گورنر سے اُن فرانسیس سوارون کو جو حیدر علی خان کی سرکار سے بھاگ اور اُسکے یہان کے گھوڑے بھی چرا کر اُسطرف لے گئے تھے، اُن اسپون سمیت منگوا بھیجا تھا سو اِسکے انگریز صوبۂ ترنکوبار کے عاملون پر بھی تنبیہ و سختی کر اُن سے اُس جاسوس کو جسے انگریزون نے اُن کے قلعہ دار سپاہیون کے ورغلانے کو بھیجا تھا لیا چاہتے تھے، ملاوہ پالیکیٹ (فرم ڈچ کے ایک قلعے) کے گورنر پر بھی جبر کیا تھا تا وہ اُس فرانسیس کو جسنے اُن کے آسرے مین پناہ لی می حوالے کردین

Marfat.com

مدراس کے کونسلیون نے بھی حیدری رویّے پر انگریزی لشکر کی تین تولیان بنائین تھین، اِن مین سے سپاہیون کا ایک گروہ، جسکا سرغنہ کرنیل فریسمن تھا اور یہ کرنیل قبل اِس کے کبھی حیدر علی خان کے مقابلے کو نہین بھیجا گیا تھا، اُدھر روانہ کیا گیا، جس وقت کرنیل مذکور اپنی چار ہزار سپاہ ہمراہ لے جن مین چھ سی جوان فرنگستانی تھے اُس میدان کی راہ جو تین طرف جنگل سے بندا ہوا ہی، جاتا تھا، اکبارگی کئی سوار نظر کے سامھنے، اُس میدان کے کنارے دکھلائی دیئے تب لشکری عہدہ دار کرنیل سے کہنے لگے اب بہتر یہ ہی کہ سپاہیون کو حکم دیا جاے تا وے آپسمین پرا باندھ جنگل کی جانب دب کر چلین تا کہ حریف کے حملون سے پناہ کی جگہ ہو، اِس بات کے سنتے سے کرنیل بہادر نے ہنسکر اُنھین کہا تم دیکھ لینا کہ ان سپاہون کو کیسا مزا چکھاتا ہون، کرنیل کو تو اُدھر یہ زعم تھا اور اُدھر ہر دم سوار بڑھتے جاتے تھے لیکن یہان اب کسکا مقدور تھا کہ اِس مقدمے مین کرنیل کے روبرو زیادہ بات کہے، سب دم بخود ہو رہے، اتنے مین ایکا ایکی گرد غبار ایک ابر سا نمودار ہوا اور تین ہزار سوار جرار آپڑے، دم بھر مین اُنکی جمعیت توت پھوت گئی، کرنیل بھاگ نکلا، سواردن نے اُسکا پیچھا کیا، پر وہ اپنے گھوڑے کی تیز قدمی کے سبب اُنکے ہاتھ نچڑھا نہین تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے، میر مخدوم علی خان نے دار ماپوری کی خونریزی یاد کرکے اپنے سواردن کو حکم دیا کہ اِن بیرحمون کو قتل کرنے مین ہرگز دریغ نکرو، پچاس سے زیادہ عہدہ دار مارے اور قید پڑے، کپتان رَ بھی جسنے دانبارّی کا قلعہ حیدر علی خان کے حوالے کیا اور یہ قول دیا تھا کہ برس دن تک حیدریون پر ہتھیار نہین باندھونگا باوجود اِسکے کہ ابھی زمانۂ موعود کے دن باقی تھے جو اِس لڑائی مین پکڑ آیا، لیکن ماجرا یہ تھا کہ وہ زبردستی گورنر مدراس کے حسب الحکم قلعۂ مادورا کی

نگہبانی کے واسطے کرنیل مذکور کے ساتھ چلتا تھا' آخر میر مخدوم علی خان کے کہنے سے اُسکو پھانسی دی گئی یہ حال سنہ ۱۷۶۸ ع مین واقع ہوا'

بعد اِسکے ۱۷۶۹ ع مین حیدر علی خان کرنیل عمود کا جو آٹھ ہزار سپاہی لیکر تھیا گڑھ کے نزدیک آپہنچا تھا تعاقب کر اُسکے چنداول پر آپڑا اور ایسا تنگ و مجبور کیا کہ اُسے جنگل مین پناہ لینا ضرور ہوا' اور اُسوقت اُسے اِس کی بھی فکر تھی کہ قلعۂ پلوانیہ کی حفاظت کے لیئے کچھ سپاہی تعینات کرے کیونکہ اُسکا قلعدار کپتان برآمتو الا تھا بہرصورت کرنیل مذکور نے اِس لحاظ سے کہ نواب بہادر اِس قلعے کو محاصرہ نہین کریگا' وہان کے سپاہیون پر اُسی نشے باز کپتان کی سرداری بحال رکھی' لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ نواب سے کتنے سوار و سپاھیون اور کئی ضرب توپ کے وہان آاُترا' تب وہ قلعدار کپتان سرشار نشے کی حالت مین اپنے گھوڑے پر چڑھ قلعے کا دروازہ کھلوا حیدری فوج کی طرف چلا اور وہان پہنچکر نواب کی ملازمت حاصل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا' آخرش جب وہ سرکاری ملازمون کے وسیلے حضور مین آیا تو مجرے کے بعد چاپلوسی وخوشامد کی راہ سے اِسطرح عرض کرنے لگا کہ بندی اِس قلعے کا تون میسحر ہی اور اِس امرکتین کہ اِس قلعے کو آپ سری کا بادشاہ الوالعزم محاصرہ کرے اپنی حرمت و فخر کا موجب سمجھتا ہی اور بندہ تو جان و دل سے قلعے کی حفاظت و براست کے واسطے حاضر ہی اور امیدوار ہی کہ آیندہ ایسی کوشش و جانفشانی کرے کہ اپنے کو تحسین و انعام کا مستحق بناوے لیکن بالفعل چونکہ قلعے مین سپاہیون کی شراب نبرگئی ہی اِس لیئے نواب نامدار کی فیض بخشی کے بھروسے التماس یہ کرتا ہی کہ اگر غریب نوازی کی راہ سے خواہ بطور بخشش خواہ بطور فروخت کے یہ اُنھین ملجاے تو وے

Marfat.com

خوش ہو کر فراز واقعی قلعے کی نگہبانی مین مستعد رہین ' نواب عالیجاہ نے اِس واہیات تقریر سے اُسکو دیوانہ سمجھا اور یقین نہ کیا کہ وہ تون میکرہی ' بہرکیف اُسنے وعدہ کیا کہ اچھا تمھین شراب وغیرہ دی جائیگی ' بعد اُسکے کئی طرح کی نشے والی شرابین سامھنے منگا کر اُسے چکھنے کو فرمایا ' وہ عاشق نشہ بے اندیشہ نوش کرنے لگا ' ایک لحظے مین ایسا بے ہوش ہو گیا کہ اور لوگ اُسے کندھون پر اُٹھا خیمے مین پہونچانے لگے ' اُسنی خواب مستی کی حالت مین واسطے پہچان نے کے شہر کے آدمیون کو بلا کر اُسے دکھلایا ' جب اُسکا نشا تو تا ' لوگون نے بموجب تلقین نواب کے اُسکو کہا کہ نواب فرماتا ہی چونکہ تم شخص بھید یا بن کر اِس لشکر مین آیا تھا اِسے پھانسی دینا صلاح ہی ' اور اگر حقیقت مین تم تون میکرہی تو اپنے سپاہیون کو حیدری ملازمون پر قلعہ و شہر چھوڑ دینے کا حکم دے ' اِن دو باتون مین جسے چاہے وہ اختیار کرے یا حصار والے کروا دے یا دار پر چڑھے ' جب میکر نے دیکھا کہ قلعہ تسلیم کرنے کے سوا اور کوئی تدبیر نہین حکم دیا کہ قلعہ تسلیم کرین ' یہ بیچارا تو کیفی ہی تھا ' لیکن زور لطف تو اِس مین ہی کہ عہدہ دار جو اُسکے حکم کے تابع تھا اُس نے بھی اُسکا کہنا مان قلعے کا دروازہ کھول حیدری جوانون کو آنے دیا ' اِدھر تو نواب بہادر نے اِس حکمت سے وہان عمل کر لیا اور اُدھر کرنیل عود کی ناتجربہ کاری ظاہر ہو گئی کہ ایسے شخص کو قلعدار مقرر کیا تھا '

اُسی زمانے مین کہ نواب یہان قلعۂ بلوانیسور کی تدبیر و انتظام مین مصروف تھا وہان تیپو سلطان و مرزا فیض اللہ خان جو ایک بڑی فوج اور توپخانے پر حاکم تھے ' نے دونون پھیر لینے مین اُن مکانون کے جن کی نگہبانی مین انگریز ساعی تھے مشغول ہوے ' بلکہ سب جگہین سوا سے ہوسکوٹے کے جو بہت سپاہ

Marfat.com

اور بڑا توپخانہ رکھتا تھا، اُنکے قبضۂ تصرّف مین آچکی تھین اُسکے لینے کو
نواب فطانت مآب نے دل مین یہ اِرادہ کیا کہ ماباپ کا قول و قرار کر اُسپر
بھی قابض و دخیل ہو جائیے،
اُن دنون کہ حیدری تاخت تاراج سے گورنر اور کونسلی لوگ حیران
ہو رہے تھے، ولایت انگلستان سے ایک جہاز آپہنچا، جس پر مسٹر ڈیری
مدراس کا سابق کونسلی بھی آیا جو انگریزون کے نزدیک برا دانشمند
اور صاحب فراست مشہور تھا، ولایت والون نے اِس نیّت سے پھر
اُسکو بھیجا کہ مدراس پہنچکر ریاست کا بندوبست اس سال ۱۷۷۰ کی
ابتداے جنوری سے اپنے قبضے مین لاوے، الغرض یہ کونسلی ۱۷۶۹ کے
اوائل مارچ کو مدراس مین وارد ہوا اور بادشاہ کا ایک فرمان بھی اپنے
ہمراہ لایا اِس مضمون کا کہ مدراس کے گورنر اور کونسلیون کو واجب ولازم ہی
کہ حیدر علی خان کے ساتھ دوستی و آشتی کی بنا قایم کرین، اور کسی نوع کی
شرطین کیون نہون مان لین، ایسے حکم کی وجہ یہ تھی کہ کارفرمایان کمپنی، کار پردازان
مدراس کے خطوط سے جو سادہ دلون کیسی سمجھوتی اور اُمید فتح کی تسلّی آمیز اخبار
پر مشتمل، ہر بار بہان سے بھیجے جاتے سنتے ناخوش و ننگ ہو گئے
تھے، وہان تو بتے لوگ حیدر علی خان کے جواہرات و خزانے و دفینے پر دانت لگائے
ہوئے تھے کہ کب اُن کے ملنے کی خبر آوے اور بہان سے اُن کے پاس اور تو
کوئی چیز نہین پہنچتی تھی مگر ہندیان جن کے روپی جبرًا بھیجنے پڑتے تھے، اسلئے
اُن صاحبون نے بہتری اپنی اِسی مین دیکھی کہ نواب کے ساتھ جسطرح
ہو سکے میل کیا چاہیے تا کمپنی بہادر کے سرمایے کے بھاو مین گھتی نہ آوے، کمپنی
انگریز بہادر کے عمّالون نے حیدر علی خان سے صلح کرنے کے لیئے جو اتنی تدبیرین

Marfat.com

کین (حالانکہ بے تدابیر و تعلیمات عمدہ اسر اد ملکی سے نہین) ملاپ ہونے کے
پہلے ہی سب پر معلوم ہو گئین چنانچہ اِسی کو نسلی نے بر سر مجلس یہہ اظہار کیا
کہ حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر کو معہ پیام صلح بھیجا چاہئے، حاصل کلام وکیل
معتمد روانہ ہوا اور جب اُس نے حیدری دربار مین پہنچکے پیغام گزارس کیا تو
اُسکے جواب مین نواب بہادر نے اتنا ہی فرمایا کہ پیام سلام کی کچھ احتیاج نہین
انشاءاللہ مین تو آپ ہی مدراس کے پھاٹک تک آپہنچتا ہون، تب جو کچھ گورنر
اور اُسکے کونسلیون کا قول و قرار ہی وہین سن لونگا، اِس جواب سے
چونکہ اُنھین بہ شبہہ گذرا کہ حیدر علی خان مدراس محاصرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی
لہذا گورنر مذکور نے مقابلے کے لیئے سامان جنگ کی طیاری کو یہہ حکم دیا کہ جنریل
اسمتھ اور کرنیل عودان دونون کی فوجین اطراف مدراس مین جا کر اُترین،
اِدھر نواب بہادر بھی (جیسا کہ ہمیشے سے اُسکے ایلغار کا طور تھا) کوچ کر کے
پہلے تو پانڈیچیری اور گوڈلور کے قریب آپہنچا، پھر یہان سے کولنر کی نواح
مین جو مدراس سے سات فرسنگ کے فاصلے پر پانڈیچیری کی راہ سے واقع ہی
آکر اُترا، اور جس وقت انگریزی سپاہی سنٹ طامس کے گھاٹ
کے چوکی پہرے کی طیاری کر رہے تھے کہ وہ بہادر دیکھتے دیکھتے مثل آفتاب شام سبکی
نظرون سے چھپ گیا، اُسکے غائب ہونے سے لوگ دریاے حیرانی مین
ڈوب رہے تھے جو پھر ایکبارگی اُدھر سے کاوا دیکر معہ فوج مدراس کے دروازے
پر پالیکیٹ کی طرف، مانند خورشید خاور جلوہ گر ہوا، اور مدراس کے کارکنون کو،
کہلا بھیجا کہ اب ملاپ کے باب مین تمھین جو جو شرائط درپیش کرنا ہو سو کرو،
صاحبان کونسل نے سطر ڈیری کو جو بنگال کا گورنر مقرر ہو انتھا اور گورنر سابق کے
بھائی پوشیر کو وکیل کر نواب بہادر کے پاس بھیجا، جو اُن دونون کے ساتھ

Marfat.com

ہابت ظلق و محبّت سے پیش آیا' بعد پیام و کلام کے یہ بات ٹھہری کہ سرحدّ
د راس مین جنگ و جدال واقع نہو' حیدر علی خان نے سنٹ طامس کے پہاڑ کو
پنی چھاونی مقرّر کرنے کا وعدہ کیا' بعد اِسکے اپریل مہینے کی پندرہو بن کو دو عہد
نامے مُہر اور دستخط کئے گئے'

پہلا عہد نامہ جو شاہ انگلستان اور نواب معلّا القاب حیدر علی خان کے نام سے
تھا اُسکا یہہ مضمون ہی کہ آیندہ بادشاہ کیوان بارگاہ انگلنڈ اور نواب گردون
جناب حیدر علی خان بہادر اور اِن دونون سلطنت کے رعایا بھی آپسمین ملے جلے
رہینگے' طرفین کے قیدی چھوڑ دیئے جائینگے' اور سوداگری دیسوپار کا طور جیسا
کہ لڑائی کے پہلے جاری تھا اُسیطرح دونون سرکار کی رعیت پر جاے
درمیان بحال رہیگا'

دوسرا عہد نامہ جو نواب حیدر علی خان اور محمد علی خان کے نام پر تھا اُسکا یہہ
عبارت تھی کہ محمد علی خان شتابی قلعہ اور شہر اسکوٹہ حیدر علی خان کو چھوڑ دے
اور یہہ قلعہ و شہر' عہد نامہ دستخط کرنے کے وقت جس حال مین ہی ویسا ہی
رہے اور توپخانہ' ہتھیار' جنگی لوازمہ جو کچھ اُس میں ہی سب کا سب حیدری
ملازمون کے سپرد کردے' قلعہ دار وہان کا ایسے رستے ہو کے جسّے بہت
جلد جاسکے' کرناٹک کی جانب روانہ ہو جاے' اور محمد علی خان سال بسال چھہ
لاکھ روپی نواب بہادر کو نعلبندی دیا کرے' اور پہلے برس کا خزانہ سر دست
داخل کرے اور جتنے رئیس صاحب عزّت کہ سابق آرکاٹ مین سکونت
رکھتے تھے اور بالفعل وے اسیر ہین اُن سبھون کی اِس طرح رہائی کی جاے
کہ وے جہان چاہین رہین'

تینی بہادر نے اِن کامون کے انجام پذیر ہونے مین کوشش اور ایک جہاز بجاس

Marfat.com

توپ والا نواب بہادر کو نذر دینے کا وعدہ کیا بدلے اُس پرانے جہاز کے جسے کمپنی کے علاقہ داردن نے سابق مین نواب کے تصرف سے لیا تھا' علاوہ بہ بھی وعدہ کیا کہ جب آپ چاہینگے ایک ہزار دو سو انگریزی سپاہی آپ کو ملینگے مدراس کے صاحبان کونسل نے بھی' نواب بہادر کی خدمت مین بیش قیمتی سوغاتین نذرگذرانی' نواب بہادر کی طرف سے اُنھین بہت سا جواہر گران بہا و سونے چاندی کا مال و اسباب ملا' انگلستان وغیرہ مین اُس عہد نامے کا اشتہار ہو گیا'

اِس ملاپ کے موانع سے ایک کرنیل کال تھا اور یہی شخص جنگ اخیر کا باعث بھی ہوا' جنریل اسمتھ جسنے پہلے نواب بہادر کے پاس پیام مصالحہ بھیجنے کے باب مین ارباب کونسل کے نزدیک اِس طرح اپنی راے ظاہر کی تھی کہ نواب ممدوح سے میل کرلینا ہماری قوم کی حرمت و آبرو کا وسیلہ ہوگا' اِن دنون وہی جنریل اِسی صلح کے مقدمے مین ممانعت کرتا تھا' اور کسی طرح راضی نتھا بلکہ یہہ کہتا تھا کہ اب نواب بہادر انگریزون کو کچھ ضرر پہنچاوے ممکن نہین کیونکہ مین اُسے ہر طرح کے محاصرہ کرنے سے باز رکھ سکتا ہون اور یہہ بھی کہتا تھا کہ نواب انگریزون کی لڑائی سے جس مین اُسے کسی نوع کا فایدہ متصوّر نہین' بیشک احتراز کریگا' خصوصاً اِن دنون کیونکہ مرھٹون مین اور اُس مین جو صلح موقّت مقرّر ہوئی تھی اُسکی مدّت' اِسی برس پوری ہو جاویگی' پس بہ قیاس سے بعید ہی کہ وہ ہوشمند کار آگاہ اِدھر انگریزون سے بھی لڑنے کا قصد کرے اور اُدھر مرھٹون سے بھی نزاع و خرخشہ رکھے' علاوہ اِن دلیلون کے جنریل موصوف کا یہہ بھی قول تھا کہ انگریز حیدر علی خان کے ساتھ ایسی مغلوبانہ صلح اور ویسے ہتھے عہد نامے پر دستخط کرکے ساری حرمت و آبرو اپنی قوم کی جنھون نے

ہندوستانیون کی کسی لڑائی مین کبھی ایسی بدنامی و ذلّت نہین اُٹھائی ہی کھوینگے'
اب راقم اوراق اِس جنگ و پیکار کی داستان کو چہرہ آرائی کرنے اور
خط و خال دکھلانے پر ایک تصویر کے ختم کرتا ہی' جو زبان حال سے ٹھیک ٹھیک
مختلف رائین اُن لوگون کی کہ اُن دنون مین مدراس کی حکومت و سرداری
کرتے تھے' ظاہر کرتی ہی' سو یہ ہی کہ قلعے سنٹ جارج کے دروازے پر جو
بنام بادشاہی دروازہ مشہور ہی ایک ایسی تصویر لگائی گئی تھی' جسے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ نواب حیدر علی خان ایک شامیانے کے سائے مین توپونکے
ڈھیر پر بیٹھا ہی اور اُسکے سامنے سطرڈپری اور دوسرا ایلچی دونون مودّب
دوزانو بیٹھے ہین' اور نواب بہادر داہنے ہاتھ سے سطرڈپری کی ناک کو
(جو ہاتھی کی سونڈ کی طرح نہایت لنبی بنائی گئی تھی) پکڑ کر ملا رہا ہی! اس لیئے
تا اُسے اشرفی دہون نکلے' اور اُس وکیل مطلق کے منہ سے زر ریزی
ہو رہی ہی' اِس تصویر کے پیچھے قلعے کا نقشا بھی کھینچا ہوا تھا اِس صورت
سے کہ اُسکے ایک برج مین گورنر اور کونسلیون کی یہ حالت تھی کہ نواب کے
روبرو گھٹنے کے بل کھڑے ہاتھ پسار رہے ہین اور اُس مین کونسلیون کے
ہمراہ ایک بڑے کتّے کی بھی ایسی تصویر تھی کہ حیدر علی خان پر بھونک رہا ہی
اور یہ دو حرف ج ک جسے جان کال مراد تھا اُس کتّے کے پٹّے مین لکھا ہوا تھا'
اِس بڑے کتّے کے پیچھے ایک چھوٹے فرانسیسی کتّے کی شکل تھی جو کمال حرص
سے بڑے کی مقعد چاٹنے مین مشغول تھا' اِس پچھلے کتّے کی مورت کا ہو بہو
ایسا رنگ روپ بنایا تھا جیسا شیوالیئر دی کریسط کرنیل کال کا معتمد تھا اور
اِس تصویر سے بہت تفاوت پر انگریزی لشکرگاہ کا نقشا دکھلائی دیتا تھا' جہان
جنرل اسمتھ موافق مضمون اِس بیت فارسی کے'

Marfat.com

بیت

بیا تا جہ داری ز شمشیر و جام
کہ دارم درین ہر دو دستی تمام

ایک ہاتھہ مین صلحنامہ دوسرے مین تلوار لیئے کھڑا تھا،

اِسطرح سے میل ملاپ کرکے نواب حیدرعلی خان نے انگریزون کی لڑائی بھڑائی بخوبی تمام انجام کیا، ہرچند تمام ہندوستان مین شہرت تھی کہ اِس جنگ کا خاتمہ اُسکے حق مین خوب نہوگا، جب نواب بہادر اِس مہم سے فارغ ہو مدراس سے روانہ ہوا تو اسکوٹہ اور بنگلور کے رستے گیا تا اسکوٹے کا بندوبست کرے چنانچہ گورنر کے حکم موافق اُسکے قلعدار نے توپخانہ اور سب جنگی لوازمہ ملازمان حیدری کے حوالے کردیا نواب بہادر نے بعد بندوبست قلعہ و شہر کے اپنی اِفواج مناسب مکانون کو روانہ کیا تا وے بعد اِتنی تگ و تاز کے آرام پاکر اگلی لڑائی کے لئے جو مرھٹون کے ساتھہ ہونے والی تھی سرنو آمادہ و تازہ دم رہین،

چونکہ مرھٹون کو یہہ خیال تھا کہ ہندوستان کے اکثر صوبون کے خراج مین اُس سند کے رو سے جو اُنھین عالمگیر کی طرف سے ملی تھی شرعاً چوتھہ* اُنکا حق ہی پر حیدر علی خان بہادر اُنکے اِس دعوی کو نہین مانتا تھا مگر یہہ تھا کہ کبھی کبھی مصلحت و

---

*چوتھہ خراج صوبہ بنگالہ، دکھن وغیرے سے لینے کی سند اورنگ زیب سے جماعۂ مرھٹہ کو ملی تھی، اسی بہانے مقرری ضابطے کے خلاف زبردستی کرکے دکھن، بنگالہ وغیرے کے صوبہ دارون سے اُنکے صوبون کی گنجایش کے موافق بیحساب روپی لیتے تھے، مگر نواب حیدرعلی خان می جسکے تحت فرمان مین اکثر دکھن کے صوبے تھے،
اُن کے دعوی کے بالعکس عمل کرتا تھا،

Marfat.com

وقت کے تقاضے سے کچھ کچھ اُنھین دینا اور کوئی صلح بھی سوائے صلح موقّت کے اُنسے نکرنا' مرہٹے اُسکے ایسے سلوک کو غنیمت جانتے اور ہرگز نہین چاہتے تھے کہ ہمیشہ اُسسے چھیڑ چھاڑ کرنے کے سبب کہین ایسی مصیبت مین پڑ جائین کہ بس ہوکر بالکل محروم کئے جائین'

موشبرم ڈلٹ کی روایتین تمام ہوئی'

مراجعت کرنا حیدری افواج کا مصالحہ ہوجانے کے بعد کرناٹک کی سرحد سے واسطے دفع کرنے مرہٹے کی فوج کے جو گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس کی سپہسالاری مین نواب حیدر ملی خان کے ملک پر چڑھ آئی تھی اور جوانمردی و چالاکی سے حیدری سپاہ کی جسکا سپہسالار فیض اللہ خان تھا' اِس بلا کا مندفع ہونا'

سنہ ۱۷۷۱ کے اوائل مین قوم مرہٹے کی ایک فوج عظیم جس مین گوپال راو ہرّا اور بابو رام پھڑنویس سپہسالار تھے حیدری ممالک محروسہ پر چڑھ آئی اِنکے جور و ستم سے رعایا کا احوال تنگ تھا نواب بہادر نے جو اُن کے تاخت تاراج کا بہ طور دیکھا تو کرناٹک کے اراکین پاس بہیم کئی قطعے خط بموجب عہدنامے کی اُس شرط کے جو انگریزون نے کی تھی بھیجے' اور اُسکو انگریزون سے (جنمین از بسکہ اپنے کہنے کی پاسداری منظور رہی) امید یہہ تھی کہ وے ہرگز مدد دینے مین دریغ و پہلو تہی نکرینگے لیکن نواب عالی ہمّت کی جبّاری اور بہادری نے قبول

Marfat.com

نکیا کہ کمک کی فوج کے بھروسے رہے بلکہ سر برنگپتن سے ایک لشکر جرّار آزمودہ کار زار کو فیض اللہ خان سپہسالار کے ہمراہ غارتگران مرہٹے کے قلع قمع کے واسطے روانہ کیا، یہ جری سردار پختہ کار اپنی سپاہ اور گولندازون کی (جو فرانسیس کے قوم سے تھے) پھرتی اور تیزدستی کے بھروسے جمعیّت پر اعدا کی جو حد سے زیادہ تھے مذھرک ٹوٹ پڑا اور اُن کی کثرت دیکھ ہرگز نہ جھجھکا، اِس بہادر نے دلیرانہ یہان تک اُن پر حملے کیے کہ آخرکو مرہٹون کی ساری جمعیّت کو پاشیدہ کرقرار واقعی شکست دی،

ناخت کرنا مرہٹون کے لشکر عظیم کا مادھوراو پیشوا کی سپہسالاری مین میسور پر اور بسبب لاحق ہونے بیماری سخت کے اُسکا پھر جانا،

اگرچہ اِس جنگ و جدل مین جو حیدری افواج اور مرہٹون مین واقع ہوئی، سپاہ حیدری فتح مند رہی اور غنیم شکست نصیب ہو کر پھر گئے، لیکن چونکہ انگریزون کی طرف سے کچھ بھی کمک باوصف اِسکے کہ نواب نے مکرّر طلب کی نہ پہنچی، (اور اِس حرکت کو خود انگریز منصف مزاج بھی بیجا اور بد نما جانتے اور اِس مہم مین اعانت و مدد کرنے سے پہلو تہی کرنے کو، اُن کے آپس کے قول قرار کی پیمان شکنی پر حمل کرتے ہین) اِس شکست سے مرہٹون کی کچھ سرکشی نہ گھٹی، بلکہ اُنکے دلون مین قدیم دشمنی کی آگ اور بھی زیادہ بھڑکی، چنانچہ آیندے سال مین مرہٹون کا ایک جم غفیر جن پر مادھوراو پیشوا حاکم وسالار تھا، ملک میسور مین آپڑا، جس کے آنے سے اُس سرزمین محشر کا سا ایک ہنگامہ آشکار دیدہ ہوا، فقط سر برنگپتن اور دوسرے کئی محکم قلعے تو جن کی سپاہ اُنکے دفع کرنے مین متوجہ

Marfat.com

ہوئی ' اِس روے سے محفوظ رہے تھے ' لیکن حیدری اقبال کی یاوری اور طالع کی مدد کے سبب ایکا ایکی ایک ایسی صرصر نکبت اعدا کی جمعیّت پر چلی جسے اُن کے جماو مین پھوٹ اور تفرقہ پڑا اُسکی شرح یہ ہی کہ مادھو راو پیشوا اُسی تاراج و غارت کے زمانے مین ناگاہ ایک سخت بیماری مین مبتلا ہو کر یونان کو پھر گیا ' فوج کے سرداردن نے آپسمین ابساجھکڑا اور خرخشہ شروع کیا کہ آپ ہی آپ اُنکا جتھا ٹوٹ گیا ' اُدھر بارش کی شدّت نے اور بھی اُنکا قافیہ تنگ کر رکھا تھا ' مذید ان ابسی چڑھی ہوئی تھین کہ اُن مین اعدا کی کشتیون کا چلنا دشوار تھا علاوہ اِسکے مرگی اور وباے عام بھی لشکر مین زور شور سے پھیل گئی تھی ' جب مرھٹون نے اِس آفت و بلا سے کسی طرح بچاو نہ دیکھا لاچار ہو صلح کرنے پر راضی ہوے اِس شرط پر کہ نواب اُنھین کچھ قدرے قلیل نقد روپی اور چند خطّے دیکر گنے دے چنانچہ جولائی مہینے سنہ ۱۷۷۲ ع مین بالکل اُنکی فوجین سرحد میسور سے اپنے دار الحکومت کو پھر گئین لیکن رکھونا تھ راو جو پہلے سپہسالار کا قایم مقام مقرّر ہوا تھا ایک سنگین فوج اُن خطّون کی پاسبانی و نگہبانی کے واسطے جو اُنھین دیئے گئے تھے چھوڑ گیا '

بعد اِس واردات کے نواب بہادر نے جو اپنے ہم عہدون یعنے انگریزون اور نظام علی خان کی طرف سے ویسا ساوک پیمان شکنی کا دیکھکر نہایت ناخوش اور آزردہ ہو رہا تھا اُنسے انتقام لینے کے واسطے صلاح وقت پہچانا کہ اپنے قدیم خیر خواہ فرانسیسون کے ساتھ سر نو عہد و پیمان اتّحاد و دوستی کا باندھے ' جسّے انگریزون کی بد ساوکی کا بخوبی جبر نقصان کرے '

Marfat.com

سرنو محبّت کی راہ و رسم پیدا کرنا نواب حیدر علی خان کا
اپنے ہواخواہ فرانسیسون کے ساتھ بعد اُسکے کہ کمک ومدد کے
مقدّمے مین انگریزون کي عہد شکنی کو بارہا اُسنے آزمایا،
چونکہ ہوشمند و دور اندیش قوم فرانسیس نے حیدر علی خان کی خیر خواہی و اتّحاد
کو اپنے بہت سے سود و بہبود کا وسیلہ تصوّر کیا تھا، جسّے حال و استقبال مین
اُنکی مرادونکا بر آنا ممکن تھا، بیت خوشی سے نرنت نواب بہادر کی دعوت
کو اجابت کیا، اپنے عہدہ دارون کو حکم دیا کہ اُسکے ملازمین کے زمرے مین داخل
ہو کر اُسکے فوج کو سپہ گری کے فن سکھلائین اور فرنگستانیون کا سا ایک بڑا
توپخانہ طیّار کرین، چنانچہ سپہدار اُنکے حیدری سپاہ کی تربیّت و تعلیم مین سرگرم
ہوئے اور ہتھیار اور اسباب و آلات جنگ سرکار حیدری مین طیّار کرنے لگے،
یہان تک کہ نواب بہادر کو ایسی دست قدرت حاصل ہوئی کہ پہلے مرھٹون پر
سرنو لشکر کشی کر کے اُنھین شکست دے، تس پیچھے کرناٹک کی غرب
رعیّتون پر اُنکے حاکم کی پیمان شکنی کے سبب تاخت و تاراج کرے،

قابض و متصرّف ہونا نواب حیدر علي خان کا سرزمین ئرسا و
راسمی اور ریاست زمورین وغیرہ پر سرحدّ ملیبار مین،

سنہ ۱۷۷۳ ع مین جو سرداران نائر اور کوترک کے درمیان خانگی جھگڑا شروع ہوا
یہان اُسکا بیان ہی کہ کوترک کی راج گدّی کے مقدّمے پر، ایک گھرانے کے
دو گروہ مین باہم ایسا خرخشہ و مناقشہ پیدا ہوا کہ وے دو فریق ہو گئے، ایک فریق

Marfat.com

دوا پا نام نے فتح مند ہوکر دوسرے فریق کو (جن کی جمعیّت ۱۰ لری کہلاتی تھی) ملک سے نکال دیا' اِس ملک بدر کیئے ہوئے فریق نے پناہ کے لیئے سربرنگپٹن مین آکر نواب بہادر سے مدد مانگی' نواب نے بہ بات غنیمت جان اُن طالبان اعانت کی درخواست منظور کر اُن کی مدد کے لیئے اپنی فوج کو اُدھر روانہ کیا تا کہ اُن کے دشمنون کو ملک سے نکال دین' لیکن برخلاف اُسکی حشمد اشت کے وہان سے اُسکی فوج بے نیل مرام پھرآئی' تب پھرنواب نے اُن کی کمک کو ایک بھاری فوج بھیجی' بہ فوج قہار غنیم پر غالب و فیروز مند ہوئی' اور ہالری راجا گدی پر بیٹھا' دوا پا راجا نے ہزیمت پاکو یتیوت مین جا پناہ لی'

اِس دستگیری و یاری کے شکرانے مین راجا ہالری نے سرزمین پُرسا اور راسمی کا باقی آدھا ملک بھی ملازمان حیدری کے حوالے کیا' جسکا دوسرا نصف سنہ ۱۷۶۱ مین پہلے ہی مل چکا تھا' اِسکے سوا اُس نے یہ بھی شرط کی کہ سال بسال خراج بھی سرکار حیدری مین پہنچایا کریگا' اِس فتح کے بعد فوج حیدری ملیبار کے ملکون مین داخل ہوئی' اور سنہ ۱۷۷۰ ع مین بالکل ریاستین زمورین' کلیکوت' کویتیوت' کارتیناد' کانینور' کی حیدری عمل دخل مین آگئین' کوچین کے راجا نے بھی بہ جبر تعلبندی قبول کی'

یاد کیا چاہیئے کہ اگلی لڑائی مین سربرنگپٹن سے مرھٹون کی فوجون کے پھر جانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ اُس فوج کے سپہسالار مادھو راو پیشوا کو ایک سخت عارضہ لاحق ہوا' چنانچہ ۱۷۷۲ ع کے آخر مین اِس جہان سے کوچ کرگیا اور اُسکے بھائی نارائن راو کو تر کپن ہی مین یونان کا راج پاٹ ملا' پر دوسرے ہی برس دغا بازون کے ہاتھ وہ بیچارہ بھی مارا گیا'

کہتے ہین کہ یہ خون ناحق اُسکے چچا رگھوناتھ راو کی صلاح سے ہوا تھا' اور یہ

وہی رگھوناتھ ہی جو بعد مرنے مادھوراو کے اُس لڑکے کی جن حیات نیابت مین پیشوائی کے اُمور کو انجام دیتا تھا' بعد اُسکے مارے جانے کے' میراث کی راہ سے خود پیشوا ہو کر باوا ستقلال راج پر قائم ہو گیا' اگرچہ رگھوناتھ راؤ نے یونان کے تمام علاقون اور کارخانون پر بخوبی دخل کیا اور وہان کے اکثر عملے فعلے کو بھی اپنا کر لیا تھا' ولیکن اِس جہت سے کہ عموماً خلق اللہ کا طبعہ نشہ اُسپر تھا اور اِس شبہے سے کہ وہی اُس بیچارے کے قتل کا بانی سبانی ہوا تھا سب کے نزدیک متہم و بدنام ہوا اِس سبب نہایت دلگیر اور برخاستہ خاطر رہتا آخرش اُسکے ہاندیشون کے ایک گروہ نے جس مین نانا پھرنویس نام ایک شخص (نہایت ہی عاقل و اُسکا سرغنہ تھا) آپسمین اتفاق کیا اور پیشوای مقتول کی رانی کے ساتھ جو اپنے کو حاملہ ظاہر کرتی تھی مل کر رگھوناتھ راو کی ہلاکت مین کوشش کی' قصہ کوتاہ رگھوناتھ راو اُن کی سازش و تعدی کے سبب مجبور و بے بس ہو کے شہر یونان سے بمبئی کے جزیرے کو بھاگ نکلا' جب یونان کی ریاست مین اسطرح کا خلل اور تہلکہ واقع ہوا تو اب بہادر نے دیکھا کہ دونون گروہ اُسکے غنیم مرہٹے اور انگریز ایک دوسرے کے ساتھ خصومت وعناد مین اُلجھے رہے ہین اور مرہٹون کے سرداردن مین ایسا تفرقہ پڑا ہی کہ ہر فریق ایک دوسرے کی بیخ کنی و بربادی کی گھات مین لگ رہا ہی تب نواب نے اِس فرصت کو غنیمت جان کے یہ قصد کیا کہ جو جو خطے اور پرگنے سنہ ۱۷۷۲ ع کے عہد و پیمان کے موافق مرہٹون کو دیئے تھے' اب اُنھین پھیر لے چنانچہ نواب نے سنہ ۱۷۷۴ مین مرہٹون کی قوم کو اُن خطّون سے نکلوا دیا'

Marfat.com

قبضے مین لانا نواب حیدر ملی خان کا قلعہ بلھاری اور گنّی کو اور
اس سبب سے نواب حیدر آباد کی غیرت خوا بیدہ کو جگانا ' اور اُسکا
امیر ظفر الدّولہ کو بھاری لشکر همراہ دیکر حیدر ملی خان کے
سانھہ لڑنے کو روانہ کرنا ' اگرچہ اِس مہم مین مرھٹون کا بھی
ایک بڑا غول اُسکا مدد کا رھوا ' لیکن حیدر ملی خان نے
حکمت عملي سے اُن کے جماوکو توڑ دیا ' کہ اُن سے کچھہ نہ بن پڑا

اسی مابین مین قلعہ بلھاری واقعہ خطّہ ادھونی کے زمیندار نے جو خراج گزار
نواب بسالت جنگ کا تھا ' جسے اُسکے بھائی نظام علی خان صوبے دار حیدر آباد
نے ادھونی کی سرزمین جاگیر کے طور پر دی تھی سرکشی کرکے نواب حیدر علی خان
سے مدد مانگی ' نواب نے اِس واقعے کو حسن اتّفاق اور اپنے حوزہ مملکت
کی فراخی کا معقول وسیلہ جان کر نول شانور کڑپے کی طرف جو افغانون کے شہر
تھے لشکر کشی کی ' اور بظاہر دوستداری و خیرخواہی کے لباس مین قلعہ
بلھاری کا قصد کر نواب بسالت جنگ کی فوج کو جو اُسکے محاصرے مین سرگرم تھی
وان سے مار نکالا اور قلعے مین اپنا دخل کر لیا اور اُسکے زمیندار کو جسنے اُسّے
مدد طلب کی تھی قید کرکے سربرنگپتن کو بھیج دیا ' تب اُس مقام سے
شانور کڑپہ کرنول کا عازم ہوکر اِن تینون جگھون کے حاکمون سے کئی لاکھ روپی
بطور تعلبندی کے لیے '

سنہ ۱۷۷۶ ع مین نواب بہادر جنوبی ملکون کو مسخّر کرنے کے ارادے گنّی کے
رستے روانہ ہوا گنّی کی سرزمین جو ازبسکہ سبز حاصل ہی سنہ ۱۷۰۸ ع مین
دو تھہ خراج پر مرھٹون کو اجارے مین دی گئی تھی ' کئی بڑے بڑے قریے اور محکم

Marfat.com

قلعے اِس خطّے کے متعلّقات سے ہین چنانچہ کنجی کوٹہ گرم کنڈہ بینی کنڈہ اور گنّی بھی کہ یہی لفظ اِس سرزمین کا نام پڑ گیا اُنھین مین داخل ہی حاکم اِس خطّے کا اُس ایام مین قوم مرہٹّے کے بڑے گھرانے سے مرار راو نام ایک شخص تھا، جو کئی مہینے تک حیدری افواج کا سامھنا کرتا رہا آخر اُس مقابلے کی طاقت نہ لاکر گنّی کے قلعے مین پناہ جو ہوا، وہان بھی بڑی جوانمردی سے قلعے کو بچایا کیا، پر اِس سبب سے کہ پونا والون نے ابتک بھی اُسکی کچھ مدد نہ کی تھی اور قلعے کی باولیان بھی سب کی سب سوکھ گئین تب تو نے بس ہو کر اُسنے نواب بہادر کی اطاعت مین سر تسلیم جھکایا نواب اِس امر کی کچھ رعایت نفرما اُسے اسیر کر سربرنگپتن کو بھیج دیا، وہ وہان پہنچ کر تھوڑے ہی دن جیا نواب حیدر علی خان اُن خطّون کا بندوبست اور اپنے عمّال وہان مقرّر کر سربرنگپتن کو پھر آیا،

جب سنہ ۱۷۷۷ ع مین سداشیو راو جی میسور کا راجا لاولد موا، اور رسومات اُسکی ماتمداری کی ہو چکین تب نواب بہادر نے آٹھ یا دس لڑکون کو جن کے نسب نامونسے ٹھیک ٹھیک راجگی نسل ثابت ہوتی تھی بلوا بھیجا تا اُن مین سے کسی ایک کو راج پر قائم کرے، جب یہ راج کنور بارگاہ عالی مین پہنچے تو نواب نے اُنکے شعور و عقل کے امتحان کے لیئے ہر ایک کو کچھ پھل پھلاری دلوایا اور آپ اُنکی نظر بچا کر اِس تاک مین تھا کہ دیکھئے یہ اِن پھلون کو لیکر کیا کرتے ہین اتنے مین ایک لڑکے نے جو سب مین شایستہ اور ہونہار تھا وہ پھل لیکر اپنے باپ کو دیا، اور دوسرے آپ ہی کھانے لگے، حیدر علی خان نے اُسی پہلے کربم لڑکے کو جسنے اپنا حصّہ باپ کو دیا راج تلک کے لایق سمجھ کے گدّی نشین کیا، بعد اِس کے خود بادولت و اقبال اپنے لشکر مین جسے نئے مفتوح ملکون مین چھوڑ آیا تھا گیا،

Marfat.com

اِس دخل و تصرّف کو دیکھکر جو نواب بہادر نے نواب نظام علی خان کے بھائی کے
محالات اور صوبجات پر کیاسرکار حیدرآباد کے ناظمون نے خواب غفلت سے بیدار
اور مستی ناز و نعمت سے ہشیار ہوا میر ظفرالدّولہ کو جسنے حرب و ضرب کے
قاعدے قانون مین بڑی باموری پیدا کی تھی بیس ہزار سوار کی جمعیّت اور
توپخانے کا سرلشکر بنا کر نواب بہادر کے مقابلے کو روانہ کیا' اور پونان کے
بھی امیرون نے بیس ہزار سوار اُن کی مدد کو بھیجے تا حیدر علی خان کو اِس
تغلّب سے باز رکھین ' اِدھر سے تو ان دونون فوجون نے اِسطرح کوچ
کیا اور اُدھر نواب بہادر کو (جو ہمیشہ ایک زمانے کی اخبار کا جویان
ہی رہتا تھا اور ہر ایک شہر و دیار سرکار و دربار مین اُسکے گوبندے
اور خفیہ نویس تعینات تھے جنکے لیئے بیش قرار درماہہ مقرّر تھے اور
اِسی جہت سے ہر نوع کے واقعات و حالات پر پہلے ہی خبردار ہو جاتا)
اِن دشمنون کے بھی اِس قصد کرنے کی خبر نزدیک پہنچ گئی ' تب اُسنے خرد
و دورین کی صلاح سے یہہ مناسب جانا کہ قبل آپس مین ملنے اُن دونون
فوج کے اُن مین سے کسی ایک پر اپنی چابکدستی و غلبہ دکھلاے آخرش
جب ظفرالدّولہ اپنا لشکر لیئے الغارون کوچ بکوچ آگے بڑھکر کنچی کوٹہ
آ پہنچا اور اُس سنگستانی سرزمین مین اُسکی فوج پریشان و متفرّق ہو گئی
گمان غالب تھا کہ اُسکے سپاہی سب کے سب حیدری سوارون کے
ہاتھون مارے اور بری طرح سلوک کئے جاتے ' اگر نواب بسالت
جنگ نواب بہادر کے آنے سے جلدی خبردار ہو ظفرالدّولہ کو اِس امر سے
آگاہ نکر دیتا ' چنانچہ ظفرالدّولہ اپنا لشکر امتیاز گڑھ کے قلعے کے گرد نواح
مین لے گیا ' اِس لیئے تا اُس قلعے کی توپین اُس کی فوج کو حریف کے حملون

Marfat.com

سے بچاے ' اِس عرصے مین نواب بہادر شتاب روی کر ایسا اُن کے لگ بھگ آ پہنچا کہ کئی دن تک اُسنے شام کو اُسی مقام پر دیرا کیا جسے صبح کو چھوڑ کر غنیم آگے نکل گئے تھے '

اب ظفر الدّولہ چونکہ پونان سے اُسکو مدد آ پہنچی اور اُسکی سپاہ کا جماو چالیس ہزار سوار کا ہو گیا ' اُس مقام سے حیدری فوج کا سامنا کرنے چلا ' لیکن نواب بہادر (اِس ارادے پر کہ غنیم کی فوجون کو ایک اپنے قابو کی جگہ مین مجبور کر مصاف آرائی سے باندھ اُنھا اُن پر حملہ کرے) پہلے گنّی کی طرف گیا ' بعد اِسکے پنیکانڈہ کا عازم ہوا ' اور نظام علی خان کی فوجون نے گنّی ہی مین مقام کیا ' اِتنے مین ظفر الدّولہ کو اُسکے جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ کئی دنون مین افواج مرہٹے کے پچاس ہزار سوار جن کا ہربرام پنڈت نام سپہ سالار ہی آپ کے پاس آ پہنچتے ہین ' اِس خبر سے اُسے یہ خوف پیدا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ مرہٹون کی فوجین اِس کام مین سبقت کر اُس مال و غنیمت سے جسکا حاصل کرنا کنچی کوے* کی لوٹ سے اُسنے تک رکھا تھا کام یاب ہو جائین اِس لیئے جھٹ پٹ وہان سے کوچ کر اپنی منزل مقصود تک پہنچ فائز المرام ہوا اب وہ مرہٹے کے سوار آ کر اُسے ملے '

ظفر الدّولہ کو قبل داخل ہونے افواج مرہٹے کے اُسکے لشکر مین چیتل درگ کے راجا کا ایک خط پہنچ چکا تھا اِس مضمون کا کہ اگر نظام خانی فوج اِدھر آنے کا ارادہ کرے تو اُنھین رسد و خبرہ ضروری چیزون کی تکلیف نہوگی بلکہ اِس باب مین اِسطرف سے مدد کی جاویگی اور رستا بھی ایسا سیدھا دکھلا دیا جاویگا

---

*کنچی کوے کے کورد نواح مین میرے کی کھانین مین جن کے سبب سے وہ مکان نہایت زرخیز ہی

Marfat.com

کہ جلد سر برنگپتن کے دروازے تک پہنچا دے' ظفرالدولہ نے اِس خط کو پڑھکر
ہریرام کے حوالے کیا آخر کئی دن کی صلاح مصلحت کے بعد اُن سب کی رائین اِس
تدبیر پر قرار پائین کہ اُس راجا نے اُنھین دکھلائی تھی' وے سب تو اِسی اُدھیڑ بن
مین مشغول تھے کہ حیدر علی خان کے ہشیار و آزمودہ کار جاسوسون نے جو اُس دانشمند
کی طرف سے دشمنون کے ساتھ ہمیشہ رہتے تھے اُن مین پھوٹ لگا ڈالی دیا
یعنے بیس لکھ روپی رشوت دیکر افواج مرہٹے کے سردارون مین ایسا ایک
بلوائے عام پیدا کیا کہ اُنکے سوار اس بات پر آکر اڑے کہ جبتک اُنکی پچھلی تنخواہ
نمایگی ممکن نہین کروے سریرنگپتن کی جانب ایک قدم بھی آگے بڑھنین' تب
ہریرام پنڈت نے جو اُس رشوت کے روپیون سے اپنا حصّہ لیچکا تھا اور کنچی
کوتے کی غنیمت کے مال سے جسپر اُسکا دانت تھا' بالکل بے نصیب و مایوس
ہو گیا تھا' پہلے تو ظفرالدولہ کے روبرو اپنے سپاہیون کے روے کا حال سنایا'
بعد اُسکے یہ معذرت درپیش کی کہ ایام برسات کے سامھنے آپڑے ہین
جسمین کسی طرح کی لڑائی بھڑائی بھی ایسے زبردست حریف کے ساتھ
خصوص اُسی کے ملکون مین کچھ بن پڑیگی' علاوہ اسکے تجھے کئی ایک ایسے ضروری
کام یونان مین درپیش ہین کہ بغیر میرے انجام ہونا اُن کا غیر ممکن ہی چنانچہ
وہ اِس بہانے اگلے دن ظفرالدولہ سے رخصت ہو اپنی سپاہ سمیت یونان کو
روانہ ہوا بیچارا ظفرالدولہ اِس روداد سے نہایت ناشاد و نامراد ہو کے کئی دن کنچی کوے
مین رہا آخر شش پاکتور کے رہنے گلکنڈے کی طرف روانہ ہوا اور ناحق بیٹھے بٹھاے
بارش کے موسم مین اپنی فوج کو حیران و پریشان کیا' اِسطرح سے نئے
لڑائی کے دن بدون جنگ و قتال کے بسر ہوے'

Marfat.com

لے لینا نواب حیدر علی خان کا ملک بونان کے دروبست متعلّقات
ومحصّلات کو جو کشتنہ ندّی کے دکھن طرف واقع ہین اور
آنوگنڈی وغیرہ کے سرزمینون پر اُسکا دخیل ہونا،

تفصیل وار لکھنا اُن فتوحات کا جو ملک بونان کے قلمرو مین نواب حیدر علی خان
کو حاصل ہوئے اِطالت کلام سے خالی نہین اِسلئے اتنا ہی بطریق اختصار بیان
لکھا جاتا ہی کہ سنہ ۱۷۷۸ ع مین حیدر علی خان نے قلعہ دھارواڑ کے سوا ملک
بونان کے علاقے کی بالکل سرکار بن اور صوبجات جو کشتنہ ندّی کے جنوب واقع
ہین لے لیا، بلکہ اِس ندّی کے پار جاکے پرسرام بھاؤ کی حکومت مین شہر مریتہ پر
بھی قابض ہو گیا، اور سنہ ۱۷۷۷ ع کی جنگ وحرب کے زمانے مین نواب
عبدالحلیم خان پٹھان حاکم شانور کو جبرًا اِسپر لایا کہ اُسکی تابعداری
وباجگزاری اختیار کرے اور اُسکے فرزند سعید نواب مقدر علی خان عرف
کریم شاہ کی زوجیّت مین اپنی بیٹی کو بھی دے، اور اِنہین دنون آنوگنڈی کی
سرزمین کو بھی جسکے بیچ مین بیجانگر کا پرانا شہر واقع ہی پہلے اپنے عمل مین
کر لیا، آخرکار حال زار پر امیران ملک تلنگان کے جہان کے فرمارواگلے زمانے
مین شاہان عالیشان کیسی شان شوکت رکھتے تھے رحم اور ترس کھا کر اُسے اُنھین
حوالے کیا، اور اِنکے کتنے شاہی حقوق کو بھی بدستور سابق قایم رکھا، بعد اِسکے
سنہ ۱۷۷۸ ع مین پھر دوسری دفعہ نواب حلیم خان حاکم کڑپے کے ملک اور
محال پر تاخت کی اور اُسے اُسکے لواحق سمیت اسیر کر سرینگپٹن کو روانہ
کیا، اِس تسلّط وتحکّم کے سبب نواب بہادر کا تمام اُن سرحدون مین جو حیدرآبادی
کرناٹک بالاگھاٹ کے نام سے مشہور ہین بڑا اقتدار حاصل ہو گیا، تحصیل

Marfat.com

اس ملک کی ۴۷ ستچالیس لاکھ روپی کی بی سنہ ۱۷۷۹ ع مین جو نواب بسالت جنگ نے انگریزون سے صوبے کنتور کے دیئے اور آپ اُنکی پناہ وپشتی مین رہنے کا اقرار کیا تھا اِس حرکت سے نواب بہادر جسکے دل مین ابتک انگریزون کی طرف سے دشمنی و بغض باقی تھا نہایت ناخوش ہوا' اور عین جوش و غضب کی حالت مین موضع ادھونی کو لوٹوا دیا جسّے مبالغ کثیر اُسکو مل گئے' بسالت جنگ جب غلبۂ حیدری کی تاب نہ لاسکا لاچار وہانسے بھاگ امتیاز گڑھ مین آکے قلعہ بند ہوا'

اِس عرصے مین موشبر لالی فرنگی سپاہیون کی کئی پلٹن جمعیت جنکو انگریزون نے صلاح کر بسالت جنگ کی خدمت سے معزول کروا دیا تھا' حیدر علی خان کی سرکار مین آملازم ہوا' اور قوم فرانسیس کے بھی کتنے آدمی جو سنہ ۱۷۷۸ ع مین پانڈیچیری کے محاصرے کے وقت وہان سے جان بچا بھاگے تھے اُن سے آن ملے' اور حیدری سپاہ کا جتھا اُن سپاہیون کے ملنے سے جنھین نواب محمد علی خان نے اپنی نوکری سے برطرف کردیا تھا اور بھی بڑھ گیا'

Marfat.com

جوش مین آنا کینہ دیرینہ نواب حیدرعلیخان کا انگریزون کے اُوپر
جنھون نے مادی نام قلعے پر جو قلمرو مین اُسکے تھا حملہ کیا تھا اور وے
نواب بسالت جنگ کی اعانت کے لئے کرّہ مین آئے تھے اور نواب
بہادر کا مرھٹون کے سردارون کو تحفہ تحایف اور اِس مضمون کے
خطوط بھیجکر ملا لینا کہ ہم دونون اکٹھے ہوکر انگریزون کو شکست
دین' اور حتّی المقدور ہندوستان سے اُنکی بیخ کنی کرین'
دانشمند انگریزون کو خوب معلوم ہی کہ اُسی تاریخ سے کہ سرکار کرناٹک کے
ناظمون نے حیدر علی خان کے کمک مانگنے پر سنہ ۱۷۶۹ ع کے عہد و پیمان کے
موافق فوج بھیجنے سے پہلو تہی کیا تھا اُس بہادر صاحب غیرت کو یہی منظور تھا
کہ جسطرح ہو سکے اِن سے عہد شکنی کی کسر نکالا چاہئے اور تبھی سے اِن دونون
سرکارون کے درمیان اخلاص و اتّفاق کی جگہہ خلاف و نفاق نے راہ پایا تھا' اور جب
انگریزون نے فرانسیس کے ڈبھے سے پانڈیچری کا قلعہ نکال لیا اِسکا رنج بھی اُسکو
کم نتھا' علاوہ اِسکے انگریزون کی اور فتحون کی خبرین بھی اُسکے دل پر کہ اُن کی
اِن بد سلوکیون سے بھرا ہوا تھا نہایت گران گذرین' پر جب انگریزون نے
فرانسیس کے ماہی نام قلعے پر جو ممالک محروسہ کے بیچون بیچ واقع تھا حملہ
کیا اور کرنیال ہر پر جرأت کر کرّہے مین نواب بسالت جنگ کی اعانت کو آیا
اِسے قہر حیدری کا دریا یہان تک جوش مین آیا کہ آخر کو اُس نے بہ تدبیر
ٹھہرائی کہ اگر ہو سکے تو سر دست مرھٹون کے ساتھہ اتّفاق کر کے انگریزونکو
ہندوستان کی سرحد سے دفع کیا چاہئے' چنانچہ بہ مصلحت دل مین ٹھان کر اپنے
خاص ملازمون سے ایک فہمیدہ شخص نور محمد نام کو کہ اُس کا محل اعتماد تھا

اِس کام کی سفارت کے لیئے تجویز کیا، چنانچہ پہلے تو اُسے ملکی امور و مراتب
کی مخفی تعلیم فرماکر تیرہ لاکھ روپی کا تمسک اور پانچ لاکھ کا جواہر، اِسکے سوا
کئی مکتوب بھی نانا پھرنویس اور دوسرے سرداران پونان کے نام پر اُسکے
حوالے کیا، سرنامہ اِن مکتوبون کا ایّام بوقلمون اور زمانۂ پرمکر و فسون کی بیوفائی
و شکایت پر مشتمل تھا، جسکے سبب اِن دونون سرکار پونان و میسور کے درمیان
سابق مین ویسا خرخشہ و عناد واقع ہوا، اور خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ دل صداقت
منزل میرا نجوشی و رضا اِس بات کا خواہان ہی کہ زر خراج دولت پونان
کے اُن صوبون کا جو جنگ و حرب کے وقت، مملکت میسور مین داخل ہو گئے
ہین اُس سرکار کو واصل کرے، اور چونکہ انگریزون کی قوم تمام ہندوستان
پر تسلّط کا ارادہ اور طرفین سے عداوت قلبی رکھتی ہی بنابر اِسکے عموماً ہندوستان
کے تمام امیرون خصوصاً ہم دو رئیسون پر لازم و اہتم ہی کہ قرار واقعی باہم متفق
ہو کے اِن مشترک اعادی کو سرزمین ہند سے نکال دین اُس ایلچی کے
ہمراہ مرہٹے کے سردارون کو تحفہ دینے کے واسطے بڑے دامون کے کئی ہاتھی
معہ عماریہاے جواہرنگار اور بیش قیمتی سوغاتین بھی کردین،
الغرض وہ سفیر حضور سے رخصت ہو کے جب ملک پونان مین داخل ہوا تو اُسنے
وہانکے سردارون کو اِس جہت سے کہ جنرل کاڈوگا کا لشکر یہان آپہنچا تھا بہت
بدحواس و حیران پایا، اور افواج بمبئی کے بھی حملہ کرنے سے اُن پر اِس
دہشت غالب ہو گئی تھی کہ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ اُن کا ارادہ
انگریزون کے ساتھ صلح کرنے کے لیئے زیادہ ہی بہ نسبت نواب بہادر کے
مصالحہ کے، تب اُس سفیر خوش تقریر نے سرکار پونان کے سردارون کو بہلے
پھسلاکے، دانشمندی و شیرین بیانی کی قوّت سے بعضون کو موافق و ہواخواہ بنالیا،

Marfat.com

اگرچہ پہلے مرہٹے کے دونون گروہ یعنے دے جو انگریزون کی طرفدشی کرنے تھے اور وے جو اُن کے بد اندیش تھے، قوّت و اقتدار مین برابر تھے پر آخر کو سندھیہ کی قید سے رگھو ناتھ راو کے بھاگنے اور برخلاف اُس قول قرار کے جو کام (نام مقام) مین درمیان آیا تھا دوسری بار انگریزون کے نزدیک اُسکے پناہ لیجانے نے اُس فریق کے اقتدار کا پلّا بھاری کیا جو انگریزون کے بد خواہ تھے، اور اِس جہت سے نواب بہادر کے ایلچی کا مطلب نکل آیا، چنانچہ سرکار میسور و پونان کے ملاپ کا عہد و پیمان اِس طور پر کہ آیندہ طرفین سے آپس مین رعایت و مروّت کی شرطین بجا لائی جائین درمیان مین آیا اور عہد نامے لکھے اور اُن پر دونون طرف کی مُہر و دستخط ہو گئی، کہتے ہین کہ اُسی ایّام مین کہ نواب بہادر نے بہ ایلچی پونان کو روانہ کیا تھا نواب نظام علی خان کے پاس بھی جو اُن دنون انگریزون سے اِس سبب کہ اُنھونے شمالی چار سرکارون کی بابت پیشکش بھیجنے مین تاخیر کی، عناد و اِس کے کہ کرناٹک کی سرکارین بھی لے لین تھین، اور اُسکے بھائی بسالت جنگ کے خیر خواہون مین اپنے تئین داخل کیا تھا بغیر اِسکے کہ نظام علی خان کو اِسکی اطلاع ہو، رنجیدہ و کشیدہ خاطر ہو رہا تھا، دوستی کا نامہ پیام بھیجا تھا، کیونکہ آیندہ بات سے اِس خط کتابت کا شبہہ یقین کو پہنچتا ہی کہ ہنوز سرکار پونان اور میسور کے درمیان قرار مدار ہوتے دیر نہوئی تھی کہ طرفین کی رضامندی سے یہ بات مکرّر ثابت و ظاہر ہوئی کہ نظام علی خان بھی اِس اتّفاق و اجماع مین داخل تھا، آخرکار یہ امر بخوبی معلوم و آشکار ہو گیا کہ اِس عہد و پیمان مین شریک ہونے اور سرزمین ہندستان سے انگریزون کی بیخ بنیاد اُکھاڑ ڈالنے مین متفق ہونے کو نہ فقط برار ہی کا راجا مادھو جی بھونسلا بلایا گیا تھا، بلکہ اور سردار لوگ بھی اِس قضیے کے شریک تھے، نواب بہادر نے دشمنون پر چڑھائی کرنے کا

Marfat.com

جو نقشا باندھا تھا' صورت اُسکی یہہ تھی کہ جس وقت وہ آپ ملک کرناٹک پر لشکر کشی کرے' نظام علی خان کو چاہیئے کہ وہ اُنکے صوبون پر حملہ کرے' اور جب حیدری و نظام خانی دونون سپاہ آپسمین ملکر انگریزی لشکر کو ہزیمت دے چکین تو ہر اس گھیر لینے کی فکر کرین اور افواج مرہٹہ جزیرہ بمبئی کے تاخت تاراج کو روانہ ہو' برار کا راجا لشکر جرار لیکر بنگالے پر چڑھ دوڑے' نواب نجف خان اور دوسرے سردارون کو ہدایت دہلی کے مناسب ہی کہ گنگا پار ہو کے صوبہ اودھ کو عمل دخل کرلین' لیکن اگر ناظم وہان کا اس صلاح مین شریک ہو کے آپ ہی قوم انگریز کو اپنی سرحد سے جس طرح ہو سکے نکال دے تو وہان کا جانا ضرور نہین' فی الواقع یہہ تدبیر تو انگریزون کے مستاصل کرنے کے لیئے نہایت معقول تھی اگر وے اشخاص جنھون نے اس امر مین اتفاق کیا تھا' اپنے اپنے قول کی پاسداری کرکے قرار واقعی کو شش کرتے' تو یقین تھا کہ اُس ایام مین انگریزون پر بڑی مشکل آپڑتی' لیکن ایسا کم اتفاق ہوتا ہی کہ جدی جدی قوم کے لوگ کسی کام مین شریک ہو کے اپنے وعدون کے پورا کرنے اور نباہنے مین سعی کرین' اب اُن خیالی اور زبانی مددگارون کا حال سنیئے کہ مادھوجی بھونسلا اور غربی ممالک ہندوستان کے کسی امیر نے اِس مُہم پر ذرا بھی التفات نکیا' مرہٹے اپنے قلمرو کے (جسکے شرقی شمال اور غربی جانب پر انگریزون نے چڑھائی کی تھی) بچانے کی فکر مین لگے' نظام علی خان کا وہ سب جوش و خروش اُس لطف و لبق اور عہد و پیمان کے سبب جو گورنر بنگالے نے اُسکے ساتھ کیا' گھٹ گیا' سنہ ۱۷۷۱ع مین نواب محمد علی خان نے مدراس مین انگریزون کے عملے فعلے کو اُس قول قرار کی حقیقت سے جو نواب حیدر علی خان اور مرہٹون کے ساتھ واقع ہوا اور بھی اُس اتفاق

دسیل کی کیفیت سے کہ اِن دو سرکارون اور نظام علی خان کے درمیان برخلاف قوم انگریز کے ظہور مین آیا خبردار کردیا'

اب چند مطربن انگریزون اور مرہٹون کے درمیان مداوت ہونے کی اور نواب بہادر اور مرہٹون مین برسون لڑنے کے بعد اُن کے مصالحہ کرنے کی بابت مین بطور اختصار لکھی جاتی ہین اور واسطے ربط سررشتہ سخن کے مرہٹون کے ترقّی کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہی'

مرہٹون کی ریاست عالمگیر کے وقت سے شروع ہوئی اِس صورت سے کہ جون اُنہون سلطنت دہلی کے کمال کو زوال آچکا تھا اور عالمگیر جو شرع مین بڑا ہی متعصّب اور نہایت بیدرد وسفّاک تھا ہندو کے مارے رئیس عموماً اور قوم ہنود کے راجے خصوصاً' اُسکے ہاتھ سے نہایت تنگ ہو رہے تھے' اور تمام دکھن مین جہان ہر خطّے اور صوبے مین ہر ایک حاکم برای خود مستقل ہو گیا تھا' طریقہ ملوک الطوایفی کا پیدا ہو گیا' اور بے حکّام کبھی تو آپسمین ملے جلے رہتے اور کبھی ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے' اُنھین دنون قضا کار بہلے تو مرہٹون مین سے سیوا نام ایک شخص طالب تنگ دنام نے خروج کیا اور کچھ سوار اکٹھا کر فی البجملہ جمعیّت بہم پہنچا کتنے دنون تو اِدھر اُدھر لوٹ پاٹ مچاتا رہا' مذان بجاے خود حاکم وقت بن شہرستارہ کو اپنا دارالحکومت بنایا' خیر سیوا کے دن جب پورے ہوئے' تو سنبھا اُسکا بیٹا اپنے باپ کی جگہ مسند پر بیٹھا' اور عالمگیر سے لڑنے کو مستعد ہوا آخر مارا پڑا' تب صاہو اُسکا خلف کہ سلیم و حلیم

Marfat.com

تھا قایم مقام باپ کے تخت نشین ہوا اس نے لڑنے بھڑنے سے احتراز کر آٹھ آدمی سنجیدہ و فہمید ہ اعالی ملک سے چُنکر اُنکو اپنے راج کے انتظام کے لیئے ہزار المہام بنایا' بعد مرنے اِس کے جبکہ اُسکا کوئی فرزند صلبی نتھا' رام نراین نامے ایک شخص کو اُسکے خویشون مین سے گدی ملی' چونکہ یہہ آپ تو عنان دانائی سے محض معرّا تھا لہذا اُس نے ملکی بندوبست کا بالکل اختیار اُنہین آٹھ ہشیار کاردن کو دیا' جن مین سے بالاجی نامے ایک کوکنی برہمن نے جو دانشمندی و ہوشیاری مین یگانہ تھا' آخر کار یہہ مرتبہ و اقتدار پیدا کیا کہ راجا رام نراین کو قدر و منزلت کے ساتھہ مقام ستارے مین قایم کر پونان مین اپنی حکمرانی کا تھات پھیلانا پردھان پیشوا پنڈت کے لقب سے شہرت پائی ہرچند وہ آپ ہی جزوی و کلّی امورات ملکی مین باستقلال اختیار رکھتا تھا تو بھی راجا رام کی باوجود اُسکی بداطواری و غداری کے بڑی توقیر و عزّت کرنا' آخرش پونان کو اپنکو دارالامارت قرار دیا'

حاصل کلام یہہ کہ انگریزون نے پہلی لڑائی کے بعد فتوحات اور برائی اُس صلاح کی جس پر سردار بنبئی نے راگھوبا کی مدد کو لشکر بھیجا اور مرہٹون کے ساتھہ جنگ و پیکار کی بنا ڈالی' خوب معلوم کرکے کرنیل آپٹن کو مصالحے کے لیئے پونان کی طرف روانہ کیا' اِن دنون رام نراین کی رانی جو حمل سے تھی ایک لڑکا جنی' پونان کے رئیسون نے اُس لڑکے کو اُسکے باپ کی جگہہ پیشوائی کی گدی پر بیٹھلایا اور اُسکے بالغ ہونے تک سکھارام اور نانا پھڑنویس کو وزارت اور نیابت کے منصب پر مقرّر کیا' مگر راگھوبا نے جو پونان جانے کا انکار کیا اِس سبب سے میل ملاپ کا سوال جواب طے نہ ہوا بلکہ ادھورا رہ گیا' اور وہان راگھوبا کے خیرخواہ نت نیا فتنہ و فساد اُٹھایا کرتے تھے' پونان والے

سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا ہنگامہ در پردہ انگریزون کا کام ہی چنانچہ پھر کشت وخون کا
کانون مشتعل ہوا ' آخرکو انگریزون کے لشکر مین غلّہ اور دانہ وکاہ کی
ایسی نایابی و قلّت ہوئی کہ وے سخت مجبور و مضطر ہوئے ' کرنیل اگرٹن بہادر
انگریزون کے سر لشکر نے بے بسی کے سبب مرھٹون سے سر نو ملاپ کا قول قرار
کیا جب یہ خبر کرنیل موصوف نے ناچاری و مجبوری کی جہت جماعہ مرھٹے کے
ساتھ میل کیا بمبئی کو پہنچی تو انگریزی سردار اِس مغلوبانہ میل سے ناخوش
ہوئے جسّے پھر جنگ و حرب کی نوبت آئی اور جنریل گوڈرڈ جو مرھٹون کی
لڑائی پر تعینات ہوا تھا حسن آباد سے برہان پور کو چلا کیونکہ برارکا راجا بھونسلا
مرھٹون سے لڑنے کو راضی نہ ہوا ' راگھو جنریل کی خبر دو انگی سن کر سیندھیا کی
قید سے بھاگ جنریل سے جا ملا '

از کتاب جارج نامہ

مصالحہ کرنا قوم مرھٹے کا حیدر علی خان بہادر سے اور ملا لینا
نظام علی خان آصفجاہ و نجف خان اور سارے ہندوستان
کے امیرون کو اپنے ساتھ انگریزون کی لڑائی پر '

نظم

بدان گاہ راگھو کہ بر انگریز پیامہ بپا کردہ رزم و ستیز
جہانے پر از شور و آشوب کرد خردمندانہ کہ ناخوب کرد
مرھٹہ بحیدر علی دانست جنگ ہم آختہ تیغ الماس رنگ

Marfat.com

دو دستی زدندی شده کینه دور پی جنگ بشتی بوم و بر
چو شد رزم آغاز با انگریز یکی سو نهاده به حیدر ستیز
به بستن در جنگ با نام جوی ز کینه سوی آشتی کرد روی
ز خود کرده خشنود بنمود یار که باشد ورا یار در کارزار
نظام آنکه بد برد کن باج خواه بدو نیز بگشوده از مهر راه
بگرمی در دوستی باز کرد در انیز با خویش انباز کرد
نجف خان که بد نامدار بزرگ بمیدان پیکار گردی سترگ
فراوان سپه داشت آراسته همه تژه شیران نوخاسته
ز اینان هران کس که بد نامدار بخود کرده دساز و انباز و یار
همه گشته با یکدگر هم زبان بدین رای گشتند هم داستان
که حیدر علی یک شده با نظام کشیده به پیکار تیغ از نیام
بکرناتک و بوم سرکار نیز که نازد بدان هر دو جا انگریز
روان ساخته لشکر جنگجوی به پیکار بدخواه بنهاده روی
بدان بوم و بر شور و شر افگنند ز دشمن بن و بیخ را بر کنند
بگجرات راند مرهته سپاه که یابد بد اندیش آنجا نه راه
یکی مهترے از مرهته سپاه که سودے سر جاه بر چرخ ماه
موداجیش نام و لقب بهونسله مقرر چنان گشت کو با سپه
سوے بوم بنگار گردد روان به بستن به پیکار کردن میان
نماید مر آن مرز زیر و زبر نخاریده یکسر ز پیکار سر
بدست آید شش هر که از انگریز برانگیزد از جان او رستخیز
نجف خان ز دهلی براند سپاه سوے لکهنؤ یکسره رزم خواه

Marfat.com

فرزند دران آتش کینہ تیز — بہ پردازد آن بوم و برز انگریز
گرش آصف الدّولہ یاری کند — درین کین بنحو خوب کاری کند
وگرنہ بنجعت خان گر کارزار — چو دشمن زجانش برآرد دمار
چو اینگونہ کنگاش آمد بسر — روان گشت ہرسو یکی نامور
کران تا کران جہان شد سپاہ — بدان بدّ کہ اختر بد نیک خواہ

آنا انگریزون کے ایلچی کا حیدر علی خان بہادر کے دربار مین ملاپ کی اُمید پر اور بے نیل مرام اُسکا پھر جانا،

اُن دنون مین مدراس کے گورنر نے اِس امر کو صلاح وقت سمجھا کہ نواب حیدر علی خان کے پاس ایک سفیر عمکاردان کو روانہ کرے اِس امید پر کہ وہان جاکر کسی طرح پھر ملاپ کی راہ کو جو بہت دنون سے مسدود ہوگئی ہی کھولے اور اِس ضمن مین اُسکے ملک کا دستور و آئین بھی کما ینبغی دیکھے بھالے، خیر جب اِس امر مین نواب بہادر کا استمزاج کیا گیا تو اُسنے بڑی مشکلون سے ایلچی کو اپنے ملک مین آنے کا اِن شرطون کے ساتھ حکم دیا کہ سریرنگپٹن سے چار میل کے فاصلے پر اُترے اور کوئی اُسکا نوکر چاکر شہر مین نہ آوے اگر کسی چیز کی حاجت ہو تو حیدری سوداگرون کی معرفت جو اِسی واسطے متعین ہوئے ہین شہر سے منگوالے، آخر کو نواب نے اُس سفیر کو بعد بہت انتظار کے اپنے حضور مین بلایا، اور سب اُسکا پیام کلام سن کر یہ جواب دیا کہ ابتدا مین مین نے یہ گمان کیا تھا کہ قوم انگریز بہ نسبت اور قوم کے صدق و وفا کی صفت سے موصوف ہین، لیکن اب تو ن امتحان و آزمایش سے ایسا معلوم ہوا کہ اُن پر

Marfat.com

ان دو جوہر کا ذرا عکس بھی نہین پڑا' چنانچہ سنہ ۱۷۶۹ع کی شرط و قول پر جب افواج مرہٹے کے مارہٹانے کو ہرنے تم لوگون سے مدد مانگی' تم نے اس مین ڈھیل کی اور معاذیر سست و نامقبول کرنے کرتے بہانتک امروز فردا کیا کہ وقت ٹل گیا اور اس سرکار کے دشمنون کی بن آئی' اور وہ بھی تمہاری طرف سے' خلاف عہد و پیمان کے ظہور مین آیا کہ تمہاری فوجون نے ہمارے قلعہ کا قصد کیا اور قلعہ ماہی لے لیا' ابتک بھی تمہاری جانب کے عہدہ داروہان حکومت کر رہے ہین' اس سبب سے ہمین اب تم لوگون کے قول فعل پر کچھ اعتماد باقی نرہا' قطع نظر اس کے ہم کو ایسے سردار کی دوستی و اتفاق سے کیا فائدہ ہوگا جو بذات خود مستقل اور اپنے کام کا مختار و حاکم نہو' اور ہر ایک مقدمے مین ارباب شورا ہی کی تجویز و رائے کا منتظر و محتاج رہے' مثلاً اگر ہم اُسے مدد چاہین تو وہ پہلے تو صلاحکارون سے فتوا اور اجازت طلب کریگا' بعد اس کے نواب محمد علی خان کے نزدیک مدد خرچ کے باب مین التجا لیگا' اور اس بات مین کچھ شبہہ ہی نہین کہ وہ اس مادے مین چند در چند عذر در پیش کریگا اور کیا کیا ٹال مٹول کرکے کام کو ملتوی رکھیگا جب اسپر بھی تم اُسکے پاس الحاح و زاری کروگے تو وہ بعضے بعضے اجناس اور کچھ جواہر نکال دیگا' لاتعین بینچکر اپنا کام نکالو' خیر جب ہزارون بوک و مگر کے بعد' یہ بھی ظہور مین آیا تب آللہ آللہ کرکے تمہارا ڈیرا ڈنڈا شہر سے باہر نکلنا ہی' پھر کوچ کا تمہارے بہ حال ہی کہ اگر ایک دن کوچ ہو تو دو دن مقام ہو' اس رنگ ڈھنگ سے جبتک تمہاری کمک ہمارے ملک مین آئی ہی تبتک بہان غنیم لئیم پہلے ہی اپنا کام کرچکتے اور ملک کو ویران و تباہ کرڈالتے ہین' جب تمہارا بھی دنبرہ ہی تو ہمارے تمہارے درمیان اتفاق و ملاپ کیونکر ہوگا' مین صلاح و شورا کا پابند نہین مین اپنی ہی عقل صلاحکار کے حکم

Marfat.com

مرجاتا ہون ' اپنے عزم پر آپ حاکم ہون ' حتی الامکان ضرورت کے وقت غفلت نہین کرتا اور فرصت کو ہاتھ سے جانے نہین دیتا ' لمحظے بھر مین ایک لشکر یار سار ' جنگ آزمودہ سوارون کا جہان درکار ہو ' بھیج سکتا ہون ' جن کا ہر روز ساتھ میل کوچ معمول ہی خدا کے فضل وکرم سے غلّے اور ہر طرح کی ضروری چیزون کے ایسے انبار خانے ' ذخیرے کثرت سے بھرے بھرائے طیار رکھتا ہون کہ برسون کے خرچ اخراجات کو کفایت کرین '

بھلا ! ایسی دوسرکارون مین جو اِس طرح متخالف اور متضاد ہمین کسطرح ملاپ اور ہمداستانی صورت پکڑے ' سو اب آپ رخصت ہو جیئے اور اپنے موکّل کو جا کہیئے کہ آیندہ نامہ پیام بھیجنا عبث بلکہ میرے دردسر کا باعث ہی '

حیدر علی خان اُس قاصد کے ساتھ بے حجاب خطاب کر کینہ کشی پر مستعد ہوا یہانتک کہ شہر رجب کی بیسوین سنہ ۱۱۹۴ یا جولائی مہینے سال ۱۷۸۰ مین بہت سے گھات یار ہو سیلاب جوشان کی طرح اکبارگی کرناٹک مین جا داخل ہوا اُسکے پہنچتے ہی اُس سرحد مین ایک شور محشر برپا ہو گیا ' اس یورش مین جتھا اُسکے لشکر کا تیس ہزار سوار جرّار اور چالیس ہزار پیادے خونخوار کا تھا ساتھ اِسکے بڑے زور شور کا ایک دھوان دھار توپخانہ بھی ہمراہ جس مین فرنگستان کے گولنداز اور شیرافگن اور اور فرانسیس عہدہ دار سرغنے تھے ' اِس جنگ مین قلب لشکر کا نواب بہادر آپ سپہسالار تھا اور میسرے کی سرلشکری ٹیپو سلطان کے حوالے تھی ' اِس تاکید سے کہ وہ شمال رویہ صوبون پر چڑھ دوڑے ' اور میسنہ کے غول کو ' اپنے ایک مور سالار کے ہمراہ موضع مادورا اور دکھن والے پرگنات پر مقرّر کیا کہ اِن مکانون مین لوٹ مار مچاوے ' قلب

Marfat.com

کی فوجین پالام نامی نام گذارے گھاٹ کے متصل چتّور گڑھ مین
جا اُتری، جو نکہ یہ قلعہ بر سر کوہ واقع اور نہایت محکم و استوار ہے لگاو
و شوار گذار ہی، سابق مین اِس کو نواب انور الدّین خان نے سوخ
حوادث کے وقت اپنے قبائل کے لیئے مسکن و ماوا مقرّر کیا تھا، اور اب
یہ حصار اور اُسکے مضافات محمد علی خان کے بھائی ناصر الدّولہ عبد الوہّاب
خان کے دخل مین تھے، افواج حیدری نے پہلے اُسی پر غارت و تاراج کا ہاتھ
ڈالا، خواہ اِس خیال سے کہ اُس مین نقد و جواہر گران بہا کا خزینہ ہی یا اُس
دشمنی کے سبب جو حیدر علی خان کو محمد علی خان کے ساتھ تھی، یہان کا قلعدار
اور اُسکے عیال اطفال سبکے سب اسیر و گرفتار اور انواع طرح سے ذلیل و خوار
ہوئے، اشیا اجناس قلعے کی لوٹ گئی، نقایس و اموال وہان کے سربرنگیلتن
روانہ کیئے گئے، اِن لوٹ کی چیزون مین نہایت عمدہ کتابخانہ تھا جسکی کتابین
نواب انور الدّین خان نے جمع کی تھین اور پچھلے دنون مین اُسکے جانشین نے
بھی ہزارہا جلدین اُس پر اضافہ کین، یہ کتابین اُن نسخون سمیت جو کرناٹک
کے بعضے قلعون اور نواب کڈپہ وغیرہ کے کتاب خانے سے ہاتھ لگے تھے بعد
شہید ہونے ٹیپو سلطان کے مہ کتبخانۂ سلطانی انگریزون کے قبضے مین آئین
حیدری لشکر اِس تاخت مین چتّور گڑھ اور اُسکے آس پاس کے قلعے
مسخّر و مفتوح کرنے پر قانع نہو کر آگے بڑھا، چنانچہ آگسٹ کی دسوین تاریخ
اُسکے سواردن کے ایک غول نے مدراس کے قرب و جوار کے کئی دہات
لوٹ مار کر شہر مین ایسا ہلّہ اور بلوا مچا دیا کہ وہان کے انگریز باشندے حصار
مین پناہ جو ہوئے، بعد اِسکے اکیسوین کو افواج حیدری نے کرناٹک کا دارالامارہ
شہر آرکاٹ لوٹ لیا، لیکن چونکہ انگریزون کی فوجین نزدیک آگئین بعضی مدراس

سے سر ہکٹر منرو کی اور بعضی اُنکے صوبون سے کرنیل بیلی کی سپہسالاری
مین ' اسلئے نواب بہادر آرکاٹ کے محاصرے سے تو باز آیا ' پر اس امر مین
کوشش کی کہ تا کہ دونون فوجین آپسمین ملنے نپائین '

ترجمہ بعضے مقام بارھوین باب کا رسالۂ ملیطری پیاگریفی یعنے
تذکرہ بہادران انگلستان مین سے (جو سنہ ۱۸۴۱ ع مین چھاپا
گیا) بیان مین حال جنریل سر ڈیوڈ بیرڈ کے جو بہت دن تک
ٹیپو سلطان کی قید مین اور قلعہ سرینگپتن کی تسخیر کے وقت
تاخت کرنیوالون کا سرکردہ تھا مشتمل جنگ کوھستانی کی
خصوصیات ہرجو کنچی کوتے کے درمیان واقع ہوئی ' اور یہہ '
ایک اُن جنگون مین سے ھی ' جن مین طرفین سے ھزارون جنگجو
مارے جانے کے بعد نواب حیدر علی خان فتح نصیب ھوا '

ہندستان کی سب ریاستون مین ' اُن دنون (جب تیموریہ سلطنت کو کمال
زوال آچکا) میسور والی ریاست بڑی مشہور و نامی تھی ' جس
نواب حیدر علی خان قابض تھا ' اور اِس بہادر نے مرتبہ سپہداری سے
بہادری طالع و اقبال ' فرمانروائی و شہریاری کے درجے پر ترقی کی ' ذات عالی
صفات اُسکی ' فنون سپہسالاری کے سوا ' جہانداری و ملکداری کے آداب
و قانون کی بھی ایسی حاوی تھی کہ اُس ایام مین فرنگستان کے فرمانفرمایون کے
درمیان بھی ایسا شخص مجموعۂ نوادر و کمالات ' عدیم المثال تھا ' چونکہ ایسا
حاکم جابر و مدبر کے قرب سے انگریزون کی ریاست کو جس کی بنیاد ابھی بخوبی

Marfat.com

قایم نہین ہوئی تھی کھٹکا اور خطرا تھا' بناچار مصلحت نیک تو یہ تھی کہ انگریزون سے اتفاق و میل رکھتے' یا ایسا قول و قرار ہی کرتے جسے وہ' اُن کی سرحدون پر ہاتھ نہ ڈال سکتا' لیکن حیف کہ برخلاف اِسکے' انھون نے نواب کی دشمنی پر کمر باندھی' چنانچہ سنہ ۱۷۶۷ ع مین انگریزون نے نواب بہادر کے ساتھ جنگ وجدل کی بنا ڈالی مگر نواب ہی اس لڑائی مین فتحیاب و مظفر رہا' اور مقام کرناٹک سے جہان اُسکے تاراج عام کے سبب واویلا مچا تھا' عین مدراس کے دروازے تک جا پہنچا' یہان بھی اُس نے ایسی لوٹ مار مچادی کہ وہان کے حکام ہار مان کر مغلوبانہ صلح پر راضی ہوئے چنانچہ آپس مین بہ قول قرار ہوا کہ ضرورت کے وقت طرفین ایک دوسرے کی رعایت وحمایت سے پہلو تہی نکرین' ابھی اس عہد و شرط کو دیر نہوئی تھی کہ نواب کو مرہٹون کے ساتھ ایک جنگ کا سامنا ہوا' تب اُس نے چاہا کہ اپنے اُن نئے ہوا خواہ انگریزون کی دوستی کے نقد کو کسوٹی پر کسے' گورنر مدراس کو ایک نامہ لکھ برائے نام امتحاناً پان سی انگریزی سپاہی کی اُسسے کمک چاہی' گورنر موصوف نے ع برخلاف راہ و رسم دوستی' بسم اللہ ہی غلط کی' اور اُسکی درخواست پذیرانہ کی' خبر بعد اسکے سنہ ۱۷۷۰ ع مین بھی جب دوبارہ لشکر مرہٹون نے نواب کو تنگ کیا تو پھر مدراس کے کارپردازون سے مکرّرا عہد و پیمان یاد دلا کر مدد طلب کی' ابکی بار بھی اُن کی جانب سے غفلت کا وہی عالم رہا جیسا اوّل ظہور مین آیا تھا' اس عرصے مین مرہٹون کی بار بار غارت و تاراج کے باعث میسور کی ریاست مین بہت سا اختلال راہ پایا اور اُسکے اکثر خطّے اُن کے قبضے مین آگئے' تیسری بار نواب نے پھر بھی انگریزون سے استمداد مانگی' اور اس باری مدد سے جو فائدہ اُنھین

Marfat.com

ہو نیوالا تھا، اُسپر بھی اُن کو مطّلع کیا، اِس طرح پر کہ جب ابھی اِ
بے دست و پا و کم مایہ مرھٹون نے ہندستان کی بالکل شمال رویہ ستنا
ریاستون مین بہ آشوب قیامت مچا رکھا ہی خدا جانے اگر یہ لوگ قوت
پائین اور کچھ ساز و سامان اِن کے ہاتھ چڑھ جاے تو دلھن کے تما
ملکون مین کیا ہاتھ پانو نکالین اور کیسی ہاہا چلا دالین، اِس اطلاع
استداد سے بھی کچھ حاصل نہوا اور کمپنی کے کارگزار اِس تغافل مین
مرتکب بڑے ننگ و عار کے ہوے، لیکن چونکہ ابھی نواب بہادر کی ترقی کے
ایام باقی تھے اُسنے اپنی عقل صلاح کار کی چارہ سازی سے سب دشمنون کو
زیر کیا، اور بغیر کسی کی اعانت و مدد کے پہلے تو سنہ ۱۷۷۲ع مین مرھٹون
کے ساتھ بخوبی مصالحہ کر لیا، پھر اُن مرھٹون کے آپس مین خانگی قضیے
قضیے اور سرکار بمبئی کے کارکنون کی بد انتظامی کے باعث نواب نے
ایسی دست قدرت حاصل کی کہ جو جو محلات اُس کے قبضے سے نکل
گئے تھے اُنھین پھر لیا اور ساتھ ہی اِس کے اپنے ملک کی وسعت و
فسحت کو بھی خوب ہی پھیلایا،

نواب بہادر نے جب اپنی ضرورت کے وقت فرقے انگریز کو آزمایا اور
اُن سے بارہا عہد شکنیان دیکھین تب آیندہ اُس کے دل سے
اُن کے قول فعل کا اعتبار جاتا رہا، اُنھین دنون مین فرانسیس نواب سے
آن ملے اور ہر طرح کے جنگی آلات و سامان سے اُسکی مدد و خدمت کی اور اس
امید پر کہ کسی نوع سے کرناٹک کا ملک اُن کے ہاتھ آجاے نواب کے ساتھ
اتفاق و میل رکھنے کو مناسب جانا، چنانچہ اُن کے کارآزمودہ عہدہ دار لوگ،
خیرخواہون کے طور پر نواب بہادر کی ملازمت مین حاضر رہکر اُس کے

Marfat.com

سپاہیون کو فرنگستانی جنگ و پیکار کے قواعد سکھانے مین بہ دل متوجہ ہوے چونکہ انگریزون کی بد سلوکیون سے نواب کا دل بھرہی رہا تھا اور اِس امر مین حق بجانب اُس کے تھا ' اب اُس نے دشمن سے کینہ کشی مین اپنے کو خوب توانا پایا ' اور اُن دنون سرکار کمپنی کے ناظمون کا حال یہ تھا کہ بے لوگ آپ تو اُسکی اعانت و مدد سے نجاہل کرتے ہی تھے اور راجاؤن نوابون سے بھی ایسا سلوک کرتے تھے کہ نواب کے ساتھ اِن صاحب ثروتون کا ملجانا اُنھین کی شکست کا باعث تھا نواب بہادر نے اِس فرصت کو غنیمت جان مرھٹون اور نظام علی خان کو خفیہ ملاکر یہ تدبیر ٹھہرائی کہ باہم متفق ہو کے انگریزون کو ہندستان سے نکالا چاہیئے ' اِدھر تو سب بندوبست اِس منصوبے کا ٹھیک ہو چکا تھا اور اُدھر کمپنی کے کارکن ہنوز بے پرواغفلت کی نیند مین پڑے سوتے تھے ' یہان تک کہ پیسوین جولائی سنہ ۱۷۸۰ ع مین نواب بہادر نے بڑے زور و شور کے ساتھ فوج دریا موج صمیت مرزمین کرناٹک مین پہنچکر اُسے لوٹ لیا ' اِس تاخت مین حیدری فوج اسّی ہزار جوان سے بھی زیادہ تھی ' اِس لشکر کی ہیبت اِس راہ سے اور بھی بڑھگئی تھی کہ اُس مین موشیر لالی کی فوج اور بہت سے فرانسیس عہدہ دار ملازم تھے ' اور فوج انگریزی جسکا سرلشکر جنرل سر ہکٹر منرو تھا قریب چھ ہزار کے تھی جو مدراس کی سرحد مین کوہستان پر مقام رکھتی تھی جس وقت نہروان رجمنٹ جو تازہ ولایت سے آیا تھا اُسی دن جہاز سے اُترکر اُسکے حسب الحکم لڑائی کے واسطے انگریزی لشکر سے جاملا ' جب نواب بہادر کرناٹک کی سرحد سے آگے بڑھا اور راہ کی تمام بستیون کو آتش زنی اور قتل عام سے جلاتا و ویران کرتا ہوا آرکاٹ کی جانب روانہ ہوا اکیسوین آگسٹ کو شہر کے سامھنے پہنچ خیمہ کیا '

Marfat.com

بیت

جوانان جنگ آور و پیلتن
ہوئے سامنے قلعے کے خیمہ زن

اُدنون وہان کرنیل بیلی شمال رویہ صوبون کے بند و بست کو ایک بڑی فوج لیئے رہتا تھا اور چونکہ وہ حیدری سپاہ جو آرکاٹ کے محاصرہ کرنے پر تعینات تھی، درمیان اِس فوج اور انگریزون کی چھاونی کے، حائل واقع ہوئی تھی اِس لیئے مدراس کے گورنر نے کرنیل بیلی کو اِس مضمون کا ایک فرمان لکھا کہ وہ جلد اپنے تئین پہاڑ پر انگریزی لشکر مین داخل کرے، لیکن نواب نے جالاکی کی راہ سے اُسکے لشکر جانے کے رستے کو جو ایک ہی تھا چھینک لیا، جسپر کرنیل موصوف نے بہتیرا زور مارا پر کچھ پیش رفت نہوا، آخر پرناکم نامے مقام مین نوبت جنگ کی پہنچی، اِس مین کرنیل بہادر نے جس کے ہمراہ سوار تو مطلق نتھے مگر پیدل سپاہی، اپنی اسی جمعیت کے موافق صرف ایک نام کی فتح پائی، پر اِس ظفر نے اُسے کچھ فائدہ نہ بخشا بلکہ کچھ ضرر ہی پہنچایا کیونکہ ہنوز انگریزی لشکرگاہ اِس مقام سے کوسون کی راہ پر تھی اور فوج قوی نواب بہادر کی اِس رستے مین سنگ راہ، سپاہی کرنیل موصوف کے رسد بغیر بھوکھون مرنے لگے، تب اُس نے سرہکطر منرو کی خدمت مین اپنی مصیبت کی حقیقت اسطرح لکھ بھیجی کہ بسبب مضرت اور رسوائی کے جو اِس لڑائی مین ہم لوگون کے پیش آئی نہ یہان سے نکلنے کی قدرت ہی اور نہ بن قوت و خوراک ٹھہرنے کی قوت، تب تو اِس مصیبت کی چارہ گری مین اُن سبکی رائے اِس پر ٹھہری کہ کرنیل بیلی کے پاس ایسی کمک بھیجی جاے جس مین اِس منجھدھار سے اُس کی رہائی ہو، چنانچہ اِسی قصد پر کرنیل فلیچر،

کپطان بیرڈ اور کتنے اور سردار نامور ایک بڑی جمعیّت کے ساتھ اِس مُہم پر تعینات ہوئے، اور چھاونی سے نو بجے رات کے وقت روانہ ہوئے، کرنیل بیلی کی فوج مین کس درجے تکلیف و اذیّت تھی اِسی سے سمجھ لینا چاہیئے کہ کرنیل فلیچر کا ہر ایک سپاہی فقط دو ہی دن کی معتاد کے موافق تھوڑے سے چاول اور کئی بسکٹ اور قدرے شراب بطور رسد کے اپنے اُن دوستون کی مدد خوراک کے واسطے جو موضع پربناکم مین تھے ہمراہ لے گیا تھا، جب نواب بہادر کو اِس کمک کی خبر پہنچی تو اُنکے آنے کی راہ روک لینے کو اپنے سوار جرّار بھیجے، لیکن کرنیل فلیچر اور کپطان بیرڈ کے دلون مین اُنکے رہنمایون کی طرف سے ایسی بدگمانی آگئی کہ دنے سیدھا رستا چھوڑ ایک ٹیڑھی راہ جو اُس کالی رات مین جو گویا اُنھین کی پشنی کو آئی تھی حیدری رسالے کے دارگیر سے بچ بچا کر کرنیل بیلی کے لشکر مین آ پہنچے، لیکن نواب بامداد اقبال نے کہ دشمن سوزی کے باب مین نہایت چالاک و یکتاے زمانہ تھا اتنا توقف نہ کیا جو مٹھی فوجین بے خطر اُسکے پہنچے سے نکل جائین، چنانچہ قلب مکانون و دشوار گذار راہون پر جدھر سے انگریزی پلٹنون کو جانا تھا، توپ کے مورچے طیّار رکھنے اور اِس لیئے کہ اُن کے کوچ کرنے کا وقت اور اور مراتب بخوبی معلوم کر لیا تھا، اپنے اچھّے اچھّے پیدل جوانون کی ایک بڑی جمعیّت کو غنیم کے رستون پر گھات مین لگے رہنے کا حکم دیا، بعد اِسکے خود آپ اپنی فوجون کا بڑا جتھا ہمراہ لے اُن بہادرون کے حملے کرنے کا انتظار کرنے لگا، تا بروقت اُن کی مدد کو پہنچے، جب اِدھر کا یہ سب انتظام و اہتمام کر چکا تب پندارے سوارون کا ایک بڑا غول کاجیورم کی اطراف مین نہب و تاراج کرنے کے واسطے تعینات کیا کہ قابو کا وقت دیکھکر انگریزی لشکر کو اُنکے قصد سے باز رکھین، دسوین سپٹمبر کو جو

Marfat.com

انگریزی پلٹنون کے کوچ کا دن ٹھہر چکا تھا حیدری جوانون نے (جو ترکے ہی دنے پانو چپکاپ اُس مقام پر جہان غنیم کے لیئے دام بچھگئے تھے ، اُن پر آپڑے کی تاک مین جا بیٹھے) دشمنون کا پہنچنا دیکھ لیا ، تب ایک مورچے کے کھات والے سپاہیون نے بارد توپین اُن پر مارین ، اور ہنوز وے آگے بڑھنے نائے تھے کہ اُن کے پیچھے سے دوسرے مورچے کی توپین بھی دغنے لگین ، اب اُن لوگون سے بجز اِس کے کہ آگے بڑھ جائین کچھ علاج نہ تھا ، لیکن اور بھی مورچے توپون کے اُن کے واسطے طیار تھے ، آدھے گھنٹے مین ستاون ضرب توپ انگریزون کے لشکر کو مار بھگانے کے واسطے آپہنچین ، فجر کو سات گھنٹے کے وقت بیشمار فوج فوج سپاہی بھی ان کم بختون پر آن پڑے یہانتک کہ بہ نوبت پہنچی کہ طرفین کے جوان آپس مین ایک دوسرے کے سامھنے ہو گئے کپتان بیرد اور گران دیل جوانون نے اُس مہم مین بڑی بڑی جوانمردیان اور بہادریان کین آخر حلقے مین پچیس ہزار سوار اور بیس پلٹن کے (علاوہ حیدری ملازم فرنگی سپاہیون اور بڑے توپخانے کے جو ایک میر کے فاصلے پر سے سر ہوتا تھا) جنھون نے چاردن طرف سے نقطے کی طرح انگریزون کو گھیر لیا تھا ، ایسی ثابت قدمی و استقلال سے حریف کے مقابلے مین آ کے کھڑے ہوے ہر ایک جانب سے نوبت بنوبت اُن کے وارون کو تال رہے تھے کہ حیدری لشکر کے فرانسیس وغیرہ انگریزی دلاورون کا ایسا جگرا دیکھ سب کے سب دنگ ہو گئے ، انگریزون کی فوج مین صرف دس میدانی توپ تھی لیکن وے ایسی پھرتی اور صفائی سے اُنھین چھوڑتے تھے جیسے حریف کے لشکر مین زلزلہ پڑ گیا تھا ، صبح سے نو بجے تک کشت و خون واقع ہونے کے بعد انگریزون کی

نصرت و فتح کا آفتاب طلوع و گرم ہونے لگا' اور چیدہ چیدہ حیدری رسالے کے سوار حملے پر حملے کر تمام تر شکست نصیب ہوئے' میسرہ اور عمدہ حیدری فوجین کشش و کوشش کرتے کرتے خستہ اور ماندی ہو گئین قریب تھا کہ گھونگھٹ کھا جائین' حیدری توپخانے کے فرانسیس منصبدار بھی اُسکی اہتمام سے ہاتھ کھینچ چکے تھے' اِس عرصے مین ایک ایسا اتّفاقی حادثہ نازل ہوا جسّے کمیت کا اور ہی رنگ ہو گیا'

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ اتّفاق سے (جو نوّاب بہادر کے حق مین مفید اور انگریزون کی نسبت مضر پڑا) اُن کی بارود و گولے کی بھری لدی پیتیان آگ لگ کے بالکل جل گئین' یہ مصیبت جان سوز اس گولے سے پیش آئی جو حیدری گلندازنے مارا تھا' اِس واقعے مین بہت سے سپاہی بارود کی طرح جل بل سوخت ہو گئے' اور جو کہ جلنے سے زندہ رہے وے عجیب رنج و بلا مین مبتلا ہوے کہ بالکل جنگی اسباب و لوازمہ ضائع و نقصان ہو جانے کے سبب مردون سے بھی زیادہ مردے ہے' ٹیپو سلطان ایسی فرصت کو غنیمت جان اپنے پدرجلیل القدر کی بلا اجازت سواران خونخوار کی جمعیت ہمراہ لے برق کی طرح انگریزون کی فوج پر جا گرا' ساتھ ہی اِسکے فرانسیسی لشکر کے لوگ بھی کمک کو آ پہنچے'

بیت

سپاہ گران لیکے سب ہرکاب کمک کو وے ٹیپو کے پہنچے شتاب

حیدری بہادرون نے ایسی رستخیز کو شش کین کہ انگریزی سپاہیون کے خون سے ندّی نالے بہا دیئے'

آخر انگریزی عہدہ دارون نے' کچھ فرنگستانی اور آوارہ سپاہیون کو جمع کر عین

Marfat.com

ایسے وقت مین کہ حریف کے توپخانے سے گولے چل رہے تھے پناہ کے لیے ایک اونچے ٹیلے پر اُن کے پرے کھڑے کیے، لیکن گولا بارود کہان،

نظم

جہان جو نے لشکر جو دیکھا کھڑا — تو آسامھنے اُسکے باندھا پرا
لگی لڑنے پھر دونون جانبکی فوج — لگا مارنے خون ہر طرف موج
چلا تا تھا سلطان جدھر تیغ کین — لہو سے بھرے تھا اُدھر کی زمین

منصبدار تو اپنی اپنی تلوارین اور سپاہی سنگینین لے لڑتے تھے اور داد دلیری کی دیتے تھے چونکہ حیدری فوجین کثرت سے تھین اور پے در پے اُنپر گرتی تھین انگریز بیچارے لاچار و بے بس ہو کر اکثر کشتہ و خستہ اور بعضے گرفتہ و بستہ ہوئے اور سیکڑون گھوڑون کے سمون اور ہاتھیون کے پیرون تلے کچلے گئے، انگریزون کے مقتولون کا عدد ساڑھے چار ہزار سے بھی زیادہ تھا، جس مین ہندستانی سپاہی چار ہزار تھے اور فرنگستانی قریب چھ سو کے، کرنیل فلیچر کشتون کی لاشون کے درمیان ملا، کرنیل بیلی اور کپتان بیرڈ چار چار زخم کاری کھاکے دو سو فرنگستانی سمیت اسیر ہوے جب اِنھین حضور مین دست بستہ لیگئے تو نواب اپنی فیروزمندی کے دماغ مین حقارت کی نظر سے اِن کی طرف دیکھکر فتح کے سرشار نشے مین حلالا کرنے لگا، اُس وقت کرنیل بیلی نے جواب دیا کہ نواب صاحب ٹیپو سلطان اِس لڑائی کے حال سے بخوبی مطّلع ہی، اور اُسنے بچشم خود دیکھا کہ اِس فتح کا باعث بلاے ناگہانی تھی جسنے ہمین تباہ کیا، کچھ آپ کی فوجون سے ہم نے شکست نہین کھائی، اِس سخن تلخ کے سنّے سے نواب نے جھنجھلا کر حکم کیا کہ اِن سب کو قید کرو، کہتے ہین چونکہ اِس جنگ مین شدّت سے قتل و خون ہوا اور اکثر حیدری نائی دلاور بھی مارے

گئے تھے، اِس جہت سے نواب بہادر کا مزاج کچھ برہم ہوگیا تھا اور انگریزی اسیرون کے ساتھ اِس قدر خشونت و بد مزاجی کی جو اُسکی خو نتھی، کپتان بیرڈ اپنی اسیری اور گرفتاری سے کہ اُس مین انواع طرح کی اذیت وخواری کا سامنا تھا (جسکا ایک نمونہ یہ ہی کہ وہ ساڑھے تین برس تک زندان تیرہ و تاریک کے درمیان ایک ہی زنجیر مین اور قیدیون کے ساتھ پابند رہا) آخر نجات پاکے ولایت چلا گیا تھا، وہان سے جنریلی عہدے پر بحال ہو کر پھر ہندستان مین آیا اور جب سنہ ۱۷۹۹ع مین سر رنگپٹن پر چڑھائی کے لیئے ویلور کے درمیان فوجین جمتی تھین اُس مین جا ملا، اور اُس نے بقصد یہ چاہا کہ سپہسالاری مین اُس جیش کے جو اِس مہم کے لیئے نامزد ہوئی تھی خود مقرر کیا جاے چنانچہ اِس مقصد پر کامیاب ہو کر اُس نے اُسی سال کے مے مہینے کی چوتھی کو شہر کے باہر انگریزی نشان اُڑایا، اور ہنوز رات نہونے پائی تھی کہ سرنگپٹن کا رنگ بدل گیا، حکومت وہان کی انگریزون کے قبضے مین آگئی، گردش فلکی سے وہی شہر جو کپطان موصوف کے لیئے اُس کی سیاست کے زمانے مین دارالنعیم تھا اب کامیابی مین دارالجحیم بن گیا لیکن باوصف اِس خوشی وفیروزی کے جو اُسکو حریف کے مغلوب ہونے سے حاصل ہوی، ذرا بھی انتقام وکینہ کشی کا خیال جو ایسے واقعہ کو لازم ہی اُسکے جوانمرد دل مین نگذرا،

Marfat.com

از کتاب جارج نامه تصنیف ملا فیروز

روانا ہونا کرنیل بیلی کا جنریل سرہکطر منرو کی یاری وکمک کے لئے اور ٹیپو سلطان کے ہاتھ اس کا گرفتار ہو جانا

مثنوی

زمانہ نہم روز نہ رفتہ بود — بہ بیلی زمانہ بر آشفتہ بود
شدہ اخترش کند بر آسمان — بہ شوریدہ و تند گشتہ جہان
خود و لشکر از شہر بیرم بکام — سوی منگلور نیز برداشت گام
فزون پنج صد بود بر پنج ہزار — ز ہندو یورپ مردم کارزار
چو بسپردہ چار یک از کروہ — ز حیدر رسیدند لختے گروہ
میان دو بہ خواہ پرخاش خاست — ز تیر دو دیہ فشافش خاست
باندک دہ و گبر حیدر سپاہ — زبون گشتہ در دشت آوردگاہ
بہ پیچید ہ از کین لگام گریز — بہ پیچید ہ از کین لگام گریز
بکی درّہ تنگش آمد برہ — بکی درّہ تنگش آمد برہ
سراسر جہان گشت چون پرّ زاغ — سراسر جہان گشت چون پرّ زاغ
دران درّہ بیلی بیامد فرود — کہ تن را ز آرام بہ بہ درود
ناگاہ از دشمن کینہ خواہ — بہ پیکار آمد دگر رہ سپاہ
دران درّہ تنگ آشوب خاست — چو تندر خروشیدن توپ خاست
زمانی بہ بیلی ببارید تیر — چو باران کہ از ابر آید بزیر

Marfat.com

فراوان رها کرده توپ و تفنگ کشیده ز جنگ و پیکار چنگ
ازان پیش کاید برون آفتاب بگیرد جهان گونهٔ زرناب
روان گشت پیلی ازانجایگاه بریده ازان دره یکمیل راه
بنا گاه نیپو بدانجا رسید سر آتش جنگ بالا کشید
ستیزه بپیوست از دو گروه چو انگریز بد در میان دو کوه
بگاه گذر ره برو تنگ بود ز میدان آویزش و جنگ بود
بیارست آراست آوردگاه نه صف می توانست بستن سپاه
بد دست چپ ایبچ پیدا ز راست ندانست کس قلب و ساقه کجاست
ز بارد بنه کس نه آگاه بود گشاده نه بر مرد کین راه بود
دران راه دشوار و تاریک و تنگ نه بر رسم پیکار و آئین جنگ
توانست کوشش نمودن سپاه گسسته رده رفت بایست راه
به بیچارگی جنگ بایست کرد برانگیخت ناچار گرد نبرد
ز نیپو نپرداخته پیلی هنوز یکی گرد برخاست شد تیره روز
رحیدر یامد سپاهی دگر یکدست تیغ و بدیگر سپر
به پیوشده بارد رکارزار ز سم ستوران زمین شد نزار
به شد آتش کین و پیکار تیز دل توپ افروخته انگریز
سوی دشمنان گوله انداخت چند شد شش کار و اژدون زبخت نژند
که صندوق بارد ت او برفروخت ز بایسته سامان فراوان بسوخت
بسی چیز شایسته اندر نبرد که شاید به مردان گه دار و برد
نگه کرد و دانست نیپو زدور که آتش به خواه افتاده شور
خمیده شد از راستی پشت او ز سامان بود بارد درمشت او

Marfat.com

برانگیخت از جا نگاور سوار بکف خنجر و تیغ زهر آبدار
فراوان ز دشمن بکشت و بخست بسی تن بیفگند بر خاک پست
برید و درید و شکست و ببست یلان را سر و سینه و پا و دست
چو یلی چنان دید برگاشت روی ز آنگریز بدانجه هم راه اوی
بجا ماند بود اندران کارزار اگر تندرست است وگر زخمدار
گرفت و تلی دید بالا بلند بدانجا روان شد زیم گزند
ندر تن توان دید در روی رنگ نهی دستش از آنچه باید بجنگ
سپه خسته و کوفته از نبرد بران پشته شد پر ز تیمار و درد
نه تُرب و نه بارود توپ و تفنگ بس پشت او دشمن تیز چنگ
دمادم همی حمله می برد سخت بران بینوا لشکری گشته بخت
بهر حمله مردان خاک فرنگ زده دشمنان را بمشت و بسنگ
نموده ز نزدیک خویش دور چه تاب آورد زور با بخت شور
چو شد سبزده حمله ز پنگونه رد فزون بود دشمن زدام و ز دد
سواران آسوده از کارزار ز لشکر برون تاخته بیشمار
چو کوهی که گردد روانه بجنگ بآهن نهان تیغ و زوبین بچنگ
سر نیزه افراشته با آسمان چو ارغند شیر و پلنگ دمان
بنزدیک آن خوار مایه سپاه رسیده چو دیوان دادند راه
فراوان به شمشیر و باران تیر بکشتند و افتاد بیلی اسیر
شش و سی ز نام آوران سپاه به گشته افتاد بر خاک راه
همان نیز پنجاه از مهتران پر از زخم بسته به بند گران
فرومایه لشکر بران تل خاک ازان هر که دارسته بد از هلاک

Marfat.com

بیفتاد بر دست دشمن بہ بند گر از تیغ بُد خستہ گر بیگزند
بکی من نگشتہ رہا از سپاہ کسے خستہ کس بستہ کس شد تباہ
چنین است پایان رزم و نبرد سری زیر تاج و سری زیر گرد

نواب جمجاہ حیدر علی خان اِس لڑائی کے فتح ہونے اور اپنے فرزند ارجمند سلطان کی ویسی رستمی و بہادری اور تہوّر و دلاوری کے (جو اِس لشکر کشی اور سر لشکری مین بوجہ احسن اُسسے ظاہر ہوئی) دیکھنے سے کمال نازان اور شادان ہوا'

اُسے اسقدر شادمانی ہوئی کہ پھر تازہ اُسکی جوانی ہوئی

اور جب نواب کے سپاہ کی کوفتگی و ماندگی اِس جنگ و پیکار سے جس مین اُسکے بہت سے دلاوران نامور اور ناموران دلاور کھیت آئے تھے رفع ہوئی' آرکاٹ محاصرہ کرنے کے واسطے روانہ ہوا' کیونکہ اُسے اِس قلعے کو لینے کی بڑی خواہش تھی' اِس لیئے کہ یہان بہت سے ذخیرے اور انبار خانون کے گنج تھے' اور خاص کر اِس سبب سے کہ یہ شہر اُس صوبے کا دارالملک اور وہان کے نواب کا پایۂ تخت تھا' (اگرچہ اندنون اِس صوبے کا ناظم مدراس مین آیا تھا) نواب بہادر بہ سوچا کہ اگر اِس مین عمل دخل ہو گیا تو صوبے کا صوبہ میرے تحت حکومت مین آیا اور اُسکے کل زمیندار بھی رایت حیدری کے سایۂ حمایت مین آجائینگے' اُس ایّام مین یہان کی قلعداری کی سربراہکاری راجا بیربر کی اہتمام مین تھی جو ایک مرد بہادر تھا' لیکن جنگ کے قاعدون سے کم ماہر ہرچند اِس قلعے مین دو ہزار فرنگستان کے اور سات ہزار نواب محمد علی خان کے سپاہی رہتے تھے' لیکن اُن مین سے کس کا ایسا پتا تھا کہ ویسی حرب پیکار کی مشّاق و پختہ کار سپاہ کے سامھنے جن کا حیدر نامدار سا سپہسالار ہو

Marfat.com

مقابلہ کرسکے ' کیونکہ قلعہ سرنگاپٹنم کے مقدمے مین نواب بہادر کی طرف سے ایسی چوکسی و چابکی عمل مین آتی تھی جسکے نتایج و آثار کو دیکھکر لوگ یہہ قیاس کرتے کہ کارفرما اُسکا کوئی بڑا ہی دانشمند و مدبّر ہی جو کماندازی قلعہ گیری اور جنگ و جدال کے ہر ایک آلات و غیرہ کے استعمال سے کمال درجے خبردار ہی ' الغرض وہ بہادر تاخت و دوڑ کے زمانے مین تو بہت ہی بے باک و سرگرم و حملون کے وقت نہایت چوکس اور چالاک رہتا ' تو بجانہ اُسکا بڑی طیّاری کا ' جس مین ساز و سامان کی نہایت ' کارکن اُسکے کاردانی مین ہوشیار نہایت ' چنانچہ انگریزون کے عہدہ دار اُن مورچون پر اِنکی چابک دستیان اور بہریتان جن کے سبب انگریزون کی توہین پہنچتی پر مین اُن کے جنگی آلات بکار آمد ہوئے ' دیکھ دیکھ کر گھبرا گئے '

اکتوبر مہینے کے آخری مین حیدری بہادرون نے ہلّا کر کے قلعہ لے لیا اور نومبر کی تیسری کو غنیم نے اپنے حریف غالب پر شہر چھوڑ دیا ' نواب بہادر وہان کے قلعہ دار راجا بیربر کے ساتھہ بہ اکرام و نوازش پیش آیا ' انگریز لوگ اور نواب محمد علی خان کے لواحق جو آرکاٹ مین باقی رہگئے تھے ' بعضے تو زندان مین اور کتنے سر برنگپٹن کو بھیجے گئے ' اور شہر کی رعیت و خویش باشون کے حال پر ' نواب رحیم دل شرط رعایت و مروّت کی بجالایا ' اس فتح و نصرت کے بعد جلدی سے سر برنگپٹن پونان حیدرآباد کی طرف فتحنامے روانے ہوگئے اور سرکار آرکاٹ کے باجگزار زمیندارون کے نام تہدید کے فرمان جاری ہوئے ' تا دے اپنے اپنے لشکر کی افواج موجود کو بروقت آمادہ و طیّار رکھین اور سپاہ نصرت پناہ کے لیے رسد اور دانہ وکاہ بھی روانہ کرین ' وا سے برجان اگر کوئی انگریزون کی اعانت کریگا تو اپنے کیے کا

Marfat.com

خمیازہ اُٹھائیگا، سواران غارتگر جابجا تعینات ہو گئے کہ اطراف و جوانب سے گائے بیل بھیڑ بکریاں پکڑ لائین، دہات اور کھیتون کو آگ لگا جلا دین، تالابون جھیلون کو بے آب و خشک کر ڈالین یا اُن کا پانی بگاڑ دین، اِنہارے کوئے واشون سے پاٹ دین، اُن دنون نواب بہادر کا قول بہ تھا کہ مین ساکنان کرناٹک کے حق مین غضب آلہی کا آلہ ہون، بہرکیف جو جو اُسکی شمشیر برّان سے بچے، وے قید ہو ہو میسور پہنچے، ہزارہا ہندو بچے مقیّد باسلام حیدری سپاہ کے زمرے مین داخل کیے گئے، اور انگریزی اسیرون پر تاکید بہ حکم صادر ہوا کہ اِن نو مسلمون کو حرب و ضرب کے قواعد سکھلائین، الغرض لڑکون کو توختہ کر مسلمان سپاہیون مین داخل کیا اور لڑکیان کنیز، نوجوان سپاہیون کے ساتھ عقد کی گئین اور کتنی امیر زادون کی کنیزی مین دی گئین،

نواب بہادر آرکاٹ لے لینے کے بعد ولور واندیواش برمیکائیل جنگ بیسط کے محاصرہ کرنے کو متوجّہ ہوا، لیکن چونکہ اِن دنون مین جنرل سر ایُری کوٹ بنگالے سے مع خزانہ وافر و افواج جدید اور رسد بیشمار وغیرہ کے آپہنچا تھا اور سنہ ۱۷۸۱ جنوری کی سترہوین مدراس سے کوچ کر کے وانڈیواش کی طرف کمک کے لیئے روانہ ہوا، نواب بہادر جنرل موصوف کے آنے کی خبر سنتے ہی اُن حصار دن کے محاصرے سے دست بردار ہو اپنا لشکر ہمراہ لے دور تر جا رہا، چند ماہ بخیریت امن و امان سے گذرے کہ کچھ جنگ جدال درمیان مین نہ آئی اس عرصے مین یہ خبر وحشت اثر نواب کے گوش گزار ہوئی کہ جنرل سر آڈوارڈ ہیوس نے کالیکٹ اور منگلور پر تاخت کیا اور حیدری جہازی آلات و اسباب جو منگلور مین تھا سب کا سب تباہ و خراب کر ڈالا،

Marfat.com

جون مہینے مین نواب نے شمالی صوبون کی جانب کوچ کیا اِس خیال سے کہ جنرل سر ئیری کو طب یہہ حال سن کر اطراف مدراس سے ہٹ جاے تو ٹیپو سلطان کو ویلور محصور کرنے یا ترچناپلی کے قلعے کی یورش پر مامور کرے لیکن جب اِس پر بھی انگریزون کی فوجون نے نواب کا تعاقب نچھوڑا تب اُس نے ایسا سمجھکر کہ اِس دھپ کا معاملہ خواہی نخواہی طول ہوگا لہذا مُتعبر کی لڑائی اور جنگ سلطانی کی طیّاری کی، اُس وقت نواب بہادر کے لشکر مین دم نقد چالیس ہزار سوار خونخوار اور ایک پلٹن ولایتی فرانسیسونکی گیارہ ہندوستانی مسیحیون کی، اکیس حرّاد بدلون کی پلٹنین، اور عمدہ توپ خانہ اور بیحساب غارتگر سوارون کی جمعیّت موجود تھی تخمین سوا سے اُنکے تیس ہزار سوار جرّار وکارگزار ٹیپو سلطان کے ہمرکاب تھے، باوجود اِس انبوہ کے نواب بہادر چون جنریل سر ئیری کو طاور فوج انگریزی کی جوانمردی وہشیاری جانتا تھا، اپنے ایسی سرسری لشکر پر اعتماد نکر سلطانی جنگ کے لیئے ایک موقع کی جگہہ ٹھہرا توپ خانے کی اوٹ مین مورچے طیّار کر غنیم کے حملہ کرنیکا انتظار کرنے لگا،

جولائی مہینے کی پہلی یورطونوڈ کے قریب سر ئیری کو بہادر لے بڑی پھرتی اور دانوکھات سے فوج حیدری کو شکست دی، چنانچہ نواب اپنے خسر پورے میر علی رضا بہادر کو زخم کاری کی حالت مین اور تین ہزار کشتون کو عرصہ کارزار مین چھوڑ آیا، لیکن اُسکی کوئی توپ اور رسد کی گاڑی وہان نچھوڑی اس جہت سے کہ اُسکے چار پائے نہایت زور اور وچالاک تھے برخلاف انگریزون کے، اِس شکست کے بعد نواب بہادر اپنا شکر آرکاٹ کے گرد فوج مین لے آیا اور سلطان نے بھی یہ سبب واقع ہونے اس حادثہ کے ویلور کا محاصرہ،

Marfat.com

ھو تو بہ سبیل تعجیل اپنے بہ رجلبل القدر کی خدمت عالی مین آحاضر ہو ا'
خنریل سر بُبری کو طلب جو شمال کی جانب گیا تھا ابتدا اے آگسط کو مقام
لی گھاٹ مین بنگالے کی چھ ہندستانی پلٹن اور انگریزی گائند ازون کی ایک
جماعت جس مین کرنیل پیارس سپہدار تھا اور جو واسطے کمک کے بنگالے سے
روانہ ہوئی تھی اُسے آملی' تب جنریل بہادر واسطے محاصرہ کرنے
پیارسور کے جو ایک قلعہ ہی اُن قلعون سے جنھین نواب بہادر نے سال
گذشتے مین مسخر کر کے اناج وغیرہ چیزون کا بڑا ذخیرہ وہان جمع کر رکھا تھا
روانہ ہوا' اُسی دن یہ قلعہ قبضۂ حیدری سے نکل گیا' یہ حال سن کر
میسوری سپاہیون کی ایک پلٹن جو کمک کے ارادے آئی تھی پرنباکم کی
جانب جہان نواب بہادر کرنیل بیلی پر غالب آیا تھا پھر گئی' تب نواب نے اِس
جگہ کو مبارک جان یہ قصد کیا کہ پھر اُس مکان فتح نشان مین طالع آزمائی کرے'
چنانچہ اسی منصوبے سے اس مہم مین سعی و محنت کا کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا'
مقام کے لئے جو جگہ اُس نے تجویز کی بہت ہی محفوظ و مامون تھی' اپنی فوجون کو
چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر اُتارا' جن کے دامن مین کئی گہری نہر بن اور مدیان
جاری تھین میدان بھی درمیان مین وسیع تھا'
لشکرگاہ کے دہنے بائین صاحبنے کتنے بھیانک و مہیب مورچے بنائے جن کے پیچھے
اور بھی دوسرے دمدمے طیار تھے ان توپخانون مین فرانسیس لوگ سربرآہکار
اور کارگزار اور بہت سے بیلدار بند کرنے مین راہون کے جدھر سے
انگریزونکی فوجین گذرتی تھین سرگرم کار تھے'
سنایسہ بن آگسط نو ساعت کے وقت جنگ و حرب شروع اور شام ہونے
ہونے تمام ہوئی' افواج حیدری شکست پا کے پیچھے ہٹ آئی' فقط ایک

Marfat.com

توپ اُن کی اُس میدان مین چھوٹ گئی شبرالی کہ توپخانے کا اہتمام اُسے
دے تھا، نواب بہادر کے حضور مین درجۂ اعتبار سے اُتر گیا، چونکہ حیدر
خان جانتا تھا کہ انگریزی فوج کو رسد کے لیئے مدراس کی طرف پھر آنا ضرور ہات
سے ہی، یہ سوچا کہ ایسے وقت مین جو اُس نواح پر تاخت تاراج عمل مین
آئے تو اُن پر رسد جمع کرنے کی راہ (سوائے دریا کے) بند
ہو جاوے، تب اُس نے قلعہ ویلور کے لینے کا عزم کیا، اِدھر تو افواج انگریزی
کی چوکی پرچا بجا سواردن کے طلائے متھلا اور تاکید کردی کہ غنیم کو اُن کے
کوچ کے وقت راہمین روک کر تنگ کرین، اور جو رسدسے بہک نکلین
اُنھین قتل یا گرفتار کرین، اسباب اور بہیرپر لوٹ تاراج مچاوین، اور غلہ وغیرہ
جو کچھ اُن کی راہ مین ہنوز بچا بچایا رہگیا ہو ضائع و تاراج کر ڈالین، اُدھر خود آپ
پیدلون کا غول اور توپ خانہ ہمراہ کر اُس قلعے کو گھیر لینے کے ارادے روانہ ہوا،
چونکہ شہر ویلور ایک نامی معمورہ ہی اور قلعہ اُسکا بہت مضبوط اور سنگین
چنانچہ خوف و ہراس کے ایام مین کرناٹک کے فرمانروایون کا وہی مامن و مقام
رہتا تھا، اِنہین سببون سے نواب کے دل مین بڑی آرزو تھی کہ اُسے اپنے
دخل مین لاوے، لیکن چونکہ اِدنون اُسکے بہرے چوکی سے انگریزی سپاہی
بہت ہی چوکس اور ہشیار رہتے تھے، اِس صورت مین برارمطلب اُسکا کب
ہو سکتا تھا جب کہ دیر تک محاصرہ رکھنے کے سبب محصورون کو مجبور کرے اور
رسد کی راہ بند کرکے اُنھین بے آب و دانہ بے بس رکھے، نظر برین سرکاری
منصبدارون پر نواب نے یہ حکم کیا کہ اِسطرح سے قلعے کو چاردن طرف سے
گھیر کر کسی کو باہر بھیتر آنے جانیکا قابو نملے، توپ خانے کے اہتمام دارون کو
تشدد کیا کہ کسی نوع سے قلعہ گیری کے قانون کی فروگذاشت نکرین، الغرض

Marfat.com

او اخر سپٹمبر مین قلعہ دار دن پر پینوائی و گرانی نے زور کیا، اور جب یہ خبر کہ جنریل سر مُنرو کو بہت سی رسد لے حصار کی مخلصی کے لیئے آتا ہی نواب بہادر کو پہنچی و ہمین وہ اپنے غارتگر سوار دن کا غول محاصرے کی مُہم مین چھوڑ آپ باقی افواج لے شولنگر کی طرف سدھارا، وہان پہنچکر اُس نے ایک موقع کی جگہ مین دہنے بائین کی فوجین بطور شایستہ آراستہ اور ہراول کو توپخانے حمیت جیسا کہ معمول ہی بڑی مضبوطی سے سامھنے کی جانب تعینات کیا، سپٹمبر کی سنائیسوین کو یہان انگریز لشکر لے غارتگر سوار دن پر چڑھ آئے، حیدری فوج شکست کھاکر اُس مقام سے آگے بڑھگئی جنریل سر مُنرو کوٹ فتح ہونے کے بعد وہان سے کوچ کر باشندگان ویلور کو سپاہ حیدری کے دست ستم سے بچا چنّور کا قلعہ لے لیا، لیکن اُسکے پاس اِتنی سپاہ نتھی جو کچھ لوگ رسد لانے جائین اور باقی یہان لڑائی بھڑائی پر مستعد رہین، بناچار وہ اپنی ساری فوج سمیت رسد کے لیئے مدراس چلاگیا اور فوراً نواب نے پھر ویلور کو گھیر لیا قلعہ والون کے پاس ایک ہی دن کی خوراک رہگئی تھی جو دسوین جنوری سنہ ۱۷۸۲ ع مین سر مُنرو کوٹنے وہان سے پلٹ حیدری لشکر پر تاخت کر اُن کا محاصرہ اُٹھادیا، باوجود اِسکے ہمّت حیدری و حوصلے کا وہی عالم رہا، اِس کا کیا ذکر کر اُن مین کچھ سستی و کمی آجائے چنانچہ تین ہی دن گذرے تھے کہ نواب نے پھر انگریزون کے لشکر پر جو نشیب زمینون مین ہو کر جاتا تھا تاخت کیا اگر اُس وقت پرا ور فوجین بھی کمک کو پہنچ جاتین تو گمان غالب تھا کہ انگریزون کی جمعیّت مین بڑی پریشانی راہ پاتی، بہرحال ابھی اِس روداد پر بڑا عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک اور نیا واقعہ درپیش ہوا، مجمل بیان اُسکا یہ ہی کہ نواب بہادر اطراف ملیبار مسخر کرلینے کے بعد انگریزون پر اِس جہت سے کہ تلیچری کے شہر اور

Marfat.com

قلعے مین اُن کا دخل ہو گیا نت پیچناب کھاتا تھا' خاص کر اِن باتون سے اُسے
بڑا رنج ہوا کہ دو مرتبہ انگریزون نے اُس شہر پر چڑھائی کی اور یہان سے
فرانسیسون کے ماہی نام قلعے پر بھی جو ممالک محروسہ کے ناف مین واقع ہی
تاخت کر کے لیا' اِسی لیئے اِس قلعے کا محاصرہ اور حفاظت کرنا طرفین کی
جنگ و حرب مین بڑا بھاری کام تھا جو بہت سے حیدری جوان اِس اطراف کی
پاسبانی مین تعینات تھے' سردار خان نامے سردار فوج نے اگرچہ سپہگری
کے داؤ گھات مین خوب ماہر تھا مگر اُس قلعے کے محاصرہ کر دینے مین بڑا زور
مارا یہان تک کہ ایکبار اُس نے قلعہ والون کو ایسا تنگ کیا تھا کہ وے اُسکے
خالی کر دینے پر مستعد ہو چکے تھے کہ اِس درمیان ماہ جنوری سنہ ۱۷۸۲ مین اُنکی
کمک کو بنئی سے سپاہیون کے ایک گروہ نے جن مین میجر ابنگٹن سرغنہ تھا
پہنچکر محاصرے کی فوجون کو ہٹا شہر کے آنے جانے کی راہ نکالی بلکہ جنوری کی
آٹھوین' فوج محاصر پر چڑھائی کر اُن کے مورچے ڈھا دیئے' سردار خان بے بس
ہو اپنے خویشون اور کچھ سپاہیون سمیت ایک پہاڑی کے اندر پناہ کے لیئے
جا گھسا' وہان بھی اپنے بچانے مین بہادرانہ کوششین کرتا رہا اُس وقت تلک کہ
خود اُسے بہت سے زخم کاری لگے اور اکثر اُسکے رفیق قتل ہوئے تب لاچار
اعدا کے نرغے مین گھر گیا انگریزون نے توپخانہ ذخیرہ اسباب جنگی اور جو
ہاتھی سب کا سب اپنے قبضے مین اور ڈیڑھ ہزار آدمیون کو گرفتار کیا اور
تلیچری کا محال اُسکی گرد نواح سمیت حیدری عمّال کے تصرف سے نکال لیا'
فی الواقع اِس روداد سے نواب کے دل پر بڑا رنج گذرا' چونکہ اُس نے
ملیبار کی اطراف کو بجبر و قہر نائر کی قوم سے لے لیا تھا (جیسا کہ قدیم سے
بادشاہان کشور کشا کا دستور ہی) اُس سرزمین کے سردارون کو ہمیشہ

Marfat.com

بہی فکر رہتی تہی کہ کسی نوع سے کچھ قابو ملے تا وے بے دغدغے و رعب بسر
اپنے اصلی و نیرے پر زندگی کرسکین ' اِسی عرصے مین مدراس کے ناظمون
نے نئے سپاہیون کی نگاہداشت کا حکم دیا تا وے حیدری غارتگرون کے تاخت
تاراج سے جنوب رویہ صوبون کی پاسبانی وحفاظت کرین ' اِس نئی پلٹن کا جس
مین دو ہزار پیدل اڑھائی سو ہندوستانی سوار ' بیس میدانی توپ طیار تہی '
کرنیل بریتھوط جو لشکرکشی کے فنون مین نہایت ماہر تہا سردار ہوا ' اِن دنون
یہ لوگ کولبرم ندّی کے کنارے رہتے تہے ' چونکہ یہ ندّی ملک تنجاور کے اُتر کی
سرحد اور حیدری ریاستون سے دور ہی ' اس لیئے اُنھون نے اِدھر کے ناگہانی
حملے کا کچھ وہ اس و کھٹکا نہ رکھا ' لیکن نواب نامدار نے جو قابو کے وقت کا جویان
رہتا تہا جھٹ پٹ ٹیپو سلطان کو چھیڑتے ہوئے کارآزمودہ بار دہزار سوار خوشحوار
و پیدل آٹھ ہزار اور فرانسیس کے چار سو جوان اور بیس توپون کے ساتھ
یہ حکم دیکر کہ کوچ در کوچ جاکر دفعتہً کرنیل بریتھوط کے لشکر پر توٹ پڑے ' اُس
طرف روانہ کیا ' چنانچہ حسب الحکم یہ کام بخوبی تمام عمل مین آیا ' انگریزون کے
لشکر نے قبل اِسکے کہ طرف ثانی کے پہنچنے کی اُنھین خبر ہو اپنے تئین مرکز کے
مانند چارون طرف سے حریف کے حلقے مین پایا ' یہ جنگ بھی اُس لڑائی کے
لگ بھگ ہی جس مین کرنیل بیلی نے شکست پائی ' القصّہ سلطان شجاعت
شعار نے سولہوین فبروری کو پہلا حملہ کیا تہا اٹھارہوین تک بھی اِس لڑائی
کا خاتمہ نہوا ' انگریزی پلٹنین سوارون کو بیچ مین کر مربّع شکل قلعہ باندھکر کھڑی
اور آگے ہر ایک صفون کے توپین لگی ہوئی تہین ' جب شاہزادے نے دیکھا
کہ گولے اور گولیون کی مار کی ' دیر تک نوبت پہنچی اور سخت زد و ضرب
درمیان آئی تب اپنے سوارون کو غنیم پر اکبارگی ہلّا کرنے کا حکم دیا ' اگرچہ وے

Marfat.com

حکم پاتے ہی بڑی دلاوری سے انگریزی لشکر کے بیدلون پر ٹوٹ پڑے لیکن غنیم کی طرف سے ایسی گولیون کی بوچھاڑ برستی تھی کہ نہ وہان تک پہنچ سکے، گھبرا کر اِدھر اُدھر پاشیدہ ہو گئے،

بعد اِس واقعے کے، جب تین دن تک برابر بہادرون نے حملہ کیا اور کچھ موثر نہ آپ مشیر لالی نے اپنے ساتھ کے فرنگستانی جو انون کی پرابندی کی اور حیدری سپاہون کو اپنی مدد کے لیئے مقرر کر بندوقون پر سنگینین چڑھا انگریزی لشکر پر جا گرا، اِس کارزار مرد آزمامین ہر طرف سے انگریزون کے لشکر پر شدت وکثرت سے گولیون کے اُولے برستے تھے اور سوار حیدری تھوڑے فاصلے پر منتظر کھڑے تھے، کہ کھیت سے غنیم کی سپاہ کے پانون اُکھڑین تو اُنپر ہاتھ صاف کرین، آخرکو مشیر لالی نے فتح پائی اور ہندستانی سپاہی جو لڑ بھڑ کر ماندے ہو رہے تھے تازہ دم فرنگستانیون کے مقابلے کی تاب نلا کر بھاگ نکلے، تب اُنکو حیدری سوارون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل عام کیا،

بیت

ہوا دشت مین اِس قدر کشت و خون
کہ دامان صحرا ہوا لالہ گون

اگر فرانسیس لوگ اُنکی جان بخشی مین کوشش نکرتے اُنمین سے ایک متنفس بھی جانبر نہوتا اگرچہ مشیر لالی کی اہلیت و انسانیت کے سبب بہت سے انگریزی عہدہ دار اِس قتل عام مین جان سے بچ گئے لیکن اُسے اِتنا مقدور نتھا کہ قید و بند شدید سے اُنھین رہائی دلواتا، چنانچہ وے سبکے سب سلطان موصوف کے حسب الحکم پیردن مین بیربان بہن سربرنگپٹن کی طرف روانہ ہوے اور وہان پہنچکر سخت قید و بند مین مقید کیئے گیئے بعد چند روز کے اور بھی بہت سے انگریز جنھین

Marfat.com

شیر تی* سفر بن نے پچاس توپ والے جنگی جہاز ہنیبال یا اور جہاز ونسے
جو خلیج بنگالے مین بطریق تجارت آمد شد کرنے ہمین گرفتار کیا تھا اُسی زندان
مین داخل اور وہان کے اگلے قیدیون کے ساتھ سیاست و عذاب مین شریک
کیے گئے ، اِس فتح کے ہونے سے نواب کمال سرور و محظوظ ہوا اور
اُسکا وہ منصوبہ کہ نا تک لینے اور وہان سے غنیم کو نکالنے اور اُسکی حکومت
پر اپنے ایک فرزند کے تعین بحال کرنے کا جو بہت دنون سے اُسکے دل مین تھن
رہا تھا ، اِن دنون پانڈیچیری مین ایک بڑی فرانسیسی فوج کے (جن مین جنریل
دیھیسن سر لشکر تھا) پہنچنے کے سبب (اور یہہ فوج ایک ٹکڑی تھی اُس لشکر
قہار کی جو ولایت فرنگستان سے اِس قصد پر کہ سرکار حیدری کے ملازم
و شریک ہو کر ہندستان سے انگریزون کی بیخ کنی کرے روانہ ہوی اور
ہنوز نہ پہنچی تھی) سر نو تازہ ہوا ، تب نواب اِسی دُھن پر اپنی مہمات
اور فرانسیسی فوجون کو جلد تر قلعۂ گوآدلور کے مسخر کرنے کو روانہ کیا
چنانچہ اپریل مہینے کی آٹھوین کو وہ قلعۂ حیدری جو انون کو ہاتھ لگا بعد
اِس کے اُن لوگون نے پرماکوئل کو بھی لے لیا ، ایک مہینا اِس پر نہین
گذرا تھا کہ وے بڑی کد سے وانڈیواش کے محاصرہ کرنے مین سرگرم ہوے ،

---

* آکسط مہینے سنہ ۱۷۸۴ مین مشیر سفرین نے بان سوانگریزي اسیر نواب بہادر کے حوالے
کیا تھا ، جسکے سبب میشہ کي بد نامي اُسکے نام رہي اور عذر جو اُسنے اپنے ایسے جرم
صادر ہونے کے باب مین بیان کیا موروہ یہہ ہی کہ میرا ما . . کیا قصور ہی جس
تقدیر مین کہ نہ تو میرے پاس اس قدر غلّہ تھا جو اُن بے . . مانین بچاتا اور نہ
مدراس کے باظم اُن کے مبادلہ کرنے مین ر . . لا پھر مین کیا کرتا ،

Marfat.com

سر ئیری کوط بہادر نے اعدا کی اِن فتحون کا ماجرا سن اور اُن کے آیندہ قصدون کی خبر پاکر انگریزی سپاہ کی جمعیت سمیت اُس طرف کوچ کیا، اور اُسکو خوب یقین تھا کہ نواب بہادر بالفعل افواج فرنگ کی ایسی بڑی پشتی و مدد پانے کے سبب کمال قوی پشت ہوا ہی اور اُسکے بیج کی فوجونکا بھی بڑا جماو ساتھ ہی، بیشک وہ جنگ طلبانی کرنے پر مستعد ہوگا، لیکن یہ گمان جنریل سر ئیری کوط کا غلط تھا، کیونکہ نواب بہادر ہشیاری اور تجربہ کاری کی راہ سے باوجود ایسی بھاری کمک کے بھی سنبھلے ہوئے بھیڑ کی لڑائی مین جو کھم اُٹھانے کو مناسب نجان کر انگریزی فوجون کے پہنچنے کے پیشتر ہی لال پہاڑی پر ایک ایسے محکم مکان مین جو ہر طرح کے حملون سے محفوظ تھا چلا گیا، جب اُس انگریزی سپہسالار کا مطلب نہ نکلا تب اُس نے چاہا کہ جلد دشمن کو لڑائی کا اشتعال دے، یا اُسکے ساز و سامان جنگ اور رسد و قلے کے گنجون کو لوٹ تاراج کر اُس کا جوش و خروش کم کرے، چنانچہ جنریل بہادر نے اِسی ارادے سے آرنی کی طرف کوچ کر اُس قلعے سے پانچ کوس کے فاصلے پر آمقام کیا، اب اِس حرکت سے اُسی امر کا اُسکو سامھنا ہوا جیسے اُسے پہلے ٹھہرایا تھا یعنے نواب اِس خبر کے سنتے ہی کہ سر ئیری کوط آرنی کے قریب آپہنچا، ترنت لال پہاڑی سے اُتر کر اُس حصار کے بچاوے کے لیے جہان جنگ و پیکار کے ذخیرے تھے چل کھڑا ہوا، چونکہ افواج انگریزی کو اُس جگہ جہان سے آرنی کا قلعہ دکھلائی دیتا تھا پہنچتے دیر نہ لگی تھی کہ اُن کے پیچھے لگی سپاہ حیدری بھی آپہنچی، بناچار دونون طرف جنگ کے لیے صف آراستہ اور لڑائی شروع ہوگئی، اسکے دوسرے دن دوپہر کے وقت فوج حیدری کی شکست

ہوئی ' لیکن انگریزون کو فتح پانے کے بعد (اس لیئے کہ اُنکے لشکر مین کوئی رسالہ سوارون کا نتھا جو فراریون کے قتل و اسیر کرنے اور دشمنون کے پس ماندہ جنگی اسباب لوٹنے کے اِرادے اُنکا تعاقب کرے) کچھ فائدہ نہوا ' اور نواب بہادر کا لشکر باوجود یکہ ہزیمت پاکے اُس مقام سے پیچھے ہٹ آیا ' لیکن اُسکی مردانگی و بہادری کو گویا اِس شکست کی خبر بھی نتھی دشمنون پر اب بھی اُسنے اپنے رعب و دباو کا وہی عالم رکھا ' چنانچہ ایک ہفتہ اِس لڑائی پر نہ گذرا تھا کہ پہلے تو اُسنے اپنے چیدہ و چالاک سوارون کے ایک غول کو انگریزونکی لشکر گاہ کے قریب کھات مین بٹھلایا ' بعد اِسکے کتنے اُونٹون اور بیلون کو بوجھ سمیت انگریزی بنا قدارون کی نظرون کے سامنے سے لیجانے کے لیئے حکم دیا ' تا اِنھین دیکھکر اُن مال غنیمت کے بھوکھون کے دل تاراج پر مائل ہو جائین ' چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ طلائے کے عہدہ دار ایسا فربہ شکار روبرو پاکے اپنے سپاہیون سمیت اُسے گھیر لینے کے ارادے دوڑ پڑے ' پر اِدھر سے بھرنے وقت سیکے سب پنجے مین حیدری افواج کے جو گھات مین لگ رہی تھی آپ ہی شکار و گرفتار ہو گئے ' ایک بھی اُنکے دام سے نہ بچا '

یہ لڑائی پچھلی صف آرائی تھی اُن جنگون سے جن مین وہ نامی و گرامی دلاور نواب حیدر علی خان بہادر اور جنریل سر اُیری کوٹ نے بذات خود سرگرم حرب و نبرد ہو کر اپنی سپہسالاری اور جوان مردی کا کمال اور دلیری و مردانگی کا فن دوست و دشمن کو دکھلایا ' حیف ہی کہ اِن دو شجاعان نامدار اور شیران بیشۂ کارزار سے ایک بھی اِس جنگ و پیکار کے بعد بہت دن نہ جیا ' بلکہ جلد کئی مہینے مین ہر ایک نے جہان ناپایدار سے کوچ کیا ' گمان غالب یہی ہی کہ چونکہ اِن دو دلیرون نے میدان حرب و ضرب مین از سر تنگ

Marfat.com

دد و اور جانفشانی و عرقریزی کی تھی بالکل اُن کی قوتین زائل ہوگئی تھین اسی لیئے پیام اجل کا شنابی اُنھین پہنچ گیا، نواب حیدر علی خان نے مرھٹون اور نظام علی خان کے اتفاق و ملاپ سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نپایا اور فرانسیسون کی طرف سے بھی جو جو اُس نے توقع و امید کی تھی پوری نہوئی، بہرصورت جبکہ اُسے مرھٹون اور انگریزون کے مصالحے کی جو مے مہینے کی سترھوین سنہ ۱۷۸۲ مین واقع ہوا خبر پہنچی اور سواحل ملیبار کے محالون اور بندرون پر انگریزی افواج کے پچھلے حملون کا حال اُس نے سنا فوراً کرناٹک سے اپنے فرزند ارجمند ٹیپو سلطان کو ایک بڑی فوج ہمراہ دے ممالک محروسہ کی حفاظت و حمایت کے لیئے روانہ کیا،

معمور ہونا سا فر حیات نواب حیدر علی خان بہادر کا اور رحلت کرنا اُس نامدار لاورکا اِس جہان بے ثبات و پر غرور سے عالم راحت و سرور کو اور ذکر اُسکے میر حمید، ومآثر پسندیدہ کا معہ بعضے دستور العمل اُس سکندر ثانی کے،

اُسی ایام مین کہ نواب بہادر نے ملیبار کا بندوبست اپنے خاطرخواہ کر بسعادت وکامرانی مراجعت کی قضا کا رعارضہ دار السرطان جسے راج بھوزا بھی کہتے ہین پشت پر اُس کی پیدا ہوا، طبیبان ماہر نے ہر چند اُسکے علاج مین جانفشانیان کین، لیکن اُنکے تردد و تدبیر نے کچھ فائدہ نکیا، اور روز بروز بیماری نے ترقی کی، آخر جب نومبر مہینے مین نواب نے اپنے حال کو طریقہ اعتدال سے بہت منحرف پایا تب لشکر گاہ کے شور و فریاد سے احتراز کر شہر

Marfat.com

آرکاٹ مین سکونت و اقامت اختیار کی، اور بڑی ایش بینی و ہشیاری سے ملکی اور مالی کامون کے بندوبست کے لیئے جا بجا فرمان روانہ کیئے اسی مابین مین جاسوسون کی زبانی معلوم ہوا کہ جنریل کوٹ بہادر اس مقام فانی سے کوچ کر گیا، اس خبر کو سن نواب نامدار نے افسوس کیا اور فرمایا کیا ہی بہادر و عاقل تھا، خدا اُس کی مغفرت کرے، بعد اُسکے حضوری مقربون نے مزاج عالی کا اور رنگ دیکھکر عرض کی کہ چون اندنون طبیعت حضرت کی جادہ اعتدال سے منحرف ہی شب و روز بنفس نفیس امورات جلیلہ کی اہتمام مین اشتغال رکھنا سبب زیادتی مرض کا ہوگا اسلیئے صلاح دولت یہ ہی کہ شاہزادہ عالی گوہر کو حضور مین طلب فرمائیے تا ممالک محروسہ کا انتظام و بندوبست قایم و برقرار رہے، نواب نے اُن کے التماس کو قبول و پسند کر ایک شفقہ خاص شاہزادے کے نام اِس مضمون سے ترقیم فرمایا نور چشم راحت جان پدر، در صورتیکہ تم کو اُس نواح کے متمردون کی تنبیہ و تادیب سے قرار واقعی جمعیت خاطر اور اطمینان کلی حاصل ہوئی ہو تو چشم پدر کو اپنے دیدار راحت آثار سے جلد روشن و منور کرو اور اگر کچھ کمک اور فوج کی احتیاج ہو تو اُسکا حال گزارش کرو، دوسری صبح کو خود بدولت نے جمیع ملازمون کو سرکاری خزانے سے ایک ایک مہینے کی تنخواہ انعام دی ذی حجہ کی سلخ کے دن کہ آخری روز گیارہ سی چھیانوے سن ہجری کا تھا نواب بہادر نے حاضرین مجلس سے پوچھا آج کون سی تاریخ ہی، اُن لوگون نے التماس کیا قبلہ عالم آج ماہ محرم کی چاند رات ہی، بعد اِس کلمہ کلام کے نواب ہمایون القاب نے غسل کر تبدیل پوشاک کیا اور کچھ پڑھکے دست مبارک کو منہ پر پھیر بستر خاص پہ آرام فرمایا، اور اُسی وقت

Marfat.com

دس ہزار سوار جرّار شمالی آرکاٹ کے راجاؤن کی تنبیہ کے واسطے اور پانچ ہزار سوار نواح مدراس کی پاسبانی و محافظت کے لیے روانہ کیا چند ساعت بعد اُسی شب کو کہ سن ۱۷۸۲ کے دسمبر مہینے کی چھتھی تھی ست ستّہ برس اور دوسرے قول سے ستاسی برس کے سن مین اُس بہادر عالی مقام اور رحیم رذوالاحتشام کی روح بافتوح نے قالب عنصری کے آشیانے سے پرواز کر نشیمن دارالسّلام کو اختیار کیا، کارپردازان سلطنت اور امیران مملکت نے اِس لحاظ سے کہ سر دست فاش ہونا اِس واقعہ ہولناک کا خلاف مصالح ملکی ہی، کئی روز تک اُس خبر کو بڑی ہشیاری سے مخفی و پوشیدہ رکھا اور اُسکے جنازے کو خفیہ سر برنگپٹن پہنچایا، اور وہان بڑی عظمت و شان سے مقبرۂ عالیشان محکم بنامین لال باغ کے، جو ایک عمدہ باغ بادشاہی ہی اُسے مدفون کیا،

آثار برگزیدہ اور اطوار سنجیدہ نواب نیک ذات کریم نہاد کے جو ان انگریزی اور فارسی معتبر کتابون سے (جیسے نشان حیدری سیّد حسین کرمانی، فتوحات حیدری لالہ کھیم نرائن دہلوی، فتوحاتّ برطنیہ ملا فیروز بارسی، حمید خانی منشی حمیدخان ملازم گورنر جنرل لارڈ کارنوالس بہادر، تواریخ منشی مبدالحق ملازم کپتان کنوی بہادر) نقل کئے گئے ہین،

محاسن ذاتی اُس سنودہ صفات معدن فیوضات کے حیّز تحریر و حوصلۂ تقریر سے زیادہ ہین فی الواقع نواب حیدر علی خان بہادر سے اکثر بڑے بڑے عمدہ کام وقوع مین آئے ہین کہ تابقاے عالم صفحہ روزگار پر پایدار رہینگے،

Marfat.com

اب منصور دم بھر بھی پیکار و جنگ اور توپ و تفنگ کی تیاری بن بیکار نہ رہتا
اس یگانۂ زمانے کے اقوال مردانے سے ایک یہ بھی کہ مرد بہادر سزا ہے تن کا
چھلنا اور تن بے سر کا تڑپنا دیکھکر جیسا شاد و مسرور ہوتا ہی ویسا دیکھنے سے
بازی و رقص سے زنو کے نہین ہوتا' اور توپ و تفنگ کی آواز' لاکھ درجے اُسکو
زیادہ خوش آیند معلوم ہوتی ہی آہنگ سرود و ساز سے' دوسرا یہ کہ عمدہ ترین
آشتگاہ مردون کے لئے' خانۂ زین ہی لڑائی کے دن' اور یہ کہ جہان مین' روز
فتح کی جشن سے زیادہ کوئی شادی نہین' اکثر ذکر مذکور مین فرمایا کرتا جو آپ
سا ایک شخص اور پاؤن تو تائید آلہی سے عرصۂ قلیل مین ہفت اقلیم کو
زیر فرمان اور جہان مین رواج دیسے سے دین محمدی کے عمر فاروق کا سا
دور آشکار و عیان کرون' اور یہ بھی فرماتا کہ ہم کو اسکا غم نہین جو بعضے
ہمین اُمّی کہتے ہین' کیونکہ حضرت ہادی و شافع اُمم' ہمارے نبی بھی
تو اُمّی ہی تھے' یہ بھی ارشاد کرتا کہ مجھ ایک جاہل سے ایسے ایسے کار نمایان
وقوع مین آئے کہ ہزارون عالم فاضل سے ایک بھی دیسا نہ بن پڑا' حق تو یہ ہی
کہ نواب غفران پناہ حیدر علی خان بہادر کے اشتباہ اُن نامور امیرون اور
جلیل القدر رئیسون مین ایک ہی ہوگذرا جو سرزمین ہندستان مین قدیم زمانے سے لے
آج تک جلوہ گاہ شہود و وجود مین آئے' پلّا فتوحات حیدری کا کچھ فتوحات نیموری
و نادر شاہی سے جھکتا اور کم نہین باوجودیکہ فضائل ظاہری اور علوم رسمی سے
عاری تھا' لیکن چونکہ ہمّت اُس کی بلند اور طبیعت ارجمند تھی اس جہت
سے سپہگری اور ملک گیری کے دانو گھات اور جہانبانی و بادشاہی
کی رسم و رسومات کو خوب اخذ کیا تھا' چنانچہ اُس نے اپنے تئین عزم استوار
اور حوصلۂ عالی کی رہنمائی سے اوج سلطنت پر پہنچایا' عادل و دادگر بمرتبہ کہ ہر طرح

Marfat.com

کے خلاف و خصومت مین قواعدل کا جاری کرنا، واونہادی اور مرحمت ذاتی کی جہت اہل زراعت اور ارباب تجارت کے تقویت دینے مین دل و جان سے کوشش کرنا، رعایا کے ساتھ نرمی و ملایمت سے پیش آنا، مگر سپاہیون پر شکری آئین و قانون کے باب مین بڑی تاکید و قدغن فرمانا، اور سخت جد و کد عمل مین لانا، مفسدون اور شورپشتون کی تنبیہ و سیاست مین حد سے زیادہ تند مزاج، دشمنون کے ساتھ انتقام لینے و سزا دینے مین جبّار و قہّار، کج فہم اُس پر تہمت لگاتے تھے کہ وہ مجوسیون کی قول پر چلنا ہی اِس لیئے کہ نوروز اور دسہرے کے دن آئینہ محل میں جشن شاہانہ اور بزم ملوکانہ آراستہ کر آتشبازیون کا تماشا اور پارھون کی آپسمین لڑائیان، بھینسون کی باہم زور آزمائیان پیلان کوہپیکر کے حملے ایک دوسرے پر، اور پہلوانون کی کشتیان بایکدیگر دیکھا کرتا اور اپنی فوج کے بہادر سپاہیون کو بکتر پہنا کر بچھون سے اور بعضے دلاورون کو اُن کی خواہش و درخواست کرنے پر شیر ببرون سے لڑوانا، احیاناً اگر وہ جوانمرد اِس کشتی مین شیر پر غالب ہو کر اُسے مار ڈالتا تو نواب بہادر اُس دلاور کو اضافہ و خلعتین گرانمایہ اور انعام دیکے نہال و مالا مال کردیتا، اور در صورتیکہ بالعکس اِس کے وہ حیوان اِس پر غالب و مسلّط ہوتا تو فوراً تفنگ اِس انداز سے سر کرتا کہ گولی اُس کی شیر کے سر پر بیٹھ جاتی وہ تو اُسی دم سرد ہو جاتا اور وہ مرد صحیح و سالم اُٹھ کھڑا ہوتا، واقعی نواب والاجناب آلات جنگ کی ورزش و مشق اور درست شست لگانے اور بیخطا نشانہ اُڑانے مین اپنا ثانی و نظیر نرکھتا تھا، اپنے قلمرو بھر مین بتپار گر و برچور اُچکے کا نام و نشان بھی باقی نرکھا تھا، جب کہین کسی مہم پر فوج بھیجنا درکار ہوتا اُسے غافل نرہتا، بلکہ بہر جہت اُسکی تائید و تقویت روپیہ اور سامان جنگ علوفہ و رسد بھیجنے سے واجب و

Marfat.com

لازم جانتا حق تو یہ ہی کہ نواب مغفور اپنے عصر کا ایک امیر کبیر اور رئیس بے نظیر تھا، دولت و اقبال نے یہ سارا کرّ و فر اُسکی ذات باکمال سے پایا، نہ اُس نے اُن کے سبب یہہ ناموری و شہرت پیدا کی، شجاعت و پردلی کو اُسکے قوّت بازو سے مرتبہ ملا، نہ اُسکو شجاعت و پردلی سے، بیم و ہراس اُس ہلاکو سے دوران کی آمد آمد کا، چیناپتن اور مدراس وغیرہ ملکون کے صغیر و کبیر بڑا و پیر کے دلون مین اُس درجے بیٹھ گیا تھا کہ وے بھاگنے کے لیے ہرآن آمادہ و بارکاب رہتے، انگریزون کی بھی روحین اُسکے حملہ کرنے اور لوٹ پڑنے کی دہشت سے کانپتی ہی رہتی، یہان تک کہ اُن کی جانون کو کھانے پینے کے لالے پڑ گئے تھے، اکثر دن کا تو یہہ حال تھا کہ سونے مین ڈر کر حیدر حیدر اور حیدر کے گھوڑے حیدر کے گھوڑے کہتے ہوئے چونک پڑتے، فی الواقع اُن دنون صاحبان انگریز کے دلون پر رعب اُسکا ایسا چھا گیا تھا کہ ہر گھڑی اُس کی طرف سے ایک کھٹکا اور دغدغہ اُن کو لگا ہی رہتا اور ہرآن اُسکے ذکر سے خالی نہ رہتے نامی انگریزون کی زبانی معلوم ہوا کہ اُن کی ولایت مین جو لڑکا بہت رونا اور مچل پڑنا کھلائی دائیان حیدر کے نام سے اُسکو ڈرا نہین کرتی دیکھ حیدر چلا آتا اور ابھی پکڑ لیجاتا ہی، اور بہت مرتبہ خوف کا ہی، شاید کہ نادر شاہ کی بھی اتنی ہیبت نہو گی، فوج کی پرورش و تربیت کرنے مین وہ بہادر امیرون و زیرون سلاطینون سے گوے سبقت لیگیا تھا، اُس کے وقت مین رعیّت اور لشکری ہزاری بزاری زمانے کے حادثون سے بہ امن و امان فارغ البال خوش گذران رہتے، بندوق چلانے کے فن مین ایسی مشق اُس نے بہم پہنچائی تھی کہ گولی اُسکی بندوق کی مثل شہاب ثاقب بے خطا سینہ اخوان شیاطین کا چلا دیتی، نیراندازی مین بھی

Marfat.com

ایسا قادر انداز و کامل تھا کہ شب دیجور مین بنوک خدنگ چشم مور کو چھید تا؛ بھنکیت ایسا کہ اُس کی سنان کی دہشت سے مچھلیان پانی مین زرہ پوش رہتین، تلوار اس طرح کا کہ اُس کی شمشیر برق آہنگ کے ڈر سے گیند سے سپر بدوش پھرتے،

جودت ذہن اور تیز حسّی اِس درجے رکھتا تھا کہ خواب فراموش کی تعبیر بیان کرتا، رعیّت نوازی اور خلق اللہ کی پاسبانی پدر مہربان کی طرح کرتا، بلند حوصلہ اور عالی ہمّت ایسا کہ اداچیزون کے عوض تاجرون کو جو مدّاح اور مشہور کرنیوالے نام بنگ کے ہین قیمت اعلا عنایت فرماتا، سوداگرلوگ جو اُسکے حضور مین گذرانے کے ارادے گھوڑے لاتے قضا کارا گر راہ مین کوئی گھوڑا مرجاتا اور وے فقط اُسکی دم اور کان ہی لاکر درپیش کرتے تو اُسکے بدلے اپنے منہ مانگے دام گا نصف سرکار سے پاتے، قدردان اتنا برا کہ اگر سپاہیون مین سے کوئی کچھ بھی دلاوری اور بہادری کا کام کرتا تو اُسکو خلعت و جاگیر اور عمدہ جواہر و نقود انعام دے کر سرفراز کردیتا، لشکریون و سپاہیون کا مشاہرہ مہینے مین دوبار تقسیم کرتا، جرأت و جلادت ایسی رکھتا تھا کہ صف اعدا مین ہرچند وے ریگ صحرا اور ستارے کی طرح بیشمار ہوتے، آفتاب یکتاز کی مانند گھس پڑتا، توکّل ایسا کہ بہادر اور جنگل کے درمیان فتّاح حقیقی کے افضال پر قوی دل رہتا، ملک بالا گھاٹ مین جہان کچھ فتنہ و فساد کی بنیاد قایم ہوتی فورًا اُسے اپنے عزم درست کی قوّت سے بخوبی تمام مستاصل کردیتا،

مہذّب اور ادب دان ایسا کہ اُس کی محفل ہمایون مین دخل کیا کہ بیہودہ سرایون اور بیہودہ گویون کو بارملے، صاحب رعب ایسا کہ مجال کیا کہ کوئی

Marfat.com

اُسکی جناب مین نے رخصت کچھ چون و چرا کرسکے یا لب کھولے، رحیم دل اور غریب نواز ایسا کہ سلطان محمود غزنوی کی طرح اپنے دار السلطنت کے کوچے گلیون مین شب گردی کرکے روزینہ اور وجہ گذران فقیر محتاجون اور مسکین مفلوکون کو بانٹتا، ملازم پروری کا اُسکے بہ حال تھا کہ جان نثار فدویون کو اُن کے ساز و سامان کے واسطے ماہبانہ شہرہ مقرری کے علاوہ اور بھی روپیہ اشرفی عنایت کیا کرتا،

صولت اور سطوت کا اُس کی یہ عالم تھا کہ جو کوئی سرکش تکبّر کی راہ سے بغاوت کا سر اُٹھاتا تو برق خشم اور طوفان قہر اُس کا بنا کی طرح اُسکے سر پر آپڑتا،

فراست اور قیافہ شناسی مین ایسا درست مدرک تھا کہ معاً دیکھتے ہی آدمیون کی ذاتی کمزوری و بدگوہری اور اُن کی خلقی عالی منشی اور نیک نہادی معلوم کرلیتا،

ذہن و ذکا مین بھی ایسا موصوف و مستثنا تھا کہ رائے صحیح اور طبع سلیم کی رسائی سے ارباب حوائج کے مقاصد و مطالب تک بے کہے اُنکے پہنچ جاتا،

میر عبّاس علی، اُس منصف مزاج کے ایکدن کا ماجرا زبانی غلام علی خان کی جو مقرب مصاحبون سے تھا اِس طرح بیان کرتا ہی کہ سفر کے ایام مین جب نواب بہادر فوج کشی کی زحمت کے بعد دن کو قدرے آرام و قیلولہ کے لئے مائل استراحت ہوتا، تو مین اکثر اُسکے پلنگ کے قریب خیمے کے اندر حاضر رہتا، ایکبار ایسا اتّفاق ہوا کہ نواب حالت خواب مین گھبرا کر چونک پڑا، مین دیکھکے حیران ہوا کہ آلہی خبر کیجو، بعد بیدار ہونے کے حضور مین بہ حال پر اضطراب مین نے لہ سنایا اور حقیقت اُس خواب کی پوچھی، نواب عالیجناب نے میرے جواب مین اس

Marfat.com

طور پر ارشاد فرمایا اے رفیق محرم سبری اس سلطنت سے جسکے بہت حاسد ہین ایک بھکمنگا جوگی زیادہ خوش حال ہی، جو چین سے دن رین مگن رہتا ہی، نہ دن کو اُسے کچھ دشمن کے مکر و فریب کی پروا نہ رات کو تیرے قزاکون کا کھٹکا، سوتے جاگتے سدا عیش و آرام کرتا ہی،

کہتے ہین نواب حیدر علی خان بہادر کا سنخن تکیہ تھا کہ خفگی اور غضب کے وقت خادمون کو لوتڑی کا یعنے باندی بچا کہہ بیٹھتا، علی زمان خان نے ایک دن خلوت مین عرض کیا گستاخی معاف بڑون کے منہ سے ایسے چھوٹے لفظ کا نکلنا زیبا ہی، اُس عالی منش نے ہنسکر فرمایا کہ ہم سب کنیزک زادے ہین، بی بی کی طرف سے صرف حسنین علیہما الصلوٰۃ والسلام تھے کہ حضرت جناب خاتون دو جہان سیدۃ النسا کے بطن سے پیدا ہوئے،

اُس جلیل الشان کی قیافہ شناسی اور دور اندیشی کے آثار سے ایک یہ بھی کہ اپنے فرزند ٹیپو سلطان کے حق مین کہا کرتا، حیف کہ وہ عالی طبع اور بلند حوصلہ نہوا، ایک دن شاہزادے نے ناگاہ کئی انگریزی سپاہ کو پکڑ کے جبرا اپنے سامھنے اُن کے ختنہ کرنے کا حکم کیا، نواب نے جو یہ حال سنا، اُسے کمال ملال و ناگوار گذرا اور فرمایا کہ یہ سفاک مجھسے سلطنت پا کے ہاتھ سے کھو بیٹھیگا،

نواب منصور کی دانائی اور عالی منشی کے آثار سے ایک یہ بھی کہ اُس کے ملک و لشکر مین ہر مذہب و قوم کے آدمی فراغت سے نیے پروا بود و باش کرتے، اِس مادے مین کبھی کسی سے کچھ پرسش و پرخاش نکرتا، اُس کے حضور ذہن و قوت حافظے کا یہ حال تھا کہ جدے جدے کام کو ایک ہی وقت مین انجام کرتا، اِدھر تو منشی کو نامے لکھنے مین ارشاد فرماتا اُدھر جاسوس کی زبانی اخبار

Marfat.com

سنتا، علاوہ اہلکارون سے بھی اُسی حالت مین پیچ در پیچ معاملے مقدمے کا
وال جواب کرتا ساتھ اِسکے اپنے بعضے ملازمون کو موافق اُن کی خدمتون کے
علیم وارشاد فرماتا جاتا،

مجرمون قصور مندون کی تادیب و تعذیب کے لئے ہمیشہ در دولت پر دو سو
سنجی کوتے لیئے حاضر رہتے سیاست کے وقت ہر قسم اور ہر درجے کے مجرم
برابر تھے، کیا اُمرا کیا خواص اور کیا عوام لوگ،

اُس کے تمام قلمرو بھر مین یہ بھی ایک طریقہ پسندیدہ جاری تھا کہ ہر یتیم و بیکس
کے حال پر جن کے والی و سرپرست نہوتے سرکار عالی سے غور برداخت کی
جاتی، بعد اُس کے لیے لوگ سپہگری کے فنون تعلیم پاکر اُن سپاہیون مین
جو یتیمون کی فوج مشہور تھے بھرتی کیئے جاتے اُس کی رحلت کے وقت وسعت
اُس کے ملک کی، سوائے محالات مفتوحہ ملک کرناٹک کے اسّی ہزار
انگریزی میل مربع پر مشتمل تھی،

ممالک محروسہ مین اُسکے، ہزار قلعے تھے، اور جس شہر و قلعے کو مسخر کرتا تو
اُسکی تاسیس و ترمیم کے لیئے سر نو لاکھون روپی بید ریغ صرف کرتا،
چنانچہ ہنوز اکثر زمین دوز و کوہی قلعے بائین گھاٹ وغیرہ کے شاہد و ناطق عدل
اِس بات کے ہین،

باج و خراج سے ممالک محروسہ کے سالیانہ تین کرور روپی بعد منہا کرنے
ملکی و فوجی و خانگی اخراجات وغیرہ کے خزانۂ عامرہ مین داخل ہوتے تھے، صرف سپاہ
کی جمعیت تین لاکھ چوالیس ہزار تھی علاوہ اُسکے شاگرد پیشہ وغیرہ تھے،
ثقہ لوگون کی زبانی جو دیکھنے والے اُن واردات و حالات کے ابتک بقید حیات
موجود ہین یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی ہی کہ وہ مغفرت پناہ خزانہ دفینہ پیشہ

Marfat.com

قیمتی جواہرات و مروارید اور سونے روپے کی اینٹین اس قدر رکھنا
کہ حساب اور تولنے کے وقت من اور سیری سے مثل ظلے کے وزن وشما
کیے جاتے تھے،

فوج اور توپ خانہ تو خدا نے جیسا اُس مغفور کو عطا کیا تھا اُسکے معاصرین بلکہ
قدیم کے امیر و سلاطین کے پاس بھی کم ہی کم تھا، انجام کار ایسا صاحب
ثروت ذو اقتدار سارے ساز و سامان سلطنت و اساس و اسباب دولت کو جنمین
برسے جبر و قہر سے لیا و جمع کیا تھا، مجبوری و بے بسی کی حالت مین سب چھوڑ
گیا اور اِس جہان ناپایدار سے افسوس و حسرت ہی لے گیا،

بیت

جہان گرد کردم نخوردم برش
برفتم چو بیگانگان از سرش

نسب نامہ نواب مغفرت مآب
حیدر علی خان بہادر کا،

شرافت بناہ امارت و سنگاد حسن بن بجبی کہ عرب کے امیرون اور قریش
کے رئیسون مین محسوب اور امانت و دیانت کی صفت سے موصوف اور جمال
صورت و کمال معنی کے سبب معروف تھا بیانیس برس کے سن مین شہنشاہ
اعظم خاقان معظم سلطان روم کے حضور سے حرمین شریفین کے عہدۂ شریفی
پر مامور و مقرر ہوا، اُس عالی گہر کی نسل سے، دریاے ثروت کے دو گوہر
شاہوار محمد بن حسن اور علی بن حسن پیدا ہوئے، علی بن حسن کا تو دس ہی

Marfat.com

برس کے سن مین بیمانۂ عمر معمور ہو گیا، اور محمد بن حسن ایک فرزند طالع بلند احمد بن محمد نام یادگار چھوڑ آٹھ سو چوہتر ہجری مین گذار جنت کا راہی ہوا، اِس حادثے کے ایک برس بعد، باپ بھی ان کا حسن بن عجیبی شریف مکہ منوّرہ اپنے ترکون کے رنج والم مین رمضان شریف کی پندرہوین تاریخ کی رات کو سنہ آٹھ سو پچھتر ہجری مین اِس منزل فانی سے ملک جاودانی کی طرف کوچ کر گیا، جب یہ خبر بارگاہ خلافت پناہ مین قیصر روم کے پہنچی تو بواؤ پادشاہ کے نام پر بریغ قضا تبلیغ شریف مکّے کے مقرر کرنے کے باب مین صادر ہوا، اُس نے احمد بن محمد کو باوجودیکہ اُن دنون پندرہ برس اور حقدار اُس عہدے کا تھا کم سن جان کے اُس کی جگہ مین سیّد عبد الملک بن ابو عبد اللہ کو کہ فصیح زبان اور عالی خاندان تھا خادم مکّہ مقرر کیا، احمد بن محمد کہ جوان دلاور اور شجاع باعقل وہنر تھا یہہ ماجرا دیکھ وہان سے برخاستہ خاطر ہو کر جلد ملک یمن کی طرف چل کھڑا ہوا، کچھ دنون عدن مین ٹھہرا پھر شہر صنعا مین جا وہان کے فرمانروا کی ملاقات سے مشرّف اور اُس کے متوسّلون کے زمرے مین منسلک ہوا، بعد چندے والی صنعا نے جب اُس کے حسب ونسب کی بخوبی اطّلاع پائی اور اُسے صورت وشجاعت مین بے نظیر دیکھا تو اپنی ترکی کو اُس کی زوجیّت مین دی اور بالکل امورات ملکی ومالی کا انتظام وانبساط اُس کے اختیار مین کر دیا، بیس برس اِس نکاح پر گذرے تھے جو اُس نے مرض موت کی حالت مین سب ارکان دولت کے سامنے اپنا ایک لڑکا بھی جو پانچ برس کا تھا داماد کو سپرد کر وصیّت کی کہ جبتک یہ جوان نہو اِسے اپنے فرزند کی طرح تعلیم وتربیت کرنا اور ملک کے نظم ونسق اور رعیّت کی رفاہیت مین ایسی سعی وکوشش بجالانا کہ کوئی فرمان برداری

Marfat.com

کی راہ سے قدم باہر نہ نکالے ' القصہ بعد انتقال فرمانروائے صنعا کے
تیرہ سال تک احمد بن محمد ملک کے ضبط و ربط مین شرایط عدل و انصاف کو بجالاتا رہا '
ایک دن شیخ سالم بخرانی جو اس سرکار کے ایک معتبر ملازمون سے اور
ظاہرا دنیا سازی کی راہ سے احمد بن محمد کا دوست لیکن حقیقت مین اُس کے
خون کا پیاسا تھا ' حاکم صنعا کے بیٹے پاس گیا ' اور احمد کی طرف سے بہانتک
شکایت کی کہ اُس نوجوان کے دل پر کچھ میل آگئی ' تب اُس حیلہ گر نے
چاپلوسی و خوشامد کی باتین شروع کر اُس سادہ لوح کے سامھنے یہ عہد کیا
کہ آپ کو سلطنت موروثی پر بٹھانا اور احمد کا قتل کرنا میرے ذمے ہی اِس
شرط پر کہ مجھے سپہسالاری کا عہدہ ملے ' اُس لڑکے نے بھی اِن باتون کو غنیمت
جان کے مان لیا ' تب تو وہ مکّار اِدھر لشکر کے سردارون اور سپاہیون
کے ساتھ لگاوٹ ملاوٹ کرنے اور اُدھر احمد بن محمد کے حضور مین ظاہر ازحد
اپنی دلسوزی و متابعت دکھلانے لگا ' ہر ایک کام پر نہایت مرتبے مین دوڑ دھوپ
کرتا ' مگر ہمیشہ ' وقت قابو کی تاک مین رہا کرتا ' ایک برس اسی تگاپو
و جستجو مین گذر گیا ' آخر سن نو سو گیارہ ہجری مین اُس بدنہاد نے فرزند والی
صنعا کی مشورت سے اُس بچارے معصوم صفت کے قتل کا دن ٹھہرا زہر کی بجھی
ایک تلوار سمیت دربار عالی مین نذر گذرانے کے بہانے حاضر ہو کر اُسی
تلوار زہردار سے اپنے سردار کا سر کاٹ خوشی و افتخار کی راہ سے یہ احوال
والی صنعا کے لڑکے کو جا کر کہہ سنایا علاوہ یہ بھی عرض کی کہ دانایون کا قول ہی
کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست ' مناسب ہی کہ اِسی
دم اُس ظالم کا بیٹا محمد بن احمد حضور مین بلایا اور مارا اور مال و اسباب اُس کا
قرق کیا جاے ' قضارا قنبر نام ایک حبشی اُس شہید بیگناہ کا غلام وہان حاضر تھا ' جو نہین

Marfat.com

اُس بیدرد کے منہ سے یہ بات اُس نے سنی نمک حلالی کی جہت سے اُسکو ایسی غیرت آئی کہ مجبوری سے بے قرار ہو کر ریحان نامے ایک دوسرے غلام سے جو اُس کے پاس کھڑا تھا کہنے لگا کہ بھائی آقا کا حق نمک تبھی ہم سے ادا ہوگا کہ جس طرح ہو توشتاب تر محمد بن احمد کو جو ہمارا مخدوم زادہ ہی اعدا کی نظر بچا ہمراہ لے بغداد کی جانب لے نکل اور مین بھی انشاء اللہ المستعان اُس نطفۂ حرام سے اپنے منیب بالطف واحسان کے خون ناحق کا عوض و انتقام لیکر بشرط حیات وہان آپہنچتا ہون اور اگر نہ پہنچا تو جانیو کہ آقا کے قدم پر اِس خاکسار کا سر تصدق ہوا خیر جب ریحان وہان سے روانہ ہوا تو شیخ سالم بھی محمد بن احمد کے گرفتار کرلینے کو چلا کر اتنے مین قنبر نے پیچھے سے آکر ایک گھونسا اس زور سے اُسکی گردن پر مارا کہ وہ بد اصل گر پڑا تب اُس وفادار حبشی نے تڑت پیٹھ پر چڑھ اُسی کی شمشیر سے سر اُسکا شریر کاٹ ڈالا اور چاہا کہ اپنے منیب اُس مخمصے سے بچاے لیکن شیخ کے ساتھ والون نے اُس بیچارے کو تیغ و خنجر سے پارہ پارہ کیا اُدھر ریحان نے محمد بن احمد کو کہ اُنونون تیرہوین برس مین تھا جاکر اُسکے باپ پر جو مصیبت گذری تھی کہ سنائی اور فی الفور اُسے ایک گھوڑے پر چڑھا دوسرے پر آپ چڑھ پہاڑون کے رستے بغداد کی راہ لی اور دھاوا مار دجلے کے پار ہو شہر مین طاہر افندی کے گھر لے پہنچایا افندی مذکور نے اُس رئیس زادے کے اطوار سے آثار سرداری نمایان دیکھ اپنی لڑکی اُسے بیاہ دی اُس صالحہ کی طرف سے تین لڑکے عبدالوہّاب عبدالرزّاق عبدالغنی پیدا ہوئے ساقی قضا نے سنہ ۱۶۸ ہجری مین محمد بن احمد کے پیمانۂ عمر کو ستر برس کے سن مین معمور کیا عبدالوہّاب بڑا لڑکا اُس منفرت مآب کا اور منجھلا عبدالرزّاق دونون اولاد مرے مگر عبدالغنی سب سے چھوٹا جسکی آغا محمد طاہر

Marfat.com

نام ایک سوداگر کی لڑکی سے شادی ہوئی تھی' ایک بیٹی و ایکھی بیٹا چھوڑ' سن ایک ہزار بتیس ہجری مین اپنی موت سوا' ابراہیم اُسکا بیٹا بھی جسنے اپنے باپ کی طرح تجارت کا کاروبار پھیلایا تھا' سنہ ایک ہزار سنتالیس ہجری مین مین لڑکی ایک لڑکا حسن بن ابراہیم نام یادگار چھوڑ ملک عدم کو سدھارا چونکہ حسن ابراہیم کے مرتے وقت ایک برس کا تھا کاروباری گماشتون نے اُس کے باپ کے نقد و جنس پر ایسا ہاتھ صاف کیا کہ اُس کے بالغ ہونے تک دو تین ہی ہزار روپی بچے تھے' تب وہ صاحب غیرت کہ بارہا اُس شہر کے وضیع و شریف کی زبانی اپنے بزرگوارون کی تونگری کا حال سنا کرتا تھا تہی دستی کے سبب اُس شہر مین رہنے کو نامناسب سمجھ اپنی ماں بہنون حمیت ہندستان کی طرف روانہ ہوکر اجمیر مین خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ کے متولی پاس جو وہان کے ذی عزتون مین تھا جا رہا' متولی موصوف نے اُس کا کردار رفتار نیک دیکھکر اپنی بیٹی کے ساتھ اُسے کدخدا کیا' چھ مہینے کا حمل اُس لڑکی کو تھا کہ اُس کے شوہر حسن نے ایک ہزار بیہتر ہجری مین انتقال کیا' القصہ اُس لڑکی کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا' نانا نے نام اُس کا ولی محمد رکھا' جب وہ سن شباب کو پہنچا تو اُس کی پھپھیری بہن کے ساتھ شادی ہوئی جسسے ایک ہی لڑکا پیدا ہوا' بعد اسکے ولی محمد' بہ سبب ناچاقی کے کہ درمیان اسکے اور اُسکے سسر کے واقع ہوئی رنجیدہ ہوکر اپنے لڑکے جسکا محمد علی نام تھا شاہ جہان آباد چلا گیا' چندے وہان ٹھہر دکھن کی طرف روانہ ہو کلبرگہ شریف مین جا رہا جب محمد علی صاحب بالغ اور تحصیل علوم و تکمیل فضل و کمال سے فارغ ہوا اُس عالی مقدار کے ہوا بزرگوار نے سید معصوم صاحب کی لڑکی (سجادہ نشین سید محمد گیسو دراز

Marfat.com

جو شیخ نصیر الدّین چراغ دہلی کے مرید وخلیفون سے اور دکھن کے لوگون مین بلقب بندہ نواز گیسو دراز مشہور ہی) کے ساتھ اُسکی کنخدائی کر دی اور آپ وہین عالم بقا کا رسنا لیا، محمد علی صاحب بعد انتقال والد مغفور کے، اپنے قبیلہ صمیت بیجاپور کے منائخ پرے مین اپنے سالونکے گھر جا رہا، پھر یہان سے کئی دن بعد مع اپنے اہل وعیال کرناٹک بالا گھات کا عازم ہو کر قصبہ کولار مین سکونت کیا، آخر چار لڑکے شیخ محمد الیاس و شیخ محمد و محمد امام و فتح محمد یادگار چھوڑ سن گیارہ سی نوھجری مین اِس جہان سست بنیاد سے رحلت کیا اُس کا بڑا بیٹا شیخ الیاس اپنے چھوٹے بھائیون اور سب خویشون کی تسلّی و پرورش مین مصروف ہو کر سلامت روی کی چال چلا، بعد چندے فتح محمد وہان سے برخاستہ خاطر ہو نے حکم اپنے برادر بزرگ کے کرناٹک پائین گھات کی جانب روانہ ہوا اور محمد الیاس اپنے بھائیون کو مع ایک لڑکے کے جس کا چار برس کا سن اور حیدر صاحب نام تھا گھر مین چھوڑ تنجاور کو گیا اور گیارہ سو پندرہ ھجری مین انتقال کیا، تب فتح محمد نے کر شہر ارکاٹ مین تھا تنجاور سے برہان الدّین بیرزادے کو بلا کر اُسکی لڑکی کو جو ابراہیم صاحب کی سگی بہن تھی اپنی زوجیّت مین اختیار کی اور اپنی اہلیہ کے بھانجی کے ساتھ جو سن بلوغ کو پہنچ چکی تھی امام صاحب کے ساتھ شادی کر دادی، بعد اِسکے وہ اپنی ستورا تون کو کولار مین چھوڑ کر میسور کو چلا گیا، وہان دو سال مین اُس کے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک شاہباز صاحب دوسرا ولی محمد نام جنمے دو برس کے سن مین انتقال کیا، تب فتح محمد کا وہان دل نہ لگا مع اپنے وابستون کے بالا پور کڑپہ کا عازم ہوا، اب سنہ گیارہ سی اُنتیس ہجری مین دیون ہلّی کے درمیان اور ایک فرزند فریدون فرجمشید حشمت دارا شکوہ سکندر طالع ایسی ساعت کے بیچ کر

Marfat.com

آفتاب برج حمل مین نہا نمو تد ہو جسکے وجود سے وہ خاندان نورانی و منور ہو گیا،
نام اسس ہمایون طالع کا حیدر شاہ رکھا گیا،

القاب مخطاب نواب والا جناب
حیدر علي خان فردوس آشیان،

نواب بہادر

یعنے سپہسالار مظفر فیروزمند، داور صف شکن میدان جنگ، قاہر
دشمن دنگ، قانون پیکار و حرب مین بہت مشاق فنون طعن و ضرب مین یگانہ
آفاق، اور اسی لقب سے دکھن کے سب چھوٹے بڑے خاص و عام نواب
حیدر علی خان کو بلاتے تھے،

نہندامس

یعنے سزاوار القاب سترگ، امیر بزرگ، حاکم باشکوہ و شان، عظمت
و حشمت نشان، زیب مسند حکومت و شجاعت، حامی شریعت و سلطنت،
صوبہ دار شہر سر اکا، بادشاہ مرز و بوم کوہ کنڑ اکا،
سلطان خدایان ممالک جرکولی و کلیکوٹ کا حسین کو جین نراونکوٹ وغیرہ کئی
ریاستین ہین،
نواب بنگلور، بالاپور، باساپٹن یا سنگر کا،
مرزبان فرمانروا فراز سنان و نشیبستان یعنے پہاڑون اور اُسکی ترائیون کا،

Marfat.com

بہادران بہادر

اور طرفہ ار فرمان فرما جزائر مالدیو کا جو گنتی مین حساب و شمار سے باہر ہین' کہتے ہین کہ عدد ان جزیرون کا بارہ ہزار ہی'

مجمع نواب نامدار حیدر علی خان بہادر کا

بیت

بہر تسخیر جہان شد فتح حیدر آشکار
لا فتیٰ الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار

سکّہ' حیدری بہ نھا

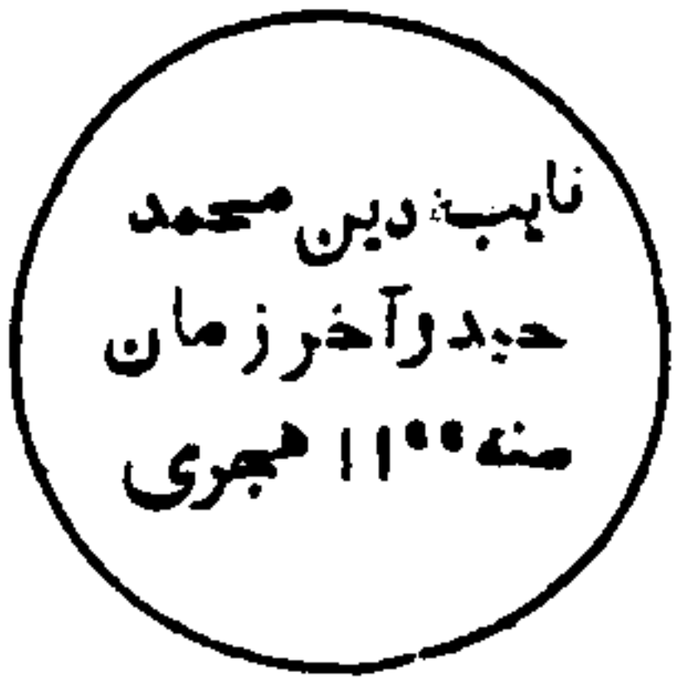

From Scurry's Captivity under Navab Hyder Allie Khan and Tippoo Sultan.

۱۲۷

537

Marfat.com

جون اِن دِرقون مین نواب حیدر علی خان کے سیر و اخلاق کی خوبیان لکھے مین آئین ' اب اُس شیر صولت کی تھوڑی سی بیرحمی بھی جو دشمنون اور اسیرون کے ساتھ عمل مین آتی تھین ' کتاب اِسکر بس کپطیویطی (یا اسکری صاحب کی اسیری کے حال) سے لکھی جاتی ہی ' تا اِس کتاب کے پڑھنے والے مولف کو طرف کشی کی تہمت نہ لگائین '

ع ہنزا بش شمردی یک یک آہوش ہم بشمر

کپطان اِسکری لکھتا ہی کہ ہم لوگون نے ایک مدت تک فرانسیسون کی اسیری مین نوع بنوع کی اذیت و مصیبت کھینچی ' آخر اُن سنگدلون نے ہماری قوم کے اسیرون کو جو پان سی نفر تھے کئی جہازون پر چڑھا دیا چھ مہینے بعد ہم سب کے سب قلعہ گدلور مین پہنچے ' جب یہان کچھ دن کٹے تو ہم کو چیلیبرم مین جو مستحکم قلعون سے نواب بہادر کے ہی ' لیگئے ' وہان ہم اُس قلعے کے درمیان کیا دیکھتے ہین کہ جا بجا سیکڑون آدمی بحال تباہ پڑے بلکہ مردے بن رہے ہین ' مارے بھوک کے کتنون کی تو ایسی بری حالت تھی کہ اگر ایک مری پڑی گندی جگہ مین کہین پڑی دیکھتے تو بھوک کے مارے اُسکی طرف بھی ہاتھ منہ پھیلاتے خوراک ہم لوگون کی یہان یہ تھی کہ فقط گائے کا گوشت اور موٹے چاول کھانے کو ملتے ' اِسی غذا اور لونی زمین کا باعث تھا جو ہمارے ساتھ کے بہت آدمی رو رو موئے ' اور اکثر تن و توش والون کو ہم نے دیکھا کہ گھڑی بھر کے تشنج کے سبب اعضا اُنکے انکر کرشاں ہو گیئے ' خدا جانے فرانسیسونکو انگریزون سے کیا ایسی عداوت تھی جسکے باعث اُنھون نے ہمین ایسے ظالم کے حوالے کر دیا اور یہ بھی تعجب و حیرت کا مقام تھا کہ ہمارے ہم جنس بھائی ہماری رہائی سے کیون دست بردار ہوئے تھے ' لیکن حقیقت حال یون ہی کہ

Marfat.com

انگریزون سے جو اِس امر مین غفلت واقع ہوئی وجہ اُسکی یہ تھی کہ وے آپ ہی ہندستان کے درمیان تباہی اور مصیبت مین گرفتار تھے' پیر آپ ہی درماندے تو شفاعت کس کی کرین سترا سکری کہتا ہی کہ جب قریب دو مہینے کے ہم اِس مقام مین رہے ہم مین سے اُنیس آدمیون نے لفٹنٹ ولسن کے ہمراہ بھاگنے کا منصوبہ ٹھان کئی کمل جو اُن کے پاس تھے اُسے پھاڑ کر بطور رسّے کے بانٹ' اُس کے سہارے سے وے سب شب تاریک مین اُس حصار کی دیوار پر سے نیچے اُترنے کو تو اُتر گئے لیکن یہ نہین جان تے تھے کہ کہان جاتے ہین' آخر کو صبح کے وقت اُنیس آدمی تو پکڑ آئے جن کی مشکین بندھی تھین اور بیسوان شخص اُن مین سے' ایک ندّی پار ہوتے وقت پانی مین ڈوب گیا' لفٹنٹ ولسن کو ننگا کر کے املی کی ایک ڈالی سے سخت سیاست کی گئی اور باقی لوگون کے ہاتھ پانون مین ہتھکڑیان بیڑیان پہنائی بعد دو دن کے ہم کو ایک برجے محکم زندان مین لے گئے جہان ہماری سافین چھید آہنی بیڑیان اُسمین پہنا کر مقیّد کیا اور پاسبانون کا عدد دو چند کر دیا'

دو مہینے کے بعد حیدر علی خان نے حکم بھیجا تا ہمین بنگلور لیجائین' تب ہمارے پیرون کی بیڑیان کاٹ دو دو آدمیون کے ہاتھ ایک ساتھ زنجیرون مین باندھ اِس خرابی سے ہم کو ننگے پانون اُس قلعے سے لیچلے' ہم اپنے دل میں کہتے تھے الٰہی دیکھیے آگے کو اور کیا کیا تقدیر کا بدا ہی' اس حال مین ہم سب چھوٹے بڑے برابر تھے مگر اتنا ہی فرق تھا کہ عہدہ دار اور سپاہی الگ الگ باہم بندھے تھے' حاصل کلام انواع طرح کی زحمت و رنج اُٹھا کر اکیس دن بعد بنگلور جا پہنچے قسمت سے وہان یہ معاملہ پیش آیا کہ تین دن بعد اُس قلعے کے سردارون سے کئی مسلمان اور برہمن ہمارے پاس آئے جنھون نے ہم لوگون کو تین فریق کیا' وہ

فریق جس کے درمیان مین تھا موضع بہرام پور کو روانہ کیا گیا جو بنگلور سے تین منزل ہی، مجبور کیا کرین کچھ بس نتھا ہم۔ چشمون کی جدائی پر صبر کر با چشم پر نم و سینہ پر غم آپس سے جدا ہوئے، جب وہان کے زندان مین جا پہنچے انھ ہمارے کھولے گئے لیکن اُسکے عوض پیرون مین بیڑیان پڑین اور ہمارے کھانے کے لیئے دس دن تک تو یہان بھی وہی سوکھے چاول تھے بعد اِس کے راگی یعنے سرّا مقرر ہوا، اور چار کتنے تو ایسی غذا سے ناموافق کھا کھا مرے، بعد تین مہینے کے ہم مین سے پندرہ آدمی نوجوان کو جن مین ایک مین بھی تھا چن کر بیڑیان کاٹ اور یہ بات کہہ بنگلور کو روانہ کیا کہ وہان تمھاری غم خواری خاطرداری کی جائیگی، الغرض بعد تین دن کے ہم وہان پہنچکر کیا دیکھتے ہین کہ ہماری طرح اور بھی کتنے نوجوانون کو اور اور زندانخانون سے لے آئے ہین، ایک دوسرے کے دیکھنے اور آپس مین ملاقات ہونے سے خوش ہوئے، جب ہم لوگ شمار کیئے گئے تو حساب مین باون آدمی تھے، تین دن بعد وہان کے قلعہ دار نے ہم لوگون کو اپنے روبرو بلوایا اور ظاہرا شفقت و دردمندی کی نظر دن سے دیکھکر، کچھ پھل پھلاری دے کے یہ کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہراسان مت ہو، تو اب بہادر تمھین اپنے لڑکون کی طرح جانتا ہی، تم بدگمان نہین بلکہ مہربان ہی، اُس شخص سے اتنا سن کر بعضے تو ہماری شکست کے کچھ اور ہی سوچنے سمجھنے لگے اور کتنے غافل رہے، خیر بعد اِس کے ہم کو سرینگپٹن روانہ کیا، اِس سفرمین زادراہ ہمارے ساتھ بہت تھا اور چونکہ اب ہم بے قید و بند تھے راہ چلنا دشوار نتھا، تو دن بعد جب سرینگپٹن پہنچے، تو ہم کو اُس قلعے کے دو دروازون مین تین ساعت تک بٹھلا رکھا تا وہان کے لوگ ہمین دیکھین، چنانچہ اسی دیکھا دیکھی مین دو ساعتین کٹین، پھر ہم کو ایک چبوترے کے پاس لیگئے، یہان بھی ہمارے

Marfat.com

حال برسابق کیسی تواضع و مدارات و مہربانیان تھین، بہرصورت ایک مہینا کمال خوشی خرمی سے گذر چکا تھا جو کتنے حجامون نے ہمارے پاس آکر یہہ قصد کیا کہ ہمارے سر کے بال چھانٹ ڈالین جب اس کام سے ہم لوگ سرجرانے لگے تو وے ہم پر تقاضا اور جبر کرنے لگے کہ اتنے مین مسلمانون کا سا لباس و عمامہ پہنے ایک شخص فرنگستانی نے جس کی بڑی بڑی مونچھین تھین ہمارے نزدیک آکر دوستون اور ملنسارون کے طور پر سلام کر کے یہہ ظاہر کیا کہ مجھے بھی قلعہ دار نے اسی کام کے انجام کرنے کے لیئے بھیجا ہی تا مسلمانون کے طریقے کے موافق تمہارے سر وغیرہ کے بال ترشوانے مدد دانے مین سعی کرون اور اگر تم اس امر کا انکار کروگے تو بھی جبرًا قہرًا یہہ فعل وقوع مین آئیگا، تب تو اُس شفیق کی ایسی دوستانہ باتین سن کر لاچار اس بار کو بھی ہم لوگون نے سر جھکا کر اُٹھالیا، بہرنج و وبال تو ہم نے گوارا کیا ہی تھا کہ پھر ایک ہفتے بعد پھر دن چڑھے وہی لوگ دس بارہ ڈنگے مشٹنڈے آدمی ہمراہ لیئے آپہنچے ساتھ ہی اس کے اُسی مرد فرنسستانی نے آکر ہمین جتا دیا کہ اب نواب نے تمہارے ختنہ کرنے اور مسلمان بنانے کا حکم کیا ہی، اگرچہ اتنا سنتے ہی اور اُن سفاکون کو مستعد دیکھکر ہمارے چہرون کے رنگ فق ہو گئے، لیکن سوائے تسلیم و رضا کے چارہ کیا تھا، چنانچہ پہلے تو اُنھون نے ہم سبکے سب کو نشے والی مٹھیون مین کھلا دین، بعد اسکے ہر ایک کے واسطے ایک ایک چٹائی اور چادر منگوائین، تب اُن بوریادن پر ہمین دو قطار ہو کر لیٹنے کہا، جب اُنکے کہنے موجب ہے سب باتین عمل مین آئین تو کتنے نگہبان اور وے حجام اور اُنکے ساتھ کے وہ بارہ مشٹنڈے ہمارے پاس آئے، سب سے پہلے دنڈال کا دُمن کو دھر پکڑ کر ایک دیگ پر بٹھایا اور سکدست حجام نافرجام نے اپنا کام سر انجام کیا،

Marfat.com

الغرض اُن بیرحمون نے ہم مین سے ہر ایک کے ساتھ یہہ سلوک کیا' اِس حال مین بعضے تو بیحون کے نشے سے ہنستے اور کتنے روتے تھے' واقعی کہ ہماری ایسی مصیبت و دردکی حالت قابل دیکھنے اور رحم کرنے کے تھی' رات کے وقت کتنے پاسبان ہم پر تعینات ہوئے تا ظلم سے صحرائی بڑے بڑے جانورون کے جو اُس ملک مین بہت ہین ہم کو بچائین' قصہ کوتاہ دو مہینے بعد کتنی اذیت و تکلیف اُٹھاکر سوائے دو صاحبون کے ہم سبکے سب چنگے ہوئے' جب یہہ مراتب دین و اسلام کے پورے ہوچکے تب اُن لوگون نے ہمین مبارک سلامت کی بشارت دی کہ خوش رہو اب تم پیغمبر خدا کی اُمت اور نواب عالی جاہ کے مقرب حضرت ہوئے'

جو بندون پر حالات نواب مغفور اور سلطان مبرور کے پوشیدہ نہ رہے' کہ وہ قدیم دشمنی جو ان دونون عالی ہمتون کے دلون مین قوم انگریز کی طرف سے تھی (کیونکہ یہ لوگ مملکت دکھن کے مسخر کرنے مین اُن بہادرون کے مزاحم تھے) اور وہ تعزیر و سیاستین کہ انگریزی اسیرون پر ہوئی تھین ممکن نہین کہ اُن کی اخبار کا کوئی راوی انکار کرے' کیونکہ مسطر اسکری کی ہزار! روایتین انواع و اقسام طرح کی اذیتین بھری جن مین سے بہت قدرے احوال یہان بیان کیا گیا' ایک شمہ ہی اُن مصائب و محن کا جو حیدری قید و بند مین انگریزی اسیرون پر گذرے' اور ایک جرعہ ہی اُن تلخابون سے جسے انگریزی قیدیون نے اُس دور مین قدح قدح پیا ہی چنانچہ یہ حالات دفتر دفتر لکھے گئے ہین' جیمس برشطو نے جو اپنی دس برس کی اسیری کی مصیبت لکھی ہی اور بھی مسطر ڈونالڈ کنبل کا سفرنامہ ایک باب ہی اُس کتاب غم افزا کا' بہتیرے یہ بچارے مصیبت کے مارے قید کی حالت مین سختیان کھینچ کھینچ

Marfat.com

مرے اور کتنے لوگ نوع بنوع کے عذاب سے مارے گئے اکثر لڑائیون مین فتح ہونے کے بعد انگریزون کے باقی ماندگان مجروح کم بچنے پاتے تھے، جنگ کوہستانی مین جو بیلی کی لڑائی مشہور ہی انگریزون کی طرف سے ہزارون سپاہ ہندوستانی و فرنگستانی قتل ہوئے، سیکڑون اسیر اور پابزنجیر کیے گئے، اور کولبرم ندی کنارے کرنیل برتھوت کی لڑائی مین بھی جسے سلطان نے فتح کی ایک جماعت کثیر اور جم غفیر انگریزون کی جانب مارے پڑے، بقیہ السیف گرفتار ہو آئے اور بڑی سختی و اذیت کے ساتھ سرینگپتن بھیجے گئے اگر موشیر لالی اُن کی شفاعت کے لیے درمیان نہ پڑتا تو باقی ماندون مین سے ایک کی بھی جان نہ بچتی، القصہ جن لڑائیون مین حیدری سپاہ کی فتح ہوتی تو وے حریف کے مجروحون اور باقی ماندون پر ترحم کرتے اور اسیرون پر سیاست و تنبیہ بہت، اگرچہ اُن کی طرف سے کبھی کبھی سنگدلیان اور بیرحمیان عمل مین آئین پر ان رحیم دل کریم نہاد انگریزونکی جانب سے بعد تسخیر سرینگپتن کے نوازش و کرم لطف و احسان ہی نواب حیدر علی خان مغفور اور بادشاہ شہید کی آل اولاد کے حال پر مبذول ہوا اور اب بھی ہوتا جاتا ہی اور وے سب انگریزی حکومت کے سایۂ مرحمت مین بعزت و حرمت آرام و فراغت کے ساتھ خوش و خرم زندگانی بسر کرتے اور اُس سرکار دولتمدار کی ترقی جاہ و اقبال ابد اتصال کی دعاگوئی و شکرگزاری مین اشتغال رکھتے ہین،

Marfat.com

(۱۲۰)

ترجمہ نشان حیدری

جلوس فرمانا شاہ مالیجاہ تیپو سلطان کا دکھن کے تخت سلطنت پر اور لشکرکشي کرنا جنرل لارڈ کارنوالس اور جنرل اسٹوارٹ کا واندیواش کی طرف

جب آفتاب جاہ و جلال نواب ہمایون فال کا وسط السماے عروج و کمال سے ہبوط و زوال کو پہنچا تو جتے ملازمان سلطنت اور مقربان دولت جیسے غلام علی خان شوشتری ' عبدالمجید خان کابلی سردار خان اور اسداللہ خان قندھاری محمد علی کمیدان ' بدرالزمان خان مہامرزا خان محمد رضا خان حیدر علی بیگ سید حمید خان غازی خان ابو محمد پویہ نیاکشن راو ' وغیرہ جو اُس وقت حاضر تھے ' سب کے سب وفاداری و خدمت گزاری کی شرطین بجالائے اور کارخانہ سلطنت کو ابتر نہ ہونے دیا اور نظم و نسق امورات ملکی کا اُسی طور و ضابطے سے بحال رکھا جیسا نواب مغفور کے حین حیات جاری تھا ' اُسکے جنازے کو راتون رات خفیہ بڑی اہتمام سے سریرنگپٹن لے پہنچایا ' وان درمیان لال باغ ' متصل ایک بڑی مسجد کے مقبرۂ عظیم الشان مین جسکی تعمیر کے واسطے نواب مغفور نے پائین گھاٹ حاتے وقت حکم دیا اور ان دنون تیار ہو چکا تھا ' مدفون کیا ' اور مصلحت وقت جان کر فی الحال شاہزادۂ خورد صفدر شکوہ عرف کریم شاہ کو باپ کی جگہ تخت حکومت پر بٹھایا ' اِس نو نہال دولت و اقبال نے ایسا بندوبست و انتظام مہام ملکی کا کیا اور مراتب و مناصب کو ارکان دولت کے بحال و برقرار رکھا کہ مطلق نقصان و اختلال اُس مین نہ آیا ' خاص و عام کیا لشکری کیا ملازمان سرکاری سب کے سب ایسے آسودہ و مرفہ

Marfat.com

TIPPOO SULTAUN

FROM AN ORIGINAL PAINTING PRESENTED BY LIEVT. COL. DOVETON

TO THE MOST NOBLE MARQUIS WELLESLEY

Marfat.com

الحال رہے جیسے نواب مغفرت مآب کے وقت مین تھے چنانچہ اُس کریم نہاد کے حکم سے ممالک محروسہ کے عہدہ دارون اور فوجدارون کی تنخواہ واطمینان کلی کے لیئے حیدری دستور کے موافق تنخواہ تقسیم ہوئی اور اُسی دن مقام نیلور اور انگریزی لشکر کی جانب دو دو ہزار سوار بھیجے گئے بعد اسکے سہامرزا خان کو شاہزادہ بزرگ ٹیپو سلطان کی خدمت مین کہ اُن دنون کو منبا تور اور پالیگھاٹ کی نواح مین تھا سہ ارکان دولت کی عرضیون کے جن مین اس رودادکا حال اور یہہ التماس مندرج تھا کہ حضرت جلد تر بسعادت واقبال اس طرف کا عزم فرمائین روانہ کیا، اگرچہ شاہزادہ گرامی منش نے مرزا موصوف کے آنے اور صورت ماجرا معلوم کرنے کے بعد خلوت مین اُس اخلاص مند وفادار سے لشکر کے سردارون کا حال بخلاف پوچھکر دلجمعی تمام حاصل کی لیکن کریم شاہ کے جلوس سے سلطان کو بڑا خلجان رہا، بہرحال چون تائید الہی بسنج چکی تھی ہردم طالع یاور اور بخت راہبر بہ مژدہ سناتے تھے،

قطعہ

همین بسه پای عزیمت در رکاب ای شهریار،
تا دوده نه ر رکاب دولت فتح و ظفر
شاهباز از معوه نهراسد مبندیش از حریف
چون ترا اقبال یار است وسعادت راهبر

بنا چار رود همایون اختر اُن دعاگویان دولت کا التماس قبول کر جلد لشکر مین آداخل ہوا، بالکل سردار اور عہدہ دار شاہزادہ کریم شاہ حسب استقبال کو آکے دست بوسی مین مشرف وسرفراز ہوئے مانم پرسی کی رسمین ادا ہونے کے بعد، ساعت سعید اور شروع سال گیارہوین ستانوے ہجری مین بروز

Marfat.com

بکشنبہ اُس فخر سلطنت نے تخت حکومت پر جلوس فرمایا' اُمرائے دولت اور رؤسائے ریاست نے تہنیت و مبارک باد کی شرطین ادا کرکے نذرین گذران عرض کیا'

بیت

شاہم سبھی ہمین تیرے خیر خواہ علامت رہے تیرا تخت و کلاہ

اُس عالی گہر جوہر شناس مردم نے بھی ہر ایک کو اُن کی جان نثاری اور حسن خدمت کے درجون کے لایق الطاف خسروانہ سے سرفراز کرکے قدر و منزلت بخشی' پھر جشن نشاط اور بزم انبساط کی طیاری کے واسطے حکم کیا'

مثنوي

سران سپہ محفل آراستند ہمہ دست بر سینہ برخاستند
بگفتند کای شاہ گردون سریر ہمہ چاکرانیم فرمان پذیر
سر ماست بر خط فرمان بری ز تو حکم کردن ز ما چاکری
نترسیم از آتش و آب و خاک فدای ہوا خواہیت جان پاک
چو سلطان لقب یافتی از نخست کنون تخت و تاج شہی زان تست
پسر در جہان آن بود نیکنام کہ برتر نہد از پدر چند گام
ز زخار چون ماہ برکش نقاب نہان چند داری با بر آفتاب
چو ایزد ترا داد فرّ شہی بتقدیم فرمان مکن کوتہی
سکندر صفت ملک تسخیر کن سر دشمنان زیر شمشیر کن
بزن سکہ خویش بر سیم و زر کہ از سکہ نام شہان شد سمر
بسر جای دہ تاج شاہنشہی بہ پای بر تخت فرمان دہی

Marfat.com

بفتح و ظفر پای نہ در رکاب جہان گیر شو چون بلند آفتاب
بسے نامداران و گردن کشان بی خدمت تنگ بستہ میان
اگر حکم سازی بوقت وفا چو جوہر در آہن بسازیم جا
بفرمانت ای شاہ مالک رقاب بدریا بتازیم ہمچون حباب
بفرمانت ای شہ در آذر رویم ندار یم غم چون سمندر رویم
باقبالت ای سرور دین پناہ ربائیم از فرق کیوان کلاہ
خدایا ورد بخت یار تو باد جہان از کرم زیر بار تو باد
سر بر تو باد اسپہر برین سم مرکبت باد تاج زمین
سر حاسدان زیر پای تو باد ہمہ عیش عالم برای تو باد

شاعران شیریں زبان اور مدیحان رنگین بیان نے لآلی نظم و نثر نثار کیا اور اُس جوان بخت ستودہ سیر نے صلۂ و انعام سے اُن کے دامن مراد کو بھر دیا، بعد گذرنے ایام عیش و طرب کے سلطان عالی تبار عدالت شعار نے مہمات ملک کے انتظام و بند و بست پر توجہ فرمایا، قلعہ داروں اور عمل داروں کو شفقے بھیجکر امیدوار و قوی دل کر ہر ایک کو بطور قدیم اُن کے منصب و عہدے پر قائم رکھا، اِس اثنا میں فرانسیس کے سپہسالار نے مشیر بلیش کے ہمراہ دو ہزار فرنگی جوان حضور فیض گنجور میں روانہ کیا، اب سلطان گیتی ستان امور سلطنت کے ضبط و ربط سے فراغت کرکے لشکر ظفر پیکر کاویری پاک کو رونق افزا ہوا، جب اُسے یہ خبر پہنچی کہ جنرل اسٹوارٹ اور جنرل وانگ انگریزی لشکر کے سرغنہ جنگل پیما کی راہ سے مقابلے کے ارادے فوج لے داتڑ یواش میں آ پہنچے تو وہ بہادر فوراً اپنی ساری فوج دریا موج صمصمت دوشی ماہرو کے رستے غنیم کی مدافعے کے واسطے روانہ ہوا اور داتڑیواش سے تین کوس درے آیا، دوسرے

Marfat.com

دن بآئین شایستہ بیمنہ میسرہ و قلب آراستہ کرتوپخانہ سامھنے جماآمادۂ کارزار و پیکار ہوا، اگرچہ عہدہ داران انگریزی، اپنی سپاہ لیکر لڑنے کو طیار ہوئے، پر اُس کے لشکر جرار کی جماعت و آراستگی اور فرانسیس کی پرابندی دیکھ دیکھ اُس دن لڑنا مناسب نہ سمجھکر اپنی جگہہ پر جمے رہے، اُس کی صبح کو گورنر مدراس کے حکم بموجب واتدیواش کا قلعہ توڑ بالکل سامان و اسباب لے مدراس پھر گئے، سلطان نے بھی وہان سے کوچ کر نرپاتور کی نواح مین آمقام کیا، اتنے مین جاسوس خبر لائے کہ ایاز خان نواب مغفور کا لے پالک جسے اُس مغفرت مآب نے نگر اور کوڑپال بندر وغیرہ ممالک کی فرمانروہی دی تھی، ان دنون نمک حرامی کی راہ سے وہان کے سب قلعے انگریزون کے حوالے کرآپ لواحق و اسباب اور بہت سا سامان وزر وجواہر صحبت جہاز بیٹھ بمبئی کو چلا گیا اور انگریز اُن ملکون مین متصرف ہوے، اور اور بدخواہان قابو جو کہ اسی تاک مین تھے ہر ایک ناحیہ سے بغاوت کے ہاتھ پانوُن پھیلا اور بسی فتنہ و فساد ہمین چنانچہ آنجمی شامیا سرکاری ڈاک گھر کے سردار نے وہان کے قلعہ دارون سے ملکر اپنے آقا کے تباہ کرنے کے مضمون سے برٹا پہنگام مچایا ہی، اور سید محمد خان نے بھی جو نواب عبدالحلیم خان کے بیٹے کے پٹھان کا داماد ہی قابو پاکے پیادہ و سوار جمع کر مچھلیپٹن کے انگریزون کے کڑپے کے پٹھان کا داماد ہی قابو پاکے پیادہ و سوار جمع کر مچھلیپٹن کے انگریزون سے کڑپے کی تسخیر کے مقدمے مین قول قرار استوار کر اُس اطراف مین فتنہ فساد برپا کر رکھا ہی،

Marfat.com

متوجہ ہونا رایات نصرت آیات سلطانی کانگرا ورکوٹ بال بندر وغیرہ کے استرداد کو لوٹ لینا لشکر بمبئی کی ایک ٹولی' صلح مقرر ہونا سلطان اور انگریزون کے درمیان' انتقال کرنا محمد علی شجیع کا'

جب سلطان عالی جاہ نے ایاز نامحمود کے فتنہ اُٹھانے اور نگر وغیرہ ملکون مین انگریزون کے دخل کرنے اور دار السلطنت کے قلعدار کے باغی ہونے کی خبر سنی تو بہ نہاد دن کے شر و فساد مٹانے کا قصد کر بدر الزمان خان کو سات ہزار تفنگچیون کے ساتھ' اور صلابت خان و میرزا غضنفر بیگ بخشی کو چھ ہزار سلحدار' اور میر غلام علی بخشی کو دس ہزار پیادہ و سوار سے میر معین الدین بہادر سپہسالار کے ہمراہ بائین گھاٹ کے مرکشون کی زیادتی اور ہر دسری گھٹانے کے واسطے تعینات کیا' اور خود اپنی فوج دریا موج کو ساتھ لے جنگم گھاٹ پار ہو محمد علی شجیع کو اُس کی جمعیت سمیت سرانجام دار السلطنت کے بندوبست اور بدسگالون کے نکالنے اور جان نثار نمک حلالونکو اُنکی جگہ پر بٹھالنے کے لیئے پیشتر روانہ کر دیا' بعد اس کے میر فرالدین خان بہادر کو سہ لشکر انبوہ' سید محمد خان کے ہٹانے کے واسطے کل اختیار دے کر کڑپہ کی طرف بھیجا' اور آپ دیون ہلی مدگیری صوبہ سرا کے رستے فوج و حشم سمیت کوچ کر چیتل درگ مین جا ڈیرا کیا' یہ خبر سن کر دلیران دان کا فوجدار اپنے اعوان و انصار کو ہمراہ لے دولت خواہی کی راہ سے بارگاہ عالم پناہ مین آحاضر ہوا' سلطان بلند اقبال نے اُس کے حال پر کمال نوازش فرما کر نوازے خلعت دے کر بحال کیا اور آپ وہان سے آگے کا عازم ہونگر گھاٹ

Marfat.com

کے میدان مین جا نزول فرمایا ، اُدھر محمد علی جو حضور سے دارا سلطنت کے نظم
نسق کو بھیجا گیا تھا کوچ بکوچ بنگلور کے رستے جا کر کرتی گنے کی پہاڑی تلے ایک
ندی کے کنارے اُترا اور اُس نے چالاکی یہ کی کہ اُس بغاوت شعار قلعدار کو
کرگ آشتی کی راہ سے برفق و مدارا یہ پیغام کہلا بھیجا چونکہ مجھے کل
صبحدم حسب الحکم سلطان کے کرک کے بندوبست کو جانا ہے اس لیے
مین چاہتا ہون کہ اگر ممانعت نہو تو ذرا آج کی رات تنہا اپنے گھر جا کر اہل و عیال
کو دیکھ لون ، قلعدار نے اُس کی اِن باتون پہ اعتماد کر اُسے نرد کنے کی قلعے کے
پاسبانون کو پروانگی دی ، جب اِس حکمت عملی سے ، محمد علی نے اپنا منصوبہ
پورا کیا تب اُس نے شب کے وقت اپنے سب جوانون سمیت دریا پار ہو
حصار کی دیوار پاس بہادرون کو گھات مین متعلا انھین تاکید کر دیا کہ خبردار جب
مین قلعے مین جا کر کرنا پھونکون سا تمھی اُسکے تم جھٹ پٹ اندر چلے آنا اور قلعے کی برجون
دیوارون کے اوپر حفاظت و پاسبانی پر مستعد ہو جانا ، اُن کو اِس طرح تعلیم کر
آپ پچاس دلاور سپاہیون سمیت قلعے کے دروازے سے اندر داخل ہوا اور
کرنا بجانا شروع کیا نگہبانون کو قید کر اُن کی جگہ پر اپنی سپاہیون کی چوکی بٹھا دی ، اور
اِتنے مین وے گھات والے بہادر نفیر کی آواز سن کر فوراً ایک بارگی قلعے پر ٹوٹ
پڑے اور جا بجا چوکی پہرے مین بانٹ گئے ، تب اُس شجاع نے چالاکی و جرأت کر
اُس قلعدار اور ڈاک کے سردار انجی شامیاد خبرہ بیگانہ آرا سرکشون کو
اُن کے گھرون مین گھس کے گرفتار کر لیا اور بعضون کو سلطان والا شکوہ کی
والدہ ماجدہ کے حکم سے توپ کے منہ پر اُڑا دیا انجی شامیا کے شریکون کو
دار پر کھینچا اور اُس مفسد کو طوق و زنجیر کر لوہے کے پنجرے مین مقید کیا تا دم
دم واپسین تک اُس دار مکافات مین نمک حرامی کا خمیازہ کھینچے ، بعد اِس

کے وہ بہادر دارالسلطنت کی قلعداری سیّد محمد خان مہدی کے حوالے اور
قلعے کو، یا سبحانی اسد خان رسالدار کے ذمّے جو مرد دلیر اور صاحب تدبیر تھا
سونپ کر اپنی جمعیّت سمیت حضور مین آ پہنچا، جب اُس نے سرخوار اس روداد
کو گزارش کیا سلطان نے اُس کی خدمتگزاری سے نہایت خوش ہو بدک
الماس مالا مروارید اور خلعت فاخرہ اُسے عنایت فرما اُس کے دوسرے
دن گھاٹ کے پار جانے کا حکم کیا، چنانچہ جوانان طالب نام و ننگ قلعے کی
اُن راہون کو جنھین انگریزی سپاہ نے توپ و تفنگ سے بند کر رکھی تھی چھوڑ
کے کاوا دے کر دوسری طرف سے چڑھ گئے اور اُن کے پیچھے جا کئی
شلکین مار بن لیکن انگریزی لشکر اپنے بچاو کے لیئے ایک جگہ مجتمع ہو کر
بڑی چالاکی سے صحیح سلامت قلعے کے اندر پہنچ گیا، تب سلطان گیتی ستان
کے بہادران جان نثار قلعے کو محاصرہ کر مورچے لگا حصار توڑنے پر مستعد
ہو گئے، قضاکار ایک پتھر اُن پتھروں سے جنھین مورچے سے بارود
کے زور سے قلعے پر مارتے تھے مورچے پر قلعے کے جسکی دیوار کے
نیچے ایک کوا تھا گرا جسّے اُس النگ کی دیوار ٹوٹ کر سب کی سب کوئے
مین جا پڑی کنوان بھر گیا، تب تو قلعے والے بے آبی کے سبب پانی پانی کرنے
لگے، آخر جب وے نہایت بے تاب ہوئے تو ایک دن رات کے وقت قریب
ایک ہزار تفنگچیون کے ہمراہ، دو تین ہزار مرد راہ رکتے اور لوگ وہان
کے رہنے والے، تانبے پیتل کے بڑے بڑے گھڑے لیئے قلعے سے باہر نکلے
اور اُس تالاب سے جو قلعے سے نزدیک تھا شب تار مین پانی جو اُن کے
لیئے حکم آب حیات کا رکھتا تھا لیگئے، یہ خبر سن کر فوج سلطانی نے دوسری
رات کو اُس تالاب کی راہ روکی، قلعے والے پھر بہ ستور سابق آئے اور پانی

لیجانے کے اضطراب مین ہرچند بادل کی طرح اِدھر اُدھر بہت گھومے، لیکن برق انداز دن کے ہاتھ سے بعضون نے شربت مرگ پیا اور بعضے دستبرد دلیرون کی دیکھ آپ سے ہاتھ دھو بیٹھے گریز قلعے مین جا گھسے اور آخر کو بعد کئی دن کی لڑائی کے اُن لوگون نے قلعہ سلطانی ملازمون کے حوالے کر دیا، تب سلطان وہان سے فوراً کوڑیال بندر کی طرف روانہ ہوا اور راہ مین انگریزون کی فوج کو جسکا سر لشکر جنریل کیمل قلعہ نگر کی مدد کے لیے بہت سی رسد لیے آتا تھا اُسنے گھیر لیا اور پالیکار کے سوارون کو لوٹ کا اسباب معاف اور غارت گردن و سلحدارون سے گھوڑے پیچھے جو مارے پرے بن دو دو سو روپی کا وعدہ کر کے اُنھین فوج کے تاراج کرنے پر قوی دل کیا، اور تفنگچیون بدلون باندارون نے اُن دونون تالاب کی راہ پر جو میدان جنگ سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھے بموجب حکم کے توپ خانہ گگا گولے مارنے لگے بہتر و بنگاہ مین ہلّہ ڈالنے کے واسطے چابک دست غارت گر سوار تعینات ہو گئے، اور سلطان خود آپ کتنے خواص اور خاص سوارون کو ہمراہ لے جنگ قراولی مین مشغول ہوا لیکن جنریل کیمل نے دو پہر دن تک بڑی جوانمردی و جرأت سے ہنگامہ کارزار کو قایم رکھا، آخر کو بارود گولے کی کمی اور پانی کی نایابی کے باعث اُسکی جمعیت جو چار ہزار سپاہی ایک ہزار دو سو گورے کی تھی توٹ گئی، اور اُسنے بڑی شکست اُٹھائی، تب تو سلطان اقبال نشان اُس فوج کا سبکا سب جنگی اسباب و ساز و سامان اپنے قبضے مین کر لیا، بہادر جان بازون کے ہاتھون مین سونے کے کڑے دلوا دیئے اور بدک الماس اور مادر مروارید عطا کئے، بعد اسکے جلد آگے کوچ کر ایک ہی حملے مین شہر بناہ سے سپاہ ترقی خواہ کو قلعہ محاصرہ کرنیکا حکم دیا، اُن کار آزمودہ خانہ زادون نے

Marfat.com

تھوڑے ہی عرصے مین باوصف ایام بارش کے کہ اُندنون شدت سے تھی مورچے متعدد مضبوط بنا تفنگ و توپ اوربان کی آتش زنی شروع کردی اور دریا کے رستے رسد آنے کی راہ بند کرلی' اہل حصار نے برجون کنگردن پر اژدہام کر مردانہ کوشش کین' اور دو تین مہینے تک دلیری و دلاوری کی داد دین' آخرکار ایام محاصرے کی درازی اور رسد کی کمی سے ناچار ہو حضور مین ایک مقاصد کو بھیجکر امان مانگی اور سلطانی دولت کے سائے مین آکر پناہ لی' ہر ایک نے موافق اپنے مرتبے کے درجہ و عہدہ پایا اور اطاعت و بندگی اختیار کی' جب منگلور اور بناور وغیرہ سلطان کے تحت فرمان آگئے' تب افواج سلطانی بفتح و ظفر کوڑگ اور بال کی جانب پھری' اِن دنون کے بھاری واقعات سے ایک یہ ہی کہ محمد علی شجیع جو خاص جان نثارون اور ترقی خواہون سے تھا اِس منزل فانی سے عالم جاودانی کو رخت ہستی لے گیا اور خیر خواہون کے دلون پر قلق و غم کا صدمہ دے گیا' حاصل کلام بعد اِس قضیے کے سلطان گیتی ستان نے اُس اطراف کے قلعے اپنے خبرانہ بشون کے حوالے کر اور عبد الزمان خان کو کہ سید صاحب کے لشکر سے گوڈپور کی لڑائی کے بعد جسکا ذکر اُسکے مقام پر کیا جائیگا بلوا بھیجا تھا اُسکے نگر کی فوجداری دے کورگ کا عزم کیا' انہین دنون مین مسٹر شبلرز و اور کرنیل واکس نے گودنر مدراس کے حسب الحکم حضور مین آن کر دوستی و اتفاق کی بنا قایم کرنے مین کوشش کین اور بہت سے نادر و بیش قیمت جواہر کی نذر بین دین' اور تقریر معقول و سخنان شستہ بیان کر گرد ملال و غبار نااتفاقی کو خاطر انور سے دھو دیا' اِس طرح دے صلح کی بنیاد محکم کر نواب محمد علی خان کے بھائی عبد الوہاب خان کو جو دار السلطنت مین قید تھا اور اہل فرنگ کے اسیرون کو رہا دے فایز المرام

پھر گیے ، جب سلطان کو اِس مصالحے کی جہت سے اطمینان حاصل ہو ہی
تو اُسنے ممالک محروسہ کے سرکش قلعہ داردن اور عاملون کو ہر طرف کرا اپنے
دارالسلطنت کی جانب کوچ کیا ، قلعۂ بال کی نواح میں پہنچ اُسے بنام مظفّر آباد
مخصوص کرا ایک پردل قلعہ دار کو وہان مقرر فرمایا ، کوتر گ کی چھاونی کی سرداری
پرزین العابدین خان سہدوی کو جو خاص ترقی خواہ دولت تھا سرفراز کرا اول تو
اُس پران اطراف کے باغی و سرکشون کی تادیب و تعذیب کے لیئے قدغن کیا
بعد اِس کے قلعۂ پرکرا کا جو صوبہ نشین تھا ظفر آباد نام رکھکے اُس مین خان
موصوف کے تئین اقامت گزین ہونے کو رخصت فرمایا ، اور خود بدولت و
اقبال دارالسلطنت کو روانہ ہوا ، ارکان مملکت اکابر و اشراف ،
سادات سب اہالی موالی استقبال کے لیئے آ حاضر ہوئے اور جلو فیروزی
پرتو کے ساتھ ساتھ بارگاہ عالی مین پہنچ کر الطاف سلطانی سے منتخر و مباہی
ہوئے ، اِس کے بعد اُس والامقام نے فوج و رعیت اور کارخانجات شاہی کے
بندوبست و انتظام کی فکر کر نو شہریاری و فرمانروائی کے ضوابط و قوانین
ایجاد کیئے ، شکری و جنگی اصطلاحون کو جو نواب منفور کے ایام سلطنت مین
فرانسیسی زبان مین تھین اُنھا دیا اور زین العابدین شوشتری کی بجوبز سے
جو سگا بھائی ابوالقاسم خان مخاطب بہ میر عالم نائب نواب نظام الملک کا
تھا ، شکری قواعد کے الفاظ موافق اُن اِصطون کے جیسا سے فتح المجاہدین
مین لکھا ہی ، فارسی و ترکی مین بدل دیئے ،

Marfat.com

بیان اُس جوانمردی و بہادری کا کہ میر معین الدّین بہادر عرف سیّد صاحب سپہسالار سلطانی سے جو پائین گھاٹ مین تھا ظاہر ہوئی اور احوال اُس جنگ و جدال کا جو اُس مین اور انگریز و فرانسیس مین واقع ہوی اور حضور اعلا مین طلب ہونا اُس کا بعد مقرّر ہونے مصالحہ سنہ گیارہ سی ستانوے ہجری کے

انا یاد رہے کہ سیّد صاحب اپنی فوج سمیت اُن دنون والینڈل ندّی کے کنارے تھا جب سلطان گیتی ستان دارا السلطنت کو روانہ ہوا، حضور مین جاسوسون نے خبر کی کہ جنربل لانگ بہادر کرّور اور ڈھنکل کی تسخیر کے ارادے لشکر لے نرچناپلی سے روانہ ہوا، یہ خبر پہنچتے ہی، پہلے تو بدر الزّمان خان بموجب حکم عالی کے تنصنکچیون کے بارہ بھالے اور توپین لے اعدا کی سرکوبی کو گیا، پیچھے سے موکب شاہی بھی روانہ ہوا، جب خان مذکور الغار دن ترور پالے مین پہنچا، مقام کرور کا قلعہ دار عثمان خان کشمیری باوصف سپاہ و ذخیرے اور جنگی اسباب کی بہتایت کے بزدلی کی راہ سے قلعہ جنربل موصوف کے حوالے کر آپ روشن خان اور سرپت راو کے پاس جو نائرون کی تنبیہ کے واسطے مقرّر ہوئے تھے جا کر ملنجی ہوا، ادھر جنربل نے اُس قلعے مین اپنا تھانا بٹھا وہان سے کوچ کر قلعہ ارواکرچی کو محاصرہ کر اُس کے لینے کا قصد کیا، تب خان مسطور نے اُس پر تاخت کر اُمراد ندّی کے اِس پار اپنی فوج سمیت ڈیرا کیا، جنربل بہادر یہ خبر سن مورچہ چھوڑ دریا پار جا مقام کیا، پھر دوسرے دن جب اُس نے سلطانی جمعیت کو کم دیکھا بے کھٹکے قلعے کو گھیر توپین مارنی شروع کی تب خان موصوف نے اپنے رسالہ داردن مین سے فرالدّین خان

Marfat.com

کابلی کو مع اُس کی فوج چن کر مراتب قلعہ داری اور دفع اعادی کے باب مین تقیّد کرہمّت خان بختری اور ببر علی بیگ کے رسالے ہمراہ دے رات کے وقت روانہ کیا، جب یہ دونون رسالہ دار بڑی ہمّت و شیر دلی سے انگریزی ہراول پر حملے کر فرالدّین خان کو اُس کی جمعیت سمیت قلعے مین پہنچا کر پھرے، تو جنرل نے اِس کمک پہنچنے کا حال معلوم کر بڑے قدغن سے اپنے لشکریون کو ارسا حکم دیا کہ اُس کے توپچیون نقنگچیون نے چھ ہی ساعت کے عرصے مین اُس قلعے کی دیوار کو ایک طرف سے ڈھا کر قلعے والون پر ہتلا کیا محصورون نے ہرچند اُن کے دفع کرنے مین کوششین کین کچھ مفید نہوئین، سب کے سب مارے پڑے، انگریز فتح ہونے کے بعد قلعے کا بندوبست کرخان مذکور کی فوج کے مقابلے کو آئے، وہ غریب بھاگ کر لشکر میں جا داخل ہوا، بدرالزّمان خان بھی فوج انگریزی کا سامھنا نکر سکا، لاچار ڈھرا پور چلا گیا، لیکن روشن خان اور سرپت راو اُس لشکر کے گردبگرد لوٹ مار مین لگے رہے اور سیّد صاحب نے چار پانچ دن بعد وہان پہنچکر کڑوڑ کے قلعہ دار عثمان خان کشمیری کی نمک حرامی کا قصور ثابت کر اُسے سولی دی، بعد اِس کے لشکر انگریز کے دفع کرنے کو فوجین آراستہ کین اِسی درمیان مین فرانسیسی سپہدار موشیر بھوسی کا ایک خط اُسے آپہنچا اِس مضمون کا کہ انگریزون کا لشکر لڑنے کے قصد پرگوڈپور مین چلا آتا ہی، سو تم بھی جلد اپنی جمعیّت سمیت یہان آپہنچو تو ہم دونون مل کے پہلے غنیم کو مار نکالین بعد اس کے اُس اطراف کے بندوبست کو چلین، سیّد صاحب بہادر نے اِس خط کے پاتے ہی روشن خان اور بدرالزّمان خان دونون سردارون کو بلا کر تاکید کی کہ بہادرو خبردار تم قرار واقعی ہشیار و چوکس رہنا ایسا نہو کہ پھر بھی دشمن کی سپاہ بہان کی رعیّت پر کچھ اذیّت پہنچاے بعد اِس کے

اُس نے نانکار پنتی کے رہنے ہو کر تو تیم سائی مین پہنچ ایک دن مقام کیا، اُسی دن جاسوس خبر لاے کہ کرنیل گرّھی مین انگریزی لشکر کی رسد کا ذخیرہ جمع اور طیار ہی اور پاسبان اُس مین تھوڑے سے ہین ' دہادر یہ خبر سن اپنی فوج ہمراہ لے محاصرے کے ارادے اُس گرّھی کے گرد بگرد جا پڑا ' اُس گرّھی کی یہ صورت تھی کہ اُس کے اِدھر اُدھر کاویری ندّی کی کھاڑیان بہتی تھین ' اہل حصار اگرچہ ایک سو تیس سے زیادہ نتھے لیکن حربت کے سنبھالنے مین نہایت کوشش بجالاے ' آخر سیّد موصوف نے سواران غارتگر کو حکم دیا کہ توپون اور سیرھیون کے جاکر گرّھی مسخر کرلین اور انگریزون کے تھانہ دارون کو آرزو اکرچی کے مقتول تھانہ دارون کے بدلے تہ تیغ کرین ' اُدھر قلعہ والے چونکہ مقابلہ کرنے سے عاجز ہوئے اُسی رات کو اپنا کچھ اسباب و ضروری چیزین لے بافی مین آ گئے نگار چناپلی کی راہ لی سیّد موصوف وہان سے کوچ کرکے تو پور کو گیا ' اور خان مسطور رسالے اور توپین موشبر بھوسی کی کمک کو قلعے مین بھیج آپ معہ سوار و پیادے کے سلمبر کی راہ سے روانہ ہوا ' سخن مختصر انگریزون کا لشکر جنریل اسطوارط کی سرکردگی مین پلچری اور ناگور کے رستے الغاردن آکر قلعے کے پچھم کو رتّ ندّی کنارے اُترا ' فرانسیس ملازم سلطانی اپنے ڈیڑھ ہزار سوار بارہ توپ معیت انگریزی فوج کے پائین مین قلعے کے سامھنے آمادہ کر رکھا تھا ' سلطانی رسالے خان مسطور کے حکم سے فرانسیس کے ہراول کے دہنے بانھ ایک ٹمدہ بنا اُترے ' بعد دو روز جنریل بہادر اُس پہاڑی پر جو سامھنے تھی رات کے وقت توپین چڑھا جب اُن کے سر کرنے مین آمادہ ہوا تھا کہ اِتنے مین صبح کی پہلی ساعت مین مدراس کی جانب سے ایک جہاز آپہنچا جسے تین گولے قلعے کی طرف آئے ' ٹمدے پر کے لوگ تو جہاز کے دیکھنے

Marfat.com

مین مشغول تھے کہ، جانک اُس تیکر سے علی التّوا ترکتی توپین چلین اور انگریزون کی فوجین فرانسیس کے غول اور سلطانی رسالون پر ناخت کر کے نزدیک آگئین یہہ حال دیکھہ فرانسیس کے سوار طیّار ہو کر توپون کو وہین چھوڑ قلعے کی طرف پھرے، اور رسالون کے لوگ بھی توپین چھوڑ چھاڑ دریا کی جہت بھاگ نکلے، لیکن بہادر خان رسالدار اور میر علی بیگ بڑی بہادری و دلیری سے اپنے رسالے کی توپین لے قلعے کی کھائی پر آپڑے انگریز اُن دمدمون پر قابض ہو گئے فرانسیس کے سپہ سالار نے جب کھیت کا یہہ رنگ دیکھا تو اپنے ڈیڑھ ہزار فرنگستانی جوانون کو آراستہ و مسلّح کر بغیر توپ موشیر پلٹن اور موشیر کرمیو کرنیل کے ہمراہ انگریزون کے دفع کرنے کو مقرر کیا، تب تو فرانسیسون نے بازوے جوانمردی سے عرصہ کارزار مین بڑی داد دلیری کی دی اگرچہ انگریزون کی سپاہ نے کہ کلّہم چار ہزار تھی مارے گولون کے بہتون کو کشتہ و خستہ کیا فرانسیس کے سردار بھی خوب ہی لڑے،

مثنوي

تھی جنگ جوشان تعداد پاے چین تھلکتی تھی جسے سر اسر زمین
اُڑے تھی زبس گرد کھا پیچ و تاب نہ خورشید ظاہر تھا نہ ماہتاب

پہر بھر تک ہنگامہ کشت و خون کا قائم رہا، آخر تفنگ اندازی سے دست بردار ہو سنان لے لے جوان پل پڑے طرفین سے ایسی کشش و کوشش وقوع مین آئی کہ جرخ نیز رفتار اپنی چال بھول گیا، روئین تنون کے تگ و تاز کی دھمک سے زمین کے روئین کمرے ہو گئے، مقتولون پر اُس صف جنگ کے ایام پر نیرنگ باوصف سنگدلی کے بھوت بھوت رویا، جلاد فلک خونریزی کی کثرت دیکھہ حصار پنجم مین جا چھپا، القصّہ دو ساعت تک ایسی سخت

Marfat.com

لڑائی ہوئی کہ انگریز مقابلے کی تاب نہ لاکر پس پا ہوئے' تب تو ادھر سے میمنہ میسرہ دے کر ناتک کی فوجین پہنچکر فتحیاب ہوئین فرانسیسون مین سے پانچ چھ سی آدمی جو بچ رہے تھے قلعے مین پھر آئے' اور یہان سے اعدا کے مدافعہ کو ایک بڑی فوج قلعے سے روانہ ہوئی' پر انگریزی سپاہ جنگ برفرا کہ منزل گاہ کی طرف پھر گئی'

بیت

رکھین جنگ کو آج موقوف ہم کرین حشر برپا یہان صبحدم

فرانسیسون کے جماو نے قلعے کے متصل ڈیرا کیا' دو دن بعد جب یہان انگریزون نے حریف اور فرانسیس کے دفع کرنے کا قصد کیا تھا خبر صلح کی جو انگریز اور فرانسیس کے درمیان ولایت مین ہوئی تھی آ پہنچی جسسے جنگ وجدال موقوف ہوگئی طرفین کے سردار ایک ہی میز پر کھانے پینے لگے اور اسی زمانے مین فرانسیسون کے وسیلے اور محمد علی خان کے مشورے سے سلطان اور انگریزون کے درمیان بھی مصالحے کا عہد و پیمان ہوا' تب بدرالزمان خان اور سید صاحب دونون تروادی کی جانب گئے اور بعد مقرر ہو جانے صلح کے فرانسیسی سردار کی اجازت سے وے آگے کو روانہ ہو کر پلیور کی سرحد مین جا اترے' اتنے مین سید موصوف کے نام پر فرمان سلطانی ملک بائین گھاٹ وغیرہ انگریزون کو حوالہ کر وہان سے پھر آنے کے باب مین صادر ہوا' چنانچہ بموجب حکم عالی کے اس اطراف کے سب قلعداردن اور عاملون کو اکٹھا کر اور بعضے کو بھی اور زمین دوز قلعے سر صوبۂ آبکاٹ کی شہر پناہ کے جسکی نیو سر سے زمین ہوئی تھی تو تو بالکل فوج و حشم کے ساتھ حضور پرنور مین آ حاضر ہوا' انہین دنون مین میر محمد صادق جسنے مدت تک آرکاٹ کی کوتوالی

Marfat.com

کفایت شعاری سے انجام کیا تھا منظور نظر ہو کر منصب دیوانی پر بحال ہوا' اور اسی اثنا مین حاکم یونان اور ناظم حیدرآباد کی طرف سے مبارک باد جلوس کے تہنیت نامے مع نوادرات و جواہرات بیش قیمتی کے آئے '

مسخّر ہونا کوہ نرکونڈے کا' راجہ بنکور کا شرارت کرنا' اور بعد تعینات ہونے افواج شاہی کے اُس بد اصل کا مستاصل ہوجانا' رحمان گڑھ کا مرمّت ہونا گیارہ سی اتھا نوے ہجری مین '

اِس ایّام مین ساحل تنب بھدراچلی کے خفیہ نویسون نے اپنی اخبار کے ذریعے سے یون گزارش کیا کہ ان دنون سرکار والا کے اکثر باج گزارون نے سرکشی اختیار کر جمہور خلایق کے حال پر جور و ستم کا ہاتھ دراز کیا ہی اور حاکم نرکونڈہ نے بھی رعایا سے عہد شکنی و بد مہری آغاز کی ہی' علاوہ اِس کے دو سال سے نذرانے کے روپے بھی حضور مین نہین گذرانے اور سدم گڑھی پر جو صوبہ گرم کنڈے کے تحت مین ہی تاخت کر وہان کے دہات کو لوٹ لیا اکثر لوگون کو شہید کیا' اور مدن پنتی کا راجا بھی اُس کے ساتھ مل گیا ہی' اِن خبرون کے سنتے ہی قہر سلطانی کی آگ دہک اُٹھی' تب اُس عالی صفات نے رعیت پرجا کی رفاہ و آرام — لحاظ سے اُن حالات کے تحقیق کرنے کے واسطے اُسی دم سیّد غفّار کو اُس کی فوج سمیت اُس طرف روانہ کیا' جب اِس سپہسالار نے وہان جا کر معلوم کیا کہ پرسرام ناظم مرچ کے ارغلان نے سے اُس مفسد یعنے نرکونڈے کے حاکم کے دماغ مین یہ خیال سما گیا ہی کہ کشتنا اور تنب بھدراچلی کے درمیان کی ریاست کو اپنے قبضے مین لاوے اور بالفعل

سپاہ نصرت پناہ کا آنا سن کر وہ مستعد بجنگ ہوا ہی، تب سید تو مدفو نے بہان کا احوال شرحوار حضور مین لکھ بھیجا، جس پر برہان الدین خان سپہدار نین پلٹن اور پانچ ہزار سوار جرار ہمراہ اُس سرکش کو اسیر اور اُس کے ملک کو تسخیر کرنے کے واسطے رخصت ہوا اور شیخ عمر سر لشکر دو ہزار سوار اور دو پلٹن چھہ توپ صحبت مدن پلی اور دیون ہلی کی راہ سے اُن کی پیشکنی کو روانہ ہو بنکور جا پہنچا، ہر چند اس سپہدار نے وہان کے راجا بہ بخت کو نصیحت کرکے اطاعت پر رہنمائی کی اور بہت سمجھایا پر وہ گمراہ سرکشی کر بارہ ہزار پیادون سے راہ روک لڑنے کو تیار ہو گیا، دو دن تک رام سمندرم کی نواح مین جو اُس کی سرحد تھی بڑی معرکہ آرائی ہوئی، مردان غازی کافرون کے سے دسینے کو تیغ و سنان سے پارہ و چاک کرتے رہے آخر کار سلطانی سپہدار نہور شعار نے سر اُس شقاوت کردار کا تن سے جدا کیا، بہر حال دیکھ کفار کی جماعت نے فرار اختیار کر پھوئی کنڈے کے پہاڑ مین جسکے چاروں طرف بڑا بیابان و جنگل ہی جا کے پناہ لی، تب لشکر نصرت پیکر اِس شہر کو قتل و غارت کرنے اور رام سمندرم کی گڑھی لے لینے کے بعد پھوئی کنڈے مین جا پڑا یہ بھی پانچ دن کے درمیان فتح ہو گیا، راجا بہان کا جسکا چکرایاں نام تھا جو نہین اُسنے اپنی فوج کی خبر شکست سنی خوف کے مارے بنکور کی پہاڑی سلطانی بہادرون کے حوالے کرا دل پلی پہاڑ کے اوپر جو ایک گھنے جنگل کے درمیان واقع ہی جا پناہ لی اور وہان چار ہزار جرار پیادون کی جمعیت بہم پہنچائی اِدھر سپہدار مذکور نے پہلے تو بنکور کے پہاڑ کو محاصرہ کر اُس کی دیوار و پشتے کو مارے توپون کے گرا قلعے مین کار آزمودہ سپاہ تعینات کیے بعد اِس کے آپ تسخیر کے ارادے پر اُس پہاڑ تک دھاوا مار جا پہنچا

Marfat.com

لیکن چونکہ وہان گنجان درختون کے سبب غازیون کی چڑھائی مشکل تھی غنیم کی فوج نے اُن کا رستا چھینک مقابلہ کیا ہرچند اِس سپہسالار نے ایک مہینے تک ازبس کوشش کی مگر صورت کشایش کی کچھ بھی نظر نہ آئی تب مجبور ہو حضور مین عرضی واسطے کمک کے لکھی جس پر امام خان کابلی اپنی سپاہ سمیت اُسکی کمک کو جا پہنچا تب تو بلے دونون سپہدار بوسیلہ رہنمائی باشندون کی اُس نواح کے دو طرف سے لڑتے بھڑتے جنگل مین گھس پڑے اور اڑھائی مہینے کے عرصے مین اُس پہاڑ کو اپنے قبضے مین لائے راجا وہان سے کئی آدمیون کے ساتھ چنور کی طرف بھاگ نکلا اور افواج سلطانی کے حملے سے بچ گیا وے دونون بہادر اِس نصرت و ظفر کے بعد سالم و غانم وہان سے معاودت کر ملازمت عالی مین پہنچ غنیمت کا سارا مال و متاع ہاتھی اونٹ حضور سلطانی مین درپیش کرکے الطاف خسروانی سے سرفراز و کامیاب ہوئے

فتح ہوناکوہ نرکنٹے کا میر قمرالدین خان بہادر کی پرداي
سے اور حضور مین بلایا جانا اُس نامدار کا معہ اور واقعات کے
جو سن گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئے

جب برہان الدین خان سپہدار حضور عالی سے رخصت ہو کر دھارواڑ کی نواح مین سید غفار سے مل کو نرکنٹے کی حدود مین جا پہنچا اور وہان کے حاکم کو یہہ پیغام بھیجا کہ اگر تمھین ملک داری کی خواہش ہو تو خیریت اسی مین ہی کہ نرکنٹہ اسلطانی قلعدار کے حوالے کردو تا اِس کے بدلے میں تم کو سند ملک و دولت ملے اور اُس کو ہسانی سنگدل کی طرف سے سخت جواب پہنچا تو خان

موصوف کے حکم سے دو خبرخواہ سپہداران سیّد حمید اور سیّد غفّار بڑی دلیری سے سبقت و چالاکی کر اُس پہاڑ کو گھیر لیا اور حصار توڑنے اور سر کرنے کے ارادے پر توپ و بندوق سر کرنا شروع کر دیا ' اتفاقاً وہان کے حاکم نے ایک رات قابو پا شبخون مارا جس مین صلابت خان بخشی دو سو سوار معیت شہید ہوا جب اُن دونون سرداران جلادت نشان کی ویسی تنگ و پیش رفت نہوئی تب اُن لوگون نے بڑی زحمت و کوشش کر مورچون کو حصار کے قریب پہنچایا ' اب اُس حاکم نے ذکر ناظم مرج اور حاکم یونان سے اعانت طلب کی جس پر ناظم مذکور نے پانچ ہزار سوار اُس کی مدد کو بھیجے تلے سوار ایک ندی کنارے جو شدّت سے اُمنڈی ہی تھی اُترکے انتظار اُن دس ہزار سوارون کی جو یونان سے کمک کے لیئے آتے تھے کرنے لگے ' جبتک اِدھر سپہداران مذکور نے ایسی فرصت کو غنیمت جان حضور مین اس کیفیت کی اطلاع دی ' تب میر قمرالدّین خان بہادر کے نام پر فرمان سلطانی اِس مضمون کا صادر ہوا کہ اپنی جمعیت لے اُن سپہدارون کی کمک کو پہنچ دوڑے اور غنیم لئیم کی تنبیہ اور کوہ ترکنڈے کی تسخیر مین سعی کرے '

بموشید ہ نرسہ کہ انہین دنون مین سیّد محمد کو جو نواب حلیم خان باظم کرپے کا داماد تھا یہہ فرصت مل گئی کہ وہان سو سوار اور دو ہزار پیدل کی جمعیّت صحیح سلامتی بندر کے انگریزون سے آملا اور اُن سے ایک پلٹن دو توپ لیکر کرپے کے استرداد اور اُس اطراف کے قلعون کے مستخر کرنے کے ارادے روانہ ہو قتل و غارت کرتا ہوا جلد بہ ویل گڑھ مین آپہنچا اور جب یہان کے بادشاہی پاسبانون کو کچھ انعام دے لگا ملا اُن کی مرضی سے اپنے سپاہیونکا ایک غول اُس قلعے مین بھیج کر جو نہین کرپے کو چلا تھا کہ اِدھر سے میر قمرالدّین خان بہادر بھی

حسب الحکم سلطانی اُس نواح مین جا پڑا ' تب تو دونون طرف کے جوان کھیت مین اُتر پڑے صبح سے دوپہر تک خوب ہی لڑے ' آخر خان موصوف حریف کے دھوکھا دینے کو اُن کے سامنے سے اپنی سپاہ سمیت ٹل کر اُس جنگل کے درمیان جس کے مقابل ایک تالاب پر آب اور چھوٹا سا پہاڑ بھی تھا آچھپا اور وقت فرصت کا منتظر رہا ' سیّد محمد نے اِس حرکت کو اپنی فتح پر حمل کر دھین اپنے لشکر کے ڈیرے کر دالے اُن کے پیچھے انگریزی سردار بھی اعدا کی طرف سے بے کھٹکے ہو اُتر پڑا ' خبر بعد اُس کے جب سیّد مذکور کے سوار اُس تالاب پر گھوڑون کو پانی پلانے گئے خان بہادر کے سوار جو ایسے ہی قابو کی گھات مین لگے ہوئے تھے اُن اجل گر فنون پر آپڑے ' اُس جماعت مین سے اکثر آدمی اپنے لشکر کی جانب اِس بلاے بے ہنگام کی آمد کا شور مچاتے بھاگ چلے خان دادر کے سوارون نے اُنکے پیچھے گھوڑے اُٹھا کر سبکے سب کو گھوڑون کے سمون تلے کُچل ڈالا ' کوئی اُن مین سے نہ بچا ' لیکن سیّد مذکور اور انگریزون کا سردار بہزار خرابی اُس مصیبت و بلاے ناگہان سے بچ نکلے ' اب خان فیروزی نشان بدستور بہادر اور لشکر کو قبضۂ تصرف مین لایا اور فرمان سلطانی کے پہنچتے ہی غنیم کی تنبیہ و تادیب کے لیئے آمادہ ہوا چنانچہ اُسنے چار ہزار سوار خونخوار حمیت کشتاندی کے اُس پار جا شبخون مار خون کا دریا بہا اور مرھٹون کو اُس مین ڈبا دیا بہتون کو اُنسے اسیر و گرفتار کر لیا بعد اِس کے آپ اُس پہاڑ کا قصد کر اپنے سپہدار شیخ امام کو سیّد غفّار کی شکست کو بھیج دیا ' جب اُس پہاڑ کا حاکم اِس سردار کے آنے اور مرھٹون کے شکست پانے سے آگاہ ہوا تو اُس کی ہمت کی کمر ٹوٹ گئی ' تب اُسنے صلح کرنے اور قلعہ چھوڑ دینے کا پیغام خان مذکور کو بھیجا اِس نے اُس کی صبح

Marfat.com

کو سید حمید اور حیدر علی بیگ بہادر رسالہ دار کی سرفت عہد نامہ بھیج اُس کو پہاڑ سے اُتار معہ عیال و اطفال گرفتار کر لیا اور احمد بیگ و غضنفر بیگ کی فوج اُن پر تعینات کر کے حضور مین روانہ کیا اور وہان کی حکمرانی پر ایک امانت شعار دولتخواہ کو مقرر کیا،

سرانجام پانا باغیان کورگ کا، متوجہ ہونا موکب سلطانی کا اُن نواح کے مفسدون کی تنبیہ و تادیب کے لئے، اسیری میسور پکر آنا ہشتاد و ہشت ہزار مرد و زن کا معہ دیگر واردات جو سن گیارہ سی اٹھانوے ہجری مین واقع ہوے،

اُن دنون مین چونکہ زین العابدین خان مہدوی کورگ کا فوجدار قدامت و دوام کے باعث مختارِ کل بن تمام ممالک محروسہ کو بے انتظام و زیر و زبر کر اکثر امورات سلطنت اپنی خواہش و رغبت کے موافق انجام کرتا تھا اور غربا رعایا کی عزت و آبرو پر ہوا و ہوس کی دست درازیان کر زبردستی خوبصورت عورتون کو اپنی ہمخوابہ بناتا، لاجرم اِن بیحیا کورگیون سے کورگ کے سب نجبا و شرفا جنگ و جدل کرنے پر مستعد ہو گئے اور وہان کے راجا کے عمّال سونتی نائر اور رنگا نایر نے سب کی سب رعیّت پرجا کو اکٹھی کر ظفرآباد کے تین چار دن طرف سے گھیر اُس کی گرد نواح مین لوٹ تاراج مچا دیا محصورون کو ایسا مجبور و عاجز کیا کہ اُنھین قلعے سے نکلنا مشکل ہوا چارخان موصوف نے اپنے کیے سے ندامت اُٹھا ایک جاسوس کو اِس کیفیت کی عرضی صحبت حضور انور مین روانہ کیا جس پر شاہ گیتی پناہ نے اِس معروضے کے مضمون پڑھنے کے ساتھ ہی باشندگان

Marfat.com

کو ترگ کی سیاست وگوشمال کا حکم دے رایات ہبری اور حیمہ زنگاری
سلطان پنیتا کی نواح مین کھڑے کرواے اور سپہدار زین العابدین شوشتری
کو اُس کی فوج اور دو ہزار سپاہی کے ساتھ بہت سی رسد ہمراہ دے
اُس طرف تعینات فرمایا اور ارشاد کیا کہ جلد تر ظفر آباد کے قلعے مین پہنچ
مفسدون کی تنبیہ عمل مین لاے' الغصہ جب یہ سپہدار اُس گھاٹ کے
دروازے تک جا پہنچا وہان کے باغیون نے اِدھر اُدھر سے رولا کر یہان تک
تیر تفنگ کی بوچھاڑ مین ماریں کہ اُس کے اوسان خطا ہو گئے کیونکہ اِس سردار
نے ہمیشہ عیش وعشرت ہی مین اوقات کاٹی تھی کبھی عمر بھر رزم کی صورت
بھی نہین دیکھی بناچار ہمت ہار سراپور مین آپناہ لی ہرچند اُسکے ساتھ والے
رہاردار اور سپاہی آگے بڑھنے اور مقابلہ کرنے کو اُسے ترغیب وانگیز دیتے رہے
پر اُس خوف زدہ سپہدار نے تپ ولرزہ اور پیچش کی بیماری کا بہانہ کر ایک
قدم بھی حریف کی جانب نہ اُٹھایا' جب یہ خبر حضور مین پہنچی سلطان نے اُسکی
بزدلی اور نامردی پر لعنت بھیجی اور دو ہفتے بعد آپ ہی بیس ہزار سپاہی اور
بارہ ہزار سوار جرار کی جمعیت سے بیالیس ضرب توپ ہمراہ لے سنہ مذکور
کے شہر ذی حجہ کی پندرھوین کو بڑے طمطراق اور کروفر سے اُس طرف روانہ
ہوا' جب شاہی موکب کوترگ کے خاربند کے قریب جا پہنچا تب خود بدولت
واقبال نے مع فوج بے وسواس اُس دشت ہولناک مین قدم رکھا' وہ عجیب
سرزمین تھی جس مین بستانون کی کثرت اور نشیب وفراز کی بہتایت'
ساگوان' صندل' دال سفید' عود خام وغیرہ کے بڑے بڑے عظیم الشان
درخت' سیاہ مرچ کی بیلین ہر ایک گاچھ کی ڈالیون پر پھیلی ہوئین' الائچیون
کے ہرے ہرے کشتزار' دارچینیون کے سایہ دار اشجار' بوستانون مین

Marfat.com

جہان تہان بھانت بھانت کے پھل پھلے ہوئے، نگاسنا نو نین ہر طرف چمن چمن
بھول پھولے ہوئے! ان مین رنگ برنگ کی بو باس اُن مین شہد و شکر کی سی
مٹھاس، نہرین سہ اجاری، رستون مین حوض تالاب آبجوئین جا بجا ہر دان
جنگلی بھینسے اور ہاتھی بھی بڑے بڑے اُس دشت مین پھرتے تھے ہاتھیون
کے بچے آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ سونڈ ملا ملا بازی کرتے اور کھیلتے،
ریچھ بندر لنگور بھیڑیے و شیر بھی بیشمار تھے مکانات اُس ملک
کے چھوٹے چھوٹے پہاڑون کی ترائی مین درختون اور محکم حصارون کے درمیان
جن کے اندر بہت سے کوٹھے اور کوٹھریان گھردن کے گرد بگرد اس خوف سے
کہ ہاتھی اکثر اُنھین خراب و تباہ کر ڈالتے ہین گہری گہری کھائیان کھدی ہوئین،
مردوہان کے قد اور اور خوب صورت ہوتے ہین جنکا لباس، صرف کلون مین
ایک دہرا کرتا موٹے کپڑے اور لمبے لمبے دامن کا ایسا کہ پنڈلیون تک پہنچے،
اور ایک ایک کاوڑ کمرون مین، جسکے کی توپیان سرون پر، پر سب کے سب
سپاہی پیشہ، چنانچہ توڑے دار بندوقون کے علاوہ ہر ایک چوڑا چکلا
چھرا بھی کمر مین باندھا کرتے ہین، عورتین اُن کی نکہ ساکھ چھب تنکی سے
درست، حسن کی سرسائی کے ساتھ زیبائی و شیرین ادائی مین چالاک
و چست مردون کی طرح ہر طرف اُس روضۂ غیرت رضوان مین خرام ناز
کرتی ہین، لیکن زینت و سنگار اُن کا فقط اِسی پر موقوف ہی کہ چھ ہاتھ کا
نہبند ناف سے زانون تک اور دو دو ہاتھ کے رومال سینون پر باندھتیان
ہین، برخلاف مردون کے جو سرد اور خنک ہوتے ہین یہ گرم مزاج
اور تیز طبع ہوتیان ہین، مذہب مین یہان کے لوگون کے اِس کا مضائقہ نہین کہ
اگر ایک کمر کے چار بھائی ہون تو ایک ہی ان مین سے بیاہ کرلے اور اُس کے

Marfat.com

دوسرے بھائیون کا بھی اُن کی بھاوج ہی سے کام نکلے' یہ تو وہ مثل ہوئی کہ مانگے نانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلاے' الغرض نواب مرحوم نے جب اُس سرزمین کو فتح کیا تھا تب یہہ رسم وہان سے اُٹھادی نہی بلکہ اُس قوم کی اکثر عورتین جو پکڑ آئین سپاہیون کی خدمت مین دی گئین' سرما اُس ملک کا بشدت بھاینک کہ گرمیون کے موسم مین بھی روز و شب سردی کا یہہ عالم ہوتا ہی کہ آفتاب باوجود اُس گرمی و حرارت کے سدا بالاپوش سحاب بردوش اور ماہتاب نت نیلی بارانی مین روپوش رہتا ہی اور عین زمستان کے ایام مین تو ایسا جاڑا پالا پڑتا ہی کہ جوانان الف قامت و گرم خون راتون کو ننگ کوٹھریون مین بشکل نون خمیدہ و پابسینہ ہو سوتے ہین' قصہ کوتاہ چھ مہینے تک اِس اطراف کے لوگ از صبح ناصبہ بہر سر سے پیر تلک پشمین کپڑے پہنے باکنبل اوڑھے اپنے اپنے کاروبار کیا کرتے ہین' دیوچہ یاجونک کی اِس نواح مین بڑی افراط و کثرت ہی اکثر مٹی کی طرح اُڑ کر آدمیون اور چارپایونکے بدن مین چمٹ جاتی ہی جسسے وے نہایت اذیت پاتے ہین' اژدہا اور بڑے بڑے موذی سانپ و بچھو بھی اُس اطراف مین بہت ہین جسکے ڈنک مین ایسا زہر بھرا ہوا ہی کہ کوئی جاندار اُن کا ڈسا ہوا جانبر نہین ہوتا' حاصل کلام جب سلطان عالی مقام بتکل کے رستے ہو کر وہان کی سرحد مین جا پہنچا اور اُس خارستان رن منڈل نام کے دروازے کے اِس طرف بادشاہی ڈیرے کھڑے ہو گئے اُسکے دوسرے دن دونون سپہسالارون نے بموجب حکم عالی افواج صمیت اُسی دروازے پر جس کے آگے اُن گمراہون نے گہری کھائی کھود کر دیوار اُٹھائی تھی تاخت کر لڑائی شروع کر دی لیکن اکثر غازیون کو کافرون نے زخمی اور قتل کیا' تب تو اِدھر شاہ دین پناہ نے مع لشکر

Marfat.com

ظفر پیکر راہ دشوار گذار سے بجابجت سے ضالات شعاروں کو جہنم واصل کیا' اور اُدھر شیر علی کی سرکردگی مین فرنگستانی فوجون اور نواب مغفور کے خاص پروردہ جیالون کے رسالون نے (جنھین اُس مرحوم نے اسد اللّٰہی کا لقب دیا تھا') کفّار فجّار کو نیزہ و تلوار کا لقمہ بنا ڈالا' جلو وار پے لون حملے بڑی جرأت سے کئے اہل عناد کو مار سے بھالے برچھی کے فی النّار والسّقر اور ہزارون اشقیا کو اسیر کرلیا' جب بتائید الٰہی اعدائے دولت قرار واقعی مغلوب و مقہور ہو چکے سلطان نے وہان سے کوچ کرکے اُدھلکلی بار میں جا مقام کیا' افواج شاہی نے خوشحال پور پر تاخت و تاراج کر بہت سے شقاوت نہادون کو زن و تیغ صمصمت پکر لیا' اور حضور سے چار رسالے اسباب جنگ اور رسد لیکر ظفرآباد کے قلعے کو بھیجے گئے' بعد اس کے خود بدولت و اقبال نے شہر محرّم الحرام کی پندرہوین گیارہوین تانوے مین اُس رستے جتّے امرا اور خوانین تھے حسب الحکم آگے جاکر ہر روز قریب دو کوس کے اُس کا جھاڑ جنگل کٹوا جلا تھوڑے ہی عرصے مین وہان کے صحرانشینون کا قافیہ' وقت تنگ کر دیا تھا' کوچ کیا' اور اِس مابین مین یہ لون نے دشمنون کا مقابلہ کر دو تین ہزار کو کشتہ و خستہ کر گرایا اور کئی منزل آگے بڑھ کر قلعے کے پورب طرف آ خیمے و خرگاہ برپا کروائے' جب کفّار نابکار لشکر اسلام کے ہاتھ سے عاجز آئے مقابلے و محاربے سے منہ موڑ پناہ کے لیئے پہاڑ اور گھنے جنگل مین چلے گئے' سلطان نے بھاگے سے فوج کفّار کی گوشمالی اور اُس دیار کی تسخیر کے واسطے تعینات کیا' چنانچہ شیر علی تو کوہ الیچی کے متمرّدون کی آتش فتنہ کے بجھانے کو گرم عنان ہوا اور فوج شہنشہی دوسری افواج سمیت حسن علی خان بخشی کے ہمراہ مغرب ناردغیرہ کی جانب روانہ ہوئی' میر محمد محمود بہادر اور امام علی خان بخاری وغیرہ تھل کادیری

Marfat.com

اور خوشحال پور کی طرف گئے، سلطان خود آپ دو تین مہینے وہین رہا اور بخشی مذکور نے اہل بغاوت پر تاخت کر آٹھ ہزار مرد و زن گرفتار کر لیے شیر لالی بھی اُس پہاڑ کے قرب و جوار سے بکری بھیڑی کے طرح پہاڑ سے لوگون کا ایک گلہ بنور کے حضور مین روانہ ہوا، اس کے بعد سلطان آگے بڑھکر دکھن طرف نہل کا دیری پہاڑ کے جس پر کاویری ندی کا چشمہ باسونا ہی علم ظفر پرچم قایم کر متردد ان کی تنبیہ کے لیے اپنی افواج قاہرہ کو آگے روانہ کیا، سردار ان نہور دستگاہ ہر ایک طرف سے تاخت کر بڑی تگ و دو سے ایک انبوہ عظیم اُس قوم سے جس کی بیخکنی مدنظر تھی پکڑ لائے، سات مہینے اور کئی دن کے عرصے مین اسی ہزار آدمی زن و بچہ صبیت اسیر کیے گئے اور اُنکے سردار بھی اپنی پہاڑ پر سو شیر لالی کے ہاتھ دستگیر ہوئے باقی سرکش مطیع و طلقہ بگوش بنے، سلطان عالی شان وہان کے نظم و نسق اور لکر کوٹ نامے جیون کے کئی چھوٹے چھوٹے قلعون کی طیاری کے بعد محظوظ و مسرور سداپور کے رہنے مظفر و منصور دارالسلطنت کو پھرا، ممولی نائر کارکن نہور سے ہی دنون مین اس جہان سے گذر گیا اور رنگا نائر سلطان دین پناہ کے ہاتھ سے دولت اسلام حاصل کر شیخ احمد نام رکھا گیا اور سپہسالاری کا مرتبہ پاکے معزز ہوا، کنبا نور کی بلیار انی جو مالہ کے قوم سے تھی کاویری سرحد تک آئی اور حضور مین باریاب ہو پیشکش دو سالہ نذرانے کے روپی اور کئی ہاتھی گھوڑے اور اور تحایف درپیش کر خلعت شاہی پاکے خوشی خوشی رخصت ہوئی جب سلطان اپنے دارالسلطنت مین پہنچا تو اُسنے اہل کورگ کے سب اسیرون سے جن کو مسلمان بنا کے احمدی لقب دیا تھا رسالے کھڑے کر قدیمی رسالدارون کو اُنکے تعلیم کرنے کے لیے مقرر کیا چنانچہ اُن سردارون نے

Marfat.com

نھوتے ہی دنون مین اُنھین تربیت کر لڑائی کے قواعد سکھلا طیار کیا، اِنھین دنون مین حضور والا سے سلطانی فوج اور اسد اللّٰہی و احمدی لشکر کے سرداروں کو طلائی اور جڑاؤ پوک مرحمت ہوئے، شاکین اُن لوگون کی بیری کپڑے کی قسم کی تھین جو ایک نئی طرز سے بنوائے گئے تھے، اِسی ایام مین شہر کوتگ کے بسانے کے واسطے ملازمون مین سے چھ سات ہزار آدمی اشراف شیخ و سیّد کی قوم کے جن کر اُس طرف روانہ کیے گئے،

چڑھائی کرنا نواب حیدر آباد اور مرھٹون کا واسطے مستحکر کرنے ممالک خداداد کے لے لینا اُن لوگونکا اُس اطراف کے کئی قلعون کو روانہ ہونا سلطان عالیشان کا ادھونی ہونا دشمنون کے دفع کرنے کو اور فتح ہوجانا اِس کا سن گیارہ سو ننانوے ہجری مین،

جب نانا پھڑنویس نواب نظام علی خان بہادر کے ساتھ ملکر افواج مفرّد کو اکٹھا کرنے لگا اور نھوتے ہی دنون مین پونا ن کے سب امیر سپاہ لے لے آملے نب نظام علی خان سہ شبر الملک اور سیف جنگ و تیغ جنگ و غیرہ کے چالیس ہزار سوار اور پچاس ہزار پیدل ہمراہ لے حیدر آباد سے بادامی قلعے کی جانب جو سلطانی سرحد تھی روانہ ہوا اور پیچھے سے نانا پھڑنویس بھی اسّی ہزار سوار چالیس ہزار پیادہ پچاس ضرب توپونکے ساتھ وہین جا پہنچا، اور ان دونون امیرون نے آپسمین اتفاق کر اُس اطراف کے قلعون کے تسخیر کرنے کی تدبیر کی اور بادامی کرناٹک کو جس کا قلعدار ایک مرد بہادر تھا گھیر لیا سپاہی اُن کے قلعہ توڑنے کے لیئے مورچے باندھنے لگے آخر بعد کام آنے ہزارون جوان پختہ کار کے نوبت مین

Marfat.com

اُن لوگون نے قلعہ مفتوح کیا' بعد اِس کے رسد اور جنگی اسباب جمع کرنے کی نیّت سے وہین مقام کر کے اپنے امیرون کو اور اور قلعون کے مستخر کرنے اور قصبون کے لینے کے واسطے ہر ایک اطراف مین بھیجا چنانچہ اُنھون نے دھارواڑ اور جالی ہال کے قلعدار حیدر بخشی نام کو تیس ہزار روپی کی طمع دیکر اُنھین لے لیا اور یہہ لے دے فاغدّ ار قلعدار اپنے مالی اسباب سمیت پونان کو چلا گیا' اور وہ اِس کے اور نمک حرام قلعداروں نے بڑے منصب کی اُمید اور تھوڑے نقد روپی کی طمع پر قلعہ' کیچن گڑھ نولکنڈہ انکو نڈہ اور منتخب بھدراچلی کے اُس پار کی ساری سرزمینین بھی اُنھین حوالے کر دین اور اُس نواح کے راجے رجواڑے بھی جیسے راجا عرہتی' دمل' کنگ گیری' آنی کنڈی سب کے سب اُن سے مل گئے' جب جاسوسون نے یہہ حقیقت حضور مین عرض کی اور ارکین سلطنت و اُمراے دولت بھی دشمنون کے دفع کرنے پر باعث ہوئے تب سلطان عالی جاہ نے سپاہ و آلات جنگ کی طیّاری کا حکم دیکر سن مذکور کے شعبان کی چھٹی کو لشکر جرّار اور توپ خانۂ بیشمار صمیت دار السّلطنت سے بنگلور کی جانب کوچ کیا' جب اُس مقام مین جا پہنچا تو اُس اطراف کے راجاؤن کے حاضر ہونے کا (اِس شرط پر کہ جبتک اِن دشمنون کے ساتھ لڑائی رہے وے اسباب جنگ اور رسد کی سرانجامی کیا کرین اور سرکار سے اِس ایام کا زر پیشکش و نذرانہ اُن پر معاف کیا جائیگا) حکم دیا چنانچہ راے درگ' چیتل درگ' ہرپن ہلّی وغیرہ کے راجا اچھی اچھی جمعیتون سے آحاضر ہوئے' الغصہ سلطان والاشان شب قدر کے بعد باکلی لشکریون کی تقسیم تنخواہ سے فراغت کر اور ساز و سامان لشکر وغیرہ پور نیا دیوان کی حفاظت مین سپرد فرما جریدہ وہان سے ایلغار دن آگے کو روانہ اور کنگلی کے سواد مین پہنچکر ایک رات

وہان سحر، صبح ہوتے ہی ادھونی کے پہاڑون کے متصل لشکر کے ہراول تک جا پہنچا وہان کے حاکم نے کہ نواب مہابت جنگ بیتا نواب بسالت جنگ داماد نواب نظام علی خان کا تھا جب لشکر ظفر پیکر کے متصل آنے کی خبر سنی خوف زدہ ہوا اپنے دیوان اسد علی خان کو پیام صلح پہنچانے کے بہانے حضور انور مین روانہ کیا اور خود اسی فرصت مین اپنی چیزست مع زنانہ پہاڑ پر بھیج دیا، یہان سفیر نے جب ملازمت حاصل کر کے پیغام گزارش کیا سلطان نے اُسکے جواب مین یہ فرمایا کہ تم لوگون سے ہمین کچھ دشمنی نہین مگر چونکہ نواب نظام علی خان نے بے وجہ ہم سے چھیڑ شروع اور مرہٹون سے میل کر کے اِس سرکار کی بربادی کی فکر کی ہی، دین اسلام کا کچھ بھی پاس نکیا جو اِس سلطنت کے اعدائے قدیم سے سازش کر یہان تک نوبت پہنچائی ہی کہ بت پرستون نے مسجدون اور اہل اسلام کے گھرون مین آگ نکالوت بات میا ملک خدا داد مین فتنہ و فساد اُتھار کھا ہی مقتضاے دینداری یہی ہی کہ سب باہم متفق ہو کر یونان پر چڑھائی کرنے کی تیاری کرین اور مذہب و ملت کی پشتی، خدا کی رضامندی، خلق اللہ کی رفاہیت کے لیے جہاد پر کمر باندھین، خیر حاکم مذکور جب اِس صلاح کو عمل مین لانا مستعد بجنگ ہوا چار سلطان نے ہیبت سلطنت کی رعایت اور اعادی کی عبرت کے واسطے اُس کے دوسرے دن ایسا حکم صادر فرمایا کہ لشکر کے سردارون نے اُس شہر پر تاخت کر اُسے ویران و بے چراغ کر ڈالا، جب وہان نے حاکم نے میل و ملاپ کی راہ اختیار نہ کی طرفین سے لڑائی ٹھن گئی اور غازیان لشکر فیروزی اثر دارد غہ آتش خانہ حیات اُس حصار فلک اساس کے مسخر کرنے کے ارادے کوچ کر چاردن طرف سے اُس کو گھیر توپین مارنے مین مشغول ہوئے، سلطان

Marfat.com

دین پناہ کو ہرگز اِس طرح سے اُس قلعے کے لینے کا خیال نہ تھا بلکہ اُس نے
اپنی بنک نہادی سے یہہ سمجھا تھا کہ چون صبیہ نواب نظام الدّولہ کی اُس قلعے مین
ہی وہ محاصرے کی خبر سنتے ہی ننگ وحمیّت کی جہت سے البتّہ صلح کر لیگا'
جب کہ یہہ بات وقوع مین نہ آئی تب سلطان نے حصار کے محاصرہ کر لینے کا حکم
دیا جسوقت فوج سلطانی صبح کے وقت ہللا کر شاتکین مارتی ہوئی قلعے کے دروازے
تک جا پہنچی بہادرون نے دیکھا کہ قلعے کا دروازہ کھلا ہی اور قلعہ والون پر رعب و
دہشت سوار ہی' یہہ حال دیکھکر بعضے امیرون نے حضور مین عرض کیا کہ قلعہ
لے لینیکا یہی وقت ہی اگر حکم ہو تو قلعے مین داخل کر سہابت جنگ کو حضور مین حاضر
کرین اِسی طرح رستم جنگ اور موشیر لالی فرانسیس بھی کئی بار عرض بردار
ہوئے' سلطان رحیم دل نے فرمایا زنہار ایسا نکرنا' اللہ چاہے تو آپ ہی کل
پرسون تک کلید فتح دستیاب ہو جائیگی' راقم حروف بھی اس واقعے مین حاضر تھا' اور
مشاہدہ کیا کہ اُسی دن بعد دوپہر کے حاکم محصور نے قلعے مین جنگ و مدافعہ غیر کا
حکم کیا' اُسوقت اُسکے حشم خدم کہ سات ہزار جوان تھے قلعداری کی اہتمام
اپنے ذمّے لے سلطانی سپاہ ان کے حملون کے دفع کرنے مین متوجہ
ہوئے' ناظر حیدر آباد نے جونہین اِس سرگذشت کی خبر پائی بہت گھبرا کر حاکم
پونان کو بھی اِس کی اطلاع دی اور اپنے امیرون سے بھی اِس امر کی تدبیر پوچھی'
اُن مین سے بعض دانشمندون نے التماس کیا کہ جب بادامی گڑھ کا قلعہ جو ایسا
سخت و مستحکم تھا نو مہینے کے تردد و جانفشانی کے بعد ہاتھ لگا' سو بھی بطور
مصالحے کے اور برس دن تک نظم و نسق اُس کا جیسا کہ چاہیئے کسی طرح
عمل مین نہ آیا' اِس لڑائی کا انجام کار تو ظاہر ہی ہی کیونکہ جب سلطانی
سپاہ اپنے آقا کی غیبت مین لڑائی بھڑائی مین کوتاہی نہین کرتی تھی تو روبرو اُسکے

Marfat.com

کیا کیا جانفشانیان عمل مین نلائنگی، اِس صورت مین آپ دونون صاحبون کے حق مین بہتر یہی ہے کہ اپنے چند سردارونکو بھاری جمعیت کے ساتھ حدود سلطانی کے ویران و خراب کرنے کے واسطے تعینات کر خود اپنے دارالحکومت کو سدھارین، چنانچہ بہ تدبیر اُن دونون کو پسند آئی، تب ناظم حیدرآباد نے مشیر الملک اور تیغ جنگ و سیف جنگ کو فوج سنگین سے اودھونی کی جانب کمک کے لیئے مقرر کیا، پونان کے حاکم نے جسونت راو ہلکر اور پرسرام ناظم مرچ اور ہری پنڈت وغیرہ کو تمامی سوار و پیدل اور توپخانہ سمیت سپہداران حیدرآباد کی مدد اور ممالک سلطانی کے تاراج کے واسطے حکم دے کر خود دے دونون امیر جلیل القدر بیماری کے عذر سے اپنے اپنے دارالامارت کو پھر گئے، سلطان نے یہ خبر سنتے ہی قلعہ اودھونی کے مستخر کرنے کی تاکید کی اگرچہ سر لشکران سلطانی نے بیس دن تک قلعہ سر کرنے اور اُس کی فصیل کے توڑنے مین بہتیرا سر پٹکا لیکن کچھ نہو سکا، کیونکہ یہ قلعہ بادشاہ عادل شاہ کا بنایا ہوا ایسا حصین و متین تھا کہ بڑی بڑی توپون کی مار سے بھی اُسمین کچھ خلل نہ آیا، آخرکار بموجب حکم عالی کے اِدھر تو بہادران رستم توان بسالت جنگ کے مقبرے کی طرف سے، اور سید صاحب و قطب الدین خان بہادر اور دولت رای متبل دروازے کی جانب سے، اور اُس طرف شیر لالی و امام خان سپہدار پہاڑ پر سے ہتا کر چڑھ گئے، اِدھر حسین خان اور محمد حلیم نے سبز ھبان بنا قلعے کی تسخیر کا قصد کیا اہل حصار نے اُن لوگون کے حملون کو تاب بہتون کو نہ تیغ کیا، وجہ اِس کی یہ ہوئی کہ اِن کی سبز ھیان قلعے کی بلندی تک نہ پہنچ سکین اگرچہ بہادرون نے اُنھین مردبانون پر چڑھ رسیون کے سہارے سے کنگرہ حصار تک پہنچے تب بھی فتحیاب نہوئے اِس روداد سے

Marfat.com

خاطر ہمایون پر ملال گذرا بہرصورت کئی دن صبح سے شام تک سلطانی سپاہیون کا سوائے پیکار و کارزار کے اور کچھ کام نتھا ہر گھڑی جنگ و حرب کا سامنا تھا آخر جب یہ لوگ بڑی مضبوط سبز چھیان طیار کرکے طناب و کمند تاخت کرنے پر آمادہ ہوئے تو شیر جنگ اور سیف جنگ مرھٹون کے لشکر سمیت اُس قلعہ دار کی اعانت کو آپہنچے ' سلطان یہ خبر سنتے ہی فوراً وہانسے نگر کے پہاڑون مین آ اُس کے ہر چہار طرف ہراول بھیج لڑنے کے تدبیر مین مصروف ہوا ' اتفاقاً دو دن بعد سلطان اور مرھٹون کے طلایہ دارون مین برآمحاربہ واقع ہوا اور بخشی حیدر حسین سلحدار جو خودرائی اور ناآزمودہ کاری کی راہ سے غازیخان کے سات ہزار سوار ہمراہ لے مرھٹون کے دس ہزار سوارون پر چڑھ دوڑا تھا اِس بھاری جماعت کے مقابلے کی تاب نہ لاکر اُسنے ہزیمت اُٹھائی لیکن غازیخان اپنے اُنہین غازیون کو جو موجود تھے ساتھ لیکے بڑی جرأت اور دلیری سے دو ساعت تک تو لڑائی سنبھالے رہا ' آخر جب کئی زخم کاری اُسے لگے تب رن سے پھرا ' دشمن کی طرف کے لوگ پیچھا کرکے اُسکے ساتھ کے کتنے آدمیون کو مار لپٹایا دو سو گھوڑے سوار صمیت پکڑ لیگئے ' قادر خان کابلی رسالہ دار کا فرون کا بہادر سنبرد دیکھ اپنے جوانون کو لیکر اُنپر چڑھ دوڑا چنانچہ اُن ظالمون کے ہاتھ سے اپنے رسالے کے تو ستر سوار چھڑا اور ساتھ ہی اِسکے پچاس سوار اعدا کے پکڑ حضور مین لایا ' اور ولی محمد اور مناچودھری بھی اِسی دار و گیر مین دو ہاتھی آٹھ اُونٹ بھرے ہوئے خزانے سے اور پچاس گھوڑے نواب موصوف کے لشکر سے لوٹ لائے ' سلطان اِس حال سے واقف ہو اپنی ساری فوج ہمراہ لے جنگ کا نقارہ بجوا الغار ون وہان جا پہنچا اور ایسی آتشباری عمل مین آئی کہ

Marfat.com

غنیم کے طلایہ دار دہشت کے مارے نامردی کی راہ سے اپنی لشکر گاہ مین جا چھپے ' الغرض حریف کی دونون فوج شکست کھا در میان حصار کے قلعہ بند ہوئی اور پھر کسی نے میدان کی طرف رخ نکیا ' تب سلطان اعدا کے مقابلے کو دو پلٹن بہان رکھا اپنی لشکر گاہ کی جانب پھر آیا اُسکے دوسرے دن جاسوس وہان سے خبر لائے کہ شیر وغیرہ حاکم کو معہ زنانہ اور لوازمۂ ضروری کے راے پور کے قلعے مین لے گئے ' اِس کیفیت کے سنتے ہی شاہ گیتی پناہ نے میر صادق کو بڑی جمعیت کے ساتھ اُس قلعے کے مسخر کرنے کو روانہ کیا ' چنانچہ اُسنے وہان پہنچکر قلعے کو تسخیر اور ناظم کی خاص حویلی کو ضبط کرکے نواب بسالت جنگ مرحوم کے سلاح خانہ و کتاب خانہ وغیرہ کارخانون کا بالکل اسباب ریاست ' توشکخانۂ سلطانی مین روانہ کیا ' بعد اِسکے اُس قلعے اور بہاتون کے پائین کا حصار توڑ کر قطب الدین خان اور دولتے راے کو اُس صوبے کی سرداری پر قائم کیا '

منوجہ ہونا موکب سلطانی کا مرہٹون کی تنبیہ کے لئے جو تنب بھدرا ندی کے اُس طرف ہنکامہ مچا رہے تھے ' اور مفتوح ہونا کنچن گڑھ کا اور دریابار ہونا سپاہ نصرت پناہ کا اور مقابلہ کرنا اعدای بدخواہ کا '

جب ادھونی کی تسخیر سے فراغت حاصل ہوئی تو سلطان دین پناہ نے مرہٹون کی تادیب کے قصد پر کنچن گڑھ کے رستے کوچ کیا اور کتنے سوار اُس زن حاکمہ کے گرفتار کرانے کو جو اپنے شوہر کے بعد مسند حکومت پر بیٹھی تھی تعین کیے ' لیکن وہ ہشیار عورت اس کیفیت سے خبردار ہو بہت سے جواہرات

577

Marfat.com

پیش قبض اور چند ملازم وخدمتگار حمیت راتون رات تنب بھدر اپار ہو
اپنی جان بچا نکل گئی پر بیٹا اس کا پکڑا گیا اور اسلام سے مشرف ومخنون ہو کر علی
مردان خان نام رکھا گیا، باقی سرحوار حال اُس کے گھرانے کا، کنچن گھرھ کے بیان
سے جسکو جامع اوراق نے جا اگانہ لکھا ہی، معلوم ہوگا، خیر بعد اس کے
موکب شاہی نے وہان سے کوچ کر سونڈے مین جا مقام کیا، حاکم بہان کا گوبند راو
برادرزادہ مرار راو کا جس نے اُس کے قید ہو جانے کے بعد پونان مین جا کر
وہان کے سردارون سے وزیر سلطان کے نام پر ایک سفارشی نامہ
حاصل کیا تھا، بارگاہ سلطنت مین حاضر ہوا، سلطان رحیم دل نے سرداران
پونان کا پاس خاطر کر کے اُس سے ایک اقرار نامہ اِس مضمون کا کہ کبھی اس سرکار
سے سرکشی اختیار نکرے لیکر سونڈے کا تعلقہ اُسی کے نام برحال رکھا
اور بعد انتظام اس مقام کے جب کُپلی کی جانب کوچ کیا تو قلعہ اربہان کا اترنے پر
آمادہ ہوا جسپر سلطانی امیرون نے فرمان برداری وانقیاد کے مقدمے مین بہتیرا
اُسے سمجھایا پر کچھ مفید نہوا تب تو بموجب حکم عالی کے سرداران جلادت
توامان اور شیرولی نے اس کو گرفتار کیا بلکہ اُن کافرون کے ملک وناموس
پر بھی گرانیون کے رعب وداشت کے واسطے غارت وتاراج کا ہاتھ پھیلایا
ساہوکار بیپاریون کے گھرون مین ہزارون روپی نقد مع جنس واسباب
اُنھین مل گئے اکثر عورتین پاک دامن اُن شقاوت کردارون کی مارے
غیرت کے دریا مین ڈوب موئین اور قلعدار بھی وہان کا مارا پڑا، سلطان نے
ان عورتون کے مرنے کی خبر سن اپنے سپاہیون پر بڑی سیاست کی اور
چونکہ اُن دنون پاروہ ناتب بھدواڈی سے جو بڑے جوشن خروش مین تھی
دشوار تھا بپار کئی دن تک اُسی کے کنارے ڈیرا رہا، اعدا اس عرصے مین

Marfat.com

دو دست اُس پار کے ملکون مین اپنا عمل دخل کر لشکر اسلام کے سنگھ ہونے کے ارادے مذی کے اِس پار آپڑے اور سلطانی فوج کے پار ہونے کی راہ پر توپ و تفنگ لے سنگ راہ ہوئے، بعد اس کے اُن لوگون نے اپنے ایک سردار کو بڑی جمعیت کے ساتھ کپل اور بہادر بنڈا وغیرہ کے مسخر کرنے کے واسطے تعینات کیا چنانچہ سردار مذکور نے اِس نواح پر تاخت کر اِن دونون قلعون کو محاصرہ کر دو مہینے کے تردد و تکاپو سے بہادر بنڈا لے لیا لیکن کپل کا قلعدار اپنے حریف کے ساتھ (ان کی فوج کے دام فریب مین نہ آکر) بڑی دلیری سے لڑا کیا بلکہ اکثر اُن مشرکون کے مورچے پر حملہ کر کے اُنکی جمعیت کو پریشان و متفرق کرتا رہا، چونکہ طغیانی آب کی شدت کے سبب لشکر اسلام کا مذی پار ہونا ممکن نتھا سلطان نے اکتیس ضرب بڑی بڑی توپون مذی کنارے لگا شلک مارنے کا حکم دیا گولندازون نے بموجب امر عالی کے جب توپون کی بارھ ماری تو فوراً پانی گھٹ گیا اُدھر اعدا کے دلون پر اِن شلکون سے دو طرح کا کھٹکا ہوا کہ یا تو فرانسیس کی طرف سے کمک پہنچ گئی یا سلطانی لشکر کے سوارون نے حیدرآباد پر چڑھائی کر کے وہان کے حاکم کو مغلوب کر لیا، بہرحال وے اِسی شش و پنج مین اُس مقام کے رہنے کو نامناسب سمجھ بارہ ہزار سوار مذی کا کنارا چھوڑ شانور کی جانب چلے گئے، جب اُس مذی کا پانی کما تو سلطان کے حکم سے پہلے تو دو پلٹن اور دو ہزار سوار نے توپ خانے سمیت رات کے وقت پار جا حریف کے سوارون پر جو غفلت مین پڑے ہوئے تھے توت کر نیغ و تبر کے زخمون سے اُن کو اتو کر دالا، سات سو گھوڑے، علم و نقارے کے ہاتھی اونٹ خزانہ سمیت لوٹ لائے، باقی لوگ اپنے اپنے گھوڑے اصباب چھوڑ لشکر گاہ کی جانب بھاگ نکلے اور وہان جاکر اُن لوگون نے اپنے سردار کو سلطانی سپاہ کے اِس پار آنے سے آگاہ،

Marfat.com

کیا' اِدھر دوسرے دن سلطان فوج سمیت مدّی پار ہو خیمہ کیا بسبب توقف ایک مہینے کے جو مورچہ بندی مین بسر ہوا اعدا لشکر و توپخانہ لے بقصد مقابلہ چار فرسنگ پر آپہنچے تب سلطان عالیشان کل سوار و پیدل اور توپخانہ ہمراہ لے اُنکے مقابلے کو دو فرسنگ آگے بڑھا اور جب حریف نے وہان آکر صف آرائی کی تب لشکر سلطانی کے سرداروں نے اِدھر تو شب زمینوں مین تفنگچیون کو گھات مین بٹھلا توپین چن طیار کر رکھین اور سواری سلطان دین پناہ کی باجتماع وشان مع سواران شجاعت نشان کے ایک زمین بلند پر کھڑی تھی اور غازیخان ولی محمد خان کابلی ابراہیم خان اور رکتے اور سپہسالار حسب الارشاد لشکر اعدا پر چڑھ دوڑے اور جب وے اِن سے مقابل ہوئے تو غازیخان وغیرہ کے سوار فریب کی راہ سے بھاگ غنیم کو اپنے پیچھے توپخانے تک لگا لائے' تب تو سامھنے سے گھات والے جوانون نے روبرو آکر توپ و تفنگ کی مار سے اُن کے منہ پھیر دیئے اور پیچھے سے سوار بھی آپہنچے جنھون نے قرار واقعی مردمی و مردانگی کی داد دین اور اِسی ہنگامۂ قتال و جدال مین آتش دست باندارون نے بانونکے مارے دشمن کی جمعیت مین ہل چل ڈال دی چنانچہ اُن کے سرداروں نے سہ لشکر فراركار سے پکارا' سلطانی بہادرون نے دو فرسنگ تک تعاقب کر کے اکثرون کو قتل اور گرفتار کیا' جب اعدائے دولت اِس طرح مغلوب و مقہور ہو چکے تو فوج سلطانی نے بفتح و نصرت وہان سے آگے کو کوچ کر ایک بڑے میدان مین پہنچ مقام کیا' اُس دن لشکر کی منزل کا نقشہ یہ تھا کہ خاص خیمۂ سلطانی کے چارون طرف توپلچیون نے سہ توپون کے قلعہ بندی کی تھی' داہنے سوارون کے دستے' بائین سلحدار' سراپردے کے آس پاس اسد اللّٰہی اور احمدی رسالہ' اور بتیسون کی پلٹنین چند اول مین احشام وکند اچاری

Marfat.com

فوج اور بہیر و بنگاہ کے لوگ ' علاوہ اِسکے راجاؤن کے پیادے و سوار ' اور آگے ایک فرسنگ کے فاصلے پر غارتگر سوار بطور ہراول کے ' غنیم بھی اپنی سپاہ صبح سجا لڑنے کے ارادے کٹک کی ندّی کنارے آ اُترا ' تب سلطان نے شکے وقت اپنی فوجین آراستہ کر شیخ امام شیخ عمر و امام خان سپہدار ونکو سامان جنگ و توپ اور بہت سے بان داردن کے ساتھ ' اور حسین علی خان و مہامرزا خان کی سرداری مین غازی خان کو دو ہزار سوار خون خوار صمیت حریف کے لشکر مین شبخون مارنے کے لیئے روانہ کیا ' جب یہ سب سپہدار اور بخشی مین پہر رات کے وقت غنیم کے طلائے تک پہنچے تو شیخ عمر نے جو اُن سبھون سے آگے تھا کتنی جگہون مین جلتی آگ دیکھ کے گمان کیا کہ یہین اعدا کا لشکر پڑا ہی چنانچہ اُس نے اِسی خیال پر یہ کہے اُن سر داردن کے توپ اور کتنے بان بھی داغے جس سے حریف کی سپاہ آگاہ ہو گئی اکثرون نے تو اپنی راہ لی ' اور بعضون نے حملہ کیا تب باقی سپہداردن نے نزنت آکر حضور مین یہ حقیقت عرض کی ' سلطان نے یہ خبر سن نہایت برہم ہو شیخ عمر کو بر طرف اور اُس کی فوج فاضل خان رسالہ دار کے حوالے کر آپ اُس کی صبح کو باقاعدہ ندّی کے کنارے نزول کیا ' وہان حریف نے بھی فوج ظفر موج کے آگے صاف آئین فرسنگ پر دیرا دالا ' دوسرے دن رات کے وقت حضور سے امام خان ' فاضل خان ' میر محمود سپہدار ساز و اسباب جنگ سے کر دس ہزار سوار اور ایک ہزار بارہ سو رصمیت قادر خان اور غازی خان کی سرداری مین لشکر غنیم کے تاخت تاراج کے لیئے رخصت ہوئے چنانچہ یہ ذی ہوش سپہدار اپنے اپنے سپاہیون کو کنبل آرھاسب کے سب لشکر غنیم کے عقب جا پڑے اور جب اُنکے طلایہ دارون نے اِنھین رو کا تب ان لوگون نے مرھٹی بولی مین اپنے تئین

581

Marfat.com

لشکر مغل کے مددگارون سے ظاہر کیا اور اِس فریب سے اُس فوج مین گھس جنگ وکارزار کابازار گرم کردیا' تب توحربف کے سردار مغلوب ہو خالی ہاتھ بے زین و ہتھیار گھوڑون پر سوار ہو اپنے توپخانے کی طرف فراری ہوئے اور سپہسالاران منصور بہت سی غنیمت' نقد وجنس اور تمام آلات جنگ ڈیڑھ ہزارسواری کے گھوڑے اور اکثر جورولڑکے کو اُن کافرون کے اسیری مین لیکر باریاب حضور ہوئے اور پدک ہاے الماس' مالِ مردارید' جڑاؤ کرے اُنھین انعام ملے' بعد اس کے سلطان نامدار نے اُن اسیر عورتون کو بیش قیمتی خلعتین دے' پالکیون پر سوار کرواکے بعزت تمام سواردن اور بان دارون کے ہمراہ فنیم کے لشکر مین روانہ کردیا اور خفیہ اِنھین کے ساتھ بڑے بڑے چار ہاتھی اور سات گھوڑے مع زین مرصع اور بہت سے جواہر و نقد روپی ہری پنڈت وراستیا اور مادھو مابتی کے واسطے بھیج کر اُن کو اپنا بندہ و مطیع بنایا چنانچہ اُنھون نے وہان سے آگے کوچ کر سرہتی مین جامقام کیا'

بھیجے ہنت آنا سلطان کا واسطے مصلحت کے اور تعاقب کرنے فنیم کے' پہنچنا سلطانی سپہسالار کا معہ سپاہ نصرت پناہ کے' رسد لیکر آنا بدرالزمان خان فوجدار نگر کا' مستعد ہونا شانورو بھاگ جانا نواب حکیم خان کا اور لشکر کفر واسلام مین جنگ واقع ہونا'

جب سلطان نے اُس شبخون کے بعد دوسری شب کوچ کرکے اُس مقام مین جہان باد نام مذکور' تب بھدرا سے آملی ہی پہنچ کر مقام کیا انوپی کی طرف سے ایک سپہدار سلطانی اپنی فوج سمیت حضور مین آپہنچا اور بدرالزمان خان بھی بہت سی رسد کے ساتھ نگر سے آکر شرف اندوز ہوا

Marfat.com

اور بعد اسکے الغارون دشمن کا تعاقب کرکے فوج نصرت موج کی پیچھے
دو فرسنگ کے فاصلے پر ڈیرا کیا تب دونون لشکر کے نباقدار ایک
دوسرے کے حملون کو تالتے رہے، اب سلطان نے یہ تدبیر کی کہ اپنے
سپاہیون کو دونون وقت صبح و شام قواعد سپہگری کی مشق کے لیئے
برای نام میدان مین جانے ورزش کرنے اور بندوق چھوڑنے کا حکم دیا چنانچہ
کئی دن بھوسے پہر دن چڑھے اور سہ پہر سے گھڑی بھر رات تک اُن کا یہی
کام تھا اور اسی عرصے مین اُس نے میر معین الدین کو دو پلٹن، پانچ توپ
اور فرانسیس کا رسالہ ساتھ دے حریف کے میمنہ کی جانب روانہ کیا اور
برہان الدین کو نین پلٹن جمد توپ حمیت سرہ کی طرف بھیجا، اور
آپ دس پلٹن اور خاص سواردن پیدلون سے دشمن کے قلب کی فوج
توڑنے کے قصد پر آگے بڑھا، چون اُس رات کو تاریکی شدت سے تھی،
بڑی زحمت سے راہ کٹی، لیکن برہان الدین نے پو پھٹتے ہی سب پیشدستی
کرکے بڑی ہمت اور راستیا کی فوجون پر ہنگامۂ قیامت مچادیا، اُدھر سے
میر معین الدین بھی بڑی توپین پیچھے چھوڑ فرانسیس کی دس توپ ہمراہ لے لشکر
سے پہلے الغارون بلا کی طرح اُن اجل گرفتون پر ٹوٹ پڑا اُسیوقت سلطان بھی
حریف کے قلب پر بروقت چڑھ آیا، تب تو اعدا کو اُس میدان میں ٹھہرنا دشوار
ہوا، سردار اُن کے جو دربرد اِس سرکار کے خیرخواہ تھے اُس جمعیت سے
بھوسٹ نکلے، نواب نظام علی خان کی فوج مین بھگیر مچ گئی، مال اسباب اُن کا
غازیون کے گھوڑون کے سمون تلے پامال ہوا بانی مرہٹے سردار گھوڑون پر
سوار ہو نکل بھاگے، لشکر کا سامان مال اموال خیمہ نشان، انھی گھوڑے اونٹ
سب کا سب ملازمان سلطانی کے ہاتھ لگا، پھر دو ساعت کے عرصے مین اعدا نے

Marfat.com

باہم مجتمع ہو ایک فرسنگ کے فاصلے سے اِس طرح توپین سامھنے جما بارھین اُڑائین کہ اُسّے اکثر مظفّر بہادرون کو نہایت ضرر پہنچا ' فرمان سلطانی ' فنیم کی ایسی دلیری و جرأت کے دفع کرنے کو صادر ہوا چنانچہ حسب الحکم والا سیّد حمید ' شیخ انصر ' احمد بیگ اور دوسرے سپہسالار موشبرالی کی فوج صمت غنیم کے توپ خانے پر جرّہ دوڑے ' اتفاقاً اثنائے راہ مین اِنھون سے اور دشمن کے سپاہیون سے جو ایک سوکھے تالاب کے درمیان چھپے ہوئے غازیان نصرت مند پر دھاوا مارنے کی تاک مین لگ رہے تھے مقابلہ ہو گیا تب تو اُن شجاعت نشان سپہسالاردن اور فرانسیس نے بندوقین طیّار کر ایسی شلکتین ماربن کہ اعدا کے سپاہی جو اژدہام کے سبب سے بھاگ نسکے مارے گولیون اور تیر و سنان کے اُنکے سینے چھلنی بن گئے ' دو نامور سردار مارے پڑنے اور باقی اپنے مال سے دست بردار ہو اُس صف کے سے نکل بھاگے ' حاصل کلام بات کی بات مین حریف کی جانب کے سات ہزار جوان کھیت آئے اور جو بچے دے وہان سے پچھلے قدم ہٹے ' سلطان نصرت رکاب غنیمت کا اسباب ہمراہ لے شادیانے بجواتا سراپردۂ خاص مین آداخل اور دوسرے دن یہان سے شانور کی جانب روانہ ہوا '

پوشیدہ نرہے کہ نواب عبدالحکیم خان شانور کا ناظم جو بعد رحلت نواب مغفور کے خواہی نخواہی سلطان سے بیر بڑھا مرھٹون کے ساتھ جاملا تھا اب جو اُسنے بادشاہ کو اپنی طرف آتے دیکھا ڈرنے کا نپنے آپ تو راتون رات وہان سے بھاگ فنیم کے لشکر مین جا داخل ہوا اور اپنے بیٹے نواب عبدالخبیر خان کو شہر مین چھوڑ گیا ' جب سلطان عالیشان نے یہ ماجرا سن تعجّب کیا اور رات کے وقت سیّد حمید ' سیّد غفّار وغیرہ سپہسالارون کو تو شہر کے ضبط کر لینے کے

واسطے روانہ فرمایا اور آپ شہر کے حوالی مین اُتر کے میر صادق کو مہدی خان بخشی کے ہمراہ بھیجکر اِس بات کی تاکید کی کہ تم بالکل اساس و اسباب امارت جو اگلے خوانین جمع کر چھوڑ گئے ہین حضور مین روانہ کرنا چنانچہ اُن لوگون نے جو کچھ نقد و جنس وہان پایا بموجب حکم حضور مین حاضر کیا، چنانچہ سب اسباب بعد ملاحظے کے توشکخانے مین داخل ہوا، توپین وغیرہ توپ خانے مین رکھوائی گئین، نواب عبدالخیر خان باریاب ہو کر سرفراز ہوا، سلطان نے اُسے پوچھا کہ تمہارے باپ نے یہ کیا کیا، اپنا شہر کیون چھوڑ دیا، ہم سے سوائے پاس داری و رعایت کے اُن کے حق مین کچھ ایسا برا سلوک بھی تو واقع نہین ہوا، یہ کیسی خوبشی و قرابت تھی کہ تم ہمارے اعدا کے ساتھ مل کر ہم سے بون پھر گئے، وہ اِس کے جواب مین عرض پرداز ہوا واقعی یہ تو اُن سے نادانی کی حرکت وقوع مین آئی بندے کو مطلق اِس کا علم نتھا نہین تو بیشک اُنھین منع کرتا، سلطان نے بعد اِس گفتگو کے اُسکو اپنے خاص خیمے کے پاس جگہ دے نظربند رکھا،

زچ ہوجانا اعدا کا مہابت منصور کے ہاتھ سے صلح قرار پانا فریقین متخاصم مین راجاؤن کے تعلقون کا بند و بست معہ بعض کیفیتون کے جو سن بارہ سی مین واقع ہوئین،

سلطان نے بعد بند و بست شانور کے جو بن گڑھ کی نواح مین آکر نزول فرمایا اور عشرۂ محرم تک وہین توقف کیا بعد اِس کے اپنے تمام لشکر کو چار حصے کیا ہر حصے مین پیدل، پچیس ہزار سوار چودہ ہزار توپ پندرہ ضرب نھی، ایک کا

Marfat.com

سپہسالار میر معین الدّین دوسرے کابرہان الدّین، تیسرے کاسہامرزا خان چوتھے کاحسین علی خان میر بخشی کو مقرّر کر یہہ حکم دیا کہ تم یہان سے دو کوس دور جاکر ڈیرے کرو چنانچہ وے تو اُدھر موافق ارشاد عالی کے ایک میدان پکڑ ضروریات جنگ کی طیاری مین مصروف ہوئے اور اِدھر سلطان خود بہ دولت و اقبال پیدلون کی دس پلٹن، اور اسد اللّہی و احمدی کی تیس پلٹن، سوارون کا آٹھ دستہ اور تین رسالہ و چار ہزار پندارے دس ہزار پیادہ ہائے احشام سمیت اُسی مقام مین قایم رہا اور افواہ یہہ ہوئی کہ ایک سپہسالار توحید آباد کے تسخیر کرنے، دوسرا پونا ن لے لینے، تیسرا راے چور اور کوتوروغیرہ کے تصرّف مین لانے، چوتھا راجاؤن وغیرہ کے قلعے تعلّقے ضبط کرلینے کو بھیجا گیا ہی، اور یہان سلطان آپ دشمن کے مقابلے کے لیے قائم ہی، اعدا یہہ خبر سن ٹھہرا گئے، میر معین الدّین نے سیّد حمید و سیّد غفّار نہور شکار کے اشتمال سے رات کو کوچ کر مندرگی درک پر جو غنیم کا ٹھانہ تھا حملہ کیا، دم بھر میں اُس گھانیّ کو لیکر حریف کی فوج مار لی، شہر کو لوٹ کر ساز و سامان اور زر و زیور حسب بازگشت کی، برہان الدّین نے بنکاپور اور مصری کوٹے کو جو غنیم کے عمل سے قتل و تاراج کیا، یہان سلطان ممالک ستان بھی اُن ضلالت نشانون کے لشکر کی طرف متوجہ ہوا لیکن اعدا ہتلا کر چند اول پر لشکر سلطان کے آپڑے اور اناج بھرے دس ہزار تھیلے بنجارون سے لوٹ لیگئے، تب سلطان عالیشان نے اُس لشکر کے سردار کو کہلا بھیجا کہ بے قصور جمہور خلائق اور رعایا کو بار بار ستانا انصاف و مروّت کے آئین سے دور ہی، مقتضاے جوانمردی کا تو یہہ ہی کہ ایک ہی دن مین اِس لڑائی بھڑائی کے قضیے کو بکسو کردین، اِس پیغام سے حریف نے چونکہ اپنی جنگی سپاہ پر

نازان تھا، جنگ سلطانی مان لیا، سلطان نے کنگ ندی کے کنارے ساری فوجین اکٹھی کر آئین جنگ صف آرائی کی اور دائین بائین پلٹنین مقرر کر جلو دارون سمیت خود بدولت ہاتھی پر سوار ہو پہلے تو شجاعان فوج کو حرب و ضرب کا حکم کیا جس پر غول کے غول بہادران طالب جنگ کھیت مین اُتر پڑے اعدا بھی مقابلے کے ارادے بڑے جوش و خروش سے سامھنے آئے طرفین سے زور شور کی لڑائی شروع ہو گئی، لیکن یہ بات ٹھہری تھی کہ ہر ٹکری کے جوان نوبت بنوبت آدھی ساعت تک لڑین جسمے سب سپاہیون اور سردارون کی جرأت و جانبازی ظاہر ہو، اِس صورت مین ایک ایک سو رما یا لڑاکو رستم و اسفندیار کی پردلیان دلون سے محو ہو گئین، دوپہر تک جنگ کا بازار گرم رہا، تیر و تفنگ سے نوبت گذر گئی، خنجر و جمدھر لے لے بہادر سنکھ ہو گئے دونون طرف لاشون کا انبار لگ گیا، سلطانی بہادرون اور سلحداروں نے اپنی اپنی پردلی دکھلا میدان مین خون اعدا سے دریا بہا دیا، تب غنیم کے سرداروں نے اِس خیال سے کہ اُنکی سپاہ بہت تھی یہ ارادہ کیا کہ اب اکبارگی ہلا کر کے سلطانیون کو مغلوب کرین چنانچہ اِسی قصد پر اُنھون نے اپنی سپاہ جمعیت کراسی ہزار سوار سے زیادہ تھی اپنی جگہ سے جنبش کی، اِدھر سے بھی توپچیون نے بموجب ارشاد کے مار — توپ و تفنگ کے اُنھین بدحواس بنا ہٹا دیا، جب اعدا بھاگنے لگے تو لشکر ظفراثر کے سوار دو فرسنگ تک اُن کے پیچھے لگے چلے گئے اور تین ہزار گھوڑے، دس ضرب توپ اور اسباب و آلات لوٹ لائے، غنیم دو تین منزل تک دن رات بسی ہم بھاگتے گئے، کنگ گری کا راجا ہری نایک جو حریف سے سازش رکھتا تھا اُس کا یہ رنگ دیکھ حضور سلطانی مین حاضر ہو کر مورد عنایت ہوا، سلطان یہان سے اپنے لشکر حمیت بنکاپور

Marfat.com

لو روانہ ہو شافور کے متصل جا اُترا ' پر کتنے سلطانی خار نگر سوار جو نار اج کے ارادے محالون پر دو آ گئے تھے قضا کا رغنیم کے بیاقدارون نے اُن سے دو چار ہو کر ایک ہی حملے مین سب کو مار لیا' سلطان نے یہہ خبر سنتے ہی اپنے لشکر کے سوارون پر تو یہہ حکم دیا' کہ کوئی بنے اجازت چھاونی کی حد سے باہر نہ نکلے اور آپ ایک مہینے وہین رہکر مرہٹے کے کتنے سردارون کو بہت سے روپی اسباب بھیج کے اپنا مطیع بنالیا چنانچہ اِنھین کی صواب دید سے ایک دن چار دن فوج کو شبخون کے لیئے مسلح کر روانہ کیا ' وہان غنیم کے طلایہ دارون نے کہ ہری پنت پھرکیا کے ملازم تھے جان بوجھ کے اُنھین آنے نہ روکا یہان تک کہ دے دادر فوج کی، فوج حریف کے لشکر کے قریب جا پہنچے ' تب کسی شخص نے اِنکے آنے کی اطلاع پاکر ہلکر کو جا خبر کردی کہ پاسبانون کی خطا سے سلطانی سپاہ لشکر مین داخل ہو گئی ' اُسنے اتنا سنتے ہی پیادہ پا خیمے سے نکل بان وشانک اور بندوق کی آواز سن فرار کی راہ لی اور اپنی حرم خاص کو بھی جو اُسکی بڑی پیاری تھی ڈیرے ہی مین سونے چھوڑا ' اور سردار بھی بھاگ نکلے ' تمامتر غنیم کی سپاہ پراگندہ اور فوج مغل کی بھی سراسر منتشر ہو گئی اتھارہ عورتین اُس قوم کے سردارون کی موتی جواہر بھری اسیری مین پکڑ آئین ' جب فجر ہوئی ' دے بہادر سر لشکر منصور و مظفر ' اسباب غنیمت جمع کرنا خیمہ ہاتھی اُونٹ خزانہ اور چودہ ضرب توپون کی لیکر پھر آئے ' ہرچند غنیم نے بقیۃ السیف کے اکٹھا کرنے کو اُنکی راہین روک کر بہتیرا زور مارا پر کچھ بکار آمد نہوا ' بناچار ناکام پھر گیا ' اِدھر سلطانی سپہسالارون نے لوٹ کی چیزین مع اُن اسیر عورتون کے نظر انور مین گذرانین ' سلطان عطا بخش نے اُن سب سردارون اور سپاہیون کو بسبب اُنکی جان بازیون کے دو دو مہینے کی

Marfat.com

طلب اور چوتھائی غنیمت بطور انعام کے اور اچھے عہدے دیکر سرفراز و ممتاز کیا اور اُن عورتون سے بہ قول لے کر کہ کسی نوع اپنے شوہرون کو جنگ و حرب سے باز رکھین اُنکے زیور و اسباب صمیت بڑی عزت و آبرو کے ساتھ سلطان کے لشکر مین بھیج دیا، پر اُنکے شوہرون نے جب اس شے سے کہ وے مسلمانون کے ہاتھ لگ گئی تھین گمان بد کر کے اپنے خیمون مین اُنھین آنے نہ دیا تب اُن بیکنجتون نے اپنے شوہرون کی نادانی و کم ہمتی پہ لعنت و ملامت کر کے، اُن سے سلطان فتوت و مروت نشان کی پاسداریون اور حسن اخلاق کا اظہار کر سلطان سے آشتی و صلح کرنے کے لیے اصرار کیا تب اُنھون نے اپنے دلون سے بدگمانی اور کینے کو میل ملاپ کے قصد پر بالکل دور کیا چنانچہ اب فوج ظفر موج جو ہر سو توجہ ہو کر صف آرا ہوتی وے لوگ اُس جنگاہ سے پھر جانے، جب سلطان گیتی ستان نے دیکھا کہ اب سپاہ اعدا مین دم مقابلہ کرنے کا باقی نہین رہا تب بعد ایک مہینے کے خلائق کے حال پر ترس کر کے لشکر غنیم کے سرداردن اور منگلون کی صلاح سے بہرام زمان خان کو اور کئی خوانین کے ساتھ مع خطوط متضمن صلح اور بہت سے نقود و نفیس تحفون ظرفون اور گرانبہا جواہر کے جن مین ایک جڑاؤ گلوبند ہی پانچ لاکھ روپے کا تھا حاکم یونان کے پاس بھیجکر اظہار دوستی کا کیا اور اُدھر سے ہلکار وغیرہ سرداران لشکر نے بھی کئی بار افواج قاہرہ سے نوع بنوع کی زکین اُٹھائی تھین، ساری حقیقت سلطان کی شجاعت و ہمت کی سرسوار لکھکر آشتی و صلح کو ترجیح دی، تب اس مقدمے مین حاکم یونان نے اپنے ارکان سلطنت سے صلاح کی اُن لوگون نے بھی عرض کیا کہ واقعی مناسب یہی ہے کہ ہم سلطان سے اتفاق کرین اور اباپھبون کو بہان کے تحفے ہدیون کے ساتھ بھیج کر اُس کی خاطر آزردہ کو شاد

Marfat.com

اور یہ امر ہماری سلطنت کی ایمنی کا باعث ہوگا کیونکہ جوانمردی و دلاوری اُس عالی ہمت
کی خود ظاہر و باہر ہی جب اِدھر کا قصد کریگا تو بلا تکلف یہ ہمارا ملک مسخر کریگا'
جب حاکم پونان نے اُن خبر خواہون کی بھی رائین اِسی طرف مائل دیکھین اور
سلطان کی کمک کے لیئے فرانسیس کے جہاز پہنچنے کی خبر بھی اُسے پہنچ چکی تھی
اِسی واسطے اُس نے سلطان عالیشان کے ساتھ مصالحہ کرنے کو غنیمت
جان کے ایمنی اپنی ریاست کی اِسی مین سمجھی کر ایک سفیر کے ہمراہ بہت
سے تحفے' زر و جواہر اور نجیب بادپا گھوڑے' بڑے بڑے ہاتھی حضور مین بھیج کر
نرکونڈا' نولکنڈا' جالی مال کے تعلقے بطور انعام کے درخواست کیئے سلطان
نے بمقتضاے مصلحت' اِس التماس کو قبول کر کے سند تینون تعلقون کی
اُسے بھیج دی' تب قلعے اور صوبے اُس گرد و نواح کے جو سپاہ اعدا کے
تسلط مین تھے سر نو سرکار عالی کے تحت مین آگیئے' اِسی تقریب سے
حضور سلطانی مین ہری پنڈت نے نواب حکیم خان کے قصورون کی طلب عفو کے
لیئے عرض معروض کر شانور کا صوبہ پھر اُسے دلوا دیا' جب حاکم پونان کے
مصالحے کے سبب اُس جانب سے خاطرہمایون کو اطمینان حاصل ہوئی تو لشکر سلطانی
بفتح و فیروزی مراجعت کر کے شانور مین آپہنچا اور سلطان عالیشان نے ہری
پنڈت پھر کہ کو جو ہوا خواہون کے حلقے مین داخل ہو کر باعث صلح کا ہوا تھا کنجن
گڑھ کا تعلقہ اُس کے مضافات سمیت اور کئی اور قریئے بطور جاگیر کے
دے آگے کو کوچ کر محال دروجی کے تالاب پر نزول اجلال فرمایا' اب راجا راے
درگ اور راجا ہرپن پہلی از خود لشکر نصرت اثر مین داخل ہو کر بجرا کرنے کی
امید رکھتے تھے' لیکن چون سلطان کے خاطر مین اِس جہت سے کہ جب تلے بلائے
گئے تھے اُس وقت حاضر نہوئے بلکہ سرگرم بد اندیشی کے تھے' خبار تھا

Marfat.com

سلطان نے رات کے وقت پلٹنین بھیج کر اُنھین مع جمعیت اسیر کر بنگلو
بھیجوا دیا' ملک و مال اُن کا بارکاں ضبط ہو گیا بعد اس کے سلطان بہان سے
کوچ کر اپنے دار السّلطنت کو رونق افزا ہوا'

ذکر بند و بست دار السّلطنت اور تمام ممالک محروسہ کا'
معزول ہونا میر صادق دیوان کا' مسجد اعلی کی بنا کا سبب'
پھر آنا وکیلون کا حضور سے سلطان روم کے جو گیارہ سو اٹھانوے
ہجری مین گئے تھے' جانا وکیلون کا حیدر آباد کو سن بارہ سی مین
جب سلطان عالیشان نے ملک و لشکر کے نظم و نسق کا ارادہ کیا پہلے احوال
دیوان سرکار عالی کا جسنے ادنھونی اور شانور کے صوبے مین کچھ خورد برد کیا
تھا حضور مین ظاہر ہوا اور وہ اپنے عہدے سے برطرف ہو کر مقید ہوا اسباب اُسکے
گھر کا سب حسب الحکم سرکار مین ضبط ہو گیا' کہتے ہین دس لاکھ روپی
اور ایک لاکھ محمد شاہی اشرفی نقد اُسکے گھر سے نکلی علاوہ جواہر و ظروف طلاؤ
نقرے کے اور دیوانی خدمت مین مہدی خان نائط اُسکی جگہ پر بحال ہوا' مسجد اعلا
جسکی گیارہ سی اٹھانوے مین درمیان قلعۂ دار السّلطنت کے بنا ہوئی وجہ
اُسکے احداث کی یہہی کہ جب کمندی راؤ کافر نعمت نے اقبال خداداد کی تباہی کے
ازادے اپنے مخدوم سے باغی ہو (جن دنون نواب مغفور تنہا بنگلور کو گیا تھا)
نواب کے زنانہ محل کو مع سلطان کہ اُس وقت سات برس کا تھا
ایک مکان مین قید کیا جسکے سامھنے ایک بتخانہ وسیع صحن کا تھا سلطان اُن دنون
بتقاضاے سن اپنے مکان سے اکثر اُس بتخانے مین جہان لڑکے کھیلا کرتے

Marfat.com

اُن کا تماشا دیکھنے کو جایا کرتا قضاے الٰہی ایک دن کسی فقیر روشن ضمیر نے
وہان وارد ہوکر یہہ خوشخبری اُسے سنائی کہ او بابا خوش نصیب تر کے کچھ
دنون صبر کر آیندہ تو ہی اِس ملک کا بادشاہ ہوگا' اُس وقت میری نصیحت یاد
کرکے اِس دیول کو توڑ ایک مسجد بنانا کہ تیری نشانی تا قیامت باقی رہے'
سلطان نے مسکراکر فرمایا اگر خدا مجھے تخت نشین کرے تو بیشک آپ کے ارشاد کو
بجا لاؤنگا چنانچہ اپنے والد کے بعد فرمانروائی پاکر بتخانے کو توڑوا وہان ایک مسجد
عالیشان کی بنا قائم کی' دو سال کے عرصے مین چھ لاکھ روپی کی لاگت سے بن کر طیار ہوئی
تب اُس نے بارہ سی چار ہجری مین نماز عبد النظر کی دھمین ادا کرکے مسجد
اعلا اُس کا نام رکھا' اور انہین دنون مین ہر ہر شہر و قصبے اور قلعے کے گرد بگرد
ایک ایک فرسنگ کے فاصلے پہ گھنی گھنی بسواری لگوا کر چار دروازے
مقرر کیے' جہان طلایہ داروں کو بیٹھلا کر یہہ تاکید فرمائی کہ قلعدار کے پروانے بغیر
کسی کو اُس کے اندر آنے نہ دین' اور ممالک محروسہ و علاقہ کرناٹک
پائین گھاٹ کی سرحدون کے درمیان' اور ڈمڈیگل و کڑور سے مدورل گھاٹ
اور لھسم کی حدون تک خاردار لگوا کر بارہ ہزار پیدل اور دس ہزار سوار جرار
جابجا پاسبانی کے لیے تعینات کیے تا نہ پائین گھاٹ سے سلطان کے ملک مین
کوئی آنے پاوے نہ بالاگھاٹ سے اُس طرف جانے' اور اِسی سال مین
سلطان روم کے پیشکش کے واسطے بہت سے نفیس و لطیف اسباب
وتحفے' نو ساخت بندوقین نئی ضرب کے دس لاکھ روپئے' قماشہاے فاخرہ' زر و
جواہر گرانبہا میر غلام علی خان وغیرہ کے ہمراہ بھیجواے چنانچہ وے اُس دربار عالی
سے پھرتے وقت ایک نوازش نامہ جو مبارکباد سلطنت کے جلوس پہ محتوی تھا
اور جڑاؤ تیغ و سپر اور بیش قیمتی جواہر اور بہت سے نوادر روم لیتے آئے'

Marfat.com

لے جیسز بن سبکی سب نظر مبارک مین پہنچین تب تو سلطان نے بموجب فرمانے
سلطان روم کے ہر طرح کا سامان سلطنت آمادہ اور تخت شاہی کو نئی طرز پر طلا اور
جواہر بیش قیمت سے مرصع اور مبالغ خطیر خرچ کر بشکل شبر طیار کروایا،
چنانچہ یہ تخت ابتک انگریزون کی ولایت مین موجود ہی، اور ہر برس اُن کے
بادشاہ کی سالگرہ کے جشن کے دن حاضرین بزم شاہی اور ناظرین دربار عام کی
نظرون مین مع اور نادر نادر نفایسون و اعجوبون کے جو بعد مسخر ہو جانے
سرینگپٹن کے اِس سرکار سے اُن کے ہاتھ لگے جلوہ افروز ہوا کرتا ہی، اور
قوم انگریز و فرانسیس کے اچھے اچھے ہنردرون اور استاد کاریگرون کو جمع کر
کے توپ بندوق قینچی چاقو گھڑی و باناٹ و کمخاب اور ظروف چینی وغیرہ
کے بنانے مین ترے قدغن سے سرگرم کار کیا، اسطرح کے کارخانے چار
مقام دارالسلطنت، بنگلور، چینپٹن درگ اور نگر مین تھے، لیکن اوقات ہمایون
سپاہیون کے اکٹھا کرنے مین صرف ہوتی تھی، قدیمی خدمتگزار سپاہیون اور جنگ
آزمودہ منصبدارون کو جنھین نواب مرحوم نے لاکھون روپی خرچ کر کے
ہر ایک ملک سے جمع کیا تھا سلطان نے بالکل اپنی نظرون سے گرا دیا، اور ناآزمودہ
کار جوانون کو اُن کے قایم مقام کیا، اِسی جہت سے تھوڑے ہی دنون
کے درمیان اُس ملک و سلطنت مین بہت سے خلل واقع ہوئے،

Marfat.com

فوجکشی کرنا سلطان کا کلیکوٹ کی طرف' پھر چترہ جانا کوچی بندر
اور حاکم ملیبار کے تعلقون پر' مجروح و مقتول ہونا کتنے جوانان
مظفر کا' لے لینا اُس بندرگاہ سے پانچ ہجری مین'

جب سلطان عالی شان دارالسلطنت وغیرہ کے نظم و نسق سے فارغ ہوا'
جاسوس خبر لائے کہ کلیکوٹ کے نائر سرکشی و بغاوت پر مستعد ہین ہرچند
وہان کا حاکم ارشد بیگ خان اُن کی شورش کے فرو کرنے مین سعی کرتا ہی
کچھ مفید نہین پڑتی' اتنا سنتے ہی سلطان عالیشان چار پلٹن نین رسالے اور توپخانے
ساتھ خود اُسی طرف روانہ ہوا اُن کو چکدارن نے سلطان کی روانگی سے اپنی
جان و مال کا خوف کر بہاگ اور جنگل کا رستا لیا' جب بہان کے حاکم نے موکب
والا کا استقبال کر کے مجرا حاصل کیا سلطان نے عتاب کی راہ سے اُسکو
خطاب کیا کہ رعایا کا دل ہاتھ مین لینا اور ملک کا ضبط و ربط کرنا جیسا کہ چاہئے تم سے
نہو سکیگا' بعد اِسکے مہتاب خان بخشی کو اُس صوبے کا ناظم کر دارالسلطنت
کی طرف مراجعت کی' بخشی مذکور نے اگرچہ اُس ضلع کی رعیتون کو دلاسا بھروسا
دے دے بلایا لیکن اُن شوریدہ بختون نے کوچی والون کی پرچک و اغوا سے
جنگ و جدال کا قصد کیا' جب یہ حال ملازمان سلطانی کے گوش گذار ہوا تو اُس
بلند اقبال نے اِدھر تو آپ مع لشکر آمادۂ قتال ستی کال اور کورکال کے رہنے
فوراً کلیکوٹ کی جانب کوچ کیا اور اُدھر اپنے سپاہیون کو اہل ضلال کے ملکون
کے خراب کرنے کا حکم دیا' چنانچہ اِن لوگون نے قصبون قریون مین قرار واقعی لوٹ
پاٹ مچادی' اکثر مفسد تمرد پیشہ مارے پڑے' باقی مغلوب ہو کر مطیع و فرمان
بردار ہوئے' اِسی عرصہ مین کتنے پنڈاروں نے ترچناپلی کی اطراف پر تاخت

Marfat.com

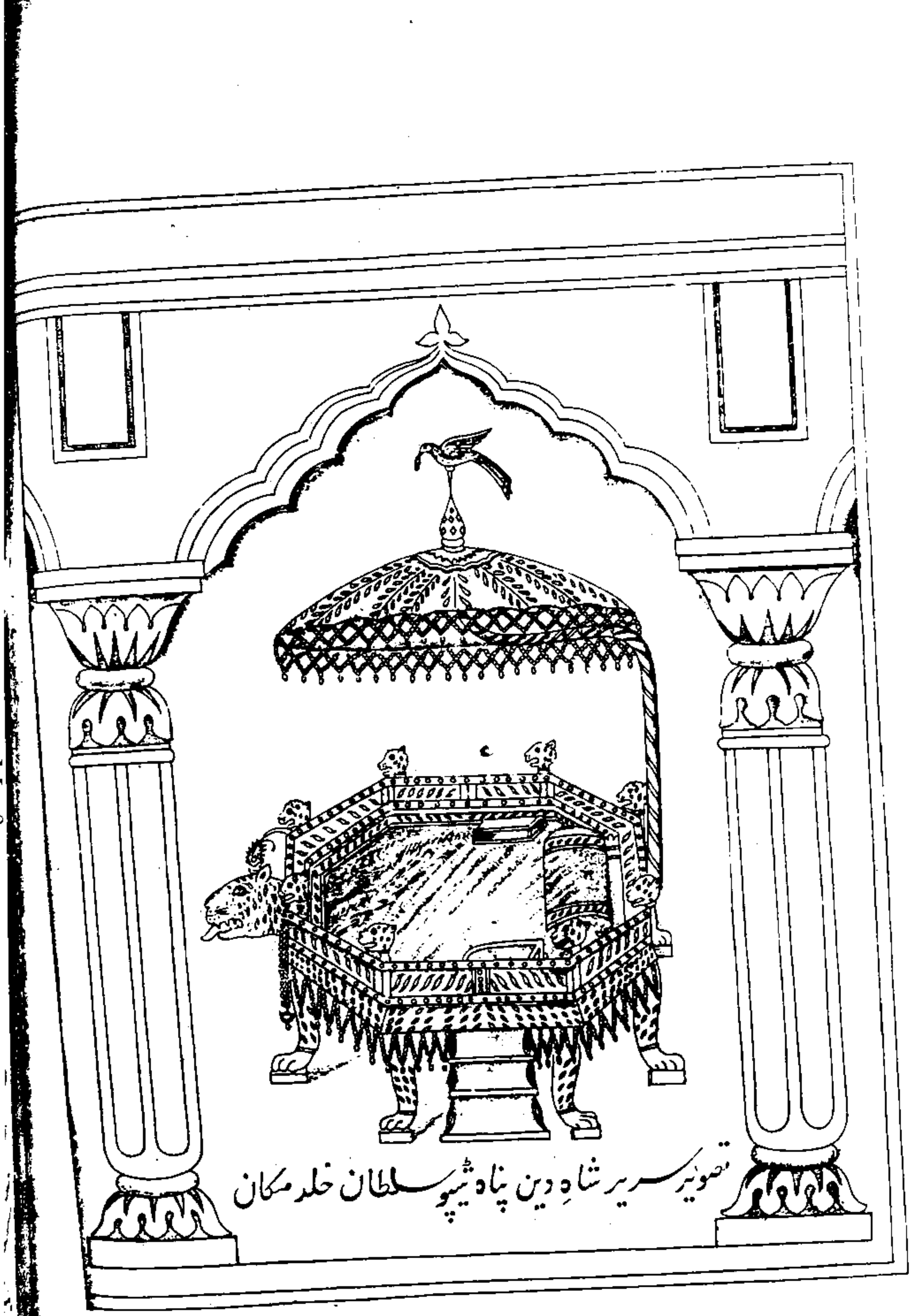

تصویر سریر شاہِ دین پناہ ٹیپو سلطان خلد مکان

Marfat.com

کر اُسے ویران و بے چراغ کیا ' اور اُس قلعے کے سردار نے حضور والا مین
یک عرضی اِس مضمون کی بھیجی کہ تنبیہ اِن احمق قزاکون کی جو سرکار
داد اور سرکار کمپنی انگریز کے باہم اِن دنون میان ملاپ کو دیکھ اِس
ہونے کے علاقے کے محالون کو لوٹنا کرچاہتے ہین کہ کسی طرح اِس اتفاق کو
برہم کرین ' ضرور ہی ' سلطان نے اُس کے جواب مین فرمایا ' ممکن نہین کہ
سرکاری سپاہی بغیر اطلاع سرکار کے ایسی حرکت کرین ' شاید اُس
نواح کے کسی راجا نے قابو پاکے ایسی دلبری کی ہی اب جاسوسون
سے کوچی بندر کی حقیقت تحقیق کر آپ ہی سب فوج خاص سمیت اُس
طرف تاخت کی ' کوچی والے اِس حال سے خبردار ہو مورچہ اور گہری کھائی
بنا لڑنے کو آمادہ ہو گئے ' ادھر سے بھی حسب الامر عالی بہادرون نے رات
کے وقت ایسی جوانمردی کی کہ اُس بندر کو سر کیا ساتھ ہی اِس کے
سلطان آگے بڑھنے پر مستعد ہوا ' خیر خواہون نے حضور والا مین عرض
کیا کہ اِس وقت آگے کا عزم کرنا اچھا نہین کیونکہ سامنے راہین ناہموار اور
بڑی بڑی مٹان واقع ہین خدانخواستہ اعدا غالب اور غازی مغلوب
ہو جائین پر سلطان اپنے جان نثارون کے اس کہنے کو خاطر مین نہ لا کر فوراً
اندھیاری رات مین پالکی پر سوار ہو دو پلٹن اور دو ہزار سوار سمیت روانہ ہوا '
اور حضوری فدائیون نے ایک ہی ہلّے مین دشمنون کو مارتا حصار مسخر کرلیا
اعدا قلعے کی جانب بھاگ گئے سلطان نے آپ وہین اقامت کر فوج اور
توپ خانون کی طلب کے لیئے ہرکارون کو حکم دیا ' جب اِنھون نے دو پلٹنون
کو جو شکر کی ہراولی اور لڑائی پر تعینات تھین خبر کر روانہ کر دین اور دوسری
پلٹنین جا ملنے کو طیار ہوئی تھین کہ اچانک حریف کے سپاہیون نے دغا کر کے نور کے

Marfat.com

نر کے بانی کے بیٹون کا منھ لھول دیا جسے کھائی. حشمے سب بھر گیے اور فوج سلطانی پر کمک پہنچنے کی راہ بند ہو گئی ' تب تو اھدا نے چاردن طرف سے بہادرون کو گھیر لیا ' ہرچند بے اُن گمراہون کے ھٹانے مین کوشش عمل میں ائے بر ناکام نوع بنوع کے دام بلا مین گرفتار ہو گیے اور چار ہزار نجیب و طایک سوار دلیری و شجاعت کو کام فرما اپنے آقا کے سامھنے زخمی و شہید ہوئے ' تب میر فرالدین خان بہادر نے کہ سواری خاص کے متصل تھا بروقت پہنچ جھت سلطان کو پالکی پر سے اُتار لیا اور بخیر و عافیت لشکر گاہ مین پہنچایا ' مگر سلطانی جلودارون مین سے کوئی بچ نہ نکلا اور وہ اورنگ نام مرصع کار پالکی جسکے بنانے مین نو لاکھ روپیہ خرچ ہوئے تھے مع بیھنے اور ایک قبضے کٹار کے جسکا دستہ ایک زمرد کے دانے کا تھا اعدا کے ہاتھ لگی ' الغصہ حضرت سلطان اور میر فرالدین خان نے اُس ورطے ہلاکت سے نکل کر پھر رودخانے کے پار جا شفیتون پر خوب ہی تیغ زنی کی اور سپاہ اردون نے بھی بموجب امر عالی کے ' تلوار و تبر کی داردن سے جتنے چھوٹے بڑے کو پایا مار کھپایا ' باقی بچے بچائے ملک و مال چھوڑ چھاڑ ملیبار کی طرف نکل بھاگے اور سلطان عالی شان نے اُس بندر کے قلعے مین داخل ہو کر سب مال متاع توپ وغیرہ حسبت ضبط کر لیا '

چڑھآنا جنریل مبنڈوس بہادر کا راجہ ملیبار کی جنگ کو ' لڑنا فریقین کا سنی منگل کی نواح مین ' روانہ ہونا رایات ظفرآیات کا بائمن گھاٹ کی طرف اور وہان کی فتحونکا بیان '

جب سلطان عالیشان نے اس نواح کے بندوبست سے فراغت حاصل کی تو .

ملیبار کے راجاسے خراج طلب کیا، اُسنے سپاہ سلطانی کے رعب سے، خوف کھا کر
گورنر مدراس کے پاس اس امر کی نالش کی جس پر جنرل میڈوس بہادر
سلطان کے مقابلے کو متعین ہو کر شہر نگر مین آیا اور یہان سے راجا کی مدد کے
واسطے آگے بڑھا، کوئنبا تور اور ستی منگل کی نواح مین سلطانی فوج ہراول
کے ساتھ بڑی لڑائی واقع ہوئی دونون طرف سے توپ بندوق بان کی آوازون
سے غوغای محشر برپا تھا قزاقون نے جنگل مین خیمہ و خرگاہ اعدا کے لوٹ زن و مرد
کو اُنکے گرفتار کرلیا اگرچہ دونون لشکر آپسمین لڑبھڑ کر برابر رہے، لیکن شام کے
وقت جب جنرل مذکور ایک پہاڑ کی ترائی مین اُترا تو سلطانی سپاہ نے بڑی
تک ودو سے اُسکو نرغے مین کر رسد کی راہ روک لیا، دوسرے دن جنرل نے آگے
کوچ کیا اور ستی منگل کے قلعے مین عمل کر چندے وہان ٹھہرا، بعد اسکے کوئنباتور
کی جانب جو خاص خیمہ گاہ سلطانی تھا روانہ ہوا یہ خبر سنتے ہی خسرو گیتی ستان
اپنی ساری فوج و سپاہ ہمراہ لے اُس پر جا پڑا اور ترائی کے دستور پر صف
آرا ہوا، مگر جنرل بہادر بھوانی ندی کے کنارے اُتر کر اُس دن لڑنے کو طرح
دیگیا اور کرنیل کمسوبل کو بنگلے سے پانچ پلٹن لیکے ہر ایک مین جسکے ایک ہزار
فرنگستانی جوان تھے آیا تھا کالسنری اور بنگت گری وغیرہ کے راجاؤن کی فوجون
صمیت کوچ کر کے وانمباڑی اور ترپاتور مین پاسبانون کو مقرر کرتپور گھاٹ کی
طرف روانہ ہوا حیدر ان اس حال سے آگاہ ہو سید صاحب سپہسالار کو اُسکے
مدافعے کے لیئے بھیجا اور اپنا ڈیرا نگر مین رہنے دیا، جبکہ یہ سپہسالار اپنی فوج صمیت
الغارون چلا تب کرنیل بہادر جو دھرم پوری کی جانب گیا تھا رنت کندلی کی نواح
مین پھر آیا، ان سید غفار نے پندرہ ارد نکے سوار صمیت اُس سپہسالار لے
لشکر سے آگے بڑھکے انگریزون کی فوج کے ہراول پر حملہ کرنے کے ڈیڑھ سو

597

Marfat.com

سوار اور دو سو سپاہی اسیر کر لیے، کرنیل بہادر نے اُس دن جنگل پہاڑ مین بسر کر کاویری پتن کو کوچ کیا، جب راہ مین فوج قاہرہ کو اپنے گرد دیکھا تو پہاڑ کی ترائی اور میدان مین ہو کر پتور گھاٹ کا رستا لیا اُدھر سے جنرل میڈوس بھی اُسی گھاٹی کے نیچے اُترا اور اُس سے آملا لیکن اِس سے کچھ آگے ہی سلطانی جانبازون نے وان پہنچ جوانمردی و تہور کا جوہر ظاہر کر سخت زد و ضرب مچا دیا تھا، یہ جب حریف کی جانب کے سردار بھی حملہ آور ہوئے اور افواج سلطانی مین تہلکہ پڑ گیا، تب سلطان خود بنفس نفیس جلد تر اسد اللہی رسالون اور توپخانے سے اُن کے پیچھے تاخت کر ایسا اُن کا قافیہ تنگ کیا کہ کسی طرح بچاؤ کی صورت نتھی جنرل اپنے سپاہیون سمیت قلعہ باندھ پہر و بنگاہ کو درمیان کر بھرستی منگل کی جانب روانہ ہوا، قصہ کوتاہ جبکہ دو تین مہینے تک باہم جنگ و پیکار یکسو نہوئی، انگریزی لشکر مین رسد و آذوقہ نہ پہنچ گیا اِسلیے اُن پر بڑی تکلیف و سختی گذرنے لگی اور چون رسد وغیرہ ضروری چیزون کے پہنچنے کی بھی اُمید نتھی، بضرورت جنرل بہادر مع تمام لشکر ترچناپلی کی سمت پھر چلا، بہادران ظفر توامان ستی منگل کے میدان مین اُس کی راہ چھینک چارو نطرف سے اُس پر ٹوٹ پڑے اور ایسی جوانمردی و مردانگی مردی کار لائے کہ منصف مزاج سردارون نے تعریفین کین اُنکے پسی دلیی حملون سے قریب تھا کہ سپاہ اعدا پراگندہ و پریشان ہو جاے، لیکن رات کے آجانے سے جب جانبازان لشکر سلطان جنگ سے باز رہے، جنرل بہادر لڑائی سے اتھا بہت سا سامان و اسباب وہین چھوڑ چھاڑ آگے چل نکلا، غازنگر سوارون اور دوسرے رسالون نے پھر اُسے گھیر کر جنگ آغاز کر دیا، فشاکار سلطانی ہراول کا سردار مارا پڑا، سلطان مرحوم نہاد نے اِس واقعے پر تاسف کھا کر

اُس دن جنگ کو موقوف رکھا اگرچہ سپاہ اور رسالے کے سردار لوگ حرب و پیکار کا خرخشہ مٹا دینے کو ناخت کرنے اور گھوڑے اُٹھانے پر مستعد ہو کر طالب حکم تھے لیکن چون اجازت نتھی حسرت کا ہاتھ مل کر رہگئے اور اسی سبب سے جنرل کو اُدھر بڑی فرصت مل گئی کہ وہ لے کہ شکے کوچ در کوچ ترچناپلی کے قلعے مین جا پہنچا، اب سلطان نے میر قمر الدّین خان بہادر کو توستی منگل کا قلعہ عمل دخل کرنے کے واسطے روانہ اور سواردن کے تئین ترچناپلی کے محالون پر ناخت وتاراج کرنے اور بھی تنجاور کے قصبون فریون کے اُجاڑنے پھونک دینے کے لیئے تعینات کیا، جب تک جنریل بہادر اپنے لشکر صمیت دریا کنارے کے رستے اُفتان و خیزان مدراس پہنچا، سلطان بھی چنجی اور ہرموکل گڑھ کے سوا دتک اُسکا پیچھا کیئے گیا، اور اُدھر قمر الدّین خان بہادر نے ستی منگل کے قلعے کو محاصرہ اور ہر طرف سے زدلا کر حیدار کے توڑنے ڈھانے مین سعی کی، لیکن قبل اِس کے کہ اولیاے دولت مظفر و منصور ہون اُس گروہ کے سردار نے رسد و آذوقے کی کمی، سامان جنگ اور پانی کی نایابی کے خوف سے دکیل بھیجکر صلح کا پیغام کیا اور قول قرار درمیان آنے کے بعد قلعہ سلطانی ملازمون کو چھوڑ دیا، خان مذکور اسیردن کو لیکر حضور مین آ پہنچا، تب حکم ہوا کہ سردارون کو میجر سانبر صمیت قید کرکے دار السّلطنت مین پہنچائین اور اُس کے سپاہی، سلطانی فوجون میں بھرتی کیئے جائین جب جنریل مذکور مدراس مین پہنچا، سلطان نے سواردن کے رسالے اطراف و نواح کی تسخیر و ویران کرنے کو بھیجے چنانچہ قمر الدّین خان نے جو ہرموکل بہادر کے عمل کرنے کو تعینات ہوا تھا اپنی فوج صمیت وہان پہنچ اطراف کے ہزارون غریبون رعیتون کو جنھون نے انگریزون کے تھانون کے آسرے پر اُس بہادر کو اپنی پناہ کی جگہ سمجھا تھا تباہ و پریشان

Marfat.com

کرتا لاکیونکہ اُس قلعے کے سردار نے جو اوایل مین کچھ دنون نواب مرحوم کی قید کا مزا چکھ چکا تھا صباہ نصرت پناہ کے پہنچتے ہی اُسکی بہنایت اور اپنی اگلی مصیبت کا دھیان کر درد سر کے بہانے سے ایک کوٹھری مین گھس کر قلعے کا انتظام اپنے کارگزاردن کے ذمے کیا تھا اُن لوگون نے جب ایسی ابتری اور خانہ خرابی دیکھی تو مناسب بخان کے قلعہ اپنے سردار کی مرضی کے موافق حوالے کردیا'

بنگالے سے آنا گورنر جنرل لارڈ کارنوالس کا' اور ملانا اپنا اپنے ساتھ نظام علی خان اور مرہٹون کا' لشکرکشی کرنا اِن تینون سردارن ہم عہد کا سلطنت خداداد میسور' مستاصر کرنا بالاگھاٹ کا' لڑائیان واقع ہوئی سلطانیون اور اِن تین سردارون کے سپاہیون مین معہ اور رودادون کے جو من بارہ سی چھہ ہجری مین واقع ہوئین'

دریا کے اخبار نگاردن نے جب بائین گھاٹ کی جانب سلطان کے متوجہ ہونے کی خبر گورنر جنرل بہادر کو لکھی کہ فوج سلطانی' درو بست کرنا تک بائین گھاٹ کی سرزمین کو تاخت تاراج کر اُس کی اطراف پر متسلط ہوگئی' کچھ دنون تک تو جنرل میتھوس اُن کا سامنا کرتا رہا' آخر وہ بھی رسد اور ساز وسامان حربی کے چک جانے کے سبب بے بس ہو کر مدراس کو پھر گیا' اور گورنر جنرل کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر جلد حربف کی سپاہ کا مدافعہ عمل مین نہ آوے تو خوف ہی کہ مرتا سر بہ ملک بھی تباہ و برباد ہو اور عنقریب ہاتھ سے نکل جاوے تب اس ضمن مین نظام علی خان کے وکیل ابوالقاسم خان عرف میر عالم

Marfat.com

نے جو قبال اسکے بھتیجے شیر الملک دیوان ناظم حیدر آباد بنگالے مین آکر گورنر جنرل موصوف کو اقبال خداداد کے استیصال کے لیئے اشتعال دینے مین مصروف تھا، فرصت وقت پا اُس بات مین بڑی کوشش کی یہان تک کہ گورنر جنرل کو اِن گھاٹون اُتارا کہ اُدھر تو اُس نے ناظم حیدر آباد اور حاکم پونان کو آپس مین متفق ہونے اور تمام ملک بالا گھاٹ کے تسخیر و تقسیم کر لینے کے واسطے شتّے لکھ بھیجا، اور مدراس کے سرداروں کو بھی سامان حرب و ذخیرے اور سپاہیون کے جمع کرنے کا قدغن کیا، اور اِدھر آپ اپنے کام کا بند و بست و تدبیر کرنا شروع کیا، چونکہ حیدر آباد کے ناظم اور مرہٹون کو ملک خداداد کے لینے کی بڑی فکر و تلاش ہی رہا کرتی تھی، اِس لیئے اب وے گورنر جنرل کے لکھنے بموجب فوج اور آلات جنگ کی طیاری مین سرگرم ہوے اور انگریز کے سردار بھی رزم و پیکار کے اسباب و آلات جمع کرنے لگے، کرنیل ربٹ اخبار نویسون کے داروغہ نے جو انور گڑھ کی چوکی پر تعینات ہو انھانہ بیرات شابشہ اور زر پاشی و شیرین زبانی سے بالا گھات کے راجاؤن کو جنھون نے نواب مرحوم کی جبّاری اور سلطان کی بیرحمی کے باعث اپنا اپنا ملک چھوڑ دیا تھا، ایک اقرار نامہ رسد جمع کرنے اور اور اسباب بہم پہنچانے کی شرط پر بھیجکر اُنھین اپنے علاقون کی سرحدون مین دخل و تصرف کی بروانگی دی اور نقشہ سر تا سر ملک بالا گھات کا باوصف ایسے ضبط و انتظام کے کہ مجال کیا کہ کوئی ایک موضع سے دوسرے موضع مین بے حکم وہان کے حاکم کے جا سکے مبالغ کثیر خرچ کر کے اور ہوشمند جاسوسون منشیون کو سوداگرون کے بھیس مین بھیج کر منگوایا اور سرکار خداداد کے کتنے سردارون عہدہ دارون کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا، خبر یہ تو یہان اِس تدبیر سے گورنر جنرل کے پہنچنے کی

Marfat.com

انتظار مین تھا اور وہان اُس کا خفیہ نویس سیّد امام جسنے دار السلطنت
پٹن کی سکونت اور سلطان کی نوکری اختیار کر لی تھی بعد ظاہر ہونے اِس
بھید کے کہ وہ ہمیشہ دلی دربار کی ٹھیک ٹھیک خبرین لکھ بھیجا کرتا ہی
حضور مین بلایا اور یہہ کہا گیا کہ جو کچھ تو نے کیا ہی اگر سچ سچ کہدیگا تو تیری
جان بچیگی، اُس ناآزمودہ کار نے کئی اور سردارون کے بھی نام جنھون نے دغا کی
راہ مین قدم رکھا تھا لکھکر حضور مین گذرانے، چنانچہ بعد تحقیقات شایستہ و
مدارک بایستہ پندرہ آدمی جلادون کے حوالے کیے گئے، پھر اُس کافر نعمت
سے جب پوچھا گیا کہ تو نے جو اِس سرکار کا نمک کھاکے ایسی حرکت کی اب
تیری سزا کیا ہی، وہ چپ رہا تب حکم ہوا کہ اِسے بھی اوروں کے ساتھہ قتل
کرین، یہہ خبر سن کر دوسرا اخبار نویس امام الدین نام بھی جو اِسی کام پر مقرر ہوکر
کولار اور نندی گڑھہ مین رہا کرتا تھا، راتون رات سات گڑھہ کے حلقے مین کرپات
کو اُتر لاگا، ہرچند اِس طرح سے کرنیل ربت کے جاسوسونکا حال کھل گیا اور
وے قتل ہوئے تسپر بھی اُسنے اِس کام کو نہ چھوڑا، الغرض جونہین گورنر جنرل
بہادر کو لشکر وغیرہ کی طیاری کی خبر پہنچی تو وہ پانچ ہزار بنگالی اور دو ہزار فرنگی
سپاہیون کو ساتھہ لے جہاز پر سوار ہوکر اس مین آ اُترا، پھر یہان سے ایک مہینے بعد
چار پلٹن، چھہ ہزار اہل فرنگ تین ہزار سوار صمیت بڑی طیاری سے بالا گھاٹ
کی تسخیر کے ارادے روانہ ہوکر ویلور مین داخل ہوا، جس وقت سلطان
بھلیجری کے سردار فرانسیس کے ساتھہ کمک کا سوال جواب کر رہا تھا جاسوسون
نے اِس سپہسالار کے کوچ کرنے کی خبر عرض اقدس مین پہنچائی جسپر
محمد خان بخشی اُس روداد کی تحقین کے واسطے بڑے جماؤ کے ساتھہ حضور سے
رخصت ہو جنگم گھاٹ کے رستے نرپاتور جا پہنچا، تب تو برہ سی انگریز

Marfat.com

جو قلعے مین تھے اور کالستری راجا کا سردار اس علاقہ اور جونین سو بیاہ دن سے اُس قلعے کی نگہبانی کیا کرتا تھا نے سب کے سب سورج نکلنے کے پہلے ہی گڑھ سے نکل انبور گڑھ کے رستے چل کھڑے ہوئے ' پرتھوی شعار سواردن نے دھاوا مارا ایک ہی حملے مین اُنھین لوٹ لیا ' اور دماغ دار سردارون کو بھی اسیر کرکے مراجعت کیا ' نظام علی خان خود تو چالیس ہزار سوار ' بیس ہزار پیدل سے سمیت امرا اور اپنے دونون فرزند عالیجاہ و سکندر جاہ کے حیدر آباد چھوڑ پانکل مین آرہا اور اپنے امیرون کو اُسنے بہت سی فوج کے ساتھ ممالک محروسہ کے سرکرنے کو روانہ کیا ' جب گورنر جنرل بہادر موکلی گھاٹ اور بیگٹ گری پار ہو ' موپر واکل ' کولار ' ہاسکوٹے مین تھانے مقرر کرسیدھا کشنراج پور مین جو بنگلور سے تین کوس پر ہی داخل ہوا ' سلطان کو خبر سنتے ہی الغارون چڑھ دوڑا ' پوشیدہ نرہے کہ جب سردار فرانسیس نے انگریزی لشکر کے قصد کرنے اور اطراف بالا گھاٹ کے درہم برہم ہونے کا حال سنا تو کمال وفاداری و جان نثاری کی راہ سے چاہا کہ سلطان کی ملازمت مین اپنے ہزار جوان تعینات کردے ' مگر سلطان کے بعض بعض بد باطن ملازم جنکی گفتار و کردار کا اُسکے حضور مین برا اعتبار تھا ظاہرا دلسوزی کی راہ سے عرض پرداز ہوئے کہ لشکر اسلام کو کمک فرانسیس کی جو کسی کے ساتھ وفا نہین کرتے کچھ حاجت نہین ہی القصہ سلطان عالیشان تنہا اپنی ہی سپاہ سے حریف غالب کے دفع کرنے کا قصد کر اُسی شب قزاقون بان داردن کو انگریزی لشکر کے گرد بگرد آنشباری کرنے کا حکم دے آپ بنگلور کی جانب روانہ ہوا ' اور اِن چالاک سپاہیون نے حسب الامر تاخت کر اُس رات کو مارے بانون کے بھور کر دیا ' گورنر جنرل بہادر بے کھٹکے آگے بڑھ کر بنگلور سے ایک فرسنگ پر آ

Marfat.com

اُترا تب سلطان نے سیّد حمید سپہسالار کو اُس کی فوج سمیت دوسرے قلعے کی چوکی پہرے کے لیئے تعینات کر محمد خان بخشی اور بہادر خان قندھاری کو قلعہ داری کے کام پر مقرر کیا اور شیخ انصر سپہدار کو قلعے مین بھیج آپ آگے کا عزم کر تنگی کی نواح مین خیمے کھڑے کرنے کا حکم کیا لیکن ہنوز خیمے برپا نہو چکے تھے اور پیادے سوار دہات کی طرف لکڑی گھاس لانے چلے گئے تھے اور یہان چار پلٹن پیدل ' اسد اللہی رسالہ ' خاص اصطبل کے تین ہزار سوار جرار چاردن طرف سے خاص سواری کو گھیرے کھڑے تھے جو کرنیل فلایدتر پ کے بالکل ہواردن سمیت پیش قدمی کر سلطانیون کی منزل گاہ پر چڑھ دوڑا اور ایکا ایکی توپ خانے کی طرف جھکا ' تب توپچیون اور فوج کے سردار نے سامنا کر مارے توپ و تفنگ کے اُسے ہٹا دیا ' اتفاق سے اُسکے کلّے پر ایسی ایک گولی لگی جسّے اُس کی زبان بند ہو گئی ' بنا چار کمیت سے اُس کے سردارون کے پانون اُکھڑ گئے ' اور سواران نصرت نشان نے خوب ہی بہادری کا حق ادا کیا ' انگریزونکے چار سی سپاہی کو گھوڑے سمیت اسیر کر لیا ' باقی ماندہ گرتے پڑتے اپنے لشکر کو نکل بھاگے ' دوسرے دن کرنیل مورس اور جنریل میتھوس نے انبوہ سپاہ سے شہر پر ہلّا کیا ' جب دونون طرف کے ہزارون سپاہی کام آئے ' شہر مستخر ہوا ' مال اموال زر و جواہر اس قدر ہاتھ آیا کہ اُنکی تنگدستی جاتی رہی برجب غنیم کی فوج سے کرنیل مورس مارا گیا ' تب وے مورچہ باندھ دو ہفتے تک حصار کے توڑنے مین مصروف رہے ' بموجب حکم سلطان کے ' قمرالدین خان بہادر اپنی فوج لیئے اِس مہم مین قلعہ والون کی پشتی کو سرگرم تھا ' جب قلعے کی دیوار توٹ گئی ' سلطان نے قلعہ خالی کر دینے کا حکم دیا ' کشن راو نے سارا سر انجام توپخانہ ' خزانہ اور اور کارخانون کا سامان و لوازمہ دارالسلطنت کو روانہ کیا ' یہان

Marfat.com

کلبرتین ہی پلٹن رکھی، بعد اِسکے بعضے ترقی خواہون کی مرضی سے بہ بات ٹھہری
کہ قلعے کی محافظت موشیر لی فرانسیس کے سپرد اور میر فرالدّین خان بہادر
اور سیّد صاحب کو فوج سنگین کے ساتھ شکر اعدا سے مدافعے کو مقرّر کر
سلطان خود نظام علی خان اور مرھٹون کے مقابلے کو روانہ ہوا القصّہ بہ سردار
فرانسیس رخصت ہو کر نہر تک بھی نہ پہنچا تھا جو کشن راو نمک حرام نے
یہ حال معلوم کر اِدھر تو انگریزون کے ہرکارون کی معرفت جنھین وہ اپنے
نوکرون کے لباس مین اپنے پاس رکھتا تھا مورچے والون کو ہشیار
کروادیا کہ ہتلا کرنے اور قلعہ لینے کا یہی وقت ہی اور اُدھر آپ قلعے
سے نکل اُس نہر کے باندھ پر آ اُس سردار فرانسیس سے ملاقات کی
اور دوستی کی راہ سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر دیر تک اُسے وہین بتھلا اِدھر اُدھر کی
واہی تباہی باتون مین لگائے رہا، جبتک اُس کم بخت کے اشارے کے موافق
مورچے کے سردار جملہ بہت اپنے جوانون کو مسلح کر دوپہر رات کے بعد
اکبارگی دان جاتو سے اور طرف نہر کے بہان کے قلعہ آرا اور سیّد حمید سپہدار نے
بھی اُسی خانہ خراب کے کہنے پر اپنے اپنے سپاہیون کو جو اعدا کے مقابلے کے
لیئے آمادہ و تیار تھے کھانے پکانے مین لگا دیا تھا، آخرکار یہی دونون سردار کتنے
بتاقدار دنکو ہمراہ لے ہمت کر اعدا کی سپاہ پر جا پڑے بلکہ اُنھین دروازے کی
زنجیر سے اُدھر ہٹا بھی چکے تھے کہ اِسی مابین مین فرنگی لوگ شراب پی پی دوڑ پڑے
اور لشکر قاہرہ کے جمع ہوتے ہوئے حملہ کر برج و فصیل پر چڑھ گئے، سیّد مذکور
بغیر فوج کے وہان ٹھہرنا مناسب نہان کر لشکر کی طرف پھرا، آخرکار نے دونون سردار
قلعے کے دروازے کے سامھنے قدم مردانگی جما کر مع اپنے چالیس پچاس رفقا
کے لڑ بھڑ کر مرے، شیخ انصر سپہسالار اپنے جوانون سمیت اسیر ہو گیا

Marfat.com

اور قلعہ بھی سر ہوا' محصور اور اُن کے اہل وعیال گرفتار ہو گئے' فرالدین خان بہادر اور سید صاحب انگریزون کی فوج پر حملہ کرنے کے واسطے طالب حکم ہوئے' سلطان نے فرمایا اب تو قابو کا وقت ہاتھ سے جاچکا ہی سپاہیون کی جمعیت منتشر نکرو' اُنھین بون سمجھا صبح کو آگے کوچ کرنا کرتی کی نواح مین مقام وخیام کرنے کا حکم دیا' اِس رودار پر چار دن گذرے تھے کہ گورنر جنرل بہادر تین ہزار سپاہی اور چھ سو فرنگی قلعے مین حفاظت کے لیئے رکھ اُس طرف جہان چک بالاپور' بنگور' مدن پلی کے راجاؤن نے سلطانی قلعداردن سے اپنے آبائی قلعے چھین لیے بعضے کو لڑکر اور بعضے کو صلح سے لیکر اپنے اپنے قول کے موافق رسد اور مواشی موجود کر رکھا تھا روانہ ہوا' ہرچند اِدھر سے خان بہادر مذکور دشمنون کا ناکا روک کر اُن کے عبور کرنے مین سعی بجالایا' پندار سے بھی پیچھے سے آکر توت پر سے اوس لشکر والون کو پراگندہ و پریشان کر بہت سا مال اموال لوٹ لے گئے اور فوج اعدا کے ہٹانے کو نہایت ساعی ہوئے' مگر چونکہ نصرت و اقبال نے یاوری نہ کی بناچار وے پیچھے ہٹے اور گورنر جنرل بہادر نے اُس کی صبح کو آگے بڑھ دبون مدن پلی مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا اور یہان کے قلعہ دار کو صلح پر راضی کر سارا ذخیرہ اور ہر جنس کا اناج جو اِس مین تھا اپنے سپاہیون پر تقسیم کر دیا پھر دو دن بعد یہان سے کوچ کر چھوٹے بالاپور کے قلعے کے قریب آمقام کیا پر قلعہ دار یہان کا قبل اِس کے کہ انگریزون کی فوج اُس حوالی مین آکر اُترے بموجب امر عالی کے قلعہ خالی کر بالکل سپاہ و آلات جنگ سمیت ندی درگ کے پہاڑ کو چلا گیا اور انگریزون کی فوج ہراول نے تردد قلعے مین داخل ہو اسباب و ذخیرے پر قابض و دخیل ہو گئی تب گورنر جنرل بہادر نے وان کے راجا کے حال پر ترس کھا کر اُس کے ساتھ وکھ۔ روپی نذرانے کا

بند و بست کر قلعے کو مع متعلقات' اُس کے حوالے کر دیا اور آپ انباجی درگ کی طرف کوچ کیا' جبکہ اِس راجا کے نصیبون نے مدّت کے بعد اُسے یہ دن دکھلایا تو وہ بھی نیک ساعت دیکھ قلعے مین داخل ہوا' یہان کے بند و بست سے دلجمعی حاصل کر نیکا کوتہ تراکی جانب چلا گیا' اب سلطان کشور ستان نے نیگت نایر کو انگریز کے سردارون سمیت جو نرپاتور کے قلعے مین اسیر ہو آئے تھے اور صوبہ آرکاٹ کے نائب جوگی پنڈت کو جو حضور سے برادر بہ اور راجا رام چند خطاب پاکر بنگور کے تمام تعلقون کی سرشتہ داری پر متعین اور اِن دنون دشمن سے شتق ہو گیا تھا' ہربن ہلی اور راے درگ کے راجاؤن کے شامل شمشیر سیاست و تدبیر سے قتل کروایا اور کشن راؤ کو دارالسلطنت کے بند و بست اور خرچ لشکر کے واسطے خزانہ بھیجنے کے لیئے رخصت اور آپ افواج انگریز کے عقب کوچ کر چھوٹے بالاپور کا عزم کیا' جب رایات ظفر آیات وہان جا پہنچا تو قلعے والون نے اپنی نادانی و شامت کی راہ سے برج و حصار مین قرنا و نقارہ جنگ کا بجایا' جس پر ادھر سے بھی نہنگان بحر ہیجا نے بموجب حکم واو کے نکل کر قلعہ مستخر کر لیا' ہرچند اہل حصار نے پہلے ایسی جوانمردی کی کہ دو ہزار غازی کھیت آئے' لیکن آخر کار وے بدکردار لاچار ہو کر مارے گئے اور تین سو پیدل جو اسیر ہو آئے تھے عبرت کے لیئے اُن کے ہاتھ پاؤن توڑ کر چھوڑ دیا' الغصہ ایک ساعت کے درمیان اُس مکان مین شور محشر برپا ہو گیا' بعد اِسکے سلطان نے وہان سے کوچ کر سالکنے کے گرد و نواح مین جا مقام کیا اور گورنر جنرل بہادر نے انباجی درگ محمد خان کابلی سے لے قلعے کو توڑ دو دن وہان توقف کیا تھا کہ اِسی مین اُن راجاؤن نے جنکا ذکر اُوپر گذرا رسد کا لوازمہ اور مواشی وغیرہ انگریز کے لشکر مین پہنچایا' اِسکے بعد وہان سے

Marfat.com

کوچ کر مبرک ملاّ کی اطراف مین جا ڈیرا کیا' اتنے مین اسد علی خان اور بہرا مل شبیر الملک کا دیوان پانچ ہزار سوار سمیت لشکر مین داخل ہوئے اِسکے دوسرے دن بے لوگ یہان سے کوچ کر چتامنی اور موپر داکل کے رستے بالا بنگت گری کو جا پہنچے' اُنہین دنون جبکہ سلطان والا شان سپاہ فیروزی نشان ساتھ لیئے سرگرم حرب و پیکار تھا جو اُس جناب کی والدہ محترمہ کے حضور سے ایک قاصد نے دار السّلطنت سے پہنچ کر خلوت مین عرض کیا کہ کشن راؤ نے بعضے نمک حرامون کو ملا لیا اور پنبئی سے لشکر بھی منگوایا ہی غالب کہ ابتک دار السّلطنت مین برآفتہ و فساد برپا ہوا ہوگا یا آج ہی کل مین ہوا چاہتا ہی' جسکا علاج سہل نہین' جو نہین اُس عالی شان نے بہ ماجرا سنا سیّد صاحب کو انبوہ فوج دریا موج کے ساتھ واسطے تسکین دینے اِس ہنگامے کے دار السّلطنت کی طرف روانہ کیا؟

ذکر دار السّلطنت کے بندوبست و انتظام اور مزاے عمل کشن راؤ نا فرجام کا' پہنچنا سلطان عالیشان کا دار السّلطنت مین' ہنگامہ و فتنہ مچانا نواب نظام ملی خان اور مرہٹے کا سلطانی مملکت مین'

جب سیّد صاحب حضور سے رخصت ہو دوپہر رات کے وقت دار السّلطنت کے نزدیک آ پہنچا تو اُسنے اپنی فوج کو مَتی کے اِسی پار رکھ آپ نور کے تڑکے بان سی سوارون سے قلعے کے پاس جا کر آواز دی کہ بارہ دروازہ کھولنا' جس پر اسد خان رسالدار جو اُس دروازے کی نگہبانی کرتا تھا سیّد موصوف

Marfat.com

کے پہنچنے کو فتح الباب جان کشادہ روئی سے قلعے کا دروازہ کھول دیا' نب سیّد نے قلعے کے اندر جاکے اپنے سواروں کو بعضے کارخانون پر تعینات کر دیا اور آپ سلطان کی والدہ ماجدہ کی خدمت مین حاضر ہو تسلیمات بجالا کر سرکاری کچہری مین جا بیٹھا جہان کشن راؤ کے بھیجنے دارالسّلطنت کے قلعدار نے آکر اپنی وفاداری اور اُس ناہنجار کی مدگرداری بیان کرکے اُس کے قید کر لینے مین مبالغہ کیا' نب سیّد مذکور نے ایک عصابردار کو اُس کے حاضر کرنے کے واسطے حکم دیا جس پر اُس سرکش نے کہلا بھیجا کہ مین تم سے کچھ سروکار نہین رکھتا' جب اِس جواب سے صاف اُس کافر نعمت کی خیانت ثابت ہوگئی تو حضّار دربار نے سیّد موصوف کے حکم مخکم سے اُس ناپاک کے گھر مین گھس بیدریغ اُسے تہ تیغ کرکے اُس کی لاش کو ایک مزبلے پر ڈال دیا' لیکن مرنے وقت بھی جلن کے مارے وہ جہنمی یہہ چنگاری چھوڑ گیا کہ دیکھنا مین وہ زور کی گرم دہکتی آگ چھوڑے جاتا ہون جو سلطان کے جین حیات تو ٹھنڈھی ہونے کی نہین' الحق زبان اُس کی خالی نہ گئی' جیسا اُس نے کہا تھا زبانہ اُس آتش فتنہ کا دبا ہی پہلا' قصّہ کوتاہ بعد روانہ ہونے سیّد صاحب کے اِدھر تو سلطان نے میر فرالله بن خان کو دس ہزار سوار آمادہ حرب و پیکار کی سرداری مین متعین کرکے ارشاد کیا کہ تم قابو کے وقت حریف کے لشکر و بنگاہ پر دو تار رہو اور اُدھر آپ دارالسّلطنت کے بندوبست کے واسطے سیّد کے پیچھے کوچ کیا' گورنر جنریل بہادر اپنی فوج وغیرہ سمیت بنگلور کو گیا' سلطانی سپہسالار نے فوج غنیم کا قصد کر ایسی تدبیر و قد غین کیا کہ پندارے مغلیہ سپاہیون کا بانات حریف کے چند اول پر جا پڑے اور اُسکے تاراج و غارت کرنے مین کچھ قصور نکیا چنانچہ پانچ ہزار بیل اناج کی گونون سمیت اور دو سو سوار پکڑ لائے

غرض کہ ہر روز سامحہ اردن متھانون دکھنیون کا گویا بہ معمول ہو گیا تھا کہ دے مذنی کے دل کی طرح انگریز اور منحاں دونون کے طلائے اور ہراول پر توت بعضون کو لوٹنے و بعضون کو تیر و تفنگ سے مار گرانے اور دشمنون کے آنے جانے کی راہ کو ایسی چوکسی سے روک لے نے کہ وے بچارے مجبوری کے مارے اپنے لشکر کی حد سے پانون باہر نہین رکھتے تھے اور جنگ کے مقدمے مین تو خود مدد الٰہی اور سورما بہادرون کے جد و جہد سے بے حد و نہایت ہی رعب و دہشت دشمنون کے دلون پر چھا رہا تھا اور وہ گمان غلط جو سلطان کے بذات خود مقابلے کو نہ آنے کے سبب اُن کو تھا اب ترس و بیم سے بدل گیا، جسے وے نہت بد حواس و مضطر تھے، نظام علی خان اور مرہٹے کی تو یہ حالت تھی کہ اِدھر تو نواب موصوف نے پانکل مین مقام کر اپنے امیرون کو ممالک محروسہ کے تسخیر کرنے کے واسطے روانہ کیا چنانچہ عیسیٰ خان یار جنگ نے اپنی فوجون سے قلعہ کنچیکوٹہ، نارپنری، نارمری وغیرہ کو کئی مہینے بعد عمل کر لیا، اور حافظ فرید الدین مخاطب بہ مؤید الدولہ لشکر عظیم لیکر گنتی کی جانب چڑھ دوڑا، جہان قطب الدین خان و دولت زئی اپنا جماؤ لیکر اُس کے مقابلے کو نکل آیا، لیکن پہلے دن فیروز نہوا، دوسرے دن پھر اُس نے دشمنون کا سامھنا کر بڑی دلیری کی، تب وہ حضور مین طلب ہو کر اپنی فوج صمیت دار السلطنت کا عازم ہوا، حافظ مذکور نے جب دیکھا کہ گنتی کا قلعہ اُس کے زور سے سر ہو نا نظر نہین آتا تو اُسے خاک سیاہ کر کرنے کا عزم کیا اور تھوڑی سی محنت و کوشش سے شہر کر پا اور سہ ہوتے کے قلعے مین اپنا دخل کر چار ہزار سوار، پانچ ہزار پیدل، نو ضرب توپ سے گرم کنڈے کو جا کر گھیر لیا، اگرچہ بہتیرے حملے کیے، اور پہاڑ ونرائی کے حصار کے قلعہ دارونکو خط خدیعت آمیز بھیجے، پر وے اقسام طرح کی

Marfat.com

نثار بان کرنے اور بے دھڑک توپ و تفنگ کی شلک مارنے سے اعدا کو
باد و رو سیاہ کرتے رہے اور اُدھر مرہٹے کے سردار بھی حاکم پونان کے حکم
سے اپنی سرحدون کے قریب کے قلعون کی تسخیر کو مستعد ہو چڑھ آئے'
چنانچہ پرسرام ناظم مرج نے وہانکے بعضے قلعے اور مکان توڑ کر اور کتنے صلح پر مستخر کر کے
اپنے ملک کے داخل کرلیا' اور بدرالزمان خان قلعہ دھارواڑ کا صاحب صوبہ نو مہینے
تک تو (جبتک ذخیرہ و آذوقہ باقی تھا) اعدا کے نرغے مین رہکر داد شجاعت
و دلیری کی دیتا رہا آخر کو جب گولا بارود اور ذخیرہ چک گیا بمجبوری قول
قرار کے بعد قلعہ دشمنون کو حوالہ کر آپ دو ہزار جوانون سے متحصن ہوا' اب
غنیم نے محصل تعینات کیے کہ خان مذکور کو طوق و زنجیر کر کے پونا روانہ
کیا جاہیئے' خان موصوف یہ خبر سن اُن ابلیس کردارون کے قول قرار پر
وصول بڑھ اپنے ساتھیون حمیت بڑی دلیری سے لڑتا بھڑتا نگر کی طرف
چل نکلا' اعدا بھی تیغ و تبر لے لے مور و ملخ کی طرح کثرت سے اُن پر آ توٹے'
سلطانی سپاہیون نے ہرچند اُن کے مار ہٹانے مین مقدور بھر قصور نکیا
لیکن آخرکار خان نہ رشمار کئی زخم کھا کر گرفتار ہوا اور نرکوٹ کے مین مقید رہا'
رفقا اُس کے چار پایون کے حیوان لے لیے گئے' تب تو اُس ضلعے
کے سب قصبے قریئے غنیم نے لے لیے' ہری پنت پھڑکیا نے ہرپن ہلی کے
رستے آکر اُس کی گردنواح کو ضبط اور شوم شنکر وہان کے راجا کو اُس کے
آبائی راج پر مسند نشین کر صوبہ سرا مین اپنا دخل کر لیا' پرسرام ناظم مرج
نے دھارواڑ' انگولا' مرجان' شانور وغیرہ کے بندوبست سے اطمینان
حاصل کر چنل درگ مین پہنچ کے وہان کے قلعہ ار دوتحان کے پاس ایک
اقرار نامہ اس مضمون کا کہ اگر تم قلعہ چھوڑ دو تو چار لاکھ روپی کی جاگیر پاؤ اور

Marfat.com

اپنے مال اسباب سے بے کھٹکے رہوگے بھیجا' دولت خان نے بظاہر اس امر کو اقبال کر کہلا بھیجا کہ بہت مبارک شب کو انشاء اللہ تعالی یہہ خیر خواہ سامھنے آکر اِس مقدمے مین جو کچھ کہنا سننا ہی خاطر خواہ بخت پزیر کریگا' حریف اِس پیغام پر خوش ہوکر انتظار کرنے لگا' اِدھر دولت خان رات کے وقت دو اسرالہی رسالے اور ایک ہزار جری پیدل سمیت قلعے سے نکل اِس قصد پر کہ حریف کے خیمے مین داخل ہوکر شجاعت کا اپنی جوہر دکھلادے' اُسکے لشکر کو چلا جب فوج کے بیچون بیچ جا پڑا تو ایک تفنگچی نے جو شراب کے نشے مین سرشار تھا بندوق سر کی اُس کی آواز پر اعدا کی تمام فوج خوف سے چونک کر طیار ہوگئی دولتخان نے بھی دلاوری کا قدم جما پنجہ' بہادری کھول بہتون کو بسنر بستی پر سلایا' فوج اعدا منتشر ہوکر اپنے سردار کے ساتھ سرا کی جانب چل نکلی دولت خان نے اعدا ے دولت کو زیر کر اُس لشکر کا سارا اسباب لوازمہ' خیمہ اور پان سو گھوڑے' جنگ کے ہتھیار لیکر بفتح و ظفر نگر کو روانہ ہوا' اب ناظم مرج سرا سے نکل مدکری بہادرین جا داخل ہوا' وان اُس نے اپنے بھانجے مادھو کو مدگری مسخر کرنے کے لیے مقرر کر آپ رسد کا سامان اور مواشی صحبت انگریزی فوج مین شامل ہونے کے ارادے کوچ کیا' القصہ اُن دنون مین کہ انگریز بہادر کارسر لشکر اپنی فوج کا انتظام بندوبست کرو ارالسلطنت کا عازم ہوا' سلطانی سپہسالار کے بدل سپاہی جو مدگری کے جنگل کے درمیان گھات مین لگے رہے تھے غنیم کی فوج پر بہادرانہ حملہ کر ہر دات اُن کے کان ناک کاٹ بنجارون سے پانچ چھ سی بیل خالی صحبت چھین لاتے تھے' جو شخص ناک یا کان کاٹ لاتا وہ ایک ہون پاتا' اور اناج بھرے صحبت بیل پیچھے پانچ روپی اور گھوڑے کا دس ہون انعام

Marfat.com

مقرر تھا، پندارے نت اطراف ونواح مین فتنہ فساد مچا کر سپاہ اعدا کو نہایت حیران وپریشان رکھا کرتے اکثر اہل بنگاہ کو پراگندہ وآوارہ کر دیتے رسد اور زخیرون لے لے بھرے سب بیل گاے پکڑ لیجاتے، خبر جب انگریزون کی پلٹن گری گھاٹ کے سواد مین پہنچی تو بالکل رسد اور زخیرہ اُن کا چک گیا تھا اور کاوبری ندی بھی بڑے زور شور سے چڑھی ہوئی تھی، لیکن سلطان والاشان نے انگریزون کی فوج کے پہنچنے سے پہلے ہی ندی کے سامھنے چار پانچ مورچے بنوا لیئے، جن مین کتنے سپہسالار معہ جوانان پر دل مستعد جنگ ہوے، گورنر جنرل بہادر نے صبح تڑکے آگے حملہ کر دو مورچے لے لیئے، اور جنرل میتھو دس بڑی بھیر بھڑ سانھ لے گری گھاٹ کے پہاڑ پر چڑھ دوڑا، تب سید حمید وہان کے سردار نے اُس پہاڑ پر سے اپنے شلکین توپ وبندوق کی مارین جسسے اُسکی جمعیت مین تفرقہ پڑ گیا اور ہزارون جنگی جوان کام آنے کے بعد وہ ناکام پھر چلا، اُسی ایام مین اہل فرنگ کے دو رسالون نے حسن خان خلیل سپہسالار کی منزلگاہ کی جانب جو نیچے اُس گڑھی اور قلعے کے تھی دوڑ ماری ہنوز ہلّے کی نوبت نہ پہنچی تھی کہ اُس سردار نے اُن پر توپین چلانا شروع کر دیا اور جب اعدا قریب آگئے، تو وہ، توپون کو چھوڑ بقدم استقلال اُن کے سنکھ پر آمرانب حرب وقتال مین کمال تردد وکوشش بجالا یا آخر زخمی واسیر ہو گیا، انگریز کے سپہسالار نے قلعے سر کرنے کے لیئے بہتیری سعی وتدبیر کی لیکن کچھ نہ بن پڑی اور رسد کی نایابی کے سبب جو ہر تدھرا لبجوع کی صدا تھی، غلّے کی گرانی کا یہ حال تھا کہ چاول چھ روپی سیر دال چار روپی مندوے کا آٹا تین روپی ہو گیا اور گھی تو سولہ روپی سیر بھی میسر نتھا، لشکر والونکی مارے بھوکھ اور فاقے کے یہ نوبت پہنچی کہ سردارون کے ناکید کرنے سے توپ کشی کے بیلون کو ذبح کر کر کھانے لگے

Marfat.com

گورنر جنرل بہادر نے جب اپنی فوج کے لوٹون کی ایسی بری حالت دیکھی
اور یہ بھی سنا کہ ملیبار کے رستے جو بہت سے آدمی بڑی رسد لیئے آتے تھے
اُن پر غازی خان کی طرف کے غارتگر اور سید صاحب کے سلحدار ٹوٹ کر
سب کو لوٹ مار لشکر سلطانی مین لے گئے، تب صلاح و مشورے کے بعد
اُس نے توپ سب زمین مین گاڑ توپ کے سارے جو بنہ آلات و اسباب
کو آگ لگا جلا دیا، دبلے دبلے گھوڑون کو مار کری کوٹ کے رستے ہو کر کوچ کیا،
سلطان نے یہ ماجرا سن کر بطور خوش طبعی کے چند بنہگی میوہ سرکاری منشی
کے نام سے جنرلی منشی کے پاس بھجوا دیا، حریف کے بعضے سردار اِس
ظرافت کو تاڑ گئے چنانچہ اُن لوگون نے میوہ لانے والون کو انعام اور دو بنہگیان
پھیر دین اور یہ کہا کہ منشی جنرل بہادر کا یہان حاضر نہین، بارکشی کے جانورون کی
ناداری یہانتک تھی کہ انگریزی پلٹن کے سپاہی جلوی توپون کو کھینچتے تھے اور
ہر روز فجر سے دوپہر تک بہزار خرابی گرتے پڑتے ایک فرسنگ پر جا مقام کرتے یہ
سوانگ دیکھ بعضے امرا و خوانین دولت خواہ نے حضور اقدس مین عرض کیا کہ
قبلۂ عالم، فرصت کا یہی وقت ہی اگر ارشاد ہو تو ہندویان ترقی خواہ سپاہ نصرت اشتباہ
ہر اول اعدا کا تعاقب کر ایک ایک کو آسانہ عالی مین دست بستہ پکڑ لائین لیکن سلطان
عالیشان نے اِس امر کو پسند نکیا، خیر گورنر جنرل ہمت کر کے اُتری درگ
کی طرف جا پڑا، اُس پہاڑ کے قلعہ اور بڑی بھیڑ بھاڑ دیکھ قلعے کی کنجی سمیت
استقبال کو نکل آئے، گورنر بہادر نے اُن پر مہربانیان مبذول کین، اب ذخیرے
اور مواشی کثرت سے یہان پہنچ لگے، اگرچہ وہ شدت فاقے کی کچھ کم ہو گئی،
پر اکثر وے اناج کے تولے بھوکھ کے مارے فقط گوشت کچا کھا کھا ہیضہ کی
بیماریان اُٹھا اُٹھا مر گئے، آخرکار دو سپہسالار کئی میل منگوا تو بین جنوادان

Marfat.com

سے آگے بڑھا، بعد ایک مہینے کے سوندکیامین جا داخل ہوا، جہان پر سرام مرہٹہ رسد کا
سامان اور ذخیرہ لیکر آن پہنچا، جس نے انگریزکی فوج کو فاقہ کشی سے بچا لیا،
اور کرنیل ربٹ بہادر بھی رسد وآذوقے کے بہت سے غلّے اور مواشی کے گلّے کے گلّے
لشکر مین لاکر گورنر بہادر کے نزدیک سرخرو اور اُس حسن خدمت کے بدلے مین
بنگورو وغیرہ کی تحصیلداری پر بحال ہوا بعد اسکے اُس سپہسالار نے کئی سردارونکو
بڑی جمعیت کے ساتھ ماکرّی درگ اور نندی گڑھ مسخر کرنے کے لیئے
تعینات کیا، چنانچہ کرنیل کوری نے تین پلٹن اور ایک فرنگی رسالے سے جاکر نندی
گڑھ کو گھیر لیا اور کرنیل ربٹ نے بھی سع چھ سو سپاہیون کے بالاپور سے
پہنچکر اُس گڑھ کے لینے مین بڑی کوشش وجانفشانی کی، ہرچند تیر وتفنگ
کا زخم اُٹھایا، تو بھی اٹھارہ دن مین آخر اُسے لیا، لیکن دھاوا مارنے کی رات
کو جنرل مینرو س نے مورچے مین آکر اہل فرنگ کو لوٹ کی چیزین اور محصور
عورتین صاف کرکے تاخت کا حکم دیا، محصوردن نے مارے غیرت کے پہاڑ پر
سے نیچے آکر اپنی جانین دین، لطف علی بیگ بخشی اور سلطان خان قلعدار
اسیر اور ماکرّی درگ بھی تین دن کی لڑائی مین صلح پر سر ہو گیا،

پانکل کے گرد و نواح مے آملنا سکندر جاہ نظام ملي خان کے بیٹے کا
مشیرا لملک اور بہت سے مہاہیون سمیت گورنرجنریل بہادر کے
لشکـــر مین تاراج کرنا شاہزادہ فتح حیدر کا مدگیری کی فوج
محاصرہ پر، مارا جانا حافظ فریدالدّین خان کا گرم کنڈے مین،
دوسری بار چڑھائي کرنا گورنرجنریل بہادر کا سریرنگپٹن پر،
مرہٹون کا وہان آنا اپنے لشکر لیکر، مصالحہ ہونا ان دونون
ہم مہدون کی صلاح سے سلطان اور انگریزون مین معہ اور واردات
جو سنہ بارہ سی سات ہجری مین واقع ہوئین

اُنہین دنون مین کہ گورنر جنریل بہادر ناکام پھر گیا سلطان عالیشان نے کاویری
ندّی کا پانی گھٹ جانے کے بعد شاہزادہ فتح حیدر کو معہ فوج سنگین گرم کنڈے
کی طرف رخصت فرمایا اور زر تنخواہ ایک سال اُس قلعے کے محصورین کی بھی
ہمراہ کر دیا، جب شاہزادہ عالی مناقب صوبہ سرا کی جانب روانہ ہو کلواری اور
بوکاپٹن کے جنگل کی پناہ مین سب فوج چھوڑ آپ چیدہ پیادہ و سوار سمیت
الغار دن گرم کنڈے مین جا پہنچا، حافظ فرید الدّین جو اُس قلعے کو گھیرے ہوئے
پڑا تھا اِس حال سے آگاہ ہو کر مقابلے کو نکلا، شاہزادہ بلند اقبال اور میر علی رضا خان
اور دوسرے جانباز سلطانی نے دادِ مردلی کی دے حافظ کی فوج کو منہزم کیا
اور اُسکا سرکاٹ لیا، بقیۃ السّیف کرنے کی طرف نکل بھاگے، شاہزادہ مظفر
نے اُن مقہورون کا اسباب ولوازمہ قلعے مین بھیج اور زر مشاہرہ قلعہ دار کے
حوالے کر آپ مدگیری کی طرف کوچ کیا، سکندر جاہ اور مشیر الملک جو
آٹھ ہزار سوار، تین ہزار پیدل لے کر گرم کنڈے سے سترہ کوس پر

سورس پتی اور پلم باڑی کی نواح مین آ اُترے تھے، وے یہ خبر سن کر وہان
ٹھہرنا مناسب نہ جان پناہ کے لیئے سنگل پالا کے پہاڑون مین جا گھسے، شاہزادہ
رستم دل راتون رات وہان سے چل نکلا اور مرہٹے کی فوج محاصر پر جا پڑا اور
سرداروں کے سرکات نصرت و فیروزی کے ساتھ حضور مین آ پہنچا، اِنہین
دنون مین میر قمرالدین خان رسد اور مواشی وغیرہ جمع کرنے کے واسطے نگر
کو گیا، اِس نے ایک ہفتے بعد، نواب نظام علی خان کے سردار اپنے
لشکر سمیت خان خان ہتلی کی اطراف مین گورنر بہادر سے آن ملے، اور جنربل
مینڈوس، ندی گڑھ کا قلعہ لے کر کشن گیری سر کرنے کے ارادے پر اجماد
ساتھ لے چڑھ دوڑا، چنانچہ رات کے وقت اُس سمورے پر ٹوٹ اُسے
لوٹ حصار کے دروازے تک پہاڑ کے اُوپر بھی جا پہنچا تھا کہ قلعے کے پاسبانون
نے مارے توپ و تفنگ اور بانون کے اُسے مار ہٹایا، اور بھگوڑون کا پیچھا
کر کے بہتون کو خاک ہلاک پر سلایا،

بیت

کیا اُنکو اتنا دلیرون نے تنگ
کہ دل سے گیا اُنکے سودائے جنگ

جنربل وہان سے پھر کر اپنے لشکر مین آ پہنچا، اور کرنیل کوپری نے ندی گڑھ پر
ہو جانے کے بعد اپنی فوج سمیت آ کر پہلے تو قلعدار کو کچھ روپیہ دے ملا لیا اور قلعے
کو قبضے مین لا اُس مین تھانہ بٹھا وہان سے کوچ کیا، جب برسات کے دن گذر گئے،
گورنر جنربل بہادر ناظم حیدرآباد کی فوج سمیت سر بر نگپٹن کے مسخر کرنے کے
قصد سے بڑی بڑی منزلین طی کرتا کوچ بکوچ گری کورے مین آ داخل اور ناظم کی فوج
کو پیچھے رکھ اُن مورچون پر جو سپہداردن کی جوک سے خالی پڑے تھے دھاوا کر

617

Marfat.com

د خیل و قابض ہو گیا، بکہ شلکین مارتا آر دوے خاص کی طرف آ گے بڑھا، تب سلطان نے جو اپنے لشکر سمیت مدتی سے اسی پار تھا اوز جاسوسون نے اُسے فوج اعدا کے پہنچنے کی خبر بھی نہین پہنچائی تھی، مجبور ہو حکم دیا کہ اطراف و نواح سے پیدل تفنگچی اور کماندار مجتمع ہو کر دارالسلطنت کی پاسبانی و حفاظت مین سرگرم رہین اور خود سوار ہو جان نثارون کو ہمراہ لے اعدا کے مقابلے کا قصد کیا، لیکن رات کی تاریکی کے سبب لشکر والے اپنے بیگانے کو نہ پہچان آپس ہی میں لڑ پڑے، اُس وقت امام خان قندھاری اور سپہدار میر محمود شیرازی اپنی فوجون سے دشمن کا رستا چھینک بمقدور اُنھین مارہٹاتے رہے یہان تک کہ آخر کو دے دونون شہید ہوے، اِس عرصے مین جنرل مینڈوس نے بڑی دلیری سے چڑھائی کر شہر گنجام کا قلعہ اور لال باغ جو خندق اور لمبائی کے سبب بہت حصین و استوار تھا پر اُس شب اُسکی برجبان دیوبن مہدی علی خان کے فریب سے جس نے حصارے دروازے پر اُس کے پاسبانون کو تقسیم مشاہرہ کے بہانے بدون حکم حضور کے اکٹھے کیا تھا خالی پڑی تھین ایک ہی حملے مین لے لیا، سلطان نے جب یہ خبر سنی آپ تو ساری فوج سمیت دارالسلطنت کی طرف کوچ کیا اور دو اسد اللہی رسالون کو اُس مورچے کے چھڑالینے کے واسطے جسے انگریزون نے رات کے وقت لے لیا تھا تعینات فرمایا، جب روز روشن ہوا وے شیران بیشہ ہیجا مورچے پر حملہ کر قلعے کے پاس جا پہنچے، لیکن چون گورنر جنریل بہادر وہان موجود تھا اُس کے سپاہیون نے اُن بہادرون کو وہان تک پہنچنے نہ دیا، ہر چند کئی بار اُن لوگون نے حملے کیے پر کچھ مفید نہوا، اکثرون نے جام شہادت کو پیا، باقی جو ان قلعے مین پھر آئے، سلطان نے قلعہ دارالسلطنت کی اطراف و جوانب مین توپ و منجنیق اور نوع بنوع کے آلات آتشبار نصب کر ہر ایک

Marfat.com

جانب پاب بانون کو ہمراہ سوار سب میسور کو روانہ کر دیئے، دو پہر دن ڈھلے ہر سر ام اور ہری پنڈت تو دونون اپنا لشکر لے چرکولی کی نواح مین آ اترے اور فولاد جنگ و شیر الملک نے اپنی فوجون سمیت موتی تالاب پر پہنچ کے ڈیرا کیا، چونکہ سب کو معلوم ہو چکا تھا کہ زمانہ محاصرے اور مقابلے کا طول کھینچیگا، خاتمہ جنگ کا سہج مین نہین ہو گا اور ایک خلقت ماری جاویگی، نظر بر بن تینون امیر ہم عہد اپنے اپنے واسطے مصالحے کی فکر مین تھے، اور گورنر جنریل بہادر ایک مورچہ تو گنجام سے ورے قلعے کے دکھن اور دوسرا قلعے سے پورب ندی کے اِس پار بنا جنگ کو آمادہ ہوا، سلطان نے ایسے تین قوی عدو کے ساتھ ستیزو آویز صلاح وقت نجان بعضے خیر اندیشون کی مصلحت و رائے پر گورنر جنریل بہادر کے پاس وکیلون کو معہ بہت سے تحفے ہدیون کے بھیجا، تا وے میان ملاپ کی بنا ڈالین، چنانچہ اُن کے پہنچنے پر گورنر بہادر نے سلطان کے ساتھ مصالحہ کرنے کو غنیمت سمجھا پر جنریل مینڈوس اس امر مین راضی نہوا، بڑی ردبدل کے بعد سپہ سالار سے رخصت لے گرھ سنار پٹنا کی نہر پر چڑھ دوڑا، وہان سید غفار سپہسالار قدم استقلال کا فوج اعدا کے سنمکھ ہو بہادرانہ کوششین کر آخر اُن پر غالب ہوا، حریف عاجز ہو کر پچھلے قدم ہٹ گئے، لیکن بعد دو ساعت بعد جب سپاہ منصور کھانے پکانے مین مشغول اور دشمن کے حملے سے غافل تھے انگریز کے سپاہیون نے قابو پا کے اکبارگی ہلا کیا اور سہج مین سپاہ منصور کو پاشیدہ کر اُن کی جگہہ لے لی، اِس پر سید حمید اور فاضل خان سپہدار اپنی جمعیت سمیت اُس سپہسالار ہزیمت خوردہ کی مدد کو پہنچے اعدا پر ایک بہادرانہ حملہ کر اُس سپہدار کو اُس کی جگہہ پر پھر قایم کیا، انگریزون کے دو ہزار سپاہی مارے پڑے، باقی

Marfat.com

اپنے لشکر کی طرف چلے گئے، اُسی رات کو جنرل بیئڈوس نے اپنے ڈیرے مین آکر پسطول بھر کر اپنے اوپر کیا پر گولی اُسکو نہ لگی، تب وہ دوسرا طپنچا طیار کرکے چھوڑنے پر تھا کہ اتنے مین کرنیل مالکم جنرل اجنٹ نے پہلی ہی آواز سن اُسکے خیمے کے اندر جا کر پسطول اُسکے ہاتھ سے لیا اور اِس سرگذشت سے سپہسالار کو آگاہ کر دیا، تب سپہسالار نے اُس کے ڈیرے مین جاکے اُس کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہا کہ ہرچند قلعے کا تسخیر اور سلطان کا اسیر کرلینا کچھ دشوار نہین، مگر چون سرداران ہم عہد جو سلطان کے ملک و مال مین کمپنی کے ساتھ شرکت رکھتے ہین کمپنی کا بہت ہی کم فایدہ نظر آتا ہی اِس لیئے میری دانست مین تو بہتر تدبیر یہی ہی کہ سر دست اُسسے صلح کرلین، اِتنا سن کر جنرل تسلی پذیر ہوا، قصہ کوتاہ تینون ہمعہد سردارون کی صلاح و مشورے سے مصالحے کی صورت اِس طور پر ٹھہری کہ سلطان تین کرور کا ملک اُنھین چھوڑ دے اور نقد تین کرور روپی دے، اور اِن رویون کے وصول ہونے تک دو شاہزادون کو بطور اوّل کے گورنر جنرل بہادر کے پاس بھیج دے، خیر سلطان دور اندیش نے جو کہ اپنی سلطنت کے تمام کارخانون مین نمک حرام ارکان دولت کی سستی وغفلت کے سبب سے خلل دیکھا بہ مجبوری موافق اِن شرطون کے بار امحال، صابر، انورا منگری، سنکلی درگ، دنڈیگل، کلیکوٹ وغیرہ ملک انگریزون کو، اور کرپا، نارپتّی، پارمری، بلّاری وغیرہ، نواب نظام علی خان کو، اور مُنّب بھدراوتی کے اُسپار کا سارا ملک مرہٹے کو حوالے کر نقد کرور روپی یخمنون ہدیون صمیت بھیج دیا، اور حسب الطلب گورنر جنرل سلطان عبد الخالق اور سلطان معزّ الدّین کو بڑے تجمّل وحشم سے غلام علی خان کی اتالیقی مین، اور سید علی رضا خان کو ایلچیگری مین اُس کے پاس روانہ کیا، انگریزون کے شرکا اپنے

حصے کے روپئے لیکر اپنے ملک پھر گئے، گورنر بہادر نے معہ شاہزادگان بلند اقبال مدراس کی طرف کوچ کر کرنیل ڈنفن کو شاہزادون کا خانسامان مقرر کیا جو اُن کی فرمایشات بااعزاز واکرام بجالایا کرے، انگریزی جانب کے پاسبان کل سلطنت خداداد سے برخاست ہو کر بارا محال وغیرہ کے انتظام و بندوبست کے لیئے روانہ ہوئے، سارے ملک مین امن چین ہو گیا، جب جنرل بہادر مدراس جاپہنچا تو اُس نے قلعے کے اندر ایک امیرانہ حویلی شاہزادون کی اقامت کے واسطے خالی کروا اُنھین اُس مین رکھا اور سارا ضروری اسباب ولوازمہ طیار کروادیا، نواب محمد علی خان بھی شاہزادون کی دل جوئی و خاطرداری کرتا اور نت نئے میوے بھیج بھیج دوستی کو بڑھاتا تھا،

کوچ کرنا سلطانی فوجون کا اطراف کے راجاؤن کی تنبیہ کو، بندوبست ممالک محروسہ کا، قلعۂ دارالسلطنت کی تعمیر معہ اور حالات سن بارہ می سات ہجری کے،

اُسی تاریخ سے کہ تینون امراے ہم عہد (یعنے انگریز، نظام علی خان، مرہٹے) اپنے اپنے ملک کو گئے، سلطان عالیشان ممالک محروسہ کی نہمات اور تفتیش احوال مین اپنے عمال اور کارگزارونکے متوجہ ہوا، جب اُن مین سے ہر ایک کے عملون کا اُسنے حساب لیا اور تقریباً دریافت کیا کہ مہدی خان مدارالمہام، کرناٹک کے کئی ساہوکارون اور دوسرے نمک حرامون کے ساتھ متفق ہو اطاعت کی حد سے پانو باہر نکال کر چاہتا ہی کہ اپنے آقا کی سلطنت کو تباہ کرے، انہین کم بختون کی صلاح سے، توپین جن مین ریت کیچڑ بھری گئی تھی عین جنگ کے

Marfat.com

وقت بیکار بڑی نہین، پس ایک ایک کے عملون کی سزا دے کر گھر اُن ناعاقبت اندیشون کے لئوادیئے، لیکن میر محمد صادق علی کہ ایک ہی نمک حرام اور ظالم نافرجام تھا پھر منصب دیوانی پر قائم ہوا، گویا گرگ مردم خوار کو شبانی ملی تب وہ قابوچی گرگ کہن جو اپنی معزولی کے وقت سے عداوت قلبی سلطان کے ساتھ رکھتا تھا اکثر برائے وفادار خان خوانین امیرون سردارون کو بیچ پوچ دلیلون سے سستی و غفلت کی تہمت لگا حسب الحکم والا قتل کرنے لگا، اُنہین دنون بعضے امیرون اور جاسوسون نے حضور عالی مین خبر پہنچائی کہ دارالسلطنت کے اُترجانب ہر ایک اطراف و نواح سے مفسدون اور جبارون نے بغاوت پر سر اُٹھا فتنہ و فساد کا قدم بڑھا ممالک محروسہ کے رعایا کی اذیت و ضرر پر کمر باندھی ہی چنانچہ ترمبنسی راجاؤن کی طرح ایک شخص نے اپنے تئین مرگسی اُجاؤن کی اولاد مین ظاہر کرکہ گیری عمل کر لیا اور دوسرا اون گیری لیکر سرگرم جنگ و جدال ہی اسی اثنا مین سید محمد خان چیتال درگ کے آصف یا تحصیلدار اور دولت خان وہان کے فوجدار نے حضور مین عرضی گذرانی کہ ایک اجنبی آدمی جو بعضے کے نزدیک راجا ہرن ہتلی کے علاقہ داردون مین ہی اپنے کو بسپا تک مقتول قرار دیکر سرداری کا دعوا کرتا ہی بلکہ اُس نے چار ہزار بدل جوان جمع کرکے ہوچنگی درگ اور کوتوارگڑھ کو جو صوبہ ہرہن ہتلی کے متعلقات سے ہی اپنا مسکن و مامن ٹھہرایا ہی سلطان نے سنتے ہی ان خبرون کے سید صاحب کو توپری جمعیت سے مدگیری وغیرہ کی جانب شفاوت نشانون کی تنبیہ کے لیئے اور میر قمرالدین خان کو بڑی فوج کے ساتھ ہرہن ہتلی کے راجا بدبخت کی گوشمالی کے واسطے تعینات کیا، خان موصوف وان جا اُس گڑھ

Marfat.com

کوسر کرہو چنگی درگ پر چڑھ دوڑا' تب سپاہ سلطانی کے دفع کرنے مین وہ مکار سرکش قلعے کو فتح اور جنگی آلات سے سج سجا دو ہزار پیدل لیکر سات مہینے تک مقابلہ کرتا رہا' آخر ایک دن خان مذکور جوش مین آ اپنے جوانون حمیت اُس حصار کے مسخر کرنے کو سوار ہوا' بہادران نصرت مند نے دشمنون کے جماؤ کا کچھ بھی کھٹکا نکر اُس مردود کافر سے کینہ کشی کا قصد کیا' بلکہ نہایت پر دلی کی راہ سے فصیلون کنگرون پر چڑھ کر کوس و نقارہ بجایا' پر کافرون نے بھی خوب ہی جرأت کرداد جنگ کی دی اور خان مذکور کو زخمی کیا' مگر آخر کار بہت سی پریشانی و سرگردانی اُٹھا کر اُس شقی کو چار سی کفار حمیت اسیر کیا شوم شنکر بھیجا نا تک مقتول کا جو مرہٹون کی پشتی کے سبب ہربن ہلی کے اکثر تعلقون کو عمل کر نارائن گیر امین رہتا تھا یہ خبر سن کر دوڑ آیا' خان موصوف نے نھوڑے اسیرونکو عبرت کے لیئے ہاتھ پانو کاٹے اور بہتون کو خوجا کروایا اور ہربن ہلی وغیرہ پہاڑ کے قلعون کو ڈھا کر وہان سے مراجعت کی' بیر جنگ صوبہ دار جو چیتل درگ مین پناہ کے لیئے آرہا تھا اُسنے اُن اطراف کا قصد کر آنی گنڈی اور کنگگری مین اپنا دخل کرلیا' بلکہ کنگاری کے راجا ہری نائک کو بھی قولنامہ بھیج کر بلوایا اور اُس کے تعلقے کی واگذاشت کی سند مع خلعت اور ایک ہاتھی چاندی کی عماری حمیت دے کر اُسے مطیع کیا چنانچہ نایک مذکور بندگان سلطانی مین داخل ہوا اور سید صاحب موصوف اکثر گرامون کے کان ناک کاٹ پھر آیا اور سید حمید سپہدار اپنے حسن خدمت کے عوض نوبت نقارہ فیل مع سنہری عماری اور نواب کا خطاب پاکر حیدر نگر کا ناظم مقرر ہوا' قصہ کوتاہ اُس اطراف کے حکام کو جب یقین ہوا کہ سلطان عالیشان سے عداوت رکھنی اپنے پیرون پر آپ کلہاڑی

Marfat.com

مارنی ہی' اِس لیئے اپنی حرکتون سے نادم ہو فرمان بردار و مطیع ہو لیئے' اور بنگور کا راجا بہ سبب گورنر جنریاں بہادر کی سفارش کے لاکھ روپی سالیانہ خراج واگذشت کی شرط پر اپنے تعلقے کی سند حضور سے پاکے اپنے راج مین بحال رہا' اُنہین دنون سلطان عالیشان نے سلطنت کے عہدہ کار پردازون اور عاملون کی تغیر و تبدیل موقوف کر ایک معقول تدبیر ٹھہرائی کہ ہر برس تعلقون اور پرگنون سے آصف لوگ اپنے اپنے دفتر کے عملے فعلے سمیت ذیحجہ کے مہینے کے اندر' بارگاہ سلطانی مین حاضر ہو عید قربان کی نماز ادا کرنے کے بعد' منبر کے سامھنے' قران شریف سر پر لیکر اِس بات کا مچلکا دین کہ آیندہ ہم سب کے سب زنہار حاصلات کے روپی مین خورد برد اور اُسکے بھیجنے مین تاخیر نہین کرنے کے اور البتہ غریب غربا رعیت پرجا کو بھی نہین ستانینگے بلکہ منہیات کے تارک ہو کر امانت و دیانت سے صلاح و سلامت روی کی چال اختیار کرینگے' اگرچہ بے خدا فراموش بہان تو اِن شرطون پر راضی ہو خدا کا کلام درمیان لا عہد و پیمان کرنے لیکن جب اپنے پرگنون پرجانے تو وہان سب دین و ایمان کا پاس بکسور رکھ وہی ظلم و ستم قدیم کو عمل مین لانے' اِس لیئے سلطان نے کہ بالطبع اُس کو ہندوؤن کی قوم سے نفرت تھی اہل اسلام کو جو لکھنے پڑھنے مین فی الجملہ سواد رکھتے تھے جمع کر اُن کو میرزابان دفتر اپنے دیوان کا بنایا اور بالکل دفترخانون کا حساب کتاب فارسی خطون مین مقرر کروائے' اور علی ہذا القیاس اپنی سلطنت بھر مین ہر پرگنے پر اُنھین مین سے ایک آصف یا تحصیلدار اور ہر ایک محالون مین جہان سے ہزارہون کی آمد تھی جداگانہ ایک ایک عامل' سررشتہ دار' مجموعہ دار' امین' خزانچی مامور کیا اور ہنود قانون گویون کو ایک قلم موقوف' لیکن تو بھی بے سبانی قوم اپنی معاملہ دانی کے سبب (بے اِس کے کہ اُن کا مال

Marfat.com

حضور مین معلوم ہو عاملون اور آصفون کے ساتھہ لگاوٹ ملاوٹ کر کاروبار عملداری مین دخل کرنے سے باز نہین آتے تھے یہان تک کہ آصف اور عامل لوگ ملکی بندوبست کا بار اُنھین پر ڈال کر آپ تو رات دن ناچ رانگ مین مشغول رہتے اور اِدھر بے ناہنجار سارے تعلقون کو خاطرخواہ ناراج کر آدھون آدھہ محاصل تو آپ اُڑانے پڑانے اور آدھا آصفون کے پاس پہنچانے، ہرچند اُن کے اِس خوردبرد کرنے کے اخبار خارج سے حضور مین گوشگذار ہونے پر سلطان اِس راہ سے کہ اُن دنون اُنھین ظالمون کا دور دورہ تھا، دیدہ و دانستہ طرح دے جاتا، علاوہ اِس کے وہ دین پناہ دنیای دون سے ایسا دل برداشتہ تھا کہ اُمور ملکی مین اُن دنون چندان توجہ بھی نہین رکھتا، اکثر اوقات نماز و تلاوت قرآن اور تسبیح و وظیفے مین اشتغال رکھتا اور بے نمازون اور بدکارون کو دل و جان سے دشمن جانتا، عاملون اور قلعہ اردون پر اِس مراسلے کی تاکید کے باب مین فرمان صادر فرماتا، چنانچہ ایک فرمان فارسی عبارت مین لکھا ہوا سن ۱۷۹۲ء کا جس پر مہر بھی اُس بادشاہ دین پناہ کی بھی کلکتے مین برش کرنیپ اِسکویر نے کرنیل جان مارس صاحب کے حکم سے انگریزی مین ترجمہ کیا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک عاملون اور قلعہ اردون کو چاہیئے کہ کیفیت مشاہرہ مقرری اور زمین معافی یعنے لاخراجی قاضیان شہر و غیرہ اور مسجدون کے خطیبون اور موذنون کی حضور مین بھیجے اور مطابق سند اُن سبھونکے عمل کرے اور ذاتی مسلمانون کے لڑکونکے اکٹھا کرنے اور علم سکھانے مین سعی و اہتمام کرے اور دین لین کے باب مین ایمانداری اور راستکاری اختیار کرے اور احوال لڑکون کے تربیت اور تعلیم کا حضور مین بھیجے اور قاضی مسئلہ سکھانے مین دین اور اسلام کے مشغول رہے اور نئے مسلمانون کا نام اسامیون مین اہل

اسلام کے لکھے اور سوائے قاضی کے دوسرا کوئی مسلمان نکرے اور جہان مسجد نہو وہان پانچ گنبد والی مسجد بنوادے اور خطیب کی تنخواہ دس ہون مقرر کر بعوض تنخواہ کے اسقدر زمین دیوے کہ حاصل اسکا برابر تنخواہ کے ہو اور علاوہ اُسکے اسقدر زمین وقف کردے کہ حاصلات سے اُسکے روشنی اور فرش وغیرہ مسجد کی بخوبی انجام پاوے اور مسلمانون کے لڑکے بالونکی تربیت اور تعلیم کے لیئے اور پانچ وقت نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے واسطے رہنے والون پر وہان کے تاکید کرے اور اگر کوئی رعیتون مین سے مسلمان ہووے تو اُسے خزانہ باغ اور شالی زمین کالے اور خراج اُسکے رہنے کی زمین کا معاف کرے اگر وہ نومسلم تجارت پیشہ ہو تو اُسے سوداگری کے مال کا بھی محصول ملے القصہ جب سلطان عالی ہمت بسبب تعصب دین و نہایت مصروف ہونے سے امور دینی کے مہمات مین شہریاری اور عاملون وغیرہ کے مذارک و تفتیش سے دست بردار ہوا تب سب اپنی اپنی جگہ پر نڈر بیباک ہو گیئے اور چونکہ اُس سلطان دین پناہ کی ہمہ تر یہی نیت تھی کہ سارے اہل اسلام اُسکی فیض بخشی سے بہرہ ور ہون اور چھوٹے لوگ بھی اس طبقے کے بڑے درجون پر ترقی کرین اس جہت سے اُس کی سلطنت مین بہت سے رخنے پیدا ہوئے، بالکل عمائد و خوانین بدظن ہو آپس مین مل مصدر فساد و شر کے ہوئے، میر صادق مذکور تو جہات خسروانہ کے باعث سب چھوٹے بڑے پر اپنے مکر و فریب کا سکہ چلانے لگا یہانتک کہ رفتہ رفتہ سارا ملک اور تمام سلطنت کے مہمات اُسی کے اختیار مین ہو گیئے، جب وہ اس درجے کو پہنچا تو ایسا عُجب و رعونت اُس کے دماغ مین سمایا، کہ اکثر ملکی و مالی معاملون کو غیر مرضی سلطان کے فیصل کرنے لگا،

سر نا سر ممالک محروسہ مین فتنہ و ہنگامہ مچا ' بڑے بڑے امورات اپنی خاطر خواہ انجام کرتا سحر و نیرنگ کے زور سے سلطان کو مسحور کر دربست سلطنت کے بندوبست مین کسی کو دخل نہ دیتا ' صوبون مین بیہودہ و بیجا حکومتون کا فرمان بھیجتا ' کارخانجات شاہی کی خبرین ' رعایا کا احوال ملک کے واقعات و واردات حضور مین گذرنے نہ دیتا ' سلطانی ہواخواہ سب کے سب بہ رنگ دنگ دیکھ دنگ آئے ' صلاح نیک کے بتانے اور کلہ ' خبر کے کہنے سے خاموش ہوئے ' اُنہین دنون مین سلطان نے قلعہ ' دارالسلطنت کے بنانے کا ارادہ کر بطرز نو اُس کی بنیاد ڈالی اور پرانے قلعے کو توڑ کر دریا کی جانب ایک حصار سنگین مع گہری کھائی اور برج و فصیل کے اور دکھن کی طرف پانچ حصار استوار بنا کیا '

بخیرو عافیت مراجعت کرنا شاہزادون کا سن بارہ سی آٹھ ہجری مین مدراس مے ' مقرر ہونا کچہریون کا اسمای حسنا کے حساب سے ' سرفراز ہونا اراکین کا میر میزان کا لقب پاکر ' آنا ایران کے شاہزادے کا غربت و آوارگی کی حالت مین ' مرانجام پانا شاہزادون کی شادی کدخدائی کا بادیگر وقائع جو اِس شادی کی ابتدا سے لیکر بارہ سو بارہ تک ظہور مین آئے '

جب وے دونون شاہزادے ایک برس کئی مہینے چیناپٹن مین مخالفون کے پاس رہکر اُنھین اپنے ساتھ موافق بنا اور میعاد کے روپی مقام ادا مین لاہ رعالی مقدار کی قدمبوسی مین حاضر ہوئے ' شاہ دین پناہ نے اُن کے

سانحہ آنے والوان کو نوازشات خسروانہ سے سرفراز کر رخصت کیا اور بزم شادی و سرور آراستہ کر سب امیرون اور منصبدارون کو الطاف شاہی اور مناصب عالی سے معزز و ممتاز کیا،

مثنوي

بیفزود شان پایۂ عزّ و جاہ بانعام شہ گشت خرّم شہاہ
ہمہ خوشدل و شاد و خرّم شدند ز بار عطا جملگی خم شدند

عہدہ اور نامی ملازمون نے میر میران کا خطاب پایا، سلطانی کارخانون کی کچہری امرای حسنی کے شمار سے جو ننانوے مین بنی، اور ہر کچہری پر ہزار سپاہ تعینات ہوئی، اکثر مشائخ پیرزادے جو سپہگری کے فنون مین محض ناواقف تھے بارگاہ سلطنت مین پیش و سُر خرو ہو کر میر میران اور صاحب نوبت و نقّارہ ہو گئے، موتی اور جواہر کے طرّے بھی جراؤبدک سمیت اُنھین ملے، اسی اثنا مین شاہزادہ ایران بسبب آقابا خواجہ سرا کی بیوفائی اور استیلا کے اپنا ملک چھوڑ غربت کی منزلین طی کر حضور مین شاہ دین پناہ کے آیا، اُس دریانوال نے ملوک و مدارات شاہانہ کی یا سد اریان کر پوشاک خوراک فرش فروش اور امیرانہ اسباب کے علاوہ، دس ہزار روپی ماہواری اُس کے واسطے مقرر کیے، اور چونکہ تمامتر اُس عالی ہمت کی یہ خواہش تھی کہ سلاطین اہل اسلام باہم متفق و موافق رہین اِس لیے اُسنے بیغرض بارادۂ خالص اپنے کتنے ایلچیون کے ہمراہ بہت سے تحایف اور اقبال کوہ شکوہ اور ایک نامہ محبّت بنیاد کمک و امداد قبول کرنے کے باب مین والی کابل زمان شاہ دُرّانی کے پاس روانہ کیا، جس پر اُس بادشاہ عالیجاہ نے بھی اُن قاصدون کو گرانمایہ خلعتین اور بہت سا انعام اکرام عطا فرما کر وہان کے تحفون ہدیون اور اُس مکتوب کے جواب

Marfat.com

صمیت جو امور محبت کی درستی اور صداقت کی اُستواری پر مشتمل تھا
رخصت کیا، اُنہین دنون سلطان نے باقتضاے اخوّت دینی ایک ہی دسترخوان
عام پر اپنے سب خوانین و امیرون کے ساتھ شبہ برنج خاصہ نوش جان فرما کر
زبان مرحمت بیان سے بہ ارشاد کیا کہ چونکہ ہم تم سب کے سب دینی بھائی ہین
لازم ہی کہ شریعت کا پاس کرکے کینے کو سینے سے نکال کر زبان و دل سے
باہم متفق رہین اور فی سبیل اللہ جہاد کے لیئے شہادت کی نیّت پر کمر ہمّت
کو باندھین بعد اِسکے سب کو لال لال خلعتین عطا کرفرمایا کہ یار و بہادر و اِسیکو
جادۂ شہادت سمجھ لو، پر افسوس کہ وے سیہ دلان آخرت فراموش باوصف
اِس قدر الطاف شہریاری کے خیر خواہی و وفاداری کی چال ہی بھول
گئے، اب سلطان دین پناہ کی خوشی یہ ہوئی کہ بتقریب کہ خدائی
شاہزادگان اقبال نشان، جشن و نشاط کی مجلس آراستہ کرے چنانچہ
اِس امرخیر کے سامان و سرانجام کے باب مین حکم عالی صادر ہوا، سلطنت
کے کارپردازون نے سارا اسباب و لوازمہ طرب کا طیّار و آمادہ اور
سب شاہزادون کے لیئے خاندان عالی کی صاحب عصمت نیک بخت بیٹیان ٹھہرا
کربدستور شاہانہ اُنھین تخت عروسی و دامادی پر جلوہ گر کیا، اِسی ہنگام
میمنت انجام مین ایران کا شاہزادہ حضور سے رخصت ہوا، جسکو سلطان
نے انواع طرح کی تواضع و خاطرداری اور بہت سے نقد و جنس کے
ساتھ وداع کر فرمایا، لازمہ محبّت یہ ہی کہ انتظام ایران کے بعد ہم تم
زمان شاہ سے اتفاق کرہند اور دکھن کے بندوبست مین کوشش کرین
چنانچہ اُسنے بھی اِس امر کا اقبال کر وعدہ کیا، چونکہ قبل اِسکے اکثر
میر صادق نطفۂ حرام کی زبانی کبھردی اور بداندیشی ہندویون کی جو

Marfat.com

فی الحقیقت نمک حلال اور جان نثار تھے اور اِس لیئے وے لوگ اُس
مردود حاسد کی آنکھون مین کانٹے کی طرح چبھتے تھے، حضور مین مذکور ہوئی تھی، سو
اِن دنون سلطان بسبب پاس خاطر اُس لعین کے اپنے وبسے فدائیون کو
جو دلّی کے صحبت شہر بدر کیا، بعد اِسکے اپنی رائے ثاقبت بین کے
فتوے پر سر برنگپتن، کوار، مکوتا، دیون ہلّی، صوبۂ سرا، تنجاور اور
برّے بالا پور کے باشندون مین سے قوم اشراف دس ہزار آدمی شیخ
سیّد چن کر زمرہ خاص (جیسا انگلستان مین ملکی امورات کے انجام و انصرام کے
واسطے پارلیمنٹ مقرّر ہی) اُن کا نام رکھا، اشخاص اس گروہ کے بتدریج
ہر نا سر سلطانی کارخانون پر اقتدار پاکر دخل و تصرّف بیجا کرنے لگے، چنانچہ ایک
اُن مین سے میر مدیم تھا جو باوجود نا تجربہ کاری کے دار السلطنت کی
قلعداری کا اختیار رکھتا تھا، سلطان کو تو اُس زمرے کے لوگون پر بڑا اعتماد تھا،
حالانکہ وے نا تراشیدہ اگرچہ بحسب ظاہر اطاعت و فرمان برداری
مین سرگرم رہتے پر در پردہ میر صادق ہی کا کلمہ پڑھتے تھے اور اِس
ناعقول نے اپنے آقا کی سلطنت تباہ و خراب کرنے کے لیئے پہلے تو اکثر
لشکر کے سرداردن اور امیرون کی تنخواہین گھٹانے اور اُنھین
اُن کے درجے سے گرانے کے سبب فوج کے توڑنے مین کمر باندھی، بعد
اِسکے کلام اللہ درمیان دے سلطان کے دل کو اپنی طرف سے نے کھٹکے کر
سارا دربار کا دربار اپنا کر لیا یہانتک کہ میر عرض، بعضے مصاحب اور
امیر و صغیر اور رکاں نقیب و یساول، ملازم و جاسوس وغیرہ کوئی بے اُسکی
صلاح و مرضی کے حضور مین کچھ عرض معروض نکرتا، عرضیان خواہ ملکی خواہ مالی
مقدّمات کی جو ممالک محروسہ سے پہنچتین بغیر حکم عالی کے وہ آپ ہی بڑھکر

بھاگ دالتا اور اپنی طرف سے کچھ لکھکر حضور مین بھیج دیتا ' دوسرا میر آصف میران حسین جو ایک ہی ماخولیا باز ناکارہ شراب خوار تھا کر تعلقون اور محالون کے درمیان ننگی طوائفون کے کندھے ' پالکی پر کچہری مین پھرا کرتا بلکہ کبھی قوالون اور لاولیون کو بلوا اُنکو ننگا کروا آپ بھی وہ مسخرا اُن کے ساتھ اِسی ہیئت سے اِس سوانگ مین شریک و شامل ہوتا ' اِنہین نالائقون کے اقتدار و اختیار دینے کے سبب ملک و سلطنت کے انتظام مین ایسا اختلال آیا کہ باج و خراج کا آٹھوان حصّہ بھی خزانے مین داخل نہوتا ' فرامین و پروانجات دار السلطنت کے سوا اور صوبون تک پہنچنے بناتے ' اِسی ایام مین آندھی واگر مرد بہادر چار سی دو اسپہ سوارون سے مرہٹے اور نظام علی خان کے ملک اور ممالک محروسہ مین اپنی بہادری اور نہب و تاراج کا دنکا بجا رہا تھا ' سلطان نے اُسے بلوا بھیجا ' چنانچہ وہ اپنے سوارون سمیت حضور مین آ زمرے مین امیرون کے داخل ہوا پر شبطان مجسّم میر صادق نے اُسکے گرانے مین سلطان کی نظرون سے ایسے حیلے اُٹھائے کہ آخر کو اُس بیتمیز کی طرف سے بدگمان ہو کر حضور اعلا نے اُسے مقید اور سلمان کرملک جہان خان بہادر شیر جنگ خطاب دیا اور اُسکے سوارونکو لشکر ظفر اثر مین بھرتی کر دس روپی روز اُن کا مقرر کیا ' اور جب کچھ دنون بعد اُس بیگناہ کو سوارون کی کچہری کا کام تجویز کر اُسکی مخلصی کرنے کو فرمایا تب وزیر کز دم نہاد ' نیش زنی کی راہ سے حضور مین یون عرض پرداز ہوا ' کہ ایسے داور کو اِس کام کا مختار کل بنانا مالکداری و شہریاری کے مصالح سے دور ہی ' خدانکرے اگر اُسسے کسی طرح کا شر پیدا ہو تو پھر تدارک مشکل ہوگا ' بہ التماس اُس مردود کا درگاہ سلطانی مین مقبول

ہوا اور وہ خبر خواہ ترقی طلب بدستور سابق زندانی کیا گیا، حاصل کلا
وہ بلید اپنے فسون کا ایسا اثر دیکھ ہر ایک کام مین اپنے مطلب ہی کے
موافق عمل کرنے لگا، چنانچہ غازی خان رسالدار کو بھی جو بلا شبہہ وفادا
جان نثار تھا بیوجہ اُس حرامی نے مشیر الملک کے ساتھہ سازش کی تہمت
لگا سلطان کے حکم سے مقید و اسیر کیا،

فوجکشي کرنا جنریل هارس کا سر برنگپتن پر بموجب حکم لارڈ مارنگٹن بہادر اور مشورے ابو القاسم خان شرشتری اور مشیر الملک بہادر دیوان حیدر آباد کے، لڑائیان واقع هونی سلطان اور اس سپہسالار کے درمیان، مستحر هوجانا دارالسّلطنت کے قلعے کا، شہید هونا سلطانؒ کا جوسن بارہ سی تیرہ مین واقع هوا،

اُن دنون سلطان عالی مقام نے (جو مالکی کامون کو بے صلاح و مشورہ انجام کیا کرتا اور اس باب مین خیر خواہونکا کہنا سنتا اُسکی جناب مین مقبول نہین ہوتا تھا) دو سفیر تحفے ہمراہ لیکر ایک کو زمان شاہ کے پاس منہ خط محبّت نمط بھیج کر آئین دوستی تازہ کیا اور دوسرے کو سلطان روم کے حضور مین روانہ کیا، اِسی عرصے مین مورس بندر سے کئی فرانسیس جن کا موشیر بوسی سرغنہ تھا حضور مین آن پہنچے، چونکہ انگریز اور فرانسیس کے درمیان سات برس سے اُن کی دائمون مین جنگ وحرب کا ہنگامہ برپا ہو رہا تھا اِس لیے یہان اُن فرانسیسون کے وارد ہونے سے انگریزون کے دل مین دھڑکا پیدا ہوا چنانچہ اُن لوگون نے ڈر کر سلطنت خداداد کی بیخکنی کے لیے تدبیہ مین

اور فرانسیس کے آنے کو اپنے چڑھائی کرنے کا بہانہ ٹھہرا مشیر الملک اور میر عالم کی صلاح سے شجوار یہ رو داد لارڈ مارنگٹن بہادر کے پاس جو کلکتے مین تھا لکھ بھیجا، لارڈ ممدوح تو ایسی فرصت کے وقت کا طالب ہی تھا جھٹ پٹ گورے کی چار پلٹن ہمراہ لے شعبان کے مہینے مین مدراس مین داخل ہوا اور یہان سے اُسنے فوجین اکٹھی کر جنیل ہارس کے ساتھ سرینگپٹن کو مسخر کر لینے کے قصد پر آگے روانہ کر دین، اُدھر حیدرآباد سے کرنیل راپٹ اور کرنیل ڈالس بھی چار پلٹن حمیت آکر جنریل مذکور سے ملحق ہو گئے، اور میر عالم آٹھ ہزار سوار ہمراہ لے اور روشن رای سہ چھ پلٹن، انگریز کی فوج مین آملے، اب لارڈ موصوف نے اتمام حجت کے لیئے حضور مین سلطان کے پی در پی کئی مکتوب اِس مضمون کے بھیجے کہ اتفاق و دوستی کے آئین مین عہد شکنی پر کمر باندھنی جایز نہین، مقتضا محبّت و خلوص کا تو یہ ہی کہ پہلے تو اِن کئی فرانسیس تازہ واردون کو اِس مخلص کے حوالے فرمایئے، اور دوسرا التماس یہ ہی کہ انگریز بہادر کی طرف کا وکیل بارگاہ سلطانی مین حاضر رہا کرے، اور تیسرا یہ کہ کوتریال بندر، منگلور تھادر وغیرہ قلعے جو جہازون کے آنے جانے کی جگہین ہین سرکار انگریز بہادر کو چھوڑ دیجیئے، اِن التماسون کا پذیرا ہونا کمال میل ملاپ کا باعث ہوگا، خبر اس درخواست کا منظور کرنا تو مشکل نتھا، لیکن چونکہ میر صادق کم بخت کے ورغلانے کے سبب مزاج عالی طریق مصلحت اندیشی سے بہک رہا تھا ایک بھی اُن خطون کا جواب بھیجا نگیا، تب جنریل مذکور، لارڈ صاحب کے حکم بموجب، جنریل فلابڈ اور جنریل برجس وغیرہ حمیت رمضان شریف کی دوسری، سنہ ۱۲۱۳ مین کوچ در کوچ راے کوٹے مین آپڑا، بعضے خود غرض اور میر صادق کذّاب نے جناب والا مین عرض کیا کہ

انگریز اور نواب نظام علی خان جسکے ہمراہ کلہم چار پانچ ہزار جوان ہونگے جڑ
آتے ہین پر اقبال شاہی سے خبریت نہ ہی کہ حاکم پونا ان سے نہین ملا ہی
سلطان نے یہ خبر سن کر پورنیا میر میران کو فوج سنگین کے ساتھ اور
دوسرے میر میراؤنکو دشمنون کے مقابلہ کرنے کو روانہ کر یہان آپ بھی امیران
اور سپاہیان جنگجو کے جمع ہونے کے باب مین حکم دیا جب میر میران مذکور
انگریز کے لشکر کی جانب متوجہ ہوا سوار اُسکے منتشر ہو کر جنگل کے آسرے
مین آ کھڑے ہوئے اور اِدھر انگریز کے رسالے جنگ کو مستعد ہوئے
تب سلطانی جوان بھی حلقہ باندھ حرب و ضرب پر آمادہ ہو گئے جنریل بہادر نے
آنیکی کی نواح مین ڈیرا ڈالا تھا کہ سلطان کے سواردن نے اُسکے بیقدارون
پر دو آمار اکثرون کو تہ تیغ کیا جسکے بدلے بھاردن نے شاباشی اور
تحسین کی جگہہ میر میران سے گالیان انعام پائین کہ احمقو کیون تمنے ایسی سبقت
وجرأت کی اِس لعن طعن سے وے سب کے سب تاؤ گئے کہ سردار
نہین چاہتے ہین کہ ہم لوگ جانفشانی کی راہ سے دشمنون کے ساتھہ لڑین بناچار
اُن بہادردن نے اُس دن سے لڑنے کا قصد چھوڑ بندارون کی طرح
فوج اعدا کے آگے پیچھے چلنے القصہ جب سارا لاؤ لشکر علم شاہی کے
سائے تلے اکٹھا ہوا سلطان نے نخلگاہ سے کوچ کر چن پٹن کے سواد کو خیمہ گاہ بنایا
کیونکہ اِسی راہ سے دغاباز قابوجیون نے انگریزی پلٹن کے آنے کا پتا دیا تھا
پر وہان اور ہی پھول کھلا یعنے جنریل مذکور اُدھر سے پاسٹ کر خاتحان پہلی جا پہنچا
سلطان نے یہ خبر سنتے ہی الغار دن گلشن آباد کی مرحمت مین پہنچ اعدا کا ناکا کاٹ
جنگ و حرب کا تہیا کیا اور حریف بھی مستعد جنگ ہوئے

Marfat.com

نظم

صف جنگ آراستہ وان ہوئی　　جہان مین قیامت نمایان ہوی
ہوا گبر ہو کر غبار زمین　　گیا تا سر سقف چرخ برین
ہوا بوق اور کوس کا بہ خروش　　کہ یکسر پریشان ہوا مغز و ہوش
مقابل ہوئی جب سپاہ عدو　　تو باہم مبارز ہوئے کینہ جو
ہوا گرم ہنگامۂ کشت و خون　　ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون
بہت دیر تک ضرب پر ضرب تھی　　الٰہی قیامت تھی یا حرب تھی

غرجند اُس دن وفادار اور خیر خواہ سردار اوسکے جو سچے فدائی و جان نثار تھے اور میدان جنگ مین مارے جانے کو میر صادق سپہ سالار کی حکومت کے خار سے افضل جانتے تھے، صف جنگ مین پانون جماجما دل کھول قرار واقعی لڑے اور بہادرانہ جوہر بزی کرتے رہے چنانچہ قریب تھا کہ معاملہ جنگ کا اُسی دن یکسو ہو جاے مگر خذلان راہ ہو گیا کہ میر قمر الدین خان کو سلطان والا شان نے اپنا سمدھی و خیر خواہ جان کر غنیم پر حملہ کرنے کے لیئے مقرر کیا اور وہان اور ہی مطلب تھا یعنے چونکہ اُس بدنہاد کو کار آزمودہ بہادرون کا ضائع و برباد کرنا منظور تھا اِس واسطے وہ سلطانی فوج کے چیدہ چیدہ جوانون کو ہمراہ لے جنریل بہادر کے توپخانے پر حملہ کیا مقابل ہوتے ہی آپ الگ ہو گیا، سامنہ والے اُسکے بندوق و توپ کی ایک ہی باڑ مین اُڑ گیے، باقی ماندہ سپاہ وہان سے بچ نکلے، انگریز فتح پاکر خوش ہوے، اتنے مین خبر آئی کہ بمبئی سے انگریز کی کئی پلٹن بکثرت لوازمہ رسد کا لیئے جنریل اسطوارٹ کے ساتھ دارالسلطنت کو چلی آتی ہی، تب سلطان نے یہہ تدبیر کی کہ کئی سردار کو مع سپاہ جرار دشمن کے سامہنے رکھہ آپ اُسکے پیچھے سے ساری فوج سمیت چھپکر جنگ کا حکم دیا جس پر ایک جانب سے تو

Marfat.com

سیّد غفّار جو بہادری اور دولت خواہی مین بے بدل تھا حریف کے لشکر پر توت پڑا اور دوسری طرف سے نواب حسین علی خان نے جا کر بڑے ہی زور شور سے جنگ وجدل کا دماما بجایا اور بہت سے میر میران نے بھی دشمنون کے دفع کرنے مین بڑی بڑی کوششین کین یہانتک کہ مارے تلوار و توپ و تفنگ کے اُنھین بھگا دیا'

بیت

ہوا اُس گھڑی اِسقدر کشت وخون کہ حیرت مین تھا چرخ فیروزہ گون
زدو کشت اُسدم ہوئی اِسقدر کہ میدان ہوا بحر خون سر بسر

انگریز سامھنا کرنے سے عاجز ہو اپنے بعضے مال ومتاع سے ہاتھ دھو جنگل مین گھس گئے ' فتح مند بہادرون نے تعاقب کرنے مین خوب ہی سعی کی ' نواب محمد رضاخان حضور سے رخصت ہو کر شیرنر کی طرح اپنی جمعیت سمیت اُن پر جا گرا قریب تھا کہ فوج مخالف بالکل تباہ ہو جاے لیکن چونکہ خواہش ایزدی یہ نہی کہ اہل اسلام کی شکست ہو ' اتفاقاً ایک گولی نواب مذکور کو لگی ' جسے فی الفور اُسکا کام تمام ہوا ' سلطان نے اُس کی لاش دارالسلطنت کو روانہ کر آپ دشمن کے مدافعے پر کمر باندھی ' اتنے مین جاسوسون نے خبر پہنچائی کہ اعدا کا لشکر مقابلے سے باز آکر کلیکوت کی جانب کوچ کر گیا ' اِس حال کے سنتے سے سلطان اپنے دارالسلطنت کو تشریف فرما ہوا اور جنرل ہارس قلعے کے پچھم جانب اُتر پڑا ' دوسرے دن انگریز کے رسالون نے ہٹا کر کئی مورچے بنے جو سلطان کے حکم سے قلعے کے سامھنے بنائے گئے تھے لڑبھڑ کے اکثر جوانون کے نقصان ہونے کے بعد لے لیا ' اُسی دن نواب حسین علی خان نے معہ

Marfat.com

اعدا پر بڑی جوانمردی سے حملہ کرکے جام شہادت نوش کیا انگریز کے سپاہی قلعے کے پچھم طرف ایک مورچہ بناکر حصار کے توڑنے مین نہایت کوشش بجالائے' سلطان نے جب اُس فساد کے سبب جو دارالسلطنت کے گرد بگرد برپا ہوا تھا امورات سلطانی کا بہرج مرج معلوم کیا اور دارالسلطنت سے نکل جانے یا مصالحہ اختیار کرنے کو ہمت و حوصلے سے شہریاری کے خلاف جان تقدیر الٰہی پر راضی و شاکر ہو کر ننگ و ناموس کی غیرت سے محل سرا کے چار دن طرف ایک گہری کھائی کھدوا اور بارود بھروا طیار کروا رکھی کہ مبادا اگر پاسا الٹا پڑجاے اور قلعہ دشمنون کے ہاتھ آجاے تو اُسے آگ لگا کر اُڑا دے' تا اُسکے زن و فرزند مخالف کے ہاتھ نلگین بعد اِسکے حفاظت برج اور فصیل دارالسلطنت کے قلعے کی زمرۂ خاص پر چھوڑ خود بدولت و اقبال نے حرب و قتال کا ارادہ کیا اور میر قمر الدین خان کو جو ایک ہی شترکینہ تھا بہت فوج کے ساتھ انگریز کی پلٹن کے رسد لانے والون اور جو فوج کہ اُنکے کمک کو چلی آتی تھی لوٹ لینے کے واسطے بھیج دیا' اور یہ بھی حکم کیا کہ شاہزادہ کلان سلطان فتح حیدر' سب لشکر اور پونیا میر میران وغیرہ سمیت کری کٹ کے میدان مین حرب پیکار کے لیئے مستعد رہے' چنانچہ سلطانی سوار اِس حکم کے موافق کبھی کبھی انگریز کی پلٹن کے اِدھر اُدھر گشت کرنے مگر لڑنے کے واسطے چونکہ اُنکے سردارون کا حکم نتھا افسوس کے مارے ہاتھ مل مل دانت پیس پیس رہ جاتے' قصہ کوتاہ بنبئی کی فوج نے بہادر پور کے گرد نواح مین پہنچ کر نزول کیا' چونکہ غازیون کا خواے جہاد و حرب کے کچھ اور کام نتھا' ہر روز وے مسلح ہو فوج دشمن پر بنے پروانے جیسے شمع پر پروانہ ٹوٹ پڑتے اور انشرار کے شعلہ فساد و شر کے بجھانے مین مردانہ کوشش کرتے' چونکہ ہوا زمانے کی

Marfat.com

اُلٹی بہی تھی، خلاف مطلب ہی اُن کے پیش آتا چنانچہ سید غفار جو مہتاب باغ مین انگریز کی فوج کا رستا روکے پڑا تھا میر صادق اور دوسرے مفسد دفتہ انگیزون کی صلاح سے وہ جان نثار سردار وہان سے قلعے مین طلب ہو آیا اور دوسرا اُس کی جگہہ پر گیا، تب تو انگریزون نے اُسی دن ایک ہی حملے مین اُسے لیکر قلعے پر گولون کی بارش برسائی، سلطان نے اُس وقت موشیر بوسی کو حضور مین یاد فرماکر اُسسے پوچھا کہ اب کیا علاج کیا چاہیئے، اُسنے عرض کی کہ خاکسار کی دانست مین تو مناسب یہی ہے کہ یہان حریف کے دفع کرنے کو لشکر تعینات کرآپ خاص سوارون کا دستہ اور خزانہ وزنانہ ساتھ لے قلعے سے سرا اور چیتل درگ کی جانب تشریف لیجائین، خواہ نمکخوارکو ساتھیون سمیت انگریزون کے حوالے کردین جس مین کسی طرح بہ بیکھرا مت جانے نہین تو قلعے کی سرداری و پاسبانی اِس فدائی اور موشیر لالی کے ذمے مقرر ہو، سلطان نے جواب دیا کہ اگر تم سے شخص کی سلامتی کے واسطے ہماری ساری سلطنت بھی تباہ و برباد ہو جاے تو کچھ غم و الم نہین، بعد اِسکے خسرو والا مقام نے میر صادق نمکحرام کو بلوا کر قلعہ داری کا اختیار موشیر بوسی اور موشیر لالی کے سپرد کرنے کے معاملے مین صلاح پوچھی اُس پاجی نے اپنی خواہش کے موافق یون اظہار کیا، جناب اقدس مین خوب روشن ہوگا کہ اِس قوم نے کبھی کسی کے ساتھہ وفاداری کا طریقہ نہین برتا، آپ بیشک جان لیجیئے کہ قلعہ کا اختیار انھین ملنے ہی اُس مین انگریزون کا دخل ہو گیا، کیونکہ بلحاظ جنسیت کے یہ گورے دونو ایک ہی ہین، مثل مشہور ہی، سگ زرد برادر شغال، جب اِس طریق سے اُس کج رفتار موذی نے عمل خبر مین بھانجی مار سلطانکو اُس راست رہنے کے چلنے سے روک رکھا، اُس عالی شان نے فلک کی

Marfat.com

طرف آنکھ اُٹھا ایک ٹھنڈھی سانس بھر کر بول اُٹھا متوکلا علی اللہ ہرچہ مرضی مولی برہمہ اولی ' قصہ کوتاہ قلعے کی دیوار ٹوٹنے تک کی بھی کسی نے حضور مین خبر ندی ' آخر جب ذیقعدہ کی ستائیسوین کو خارج سے بعضے حرام خوارون کے قصور کی خبر گوش مبارک مین پہنچی ' اُسکے دوسرے دن صبح کے وقت سلطان نے کئی نمکحرامون کا نام خط خاص سے ایک کاغذ پر لکھ اور اُسے لپیٹ کر امیر معین الدین کے ہاتھ مین دیا اور بتاکید ارشاد کیا کہ آج ہی کی رات اِس حکم کو بجالایا چاہیئے ' جسمین کارخانہ سلطنت کا قائم رہے ' وہ بیچارہ فلک ستمگر کی کجرویون سے بے خبر عین دربار ہی مین اُس نوشتے کو کھول کر دیکھنے لگا ' قضا کا رسلطانی قراشون سے ایک قراش جو لکھنے پڑھنے کا سواد رکھتا تھا اور وہان حاضر تھا ' کہین اُس نے کن انکھیون سے دیکھ لیا کہ سب سے پہلے اُس جھوٹے نمکحرام میر صادق کا نام لکھا تھا نہ خبر ہو بہو اُسے پہنچادی کہ حضرت سلامت دیکھیے کیا ہین ' آج رات کو آپ کے اندھا بنانے مین حکم سلطانی صادر ہوا ہی اتنا سنتے ہی اُسکی آنکھون تلے اندھیرا چھاگیا ' تب اُس خرنامشخص نے اپنے بچاو کی تدبیر کردو پہر دن کے وقت قلعے کی ٹوٹی النگ کے پاسبانون کو تقسیم تنخواہ کے بہانے سے بالا مسجد اعلا کے پاس اُنکو جمع کیا ' اتفاقاً جب وہ مردوہ قابو کے وقت کی تاک مین تھا جو سلطان اُسی مہینے کے اٹھائیسوین سوار ہو قلعے کی ٹوٹی دیوار دیکھنے آیا اور بیلدارون کو اُسکے درست کرنے کے لیئے حکم دیا اور فصیل پر ایک شامیانہ اپنے واسطے کھڑا کروا وہان سے پھر دولتخانے مین آ حمام کو گیا ' جب نجومیون اور میر غلام حسین منجم نے بھی تقویم اور زیج کے رو سے اُس دن کی نحوست دریافت کرکے عرض کیا کہ آج اڑھائی پہر تک جناب عالی کے حق مین ساعت نہایت نحس ہی نظر پڑتی

Marfat.com

مناسب تو یون ہی کہ شام تک حضرت لشکر مین تشریف رکھین اور کچھ صدقہ ذات مبارک کا خدا کی راہ مین دیا جاے ' سلطان نے پہلی بات کو تو قبول نہ کیا مگر صدقہ جسّے زمینی و آسمانی بلا مندفع ہوتی ہی اُسکے اسباب کی طیاری کا حکم دیا جب جلس سے فراغت کی باہر آکر ایک ہاتھی کالے مخمل کے جھول سمیت جسکے چاروں کونون مین کئی سیر موتی جواہر روپا سونا نیلم و یاقوت باندھ دیا گیا تھا مستحقون حقداارون کو مرحمت کیا اور محتاج درویشون کو بلوا روپی اشرفی کپڑے خیرات کرخاصہ منگوایا جونہین ایک لقمہ تناول فرما دوسرا اُٹھا منہہ تک لایا تھا کہ اُسکا کھانا نصیب نہوا کیونکہ لوگون نے اسی بیچ مین واویلا کرتے ہوئے بہ خبر سلطان کو پہنچائی کہ سید غفار وفادار نے ذات عالی پر اپنی جان کو نثار کیا '

نظم

سنی شاہ ٹیپو نے جب یہ خبر — کہ سید ہوا قتل وقت سحر
یہ سمجھا سپہدار شوریدہ حال — کہ دولت کا میرے اب آیا زوال
دل زار سے کھینچکر آہ سرد — لگا کہنے یون شاہ بارنج و درد
ہواغم سے سید کے مین سوگوار — خوشی آتی نہین زندگی زینہار
نہین چاہتا تاج اور تخت اب — شہادت کا پیاسا ہون اب تشنہ لب

سلطان اوسیین کھانے سے دست بردار ہو بیخودی کے عالم مین بول اٹھا آہ آدہم بھی آفتاب لب بام پا برکاب کوئی دم کے مہمان ہین '

بیت

عدم مین قافلہ سب ہمرہ ہو نکا جا پہنچا
مثال نقش قدم ہم ہمین واپسین ہون مین

Marfat.com

اوز طاؤس نامے گھوڑے پر سوار ہو در یچے کے رستے سے علم بیرقی کے طرف تشریف لے گیا، اِدھر قابو جو دشمنون نے اُس سیّد کے شہید ہونے ہی قلعے پر سے سفید سفید رومال گھما گھما انگریز کے فوج والون کو جو بادلی کنارے اکٹھے ہو ہلا کرنے پر آمادہ تھے آگاہ کر دیا چنانچہ دو پہر دو گھڑی دن کے وقت انگریز کی بلتن اُسی توتی دیوار کے رستے قبل اِسکے کہ سلطانی جوان دوسری النگ کی برجون فصیلون پر جمع ہو کر خبردار ہو جائین چڑھائی کر تھوڑی تگ و تاز مین قلعہ سر کر لیا ہر چند قلعے کے بہادرون نے بھی تگ و دو شروع کی اور تلوار و تبر لے راہ گھیر لی تھی، لیکن ہر طرف سے ایسا شور و ہنگامہ مچ گیا کہ ہرگز مدارک اُسکا نہو سکا، یہانتک کہ اِس جانب سے سبھون کے پانو اُکھڑ گئے، اسی بیچ مین اُس پاجی قابوجی نے خاص سواری کو مورچے کی طرف جاتے دیکھ پیچھے سے پہنچ اُس دریچے کو جو شاہدین پناہ کے پھر آنے کی وہی راہ تھی بند کر دیا اور آپ کمک لانے کے بہانے سے گھوڑے پر چڑھ قلعے کے باہر نکل اپنا رستا لیا، گنجام کے تیسرے دروازے پر آکر دربانون کو کہا کہ خبردار میرے جانے کے بعد تم چپ چاپ جلد دروازہ بند کر لینا، وہ تو یہہ کہہ آگے بڑھا تھا کہ سامھنے سے ایک سپاہی ملازم سلطانی آکر اُسے لعن طعن کرنے لگا کہ، ای روسیاہ راندۂ درگاہ یہہ کیسی بے حمیتی ہی کہ تو ایسے سلطان دین پرور اور محسن عالی گوہر کو دشمنون کے جال مین پھنسا اپنی جان بچائے لئے جاتا ہی، کھڑا رہ رو سیاہی کے کاجل سے اپنا منہ تو کالا کرے یہہ کہنا ہوا کمال طیش سے ایک ہی وار مین اُسکو آب تیغ سے شربت اجل پلا زمین سے زمین پر مار گرایا، لاش اُسکی چار دن بعد قلعے کے دروازے پر بے کفن دفن کی گئی شہر کے لوگ ابتک بھی آنے جانے

Marfat.com

قصداً اُسکی قبر پر تھوکنے پیشاب کرنے اور ڈھیر کی ڈھیر پرانی جوتیان ڈالنے ہین

بیت

یقین جانیو تم کہ زیر فلک
رہی اُسپہ لعنت قیامت تلک

میر معین الدّین گھائل ہو خندق مین گر کر مرگیا' اور شیرخان میر آصف کا تو پتاہی نہ لگا کہ کیا ہوا' جب شہریار شریعت شعار نے معلوم کیا کہ اب شجاعت و دلیری کا وقت گذر چکا' ملازمون نے صریحاً بیوفائی و دغاکی' شب اُس دریچے پر آکر ہرچند اُسنیکے کھولنے مین دربانون کو حکم دیا پر وے سب نمکحرامون نے جان سن کر تغافل کیا اور حیرت تو اس مین ہی کہ خود میر مذبم قلعدار بھی سپاہیون سمیت اُسی دریچے کے پیچھے کھڑا تھا' لیکن اُس ملعون نے بھی حق نمک کا مطلق لحاظ نکیا' القصہ جب حریف حملہ آور شلک مارتے ہوئے قریب آپہنچے' سلطان شیر دل نے بڑے تہور سے اُن پر حملہ کیا اور با وصف چھلنی و تنگی کے کئی شخص کو تلوار سے مار آپ بھی کئی زخم کاری منہ پر کھا انجام کار ساقی اجل کے ہاتھ سے جام شہادت کا پیا' اب اہل اسلام کے حال کا تباہ و خراب ہونا اور اُن کے مال و ناموس کا لوٹا جانا کیا لکھین'

لیکن فرانسیس لوگ خاص محلسرا کے دروازے پر اکٹھے ہو حملہ آورون کے اُوپر شلک مارنے لگے' آخر وے بھی جنگ سے باز آئے' جب تو سارا خزانہ اور مال و اسباب شاہانہ جو شمار و حساب سے زیادہ تھا انگریزون کے ہاتھ لگا جسے اُن کے سپاہی جو تہیدست و بے سر و سامان ہو رہے تھے غنی و مالدار ہو گئے' شاہزادے سمیت زنانہ محل اور کریم شاہ اسیر و دستگیر ہوے' مگر سلطان فتح جنگ و سر لشکر جو کل فوج و اسطبل اور فیل خانہ و سلطنت و تجمل کے

Marfat.com

از ہ صحبت گرمی گت کی نواح مین اقامت گزین تھا اسنے ماتم جگر ہوز کی خبر
ن کروہان سے روانہ ہو چندر اے پتن کی جانب چلا گیا، انگریز کے سردارون
نے بڑی تلاش سے دوسرے روز سلطان شہید کی لاش پایا، رات بھر
رمیان پالکی کے، توشکخانے مین رکھا، صبح کے وقت سب شاہزادون
یون خدمت گزارون کو اُنکے آخری دیدار سے مشرّف کر تجہیز تکفین کا حکم دیا،
لطان شہید لال باغ مین نواب منفور کے مقبرے کے اندر مرقد آسایش مین سویا
نیا کے سر درد و رنج سے خلاص ہوا اور نمک حرامونکے مکر و فریب سے رہائی پایا
للہ اللہ خدا کی شان کو دیکھا چاہیئے کہ فلک دوّار کے ایک ہی دورے مین
س قدر شان و شوکت اور تجمّل و حشمت کسی نے بجا نا کر کیا ہوا اور کدھر گیا،

بیت

بیک گردش چرخ نیلوفری نہ نادر بجا ماند نے نادری

مثنوی

یہ ہی رسم و آیین چرخ بلند کہ گاہے رکھے شاد و گہ دردمند
جہان مین کسیکو نہین ہی قرار کسیکا نہین چرخ گردندہ یار
کرے نامدارون کو دم مین تباہ کرے سر باندونکو یون پست آہ
گدا ہوے یا شاہ تاج و سریر قضا سے کسیکو نہین ہی گزیر
جہان مین بجز پاک پروردگار نہین ہی کسیکو بقا ز ینہار

قطعہ

کدام دودہ اقبال سر بچرخ کشید کہ سر اجلش عاقبت ز بیخ نکند
کرا نہاد فلک تاج سروری بر سر کہ بند حادثہ بر دست و پای او نفگند

Marfat.com

نے کئی مبین جنکا اخبر مصرع اِس واقعے کی تاریخ پر ناطق ہی بطور مرثیے کے لکھی گئیں

مثنوي

تیپو سلطان شہید شد ناگاہ جان خود داد فی سبیل اللہ
بد ز ذیقعدہ بیست و ہشتم آن کہ شد در روز شنبہ حشر عیان
ہفت ساعت ز صبح بگذشتہ خون ز دیوار و در روان گشتہ
زیست پنجاہ سال با اقبال بادشاہی نمودہ ہفدہ سال
داشت در دل ہمیشہ عزم جہاد گشتہ آخر شہید حسب مراد
آہ ناراجے مکین و مکان خون بگریند ای زمین و زمان
شدہ خورشید و مہ بگریہ شریک آسمان شد نگون زمین تاریک
چون غم او بجز وکل ندیدم سال ماتم ز درد پرسیدم
گفت ہاتف ز نیم آہ بہ نعت نور اسلام و دین ز دنیا رفت

اور اِس مصرع سے بھی وہی تاریخ نکلتی ہی ع حامی دین شہ زمانہ برفت
میر غلام حسین منجم نے جو تاریخ کہی تھی وہ یہ ہی

نظم

شاہ ما چون بملک بر تر شد حاضر مجلس پیمبر شد
روح قدسی بعرش گفت کہ آہ نسل حیدر شہید اکبر شد

مادہ تاریخ کا آہ نسل حیدر شہید اکبر شد ہی'

ایک ہفتے بعد میر قمر الدین خان جو خدا سے ایسا دن مناتا تھا خوشی خوشی جنرل کی خدمت مین حاضر ہو اپنی جاگیر گرم کنڈے کی بابت کا سوال جواب پکا کر سند بحالی پاکے ہشاش بشاش وہان چلا گیا، سلطان فتح حیدر نے بھی انگریز کے سپہسالار اور دوسرے سردارون کی زبانی چنی چیڑی باتین اس باب مین کر دے

Marfat.com

اُسی کو تخت پر بٹھائینگے سن کر لڑنے کا ارادہ دل سے مٹا دیا اگرچہ شجاعان
کار پرداز جیسے ملک جہان خان جو سلطان جنّت آشیان کے شہید ہونے کے
بعد قید سے مخلصی پاکر اُس کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور سیّد ناصر علی میر میران
وغیرہ نے اُسے انگریزون کے ساتھ ملنے کو منع اور لڑنے کے لیئے رغبت
دلاکر عرض کیا تھا کہ سلطان والاشان نے صرف اپنی جان رضامندی خالق مین نثار کی
ہی اب بھی تمام ملک اور محکم محکم قلعے اور قلب جگہین سرکاری گماشتون
کے اختیار مین ہین اور فوج بھی فضل الٰہی سے سمہ ساز و سامان جنگ آراستہ
وآمادہ ہی اگر مملکت ستانی اور داد شجاعت دینی منظور ہی تو بسم اللہ
ہی وقت کار ہی اور ہم مین سے ایک ایک لڑنے اور جان نثاری کو مستعد
و طیار، پروہ حیدر خصال باوجود کمال بہادری اور جوانمردی ذاتی کے در غلانے سے
پورنیا دیوان کے جو اُس سلطنت کا زوال چاہتا تھا اور دوسرے خود غرضون کے
اُنھین کی مرضی اور دم کے موافق چلا اور ذرا بھی اپنے سچے فدائیون کا
کہنا نہ مان سلطنت و ریاست سے ہاتھ دھو جنریل ہارس کی ملاقات کو قلعے مین
چلا گیا، اور وہان انگریز کے کارپردازون نے یہہ پیش بندی کی کہ ظاہرًا میسور کے
تخت سلطنت پر وہمین کے راجاؤن کی اولاد سے پانچ برس کے ایک لڑکے
کو بتھلا، تیس لاکھ ہون کی تحصیل کا مالک، پورنیا زمیندار کی دیوانی مین اُسکے
نام لگا دیا، اور سب شاہزادون اور خانوادہ شاہی کو سمہ اُس مغفور کے بھائی نواب
کریم شاہ اور اُسکے علاقہ دارون کے راے ویلور کی طرف روانہ اور ہر ایک
شہزادے کے واسطے بیش قرار مدد خرچ مقرر کیا،
خیر بعد اسکے جنریل مذکور بہر وجوہ بے کھٹکے ہو چیتل درگ تک پہنچ تمام کو ہی
قلعون اور مکانات کو اپنے اختیار مین لاکر بیل ریٹ اور جنریل فلاٹ وغیرہ صمیت

ولایت کو روانہ ہوا' اور گئی' رنن گبری' مرگشی' ہرین ہتلی' انی گنڈی' پنوکنڈا' مرگ سرا وغیرہ جاگہین جو سلطان شہید کے ملکون سے نواب نظام علی خان کے حصے مین دی گئین تھین بارہ سی پندرہ سنہ ہجری کے درمیان پھر انگریزی سرکار مین ضبط ہو گئین'

بیت

زمانیکا ہر دم ہی رنگے دگر
کبھی شام ہی اور کبھی ہی سحر

ملک جہان خان بہادر جو سلطان فتح حیدر کی ذات سے قطع اُمید کر فقط ایک گھوڑا جو ترا سے نکلا تھا تھوڑی ہی عرصے مین اُسنے اپنے حسن تردد اور قوت بازو کے بدولت ترقی کر تیس ہزار سوار و پیدل جمع کر کے درمیان کشنا اور تنب بھدرا ندی کے خروج کیا' ببر جنگ وغیرہ بھی اُسے مل گئے تھے' تب اُس شیر دل نے کولاپور مین' ایک ہی بہادرانہ حملے سے کھوکھلا مرہٹہ اودہرام ناظم مرج کا سر کاٹ لیا' بعد اِسکے کتنے دنون تک تو انگریزی لشکر کا سامنا کر کر لڑائی بھڑائی مین رہا' ہرچند اُس ایام مین اور بھی بہت سی فتحین اور غنیمتین حاصل کین لیکن چونکہ وہ کوئی ایسا قلعہ نہین رکھتا تھا جس مین ضرورت کے وقت پناہ لے اور انگریزون کے مقابلے کا جواب دے' دو برس بعد کرنا اور کرنول والے پٹھانون کی چوک کے باعث کوتال بہنوکی نواح مین انگریزکی سپاہ کے ہاتھ شہید ہوا' اور زمانے مین سوائے نام کے کچھ اور نچھوڑا' میر فرالدین خان جو باپ کی جاگیر پاکر بڑا متکبر ہو گیا تھا شامت اعمال کے سبب کو ڑھ بھوت ناشاد و نامراد ہو موا' اور کتنے سلطانی سردار جیسے بدرالزمان خان' غلام علی خان علی رضا خان اور کئی میر میران اور سپہدار اور غلام علی خان بخشی وغیرہ عوض مین

پنے حق النسعی کے جو اُنھون نے شہریار دین پناہ کے ملک و تبار کے خراب
نے مین کی تھی، بھاری تنخواہین کہ پنی انگریز بہادر کی سرکار سے پاتے ہین،
ور ہمت و دیانت و پاس اسلام حمیت، اِسی سن مین نواب فتح علی
م نواب کریم شاہ بہادر کا بیٹا فوج کر مرہٹے کے ملک کو چلا گیا،

بیان اخلاق و اطوار اور آئین حکمرانی
اُس سلطان دین پناہ فردوس آرامگاہ کا،

رچند اخلاق واد صاف حمیدہ اُس چشم چراغ دودمان سلطنت کے مشہور ہین
تاج بیان کے نہین مگر بطریق یادگار یہان مختصر لکھے جاتے ہین، کہ وہ مغفور
رایک علم سے بقدر ضرورت بہرہ ور تھا، انشاپردازی مین صاحب سلیقہ، دانائی
ور فرزانگی مین اپنے زمانے کا ایسا یگانہ، کہ مہمات ملکی کے انجام کرنے مین کسی کی
ہنمائی کا محتاج نتھا، سیر نین اُسکی پسندیدہ اور اطوار سنجیدہ تھے، ہنرمندون اور
اصاحب علمون کا قدردان، مسلمانون کی غور پرداخت مین بدل متوجہ فجر سے دوپہر
ات تک دربار مین بیٹھنا نماز صبح کے بعد کلام مجید کی ہمیشہ تلاوت کرنا
روقت باوضو رہنا اور تسبیح ہاتھ مین رکھا کرنا، غرے ماہ محرم سے تیرھوین
ک سدا کا بیٹھنا چھوڑ دینا، ملکی اور خانگی امورات کا عشرہ محرم مین مطلق
ھیان نکرنا، راتون کو تلاوت قرآن کیا کرنا، مسکینون فقیرون کو کھانا کپڑا
چھا اچھا بانٹنا، بعد افطار صوم کے ایک ہی وقت اکل و شرب معمول رکھنا،
دسترخوان خاص پر اُسکے دونون وقت سب شہزادے و مقربان حضرت
حاضر ہوتے، تب شاہان عجم و عرب کی تواریخ و حکایتین مندرج کتابون سے،

اور دین و مذہب کا ذکر اذکار، حدیث و اشعار خود زبانی بیان فرماتا، اور بعض ہمنشین مصاحبون سے بھی نقلین برجستہ و رنگین سنتا، پر ایسی مزاح و ہزل کا جسے کسر شان اسلام کی پائی جاے کیا امکان کہ اُس پیرو شریعت کی مجلس مین مذکور نکلے، گفتگو فارسی زبان مین کیا کرتا، محتاط ایسا کہ کسی امرمین بمصداق خیر الامور اوسطہا کے اعتدال سے قدم باہر نہ رکھتا، رنگین کپڑون سے پرہیز کرتا، مگر گھوڑے کی سواری کے وقت تلوّن و تفنّن کی راہ سے زربفتی ببری کی قبا پہنا کرتا، ولیکن اپنے اخیر عہد مین عربون کے طور پر سبز پگڑی باندھتا، اور جراوطرہ یا کلغی سر پر لگاتا صوم و صلوٰۃ اور بہت سے دینی مراتب مین خود نہایت کوشش کرتا، اور تمام اہل اسلام کو ایسے کام مین اعلام فرماتا، داڑھی کو جو فقط زینت انسانی تھی خلاف وضع جان کر ترشواتا، صاحب حیا ایسا کہ ہنگام بلوغ سے وفات تک بجز اُس کی بیٹی اور زوجہ کے کسی نے نہ دیکھا، چنانچہ حمام مین بھی یہ حال تھا کہ اعضاواندام چھپا کے غسل کرتا، باوگھات کی سرحدون کے درمیان جو اکثر ہندنیان سر و سینہ عریان راہون مین پھرا کرتیان تھین، یہ بیحیائی کی چال بھی دیکھ نہ سکا، اور یہ حکم کیا کہ کوئی عورت بے کرتہ و چادر ننگے سر باہر نہ نکلے اگر کوئی نکلتی تو داغی جاتی اسی سبب سے وہ رسم بہ موقوف ہوگئی، جوہرشناسی و قدردانی مین یکتا، بہادری مین ثانی، اسپ تازی اور نیزہ بازی مین اُس سرے فائق، گھوڑے اور تلوار کا نپٹ شائق، ہر ایک صنعتون مین نئی نئی اختراع کرتا، چنانچہ انوکھی انوکھی شبردہان توپ و نالی سہ نالی با دہری تہری چوٹ کی بندوق، قینچی، چاقو، گھڑی یا ساعت نما، قبلہ نما، قطب نما، خنجر و کٹار بنی ہوئین ڈھالین ایسی کہ تیر اور گولی اُن پر اثر نکرے بنواتا، اور لاکھون روپی سال و

Marfat.com

منحمل و بانات وکمخاب وغیرہ کے کارخانون مین خرچ کرتا اور طیّار کرواتا پر سب سے پہلے دین کی حمایت اور شریعت پیغمبر خدا کی تقویت فرض جانتا، شرع سے باہر ہرگز کوئی کام نکرتا اور نامشروع رسومات ظاہر سے آپ بھی پرہیز کرتا اور اپنے تمام نوکر چاکر کو بھی اُنکے عمل سے مانع ہوتا، اتفاقاً اگر کوئی خلاف شرع کرتا تو سلطان اُسپر حد شرع جاری کرتا، اہل سنّت و جماعت کے رویّے پر چلتا، حکمنامے ہر امر اور کارخانے کے لیئے بموجب حکم کے الگ الگ کئی طرح کے حرفون سے لکھے جاتے، ولیکن ان صفتون اور ہنرونکو اسی ایک عیب نے چھپادیا کہ جس شخص کو اُسکے عہدے سے برطرف کردیتا پھر اُسکو اُسی منصب پر بحال کرتا اور اسی عمل نے اُسکی سلطنت مین خلل ڈالا، فرمانون اور پروانون کی پیشانی پر تمام بسم اللہ دست خاص سے بطور طغرا کے لکھکر اُسکے نیچے دستخط اپنا اِس صورت سے یعنے نبی مالک ثبت فرماتا،

سکّہ ٹیپو سلطان مبرور

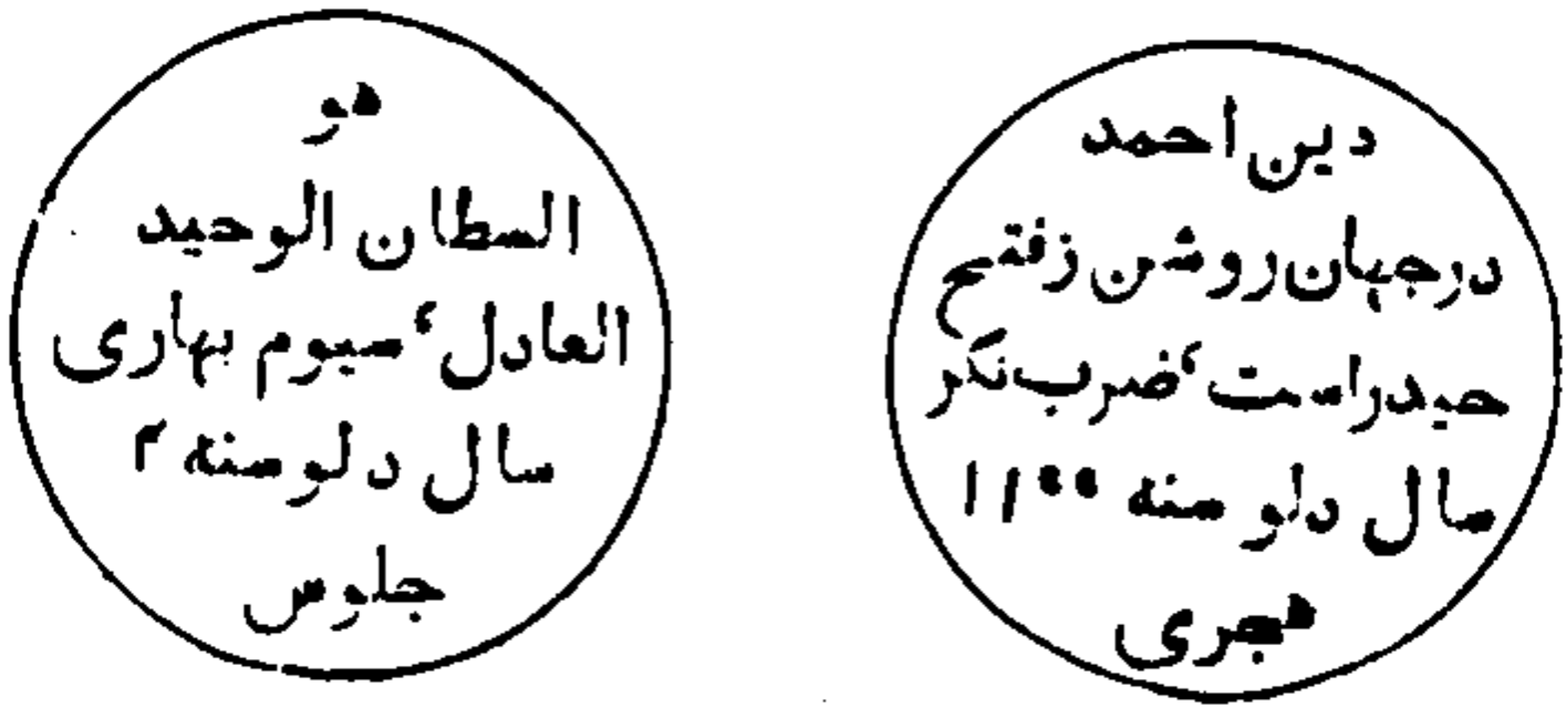

اگرچہ یہ سکّہ ٹیپو سلطان مذکور کا ہی پر سلطان نے تبرکا و تیمّنا اپنے والد ماجد کے نام کو بعد سال اُسکے سکّے کے اپنے سکّے کی دوسری جانب مین ثبت کروایا تھا

روایتین نشان حیدری تصنیف میر حسین علی کرمانی کی تمام مونین

۱۰۰
649

Marfat.com

فوجکشی کرنا لارڈ کارنوالس بہادر کا سرینگپٹن
پر خانخان ہلّی کے رستے ہوکر، اور سختی اُس راہ کی،

لشکر نصرت پیکر خانخان ہلّی کی راہ ہو کر روانہ ہوا، تمام دن اہل لشکر راہ طی کرتے اور شام کو جہان تھوڑا پانی دیکھتے وہان مقام کرتے، نوین دن ہرور کی سرحد مین سرینگپٹن کے قلعے سے تین کوس دورے اُتر کر دو روز تک حریف کے مورچے برناخت کرنے کے لیئے جگہ۔ ٹھہرانے کی فکر مین تھے کہ اسی مابین مین گوبندون نے آکر یہہ اظہار کیا کہ موکب عالی کے سامھنے، سلطانی سپاہ توپین لگاے فرصت کی تاک گھات مین لگی ہوئی ہی اور راہ دشوار گذار. جسمین توپخانے کیہرّاور کنکریون کی ایسی بہتایت ہی کہ پیادہ تو کیا اگر سوار بھی اِس راہ مین جاے تو گھوڑے سمیت گر کر اپنے کپڑے ہتھیار دونون کھو بیٹھے، اور راہ کی دشوار گذاری کے علاوہ اگر سرکاری پلٹن کوچ کر رستا جھوڑ بیراہ چل نکلے تو یہہ بھی خوف ہی کہ طرف ثانی کی کوئی جماعت اِس حرکت سے خبردار ہو چارون جہت سے گھیرنے تو اُس وقت کیسی مصیبت کا سامھنا ہوگا کہ نہ تو سپاہیون کو لڑنے کی سکت نہ بھاگنے کی طاقت رہیگی، اور دوسرا رستا بھی ہرچند ایسا دشوار گذار نہین مگر کری گت بہارتے کے دامن سے لیکر لشکر اعدا کی پچھلی الانگ تک شدت سے اُس مین نشیب و فراز واقع ہی، اگر لشکر بقصد شبخون کسیطرح اُس رستے ہو کر جاے تو البتہ منزل مقصود مین پہنچ سکتا ہی، گو رنر موصوف

Marfat.com

جب اِس احوال سے مطلع ہوا تو اُسنے اُسی دوسری راہ کا جانا اختیار کر
اِتوار کے دن مہینے کی پندرھوین تاریخ پہلے تو انگریزی فوج کے
سردارون کے نام شبخون کرنے کی چٹھیان لکھ بھیجین پھر سوا پہر رات کے
وقت خود بہ دولت و اقبال اور دوسرے صاحبان لوگ گھوڑون پر سوار
ہو شبخون کے ارادے روانہ ہوئے ' اگرچہ اُس شب کو بشدت باد و
باران تھا لیکن گورنر معہ فوج و توپخانہ وغیرہ اندھیری رات و ناہمواری راہ
کے ساتھ بھی سبکے سب قریب صبح حریف کے لشکر تک جا پہنچے ' اِدھر کے
بعضے لوگ جو قضاے حاجت کو نکلے تھے اُنھون نے انگریزی فوج کی بھیر بھار
دیکھ ' مورچے مین جاکے خبر کردی ' جسپر وانکے بہادرون نے سرکاری لشکرگاہ
کی جانب توپون کے منہ پھراگولے مارنے لگے ' گورنر ممدوح توپون کی آواز
سن چوکنا ہوگیا ' اور کمال آہستگی سے مورچال پر ہلّا کیا ' چارگھڑی دن چڑھ
چکا تھا جو اِدھر سے بھی حسب الحکم گولے چلنے لگے دو پہر دو گھڑی تک توپ و
تفنگ کی بہ لڑائی مچی رہی کہ طرفین سے ہزارون جوان نقصان اور گھائل
ہوئے ' پر دونون جانب کی سپاہ بہادرنے بڑی پردلی سے پرے جماے
استعمال جنگی آلات اور سپہگری کے دانو گھات مین داد مردانگی کی
دیتی تھی اِن کی جنگ کا یہ ڈھنگ دیکھ اسد علی خان بہادر لارڈ
موصوف کا سپہسالار چھ گھڑی دن باقی رہتے اپنے سوارون سمیت
حریف کے مورچے پر آپڑا ' چونکہ پیدل اور سوارمین بڑا فرق ہی اکبارگی
حریف کا جماؤ ٹوٹ گیا ' تب تو انگریز کے سپاہیون نے سلطانی فوج کا تعاقب
کیا ' انیس بڑی بڑی توپین اور کئی نشان اُنکے ہاتھ لگے ' ہرچند گورے اور
سپاہی کی پلٹنین فراریون کے پیچھے کریکٹ کے دیول تک جو کاویری ندی کے

کنار سے واقع ہی دور گئین لیکن اِس لیئے کہ راہ مین دریاہائی اور چڑھا ہوا تھا لاچار پھر آئین' تین دن تک پانی نہ اُترا اور نہ سرنگ دور آنے کی کوئی معقول جگہ ملی' اناج کا قحط بھی لشکر انگریزی مین نہایت کو پہنچا' ہر قسم کی جنس عنقا ہو گئین' لوگ کاہ اور دانہ و آب کی طلب مین حیران و سرگردان پھرتے تھے' جانور کثرت سے مرگئے' اور چونکہ برسات کے ایام مین لڑائی بھی غیر ممکن تھی بناچار جناب لارڈ صاحب نے سرکرنے سے سر برنگپٹن کے اِس موسم بھر ہاتھ اُٹھاسنہ ۱۷۹۱ع کے تئے مہینے کی اُنیسوین کو مقام کنہر باڑی مین جاکر نزول فرمایا' اور وہان اِس واسطے کہ توپخانہ کے بیل ماندے ہو گئے تھے گیارہ بڑی بڑی توپین ترواڑالین گولے دریامین پھنکوا بارود کی پیٹیون کو جلوا آگے کوچ کرنے کا تہیا کیا اسی اثنا مین سید علی رضا کی بھیجی ہوئین میوے کی ڈالیان مع ایک چٹھی نام مین خداوند نعمت سنر جبری صاحب کے' سلطانی چوبداردن کی معرفت آپہنچین مگر صاحب موصوف نے بغیر پڑھے اس خط کے گورنر صاحب کی خدمت مین حاضر ہو عرض کیا کہ سلطان نے جناب عالی کے واسطے میوجات بھیجے ہین جیسا حضور سے ارشاد ہو فدوی بھالا ہے' تب گورنر ممدوح نے اُس خط کے پڑھنے اور مضمون دریافت کرنے کا حکم دیا کر دیکھو اُس مین کیا لکھا ہی' خداوند نعمت نے خط کا سرنامہ جو دیکھا تو اُنہین کے نام نکلا' کھول کر پڑھا تو یہی مختصر دو سطر بن مرقوم تھین' کہ ہمارے سلطان عالیشان نے کچھ میوے' حضور مین بھیجنے کے واسطے خادم کے حوالے کیا ہی' چونکہ اُس شفیق کی ذات دونون سرکارون کے بیچ محبت دار ارتباط کا وسیلہ ہوا ہی اِس نظر سے اُن پھلون کو بھیجوا کر شجر دوستی کو تازہ کرامید وار قبول گاہی اور ممدوح نے مطلب معلوم کر فرمایا کہ تم اِس خط کا جواب عذر خواہی کے ساتھ ایسی تمہید سے

حسین ہماری رنجش خاطر مفہوم نہو لکھکر اُنھین واپس کر دو، تب
آقاے نامدار نے جواب یون لکھوایا، الطاف نامہ اُس مشفق کا مہ
میوے، بھیجے ہوئے سلطان کے جو لارڈ صاحب کے واسطے تھے وصول
ہوا، نیازمند نے بموجب آپ کے اشارے کے بیحنہ اُنھین بارگاہ والا
مین پیش کر مطالب نیاز نامے کا حرف بحرف گزارش کیا، جس پر جناب
عالی نے ارشاد فرمایا کہ سلطان نے کیون اِس باب مین ہم کو نہ لکھا، دوستون
کے تحفے کو دوسرون کی معرفت لینے کی کیا احتیاج ہی، زیادہ والسّلام، اور
اُنھین میوہ لانے والون کے ہاتھ اُن پھلون کو روانہ کر دیا، تب دوسرے دن
وہان سے کوچ کیا، راہ مین مرہٹے کی فوج دکھلائی دی، اُن مین سے دو سوار نے
لشکر مین آکر لارڈ صاحب کے حضور مین اپنے سردارون کی طرف سے عرض کی
کہ آج تو راہ کی ماندگی کے سبب ملاقات حسب دلخواہ مشکل ہی، کل
انشاء اللہ تعالی بخوبی حاصل ہوگی، گورنر ممدوح نے اِس بات کو قبول کر
ڈیرا کھڑا کرنے کا حکم دیا، تب اکثر لوگ غلّہ لانے کے واسطے مرہٹے کے
لشکر مین گئے اور وہان سے چاول روپئے مین دو سیر گیہون کا آٹا آدھائی سیر
گھی ڈیڑھ سیر کے حساب مول لے آئے اور لشکر یون کے چہرون پر
سہ نور رونق آئی، اُسکی صبح کو موتی تالاب کے قریب مرہٹے کے سردارون
سے ملاقات ہوئی، نوین تاریخ کو جب دونون لشکر نے ایک ساتھ کوچ کرنا کہ
منگل اور وہان سے ادنری درگ مین جا ڈیرا کیا تو اُس جگہ آپس مین یہ صلاح
ٹھہری کہ بارش کے موسم بھر مر کرنا اُن بڑے بڑے پہاڑ کے قلعون کا جنمین اعادی
فوج ظفر موج کے رسد غلّہ لانے والون کے سنگ راہ مین موقوف رکھا،
اور آغاز بسنت کی رت مین سر بر نگپتن پر چڑھائی کیا چاہیے چنانچہ یہی بات سب

Marfat.com

بڑے سردارون کے دلون کو پسند آئی ' جولائی مہینے کی دوسری کو وہان سے کوچ کر موضع کڑی ماتھلی مین مقام ہوا ' دوپہر کو خبر آئی کہ نواب آصفجاہ کے بہادرون کی کوشش سے کنجی کوٹے کا قلعہ مسخر ہو گیا ' ابھی لشکر ظفر پیکر موضع چھرہی مین اُترا ہوا تھا جو قلعہ دار بے لڑائی اُس حصار کو چھوڑ بھاگا ' گورنر نے یہہ خبر سن کر کپتان اسکاٹ کو وہان کا قلعہ دار بنا موضع بنور مین جا ڈیرا کیا دوپہر کے وقت ہری پنڈت نانیا کی فوج سے قلعہ دھارواڑ کے فتح ہونے کی خبر پہنچی تب وہان سے کوچ کر ہلہلی درگ کے قلعے کو محصور کیا ' اُسکے قلعدار نے دوسرے دن اقرار لیکر کوٹ حوالے کردیا اُسی دن نانیا بہادر کے خیمے مین لارڈ صاحب کی دعوت بھی ہوئی ' آگسٹ مہینے کی بیسوین تاریخ جب موضع اکرار مین پہنچے تو دہہ محرم کے باعث سپٹمبر کی نوین تک وہان مقام رہا ' چونکہ ہندوستان کے سب سپاہی لوگ ' بے لحاظ و بیہودہ آدل فول بکنے کے عادی ہین خاص کر عوام الناس عشرے کے دنون مین اپنے روپ اور بھیس کو بدل تعزیہ خانون کے دنگل اور محفل کے بیچ آزاد قلندرون کی طرح فقیرانہ صداؤن کے نعرے بھرا کرتے ہین بلکہ بعضے تو اپنے سر کے بال اور کاکل کو منتشر و پریشان کر بدن مین راکھ بھبھوت مل فحش و اہیات گلی کوچون مین پڑے بکتے پھرتے ہین ' علاوہ اِسکے چونکہ سب منگلئے اور مرہٹونکے سپاہی عشرہ محرم کے پہلے ہی خوب سمجھے تھے کہ قوم نصارا قدیم سے دین اسلام کے مخالف ہین ' اِس خیال سے کوئی لشکری کسی چھوٹے بڑے انگریز کا نام ' تعظیم و احترام کے طور سے زبان پر نہ لاتا یہانتک کہ بنگالے کے مسلمان بھائی بند جو نوکری کے پاس سے ہرگھڑی صاحبان عالیشان کو خداوند نعمت اور صاحب کہا کرتے ہین اُس ملک

Marfat.com

کے لوگ اُنکی ملت و مذہب کو سست جانتے اور اُنپر عیب پکڑتے اور لفظ کافر یا فرنگی کے، صاحب کا کلمہ اُن کے حق مین کہنے کو کفر و بدعت جانتے، اِس لیے اُنھون نے آپس مین جتھا باندھا کہ عشرے بھر انگریزون کے لشکر مین نہ بجایا جاوے اور اگر اُن کے ملازمون سے کوئی بشر جو بصورت مسلمان اور بمعنی کافر ہی بہان کے تعزیہ خانون مین زیارت کو آوے تو اُسے گردنی دے کر محفل سے باہر کر دیا چاہیے، یہ خبر واللہ اعلم بالصواب انگریزون نے سنی یا نہین، مگر اتنا تو معلوم ہی کہ عاشورے کی رات کو ترک سواردن کے رسالے مین کئی جگہہ مجلسین ہوئین اور جب اُن کے غول کے جوان شدّون اور علمون کے پھرانے کے واسطے ماتم کرتے شیون پڑھتے باجا بجاتے نکلے تو لارڈ صاحب نے اِس حالت سے اُن سب کو اپنے سامھنے بلوا ادب سے کھڑے ہو تعزیون کی تعظیم اور اُنکو سلام کیا اور کچھ نذر بھی دیا، جب یہ بات رفتہ رفتہ پلٹون اور مرہٹون کی فوج مین پھیل گئی ایک ایک دو دو تعزیہ دار غول باندھ باندھ شدّے لے لے باجا روشن چوکی بجاتے گورنر کے ڈیرے پاس آئے اور لعنت ملامت کی واہی تباہی بیہودہ بولی ٹھولی سنانے لگے تب گورنر موصوف نے چبری صاحب کی معرفت اُنھین بھی نہایت توقیر سے حضور مین بلوا ظاہرا بڑے اعتقاد کے ساتھہ یہ مجرد دیکھنے علمون اور شدّون کے سر و قد اُٹھکر نہی تعظیم و تکریم کی اور چاندی کی تھالی مین روپے رکھہ رکھہ ہر ایک کو لائق اُن کے مرتبے درجے کے نذر دی، بعد قبول ہونے نذر کے، دو تین قدم پیچھے ہاٹ کر آداب بجالایا، یہ خبر بھی جب مرہٹے اور رمغل کے لشکر والون مین مشہور ہوئی تو ہر دن چالیس چالیس پچاس پچاس غول تعزیہ دارون کا گورنر کے جیمے مین آنے لگا، اُنھین استقبال کر کے حضور مین لانا جناب چبری صاحب کا کام تھا، گورنر بھی

بدستور سابق اپنے ڈیرے سے نکل نکل سرانجام مجرا بجالاتا اور نذرین دیتا
ساتوین سے دسوین تک جولارڈ صاحب کی طرف سے ان تعزیہ داروں کے
ساتھ ایسا سلوک تھا البتہ اُس تین دن مین قریب چار ہزار روپی کے
بہمہ وجوہ خرچ ہوئے ہونگے ' لیکن نیکنامی کی دولت بھی ویسی ہی ملی کہ اُنھین
لوگون کے منہ سے جو پہلے ان صاحبون کو کافرون مین شمار کرتے تھے اب بیساختہ
یہ کلمہ تحسین کا نکلنے لگا کہ واہ واہ نصارا کی قوم تو اہل اسلام سے بھی فوقیت
لے گئی ' بعد اسکے ان سبھون نے صاحبون کی شان مین کافر کا لفظ کہنا چھوڑ دیا '
القصہ جب دہہ آخر ہو گیا تو وہان سے کوچ کر قریب قلعہ نندی درگ عرف
گردون شکوہ کے مقام ہوا اتفاق سے اُسی رات کو بہادران نصرتمند
نے جو پیش ازین اُس گڑھ کے محاصرہ کرنے مین مشغول تھے ' پہاڑ
کے اوپر کہ کم و بیش تین کوس کی چڑھائی تھی پہنچ کر اُسے فتح کر لیا '
نندی کے دیول سے بہت سا مال دولت اور بے شمار جواہر ' جڑاؤ زیور '
سنکھاسن ہیرے کا ' موتی کا چھاتا بیش قیمتی تخمیناً کرور روپی کی متاع اُن کے
ہاتھ لگی ' علاوہ تاخت کے وقت سے لیکر بھور تک بے حساب مال اسباب
کی لوٹ ہوئی ' مگر دن چڑھے حکم عام دیا گیا کہ کوئی کسی طرح رعایا کو نہ چھیڑے '
بعد اسکے ان لوگون نے عثمان قلعدار اور محمد برہان خیلخانے کے سردار
اور کئی پیدل و سوار کو جو گرفتار ہو گئے تھے فوج فتح نشان مین پہنچا دیا '
گورنر سمدوج نے انعامی بیجھے ایک ایک روپی اور اُنکے اہل خدمت کے
مصرف کے واسطے تین تین روپی روزینہ مقرر کر اُنھین بنگلور بھیج دیا '
تب خود بدولت و اقبال وہان سے کوچ کر مقام بودی کرہ پھر کنجور و
ناک منگل مین تشریف لائے ' سپٹنبر کی چوبیسوین کو بنگلور کے قریب موضع

سارکی مین پہنچ چکے تھے جو اُن کے چھوٹے بھائی کارنوالس بہادر میر بحر کی
سعی سے قلعہ سورا ج درگ کے مسخر ہونے کی خبر آئی ' اُسے سن کر
جناب گورنر جنرل خوش ہوئے '
اب لکھنا قلعہ مذکور کے اُن عجائب احوال کا جو نگارندہ اوراق کے گوش زد
ہوا ہی ضرور ہوا ' جو بندگان اخبار کو معلوم ہو کہ وہ قلعہ مقام کلیکوٹ کے
متعلقات سے سمندر کے کنارے واقع ایسا رفیع و متین ہی کہ کسی سیاح
کی چشم جہان بین نے ہرگز ایسا قلعہ نہ دیکھا ہوگا ' قلعے کی نیو تو ایک اونچے
پہاڑ پر ہی جسکے تین طرف دریاے شور محیط ' شان الٰہی کو دیکھا چاہیے
گویا سمندر کے پیٹ سے پربت کا یکا نکلا ہی جسکی چوٹی آسمان پر فرقدان
کے سر جا چڑھی ہی ' طول مین پورب پچھم ایک سو بیس فرسخ '
اور عرض مین دکھن اُتر قیاساً پینتیس فرسخ ہوگا ' اگرچہ تمامتر سنگ ہی سنگ
ہی اس پر بھی وہان ہر جنس کی کشتکاری اور نوع بنوع پھل پھلاری
موجود ' اچنبا یہ ہی کہ قلعے کے باہر بھی خوش مزہ پانی کے چشمے اکثر ' اور بہتیرے
میٹھا پانی بسان آب حیوان پتھر کی دو چٹان دو قد آدم کی بلندی سے جاری
ہوکر نیچے کی طرف روان ہی ' قدیم زمانے کے راجاؤن نے جو بآم احلام سے
پہلے وہان راج پاٹ رکھتے تھے اُس سوتے کے منہ پر ایک گوسائے کی
مورت بنوادی ہی اُسی کے منہ سے پانی نکلتا ہی اور نیچے اُسکے سنگ مرمر کا
ایک حوض بنوایا ہی اور احترام کے رو سے نام اُسکا گوکھ رکھا ' قصہ کوتاہ
گورنر موصوف نے دسمبر کی پندرھوین کو ساونتی گڑھ کے قلعے کے سامھنے پڑاو کر
لڑائی کا آغاز کیا اور بائیسوین کو انگریزکی پلٹن نے دیوار نگین و محکم قلعہ سر کرلیا '
سپاہی قلعہ اور وہان کے کچھ تو مارے گئے اور باقی گرفتار ہو آئے ' اسی عرصے مین

Marfat.com

خبر پہنچی کہ رام گڑھ کے قلعدار نے عساکر منصورہ کے پہنچتے ہی دامن امان مانگ قلعے کو معہ مال و متاع حوالے کیا، پھر خبر آئی کہ سپہ سالار کل جو بیسوین کو کرنیل اشٹون نے اویری درگ لے لیا،

محاصرہ کرنا ماکڑی درگ نامے قلعے کا،

چونکہ روداد اِس نواح کی سرتاسر راقم حروف کے مشاہدے مین آئی اِسواسطے تفصیلاً اُسے بیان کرتا ہی جب بہادران نصرت نشان نے ایک راستہ برگھاٹ چوڑا آدھ کوس کے پتلے سے اُس کوٹ کے پاس تک جنگل کاٹ نکالا، دانایان فرنگ نے باوصف اسکے کہ وہان کی راہین نہایت ناہموار اور نیچی اونچی ہین، جو ثقیل کے قاعدون سے جو ہلے لوگ بھاری چیزونکے اوپر اُٹھاے اور لیجانے کے واسطے عمل مین لاتے ہین (اور فی الواقع اُس جگہ اِس قسم کے آلات کا کام مین لانا قابل دیکھنے کے تھا) توپون کو نہایت آسانی مین اُسی دشوار گذار راہ سے منزل مقصود تک پہنچایا اور قلعہ گھیر لیا،

بعضے خصوصیات قلعہ ماکڑی کے،

یہ قلعہ نہایت استوار ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہوا ہی اور گرداگرد اُسکے خندق بہت عمیق، اُسکے اطراف مین جنگلستان اور کنٹیلے درخت ایسے گنجان کہ پون کے پانو اُس رستے سے گذرنے چلنی بن جائین، دستہ واسفندیار کا ہفت خوان، اُسکی راہ پر فراز و نشیب کے سامنے افسانہ کہن تھا

اور ماژندران کا روئینہ دژ باوجود اُس اوج و شان کے ' اُس کوہ کی حصانت و مضبوطی کے روبرو لرکون کے گھروندے کی طرح ناچیز ' ماہ آسمان کی نگاہ جب اُس مکان عالیشان اور کوہ باشکوہ پر پرتی تب کلاہ اُسکی سر سے زمین پر گر پرتی ' قصہ مختصر یہ مقام حیرت انگیز نہ چرخ دوار نے دیکھا ہوگا نہ زمانہ کہن سال نے سنا ' بیان اُسکا یہ ہی کہ دو بڑے بڑے اونچے پربت ایک دوسرے کے سامھنے پچاس گز تفاوت سطح زمین سے نکل کر ' چان مین بان سی گز بلند ہو آخر کو چوٹی کے قریب دونون آپس مین آملے ہین گویا دراصل ایک ہی ہین مابین ان دونون کے ایک گہری خندق ہی جو ایام بارش مین پہاڑ کے پانی سے لبریز ہو جاتی ہی چنانچہ قلعہ والے برسات کے بعد اُس خندق کے لبالب رہنے مین بڑی کوشش اور اہتمام کرتے ہین اور پنھر کی بڑی بڑی چٹانون سے بشتے باندھ رکھتے ہین کہ لڑائی بھڑائی کی ضرورت کے وقت اکثر پانی اُسکا کام آتا ہی مگر غفلت یا سہو سے اس چڑھائی کے زمانے مین اِس قسم کی کچھ بھی تدبیر نہین ہوئی تھی ' بارہی دن کے عرصے مین وہ قلعہ فتح ہوگیا ' گورنر ممدوح نے خدا کا شکر کرکے اِس فتح کی خوشخبری میر ابو القاسم خان اور ہری پنڈت کے پاس بھیج دی ' اِسی مابین مین کرنیل اسٹوارٹ بہادر کی کوشش سے اودی درگ کے مفتوح ہو جانے کی خبر آئی جسسے خوشی خاطر عالی کی زیادہ ہوئی '

سنہ ۱۷۹۲ کے فبروری مہینے کی پانچوین کو جب سپاہ کمپنی کی مدد کے لیئے نواب سکندر جاہ اپنے نواب آصفجاہ بہادر میسر الملک وغیرہ کے تشریف لانے کی خبر حضور والا مین پہنچی تو جناب لارڈ صاحب استقبال کے واسطے سے اپنے مصاحبون اور جنرل بینٹ وس بہادر اور کرنیل فلبٹ بہادر کے

Marfat.com

نرک سوا دن کے عاقبت سو میسر کے دیول تک جو فوج نصرت موج
کے ڈیرے سے ڈیڑھ کوس پرہی رونق افزا ہو کر چشم برا دتھے جو
سواری نواب سکندر جاہ کی آپہنچی ' ہری پنڈت تاتیا اور نواب
شیر الملک بہادر نے جو ہاتھی پر سوار تھے شامیانے کے قریب اُتر گورنر
جنرل بہادر سے مصافحہ کر ایک دوسرے نے آپسمین مزاج کی خیر و عافیت
پوچھی اتنے مین ہاتھی پر نواب سکندر جاہ بھی شامیانے کے نزدیک آپہنچے '
گورنر ممدوح آگے بڑھ تعظیم کر سواری سے اُنھین اُتارا ' بعد اسکے خود بدولت
اور جنرل میڈوس بہادر نے نواب صاحب سے معانقہ کر شامیانے کے اندر
لا بٹھلایا ' ایک آدھ گھڑی باہم دوستانہ گفتگو کر کے اُنھین رخصت کیا '
ہری پنڈت تاتیا اور نواب شیر الملک بہادر بھی جناب عالی سے بات چیت
کر روانہ ہوئے ' جناب لارڈ صاحب خرم و محظوظ اپنے ڈیرے مین پھر آئے پھر
جنوری کی چھبیسوین کو مقام اکل کوٹھ اور پنڈھلی سے کوچ کر موضع ہلہال درگ مین
جا پہنچے چنانچہ اخیر تک جنوری مہینے کے وہین مقام رہا کیسوین تاریخ منگل کے
دن نواب سکندر جاہ و نواب شیر الملک و ہری پنڈت تاتیا وغیرہ گورنر
کے خیمے مین رونق بخش اور محفل شورا کے شریک ہو کر شام کے وقت
رخصت ہوئے ' اور فبروری مہینے کی دوسری کو مقام کیرکوڈ اور ہوللی مین
سرکار کی طرف سے تھانہ بٹھا سر برنگپٹن کو روانہ ہوئے ' اور پانچوین کو اتوار
کے دن ہرو ڈپہاڑ کے پورب جہان سے سر برنگپٹن کے قلعے تک دو کوس کا
فاصلہ تھا اور بالکل برج اور دیوار اِس حصار کی دکھلائی دیتی تھی ایک دن رہکر
دشمن کی فوج پر شبخون مارنے کو مستعد ہوئے ' یہان چھٹی تاریخ دوپہر پانچ
گھڑی کے وقت جناب گورنر جنرل خیمے سے نکل کر سی پر جلوہ افروز ہوئے '

پہلے تو جنریل میڈوس اور کرنیل ہارسس جناب لارڈ صاحب کے دربار مین آکے کچھ سرگوشی کرا پنے لشکر کی طرف چلے گئے، بعد اس کے کرنیل کاکریل اور کپتان ڈمل صاحب بھی اسیطرح خفیہ کچھ کہہ سدھارے، الغرض شام تک یہی حال رہا کہ ایک ایک دو دو سردار آنے اور سرگوشی کر چلے جاتے، اُسی زمانے مین گورنر ممدوح نے چیری صاحب کو ارشاد کیا کہ دو شقّے ہری پنڈت نانیا اور نواب اعظم الامرا کے پاس لکھ بھیجا چاہیئے جن مین شبخون کی اطلاع اور اس کا بھی ذکر رہے کہ مغلی اور مرہٹی فوجین اپنی جگہ سے جنبش نکرین اور جب تک کیفیت شبخون کی خوب معلوم اور رات تمام نہو جاے ضرور ہی کہ وے اُسی مقام پر جہان قائم ہین جمے ہوئے اپنی اپنی بہتر بنگا دکی چوکی اور پہرے سے قرار واقعی چوکس رہین، بعد شبخون کے جیسا ہم اُن کی خدمت مین اطلاع کرینگے اُسی طور پر عمل کرین، خبر صاحب مخدومی نے تب راقم اوراق کو بلوا کر اُن شقّون کے لکھنے کے واسطے حکم دیا چنانچہ خیر خواہ درگاہ نے دونون رقعے لکھ گورنر جنریل کے ڈیرے کے درمیان جا کر جناب آقا کے ماحضر مین گذرانا، اُنھون نے دستخط کر گورنر کی نظر انور مین پیش کیا، گورنر بہادر نے دونون رقعے فدوی کے حوالے کر جناب خدا بگانی کو کچھ ارشاد فرمایا، تب چیری صاحب نے حسب الامر عالی کے اِس کمترین سے کہا کہ ابھی تم اِن رقعون کو بحفاظت اپنے پاس رکھ چھوڑو، جب اِدھر سے توپون کی آواز سنا تو ہرکارون کی معرفت یہ رقعے مرہٹے و مغلیہ کی فوج مین بھیج دینا، فدوی نے بموجب حکم کے اُن رقعونکو جان کی طرح عزیز جان کر رکھا، جب جناب لارڈ صاحب اپنے سب رفیقون مصاحبون صمیت جن مین ہر ایک بہادر میدان جنگ کا شیر اور فنون حرب و ضرب مین ماہر و دلیر تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اور

لشکر گاہ سے آگے بڑھے تو پلٹنین موافق ارشاد والا کے تین تولی ہو کر ہی ہو ئین، جناب صاحب کلان نے جنریل مینڈوس بہادر کو پہلی تولی کے ساتھ اعد کے مورچے پر عیدگاہ کی طرف مقابلے کے لیئے تعین کیا اور دوسری کو واسطے مقابلے طیپو سلطان کے خاص مورچے لعل باغ کی جانب اپنے جلو مین رکھا تیسری مین کرنیل مکسول بہادر کو سرغنہ بنا کے کربکٹ کے مورچے کی طرف متعین کیا، چنانچہ ہر ایک ملے تینون سردار اپنے اپنے رستے چڑھ دوڑے اور سلطانی فوج کے چوکیہرے والے شب گرد سواردن تک جو لشکر کے چاردن طرف برنگ شعلہ جوالہ انھون مین بان لیئے پھر رہے تھے پہنچکر آگے بڑھے تھے کہ اتنے مین عیدگاہ کی طرف سے پہلے تو اُن سواردن نے کتنے بان داغے، اسی عرصے مین لال باغ کی جانب سے بھی دسنے دسنے بان کے بجلی کی طرح درخشان عالم ہوا مین سر کیئے گئے، پل بھر مین کربکٹ کی طرف سے بھی بان کی بہ بار مین آ ائی گئین کہ دھوان اُسکا بام گردون تک چھا گیا، بلا تکلف عیدگاہ کے مورچے سے لیکر کربکٹ کے دامنے تک کہ تیرہ کوس سے سوا ہوگا بانون کی کثرت سے شب برات کا عالم نمودار تھا، لیکن سلطانی سپاہیون سے سوائے دادردی کے اور کوئی امر وقوع مین نہین آیا، آخرکار باندار جب بان مار مار تھکے، تب اُنھون نے فرار اختیار کرا اپنے لشکر اور مورچے کے لوگون کو انگریزی پلٹن کی تاخت کی خبر جا سنائی، جسکے سنتے ہی سلطانی سردارون نے جو اُسوقت سپاہیون کی تنخواہ تقسیم کر رہے تھے چوکنے ہو کر بے تحاشے توپین مارنی شروع کین، چنانچہ لعل باغ کی عیدگاہ کے مورچے سے کربکٹ پہاڑ کے دامنے تک توپون اور بندوقون کا گولہ گولی اور بان کی ایسی تابر توڑ بوچھاڑ اور بارش ہو رہی تھی کہ ادھر کے بہادرون کو کمیت اُترنے کی فرصت بھی نہین ملتی تھی، ولیکن گورنر مدراس نے

Marfat.com

کمال بہ دلی سے بے خوف حریف کا مورچا لے لینے کا قصد کر حکم دیا کہ جب غنیم کے لشکر سے نرغے کی نوبت پہنچے اُن مین سے جو کوئی سوار جرأت کر کے اِسطرف آگے بڑھے تو نرنت اُسے قتل کیا چاہیئے' قصہ کوتاہ گورنر نے اِسی تدبیر و منصوبے سے کاویری ندی کے پار متصل سیکاکائی کی باڑ کے جو ایک طرح کا کتیلا جھاڑ ہی جسکے گھنے جنگل مین کسی نوع کا چارپایہ گذر نہین سکتا' (اور سلطان موصوف نے مورچہ بنوانے کے وقت احتیاط کی راہ سے تا اُس مورچے پر تاخت کرنے کی راہ بند ہو جاوے اُس تتی کے پاس ایک بڑی گہری کھائی کھدوا اُس مین دریا سے نہر کتوا پانی بھر رکھا تھا اور اُسکے سامھنے مورچا بنا اُسپر توپین چڑھا بذات خود امورات جنگ کا انتظام کرنا اُسکا سلطان بیری اور استحکام اُسکا اپنے ذمے رکھا تھا) پہنچکر کئی جگہ سے اُس باڑ کو کتوا فوج سمیت اُسی کٹھن جنگل خاردار کے رستے ویسی کھائی پار ہو توپون اور بندوقون کے سر کرنے کا حکم فرمایا'

بیت

ہوئی جبلے طیار مردون کی صف
مبارز نکلنے لگے ہر طرف

فوج کے سرداردن نے بھی حکم پاکر کتنی توپین داغین' تب تو دونون طرف سے آگ کشت و خون کی ایسی مشتعل ہوئی کہ پلٹن کے بہت سے سپاہی اُس گرمی کارزار مین مقتول و گھائل ہوئے' فوج کا کپتان برسر میدان مورچے کے گولے سے مارا پڑا جبری صاحب بہادر کپتان کا یہ حال دیکھ جوش شجاعت سے آپ اُسکی جگہ پر جا کھڑے ہوئے اور جنگ دوسرا سردار اُس عہدے پر مقرر نہوا بڑی دلیری سے اُسکام کے انجام کرنے مین سرگرم رہے' اُدھر کربکت کی طرف سے کرنیل گمسول بہادر بھی غنیم کا مورچہ اپنے دخل مین لا کر

شہر لنجام کے قریب آپڑا' اور اِدھر عبدگاہ کے مورچے والون نے بھی شکست کھائی' لیکن جنریل میڈوس بہادر مورچے کے مسخر ہونے کے بعد' رستا بھول کر گورنر کی تائید کو پہنچ نہ سکا' جناب گورنر نے جو سپاہ منصور کے جمع ہو جانے کی صورت مین کچھ اور منصوبہ ٹھان رکھا تھا' سبب اُسکے حاصل نہونے کے اندکے شکستہ خاطر ہو اپنے ساتھی ہی کے سپاہیون سے حملہ کر لال باغ کا مورچہ لینے کے بعد قلعے کا عزم کیا تھا کہ کرنیل مکسول بھی گنجام مفتوح کر گورنر ممدوح کے جلو کی پلٹن مین آملا' اُس شہر کے لوٹ سے بحساب اسباب اور لال باغ کے مورچے سے بیشمار ضرب بڑی بڑی توپین سپاہ انگریز کے ہاتھ آئین'

بیت

بہت ملا سپہ کے لگا ہاتھ زر

تو نگر ہوئی وہ سپہ سر بسر

اب لے دونون فوج گورنر و کرنیل کی اکٹھی ہو قلعہ ڈھا گرانے کے ارادے چلین' چونکہ ہزیمت خوردون نے قلعے مین آپناہ لیا تھا بھور ہوتے ہی اُنمین سے ایک جتھ غضبر کے جمگھٹ نے اُقتلوا الکفار پکارتے تلوار بن کھینچ کھینچ فوج انگریزی پر آکر ایسا قتال و خون کا ہنگامہ برپا کیا جسکا بیان نہین ہو سکتا' اور قلعے پر سے خود سلطان بھی توپ و تفنگ اندازی کی اہتمام مین سرگرم ہو توپین سر کروا تا تھا'

بیت

برسنے تھے وان گولے یون بے شمار

برین جیسے اُدے بفصل بہار

یہان تک کہ سلطانیون کے غلبے اور دستبرد کے سبب انگریزی بہادرون کے آگے بڑھنے کی راہ ماری گئی' بناچار وے پچھلے پیرون رجعت کر مورچے مین پھر آئے'

Marfat.com

نب لارڈ صاحب نے اس نظر سے کہ ساری فوج رات بھر کی راہ روی اور میدان کی سختی و اذیت کی جہت سے تھک کر چور ہو رہی ہی' اسواسطے سپاہیونکے ضائع ہونے کو مقتضای وقت نجان کر' لال باغ کے مورچے مین گورون کی ایک پلٹن رکھ وہان سے مراجعت کر دریا پار ایک کوس تفاوت جا مقام کیا' اسی طرح کرنیل کمبول بہادر جب گنجام تک لڑتا بھڑتا آ پہنچا تو اُسنے بھی شہرپناہ کے دروازے پر کتنے سپاہی تعینات کر اپنے ساتھیون سمیت پھر کر بگٹت کی دیوال کے متصل آ براجا' سپاہ سلطانی نے اُس پلٹن کے نکالنے اور لال باغ کا مورچا لینے کو حملے پر حملہ کیا پر کچھ پیش رفت نہوا اور اُن لوگون نے گنجام کے پھیر لینے کو بھی اُسکی شہرپناہ کی طرف ہجوم کر حرب کے اقسام طرح کے حیلے کیئے پر کچھ نہ بن پڑا' دو پہر تک جنگ کر قلعے کو پھر گئے' اُسکے دوسرے دن سلطان عالیجاہ نے ایک نامہ محبت انجام اور آشتی کا پیام انگریزون کے پاس بھیج کر اپنی فوج کے سردارونکے ساتھ بہ صلاح ٹھہرائی کہ کاھ البتہ جنریل ابرکرنبی بہادر اور پرسرام بہادر کے لشکر کے ساتھ لڑ بھڑ کر اُس محاصرے کو دفع کیا چاہیئے چنانچہ اسی منصوبے پر کل سپاہیون نے ترکے ہی چیری صاحب بہادر اور بھاؤ صاحب کی سپاہ پر ٹوٹ کر ایسی سعی و کوشش نمایان کی کہ پہلے ہی حملے مین جنریل مذکور کی پلٹن پر غلبہ کر لشکر کو اُسکے پڑاو کی جگہہ سے ہٹا دیا تب لشکر انگریز کا وہانسے ڈیڑھ کوس پیچھے ہٹ کر ایک نالے کے کنارے آ اُترا مگر سلطانی سپاہ سے خطا یہہ واقع ہوئی کہ کچھ بھی استحکام اُس مقام کا نکر کے فقط تھوڑے سے سوار اور پیدل کا جماؤ وہان رکھہ شام ہونے ہی قلعے مین داخل ہو گئی'

Marfat.com

بیت

غرض مہربانان ہوا جب نہان
گئے قلعے کو سارے جنگ آوران

اِدھر سے بہادران انگریز اُن کے جانے ہی اُس موضع کے قریب پہنچ کر غفلت کا وقت تاک اُن اجل گرفتون پر جو وہان کی پاسبانی مین مقرر ہوئے تھے بہانتک شمکین مار بن کر اکثر تو زخمی ہو خاک پر لوٹتے رہے اور بعضے قلعے کی جانب بھاگ نکلے، سپاہ انگریز نے اُس مقام پر قیام کر اسکا ایسا استحکام کیا کہ صبح کو سلطان ممدوح کے جوان بہتیرا سر پٹک رہے کچھ نہوسکا جناب گورنر بہادر نے دو دن کے بعد جواب سلطان کے مکتوب کا دوستی کے اسلوب پر لکھکر روانہ کیا، اِس اثنا مین سلطانی سپاہ تین دن تک جیری صاحب کی فوج سے لڑکر آخر قلعہ گیر ہوئی ادھر لال باغ کی طرف فوج انگریز بہادر نے مورچہ بنانے کے لیئے سرو شمشاد کے درخت کاٹ اُن کی جڑ اور ڈال پال سے دمدمے بنابڑی بڑی تین توپ اُن پر لگا صبح ہوتے ہی قلعے کی طرف سر کیا چنانچہ ایک گولا تو سلطان موصوف کے محلسرا اور دوسرا مسجد کے صحن مین اور تیسرا نشان کے برج پر جہان خود بدولت سلطان بھی کھڑا تھا جا گرا، اُسی شب کو سلطان نے کیا صلاح و مشورت کی کسی کو معلوم نہین پر جب رات آخر ہوئی سلطان نے ایک نامہری پنڈت نانیا اور گورنر جنرل کے نام سے، جواب مین خط محبت نمط کے مدامی میل ملاپ کے واسطے اور ستلج لوگونکے بھیجنے کے باب مین لکھا سردار ہرکارے کی معرفت ہری پنڈت نانیا کے لشکر مین بھیج دیا، ہرکارہ وہان پہنچ اپنا کام انجام کر پھر آیا اور تمام مراتب خلوت مین سلطان ممدوح سے عرض کیا، سلطان نے پھر اُسی وقت دو خط نواب شیر الملک

Marfat.com

اور پنڈت مذکور کے نام پر منضمن اس مضمون کے کہ اپنے اور تینون سرکارون کے درمیان آشتی دایمی رہے ارقام فرمادوانہ کیا، ہری پنڈت خط پانے ہی رات کو مشیر الملک کے ڈیرے مین گیا اور دونون نے باہم صلاح مشورت کرصورت مصالحے کی اِس قول پر کہ گورنر جنرل بہادر کے نزدیک مقبول ہو ٹھہرا صبح کے وقت میر عالم بہادر اور بجاجی پنڈت کو گورنر کی خدمت مین استمزاج کے لیئے بھیجا، تب جناب جیری صاحب بہادر قایم جنگ نے سلطان کے پیغام کی بایستگی و شایستگی کو اِس فصاحت و خوبی سے محل عرض مین جلوہ دیا کہ گورنر کو خواہی نخواہی اُسکا ماننا پڑا، مگر چونکہ اِس جنگ مین مبالغ خطیر سرکار کمپنی کے خرچ ہوئے تھے اِسکے مدارک کے لیئے زبان مبارک سے کچھ کنایۃً ارشاد فرمایا، اُن دونون پرکار وکیلون نے جب یہ حال دریافت کیا تو تمہید سررشتۂ سخن کی بوجہ احسن کرکے اِس انداز سے سلطان کے ذمے، تینون سرکارون کے خسارے و نقصان کے بدلے کچھ روپیہ لازم الادا ٹھہرایا کہ سلطان کی رضامندی اور اُن سرکارون کی کفایت و بہبودی کا باعث ہو، چنانچہ گورنر صاحب نے شروار اُن مراتب اور سلطان موصوف کے خط کے مطالب دریافت کر اقبال صلح کو صلاح و فلاح خان سلطانی متعدون کے آنے کی پروانگی دی، جب وے عیدگاہ مین آکر وارد ہوئے، تب گورنر بہادر نے سلطان کے دلی ارادے کے معلوم کرنے کے واسطے یہ تجویز کی کہ اب چاہیئے کہ تینون سرکار سے معتمد لوگ جاکر اُنکا پیغام سن کے عرض کرین، چنانچہ سرکار کمپنی کی جانب سے اِس مطلب کا سوال جواب پیر خان کنیو دلاور جنگ بہادر کی وکالت پر متعلق ہوا اور فبروری مہینے کی چودھوین کو اور شہر کا کی سرکارون سے بھی وکلا

Marfat.com

حاضر ہو کر سلطان ممدوح کے فرستادون کے بلانے کو ہرکارے بھیجے چنانچہ وکلاے سلطان ڈیرے مین پیر خان دلاور جنگ کے نشر بف لائے، تب خود دلاور جنگ و میر عالم بہادر اور بجاجی بندت نے جلوخانے کے صحن تک استقبال کو جاکر انھین بڑی تپاک و توقیر سے ہاتھ پکڑ خیمے کے اندر لیجاکر مسند پر بیٹھایا سلطانی معتمدون کے درمیان سید غلام علی خان ایک شخص بڑا ذی رتبہ و عالی خاندان تھا جو زمان سابق مین سلطان کی طرف سے سلطان روم کی سفارت کو بڑی دانشمندی سے بجالایا جب ۱۰۵۰ھ مین جہاز پر بسبب تشنج کی بیماری کے چلنے پھرنے سے مجبور ہو گیا تب اُسنے اپنی چالاکی و ذوفنونی سے سونے کی ایک چوکی بنوایا جسپر بیٹھکر سلطان روم کی بارگاہ مین پاے تخت تک پہنچ بحر احاصل کیا اور کمال زبان آوری اور فصیح البیانی سے اپنے موکل کی بیکسانہ وقدردانی کو حضور اقدس مین کرسی نشین کر ایک فرمان مرحمت نشان سلطان ممدوح کے نام کا دستیاب کرا پہنچایا، اِس تقرب سے خان معزالیہ سلطان کے نزدیک درجے اور تقرب مین بہ نسبت اور امیرون کے زیادہ محترم و معتمد ہوا تھا لہذا اِن دنون سلطان نے اُسی کو صلح کے بندوبست اور اِس بڑے کام کے انجام کرنے کے قابل جان کر علی رضا خطیب کو کہ وہ بھی ہر ایک قسم کے معاملے خصوصاً ایلچی گری مین نہایت سلیقہ رکھتا تھا خان مذکور کے ہمراہ اپنا سفیر کر بھیجا، چنانچہ خان موصوف اُسی حذرلنگ کے بہانے مسند پر پانو پھیلا بیٹھا اور ہر طرح کی گفتگو کرنے لگا، حضار محفل نے اُسکی طلاقت اور بلاغت سے سکتے کی حالت مین آ خوش کیا، اور بعد اِسکے کہ ہر طرف سے بہت سی گفت وشنود درمیان آئی اور باہم حاردن سرکاردن کے وکیلون مین انواع طرح کی ردوبدل ہوئی، معاملہ صلح نین

Marfat.com

کرور کی تحصیل کا ملک سلطان کے ممالک محروسہ سے چھوڑ دینے اور نقد
تین کرور روپی بعوض اُن اخراجات کے جو منشا رک سرکارون کی افواج
کشی مین خرچ ہوا ادا کرنے پر ان شرطون سے فیصل ہوا کہ طرفین کے
جتنے آدمی اس لڑائی کی ابتدا سے اسیر ہوئے ہین اور بھی دے لوگ جو
نواب منصور حیدر علی خان بہادر کے زمانے سے قید ہین خلاص کیے جائین اور
زر مصالحہ نصف سر دست، اور نصف موافق میعاد کے ادا کیا جاے اور
ممالک مقبوضہ کے دخل پانے اور صلح کے باقی روپی قسطبندی کے موافق
ادا ہونے تک دو شاہزادے دا گھر سرکار کمپنی کے لشکر مین نشر بعت
رکھین، الفصہ اسی قول قرار پر دے دونون معتمد بنیاد آشتی کو محکم کر عہد
و پیمان کی بحمل شرطون سے ایک صلحنامہ لکھ سلطان کے حضور مین گئے
تا جمیع مراتب عرض کرین اور پھر کلھ اُن محالون لے کا غذات سمیت
حاضر ہون تا حصہ بخرا ملک کا برابر کیا جاے اور تا وقتیکہ بہ تقسیم وقوع
مین آے مصالحے کے نصف روپی بھی نہین چار دن لے عرصے مین داخل کر
دیئے جائین اور بتفصیل عہد نامہ لکھ دینے کی تیاری کی جاے، اور جب عہد نامہ
طرفین کی مہر و دستخط سے مزین ہو کر ایک دوسرے کو دیا جائیگا چاہیئے کہ
دونون شہزادے بھی سرکار کے لشکر مین رونق افزا ہون، خبر بعد جانے اُن
دو معتمدون کے دلاور جنگ حضور مین گورنر جنریل کے حاضر ہو کر جواب و سوال
کا شروع احوال گزارش کر کے اپنے ڈیرے کو سدھارا، دوسرے
دن گورنر نے ترکے ہی سر جبری صاحب بہادر کو حکم دیا کہ تم بھی منشی
صمیت نفتر مصالحے کی محفل مین حاضر ہو کر ہشیاری سے طرف ثانی کے
وکیلون کے روبرو دوستی کے قول قرار کو لکھوانا، چنانچہ آقاے ممدوح نے

Marfat.com

خدوی کو بلوا کر فرمایا کہ تم دلاور جنگ کے ڈیرے مین جاتے ہین تم بھی چلو' خدوی حسب الحکم وہان حاضر ہو کر کاغذات ملکی کی تفصیل اور تینون حصون کے متعلق موضعون کی تحصیل کے لکھنے مین سرگرم ہوا' اور سلطان کے وکیلون نے تینون برابر حصون کا خاکا بموجب ضابطے دفتر کے طیار کر جناب خدا بگانی کے ذریعے سے حضور مین گورنر جنرل کے پیش کیا' گورنر ممدوح نے اُسے ملاحظہ اور مہر و دستخط کر فبروری مہینے کی چوبیسوین تاریخ کو لڑائی موقوف کرنے کے باب مین حکم صادر کیا اور چھبیسوین کو جب وے دونون معتمد بموجب قول قرار اُس عہدنامے کے شاہزادہ سلطان عبدالخالق اور سلطان معزالدین کو سوار و پیدل وغیرہ کا غول ہمراہ لیکے بڑے بڑے فلک شکوہ ہاتھیون پر جن کے اوپر سنہری عماریان مرصع کار بندھی اور منزق کارچوبی جھولین پڑی تھین چڑھاے نہایت حشمت و دبدبے کے ساتھ قلعے سے لیکے آتے تھے یہ خبر سنکر دریا کے کنارے تک اُنکے استقبال کے واسطے سترجبری صاحب بہادر اور دلاور جنگ اور چند مصاحب کو بھیج اُسکے پیچھے ایک عمدہ گاڑی حضور سے روانہ کیا اور یہان حسب الحکم رستے کے دونون طرف گوردن کی پلٹن اور ترک سوار اونکے رسالے پر ایستادہ کھڑے ہوے خیمے کے اندر فرش فروش اور سنہری چاندنیان جن پر سنہری کرسیان لگائی گئین تھین بچھائی گئین' اور گورنر خود بہ دولت و اقبال بھی انتظار کر رہا تھا کہ اس مابین مین جنریل میڈوس بہادر نے وہان آکر گورنر سے کیا کیا باتین کہین کوئی معلوم نکر سکا لیکن جنریل مذکور کچھ غصے مین ہو تھا کہتا ہوا نکلا اور اپنے ڈیرے مین جا پستول بھر کر اپنے پیٹ پر مارا' پر خیریت گذری کہ گولی اُسکی بائین پسلی سے تھوڑا سا پوست خراش کرکہاں گئی اور وہ بیہوش ہو کر پڑا'

Marfat.com

کو رنر اُس کی اِس مادانی کی حرکت سے رنجید ، خاطر ہو لاچار ظاہرداری کی راہ سے جبراً فہراً ڈاکٹر لیٹ اور کپطان مارطن کو جنرل مذکور کی تیمارداری کے لیئے بھیج آپ شاہزادون کے تشریف لانے کا منتظر رہا، جب اُنکی سواری دریا کے اِس پار آئی تو داور جنگ اور چیری صاحب وغیرہ استقبال کو اُنکی جلو مین پہنچے اور ہمراہ ہو خیمے تک لے آئے شاہزادون کے پہنچتے ہی اُن سب سپاہیون نے سلامی کے قواعد سے بندوقین زمین پہ رکھ پھر جلدی سے اُٹھا رکھین داغین اور سلامی کی توپین بھی سر ہوین شاہزادے کہ ابھی باغ سلطنت کے نونہال تھے یہ حال دیکھ سہم گئے، میر علی رضا خان وکیل جو خواصی مین بیٹھا تھا اُنھین تسلی دے کر انھین کو خیمے کے پاس لا بیٹھایا پھر دو بارہ توپین داغین تب گورنر نے آگے بڑھ دونون شہزادون کو ہاتھی پر سے ہاتھ پکڑ اُتارا اور معانقہ کر خیمے مین لیجا اپنے دہنے بائین کرسیون پر بٹھلا بڑی محبت و مرحمت سے مزاج کی خبر و عافیت پوچھی، تب سید غلام علی خان اور میر علی رضا خان نے عرض کیا کہ سلطان نے حضور کا لطف و احسان سن ان دو فرزند ارجمند کو سایۂ مرحمت مین تربیت کے لیئے حوالے کیا ہی، آپ ان کے حال پر باپ سے زیادہ اشفاق بزرگانہ مبذول فرمائینگا، اتنا کہہ کے علی رضا خان نے اُٹھکر دونون شہزادون کو دست بدست گورنر بہادر کے سپرد کیا، اور صاحب نے اُن کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھ فرمایا، چشم ما روشن ہماری مین خوشی ہی کہ اللہ تعالی ہمیشہ انھین خرم و کامیاب رکھے،

بیت

رہے انکے اقبال و دولت قرین
نگہبان رہے انکا جان آفرین

671

Marfat.com

لے ہمارے نینون کے تارے اور ہمارے فرزند سے زیادہ محبوب و پیارے ہین
اور عزت و حرمت مین بزرگون سے زاید' ہم سے حتی المقدور انکی خدمت گزاری
اور خاطرداری مین قصور نہین ہونے کا' تم لوگ ہماری طرف سے اچھی طرح ان
مراتب کو سلطان موصوف کے خاطرنشین کرو' الغرض ایک ساعت تک ایسے
ایسے تسلی آمیز کلمے ارشاد کر کے عطر پان کی تواضع کر رخصت فرمایا' جب
شاہزادے وہان سے برخاست ہو کر چلے تو سلامی کی توپین پھر چلین بعد اسکے
وے بسعادت و اقبال اپنے خیمے مین جو اُنکے واسطے کھڑا کیا گیا تھا داخل ہوئے' لارڈ
صاحب اُسکی صبح کو شاہزادون کے خیمے مین ملاقات کو تشریف لیگئے' اُنکے پیچھے
میر عالم بہادر اور سماجی پنڈت بھی وہان حاضر ہوئے دو پہر تک نشست رہی جب
لارڈ صاحب اپنے ڈیرے کو آنے لگے تو سر برنگپٹن کے قلعے پر سے خوشی کی باڑین
دغین' دوسرے دن نواب مشیر الملک شاہزادون کے حضور مین حاضر ہو کر
اُنھین نواب سکندر جاہ بہادر کے ڈیرے مین ملاقات کے لیے لیگیا' چنانچہ نواب
موصوف بعد استقبال کے کمال تکریم و توقیر سے معانقہ کر اپنی مسند پر بٹھا انواع
طرح سے اُنکے ساتھہ پیار اخلاص کی باتین کین اور رخصت کے وقت شاہزادون کو
جواہر کے خوان اور سترہ پارچے کا خلعت مع سپر و شمشیر و اسپ و فیل اور سنہری
عماری ہر ایک کو پیشکش دیا اور اُن دونون متنعم کو چھہ پارچے کا خلعت مع جیغہ و
سرپیچ اور سلک مروارید وغیرہ تواضع کیا تب نواب مشیر الملک بہادر نے
اُنکو اپنے ڈیرے مین لیجا کر خلعت و جواہر کے خوان اور اسپ و فیل اپنی طرف سے
نذر دے رخصت کیا' شاہزادے اُدھر سے پھرنے وقت تا بنا صاحب کے
ڈیرے مین تشریف لیگئے وہان بھی ایک لمحظہ بیٹھہ پیش قیمتی خلعت اور
جواہر کے دیے لے اپنے خیمے مین داخل ہوئے' ہنوز عہد نامہ سلطان کی طرف سے

Marfat.com

ہرود سنخط ہو کر امیران ہمعہد کی سرکارون مین داخل نہین ہوا تھا کہ تینون سرکارون کے حصون کی سرحد ٹھہرانے مین سلطانی اہلکارون کے ساتھ کچھ مباحثہ درمیان مین آیا (میر صادق ملعون کی غمازی اور بد صلاحی کی سبب سے) سلطان نے اِس مطارحے سے برہم ہو کر اگرچہ شہزادون کو بخوشی و رضامندی عہد نامہ اوّل کی شرطون سے سرکار کمپنی کی مرحمت کے اعتماد پر لارڈ صاحب بہادر کی حفاظت مین سونپا تھا، خشم و تندی کی راہ سے عہد محبت کو توڑ سرکاری فوج پر شبخون کے ارادے سوار ان خونخوار کا دستہ تعینات کیا، اِن سواردن نے چونکہ ہرو آپہار کے پیچھے سے بڑی مسافت طی کر افواج سرکار کی پشت پر شبخون مارنے کا قصد کیا اور بسبب فاصلے کے بروقت منزل مقصود کو پہنچ صبح ہونے ہونے ایکا ایکی جو وقت کہ اِدھر کے لشکر والے صلح کے خیال اور بھی اِس نظر سے کہ شاہزادے قابو مین انگریز بہادر کے آچکے ہین چوکی پہرے سے غافل تھے سرکاری توپخانے پر توت زدو ضرب مچادی، تو بھی توپخانے کے سردار نے گھوڑون کے سم کی آہٹ پاکر بڑی چالاکی سے اُن سواردن پر کئی توپ جو پہلے سے بھر کر طیار رکھا تھا سر کیا جن سے قریب بیس سواردنکے گھوڑون صمت گھات آئے، بہ ماجرا دیکھ باقی سوار باگین موڑ بھاگ نکلے، لارڈ صاحب نے اِس خبر سے تعجب کر شاہزادون کا خیمہ قلب لشکر مین لانے کے واسطے گورے سپاہیون کی پلٹنین تعینات کین اور اُنکے سردارون کو حکم دیا کہ شاہزادون کو پالکیون مین بٹھا بڑی خبرداری سے لاکر رکھو، تب اُن سردارون نے حکم بموجب صد پلاٹن شاہزادون کے ڈیرے کے نزدیک جا اُسے گھیرلیا اور شاہزادون کو پالکی پر بڑی نگہبانی اور خبرگیری سے فوج نصرت موج کے درمیان خیمے مین لاکر اُسکے گرد بگرد

چوکی پہرا کھڑا کردیا اور مورچے کی طیاری کو بھی حکم دیا گیا، الغرض کئی دن تک مہماندارچار ہا، آخر ہری پنڈت تانیا بہادر کے حسن تدبیر کے سبب طرفین سے قضیہ فیصل ہوا، اور مارچ مہینے کی انیسوین تاریخ عہد نامہ سلطان کی مہر دستخط ہو کر شاہزادون کے پاس پہنچا، تب انھون نے گورنر کی خدمت مین جاکر بہت سا عذر معذرت کرکے اُس عہدنامے کو گذرانا، لارڈ صاحب نے سر وقد اُٹھکر بڑے شاہزادے سلطان عبدالخالق کے ہاتھ سے عہد نامہ لے دست بسر ہو سلامی کی توپین سر کرنے کو حکم دیا، بعد اسکے شاہزادے سے رخصت ہو کر اپنے خیمے کو گئے، اُسی دن دوپہر دو گھڑی کے وقت گورنر کی ضیافت کے طور پر الوان و اقسام طعام کے خوان سلطان عالیشان کے بھیجے ہوئے محمد علی چوبدار کی معرفت پہنچے لارڈ صاحب نے خوشی دل سے ضیافت قبول کرچوبدار کو ایک دوشالا اور نقد دوسی روپی انعام دیا اور اُن الوان نعمت مین سے کچھ فوج کے سردارون پر تقسیم کروا باقی کھانا خاص باورچیخانے مین لیجانے اور کھانے کے وقت میز پر لانے کو فرمایا، چوبدار مذکور دوپہر رات تک راقم اور اق کے ڈیرے مین تھا بعد اسکے لارڈ صاحب، سرکار کمپنی کے عہد نامے پر اپنی مہر و دستخط کر پہلے لارڈ جنگ کے ڈیرے کو تشریف فرما ہوئے، ایک گھنٹے وہان بیٹھ میر عالم بہادر اور بجی پنڈت کو پیشتر شاہزادون کو خبر کرنے کے لیئے بھیج آپ بعد ایک لمحظے کے پاپیادہ اُنکے ڈیرے مین تشریف لے گئے، شاہزادے استقبال کر گورنر بہادر کو خیمے کے اندر لائے اور گفت و شنود دلپسند سے لوازم اتحاد و دوستی بجا لائے، بندوبست درگاہ بھی عہد نامہ ہاتھ مین لیئے وہان حاضر تھا لارڈ صاحب نے خود ہی سے وہ عہد نامہ شاہزادہ کلان سلطان عبدالخالق کے ہاتھ مین دے مبارکباد یان دین،

Marfat.com

بے آپس مین بہان نہایت خوشی وخرمی کے ساتھ بیٹھے ہی تھے کہ گورنر کے تشریف
لانے اور شاہزادونکو عہد نامہ دینے کی تقریب پر سر برنگپٹن کے قلعے پر سے نہنیت کی
توپین چلنے لگین ' لارڈ صاحب اِن شلکون کو سنکر کچھ متردد ہوئے تب سید
غلام علی خان بہادر نے عرض کیا کہ حضور کے تشریف لانے کی جہت سے خوشی کی
توپین قلعے پر سر ہوتی ہین ' لارڈ صاحب اِس حال سے مطلع ہو مراتب شکر وسلام ادا کر
خوشی خوشی شاہزادونکے ساتھ معانقہ کرنے کے بعد وہانسے اپنے ڈیرے کو تشریف
لوئے ' اُسی دن سے سب کے دل کو یقین ہو گیا کہ الحمد اللہ واجب بے مثل نے خلق اللہ
کے حال پر رحم کیا کہ دے اِس رات دن کے دغدغے اور کھٹکے سے چھوٹے '
مارچ کی چھبیسوین تاریخ سنہ ۱۷۹۲ مین زر مصالحہ اقرار کے موافق سلطان کی
طرف سے تینون سرکار مین داخل کر دیئے گئے جو انواع طرح کے ہون ' کاس ' فام '
چکری وغیرہ (سونے چاندی کے بنے ہوئے) اکثر ناقص عیار تھے اور سوائے سر برنگپٹن
اور اُسکی اطراف کے اور کہین اُن کا رواج نتھا ' اِس لیئے مرافون نے اُسکے
پرکھنے سے حیران ہو کر عرض کیا کہ ایسے سکّون کے لینے مین سرکار کا بڑا
نقصان ہی مگر حیدری اشرفیون اور اُس منصور کے نام کے کاس '
فلم اور روپی سب کے سب کا ملا نفرہ دونون کھرا ہی اور اُن کا وزن بھی
چیناپٹن ' حیدرآباد ' پونان وغیرہ کے ہون روپی ' فلم وکاس سے کئی ماشہ
کئی جو زیادہ ہی ' اُنکا لینا بازار کے بھاو سے کہ ہون بیچھے سکہ ساڑھے چار روپی
ہی مضائقہ نہین اور کم وزن سکّون کو گلا کر جس قدر اُن مین سے خالص
سونا چاندی نکلے اُسکا حساب کیا چاہیئے ' لارڈ صاحب نے اِس بات پر راضی
ہو کر سلطان کے معتمدون کو شکر وار رخصت کیا ' تب اُن لوگون نے
اِس امر کا اقرار کیا کہ انشاء اللہ تعالی ہم لوگ سلطان کے حضور مین نمونہ ہر ایک

Marfat.com

رقم سکّے کے سونے چاندی کا جو گلانے کے بعد معلوم ہو گا کہ اُنکے وزن مین
کس قدر کمی ہی سو اُسکی فرد کیفیت کے بھیج جواب منگا کر بہ بکھیرا بھی
سنا دینگے، القصہ ایک ہفتے مین سرکاری ترازو ن کی جنچائی کے موافق طرفین سے
نزاع رفع ہو گئی اور خارے کے بدلے زر خالص کی اونٹ پر بار ہو کر سرکار
کمپنی کے خزانے مین آ داخل ہوا، و سید اُس کی گورنری نہر دستخط سے
سلطان کے حضور مین بھیج دی گئی اور دوسری سرکاردن سے بھی رسید بن نہر
دستخط ہو کر داخل سررشتہ ہوئین، اُس کی صبح کو اُس مقام سے فوج انگریزی
کے کوچ کا دن ٹھہرا، سلطان نے فوردوسنی و بکجہتی کی راہ سے، لارڈ صاحب کی
ضیافت کے طور پر پان سی اکاون بڑی دیگین الوان و اقسام طعام کی اور
آٹھ سو نوّے پتیلے قلیے و قورمے وغیرہ کے، علاوہ اِسکے سات سو
خوان مٹھائی حلوا لوزیات وغیرہ اور پھول کی طلائی جواہرنگار کنتی چنگیر بان محمد علی
چوبدار اور غلام قادر خانسامان کی معرفت سو ایک نیاز نامہ مشتمل اس مضمون
پر کہ باعتماد محبّت و اتحاد یہ ہدیہ محقر بھیجا گیا ہی گورنر موصوف نے ضیافت
شاہی کا سامان و لوازمہ دیکھ بڑی خوشی و نشاط سے کچھ کچھ تناول فرما
چاندی روپی نقد و دو جفت شال اور خط کا جواب اُن دونون لانے والون کو
دے کر رخصت کر خود بہ دولت و اقبال شاہزادون صحبت خوشی خوشی ہرور
پہاڑ سے دو کوس اِس طرف آ کر اقامت کیا، اِس مقام مین قوم انگریز کے وے
اسیر جو پیشتر نواب حیدر علی خان بہادر کی لڑائی بھڑائی کے وقت اور جو لوگ
بالفعل سنی منگلور وغیرہ کی لڑائیون مین گرفتار ہوئے تھے سب کے سب خراب
خستہ گورنر بہادر کی بارگاہ مین آ پہنچے، احوال ان مصیبت زدون کا کیا کہیئے کہ صرف
ہڈی و چمڑا اور رشتہ حیات ہی کا اُن مین باقی تھا، عند التحقیق معلوم ہوا کہ سلطان

Marfat.com

اُنکو پابزنجیر کرمٹی کاٹنے کے کام مین رکھا تھا، خیراب لارڈ صاحب نے سلطانی اسیرون کی رہائی کے واسطے جو قلعۂ بنگلور مین موافق اپنے رتبے کے سرکار عالی سے راتب روزینہ پاتے اور آرام سے رہتے تھے ایک چٹھی نام پرکرنیل کے جو اُس قلعے پر متعین تھا لکھی، تب وے لوگ بھی بموجب امر والا کے مخلصی پاکر سرینگپٹن کو روانہ ہوئے، بعد اسکے سرینگپٹن کے متعلق قلعجات بنگلور، ندی درگ، ماکری وغیرہ چھوڑ دینے کے باب مین اُن حصارون کے متعین سردارون کے نام پر اِس مضمون کے پروانے صادر ہوئے، کہ تم نے جسقدر جنگی سامان کہ سلطانی سردارون کے دخل سے اُن قلعونکے لینے کے وقت اُن مین پایا ہی اور لحاظ سے اِس طول ایام حرب کے جتنا اسباب و آذوقہ وغیرہ اپنی جہد وکوشش سے قلعون مین جمع کیا ہو چاہیئے کہ اُن سب کا تعلیقہ کرکے افواج قاہرہ کے وہان پہنچنے کے منتظر رہو تاکہ جب لشکر انگریزی اُن قلعون کی نواح مین پہنچے تو قلعہ سلطان کے کارپردازون کے حوالہ کرنے مین کسی طرح کا خرخشہ باقی نرہے، چنانچہ جونہین افواج دریاموج وہان پہنچی تو سرکار کے سردار حاضر ہو کر تعلیقے کی فرد قلعے کی کنجی معیت سلطانی اہلکارونکے سپرد کرکے معہ اپنی جمعیت، لشکر نصرت اثر مین آن ملے، اور اِسی مضمون کے انگریزی پروانے بھی جو سلطانی دات چھوڑ دینے کے باب مین لکھے گئے تھے اور گورنری مہر و دستخط سے مزین تھے سلطان کے معتمدون سید غلام علی خان وغیرہ کے حوالے کئے گئے، تب وہان سے کوچ در کوچ ماکری کے قلعے کی اطراف مین مقام ہوا یہان کے قلعدارنے بھی اُسی وقت کہ افواج منصورہ اُس نواح مین پہنچی، اپنی جمعیت معیت ملازمت حاصل کر قلعے کی قبض الوصول اور جنسون کی فہرست جو سلطانی کارگزارون سے لی تھین حضور مین

Marfat.com

داخل کین اِسی طرح اسوٗ آ کا قلعدار بھی غلّے اور دوسری جنسون کا ذخیرہ قلعے کی کنجی سمیت سلطان کے کارپردازون کو دے اُنسے رسید لیکر لشکر ظفر پیکر مین آملا، تب یہان سے کوچ کر بعد چند روز کے مقام کونکل مین ڈیرا ہوا اپریل کی پانچوین کو لارڈ صاحب اپنے رفقا صمیت بموجب نانا صاحب کی استدعا کے بڑی خوشی سے اُنکی محفل ضیافت مین کھانے کے شریک ہو کر گرم صحبت ہوئے اور رخصت کے وقت خلعت وجواہر، اسپ وفیل، عطر وپان کی تواضع قبول کرا اپنے ڈیرے مین تشریف لائے، ہری پنڈت نانا اپنے ساتھ کے سردارون صمیت اُسی مقام سے رخصت کے لیے گورنر کے خیمے مین آکر طالب رخصت ہوا، تب گورنر بہادر نے بطور رسم ہندوستان کے بیش قیمتی خلعت وجیغہ وسرپیچ اور موتی کا ہار، ڈھال تلوار، ہاتھی گھوڑا جڑاؤ مینا کار ساز صمیت، جھلابور مغرق پالکی وغیرہ تعظیم وتکریم کا لوازمہ نانا صاحب اور اُنکی ہمراہی کے سردارون کو تواضع کر رخصت کیا، اِسکے دوسرے دن مرہٹے کی فوج لشکر ظفر پیکر سے پونان کی جانب روانہ ہوئی، ساتوین کو جب لارڈ صاحب نواب سکندر جاہ کے ڈیرے مین رونق افزا ہو کر خلعت اور جواہر اسپ وفیل پیشکش لیکے وہان سے رخصت ہو آئے، تو نواب سکندر جاہ والا عظم الامراء سیف الملک والے رایان ورائے شام لعل بہادر گورنر کے خیمے مین رخصت ہونیکو تشریف لائے اِس طرف سے بھی سب آداب ومراسم بترتیب مراتبہ ادا کیے گئے، بعد اِسکے فریقین ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تب لارڈ صاحب وہان سے شاہزادون صمیت کوچ ومقام کرتے ہوئے مہینے کی سولہوین کو انپور گڑھ کے نزدیک پہنچ اقامت گزین ہوئے، راقم اور اق اُسکی صبح کو اپنے کئی رفیقون صمیت

جنسے اکثر وہین کے رہنے والے تھے قلعہ دیکھنے گیا، معلوم ہوا کہ بانی اِس قلعے کا پانڈؤن کی اولاد سے ایک راجا بڑا صاحب حشمت و شوکت تھا کہ کرناٹک کا تمام ملک باغ اِرم کی سرحد سے لیکر سیت بندرا میشر تک اپنے قبضۂ تصرف مین رکھتا تھا اور چونکہ ملک بالا گھاٹ کا ایک اور بڑا زبردست راجا نایُر کی قوم سے پائین گھاٹ کے مسخر کرنے کا قصد رکھتا تھا اِس لیئے تا اِن دونون مین لڑائی بھڑائی مچی رہتی، بناچار کرناٹک کے راجا نے اپنے ملک کے بچاو کے واسطے وہ قلعہ بنایا تھا حصانت اور متانت اِس حصن کی اِسی سے سمجھ لیا چاہیئے کہ اُسکی تعمیر پر قریب ہزار برس کے گذرا پر اُسکے مکانات کا یہ عالم ہی گویا ابھی بنے ہین کہین مرمت کی حاجت نہین، اگر ماتدران کے وارثون کے ساتھ اُسکو نشبیہ دیجئے تو مزاوار ہی، الحاصل احقر العباد اُن مکانون کی سیر کرتا ہوا قلعے کے اندر جا پہنچا، چونکہ اُستواری و نادرہ کاری اسکے در و دیوار اور عمارتون کے چھتون کی حیرتزبان سے باہر ہی صمد خامہ کو اُسکی تحریر سے روک مطلب کے میدان مین جولان دینا ہی یعنے جب لارڈ صاحب کے مہینے کی بیسوین تاریخ وہان سے روانہ ہو کر کوچ در کوچ اتیسوین کو شہر چیناپٹن مین پہنچ کر امیر باغ کی جانب جو بنا یا ہوا نواب والاجاہ بہادر کا ہی چلے اُدھر سے نواب والاجاہ اور عمدۃ الامرا بہادر نے بھی جو اپنا حشم خدم لیئے قدوم میمنت لزوم کے منتظر تھے، سواری خاص کے وہان پہنچنے پر استقبال کے واسطے آکر گورنر بہادر سے مصافحہ و معانقہ کرکے اُس مکان کو زینت بخشا شاہزادون کے واسطے قلعے کے اندر ایک مکان عالیشان مقرر کیا گیا، تا شہر مین داخل ہونے لگا، اُس وقت شہر کے باہر دو قطار چھوٹے بڑے خاص و عام تماشائیون کی بھیڑ بھاڑ اور اُنکا رنگ برنگ کا لباس، طرح بطرح کا ٹھاٹ و اسباب عجب عالم

Marfat.com

دکھلاتا تھا، اہل سواری سنہرے سنہرے گھوڑون پر سنہری زین باندھے
ہتھیار لگائے ادھر اُدھر جلوہ گر اور پالکی نشین بڑی بڑی طیاری سے بطور
استقبال کے جا بجا دوڑ رہے تھے، سوارات بھی مارے اشتیاق کے
چھتون پر اور دیوارون کے سوراخ سے اِس مشیّت الٰہی کی نظارہ بازی مین
مصروف تھے سبحان اللہ کیا اسکی شان ہی جسنے اپنے بندگان مخلص کو اِسطرح
فیروزی و ظفر کے ساتھ قحط و حرب کی بلا سے بچا پھر بخیر و عافیت اِس
ملک مین لایا، گویا جان تن مین اور روح جسم مین آئی، بازارین ہر ایک
پیشے کے دوکاندار دورستہ دوکانین ہر رقم کی اجناس و اشیا کی لگائے،
خریدار مول تول کر رہے تھے، ناظرین اور تماشائیون کا بہ تہمت لگا تھا کہ لوگون کو دیدار
فرحت آثار اُن یوسفان دیار محبت و غربت و عزیزان مصر عزت و رحمت
یعنے شہزادگان عالی تبار کی کہ ہمراہ لشکر نصرت اثر کے تھے کم نصیب ہوئی،
القصہ شاہزادے بصحت و کامرانی چنبانیر کے قلعے مین داخل ہوئے سلامی کی شلکین
دغین، لارڈ صاحب جبتک وہان رونق افزا تھے ایک دن بعد ہمیشہ اُنکے
دیکھنے کو تشریف لیجاتے، بعد چند روز کے شاہزادونکے ملال خاطر کے باعث اس
لحاظ سے کہ طبیعت بشری کا خاصہ ہی کہ سدا ایکہی جگہ رہنے سے ہرچند گلشن جنت
کیون نہو اُچاٹ ہو جاتی ہی اُس قلعے کے نزدیک ایک خوش قطع زمین پر
از گل و ریاحین. حسین مکانات اچھے خوش فضا دلچسپ تھے شہزادونکی
سیر و تفریح کے واسطے ٹھہرائی گئی، اور اِس نظر سے کہ نوجوانونکی طبیعتین
از بس کہ باغ و بستان کے گلگشت اور لہو و لعب کی مائل ہوتی ہین مقرر ہوا
ہو اکہ شاہزادے دن کے وقت جب چاہین قلعے سے آ اپنے اتالیق و معلم کے
ساتھ جنھین سلطان واالاشان نے اُنکے ہمراہ متعین کیا تھا اُس گلستان کی سیر

Marfat.com

تماشے کو جایا اور رات کو قلعے کے اندر آکر آسایش و آرام کیا کرین ' اور جسوقت شاہزادے اپنے وطن کو تشریف فرما ہوئے دو پالکی بارہ بارہ ہزار روپی کے طیاری کی کلکتہ مین اسٹوبرٹ کمپنی کاری ساز کے کارخانے سے طیار کروا کر مہ تلوارین اور بندوقین و گھڑیان اور اقسام طرح کے تحفے تحایف ولایتی سرکار کمپنی بہادر کے طرف سے پیشکش کیا گیا

روایات منشي حميد خان کی جو مسمی ہ گورنر جنرل
لارڈ کارنوالس بہادر کے اِس مہم مین حاضر تھا تمام مونین '

ذکر ولادت بادشاہ عالیجاہ ٹیپو
سلطان کا اور اُسکی تعلیم و تربیت کا

اختر طالع خسرو ممالک ستان ٹیپو سلطان کا شہر ذیحجہ کی بیسو بن سنہ ١١٦٣ ہجری مین موافق سنہ دو انچاس عیسوی کے اُفق اقبال سے طلوع ہوا جسنے خاندان حیدری سے نور و فروغ پایا والدہ ماجدہ اُسکی نواب میر معین الدین کی بیٹی تھی ' کہتے ہین کہ یہ خاتون عفیفہ حالت بارداری مین ہندستان کی عادت و اعتقاد کے موافق خدمت فیضدرجت مین ٹیپو ستان نام درویش کے جسکی کرامت اور اجابت دعوت کا دکھن مین شہرہ تھا حاضر ہو کر امید کے باب مین اُس صاحبدل سے دعای خیر کی استدعا کی تب اُس پاک طینت نے اُسے یہہ خوشخبری دی کہ بفضلہ تعالی فرزند تیرا بادشاہ رفیع القدر ہوگا اُسکا نام ٹیپو رکھنا چنانچہ اُس درویش کامل کے فرمانے

Marfat.com

سے نام اُسکا ٹیپو رکھا گیا اسکے پدر جلیل القدر نے اکثر ملکون سے ہر ایک علم
ہنر کے بڑے بڑے عالم و فاضل و اہل کمال و ہنر بلوا کر بڑی تقید سے اُسے
تحصیل علم و ہنر مین مشغول کیا چنانچہ ٹیپو سلطان نے ہر ایک علم مین مہارت کامل
حاصل کی اور ورزش سپہگری و کشتی گیری اور تیر اندازی و گوی بازی
اور اسپ تازی وغیرہ مین بھی کم سنی ہی مین کمال مشق بہم پہنچائی اور ایام
شباب مین حرب و ضرب کے قانون اور رزم و جنگ فرنگ کے قاعدے
خوب اخذ کیے سنہ ۱۷۷۷ اور ۱۷۷۸ ع مین جب نواب حیدر علی خان
کرناٹک کی تاخت تاراج پر متوجہ تھا، سلطان اُنیس ہی برس کی عمر مین
چابک و جری سواردن کی ایک بڑی فوج کی سپہسالاری رکھتا تھا پہلی بار
اُسنے اپنی سپہگری اور معرکہ آرائی کا بہ جوہر دکھلایا کہ نواح مدراس کی
سرحدون کو دربست مسمار و تباہ کیا سارے اہل سیف و اہل قلم اُسکے
آثار و اطوار خوردسالی کو دیکھ اُسکے ایام سلطنت کے دبدبے اور طنطنے کی
پیش بینی کرتے تھے چنانچہ سنہ ۱۷۸۰ کے جولائی مہینے مین حیدر علی خان کی
افواج بحر موّاج کی طرح کرناٹک کی سرتاسر زمینون پر آپڑی تھی سلطان ہی
دہنے کی فوج کا جن مین بارہ ہزار سوار خونخوار اور چھ ہزار پیادہ جرّار کی جمعیت اور
بارہ ضرب میدانی باجلوی توپ تھی سرلشکر ہوکر شمالی سرکارونکے محالون کی تسخیر
کو متعین ہوا تھا چنانچہ اُسنے جمعیت مذکور سے سپٹنبر کی چھبیسوین کو اور آٹھ ہزار جوانونکے جو
اُسکے مامون میر علی رضا خان کے ہمراہ کمک کے لیئے اُسے جا ملے تھے پریاپالم کے
گردونواح مین کرنیل بیلی کی فوج پر حملہ کرا اور بڑے محاربے کے بعد اُنکا تمام ذخیرہ
و بنگاہ لوٹ پاٹ کر اُنھین شکست کا مزہ خوب ہی چکھایا، اور اُس مہینے کی دسوین تاریخ
جو لڑائی ہوئی اس مین انگریزون کے بالکل لشکر کو مار لیا اور جب کرنیل بیلی کا

بارود والی پیشیو ن کو جلا کر خاک سیاہ اور اپنے سوار و ن سمیت آگے بڑھ
انگریزی پلٹن پر ناخت کر اُنھین منتشر و تباہ کر دیا تب تو وہ اپنے والد بزرگوار کے
حضور مین نہایت مرتبے مین شایستۂ تحسین و آفرین ہوا چنانچہ اُسی دن سے
نواب فلک جناب اپنے فرزند ارجمند کو عہدہ سر لشکر اور سپہدار باتہور سمجھنے
اور جس ایام مین کہ نواب بہادر نے آرکاٹ کو محصور اور قلعہ والو نکو اُسکے چھوڑ
دینے کے لئے تنگ و مجبور کیا تھا ٹیپو سلطان بھی وہان موجود اور قلعے کی تسخیر کے
طریقے اور حیلے دیکھنے مین جو اُس وقت کمال چابکی و چوکسی سے عمل مین آتے
تھے مصروف تھا بعد اُسکے خود بذات خاص دیلور و چنگلیپٹ اور وندیواش کے
محاصرہ کرنے مین متوجہ ہوا' اور سنہ ۱۷۸۱ ع مین جب نواب بہادر اپنی فوج سمیت
ترچناپلی پر چڑھائی کرنے کے ارادے جنوب کی جانب روانہ ہوا تھا تو ٹیپو سلطان
کو اُسکی جمعیت کے ساتھ واسطے مجاصرے دیلور اور وندیواش کے
پیچھے چھوڑ گیا تھا مگر پورٹو نووین جرنیل سر آئیری کوٹ کے فتح ہونے کی جب اُسے
خبر پہنچی تو بناچار اُس مہم سے دست بردار ہو باپ بیٹے دونون ملکر منی فوج نگاہ داشت
کرنے اور اس لڑائی کی جو کم ستانے مین سرگرم ہوئے' بعد اسکے ٹیپو سلطان سے
کارنامہ رستم دستان کا وقوع مین آیا کہ فیروزی مہینے کی اٹھارہوین سنہ ۱۷۸۲
مین کولبرن نامے ندی کے کنارے اُسنے کرنیل برنھو یلط سے سردار کو اُسکی
بالکل فوج سمیت مار گرا ہندوستان مین جوانمردی کے موئے نام کو زندہ کیا' پر
مشہور ہی کہ جیسا دست دشمن اُسکی ہمت و شجاعت کے قائل ہمین ویسہی جبلّاری
و سنگدلی کے بھی ناقل ہمین' اگر اس فتح کے بعد فرانسیسون مین سے جرنیل
موشبرالی اور دوسرے عہدہ دار لوگ دشمن کے اسیرون کی جان بخشی کے لئے
درمیان مین نپڑتے تو سبکے سب انگریز بہزیمت خوردے مارے جاتے اکثر انگریزی

عہدہ دار جو زخمی ہوئے تھے سرنگپٹن بھیج دیئے گئے وہان اُن مصیبت زدے گرفتار دیکھا حال یہ تھا کہ دن بھر تو دھوپ مین جلتے رہتے اور رات کو ایک چھوٹی بال مین بھیڑ بکری کی طرح بند کیئے جاتے، بعد اِس روداد کے انگریزون نے مرھٹونکے ساتھ مصالحہ کرایا اقتدار بہم پہنچایا کہ اپنی افواج کرناٹک پر بھیجنے کا قصد کیا چنانچہ آگسٹ مہینے مین کرنیل ہنبرطن کے ہمراہ ایک بڑی جمعیت بمبئی سے دریا کی راہ ہو کر ملیبار کی سرزمین پر چڑھائی کرنے کے ارادے بھیجی گئی، کرنیل مذکور نے کلیکوٹ مین اُتر کر تھوڑے ہی عرصے مین اُسے فتح کیا اس فتح کے سبب اُسے یہہ جرأت ہوئی کہ ملیبار کے درمیان مین بھی ہاتھ پانوُن پھیلا، پالیکاچری کا رستا لیا اور پانیاری رام گڑھی منگاری کوٹہ کے قلعے مع اور سخت و قلب جگہون کے (جو متصل اُس شاہراہ کے ہین جسکے سوا اور کوئی راہ لشکر کے جانے کی نہین) لیکر تنجاور اور مالوہ کے سیر حاصل محالون کو اُس نقصان و ضرر سے جو ناخت و فوجکشی کے ہنگام مین واقع ہونا تھا بچالیا، سلطان بھی کرنیل کے دھاوا مارنے اور چڑھائی کرنے سے خبردار ہو ترنت اپنی فوج دریا موج صمیت اِس ارادے سے کہ اُن لٹیرون کو مار بھگاے آپہنچا، انگریزی پلٹن اکتوبر مہینے کی نوین کو شہر پالیکاچری کے گرد نواح مین پہنچی لیکن کرنیل ہنبرطن چونکہ اُس مکان کو برخلاف اپنے گمان کے نہایت محکم پایا اور اِسلیئے کہ عوام مین یہہ بھی افواہ مشہور ہوئی تھی کہ ایک بڑی بھاری فوج حیدری اُسکے پیچھے لگی چلی آتی ہی وہان کا رہنا مناسب نجان کر کوچ کیا، پھر پہلے ہی منزل مین اِس قلعے کے نگہبان سپاہیون اور ایک بڑے غول نے سلطانی سوارون کے جو انگریزی پلٹن سے قبل آپہنچے تھے اُنکا پیچھا کر بہت سا اسباب و آذوقہ لوٹ لیا، چونکہ سلطان کا ارادہ یہہ تھا کہ جس طرح ہوسکے اُسکی فوجین دریا کے ساحل اور

شکر انگریزی کے مابین حائل رہین تاانکے بچاو اور بھاگنے کی راہ بند ہو جائے اِسلئے
اُس سپہدار عالی وقار نے ہرچند اِس بات مین بڑی ہوشیاری وچالاکی کو کام
فرمایا تھا لیکن کرنیل ہنبرطن کی نہایت چوکسی اور دور اندیشی کی جہت سے
منصوبہ اُسکا ٹھیک نہ بیٹھا اور انگریز کا لشکر کہ سلطانی سواردن کے حملون اور
تعاقب کے سبب سے خاص کر اُسکے کوچ کے پچھلے دو دن انواع طرح کی اذیت
و مصیبت مین پھنسا تھا وہان سے بچ کر نونبر کی سیوین کو بخیریت پانباری
مین داخل ہوا، قلعہ یہان کا نزدیک ایک بڑی ندی کے مہانے پر دریاے
شور کے کنارے کلیکوٹ سے انگریزی چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہی،
اِس مقام مین کرنیل مکلوڈ جو قدامت کی راہ سے کرنیل ہنبرطن پر فوقیت رکھتا تھا
کچھ فوج لیکر مدد کو اُسے آملا، لہذا فوج کی سرداری اُسی کے ذمے ہوئی
تب اُسنے جہت پت دریا کنارے موقع کی جگہون پر دمدمہ اور پشتہ بنا اپنی فوجون
سے برسر مینہ مقدمہ آراستہ کیا اور چونو پندیچبری نام دو بادشاہی جہازون
کے سپہسالارون کو حکم دیا کہ جس قدر ہو سکے تم کنارے ہی کی طرف لنگر
کرکے اپنی توپون سے لشکرگاہ کی پشتی مین سرگرم رہو، اِدھر تو یہہ بندوبست
ہو رہا تھا کہ سلطان کی فوج. جسمین آٹھ ہزار پیدل، چار سی فرنگی جوان، دس
ہزار سوار اور بہت سے شواران فارنگر مجتمع تھے انگریزی لشکر کے سامہنے
اُتر کر کئی دن تک توپین مارتی رہی، آخرکو سلطان نے اپنے پیادون کی تین تولیان
بنائین ایک تولی مین جرنیل موشبرالی اپنے ملک کے جوانون سمیت بڑی
دلبری وہمت کی راہ سے انگریزی فوجون پر کئی بار چڑھگیا، لیکن بے نیل مرام، سلطانی
فوج کے دوسی آدمی کھیت آئے تب لشکر انگریز نے پانباری ندی کے پار جاکر
ڈیرا کیا اور اُسی مابین مین ٧ ستمبر مہینے کی گیارہوین شب کو قاصدون نے سلطان کے

Marfat.com

حضور مین آکر اُسکے والد ماجد کے رحلت فرمانے کی خبر گزارش کی تب بضرورت جلدی سے سریرنگپٹن کی جانب روانہ ہوا اور بیسوین تاریخ اُسی مہینے کی سنہ ۱۷۸۲ء مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور جب ماتداری کے رسومات اور ملکداری کے ضروری امورات سے فارغ ہو چکا تو آرکاٹ کے ملکون کی طرف پھر کر فوجون کی سپہسالاری کے مہمات مین مشغول ہوا لیکن جنریل میتھوس نے جو اونور کی سنجیر کی اور بدنور و ساحل ملیبار کے آس پاس جو انگریزون کی فتح ہوئی تھی یہ خبر متواتر پہنچ چکی تھی پس سلطان کا ارادہ یہ ہوا کہ حال کی بالکل مہمون اور آرکاٹ کی آیندہ فتحون سے جن کی امید تھی باز آئے اور اپنے ممالک محروسہ کی پشتی و حمایت کے لیئے جو اُسکے نزدیک سب پر ترجیح رکھتی تھی روانہ ہوے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مارچ کے پہلے ہی دنون مین سلطانی فوجین چنکامہ کی راہ ہو کر کوچ کرنے لگین یہانتک کہ مہینہ تمام ہوتے ہوتے ایک شخص بھی آرکاٹ مین نرہا' الغرض سلطان ممدوح بڑی بھیڑ بھاڑ فوجون کی ساتھ لیئے شتاب بدنور کی جانب روانہ ہوا اپریل کے اوائل مین وہان جا پہنچا ' جنریل میتھوس سے اُس مہم مین بالکل سہو اور غفلت ہی وقوع مین آئی اُسکو لایق تھا کہ ایسی حصین و محکم جگہ کو پہاڑ کی کسی چھوٹی گھاٹی مین پناہ کے لیئے اختیار کرتا جہان سے ضرورت و مجبوری کے وقت اونور یا اور کسی مضبوط و استوار قلعے کو بھی جا سکتا اور جہان ہر طرح کی مدد اور رسد بھی دریاکی راہ سے اُسکو ملتی ولیکن وہ برخلاف اُسکے شہر بدنور مین جہان کوئی ایسی پناہگاہ نتھی میسور کی ساری افواج بحر امواج کے سامھنے جسکی سپہسالاری خاص سلطان عالی منش کی ذات سے متعلق تھی آکر مقابل ہوا آخر وہ چار اور نے بس ہو کے محصور ہو گیا حوصلہ تو اُسکا دیکھا چاہیئے کہ فقط چھ سو فرنگی جوان اور دو ہزار ہندستانی سپاہی سے وہ لے دھرک

سلطان کے ایسے ایسے لشکر کے. خسین و کھ آدمی کا جما و تھا مقابلہ و مدافعہ کرنے کو آمادہ ہوا' مگر اُس بے باکی و تہور کا خمیازہ بھی اُسے ویسا ہی ملا کر ن سی اپنے چیدہ سپاہیون کو کتوا شہر حریف غالب پر جھوٹر شتاب بقدم اضطرار وہان سے بھاگ نکلا اور ناچار ایک حصار مین آکر قلعہ بند ہوا' تب سلطان نے اپنے کتنے دلاور سپاہی کو قلعہ محاصرہ کرنے پر تعینات کیا اور ایک بھاری جمعیت اُنکی شاہراہ کی طرف بھی روانہ کردی تاکہ وہان آمادہ جنگ اور دشمنون کی گھات کی جگہ سے چوکس رہین' جب اِس دھپ سے ناکے بندی اور قلعہ والون کے پھر جانے کی راہ سدود ہو گئی تو ستر ہ دن بعد بدنور کی سب محصور مجبور ہو کر اپنی اسیری پر راضی ہوئے' قول قرار اُنسے بہ ہوا کہ عزت و آبرو اہل حصار کی بحال رکھی جاویگی پر ہتھیار ونکا اُنکے البتہ قلعے کے بشتے پر دھیر کروایا جائیگا' اور اُنکو چاہیئے کہ اپنی نج کی چیز بست پاس رکھ لین اور جو کچھ سرکار کمپنی کا مال ہی سو حوالہ کردین اور نہایت نزدیک کے رستے ہو کر ساحل تک پھر وہان سے جہاز پر چڑھ بمبئی کو روانہ ہو جائین راہ مین رسد اور منزل گاہ کی ضرورتون کی اہتمام سرکار سے کی جاویگی اور سو سپاہی سپاہیون سے جنرل کے اپنے سلاح ساتھ اُسکی پاسداری مین مشغول رہین سنہ ۱۷۸۳ء کے اپریل کی انتہائیسوین کو اِس سپاہ محصور نے قلعے سے نکل کر اپنے ہتھیارون کا دھیر لگادیا اور جب بدنور سے ایک میل کے فاصلے پر جاکے مقام کیا تو اُنکے گرد بگرد سلطان کی فوج آکر محیط ہو گئی' دوسرے دن جنرل کو اپنے نشان بردارون حمیت حضور مین حاضر ہونے کا فرمان گیا اور جب وے ملازمت مین پہنچے تو بعد بازجست اور تلاشی کے قید شدید مین مقید ہوئے' پھر دو دن پیچھے لشکر کے دوسرے عہدہ دار و داروغہ لوگ اور فوج کا بخشی سبکے سب

Marfat.com

طلب ہوئے و مقید رکھے گئے مگر بخشی منزل گاہ کو بھر گیا باقی سر داردن کو
بہ خرابی ہوئی کہ ننگے کیے اور تلاشی لیے گئے اُنکے پاس سے بہت سے
زر نکلا بعد اُسکے اُن لوگونکو سرداردن کی راہ دھوپ مین ننگے بدن پا برہنہ
قلعون مین لے گئے اسمین تو کچھ شک نہین کہ جنرل بری تکلیف سے موا
پر نہین معلوم کہ کون سا خاص صدمہ اُسکے مرنے کا باعث ہوا، گمان غالب ہی
کہ بری سیاست سے اُسکے سر کو تن سے جدا کیا ہوگا دوسرے سرداردن
نے بھی یہی تانبا بے جانکہ از چکے سلطان نے اُن قلعے والون کو بھی جنھون نے سر
تسلیم جھکایا تھا برخلاف شرط معہود کے ویسا ہی سخت عذاب کیا اس
جہت سے کہ جنرل بسنھوس کے پاس بہ تورین چودی کا کچھ مال و اسباب پایا
گیا اور اُسکی سپاہ نے بھی ممالک محروسہ کے بعضے محال پر بری طرح سے چڑھائی کر
اُنھین سے لیا تھا چنانچہ سلطان خود اِن باتون کو بیان کرتا تھا، بہرتقدیر چون اُسکے قلمرو
مین انگریزکی اُس فوج نے لوٹ پاٹ مچائی تھی جسکے سبب وہ ملک آرکاٹ کی
تسخیر پر قادر نہوا یہ بھی ایک وجہ قریب الفہم ہی کہ اُسنے بطور انتظام کے
اِس طرح اُنکی سیاست و تعزیر کرنے مین اقدام کیا، القصہ بہ تورمفتوح ہوجانے
بعد سلطان ممدوح لشکر قہار اور بری بھیر بھاڑ ساتھ لیے منگلور کی طرف روانہ
ہوا، چون بہ ممالک محروسہ کے نامی بندرون سے تھا اُسکا اپنا بھی خاص کر اُسے
اہم ہوا، چونکہ وہان کی حفاظت و پاسبانی کے لیے میجر کنبل کی سرکردگی مین
بیالیسوان رسالہ اور ہندوستانی سپاہیون کی کئی پلٹن بری جو کسی سے رہتی
تھی، اگرچہ سلطان کے ساتھ بھی بڑی جمعیت تھی تاہم محاصرہ اور قلعہ سر کرنے
کے بالکل کام کا علاقہ فرانسیس کی فوج سے جو سلطان کی ملازم تھی متعلق تھا،
چنانچہ یہی لوگ مورچہ اور دمدمہ بنانے مین سرگرم ہوئے اور اُنھین کے تردد

Marfat.com

وکوشش کی جہت سے جو اُنی مہینے کی ابتدا مین قلعے کے درمیان ایسی ہل چل برپا ہی تھی کہ محصورون کے دلون مین حریف کی تاخت وجرّھائی کا نت ایک نیا کھٹکا لگا ہی رہتا تھا، اُنھین دنون فرنگستان سے فیامین انگریزون اور فرانسیسون کے میل ملاپ ہونے کی خبر سلطان کی لشکرگاہ مین پہنچی، تب سلطانی سرکار کے ملازم فرانسیسون نے یہ خبر سنتے ہی انگریزون کے ساتھ لڑنے سے صاف پہلوتہی کیا، سلطان فرانسیس کی جمعیت پر اُنکی اُس حرکت سے نہایت غضبناک ہوا لیکن چونکہ جانتا تھا کہ اُسکے ہندوستانی سپاہیون مین استادم نہین جو اُس مہم کو سر کرین بناچار اُنھین فرانسیسون کو کچھ تو مصلحتہً استمالت اور دلدہی کی راہ سے اور کبھی تہدید وتنبیہ کرکے پھر اپنے کام مین سرگرم کرنیکا قصد کرتا رہا لیکن کچھ ثمر نہ بخشا اور آخرکار فرانسیس اپنی اُسکی لشکرگاہ سے چلے گئے، اب منگلور کے محصورون کے آنے جانے کی راہ بند کی گئی اسسے لشکر انگریزی مین نہایت تنگی وتکلیف گذرنے لگی اور قلعے وغیرہ کی نایابی کے سبب سے اور بھی وے مجبور وعاجز ہوئے یہانتک کہ سلطان کو گمان غالب یہ تھا کہ اب کئی دنون مین وہ مکان ہاتھ آجائیگا لیکن جنرل میلکولم کے پہنچنے کی جہت سے جو بمبئی سے تری کے رستے بڑی جمعیت اور افراط سے رسد لیکر روانہ کیا گیا تھا، وہ امید برنہ آئی اور صلح کا پیغام درمیان آیا جسکو سلطان نے قبول کیا، تب سنہ ۱۷۸۴ کی ابتدا مین سر جارج اسٹانٹن اور دوسرا ارمدراس سے سلطان کے لشکر مین بعنوان سفارت آئے مارچ کی گیارھوین کو قول قرار مصالحے کا منعقد ہوا اس شرط پر کہ جانبین سے سبکے سب اسیر اور دے محالات جو جنگ وجدال کے زمانے مین طرفین کے عمل دخل مین آگئے ہین چھوڑ دئے جائین چنانچہ انگریزون نے منگلور، اُدنور اور دوسرے قلعے جو اُنکے قبضے مین آگئے تھے خالی کر دیا،

Marfat.com

ہر چند قلعے اور محالات کے حوالے کر دینے مین طرفین سے عہد و پیمان کی رعایت
عمل مین آئی مگر دوسری شرط یعنے اسیرون کی رہائی ہرگز سلطان کی جانب
سے ظہور مین نہ آئی، چونکہ انگریزون کے ساتھ عہد و پیمان ہونے سے کچھ دن آگے
مرہٹون کی ہمسلوکی کے سبب سلطان برہم ہو رہا تھا اور اُن دنون لشکر قہار اُسکے
تابع اور زمانہ بھی موافق تھا پس فرصت کو غنیمت جان کے اُسنے یہہ قصد کیا کہ
اپنی تلوار آبدار کے زور سے اُس قوم یغما گر کی آتش فتنہ انگیزی کو فرو کرے،
چنانچہ وہ اُسی عزم پر ملیبار سے بدنور کے رستے ہو کر شانور کی سرزمین سبز حاصل
مین آ پہنچا، یہہ خطہ قدیم سے نواب عبدالحکیم خان کے بزرگوارون کے قبضے مین
تھا جسکا چوتھہ خراج مرہٹون کی سرکار مین داخل ہوتا تھا، سنہ ۱۷۷۷ع مین حیدر علی خان
بہادر نے اس ملک پر تاخت کر یہان کے نواب سے تعلبندی مقرر کی اور اُسکی
لڑکی کو اپنے چھوٹے بیٹے کریم شاہ کے ازدواج مین لی تھی ہرچند شانور کے
نواب کو خاندان حیدری مین اِسطرح کا ناتا رشتہ تھا باوجود اِسکے وہ سلطان کے
وہان آنے اور اِسکے ملاقات کرنے کو پسند نکر مرہٹون کے پاس چلا گیا،
سلطان کی طبیعت پر اُسکی یہہ حرکت شاق گذری تب اُسنے سراسر وہ
سرزمین کو لوٹ لیا، و نواب کے محاصر اکو منہدم کیا، بنکاپور کے قلعے کو
آگ لگا جلا دیا، اور شانور سے حملہ کر دھارواڑ اور بادامی دونون قلعے لے
لیے اُن دونون کے مسخر ہونے سے حوزہ اُس ملک کا سرتاسر دکھن
کے اُن محالون تک جو مرہٹون کے عمل دخل اور کنپور بادکشنا مذبون کے
بیچ مین ہین فراخ ہو گیا ایسی فتوح کی تقویت سے اِدھر تو وہ کشنا مذی پار
ہونے اور مرہٹون کے ملکون پر فوجکشی کرنے کا عازم ہوا اُدھر پونان کے
کاربردازون نے اِس حال سے واقف و خائف ہو زبان آور ایلچیون کو بھیج کر

Marfat.com

چاہا کہ سلطان کے شعلۂ قہر کو فرو کر قول قرار آشتی کا درمیان لائین چنانچہ سنہ ۱۷۸۴ کے آخر مین باہم میان ملاپ کا عہد و پیمان محکم ہوا اس قرار سے کہ سلطان ممدوح حال کے اپنے تمام ممالک مفتوحہ پر قابض و دخیل رہے مگر شانور وہان کے نواب کے حوالے کردے اِس شرط پر کہ وہ اُسکے محاصل سے چوتھ مرہٹون کے پیشوا کو دیا کرے خیر جب سلطان نے اُس طرح سے اپنے تمام حریفون کے ساتھ صلح غالبانہ کی بفتح و نصرت میسور کے دارالملک سریرنگپتن کے طرف کوچ کیا، چونکہ اُن دنون حکومت و سلطنت مین اُسکے خوب استقلال پیدا ہوا اور ممالک محروسہ کے بالکل رعایا اور اطراف کے نواب صوبے سبکے سب اُسکے منقاد و فرمان بردار ہوئے اُسنے بسعادت و کامرانی تخت حکمرانی پر جلوس فرمایا، اور سنہ ۱۷۸۰ مین خطۂ ادھونی کو جو جاگیر نواب نظام علی خان کے بھانجے مہابت جنگ کی تھی بزور سر کیا، نیز وکرنول اور کڑپے کے نواب کی بھی باقی ماندہ ریاست پر جسکے اکثر محالات کو اُسکے پدر بزرگوار نے سنہ ۱۷۷۸ اور ۱۷۷۹ کے درمیان اپنے ممالک محروسہ کے مضاف کیا تھا متصرف ہوا، اتیاز گڑھ کا حصار کہ ہندوستان کے محکم و مشہور قلعون مین شمار کیا جاتا ہی اور مدت تک اُسپر نواب حیدر علی خان مغفور اور مرہٹون کا دانت تھا سلطان کے اختیار مین آیا بعد اسکے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ حال بھر تک اپنے عہد سلطنت کے سنہ ۱۷۸۶ مین خانگی امورات کے بندوبست اور ممالک محروسہ کے قلعجات کی تحقیق و تدارک اور خزینون و ذخیرون کے تفحص ہی مین مشغول رہا، جب اُن مہمات ضروری کے انتظام و ضبط و ربط سے فراغت ہوئی تب حکم کیا کہ ہر طرح کی بادشاہی اشیا و جایداد کی تعداد کو قلم بند کرکے الگ الگ اُنکی فردبنائین جواہر و زیورات اور نفایس گران بہا کا سیاہہ بقید

قیمت طیار کرین چنانچہ سارا خزینہ چاندی سونے اور ایسی قیمتی نفایس کا بعد
قیمت کرنے کے آسی کرور کا مال ٹھہرا اسکے سوا نو سو انہی چھہ ہزار قطار شتر
تیس ہزار عربی گھوڑے چار لاکھ بیل ایک لاکھ بھینس چھہ لاکھ بھیڑ اور
تین لاکھ توڑے دار اور تین لاکھ چقماقی بندوق، دو لاکھ تلوار بائیس ہزار
طرح بطرح کی توپ شمار مین آئین اور بارود کے انبار، اور جنگی اسباب و
ہتھیار شمار سے باہر تھے یہ سب تو سرکار سلطانی کی اشیاے منقولہ تھین
اور املاک غیر منقولہ جیسے عمارات و باغات اور سوداگری کارخانجات وغیرہ
جن مین فقط باغات ہی سو اسی تھے اِسی سے باقی ملکون کو بھی بہ مضمون
اِس مصرع پارسی کے ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا،
سمجھ لینا چاہیئے، اور افواج جرار خونخوار سوار و پیدل کی مسلح و مکمل ایک لاکھ
چوالیس ہزار سوا اُنکے ایک لاکھ آسی ہزار سپاہی محالون مخزنون کی چوکی
پہرے کے واسطے جدے جدے تعینات تھے سلطان نے اپنے عہد مین افواج کے
دستورون کو بدل ڈالا یعنے نئے نئے نام لشکر کی جدی جدی تولیون کے واسطے
ایجاد کیا، اور وہ احکام جو لڑائی کے ہنگام مین سپاہیون کو دینے تھے قبل اِسکے
انگریزی یا فرانسیسی زبان مین تھے اب اُنکی جگہ پر فارسی و ترکی الفاظ
مقرر کیے اور سر رنگپٹن کے انبار خانون مین اِس قدر غلون کا ذخیرہ جو سال بھر
ایک لاکھ فوج کو کفایت کرے جمع کرنے کا حکم دیا اِسیطرح اور قلعون مین بھی بقدر
ضرورت ذخیرہ و آذوقہ طیار رکھنے کو فرمایا بعد اِسکے وہ دو برس تک سنہ ۱۷۸۷
اور ۱۷۸۸ مین کوارگ اور ولایت ملیبار کے مسخر کرنے مین مشغول رہا کوارگ کا
راجا چار برس سلطان کی قید مین رہکر زندان سے نکل بھاگا اور فتنہ و فساد کا
باعث ہوا مگر ملیبار کے نائر لوگ کتنے تو جڑ بنیاد سے مستاصل اور اکثر مسلمان

Marfat.com

کیے گیے باقی اُن مین سے انگریزون یا اپنی ذات قبیلون کے ملکون کو نکال گیے،
اور سلطان دین پناہ نے ستّرہزار نصرانیون کو جنھین ملیبار کی سرزمین مین
اسیر کیا تھا ایک لاکھ ہندوون کے ساتھ خلعت اسلام پہنایا، اور اِس وسیلے سے
مراد سلطان کی جو غلبہ اسلام اور کثرت ملازم وخدّام کے باب مین تھی پوری ہوئی
کیونکہ اِن مصیبت زدے مظلومونکے مسلمان ہونے سے سلطان کے ممالک
محروسہ مین مسلمانونکی جمعیّت بہت سی بڑھگئی سلطان کی حرص مسلمان
کرنے کی صرف ملیبار کے باشندون پر منحصر نہ تھی بلکہ کوئنبا تور کے رہنے والون اور
دوسرے ہندوون کے ساتھ بھی جو اُسکے محلّ عتاب مین پڑجاتے تھے یہی
سلوک ہوتا یہانتک کہ آخر کو اُسکے دیوان پورنیاتک یہ نوبت پہنچی تھی، اگر
سلطان کی والدہ محترمہ کو نہایت رحم دل نہین اُسکی شفاعت نکرتین تو وہ بھی
خواہی نخواہی مسلمان کیجاتا، اُنھین دنون سلطان نے حکم قطعی دیا کہ ممالک
محروسہ کے بالکل بتخانے اور دیول توڑکر ڈھادین، اور باوجودیکہ نشے والی
چیزون مین کروڑروپی سے زاید سالیانہ نفع سرکار کا تھا سلطان دین پناہ نے
بپاس دین اسلام کے اپنے فایدہ کا مطلق لحاظ نکر خربہ فروخت اُن چیزونکی
اکبارگی اُٹھوادی اور تمام کھجور اور تاڑ کے درختون کو جڑ بیڑ سے اُکھڑوا
ڈالا اور آیندہ بھی اِن درختون کے لگانے کی مناہی رہی، اور کئی جہاز سرکار
سلطانی سے عند اللہ مقرر کیے تھے کہ ہرسال حاجیون وزوارون کو
بیت اللہ وکربلاے معلّا کو لایا و لیجایا کرین بعد اِسکے کہ انگریزون کے ساتھ
عہد و پیمان ہوچکا تھا سلطان نے سنہ ۱۷۸۴ع مین سید غلام علی خان اور دو
دوسرے سفیر برند بیر کو ملک فرانسیس کی طرف روانہ کیا تاوہان
اِس باب مین مطارحہ کرین کہ اُنکی قوم نے انگریزون کے ساتھ جو سلطان کے

Marfat.com

دشمن ہمین کیون مصالحہ کیا اور اُنکے کارپردازون کو مرنو انگریزون سے خلاف کرنے پر ترغیب و تحریص کرین بیش قیمتی نفایس و تحایف اور سلطان روم اور بادشاہ فرانس کے نام کے مکتوب اُنکے ساتھ بھیجے گئے، چنانچہ وے تینون سفیر سنہ مذکور مین ہندوستان سے فرنگستان کی طرف روانہ ہوکر قسطنطنیہ مین جا پہنچے، طالبان اخبار کو معلوم ہو جیو کہ یہ سید غلام علی خان دو مرتبہ سرکار سلطانی سے دولت عثمانیہ کو بطریق سفارت گیا، ایک بار تو سلطان کے تخت سلطنت پر جلوس فرمانے کے زمانے مین یہان سے عہد و عہد نامے سلطان روم کے حضور مین لیجا کر مورد الطاف سلطانی ہوا اور اُس ملک کے نفیس نفیس تحفے شاہ روم سے بادشاہ دکھن کے واسطے لیکر پھر آیا پھر دوسری دفعہ مکتوب محبّت اسلوب لیکر گیا اور اُدھر سے سلطان روم کا نامہ جو اس کتاب مین داخل کیا گیا ہی لیتا آیا سلطان کو اپنے جلوس کے ایام سے لیکر ہنگام شہادت تک سدا ہندوستان سے انگریزون کی ریاست اُٹھانے کی دھن تھی لیکن چونکہ اِس مطلب کے پورے ہونے کی کوئی معقول تدبیر اُسکے خیال مین نہین گذرتی تھی مگر یہہ کہ قوم فرانسیس کو جو ہندوستان مین انگریزون کے ہمسر اور کارداني و فطنت مین اُنکے برابر ہین اپنے ساتھ موافق کر، بموجب اِس مصرع کے

ع نشاید کوفت آہن جز بآہن، اِس مہم کے انجام کرنے مین اہتمام کرے، اِسلیئے جب سلطان کے ایلچی ملک فرانس سے بے نیل مرام پھر آئے تب اُسنے چاہا کہ پھر دانشمند اور زبان آور ایلچیون کو فرانسیسون کے پاس بھیجے چنانچہ اپنے مقربان بارگاہ مین سے محمد درویش خان اور اکبر علی خان و محمد عثمان خان کو اِس کام کے واسطے تجویز کرکے دار الملک فرانسیس کی طرف روانہ کیا، چنانچہ وے جون مہینے کی نوین سنہ ۱۷۸۸ مین شہر طولون مین پہنچکر جہاز سے

Marfat.com

اُترے فرانسیسون کے بادشاہ نے جو سولہوان لوئس کہلاتا تھا بڑی عزت و توقیر سے اِن کی ملاقات کی، پھر تیسری آگسٹ کو ان سفیرون نے پروانگی باریابی کی پاکر انگریزون کی قوم کو خطۂ ہندوستان سے نکالنے کے باب مین سلطان کی طرف سے کمک و مدد کی استدعا کی اور یہہ بھی ظاہر کیا کہ اِن دونون سرکارون کی سعی و کوشش سے جتنے ملک مسخر ہونگے اور جسقدر غنیمت کا مال ہاتھ لگیگا باہم دوستانہ حصہ برابر تقسیم کرلیا جائیگا، ہرچند یہہ پیغام منضمن ترقی جاہ و حشمت فرانسیس کے بادشاہ کو نہایت خوشی کا باعث تھا پر وہ بالفعل اُن درخواستون کے منظور کرنے مین بسبب قرضداری کے بار کے مجبور تھا باایںہمہ اُسنے اُن دوستانہ پیغامون کے جواب مین سفیرون سے کہا کہ تم ہماری طرف سے بعد اظہار لوازم دوستی و محبّت کے سلطان کے خدمت مین یون ظاہر کرو کہ یہہ مخلص خیر خواہ بمجرد فارغ ہونے اپنے خانگی امورات اور ملکی مُہمّات سے بسر و چشم امداد و کمک کے لیئے آمادہ و مستعد ہوگا، خیر جب سلطانی سفیر کئی مہینے تک شہر فرانس مین رہے اور شرطین مہمان نوازی کی بڑے بڑے تکلف سے اُنکے لئے عمل مین آئین اسکے بعد دے توقیر و تکریم کے ساتھ فرانسیسی جہاز پرسوار ہو ہندوستان کے عازم ہوئے اور سنہ ١٧٨٩ کے مے مہینے مین سربرنگپتن آپہنچے، لیکن چون وے اِس سفارت مین ناکام پھر آئے اور سلطان کا جو مرکوز خاطر تھا حاصل نہوا تھا اس لیئے بڑی بے التفاتی سے اُنھون نے حضور مین بار پایا، جب سلطان کو فرانسیسون کی طرف سے اعانت کے باب مین مایوسی ہوئی تب ملک ستانی کے حوصلہ بلند سے کرناٹورا اور جیاگوتا اِن دونون قلعونکے لینے کے قصد پر جنگ کی تیاری کی، اِن قلعون مین پہلے دو برس سو برس تک قوم وڈیار کی عملداری تھی سنہ ١٧٧٩ مین نواب حیدر علی خان نے اُنھین سے لیا تھا مگر

Marfat.com

چونکہ وے لوگ اندنون مین کہ نواب بہادر اور انگریزون کے درمیان لڑائی ہوئی اُسکے شریک و مددگار ہوئے تھے، اِس لیئے نواب نے پھر دو حصار اُنھین کو دے دالا تھا یہ قلعے ترادون کو رسے اُتر کی طرف ہین راجا یہان کا جو انگریزونکے ہوا خواہون سے تھا اُن حصارون کے دخل کرنے کی بڑی تمنا رکھتا تھا چنانچہ وہ کئی بار دربار کے کارپردازون کے پاس اُنکی خریداری کا پیغام بھی بھیج چکا تھا، اور یہی بات سلطان کی ناخوشی کا باعث ہوا کیونکہ وہ قلعے کوچین والے راجا کے متعلقات سے ہین جنکا خراج بطریق تعلیقی سرکار حیدری مین داخل ہوتا تھا پس یہ دو قلعے بھی سلطانی قلمرو کے تحت مین تھے اور اِس لیئے سلطان نے سنہ ۱۷۸۹ع مین دربار کے کارپردازون سے بجبر اُن حصارون کو پھیر مانگا جسپر اُن لوگون نے سلطان کے رعب و دہشت کے سبب اُس راجا سے قلعون کی فروخت کا معاملہ پخت و پز کرکے جلد اُنھین اُسکے کارپردازون کے حوالے کردیا، سلطان اُنکی اِس حرکت سے نہایت برہم ہو کر سنہ مذکور کے جون مہینے مین بڑی جمعیت ہمراہ لے کر بنگلور کی جانب تسخیر کے ارادے روانہ ہوا، تب ترادون کو راجا نے انگریزون سے کمک مانگی، سلطان اِس حال سے اور بھی آشفتہ خاطر ہو کر اُسکے ملک پر لشکر جرار لے چڑھ گیا، اور اُنتیسوین دسمبر کو ترادون کو رپر حملہ کرکے ناکام پھر آیا اور آدمی بھی اُسکی فوج کے اُس لڑائی مین بہت مارے گئے، چونکہ سلطان کا یہ ناخت کرنا برخلاف اُس معاہدے کے جسکا عہد و پیمان بنگلور مین منعقد ہوا تھا اور راجا مذکور کے ملک کی حفاظت بھی اِس صلح کی شرطون مین ایک بڑی شرط ٹھہری تھی وقوع مین آیا اِس جہت سے انگریزون نے ناخوش ہو کر راجا کی مدد کو کئی پلٹن بھیج دی تسبر بھی سلطان نے اپنی دھن پھیرو آی اور دوبارہ مارچ کی چھٹی سنہ ۱۷۹۱ مین اِسپر چڑھائی کی اور

Marfat.com

پھر شکست اُٹھائی ' بعد اِسکے سر برنگپٹن سے بھاری توپخانہ منگوا کر پندرھوین اپریل کو پہلا کرکے دروبست اُس سرحد پر خاص کرلیا راجا کی فوجین وہان سے مجبور ہوا اپنے ملک کی طرف پھر گئین ' سلطان نے اُنکے تعاقب مین لشکر بھیجنا مصلاح نجان کر ترنت کرنگاتور پر تاخت کی اور بڑی اہتمام سے محاصرہ کر کے جلد اُسکو بھی مفتوح کیا اور جیکوٹہ پار ور کو زیا پالی اور کئی قلعے سہج مین لے لیئے جب ترادنکور کے اُترکی نواح سر ہو گئین سلطان نے اُس سرحد کے تاخت تاراج کرنے کو حکم دیا ' جبکہ سلطان کی اِس جرأت و سبقت کو انگریزون نے خلاف عہد اور مقدمہ جنگ کا سمجھا تب اُنھون نے راجا کی مدد کے لیئے کرنیل ہرطلی کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بھیجا اور بنبئی و مدراس کی افواج مین بھی اُنکے سپہسالارون کے نام پر جنگ و حرب کے آمادہ ہونے کو فرمان گئے اور اُسی عرصے مین مرہٹے اور نظام علی خان کے پاس بھی انگریزون کی طرف سے آشتی کا پیغام بھیجا گیا تا وے لوگ اُن سے ملکر سلطان کے مقابلے کو اپنی اپنی فوج تیار کرین وے دونون تو سلطان سے بدل عناد رکھتے ہی تھے اِس پیغام کو جلد قبول کرلیا سلطان نے اِس خبر سے ترادنکور کی فوجکشی موقوف کر سر برنگپٹن کی جانب مراجعت کی اور مدراس کے کارپردازون سے درخواست ایک ایلچی کے روانہ کرنیکی کی تا اُسکے ذریعے سے ترادنکور پر سلطان کے چڑھائی کرنے کی وجہ بخوبی اُنھین معلوم ہو جاے ' پر اس درخواست کو جنرل میڈوس نے قبول نکیا اور کہا کہ یہ بات ظاہر ہی کہ سلطان نے سنہ ۱۷۸۴ کی شرطون کے برعکس انگریزی اسیرون کے بھیجنے مین خلاف عہد کیا اور باوجود اِس عہد و پیمان کے ' سرکار انگریز کے خیر خواہ کی سرحدون پر تعدی کا ہاتھ پھیلایا ' القصہ سنہ ۱۷۹۰ کی پندرھوین جون کو جنرل میڈوس نے ایک فوج سنگین

Marfat.com

کے ساتھ سلطان کے ممالک محروسہ مین داخل ہو کر پہلے تو کرور کے قلعے مین عمل کر لیا پھر بہان سے دارا پورام اور کوئنباتور جا کر اُن دونون کو بھی سر کیا اُدھر کرنیل اسطوارٹ مدّتون سے اور ہلیکاچری پر قابض و متصرف ہو گیا، اب جنرل میڈوس نے یہہ قصد کیا کہ ہنسیا گھاٹ ہو کر میسور مین داخل ہو، اور جبتک بہان انگریزی فوج کو کوئنباتور مین آذوقہ و غلّہ جمع کرنے مین مصروف تھی ادھر کرنیل فلائڈ اپنی پلٹن سمیت سنیگل مستخر کرنے کو آگے بھیجا گیا، تب تو جنرل مذکور نے اِس مہم کو بڑی آسانی سے سر کر لیا، جس عرصے مین کہ انگریزی پلٹنون نے ایسا تغلّب و تصرّف کیا لشکر سلطانی کی طرف سے کسی طرح کا اُنکا مدافعہ و مقابلہ نہوا مگر فقط سیّد صاحب کے رسالے کے سوار اور کتنے پندارے لوگ ہی تو کبھی کبھی اُنکی جنگاہ و سپاہ کا اسباب لوٹ تاراج کر پس ماندون یا فوج کے بھولے بھٹکون کو مار لیتے، چونکہ اُنونون سلطان کے کوچ مقام کا کچھ بھی حال ظاہر نہ تھا یہہ گمان گذرتا تھا کہ ابتک وہ سریرپٹن ہی کی اطراف مین ہی ناگاہ ستمبر مہینے کی تیرھوین کو لشکر سلطانی کے ہراول نمودار ہوئے جنھین کرنیل فلائڈ کے طلایہ داروں نے دیکھا، پھر کئی ساعت بعد سلطان کی فوج بھی۔ حسین چار ہزار جوان مرد ایک بڑے توپخانے کے ساتھ کاوری کے میدان مین آن پہنچی بہادرون نے پہنچنے کے ساتھ ہی انگریزی پلٹنون پر گولے اور گولیون کا مینہہ برسا یا دن بھر تو طرفین سے بازار گشت و خون کا گرم رہا اور اکثر دلیران طالب نام کام آئے، شام کے وقت دونون لشکر میدان جنگ سے تفاوت آکر اُترا، کرنیل فلائڈ مستعد تھا کہ انگریزی لشکر سے جا ملے، پر باربرداری کے چارپایونکے نہونے کی جہت سے آخر کو مجبوری بہت سا بھاری سامان و سرانجام اور توپخانہ پیچھے چھوڑ کر سپٹنبر کی چودھوین اپنی فوج سمیت روانہ ہوا، ساتھ ہی اُسکے سلطانی فوجین بھی وہان جا پہنچین سارا دن تو

Marfat.com

طرفین کو دور ہی دور سے گولے مارتے گذرا لیکن سہ پہر کو چار کے عمل مین جب حریف کا لشکر اپنی منزلگاہ کو پہنچ چکا تھا بڑی لڑائی ہوئی اور تین گھڑی تک قایم رہی'

بیت

غرض مہرتابان ہوا جب نہان
گئے سب سوئے خیمہ جنگ آوران

مذان جب سلطان نے مراجعت کی تو انگریزی پلٹنین بے کھٹکے و بلا دی کی جانب چل نکلی اور دوسرے دن وہان جا پہنچی' اُدھر سے جنرل میتھوس سلطانی فوج کے پہنچنے کی خبر پانے ہی کرنیل فلائمہ کی مدد کو چلا' لیکن چونکہ اُسکے رہنما غلطی سے صنبرنگل کے رستے نجا کر اُسکو دامیکوٹے کو لیگئے' اِسلیئے جنرل اور کرنیل سے ملاقات نہونے پائی اور دونون کی فوجین بے دیکھے ایک دوسرے کے آگے پیچھے ہو گئین' پر سلطان نے چون اپنے دل مین جنرل مذکور کی اِس حرکت کو دھوکھا سمجھا کہ وہ در پردہ یہہ چاہتا ہی کہ اپنی فوج لیکر سرینگپٹن اور اسکے لشکر کے بیچ حائل ہو لہذا وہانسے معاودت کر پھر بوانی مڈی کے پار جا اُسکے اُتر کے کنارے پر ڈیرا کیا جبتک اُدھر انگریزی پلٹنین آ بسمین ملکر کو مُنبا تو رہ پھر گئین' چونکہ سلطان کی سرکار مین بار برداری کے چارپائے بہتایت سے اور لشکری احباب و ذخیرون کے کہین لیجانے مین شدت سے بھرتیلے تھے اور اُسکے غارتگر سوار بھی ہمیشہ اطراف فوج کی چوکی پہرے مین نہایت چوکس اور ہشیار اور انگریزون کے جاسوس سے خبردار رہا کرتے تھے بلکہ جب اُنمین سے کسی کو پاتے بے دھڑک مار ہی ڈالتے تھے اور دمبدم انگریزی پلٹنون کی خبر بن سلطان کو پہنچایا کرتے اِس جہت سے انگریزون کو تو سلطان کی روانگی کی اطلاع نہوتی اور سلطان کو اُن لوگون کے کوچ مقام کا حال خوب معلوم رہتا' القصہ جب مدراس کے کارپردازون نے جانا

Marfat.com

کہ جنریل مینڈوس کی سپاہ اتنی نہین ہین کہ اُسے عہدہ برائی جیسی چاہئے سلطان کے ویسے ابنوہ لشکر کے سامہنے ہو سکے، تب کرنیل کمہوئل کو حکم ہوا کہ وہ اپنی جمعیت سمیت کوئنباتور مین جنریل مذکور سے جا ملے، جاسوسون نے یہ خبر سلطان کو پہنچائی تب وہ جہت پت کرنیل کے مقابلے کو روانہ ہو وہان جا پہنچا اور تین دن تک پیہم اُسکی فوج پر گولے مارتا رہا لیکن کرنیل اُسکے سامہنے سے ٹل کر جنریل مینڈوس اور اُسکے لشکر کے پہنچنے کا منتظر تھا، جب نوین نومبر مین سلطان کو جنریل کے پہنچنے کی خبر ہوئی تو اُسنے ترنت پولامیٹی کی طرف کوچ کر اپنی فوجون کو حکم دیا تا وے اعدا کے سنگہ نہو کر اُسے آملین، چونکہ اندنون سلطان یہ سمجھکر کہ اعدا کی افواج کا مدافعہ اُسے نہو سکیگا، اپنے والد مغفور کے قدیم رویے کو اختیار کر ممالک محروسہ کی محافظت و پاسبانی چھوڑ اعدا کے ملک و رعیت کو تباہ کرنے پر مستعد ہوا پس میسور کی طرف بڑہکر شمالی اطراف کے دکھن روانہ ہوا اس ارادے سے کہ تنجور کی سرزمین ہو کر ایکا ایکی ترچناپلی پر جا پڑے، مگر جب کلیرون نامے ندی کے کنارے پہنچا تو اُسکی طغیانی اور جوش و خروش دیکھکر مجبور ہوا، کیونکہ اگرچہ عبور کرنا دوکا ممکن تھا پر اعدا کی افواج چون اُسکے لوٹنے کی راہ بند کرنے کے لئے تعاقب مین تھی دہائین ہاتھ کو مڑ کر رہنے مین جتنے دن اُسکے سامہنے آئے سر تا سر لوٹ پاٹ سے خاک سیاہ کیا پھر دسنبر مہینے مین اُسنے جا کر نہبا گڑھ کو گھیر لیا، پر کچھ فائدہ نہوا، جب سترہ دن محاصرے کو گذرے تو ترنامل چناپت، وانڈیواش کے رسنے آگے کو کوچ کر راہ کے درمیان شہرون کے اُجاڑنے برہمنون، بتکانون کے اسیر و پلید کرنے مین جو اُسکے معمولات سے تھا دریغ نکیا، بعد اسکے وہ پانڈیچیری کو روانہ ہوا اس امید پر کہ فرانسیسیون سے کچھ مدد مانگے یا سر تو اُنکے شانہ دوستی و اتحاد کا عہد کرے،

Marfat.com

مگر اِس جہت سے کہ اُنکے حاکم نے انگریزون کے ساتھ یہ اقرار کیا تھا کہ وہ زنہار
طرفین جنلجوے کسی کی کمک نہین کرینگا سلطان نے بناچار وہان سے ناکام پھر کر
برماکایان کے قلعے کو سر، اور اُس لڑائی کے زمانے مین خوب ہی اپنی سر لشکری
کا جوہر ظاہر کیا جنگ کے آلات اور سپہگری و دشمن سوزی کے داؤ گھات کو
ایسی ہشیاری اور پردلی سے استعمال کیا کہ اُسکی چالاکی و جوانمردی نے انگریزون
کا سارا منصوبہ غلط کردیا چنانچہ اب اُنھین میسور کی بڑی سرحدون کا لینا تو درکنار
ایک اور نیا اندیشہ پیدا ہوا کہ سلطان کہین مدراس کے آس پاس کی سرحدون پر
لشکر کشی نکرے اور وہان کے رہنے والون کو طرح بطرح کے رنج و مصیبت مین
نہ ڈالے، لیکن چونکہ لارڈ کارنوالس ۱۷۹۱ سال مین بنگالے کی طرف سے ایک بڑا سنگین
لشکر اور مبالغ خطیر لیکر مدراس مین آ پہنچا اور مرہٹے اور نظام علی خان کی فوجین
بھی پونان و حیدرآباد سے انگریزون کی مدد کو روانہ ہوئین زمانے کا رنگ ہی
اور ہوگیا سلطان نے کرناٹک کی اطراف سے اپنے ممالک محروسہ کی حفاظت
و بخشی کے لیئے جلد کوچ کیا اُنتیسوین جنوری سنہ ۱۷۹۱ مین لارڈ کارنوالس مقام
دلہوت سے سپہسالاری کا عہدہ لیکر گیارھوین فبروری کو ویلور مین آ پہنچا سلطان
نے یہہ سمجھکر کہ انگریزی پلٹنین انپور کے گذارے گھاٹ ہو کر میسور کی سرحد
مین داخل ہونگین اپنی فوجون کو اُس اطراف مین جمع کیا لیکن لارڈ ممدوح ویلور چھوڑکر
اُنکی جانب روانہ ہوا اور پہلے اُسکے کہ سلطان اِسکی اِس روانگی سے خبردار ہو
بنگلی گھاٹ مین داخل کر سلطان کے قلمرو مین داخل ہوا کوار اور اُسکو تے کے
باشندون نے بے دونون قلعے بے مزاحمت و مقابلہ اُسکے حوالے کردیا، پانچوین
مارچ کو لارڈ موصوف اپنی پلٹنون سمیت بنگلور کی نواح مین جا اترا اور سلطان نے
بھی اپنی فوجین لیکر انگریزی لشکرگاہ کے مقابلے مین آ ڈیرا کیا بنگلور کا قلعہ دو تون

Marfat.com

لشکر کے درمیان رہا' اُسیدن انگریزی سواردن نے جو حریف کے لشکر کی کیفیت دریافت کرنیکو مستعین ہوئے تھے افواج سلطانی کے ایک غول پر حملہ کیا' لیکن بڑی جدوجہد کے بعد مجبوری کی حالت مین ناکام پھر گئے اور اُنکے شاتھ والے بہت سے مارے پڑے شہر بنگلور تاخت کرغنیم نے لیا میسور کے بہت جوان کھیت آئے اور قلعہ بھی اُسکا اکیسوین مارچ مین بلوے سے مستخر ہوا' قلعدار ہزار سپاہیون صیت مار اپرا باقی ماندہ سپاہ اسیر ہوئے ایسے واقعہ کے حادث ہونے سے سلطان نے پہلے تو لارڈ کارنوالس کو موقت صلح کے واسطے ایک نامہ لکھا مگر جب جواب اُسکا خاطرخواہ اُسکو نملا تب اپنی فوجون کی سرداری وخبرداری مین سپہسالارون کو مقرر اور اُنھین بہ تاکید کرکہ تم یہان اعدا کی تاخت سے ہشیار رہنا' آپ سرنگپتن کی طرف روانہ ہوا وہان جاکر پناہ کے سامان کو سرانجام کرے اتھائیسوین کو اپریل مہینے کی لارڈ موصوف اس ارادے بنگلور سے چلا کر سپاہ نظام علی خان اور اُسکے ہمراہ کی فوجون مین جو انبور گڑھ سے چلی تھین جاملے' اپریل کی تیرھوین کو انگریزی لشکر نظام علی خان کے فوج تک حسین پندرہ ہزار سوار تھے جا پہنچا' بعد اسکے لارڈ موصوف اپریل مہینے مین سنہ ۱۷۹۱ کے بنگلور کو پھر آیا' پھرے مہینے کی بیسری کو اُسنے سرنگپتن کی طرف کوچ کرنا شروع کیا اور مقام اراگیری مین پہنچکر اپنے لشکر کا ڈیرا کیا سلطان نے اپنی فوجون کو کاویری ندی کے اُتر کنارے پر جسکے سامنے چوربالو بادلدل تھی لڑائی کے واسطے طیار کین' پندرھوین کو لارڈ کارنوالس نے اُسپر حملہ کیا اور بڑی کشش وکوشش کے بعد' بسبب واچاری کے وہان سے نکل قلعے کی توپون کی آڑ مین آکر مقام کیا' اُدھر سے بمبئی کی پلٹن بھی جسکا جنرل ابرکرمبی سپہسالار تھا' یہان مدراسی فوج کے پہنچنے سے کئی دن آگے ہی پہنچ چکی تھی'

Marfat.com

لارڈ موصوف چاہتا تھا کہ ان دونون پلٹنون کو ایک ساتھ شامل کرے مگر چونکہ ایام بارش کے سبب مہمان جڑھی ہوئین نہین اس مطلب مین ناخبر واقع ہوئی جب تو اُسنے بھی اس راہ سے اور بھی دوسرے موانع کی جہت سے سر برنگپتن کی چڑھائی دوسری لڑائی پر موقوف رکھ جنریل ابرکرنبی کو ترنت ماپیار کی جانب جانے کا حکم دیا جنریل مذکور چون بار برداری کی ناداری کے سبب توپخانہ اور جنگ کا لوازمہ کچھ بھی ساتھ نہین لے گیا تھا باوجود اسکے سلطانی غارتگر سواردن کے ہاتھون شدت سے تنگ کیا گیا کیونکہ ان لوگون نے کچھ لشکری ساز و سامان تو لوٹ لیا سپاہیون مین سے بعض بعض کو اسیر اور کتنون کو قتل کر ڈالا اور بالکل انبارون مین بارود کے جو پر باپتن نامے بتخانے کے درمیان ڈھیر کر رکھی گئی تھی سلطان کے حکم سے آگ لگا دی الغرض کہ ان سواردن نے انگریزی لشکرگاہ کے آس پاس کی سرحدون مین تنکے بھر کی چیز بھی باقی نہین چھوڑی تھی حریف کے آدھے سواردن کو پیادے چلنے کی نوبت آئی لارڈ کارنوالس کے لشکر مین ہر روز مواشی جانور ہزارون مرنے لگے رسد کی راہ اس طور سے بند کی گئی تھی کہ غنیم کی فوج مین ایک بیل چاول بھر بھی پہنچنا ممکن نہ تھا اسطرح اخبار و نامہ پیام کی تمام راہین یکلخت مسدود کر دی گئی تھین یہانتک کہ خبر مرہٹون کی افواج کی جن کے پرسرام بھاؤ اور ہری پنت سرغنہ تھے اور سر برنگپتن مین پہلے ہی اُنھین پہنچنا ضرور تھا نہین پہنچ سکتی تھی ناچار لارڈ موصوف ایسی بے بسی و لاچاری کی حالت مین اس درجے مجبور ہوا کہ خواہی نخواہی اُسے تمام ساز و سامان اپنے توپخانے کا برباد کرنا گولون کو دریا مین ڈالنا آلات لشکرکشی کے بالکل چھکڑون عرابون کو جلانا اور بے مہینے کی چھبیسوین بنگلور کی جانب ناکام پھر جانا ضرور ہوا اور اُدھر اِسی جہت سے

سر برنگپٹن کے قلعے سے مبارکباد کی باڑین دغنے لگین رات کے وقت مارنے شہرمین اس خوشی سے روشنی کی گئی ' درباریون اور حضور کے مقربون نے تہنیت کی رسمین ادا کین کہ الحمدللہ اسنے قوی دست اعدائے دولت اس دوسری لڑائی مین شکست پاکر ناشاد نامراد پھرائے گئے باوجود اسکے سلطان کے دل پر چون روز مرہ اُسے فتح مندی کے ساتھ مہمّون کے آگے بڑھے آنے کی خبرین پہنچتی تھین خوب اس بات کا تفحص تھا کہ ہرچند افسون و عزیمت سے آسیب ان سفید دیوون کا دارالسّلطنت سے کچھ دور ہوا لیکن تسخیر اُنکی ہنوز قرار واقعی عمل مین نہین آئی اسیواسطے لارڈ کارنوالس کے پاس صلح کرنے کے باب مین ایک نامہ لکھا ' جب اُسکے مضمون سے لارڈ موصوف نے معلوم کیا کہ اِن دنون جو انگریزون اور اُنکے خیرخواہون مرہٹے اور نظام علی خان مین باہم میل ملاپ کا عہد پیمان ہوا ہی سلطان اِس جتھے کے توڑنے اور فقط آپ ہی انگریزون کے ساتھ اتّفاق اور وفاق رکھنے کا ارادہ رکھتا ہی تب جواب مین یون لکھ بھیجا کہ مین آپ کا کسیطرح کا پیام خیرخواہان انگریز مرہٹے اور نظام علی خان شریک و متّفق نہون منظور نہین کرسکتا ' علاوہ طرفین سے کچھ عہد و پیمان قرار پانے کے پہلے یہ بات نہایت ضرور ہی کہ آپ انگریز کے سارے اسیرون کو حوالے کردیجئے ' جسپر سلطان نے ٹھیک ٹھیک حقیقت حال بیان کیا کہ اُنکے اسیرون مین سے ایک بھی اُسکے یہان نہین ہی ' اور چونکہ وہ یقین جان تھا کہ لارڈ کارنوالس اپنے ہواخواہون کی عہد شکنی جائز نہین رکھیگا اِس لیئے دوسرے ہمعہدون کو اپنے ساتھ ملانے یا اُنھین آپس کے معاہدے سے پھرانے اور اپنے تئین انگریزون کی دوسری لڑائی کے خطرون مین ڈالنے کے درپی نہوا اب جو انگریزی لشکرگاہ مین مرہٹون کے رسد لیکر پہنچنے

Marfat.com

سے تنگی کی جگہ فراخی کا سامان پیدا ہوا جسے لارڈ کارنوالس کو کچھ دن
مدبر گپتی کے حوالی مین ٹھہرنا تو ممکن ہوا پر سر دست دستیاب و درست ہونا
اُن حربی اسباب و ہتھیارون کا جنھین اُسنے ابھی تباہ و برباد کیا دشوار تھا اور نے اِسکے
محاصرے کا قصد کرنا بھی معلوم، تب اپنے لشکریون کو حکم دیا کہ کرناٹک اور میسور
کے بیچ سے آنے جانے کی کوئی راہ ڈھونڈھ نکالین جسے اسباب اور ذخیرون
کے لیجانے کی سہولت اور بنگلور مین رسد و جنگی سامان کے جمع کرنے کی
صورت ہو، جون سنہ کی چھٹی تاریخ انواج متفقہ ناکمنگل مولبد رگ اور اونری
درگ کے رستے سے چوائی کی ساتوین کو بنگلور کی نواح مین پہنچین، تب
مرہٹون کی فوجین چیتل درگ کی جانب روانہ ہوئین اور نظام علی خان کے
سوار لوگ کنجیکوتے کی طرف گئے انگریزون کی پلٹن نے بنگلور کو کوچ کیا
چوائی مہینے مین انگریزون کی فوج سے ایک غول نے اوسور کا حصار
سر کرلیا اتفاق سے وہان ایک روزنامچہ اُنھین ملا جسے معلوم ہوا کہ تین شخص
فرنگی جو اُس قلعے مین اسیر تھے سلطان کے حکم سے قتل کیے گئے، انگریزون کی پلٹن
اوسور کے گرد و نواح مین رہتی تھی کہ کرناٹک سے بھی ایک بڑی جمعیت وہین
اُنکے ساتھ آملی، جب تو انگریزون اور اُنکے ہواخواہون کی سپاہ نے آگسٹ
سپٹنبر اکٹوبر اسی تین مہینے کے درمیان کتنے ہی قلعے اور حصار جن مین نے
کئی انجبی درگم اودے درگ راے کوتا نندی درگ برے نامی اور مشہور
تھے اپنے تحت و تصرف مین کرلیا، اسی ایام مین جاسوسون نے سلطان کے
گوش گذار کیا کہ کوئمبتور کی سرزمین جو انگریزون کے دخل مین ہی اُسکے نگہبان
سپاہی تھوڑے سے ہین. جسپر سلطان نے ایسے قابو کے وقت کو غنیمت
جان کر اُسکے مسخر کرنے کے لیئے ایک فوج تعینات کی، پسر میر قمرالدین خان سپہسالار

Marfat.com

کے ہراول بڑی کمک بھیجی جسکے سبب سے وہ تعلقہ بھی سر ہو گیا اور لفٹنٹ کالمرس اپنے ایک ہزار سپاہی صحیح سلامت سرنگپٹن آ گیا، سلطان اسکے کچھ دنون بعد ایک جمعیت سپاہ کی جو بدنور سے آتی تھی اُسکے مقابلے کے ارادے اُس طرف روانہ ہوا، وہان سلطان کے پہنچتے ہی مرہٹے کی فوج مین جو پرسرام بھاؤ کی اہتمام سے چیتل درگ کا قلعہ گھیرے پڑی تھی ہل چل پڑ گئی، لیکن سلطان اپنے کام کو انجام کر سرنگپٹن کا عازم ہوا اب لارڈ کارنوالس جسے کرناٹک اور حیدرآباد کے درمیان آنے جانے کی راہ ملگئی تھی اِس بات پر مستعد ہوا کہ بنگلور اور سرنگپٹن کے بیچ مین جو قلعے ہین اُنھین لے لے جنمین سے ساوندرگ اور اُتری درگ یے دونون بڑے بھاری اور مشہور حصار ہین، بلکہ ساوندرگ تو جمہور خلایق کے گمان کے موافق اُن حصین و متین قلعون مین محسوب ہی جنکے سر کرنے مین بڑے بڑے اُلوالعزمون کے بھی ہاتھ پانو کانپتے ہین، ہوا اسکے گرد و نواح کی اِس درجے ردی کہ اکثر طبیعتون کو ناموافق پڑتی ہی اور اِس لیئے اُسے مرت گری یا موت کا پہاڑ کہتے ہین سلطان اُس گڑھ کی استواری اور اُسکی ہوا کی روایت پر اتنا اعتماد رکھتا تھا کہ جب گوپندے اُسکے پاس خبر لائے کہ انگریزون نے اُسکے مسخر کرنے کا قصد کیا ہی تب وہ نہایت خوش ہو کر فرمانے لگا کہ انشاء اللہ تعالی اُنکی آدھی فوج تو غازیون کی تلوار آبدار سے زہرابۂ مرگ چکھیگی اور بقیہ اتباع ایکہی بادسموم کے جھونکے مین برباد ہو جائینگے، القصہ سنہ ۱۷۹۱ کی دسمبر مین لارڈ کارنوالس نے اُس قلب حصار پر چڑھائی اور اُسکا محاصرہ کر کے گیارہ دن کے عرصے مین اُسے مسخر کر چوبیسون کو اُتری درگ بھی سر کر لیا، افواج سلطانی کے لوگ ایسے رعب مین آ گئے تھے کہ فرنگستانیون کو دیکھتے ہی قلعہ چھوڑ بھاگ نکلے،

Marfat.com

ام گڑھ وغیرہ بھی بے رنج و مقابلہ انگریزون کے ہاتھ آیا بلکہ درد بنت وہ
سرزمین سنگلاخ جو مابین بنگلور اور کاویری ندی کے ہی اُنکے قبضے مین آگئی
نظام علی خان کی سپاہ نے آگسط مہینے سے نومبر تک گرم کنڈے کو محاصرہ کرکے
نیچے کی گڑھی لے لی، تب اس گڑھی کی محافظت و نگہبانی کو موید الدولہ عرف
حافظ جی سپاہیون کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ وہان رہا اور باقی سپاہ جسکا
نواب سکندر جاہ سر لشکر تھا وسط دسمبر مین کولار کی طرف کوچ کرگئی
اسی مابین مین اُسی مہینے کی اکیسوین کو شاہزادہ فتح حیدر نے بارہ ہزار
سوار کی جمعیت معیت ماندہ بادمرد دانہ ہو کر ناگہان سر پیتاپر توتت کر مغلیونکی
بالکل جماعت کو جو وہان کی پاسبانی مین مشغول تھی اسیر کرلیا قلعے کے
پاسبانون کو تازی کمک سے قوی دل کیا اور بہت سے سردارون کو اُنکے اہل
وعیال ساتھ قلعے سے نکال بخیر و عافیت سر برگپٹن کی طرف مراجعت کی، جون
مہینے مین جب مرہٹون کی فوج پرسرام بھاؤ کی اہتمام سے چیتل درگ مین آپہنچی
تو اُس سردار نے اُس حصار کے آثار و اوضاع کو دیکھکر یہہ معلوم کیا کہ
لڑبھڑکر اِسکا سر کرنا دائرۂ امکان سے خارج ہی اسواسطے چاہا کہ رشوت دیکر
کوتوال کو ملالے تا اِس وسیلے سے قلعہ ملجائے لیکن جب یہہ بھی نہوسکا، تب وہ
چندے اُس نواح مین رہکر اُس سرزمین کو خراب و تباہ کرتا رہا، آخرالامر اُس
سرحد کے پیچھم طرف اُسنے آکر انگریزی لشکر کی پشتی سے ہولی ہانور اور کتی
اور قلعون کو مسخر کرفتح پائی، چونکہ سلطانی ممالک محروسہ مین فقط کنڑے اور
بدنور کی سرزمین افواج متفقہ کی تاخت تاراج سے بچ رہی تھی سلطان اُنھین
مُحالون سے حسب احتیاج غلہ منگوایا کرتا لیکن چونکہ مرہٹے کے لٹیرون کا بھی خوف
لگا ہی رہتا تھا کہ مبادا وے قحط بعد رانڈی یار ہو کر اُن مکانون پر ظلم و ستم کا ہاتھ

در ازکرین اس لیئے خانخان احتیاری و پیش بندی کی راہ سے وہان کی خبرداری وحفاظت کے واسطے نواب علی رضاخان کے ہمراہ ایک بھاری جماعت سپاہ بھیجی، جو سردار تنبدتی کے پچھم کنارے کے پاس جاکر سمو کے نام حصار اپنے چند اول مین رکھ اُترا، مرہٹونکا لشکر سنہ ۱۷۹۱ کی پچیسوین اور چھبیسوین دسنبر کو آگے پیچھے پہنچا اور تنبدتی جو دونون اُن دنون پایاب نہین پار ہوا، تب انگریزی پلٹن اُسکی مدد کو پہنچکر میسور کی فوج پر دو تری اور بری لڑائی کے بعد فتح مند ہوئی نواب مذکور اپنی جمعیت سمیت کلیدرگ کے قلعے مین جو بدنور سے تیرہ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور وہ اپنے ہاتھیون اور خزانے کو اِسکے پہلے ہی وہان بھیج چکا تھا، آکر پناہ لی، اکیسوین دسنبر کو جب حریف نے سمو کا مین تسخیر کے لیئے مورچہ طیار کیا تو قلعہ چار دن کے مجادلے کے بعد، اُسپر چھوڑ دیا، پرسرام بھاؤ دوسرے برس کے جنوری مہینے تک سمو اپنی فوج سمو کا کی نواح مین رہا، بعد اِسکے بدنور کے حصار مین اُسنے آکر پہلے تو قلعے کے باہر کے بعضے مکانون پر حملہ کرنیکو حکم دیا لیکن جب سنا کہ سلطان کے نامور سپہسالارون مین سے قمرالدین خان بہادر لشکر جرار ہمراہ لئے بدنور کی پشتی وحمایت کے واسطے آتا ہی تب اُس قصد سے باز آکر چاہا کہ وہ کارنوالس سے وعدہ یکے موافق جاملے اور محاصرہ کرنے مین دارالملک سلطان کے اُسکا مددگار ہو، چنانچہ پرسرام اِسی نیت پر وہان سے چلا، جب نواب علی رضاخان کے شکست کھانے کی خبر سلطان کو پہنچی تو اُسنے ترنت قمرالدین خان کو بدنور کی پشتی کے واسطے جانے کا حکم دیا اور اِس بات مین قدغن کیا کہ ہرگز مرہٹون کے تعاقب کا ارادہ نکرنا بلکہ اُن شریر شور پشتون کو غازیون کے حملون سے بچا کر اپنے فوج کیلئے خاون کے جمع کرنے مین مصروف رکھنا اور جب اُنکے بھیجنے کی فرصت ہاتھ لگے

Marfat.com

تو سر برنگپٹن کی طرف روانہ کرنا' اُنھین دنون مین سلطان نے ایک فوج اپنے غارنگر سوارونکی کرناٹک کی جانب اُسکے ناخت تاراج کرنے کے لیئے روانہ کی' اِسسے غرض سلطان کی یہ تھی کہ انگریزی افواج جو اُسکے قلمرو پر چڑھ آئی ہین بعضی اُن مین سے ضرور اپنی سرحد کی خبرداری کو پھر جائینگی' اور اِس تدبیر مین اعدا کا زور ٹوٹ جائیگا' القصہ سلطانی غارنگرون نے موافق حکم والا کے اُس مقام پر جہان سے مدراس کچھ کم تین میل تھا پہنچکر رعایا کو قتل کیا اور کئی گانو مین آگ لگادیا آخر کو سلطان نے یہ سمجھکر کہ اِس طرح کا تاخت تاراج کچھ فائدہ نہ بخشیگا' مرنوارڈ کارنوالس سے صلح کی خواہش اور ایلچی بھیجنے کی پرسش کی' جسپر اُسنے اگلی عہدشکنی کی ناخوشیون کے سبب سے اُسی وقت سلطان کے ایلچی کی معرفت کہلا بھیجا کہ بدون اِسکے کہ سلطان کو نبابور کے تمام اسیرون کو چھوڑ دے مصالحے کے باب مین ایک بھی نامہ و پیام منظور نہوگا' بعد اِسکے جب وہ محاصرہ کرنے کا بالکل لوازمہ اور ہر رقم کا اناج موجود کر چکا تو پرسرام بھاؤ کی انتظار کرنے کو نہ قائم' سمجھ فبروری کے سنہ ۱۷۹۲ مین نظام علی خان اور ہری رام پنڈت کے لشکر کے ہمراہ اونری درگ سے آگے بڑھا اور اِدھر قریب ایک ہزار سلطان کے سوار لوٹ پاٹ مچانے کی تدبیر و تردد مین تھے' لیکن جب اُنھون نے راہ کے گانؤن مین آگ لگا اُنکے جانورون اور رہنے والونکو نکال باہر کیا' پانچوین کو افواج متفقہ سربرنگپٹن کے سواد مین آپہنچین اور کاویری ندی کے پاس اُترین' اِدھر سلطان بھی اپنے لشکر دیلہ محکم جبہ مین [illegible] صف آرائی کر چکا تھا' اس رزمگاہ مین سلطان کے ساتھ پینتالیس ہزار پیدل اور بیس ہزار سوار کی جمعیت اور سو سرب توپ کی تھی' اور کارنوالس چھٹی تاریخ کی رات کو نو بجے چھ ہزار سات سو انگریزی پیدلون سمیت

بے توپ، سلطانی پرے کے سامھنے آپڑا طرفین سے بڑی لڑائی واقع ہوئی، ساتوین کو سلطان نے دلیری کی راہ سے کئی بار ہلّا کیا کہ کسی طرح مدّی کے اُتر کی الگ ہاتھ آجاے جسے وہ انگریزون کو توپ سے نکال باہر کرے، لیکن کچھ مفید نہوا، اور اِس جہت سے کہ سلطان کے سپاہی رعب مین آگئے تھے غول کے غول اُسکی فوج سے نکل گئے اور فرانسیسون کی جماعت بھی جو سلطان کی خدمت مین تھی جنگ کی بد انجامی سوچ کے لارڈ کارنوالس سے حاملی، جزیرۂ سرینگپٹن کے پورب رخ کو لال باغ نامے ایک شاہانہ بوستان ہی نہایت پر فضا اور دلکشا اِس باغ مین کئی بڑے بڑے بالاخانے دالان اور فرح افزا نشیمن بنے ہوئے ہمین جو انگریزون کے قبضے مین آگئے تھے لارڈ ممدوح نے ضرورت جان کر اِس باغ کے درختون کے کاٹ ڈالنے اور وہان مورچے بنانے کے واسطے حکم دیا اور وہ قصر وعمارات شاہی مریضون اور مجروحون کے بیمارستان بنائے گئے،

بیت

آری چہ عجب داری کاندر چمن گیتی
چندا ست پئی بلبل نوحہ است پئی الحان

سلطان کا غنچہ خاطر یہہ انقلاب زمانے کا دیکھکر کہ جس باغ و بستان دلچسپ کی طیاری مین لکھہا روپی خرچ ہوئے تھے، اب وہی موافق اِس شعر فارسی کے

بیت

جائیکہ بود آن دستان باد وستان در بوستان
شد زاغ و کرگس را مکان شد گرگ و روبہ را وطن

ایسا ویرانہ اور وحشت خانہ بنا کہ جہان بہار اور گل کی جگہہ خزان اور خار ہی رہگیا، نہایت پژمردہ ہوا، تب حسب الحکم والا اُس باغ اور مکانات پر جو بالفعل غنیم

Marfat.com

کے نحت و تصرّف مین تھے قلعے سے متواتر توپون کے گولے مارے گئے ' اگرچہ اِنمین سے بعضے گولے انگریزی لشکر گاہ مین جو سامھنے مذّی کے کنارے پر تھی پہنچے لیکن اِسسے کچھ اُسکے دردکا درمان نہوا ' اب جو سلطان نے خوب تامّل کرکے دیکھا کہ معمور خردکوئی نقشہ مراد کا اُسکی لوح خاطر پر نہین کھینچتا تو پھر یہہ قصد کیا کہ بار دیگر نامہ و پیام سے صلح کا طالب ہو چنانچہ اس کام کے انجام دینے کے واسطے لفٹنٹ کلرس اور ناش کو جو کونبا تور کی لڑائی مین سلطان کے ہاتھون اسیر ہوئے تھے حضور مین طلب کرکے یون ارشاد کیا کہ اب مین اِس فکر مین ہون کہ جلد تمھین قید سے مخلصی بخشون صورت اُسکی یہہ ہی کہ مجھے چونکہ بہت دنون سے خواہش مصالحے کی ہی مین نے صلح کے باب مین جو نامہ لارڈ کارنوالس کے نام کا لکھا ہی اُسکا تمھین کو حامل بناتا ہون اُسکو لیجاؤ اور جواب اُسکا مجھے پہنچاؤ ' اتنا کہنے کے بعد ' وہ نامہ لفٹنٹ کلرس کے حوالے کردوشال اور پان سی ہون اُسکو دیا اور پیچھے سے اُسکے لواحق و اسباب کے بھیج دینے کا اُسے وعدہ کیا ' بعد اسکے حکم ہوا کہ اُسے اُسکے رفیق سمیت حضور کے سوار اور ملازم انگریزون کی لشکر گاہ مین پہنچا دین چنانچہ وے دوسرے دن انگریز کی لشکر مین جا پہنچے ' سولہوین فبروری کو بمبئی کی پلٹن جسکا جنرل ابرکرنبی سرخہ تھا لارڈ کارنوالس سے آملی ' اِس فوج مین دو ہزار فرنگی جوان اور چار ہزار ہندوستانی تھے ' اٹھارھوین رات کو قلعے کے اُتر رخ مورچہ طیار ہوا ' تب اُنیسوین تاریخ جنرل ابرکرنبی معہ اپنی فوج کاویری مذّی پار ہو کر دکھن پورب کی طرف اُتر پڑا ' اِس لڑائی مین سلطان بذات خاص مدافعے کے لیئے پیادہ و سوار کی ایک فوج سنگین لیکر سرگرم رہا ' آخر بڑی لڑائی کے بعد سرپرنگپٹن کو چلا گیا ' بائیسوین کو اُن مکانون پر جنھین جنرل مذکور نے لیا تھا میسور کی سپاہ نے بڑے زور شور سے حملے پر حملے کیا پر کچھ فایدہ نہوا '

Marfat.com

اِس حرب کے زمانے مین نام پیام مصالحے کا بھی باہم ہوتا تھا، آخر ا
اِسی مہینے کی جودھوین تاریخ وکلاے سلطان اور سرداران مصالحہ
کے وکیلون نے اُس ڈیرے مین جو خاص کر طرفین کے ایلچیون کے جمع
ہونے کے لیئے کھڑا کیا گیا تھا آکر آپس مین ملاقات کی، ہر طرح کا سوال
جواب باہم درمیان آیا، لیکن کوئی بات فیصل نہوئی اور رفع شر کی کوئی
صورت نہ ٹھہری تب مورچہ بنانے کے اسباب کی تیاری کی گئی، انگریزون کی مدد
کو پرسرام بھاؤ کے آنے کی خبر بھی گرم تھی، سلطان بمقتضاے ضرورت اور موصوف
کی درخواست کے موافق اپنا آدھا ملک ہمعہد مردارون کے حوالے کرنے
اور بارہ مہینے کے عرصے مین نقد تین کرور تینس لکھ روپی اُنھین دینے
اور اپنے والد بزرگوار کے وقت کے تمام انگریزی اسیرون کے چھوڑ دینے
اور اپنے دو فرزند دلبند کو اِس لیئے کہ اِن شرطون کے ایفا و اِتمام پر
اعتماد رہے، اُسکے پاس بھیجنے پر راضی ہوا چنانچہ چھبیسوین کو لے دونون
شاہزادے بڑے تزک و تجمل کے ساتھ انگریزی لشکر گاہ مین پہنچے،
لارڈ کارنوالس نے کتنے منصبدارون سمیت اپنے ڈیرے کے دروازے پر
شہزادون کو استقبال اور معانقہ کرکے نہایت خاطرداری اور گرم جوشی
سے خیمے کے اندر لا بٹھلایا اور اثناے کلام مین سلطان کے وکیل اور شاہزادون کی
تسلی کے واسطے فرمایا کہ ہم سے تم صاحبون کی خدمت و دلداری جیسی کہ
چاہیئے موافق مرتبے و منزلت کے بے شبہہ عمل مین آئیگی تب دونون شہزادون
کو ایک ایک بیش قیمتی سنہری گھڑی اپنی محبت کی نشانی دی، بعد اسکے
عطربان کی تواضع کرکے گورنر موصوف نے اُنکی سواری کے ساتھ تک ہمراہ آکے
بخیر گذر ہونے کے بعد، اُنھین رخصت کیا، شاہزادے اُسی ہدایات و تنظیم

Marfat.com

کے ساتھ جیسی لارڈ صاحب کے خیمے مین اُنکے داخل ہونے کے وقت وقوع مین آئی تھی اپنے خیمے مین آ پہنچے ' دوسرے دن جب گورنر صاحب شاہزادون کے خیمے مین اُنکی ملاقات کو گیا تو اِدھر سے بھی اُسکی تعظیم وتکریم کی شرطین بجالائی گئین ' اور رخصت کے وقت جواہر نگار قبضے کی دو فارسی تلوار بطریق پیشکش گورنر صاحب کو دی گئین لارڈ صاحب نے جو شاہزادون کے ساتھ ایسے حسن سلوک کی رعایتین کین یہ بات سلطان اور اُسکے محل سرا کی بیگمون کی خوشی کا باعث ہوئی ' اب عہد نامے پر سلطان نے اپنی مُہر و دستخط کی ' مارچ مہینے کی نوین کو دونون شاہزادے بڑی حشمت و شوکت کے ساتھ لارڈ صاحب کے خیمے مین وہ عہد نامہ کامل مُہر کیا ہوا سلطان کا دینے آئے ' لارڈ موصوف کمال توقیر و تکریم سے استقبال کرلے آیا ' جب طرفین سے ملاقات کی رسومات عرفی ادا ہو چکین تو شاہزادہ عبدالخالق نے نین قطعہ عہد نامہ کامل لارڈ صاحب کے ہاتھ مین دیا گورنر بہادر نہایت خوشی سے وہ کاغذات لے بڑے تعظیم و تکریم سے دست بسر ہوا ' بعد اِسکے شاہزادے وہان سے رخصت ہو اپنے خیمے کو پھر آئے ' صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ جب سربرنگپٹن سے سردار ان معتمد اپنے اپنے دار الحکومت کی طرف روانہ ہوئے تو سلطان کو اِس صلح مخلوبانہ کے تقرر سے اسقدر رنج وملال واحتی حال ہوا تھا کہ وہ کتنے دنون تک ایک محل مین سب سے الگ ہو کر خلوت نشین رہا ' آخر اُسکے اِس گوشہ تنہائی سے باہر نکلنے کے لیے محلسرا کی بیگمون نے بہانتک گریہ و زار کیا کہ اُسنے بناچار اُنکی بیقراری و اضطرار پر رحم کرکے ملازمان بارگاہ سلطانی خصوصاً میر صادق اور پورنیا کو حضور مین طلب فرما اُن سے اپنی ریاست کی صلاح و بہبود اور خزانہ عامرہ کی معموری کے باب مین مشورہ کیا ' اِن صلاحکارون نے اپنے آقا کی

713

Marfat.com

اعانت کو لازم جان کر یہہ بات ٹھہرائی کہ رعایا سے اسقدر روپی سلطا
خزانے مین داخل کیے جائین جتنے شاہی خزانے سے غنیم کو دیئے گئے تا اُس
خسارے کا جبر نقصان ہو جاے، سلطان نے مصالحے کے اُن تین کرو
بتیس لاکھ روپی مین سے اپنی ہمت و جوانمردی کے سبب بتیس لاکھ کم
وضع کرکے یہہ حکم دیا کہ باقی تین کرو تر کو بطور اضافہ رعایا کے مقدور کے
موافق خراج معمولی پر اس نسبت سے تقسیم کیا جاہیے کہ کسی پر جبر و ستم نہو
اگر یہہ زر اضافہ رعیتون سے بسہولت و راستی لیا جاتا تو اُن بیچارون کے حق مین
چنداں بار نہوتا پر افسوس یہہ ہی کہ عاملون اور تحصیلدارون نے اس حکم کو
اپنے ظلم و تحکم کا وسیلہ پاکر اطراف کے صوبون کو بھی رشوت دے دے اِس
جور و ستم مین اپنے ساتھ ملا لیا، تب تو رعایا سے اُن سبھکار ظالمون نے
تین کرو تر کی جگہہ دس کرو تر وصول کیا، اور طرفہ تر یہہ کہ سلطان تک اُن
مظلومون کی داد و فریاد نہین پہنچتی تھی آخر کو سلطان نے تخت حکمرانی پر بیٹھ
جلوس فرمانے کے بعد، باج و خراج کا نیا دفتر طیار کروایا اور بعد تقرر اضافے
کے نئی فوج نگاہداشت کرنے لگا، ہرچند لوگ عرض کرتے تھے کہ اِن دنون
اِس قدر فوج کا بڑھانا مناسب نہین ہی پر وہ بلند حوصلہ اُنکے جواب مین
یہہ فرماتا کہ مین نہین چاہتا کہ کوئی رسالہ یا فوج اگلی افواج مقررہ سے کم ہو
باوصف اِسکے حکم والا صادر ہوا کہ اُن قلعون اور گڑھیون کی دیوار
وحصار کو جن کی نگہبانی و پشتی مین اُنکے قلعہ دارون اور محافظون نے اعدا کی
تاخت و حملے کے زمانے مین قرار واقعی کوشش نہین کی تھی ڈھا گرائین اور
قلعہ بنگلور جون انگریزی پلٹنون کا ذخیرہ اور انبار خانہ بنا تھا اِس لیے اُسکے باب
مین تو سلطان ایسا برہم ہو رہا تھا کہ حکم دیا کہ اُسکے مکانات کو (جنکے بنانے مین

Marfat.com

خود سلطان اور اُسکے والد ماجد نے لاکھون روپیہ صرف کیا تھا) جڑ بنیاد سے کھود خاک سیاہ کر ڈالین، اگلے دنون جب حرب و پیکار گذشتہ واقع نہین ہوئی تھی سلطان نے تیمور شاہ پسر احمد شاہ ابدالی کے ساتھ جو حاکم ملک افغانستان کا تھا طریقہ نامہ و پیام کا جاری کیا تھا اور بالفعل، اُسکے بیٹے زمان شاہ کے پاس جو اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹھا تھا لکھ بھیجا کہ مقتضا دین و اسلام کا یہہ ہی کہ آپ ہندوستان کے مسلمانون کی اعانت اور مملکت دہلی کے مسخر کرنے کو فوجکشی کرین، اور سفیران کاردان پیشوا اور دولت رام سیندھیا اور نظام علی خان کی سرکارون مین بھی ہنگامہ و خلاف برپا کرنے اور فتور و خلل ڈالنے کے لئے اِس اتفاق و ہمراستانی مین جسے اُنھون نے انگریزون کے ساتھ کی تھی بھیجے گئے اور نواب محمد علی خان کے ساتھ بھی جو انگریزون کا قدیمی دوست اور برابر ہی خیر خواہ تھا، سلطان دانش پناہ نے نگاوت کرنے مین قصور نہین کیا تھا سلطان جب گذشتہ عہد و پیمان کی شرطون کو تمام پورا کر چکا تو اُسکے دونون نونہالان سلطنت مدراس سے پروانگی مراجعت کی پاکر میسور ڈفٹن کی اہتمام مین ایک جمعیت مغول کے ہراول سنہ ۱۷۹۲ کی اپریل بن مارچ کو اپنے پدر عالی مقدار کے لشکر مین دبو نہلی کے درمیان آئے اور اُسکے دوسرے دن میسور مذکور نے سلطان کے حضور مین آکر شاہزادون کو پہنچا دیا سلطان بڑے الطاف و اشفاق کے ساتھ میسور سے پیش آیا، اُسنے اپریل کی چھٹی تک سلطان کے لشکر مین رہکر کئی بار مجرا حاصل کیا، اور ہر مرتبے اُسنے انگریزون کا ذکر خیر سنا، انگریزونکی طرف سے پونا مین جو رزیڈنٹ تھا اُسنے گورنر جنرل کو اس امر کی کہ اِن دونون سلطان اور مرہٹون مین خفیہ خط کتابت ہی اطلاع کی صلح و آشتی

Marfat.com

کے عہد و پیمان درمیان آنے کے بعد بھی سنہ ١٧٩٦ تک کوئی ایسا سردار وصوبہ یا رئیس وامیر کیا ایران کیا ہندوستان کیا دکھن کیا کوہستان نیپال مین نہ تھا جسکے پاس سلطان کا نامہ یا ایلچی اس پیغام کے ساتھ جیسا نہ گیا کہ وے سلطان کے ساتھ متفق ہو کر قوم انگریز کو ہندوستان سے نکالنے مین کوشش کرین ' بہرکیف ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اِن دنون سلطان کا اختر طالع اوج سعادت پر تھا جو انگریزون کے ہوا خواہون کی سرکارون مین باہم نزاع اور خرخشے واقع ہوئے ' جسسے اُس قوم کی بدخواہی کو نئے نئے دشمن نکلے ' تفصیل اُسکی یہ ہی کہ در سنہ ١٧٩٤ جب رام پور مین روہیلے پٹھانون کا سردار فیض اللہ خان مرگیا اور اُسکا بڑا بیٹا مسند حکومت پر بیٹھا ' جب یہ سردار زادہ اُسکے چھوٹے بھائی غلام محمد خان کے جاسوسون کے ہاتھون مقتول اور غلام محمد خان مسند ریاست پر مستقل ہوا ' تب انگریزون نے اُس مقتول کے لڑکے کی کمک کو آکر غلام محمد خان کو لڑائی مین شکست دینے کے بعد ' گرفتار کرکلکتے روانہ کیا پر بہانہ وداع کرنے کے بہانے مکے جانے کے لیئے انگریزون سے رخصت لیکر جہاز پر سوار ہوا ' اور قضاکار یا باختیار کسی بندر مین جو طیپو سلطان کے عمل مین تھا مکہ سمجھ جہاز سے اُتر پڑا ' پھر وہان سے جلد سلطان کے ایلچیون کے ہمراہ کابل کو روانہ ہوا ' اب وہان اُسنے پہنچکر انگریزون کی بیخ کنی کے درپی ہو کر زمان شاہ والی کابل کو اِس بات پر تحریص کیا کہ آپ ہندوستان کے تاخت تاراج کرنے کے لیئے لشکر کشی کیجئے انشاء اللہ تعالی دلی مین آپ کے پہنچنے تک روہیلے پٹھان ہمین سکھ سب آپ کے ہم دم و ہمقدم ہو جائینگے اور پونا مین پیشوا کے ارکان دولت ' جو دولت رام سندھیا کی بڑی بڑی فتحون اور کثرت سپاہ کو دیکھ دیکھ رشک

Marfat.com

کی آگ سے جل بھن رہے تھے اُنسے طالب خراج ہوئے جسپر بہ سردار
پاہی مبلغ خطیر از روے حساب زمانہ گذشتہ اُس سرکار کے ذمے پانا ادعا کر
یک لشکر جرار ہمراہ لے پیشوا کے دار الملک کی طرف اس قصد پر کہ تلوار
کے زور سے اپنے دعوے کو ثابت کرے روانہ ہوا' اِس طرح پیشوا کے
میرون مین سے بھی ایسا قوی مربف پیدا ہوا جسنے اِس ریاست کی جمعیت مین
پھوٹ ڈالی اور اُسی وقت سے پیشوا کے ارکان دولت مین خلاف
ونزاع پیدا ہوا اور اُسکی ریاست مین اختلال آیا خیر یونان کا تو اِندنون بہ حال
تھا' اب ریاست حیدرآباد کی روداد سنئے کہ اِس ایام مین چون صبح جوانی نواب
نظام علی خان کی شام پیری سے مبدّل ہو چکی تھی اور اقسام طرح کے رنج و
وبیماریان اُسپر مستولی ہوئی تھین اُسکے فرزند کثرت و حشمت کے
آرزومند اور مسند ریاست کے مشتاق اور ہر سمت سے استعانت و
کمک کے جویان تھے' سلطان نے اِس فرصت کو غنیمت سمجھ خفیہ امیرزادہ
فریدون جاہ کی طرفداری اختیار کر سید غفار سپہسالار کو انبوہ لشکر کے ساتھ
اپنے باجگزار صوبون سے تحصیل خراج کے بہانے سے اُس طرف روانہ کیا اور
خلوت مین اِس سردار کو حسن و قبح اِس امر کا بخوبی سمجھا بجھا دیا تا وہ اِس بات مین
کمال ہوشیاری سے جو کچھ مصلحت جانے بلا تاخیر بجالاے اِدھر انگریز لوگ بے
سب احوال دیکھ سن شدّت سے بدگمان اور حربی ساز و یراق کی طیّاری
مین سرگرم ہوئے سنہ ١٧٩٧ کے اوائل مین لشکر پٹھانون کا جن کا زمان شاہ
سپہسالار تھا تا ستلج پار ہو دلی کی جانب روانہ ہوا لیکن پنجابی و نانک
شاہیون کے مقابلے اور مقاتلے کے سبب نامراد پھر گیا گمان غالب ہی کہ زمان شاہ
کا یہ قصد کرنا سلطان کے اسنداسے عمل مین آیا تھا بہرنہج یہ ظہور نے اِس

Marfat.com

واقعے کے ایسا انگریزون کے دلون پر خوف و بیم مستولی کیا کہ اِن لوگون آشکارا ایک بڑی جمعیت سپاہیون کی مہدی گھاٹ مین گنگا کے پچھم کنارے پر اُسکے مدافعے کو جمع کیا سلطان کی فکر و تدبیر اور اِدنون اُسکی فوجون کی حرکت سے اگرچہ زمان شاہ کے ساتھ اُسکے نامہ پیام کا حال اُسوقت نہین کھلا تھا پر قیاس کیا جاتا ہی کہ سلطان یہ ارادہ رکھتا تھا کہ ایسے قابو کو جو اُسے ملا ہاتھ سے نہ دے اور کرناٹک پر چڑھائی کرے اِس لیئے مدراس کی پلٹنون پر حکم بھیجا گیا کہ جلد جنگ و پیکار کے لیئے مستعد ہو جائین ہندستان سے زمان شاہ کی فوجون کا پھر جانا اور فریدون جاہ کے ساتھ سلطان کی خفیہ سازش و بندش کا فاش ہونا قبل اِسکے کہ کچھ اُسکا نتیجہ ظہور مین آے، اور خائف ہونا اُسے انگریزی پلٹنون کا ہر طرف دیکھکر جو حرب و پیکار پر طیار ہو رہی تھین ملے سب اسباب سلطان کو انگریزون سے آغاز جنگ کرنے مین مانع آئے تھے، کئی مہینے پیشتر سلطان نے خفیہ اپنے سفیرون کو جزیرۂ مارلطبس مین قوم فرانسیس کے پاس سر نو بنیاد اتحاد کے محکم کرنے کے لیئے بھیج کر دس ہزار جوان فرنگی اور بیس ہزار حبشی سپاہیون کی کمک اُن سے طلب کی تھی، اِس راز کے کھل جانے اور سلطان کو فرانسیسون کے مدد بھیجنے کے باعث پھر اُسنے انگریزون سے انتقام کشی لازم جانا سنہ ۱۷۹۸ کے جون مہینے مین ہندستان کے گورنر جنرل کو جزیرۂ مارلطبس مین ٹیپو سلطان کے سفیرون کے جانے اور دوسرے مراسلت کی خبر ہو گئی، جب تو انگریزی ریاست کے کونسل سے جنگی فوج کے اکٹھا کرنے کے لیئے حکم ہوا، ہندستان کے گورنر نے جو احتیاطاً اِس مہم مین مضبوط باندھا تھا، یہ تدبیر فقط اُسکے قلمرو سے متعلق نتھی بلکہ ایسی کوشش عمل مین آئی تھی کہ سلطان کے بالکل یار و انصار اور

Marfat.com

فرانسیس لوگ جو سرکار حیدر آباد مین تھے ایک قلم مستاصل کیے جاین اور نواب نظام علی خان کو اِس بات پر راضی کیا جاے کہ وہ انگریزون کے سب دشمنون کے توڑنے اور شکست دینے مین اُنکے ساتھ شریک و معاون رہے اور پونان کی ریاست مین جو باہم پھوٹ واقع ہوئی ہی اِس خرخشے کے مٹانے کا بھی بندوبست ہو چکا تھا، پر اِس جہت سے کہ مرہٹے کے سردار آپس مین بدگمانی و نفاق رکھتے تھے اور بعض اُنمین سے سلطان کے خیرخواہ بھی تھے، پیشوا کو اِس مقدمے مین قدم رکھنے کی طاقت نتھی کہ باوجود ایسے خلاف نزاع خانگی کے اپنے قول قرار کو انگریزون سے نباہے باِس لڑائی مین اُنکے متفق ہو ہرچند گورنر جنریل اِس طور پر دشمن شکنی کا سامان آمادہ کر چکا تھا باوصف اِسکے اِس بہم پر چون برے خرچ کا سامنا تھا پیش دستی کرنے سے اپنے کو روکے ہوے تھا، آخر بہ مناسب سمجھا کہ پہلے سلطان سے آشتی کی راہ کھولے تا وہ فیمابین کی اِس جنگ و پرخاش کو معقول طور پر فیصل اور شر و فساد سے دست بردار ہو کر سر نو جریدہ معقول شرطون کے موافق بنیاد آشتی کی قایم کرے، چنانچہ اُسنے اِسی نسبت سے کئی نامے سلطان کے پاس بھیجے اور جنگ و جدل کا مطلق اُنمین ذکر نکیا بلکہ بے اُسکے کہ بو اِس امر کی پائی جاے صاف صاف عبارت اور ہی انداز سے لکھکر سلطان کی اطلاع کے لیے اتنے ہی پر اکتفا کیا کہ قوم فرانسیس کے ساتھ آپ کے نامہ و پیام کا من و عن حال واضح ہو اب التماس یہہی کہ میجر ڈنلپ معہد سردارون کی جانب سے بارگاہ سلطانی مین بھیجا جاے تا مقدمات متنازع فیہا کا بخوبی تصفیہ عمل مین آوے ولیکن سلطان کے نامے جو ان مکتوبون کے جواب مین بھیجے گیے بک قلم بہانے اور بناوٹ پر مشتمل تھے اور میجر مذکور کے آنے کا مطلق ابا کیا تھا اِس اثنا مین گورنر جنریل کو خبر ہوئی کہ فرانسیس کی

فوج نے مصر کے ملکون کی سمت کوچ کیا اور موشیر تدوبک فرانسیسی ریاست کی طرف سلطان کی جانب سے بطور ایلچی گری کے طرنکبار مین جہاز پر سوار ہوا' اِن خبرون کے سنتے سے فبروری مہینے سنہ ۱۷۹۹ مین حکم ہوا کہ انگریزی پلٹنین اور دوسرے ہمعہد سردارون کی فوجین سلطانی مملکت پر چڑھائی کرنے کے لیئے مستعد ہو جائین اور اِس امرمین تاخیرکو ناجائز جانین ' اِسی ہیچ مین گورنر جنریل کو سلطان کا ایک مکتوب اِس مضمون کا پہنچا کہ چون ہمیشہ سے میری طبیعت سیر و شکار کی راغب ہی اِس نون مین نے اِسی ارادے پر شہر سے باہر ڈیرا کیا ہی ' لازم کہ میجر ڈنلن کو مختصر ساز و سامان کے ساتھ میرے پاس بھیجا جاے' فبروری کی گیارھوین کو جنریل ہارس کی سرکردگی مین دیلور سے ایک فوج کوچ کر اٹھائیسوین کو مقام کاریمنگالم مین نظام علی خان کے لشکر سے جو چھہ ہزار سپاہی تھے آملی' مارچ کی چوتھی تاریخ کو فوجین متصل ریاکاتا کے میسور کی سرحد مین آ اُتریں یہان سے ایک مکتوب گورنر جنریل کی طرف سے سلطان کے پاس بھیجا گیا اِس مضمون کا کہ نامہ آپ کا پہنچا ' اور باقی سرحوال احوال جنریل ہارس کی معرفت آپکے خدمت مین روشن ہو جائیگا ' پانچوین کو قلعۂ نیلد رگم اور انجینی مسخر کرنے کے لیئے مقدمہ جنگ و پیکار کا قائم ہوا ' نوین تاریخ افواج منفقہ بھسین سینتیس ہزار جوان جنگجو تھے کلامنکالم کی نواح مین اکٹھی ہوئین بمبئی کی فوج قریب سات ہزار سپاہیون کے قبل اِسکے ساحل ملیبار سے کوچ کرکے کوئرگ کے راجا کی سرزمین مین پہنچ سیدا پور اور سیدا سیر کی راہ مین آ اُتری تھی ' جب سلطان کے اعدا اِس کثرت سے پہنچے ' اُنکے مقابل سلطانی سپاہ کی جمعیت نہایت کم تھی ' سلطان نے اپنے قلعہ کے گرد و نواح مین دشمنون کی گھر آنے کی

Marfat.com

خبر سن کر اپنے لشکر کے بڑے جمعیت سے کوچ کر مقام مادور مین بنگلور جانے کی شاہراہ کے نزدیک خیمہ کیا اور یہان سے اپنے سواردن کے کتنے غول کو جا بجا بھیجا کہ اُن سرحدون کے اُجاڑنے اور دشمنون کے رستے مین جسقدر علوفہ و اذوقہ پائین اُسکے جلا دینے مین سعی کرین' اِسی مقام مین جاسوس خبر لائے کہ بنسی کہر فوج' مملکت محروسہ کے پورب سرحد کے متصل پہنچی اور کئی تولی ہو کر سید اپور اہمونیت مین اُتری ہی' تب سلطان والا شان نے مارچ کی تیسری کو مادور سے کوچ کر کے بارادۂ جنگ اپنی فوجون کی کہ بارہ ہزار جوان جرار تھے پرابندی' کہ ایک جنگل کی طرف پناہ کے لیئے آگے کا قصد کیا' اور انگریزی تین پلٹن کے ہراول کو جسکا لفٹنٹ کرنیل مانٹگمری سرغنہ تھا دوڑا مار گھیر لیا' ہرچند اُن لوگون نے بڑے استقلال و جوانمردی سے اپنے بچاؤ کی تدبیرین کی تھین باوجود اِسکے سب ضرور مارے جاتے اگر جنرل اسٹوارٹ فوج عظیم لیکر اُنکی پشتی و مدد کو نہ پہنچتا' آخر افواج سلطانی بڑی کشش و کوشش کر کے کھیت چھوڑ نکلی' سلطان نے بعد اِس شکست کے پریاپاٹم کی طرف مراجعت کی' اور وہان پہنچکر مارچ مہینے کی گیارھوین تک توقف کر سریرنگپٹن کا عزم کیا پھر یہان سے بھی اپنے لشکر بون کو چار دن آسایش و آرام کی فرصت دیکر اُس فوج کے مقابلے کے ارادے جسکا جنرل ابرس سر لشکر تھا کوچ کیا' دسوین مارچ کو افواج متفقہ نے مقام ملامنگالم سے کوچ اور چودھوین کو منگلور کی اطراف مین آکر مقام کیا' اِس چار دن کے عرصے مین سلطانی سواردن نے نہایت چالاکی و چستی سے ہر جنس کے غلے علوفے کے برباد کرنے اور اُن دنات کے جلانے مین جو اعدا کی فوجون کے گذرنے کے رستے مین تھے قصور نہ کیا' پندرھوین تاریخ تک افواج متفقہ

اِس مقام مین اُتری ہوئی تھین اِسے سلطانی سواردن کے رسالے دار نے جون
بہ قیاس کیا کہ اِس اقامت سے اِن فوجون کے سرداروں کا یہ مطلب
ہی کہ وے بنگلور کو اپنے لشکر کا ذخیرہ خانہ بنائین ' تب اُسنے اُسکے گرد و
نواح کے کل دہات مین آگ لگادی سولہوین کو جنرل ہارس کا نکینلی اور سلطان
پیٹا کے راستے سے سر برنگپٹن روانہ ہوا تیسوین مارچ کو سلطان کی طرف سے
افواج حریف کے مدافعے کے باب مین بڑی سستی اور فروگذاشت واقع
ہوئی کہ اُسنے مادوری ندی کنارے کی نہایت مضبوط و محکم سنگاد جہان سے
دشمنون کو اُس گھاٹ پار ہوتے بخوبی روک سکتا چھوڑ کر مقام ملوالی مین جا
ڈیرا کیا ' دوسرے دن افواج متفقہ اُسی مقام مین جہان پہلے سلطانی لشکر
پڑا تھا آ اُتری ' ستائیسوین کو جنرل ہارس نے ملوالی کی جانب کوچ کیا اور
یہان پہنچکر دیکھا کہ افواج سلطانی توپ و تفنگ لیئے مستعد بجنگ ہی بلکہ
ساتھ ہی اِسکے اُن لوگون نے گولے اور گولیونکی بشدت مار شروع کردی '
اعدا بھی سرگرمی سے مقابلہ کرنے مین نہ چوکے ' آخر جنرل ہارس نے
اپنے سپاہیون کو ڈیرے کی طرف پھر جانیکا حکم دیا ' اِس لڑائی مین
سلطانی تین سپہسالار اور ایک ہزار جوان کام آئے ' اُنتیسوین کو
افواج متفقہ کاویری ندی سے پار ہونے لگی ' سلطان اپنے پیادون کو
توپخانے سمیت سر برنگپٹن جانے کا حکم دے آپ سواردن کی جمعیت
ہمراہ لے ندی پار ہوا اور اپریل کی دوسری اِس قدر قریب جا پہنچا کہ
اُسنے انگریزی پلٹنون کے تمبو دیکھکر اپنے پیدلون کو قلعے کے پورب اور دکھن
الناگ کے متصل اُترنے اور اعدا کے مدافعے کے لیئے مامور کیا ' پانچوین کو
جنرل ہارس کے ساتھ کے سپاہیون نے سر برنگپٹن کے پچھم طرف کے

سامھنے ایک محکم جگہہ مین آکر مقام کیا' دوسرے دن جنریل مذکور نے بڑی جلدی سے سامھنا کرا فواج سلطانی کے ایک گروہ کو جو انگریزی لشکرگاہ کے مقابل نالے اور اُجاڑ ستیون مین اُترے ہوئے تھے اُنکی جگہہ سے ہٹا دیا' سلطان نے عدا کے مقام کو جو خوب غور کر کے دیکھا تو معلوم کیا کہ اُنکے مدافعے کے واسطے دو مورچے جو ڈھکن اور پورب طرف بنوائے گئے ہین کچھ مفید مطلب نہونگے' اِس لیئے قلعے کے پچھم اور مندی کے دونون کنارے پر دو نئی کھائی کھدوائی' مندی کے پچھم کنارے کی خندق تو پریاپاتم کے پاس سے کاویری کے دکھن کنارے تک ممتد تھی اور درو بست وہ سرزمین جسپر گذشتہ محاصرے کے زمانے مین سواران سلطانی متصرف تھے اِس احاطے کے اندر تھی' چوتھی کو جنریل فلائڈ سواردن کے چار رسالے معیت پریاپاتم کے رستے اِس ارادے سے بھیجا گیا کہ بمبئی کی فوج سے جاملے' سلطان نے یہ خبر سنتے ہی جنریل کی افواج کے تعاقب کے واسطے اپنے سواردن کو میر قمرالدین خان کی سپہسالاری مین روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو اعدا کی اِن دونون جمعیت کو باہم اکٹھی ہونے نہ دینا' ا. سا معلوم ہوتا ہی کہ اِس مادے مین سپہسالار مذکور کی کوشش و تدبیر ہرگز اُسکے مخدوم کی خواہش و اہتمام کے موافق ظہور مین نہ آئی کیونکہ خان موصوف اُسوقت جنریل کی فوج تک پہنچا جب بمبئی کی پلٹن اُسے مل چکی تھی' اور یہہ پہنچنا بھی اُسکا' مقابلے و مدافعے کے قصد سے نتھا بلکہ صرف اُس فوج کی پچھلی طرف سے بس ماردن کے قتل کرنے اور بہیرہ و پنگاہ کے کچھ اسباب لے لینے کی گھات مین راجون کی نوبن کو سلطان نے اعدا کے ازدہام سے متحیر ہو کر چاہا کہ انگریزی سپہسالار کے سامنہ خط کتابت کی راہ نکالے اِس لیئے اُسکو ایک نامہ لکھا اِس مضمون کا

Marfat.com

کہ گورنر جنرل لارڈ مارنگٹن بہادر نے ہمارے پاس ایک مکتوب بھیجا تھا جس
نغان آپ کے دریافت کرنے کے لیئے ملفوف بھیجی جاتی ہی' مجھے اِس حال سے
اطلاع دیجئیگا کہ ہمارے ممالک محروسہ پر انگریزونکے لشکر کشی کرنے کا سبب کیا ہی
حالانکہ مین اپنے قول قرار کی شرطون پر جیسا کہ چاہیئے قائم ہون' زیادہ کیا لکھا
جاے' جنریل ہارسس نے اتنا ہی مختصر جواب لکھکر آپ گورنر جنرل کے
مکتوبون کو خوب ملاحظہ فرمائیے' اُس مین ہر امر کو بتصریح و تفصیل مندرج پائیگا
گیارھوین کو مورچے اور نئی کھائی جزیرے کے گرد بگرد طیار ہو چکی اور سلطانی
پلٹنون کی افواج مین سے کچھ لوگ بھی اُس مین جا رہے' دوسرے دن حسب الحکم
سلطان کے انگریزی لشکر پر گولے برسانے لگے لیکن اُسسے کچھ فائدہ نہوا'
چودھوین کو بمبئی کی پلٹن جنریل ہارس کی فوجون سے آملی' سولہوین تاریخ سے
سب کاویری ندی پار ہوکر اُسکے ترکنارے پر ایک محکم جگہ مین آرہے' سلطان نے
کہ حصار پر سے اُنکا آنا دیکھا تھا تربت اپنی سپاہ کے ایک غول کو ندی پار ہونے
اور اکرام نے گانون مین مورچہ بنانے کا حکم کیا' لیکن اُدھر سے جنریل اسٹوارٹ
نے دھاوا مارا انھین ناکام پھرا دیا' بائیسوین کو جنریل ہارس نے ندی کے
دکھن پچھم کنارے کے مورچے کو باوجودیکہ وان ایک ہزار آٹھ سو
سلطانی سپاہی سے ہمّا کرے لیا سلطان نے جو اعدا کی طرف سے بہادرانہ دستی
دیکھی تو اس کا بدلا لینے کے واسطے چھ ہزار جری پیدلون کو جنکے کل
پیشرو سردار قوم فرانسیس سے تھے ندی پار ہونے اور رات کے وقت
اندھیارے مین جنریل اسٹوارٹ کی فوج پر حملہ کرنے کے لیئے حکم دیا اہتمام
اِس مہم کا میر غلام حسین اور محمد حلیم کے ذمے ہوا جو دونون نامور سرلشکر
تھے' اِن لوگون نے بڑی دلیری و بہادری سے بمبئی کی فوج پر دو تین باری

لیکن اتنی کی کئی ساعت مین چھ یا سات ہزار آدمی قتل کرد اجنریل اسطوارط کی آمد سن اپنی کل فوج سمیت باز گشت کی' بیسو بن تاریخ سلطان نے پھر ایک مکتوب جنریل ہارس کو لکھکر صلح کی استدعا کی' بائیسو بن کو مسودہ اس صلحنامے کا گیارہ شرطون پر مشتمل جن پر سرداران معہد متفق ہوئے تھے کرا کر سلطان ان باتون کو منظور کرے تو پھر آپس مین مصالحہ ہوگا سلطان کے پاس پہنچا' ان شرائط مین بڑی شرطین یہ تھین کہ سلطان یک قلم فرنگستانیون کو جو اُسکے نوکر ہین اپنے خدمت سے برطرف کردے' فرانسیسون کے ساتھ کچھ خط کتابت نرکھے' اپنا آدھا ملک معہد سردارون کے حوالہ کرنے اور دو کرور روپی دینے کا وعدہ کرے' اس طور پر کہ نصف سر دست نقد دے اور نصف چھ مہینے کے عرصے مین ادا کرے' اور بالکل اسیرون کو چھوڑ دے' اپنے چار فرزند اور چار شخص نامی مضبدار کو احتیاطاً عہود مقرر کے بخوبی انجام پانے کے لیئے یہان بھیج دے' سلطان کو ان شرطون کے منظور کرنے کے باب مین ایک دن رات کی فرصت دی گئی تھی' نوین تاریخ جسوقت سلطانی افواج کی ایک جماعت مورچے والی کھائی اور ایک طرف مندی کے پچھم کنارے کے مورچے کو متصرف اور قلعے کے سر کوب دمدمون کے بنانے سے مانع و مزاحم تھی اور اُس کھائی کی نگہبانی پر سید غفار دیڑھ ہزار جوانون سے مامور تھا جنریل ہارس نے اپنے سپاہیون کو اُس گروہ پر حملہ کرنے کے لیئے فرمایا چنانچہ چھبیسو بن کو ان لوگون نے ہلا کیا' اگرچہ سلطان کے سپاہی بھی اس ترائی مین بڑی جانفشانی سے خوب ہی لڑے پر حریف کے حملون کے مدافعے پر قادر نہوئے' آخر جب دیڑھ سی جوان کھیت آئے' تب وے وان سے پھر کر مندی پار ہوئے' اٹھائیسو بن کو سلطان نے جنریل ہارس کے

Marfat.com

پاس ایک نامہ بھیجا اِس مضمون کا کہ تمھارا خط بائیسوین تاریخ کا مجھکو پہنچا، مطلب اُسکا معلوم ہوا، شرطین جو اُس مین مرقوم ہوئی ہین چون نہایت گرانبہا ہین اور طی پانا اُنکا بغیر وساطت سفیران شیربن بیان کے مشکل، جنریل بارس نے اُسکا جواب یون لکھا کہ بائیسوین تاریخ کی پیش کی ہوئی باتین پر ضرور شرطین ہین کہ جن اُنکے سرداران ہمعہد کسی طرح صلح پر راضی نہین ہونگے اور اِس بات کے جواب کے واسطے فقط کاھ ہی کا دن ہی کہ تین بجے تک انتظار کی جائیگی، فیصلہ کو تادے مہینے کے غرّے کی رات کو حریف کی جانب کے غبّارون کے قلعہ شکن گولون کی مار سے قلعے کی کمزوری سی دیوار ٹوٹ گئی اور جب تیسری تاریخ کو ہرکاردن نے حضور والا مین عرض کیا کہ غنیم نے حصار مین حملہ کرنے کے لائق راہ پیدا کیا سیرھیان وغیرہ سامان تخت کا طیار ہوا، اور اُسکے دوسرے دن تمام فوجین پناہگاہ کی آر مین آمادہ اور حملہ کرنیکے حکم کی منتظر تھین، سلطان ابتداے محاصرہ سے حصار کے متصل ہی رہا کرتا تھا تا حملے اور تاخت کے مقام سے دور نرہے، پر دلی اور حمیّت کی راہ سے بارہا زبان پر لاتا کہ جبتک دم مین دم ہی قلعے کی حمایت مین کوتاہی نہ کرونگا آخر ایک دن تو مرنا ہی ہی،

بیت

دم بردی میزنم تا در تن من جان بود
جان چہ کار آید اگر در مردیم نقصان بود

مثنوي

تنابم رخ از دشمن تیز چنگ کہ مرگم بہ از زندگانی بہ ننگ
چو روزے بود رفتنم زین سرا ہمان روز انگارم این روز را

Marfat.com

جو تھی تاریخ سلطان نے پچھم طرف کی دیوار کے پاس جاکر اُسکے شگافون کو خوب دیکھکر معلوم کیا کہ اب اُسکی اقامت وہان پر خطر ہی پر اُسکے چہرے پر ذری بھی ترس وبیم کی نشانی ظاہر نہ ہوئی' بلکہ سیّد غفّار کو کہ اُن سپاہیون پر مامور تھا جو حصار کے شگاف کے آس پاس متعین تھے کمال استقلال وتحمّل سے کتنے کام کرنے کا حکم دیا' جب سلطان اپنے دولت سرا کو پھرا تو منجمّدون نے پھر عرض کی کہ آج ذات عالی پر بڑا خطرا ہی' سو اگر صاحبونکی دعا سے استمداد کی جاے اور محتاجون مسکینون کو بطور صدقے کے کچھ خیرات دی جاے تو شاید یہہ بلا مندفع ہو' بہرصورت سلطان نے اُنھون کے کہنے سے دولتخانے مین داخل ہوکر جو صدقہ اور نذر اُن لوگون نے مقرر کیا تھا اُسکے سرانجام کے باب مین تاکید حکم دیا اور منجمّدون کو بہت سا انعام دیکر سرفراز کیا' نواب خلد مکان حیدر علی خان منجمّدون کے قول کا بہت معتقد تھا اور بغیر اِنکی اجازت کے کوئی کام شروع نکرتا' اِسی باعث اِنھین بڑی آسایش وآرام سے رکھتا تھا لیکن سلطان دین پناہ کا عقیدہ اِس خصوص مین برعکس عقیدے نواب مغفور کے تھا اور یہی ایکبار اِس جنگ کے زمانے مین ایسا اتفاق ہوا ورنہ کبھی ہم نے نہین سنا کہ اُسنے برہمنون سے کچھ پوچھ پاچھ کی ہو' دوپہر کے وقت سلطان محل سے باہر نکلا ہے اُسکے کہ وہان کے لوگون سے ملاقات کرے' اِسوقت لباس سلطان کا نیم رنگ کپڑے کی قبا بدن مین اور شاہانہ پگڑی سر پر تھا اور مرصع کار پرتلے مین بڑی ہوئی دہنے بازو پر ایک کلام اللہ بندھا ہوا' خبر جو نہین وہ بہادر کلالی دیدی یعنے دروازۂ فرد پر پہنچا' ہرکاردون اور منصبداردن نے جو وہان کے کام پر تعینات تھے یون ظاہر کیا کہ انگریزی پلٹن کی طیاری سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لوگ آج ہی خواہ دن کے وقت یا رات کو قلعے پر ہلّا کرینگے' سلطان نے فرمایا کہ ہرگز یہہ

Marfat.com

قیاس مین نہین آتا کہ دن کو وے ناخت کربن اور رات کے وقت تو خود ایسی خبر داری کی جاگی کہ دشمنون کا کوئی حملہ پیش رفت نہوگا، یہان یہہ گفتگو ہو رہی تھی جو خبر آئی کہ سید غفار گولا کھا کر مارا پڑا سلطان اِس حادثۂ جان سوز کے سنتے ہی بہت اندوھگین ہوا اور فرمانے لگا کہ سید غفار ایک ہی مرد جری تھا موت سے ڈرتا نتھا آخر درجہ شہادت کا پایا محمد قاسم کو کہو کہ اُسکے قایم مقام اُن سپاہیون کی سرداری مین جو حصار کے رخنے پر تعینات ہین سرگرم ہو، اِس اثنا مین سلطان کے کان مین قبل اُسکے کہ خاصہ نوش جان فرمانے سے فارغ ہو آواز بڑے غل اور شور کی پہنچی، تب اُسنے فی البدیہہ کھانا کھانے کھانے ہاتھ دھو یا تلوار پرتلے مین ڈالی اور اپنی بندوقون کے بھرنے دیا، بعد اسکے فصیل کے دشمن کی راہ ہو کر پیشتر جانب کے ٹوٹے حصار کا قصد کیا، اُسکے پیچھے پیچھے بہت سے ملازم و خدمتگار بھی جنگ کے حربے اور ہتیار سمیت گئے، اور کئی سپہداربھی چیدہ چیدہ جوانون کا ایک غول لیکے اُسکے ساتھ ہوئے، جب سلطان اِس حصار کے قریب پہنچا تو اُسنے بہنگیرون کی ایک جماعت کو دیکھا اور معلوم کیا کہ انگریزی پلٹن والے پہلی صف کے سپاہی اِس ٹوٹی دیوار کے رستے اندر آکر فصیل پر چڑھے ہین، چاہا کہ اُنھین بھاگنے سے روکے، چنانچہ اِسی ارادے پر دیوار کے قریب کھڑے ہو کر اُن سہم زدہ فراریونکو اپنے قول اور فعل مردانے سے دل دینا اور بھاگنے سے منع کرتا تھا اور اِس عرصے مین کئی بار حریف کی جماعت پر بندوق داغی اور سپاہ غنیم کے کئی سپاہی کو مار گرایا باوجود اِس تگاپو کے جب حریف کی سپاہ سلطان کے قریب آگئی تو اکثر لوگ اُسکے بہادرون اور منصبدارن مین سے سلطان کو چھوڑ جی چرا نکل بھاگے اور سپاہیون مین سے بھی کوئی ساتھ نرہا تاہم اُسنے اپنی جگہ سے بس نا

Marfat.com

ہونے کو آئین حمیت وشجاعت مین ننگ اپنے مرتبے کا جانا' اِسی مابین مین دشمن کی سپاہ نے دروازے کے آدمیون پر گولیان مارین جسمے ایک گولی سلطان کے سینے کی بائین جانب آلگی' باوصف اِسکے چاہا کہ بزور وہانسے باہر آئے ولیکن اِسی جدوجہد مین فرنگستانی سپاہیون کے ایک غول نے دروازے کے اندر سے بندوقین سرکین ایک گولی سلطان کے زانو مین دوسری گولی داہنے پہلو مین لگی' اور گھوڑا بھی زخمی ہوکر بیٹھ گیا' سلطان زین پرسے زمین پر گر پڑا اس دردناک حالت مین ایک ملازم نے سلطان کی خدمت مین عرض کیا کہ کاش اِسوقت بھی خود بدولت انگریزونکے نزدیک تشریف لیجاتین وے البتہ جناب عالی کے وقار وتمکین کے لایق ہرطرح کی رعایت وپاس کرینگے' لیکن اُسنے اپنی غیرت سلطانی کے سبب بڑی حقارت کے ساتھ اِس امر سے ابا کیا' اِس روداد پر بھی دیر نہین ہوئی تھی کہ فرنگی سپاہیون کا ایک جتھا اِس رستے آنکلا' اِنمین سے ایک نے شمشیر سلطانی کی بیش قیمتی دوال کو دیکھکر اُسکے لینے کا قصد کیا پر سلطان نے اُس زخم کی حالت مین بھی کہ ابھی قبضہ تلوار کا اُسکے ہاتھ سے نہین چھوٹا تھا' لپک کر اُس حریص سپاہی پر وار کر گھٹنے کے قریب ایک زخم کاری مارا تب اُسنے ترنت اپنی بندوق سلطان پر چھوڑی گولی اُسکی سلطان کے ماتھے پر آلگی جسمے وہ بہادر جان بحق تسلیم کی' جب انگریزون نے سر برنگپٹن کا قلعہ بخوبی عمل کرلیا' اور سلطان کے مارے جانے کا احوال معلوم کیا تو اُسکے دوسرے دن جنریل بیرڈ نے شام کے وقت سلطان کے قلعہ دار اور نوکرون اور دو شاہزادے صمیت اُس دروازے پر جہان اُس شہید کی لاش پڑی تھی آکر بڑی تلاش سے اُسکے جسد پاک کو اور مقتولون کے درمیان سے نکالا' بشرہ سلطان کا مطلق متغیر نہوا تھا' مگر شجاعت وپردلی کی علامتین ابتک

Marfat.com

پائی جاتی تھین ' دستار تلوار مع دوال جواہر نگار اُنمین سے ایک بھی اب نتھی جسم مبارک کو اُسکے ملازمون نے بخوبی پہچانا اور بحفاظت اُسے پالکی کے اندر رات بھر سلطانی قصرمین رکھا ' محل شاہی کے ہرمکان پر چوکی پہرے کو سپاہی تعینات ہو گئے تا دودمان شاہی کے باقی ماندون مین سے کوئی کہین نکل نجاے اور تمام خزینہ اور بیش قیمتی مال متاع خائنون کے دست برد سے محفوظ رہے بعد اُسکے انگریزون کی تجویز سے فوراً سلطان کے سپہسالارون اور سردارون کے گھرون پر بھی نگہبانی کے واسطے انگریزی سپاہی مقرر ہوئے ' یہ معقول تدبیر جو انگریزون کی طرف سے سلطان کے سر لشکرون اور عمدہ ملازمون کی جان و مال کے بچاو کے باب مین عمل مین آئی ' سو سلطنت میسور کے سرتاسر مستخر کرلینے مین اُنکے لیئے نہایت مفید پڑی ' کیونکہ جب اُن سرداردن نے دیکھا کہ اُنکی عزت و مال کی انگریز کسقدر حفاظت کرتے ہین تب وے از خود بالکل فوجون سمیت جنرل ہارس کے مطیع و منقاد ہو گئے سلطانی قلعے مین نو سو اُنتیس ضرب توپ تانوے ہزار بندوق و قرابین ' تراسی بار و تخانے انگنت گولیان اور گولے زنجیری گولے وغیرہ نکلے ' چونکہ جنرل ہارس نے بتاکید یہ حکم دیا تھا کہ ہرطرح سے سلطان مرحوم کی نعش کے احترام و تعظیم کرنے مین بھرمقدور قصور نکیا جاے ' لہذا شہر سرینگپٹن کے قاضی القضات نے سلطان فردوس مکان کے کفنانے دفنانے کی شرطون کو بوجہ احسن ادا کیا مرد زرکا کسی نوع سے اس مادے مین ملحوظ نتھا رسمین جنازے کی جو پہلی سواری اُس سلطان زیبندہ تخت و عماری کی تھی ایسے تزک اور شان سے کہ اِس حالت و وقت کے شایان تھی عمل مین آئین سے مہینے کی پانچوین ظہر کے وقت سلطان کی نعش جو اُسکے نوکرون

Marfat.com

کے کندھے پر تھی اور فرنگی سپاہیون کی چار کمپنی سردارون سمیت اُسکے ہمراہ، قلعے سے روانہ ہوئی، جنازے کے پیچھے پیچھے شاہزادہ عبدالخالق فرزند دوم سلطان مرحوم کابر سوز و گداز سے گریہ وزاری کرتا تھا اور قلعہ دار و قاضی مفتی اور سربرکنپتن کے اور مسلمان لوگ پیچھے جاتے تھے جب لال باغ کے دروازے پر جا پہنچے، نظام علی خان کی فوج کے باقی سردار اور مسلمان آکر جنازے کے شریک ہوئے، رستے مین. جس گلی کوچے سے سلطانی جنازہ گذرا باشندے وہان کے دونون طرف راہون کے کھڑے بڑے اندوہ و سوگواری سے ٹکٹکی باندھ دیکھتے تھے، بہتیرے خاک مین لوٹ لوٹ پھوٹ پھوٹ روتے اور ہاے ہاے کر سر دھنتے اور خاک اُڑاتے، جب نواب حیدر علی خان خلد مکان کے مقبرے کے دروازے پر جنازہ پہنچا سپاہیون نے دو رویہ پر اجما اپنے ہتھیارون کو جھکا تکریم و تعظیم کا دستور ادا کیا، تب قاضی نے جنازے کی نماز پڑھا، آخر اُسکے والد ماجد کی قبر کے نزدیک اُسکو مدفون کیا، پانچ ہزار روپی گداؤن بینواؤن کو جو جنازے کے ساتھ ساتھ گئے تھے خیرات کیے گئے، جب سلطان کا جنازہ لیکر لال باغ کو چلے تھے اُسوقت سے لے اسدم تک کہ جسد پاک اُسکا قبر مین رکھا گیا قلعے سے مانی شلک کی توپین برابر سر ہوتی رہین اتفاق سے اُسدن شام کو بڑا طوفان اُٹھا، ساتھ اُسکے بجلی اور باد و باران بھی تھا، اکثر جگہون مین صاعقہ گرا خصوصًا مسجدون اور دیوانخانہ و محلسراے سلطانی پر، گویا کہ یہ اُس واقعے کا تتمہ تھا،

Marfat.com

قطعه

تاریخ شہادت متضمّن تعزیت بادشاہ سلیمان
جاہ ٹیپو سلطان جنّت آشیان جو شہر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۱۳ ہجری مین واقع ہوئی

مویہ کنید اے مہان سینہ زنید اے گوان
در غم تاج شہان واندوہ فخر انام
مرگ چنان باذلی واقعہ نیست خرد
قتل چنان باسلی خطبی باشد عظام
کز گہر و از ہنر داشت کلاہ و کمر
وز پئی مجد و خطر کوچش بود و مقام
صاحب سیف و قلم واہب کوس و علم
کاسر بیت الصّنم عامر بیت السّلام
سرور والا نسب مہتر زیبا حسب
خسرو بیضا لقب ٹیپو سلطان بنام
حامی دین متین ماحی کفر لعین
وارث تاج و نگین از پدر بوالکرام
والی ملک دکھن حیدر لشکر شکن
جون سمیش بوالحسن صفدر عالی مقام
رزم ندیدہ چو او پہلوے اعدا گداز
بزم ندیدہ چو او خسروے شیرین کلام

Marfat.com

هند بیاورده بر چون او رائی دگر
در فرو برزد هنر کبکلهی کنشخرام
ذکر اخبار او شیرین سازد زبان
نشر آثار او شکین سازد شام
چون ز جهان بست رخت داد بجا تاج و تخت
با این فرخنده بخت پور مهینش همام
پیرو گام پدر در ره ننگ و خطر
لیک از و پیشتر در ره دین بنهاده گام
قاتل اعدای دین از پئی کسب ثواب
رنجبر و گرم کین از پئی تحصیل نام
از نبرنگ خان جوئی رذل از صغار
وز کمر ناکسان شستی نذل از لئام
بر دست دشمنان کامه از هر کران
کشته شد آن پهلوان ناکام و تلخکام
کشته شد ای فغان مظلوم آن نامدار
کو را دولت کنیز بود و جلالش غلام
در صف نادرد و حرب اوّل مردان کار
در هنر طعن و ضرب ثانی دستان سام
با فرس و با حسام بود بجان مهرورز
در سفر و در حضر مونس شان بردوام
اسبش تازی نسب تیغش هندی نژاد

Marfat.com

اینست جواہرفشان آنت مرقع سنام
ہندی او چون نہنگ تشنۂ خون عدو
تازی او چون پلنگ گرسنۂ انتقام
تیغ و را ہمقرین ہمچو دلارام جفت
اسپ ورا زیر زین رانش را گشته رام
سلطان بد شاہ مردبن دو نباج ہمش
داشته از مردیش ہردو را شادکام
ہردو بفرّ شش بہم ہمدم و ہم ہمقدم
ابن آن را ہم کاب آن ابن را ہمنیام
بیوشد ہردو تن از مرگش و زحزن
چاک زنان پیرہن خاک بسر مستہام
سال شہادت ازان خارۂ معجز بیان
گشت عزادار ہم او ہم گفت وحام

۱۰۹۸ ۱۱۰

ہجری

۱۲۱۳

سلطان اس جہان گذران سے رحلت کرنے کے زمانے مین پچاس برس کے سن کو پہنچ چکا تھا لیکن سلطان شہید کے خاندانکے معتبر لوگون سے یہ معلوم ہوا کہ وقت شہادت عمر اُسکی پچپن برس کی تھی بشرہ اُسکا گندمی رنگ، اعضا قوی بالا بلند، منہ گول، آنکھین بڑی بڑی اور کالی، ناک نکیلی اندکے مایل بکبھی جسنے چہرے کی شکوہ کو دوبالا کیا تھا مونچھین لنبی رکھتا اور ڈاڑھی کو ترشواتا تھا،

فطرت ہی سے چابک و چست تھا گھوڑے کی سواری کا مشتاق اکثر دور تک پاپیادہ چلنے مین مشاق دن کے اکثر اوقات کو قرآن شریف کی تلاوت اور کتابونکے مطالعے مین صرف کرتا اپنے پہ ربزرگوار کے حین حیات مین ہر دل عزیز تھا، لیکن بعد اُسکے کہ وہ تخت سلطنت پر بیٹھا اکثر منصبدار اور عالی خاندان والے لوگ چونکہ سلطان کے اطوار و کردار مین ثبات و قرار نہین دیکھتے تھے اِسلئے اُسسے دل برداشتہ و بیزار رہتے باایںہمہ اُسکے ملک کے سب چھوٹے بڑے مسلمان اِس راہ سے کہ وہ دین و شریعت کی طرفکشی اور راہاں اسلام کی بشتنی مین بدل مصروف تھا اُسکے جان نثار و خیر خواہ تھے، اور سلطان موصوف اِسی دین محمدی کی حمایت کی برکت سے تمکین و وقار کے ساتھ شہادت کے رتبے عظیم کو حاصل کیا، الحق تمام شہنشاہان روحانی مین اُس بادشاہ کے جسکو سیر نو بیسان انگریز جبّاردن سے سلاطین شرق کے گنتے ہین تعصب و سخت گیری دین اسلام مین سرحد بدادی و ستمگری کو پہنچی تھی چنانچہ کہہ سکتے ہین کہ جسطرح عالمگیر کا غایت تعصب دینی اُسکی سلطنت کا قوی رخنہ گر واقع ہوا تھا اُسیطرح اِس بادشاہ کی مذہبی سختگیربون نے اُسکی ریاست کو برباد کیا، دشمنی و عداوت اُسکی انگریزون کے ساتھ جسکا سبب وہی تعصب و تشدد دینی تھا اِس مرتبے کو پہنچی تھی، کہ ایک انگریزی کتاب مین ایک شیر کی تصویر کے نیچے جو ایک فرنگی کو دبوچے ہوئے ہی یہہ عبارت لکھی ہوئی تھی جسکا ترجمہ ٹھیک ٹھیک ہندی مین یہہ ہی

Marfat.com

The following sentences have been taken from the Review of the Origin, Progress, and Result of the decisive War with the late Tippoo Sooltan in Mysore, with Notes by James Salmand Esq. of the Bengal Military Establishment.
Printed by Luke Hansard, Lincoln's in Fields Strand London, 1800.

ایک ارغنون کہ جسے شیر کی ہیئت پر اُستاد نے بنایا ہی اور وہ شیر ایک فرنگی کو دبوچے ہوے ہی '

ہیئت مین اِس شیر کے ساز موسیقی اور سر دنکی کنجیان و چونگیان بترتیب جنی ہوئی ہین '

آواز جو اِس ارغنون سے نکلتی ہی' ملی ہوئی ہی غرش سے پلنگ کے اور نالے سے آدمی کے جو ایک بڑی بلا کے پنجے مین گرفتار ہی '

اِس ساز موسیقی کو اُسنے اِسطرح بنایا ہی کہ جب وہ بجتا ہی بیچارہ فرنگی بار بار ہاتھ اُٹھاتا ہی اور گویا اپنی بیچارگی اور بیکسی کو دکھاتا ہی '

شیر و آدمی اِس ارغنون کا تمام قد باکمال اندام بنایا گیا ہی ٹیپو سلطان کے حکم سے جو دیکھنے سے اِس ساز کے اور سننے سے اُسکی آواز کے (جسمین فرنگی تو کنایہ ہی قوم انگریز سے اور شیر سرکار خداداد سلطانی سے) اکثر خوشی ہوتا تھا '

یہ ارغنون بعد فتح سرینگپتن کے راس محل مین پایا گیا جہان اور بہت سے آلات موسیقی کے رکھے ہوئے تھے '

یہ ارغنون جو بین اسی موسم کے کوئی جانے والے جہاز پر حضرات دیرکٹارس کو انگلستان مین بھیجا چاہتا ہے حضور مین بادشاہ کے گذرانین '

بارہ شاہزادے سلطان کی اولاد اور ایک بھائی بعد شہادت سلطان کے اسیر ہوئے اور اپنے اہل و عیال حمیت و یاور کو، پھر کئی برس کے بعد وہان سے سنہ ۱۸۰۶ مین بنگالے کی طرف روانہ کیے گیے اور اُسکے سرداروں اور سپہسالاروں نے امیر ان معہد سے جاگیریں پائین،

مجمل احوال سلطان فردوس
مکان کی اولاد و غیرہ کا،

جب سر برنگپٹن کا قلعہ مفتوح ہوا اور میسور کی ریاست جسکا بانی نواب حیدر علی خان مغفور تھا، بعد ساتھ برس کے تقریباً انگریزون کے قبضۂ اقتدار مین آئی تب ملک ہند کے ناظم اول مارنگٹن کی راے صواب انتماے اُن مہمات کے درمیان جو ممالک مفتوحہ کے انتظام و بندوبست سے متعلق تھین اِن دو ضروری امرکو مقدم اور اہم سمجھا اور اُنمین متوجہ ہونے کو فرمانروائی کے سود و بہبود کی نظر سے پر ضرور جانا، ایک اُن دونون امر سے یہ تھا کہ نامی سپہداروں کی استمالت و خاطرداری اور صاحب اقتدار قلعہداروں کی استرضا و دلجوئی کرے اور دوسرا یہہ کہ نواب حیدر علی خان خلد مکان کے لواحق اور سلطان فردوس آشیان کے فرزندون و منسبون کو دارالملک سر برنگپٹن سے قلعۂ راے ویلور مین جو ریاست مدراس کے متعلق ہی روانہ کرے چنانچہ ہر واحد کی مدد معاش کے لیئے کمپنی بہادر کی سرکار سے پچاس ہزار روپی سالیانہ مقرر فرمایا اور بعد اِسکے ایک سوپرنٹنڈنٹ بھی مہربان و زبان دان کہ بخوبی شاہزادون کی دلجوئی اور خاطرداری کرسکے بھیجا گیا تابے لوگ عزت

دھرت سے بنگالے ملک مین گذران کرین ' کئی برس تو اِسی طور پر خرمی وکامرانی کے ساتھ وہان بسر ہوے یہانتک کہ لارڈ ولیم بنٹنک کی حکومت مین ایک شورش وہنگامہ واقع ہوا کہ ویلور مین سرکار کمپنی بہادر کے سپاہیون نے باغی ہو کر بلوا کیا ' تفصیل اِسکی آیندہ ورقون مین معلوم ہوگی ' ہرچند جناب گورنر بہادر اور مدراس کے ارباب کونسل پر پاکدامنی و بیگناہی شاہزادون کی اِس باب مین بخوبی روشن وہویدا ہوگئی تھی لیکن احتیاط وحزم کی راہ سے صاحبان کونسل کی رایون مین یہ امر مستحسن ٹھہرا کہ ولیعہد سلطانی کی کئی بیگمات کے سوا اسکے سب شاہزادے کیا صغیر کیا کبیر اُس قلعے سے بنگالے کی طرف روانہ کیے جائین چنانچہ اِسی قصد پر قریب آٹھ برس کی سکونت کے بعد شاہزادے ترچی کے رستے اور بیگمات اُنکی خشکی کی راہ سے کلکتے کو روانہ کی گئین ' اِن صاحبون کے درمیان نواب کریم شاہ بہادر چھوٹا بھائی سلطان جنت آشیان کا سب سے بڑا انھا جسکا مختصر احوال شجاعت اشتمال گذشتہ ورقون مین لکھا گیا ' یہ بزرگ مع اپنے فرزند ارجمند نواب صفدر شکوہ عرف غلام علی اور نواب حیدر شکوہ عرف امام بخش ' اور بارہ شہزادے سلطان کی اولاد صلبی اِس تفصیل سے ' فتح حیدر سلطان ' عبدالخالق سلطان ' محی الدین سلطان ' معزالدین سلطان ' محمد یاسین سلطان ' محمد سبحان سلطان ' شکر اللہ سلطان ' سرور الدین سلطان ' جامع الدین سلطان ' مہر الدین سلطان ' محمد سلطان ' احمد سلطان ' اور جو دھوان شخص اُنمین نواب حیدر حسین خان داماد سلطان فردوس مکان کا ' بے حضرات اپنے لواحق ووابستون سمیت سنہ ۱۸۰۶ مین کلکتے پہنچکر مقام رسایین سکن وماوا دیئے گئے ' بعد کتنی مدت کے نواب سید شہباز مرحوم کے

ترکے یعنے سلطان مغفرت نشان کے نواسے بھی اِن لوگون مین آملے ' سبکے سب شاہزادے آسایش و آرام کے ساتھ۔ نوع بنوع کے ناز و نعمت مین پلے ' رفتہ رفتہ ہر ایک باب مین اُنکے حال پر ہر طرح کی غور و پرداخت ہوئی ' اور ایک اسکول بھی مخصوص واسطے تربیت شاہزادون کی اولاد کے سرکار دولتمدار کمپنی بہادر کی طرف سے عہد حکومت مین گورنر جنرل اور آکلنڈ بہادر دام اقبالہ کے درسنہ ۱۸۳۸ع مقرر ہوا اور استادان کامل ہر علم کے نوکر رکھے گئے ' اب وے خرم و شاد قید و بند سے آزاد بود و باش کرنے لگے ' یے چار شاہزادہ بزرگ فتح حیدر سلطان ' عبد الخالق سلطان ' محی الدین سلطان ' معز الدین سلطان ' ہر ایک کی گذران کے واسطے شاہرہ اڑھائی ہزار اور ہر واحد باقی شہزادون کے لیئے دو ہزار روپی جناب لارڈ منطو اور ارباب کونسل کی تجویز سے مقرر ہوئے ' نواب کریم شاہ و حیدر حسین خان اور سلطان کے نواسون کے واسطے بھی معقول تنخواہین معین ہوئین ' چنانچہ یے سبکے سب اپنے زمانہ زندگانی کو سایہ حمایت و رعایت مین اس دولت ابد مدت کے بہبود و کامرانی بسر کرتے رہے ' اور اب بھی کرتے ہین ' اکثر اُنمین سے غریق رحمت ہوئے ' جنکے ایک ایک کے انتقال کی تاریخ و تفصیل یہ ہی عبد الخالق سلطان سنہ ۱۲۲۲ مین شہر شوال کے غرے کے دن بواسیر کی بیماری کے سبب اِس دار فانی سے دار باقی کو راہی ہوا ' جسکے دو بیٹے شاہزادہ منعم الدین اور شاہزادہ مقیم الدین یادگار رہے ' نواب حیدر حسین خان داماد سلطان شہید نے بعارضہ سپرز ماہ رجب سنہ ۱۲۲۹ مین رحلت کی جسکے ایک بیٹا نواب خیر اللہ خان اور ایک بیٹی یادگار ہین ' محی الدین سلطان نے چوتھی ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۶ مین اپنے تئین بندوق کی گولی سے

Marfat.com

ہلاک کیا، جسسے بے مانچ بیٹے شاہزادہ سعید الدین شاہزادہ برہان الدین شاہزادہ قطب الدین شاہزادہ محمد تیپو شاہزادہ غلام دستگیر و کئی بیٹیان یادگار رہین، فتح حیدر سلطان سنہ ۱۲۳۰ مین شہر شعبان کی اکیسوین کو سرسام کے مرض مین اِس سرائے پر آلام سے منزل دار السلام کو سدھارا، جسسے بے سات بیٹے شاہزادہ جعفر الدین شاہزادہ محمد باقر شاہزادہ غلام محی الدین شاہزادہ شہاب الدین شاہزادہ محمد سلطان شاہزادہ سلطان حسین شاہزادہ محمد علی و کئی بیٹیان باقی رہین، منز الدین سلطان نے بائیسوین جمادالاول سنہ ۱۲۳۲ مین ہیضے کے عارضے سے اپنی جان شیرین خالق آسمان و زمین کو سونپی، جسسے بھی ایک بیٹا شاہزادہ نظام الدین اور تین بیٹیان یادگار رہین، اگرچہ اِس شاہزادے پر اِس شبہے کے سبب کہ اُسے اُس بلوائے عام مین جو دیوان کے درمیان واقع ہوا تھا شرکت تھی مقام رہاین بہ نسبت اور شاہزادون کے تھوڑے دنون تک قید و بند مین زیادہ سختگیری عمل مین آئی تھی، لیکن جب اُسکی بیگناہی اور پاکدامنی کی خبر اُس مادے مین دار السلطنت لندن سے جہان یہ امر بعد بڑی تحقیقات کے مقام ثبوت مین پہنچا تھا پہنچی تب قید و بند سے اُسنے بھی رہائی پائی اور دوسرے شاہزادون کی طرح خوش و خرم و آزاد رہنے لگا، احمد سلطان دسوین شعبان سنہ ۱۲۳۹ مین بعارضہ سرسام اِس دار فنا سے دار بقا کو روانہ ہوا، جسسے تین بیٹیان یادگار رہین، نواب کریم شاہ بہادر نے براسی برس کے سن مین جمادی الثانی کے مہینے سنہ ۱۲۴۶ مین اِس عالم ظلمانی سے عالم نورانی کا رستا لیا، جسسے دو بیٹے نواب غلام علی و نواب امام بخش اور دو بیٹیان باقی رہین، نواب امام بخش نے بھی سنہ ۱۸۴۲ع مین انتقال کیا جسسے ایک بیٹا نواب نور الحق یادگار رہا، سرور الدین سلطان سنہ ۱۲۴۹ کے

Marfat.com

جمادالثانی کی چھٹی کو تپ اور مرگی کی بیماری مین اِس جہان غرور سے طرف گلشن راحت و سرور کے روانہ ہوا، جسکے فقط دو بیٹے باقی رہے مین، شکراللہ خاطان جمادالثانی کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۹۳ مین ہیضے کے عارضے سے اِس نشیمنستان فرودین سے طرف فراز ستان برین کے رحلت گزین ہوا، جسکے چھ بیٹے شاہزادہ شیرالدین شاہزادہ جلال الدین شاہزادہ اعظم اللہ بن شاہزادہ محمد مہدی شاہزادہ وارث الدین شاہزادہ محمود شاہ اور دو بیٹی یادگار رہین، منیرالدین سلطان دوسری رمضان سنہ ۱۲۹۳ مین سپہوز کی بیماری مین اِس خاکدان ظلمانی سے عالم نورانی کو گیا، جسکے ایک بیٹا شاہزادہ انور شاہ اور دو بیٹی یادگار رہین، جامع الدین سلطان سنہ ۱۲۹۸ سترھوین شوال کو پارس مین جو فرانسیسون کا دارالملک ہی روضۂ رضوان کا رونورد ہوا جسکے ایکہی بیٹا شاہزادہ بدرالدین یادگار رہا، سلطان محمد سبحان نے شہر رمضان کی چوبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۶۱ مین ہیضے کے عارضے سے تنخابہ مرگ کا چکھا، جسکے چار بیٹے شاہزادہ شوکت الدین شاہزادہ پاک اختر شاہزادہ اللہ نواز شاہزادہ غلام محمود و کئی بیٹیان یادگار رہین، اور نواب سید شہباز مرحوم کے لڑکون مین سے جو سلطان شہید کے نواسے ہوتے ہین اب صرف بے نین شاہزادے محمد رفیع الدین محمد رحیم الدین محمد عظیم الدین باقی ہین، اب سلطان جنت آشیان کی اولاد سے بھی دو شاہزادے یاسین سلطان اور محمد سلطان کہ اللہ تعالیٰ اُنکے ایام حیات کو عمر خضر و الیاس کی مسی و درازی بخشے، باقی ہین، شاہزادہ یاسین سلطان کے بے پانچ بیٹے شاہزادہ کیقباد شاہزادہ عالی گوہر شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ مظفر شاہ شاہزادہ بہرام شاہ اور کئی بیٹیان زندہ حاضر ہین، اور شاہزادہ محمد سلطان کے بے دو بیٹے

Marfat.com

شاہزادہ فیروز شاہ شاہزادہ ظہیر الزمان اور تین بیٹیان زندہ وحاضر ہین
شاہزادہ محمد سلطان عرف شاہزادہ غلام محمد عالی منشی دوالا نہادی اور قدر
شناسی وجوادی، نیک بینی و پاک طینتی، اور محامد اوصاف، و مکارم اخلاق
مین ممتاز و شہرۂ آفاق ہی، ہمیشہ حوصلہ بلند اُسکا خیرات اور حسنات پر
مائل اور اوقات گرامی نیکنامی کی دولت باقی اور فرخندہ فرجامی کے گوہر بے بہا کی
جستجو مین مصروف، فرزند کلان اُسکا شہزادہ فیروز شاہ جوان رشید و
پر تمیز ہی. حسین برگزیدہ سیر شرافت و نجابت کے مجتمع ہوئے ہین اور
فضائل کسبی نے اُسکے شمائل ذاتی کو دوبالا کیا ہی اور فضل و ہنر نے جوہر
گوہر کو فروغ و ضیا بخشا،

شاہزادۂ فرخندہ نہاد غلام محمد کی ابنیہ صوری سے تو مسجد رفیع البناہین، ایک تو
مقام رسامین نہایت آب و تاب اور بڑی زہت و لطافت کے ساتھ حکی
بلندی و رفعت اور تعمیر کی متانت و حصانت و صحن کی وسعت و فضا اِس
قطعے سے جو اُس خانۂ پاک کے طیار ہونے کی تاریخ پر ناطق ہی، قدرے ظاہر ہوگی،

قطعہ

تاریخ بنای مسجد جو در سنہ ۱۲۰۱
ہجری مقام رسامین بنائی گئی،

نام خدا مسجدی پر ز بہا و صفا — قبلۂ اہل سجود کعبۂ اہل قیام
نامش گردون صنابومش مینو نشان — رضوان بر بامداد و اودز خلدش سلام
گرچہ بنای جدید ہمسر بیت العتیق — نیست دوئی درگذر بیت اللہ خوانش نام
چیست مرید درش طالب حق را در آ — اینک مروہ صفا زمزم و رکن و مقام

سال بنایش ازان گفت مروش انیجین گرد دوئی خاستے ثانی بیت الحرام

۱۳۰۳

۳

۱۳۰۱

اور دوسری مسجد ناف شہر دارالامارۂ کلکتے مین ایسے مقام نضارت و لطافت آگین اور موضع فرحت و نشاط قرین پر جسکے دکھن طرف ایک سبزہ زار وسیع الفضاء نزہتگاہ دلکشاہی جو طراوت و نفاست سے ہوا کے تندرستی و آسایش کا آرامگاہ اور اِس شہر خجستہ بنیاد کے متمولون اور امیرون کے لیے صبح و شام کا رسناہی، چنانچہ یہ قطعہ اُس مکان میمنت بنیان کے بہت سے محاسن مین سے کچھ بیان کرتا ہی،

قطعہ

تاریخ بنای مسجد جسکي تعمیر نے شہر کلکتہ مقام
دھرم تلے مین در سنہ ۱۲۹۸ ہجري اتمام پایا،

ابن سلطان طیپوی منصور ہم محمد بنام و ہم بہ ثنا
نہ محمد کہ بندہ اش از دل پیرو دین او بصدق و صفا
کردہ تعمیر این نشیمن پاک بہر ذکر و نماز و ورد و دعا
ہمچو سبع شداد محکم بام ہمچو ذات العماد فرّم جا
در تمتّع چو کعبۂ اسلام در ترفّع چو مسجد اقصا
خویشی چون بمسجد اقصا داشت دوئی اندر میانہ ناپیدا
گفت روح الامین ازان تاریخ بہر اتمام او بہ طرز دعا

Marfat.com

ہرگ اللہ مسجد اقصیٰ پر شول حق و باہل صبا

منہ ——————— ہجری

۱۲۵۸

فی الواقع اتنگ دارالامارہ کلکتے مین اس خوبی و خوشی اسلوبی کی مسجد نہین بنی،
اور اُس شاہزادۂ عالی ہمت نے بہت سی جایداد واسطے اخراجات مسجد ونکے
اور ایک باغ وسیع مع نالات و گھاٹ سنگین گور غربان کے لیے وقف کیا ہی
اور اُس شرف رتبۂ سرودی کی اپنے مثنوی سے کتاب فارسی کارنامہ حیدری
ہی، جسکا لقب تاریخی تواریخ گزیدہ ۱۲۶۳ اور جسنے اُسکی کمال جہد و اہتمام
و جرح و تعدیل سے زیور اختتام و درسنہ ۱۲۶۳ ہجری پیرایہ انطباع پہنا،
اور یہہ کتاب ہندی حملات حیدری جسنے اُسکے سلیقہ درست و فطرت
بلند نے آراستہ و پیراستہ کیا ہی،

ترجمہ جلد ثانی کے بارھوین رسالے کا

مارکوئس ویلزلی کے رسالون مین سے،

ارل اف مارنگٹن کی طرف سے، لفٹننٹ جنرل ہارس،
کرنیل ارثر ویلزلی، انرئیل هنری ویلزلی،
لفٹننٹ کرنیل ولیم کرکپاطرک لفٹننٹ کرنیل باری کلوز
کو جو امور میسور کے انتظام وبند وبست پر امین تھے،

صاحبان رجیم دل کریم نہاد

بہ سند جو اس نامے کے ساتھہ جاتی ہی تمکین اُن خلات سے جنکا اختیار ہمنے

Marfat.com

MOHUMED SULTAUN

SURNAMED

PRINCE GHOOLAM MOHUMED

SON OF TIPPOO SULTAUN

BORN IN MARCH 1795 LIKENESS TAKEN IN APRIL 1848

Marfat.com

نم کفایت شعارون کو دینا مصلحت سمجھا ہی مطّلع کرینگی ' چونکہ میسور کے
امور وابستہ نظم و نسق ایسے آسان و سہل نظر آتے ہین کہ بغیر حاضر ہونے
مخلص کے سربرنگپتن مین سرانجام پانا اُنکا ممکن ہی ' اس لیئے مین نے مدراس
مین اقامت کا قصد کیا ہی ' جو نیں شخص امینان مذکور سے کہ بروقت پہنچنے اِس
نامے کے سربرنگپتن مین حاضر رہے ' چاہیئے کہ نرنت انجام کرنے مین اِن
امور کے جو سند مین مذکور ہوئے ہین آمادہ ہو جاے اور احکام مرقومہ کو بجالاے '
جب سرداران ہمعہد مین ملک کا بتوارا ہونے لگے اِسمین حصّہ مہتون کا باقی
رکھنا البتّہ ضروری ہی ' اور خاندان سے راجہ میسور کے ایک وارث کا
راج پاٹ پر بٹھانا میرے نزدیک امر اہم جسکے لیئے مین نے بندوبست کی
بنا ڈالنا ہون ' دو دن کے عرصے مین اِس امر مہم کی شرطین ٹھہرا اور درست
کر کے تمھارے پاس بھیج دونگا ہم اِس پیش آیندہ دو کامون مین تاخیر و تساہل
مطلقاً جائز نہ سمجھا چاہیئے تا وہ نظم و نسق جو منظور نظر ہی بخوبی انجام ہو ' اُن
دونون سے پہلا کام جلیل القدر عہدہ دارون کی دلجوئی و خاطرداری اور کتنے
حصار کے قلعہ دارون کی استمالت و رضاجوئی ہی جو مسلمان ہین ' اور
دوسرا کام سلطان مرحوم کے اہل و عیال کو ملک میسور سے نہایت دلسائی
اور خاطرداری سے ساتھ روانہ کرنا ' امر اوّل کے باب مین ہمنے مسطر ہنری
ویلزلی کی خدمت مین میر عالم کے نام کا خط اور نقل نظام الدولہ کے مکتوب کی
جو اقرم سطور کے نام پر ہی بھیج دیا ہی ' اور مجھے اعتماد ہی کہ تم صاحب لوگ
اُسکے وسیلے سے نواب میر فرالدین خان کی رضاجوئی مین اچھی طرح سرگرم
ہو سکتے ہو ' اور رہنا اُسکا سربرنگپتن کے درمیان اِس جہت سے کہ اُسکی
عزّت و آبرو لوگون کے دلون مین ثابت ہی ' وہان کے مسلمانون کے ملا لینے

مین بغایت مفید ہوگا' مین چاہتا ہون کہ تم لوگ بہت ہی جلد اُسے اِسپر لاؤ کر
و کرم کندہ بکو چلا جاے' اور دوسرے سرداران اہل اسلام کے ساتھ ایسے
قول و قرار پیش کرو کہ اُنکے دلون مین نئے بندوبست کا ذرا بھی خوف و کھٹکا
نرہے' اور بھر متعدد رکاموں کے انتظام مین سدا اِس امر کا لحاظ رکھیو کہ بھاری
اخراجات سرکار کمپنی کے حزانے سے متعلق نہو جائین' اور سلطان کے سارے
سرداارون کا وظیفہ بھی فقط کمپنی بہادر کے ذمے مقرر نہو بلکہ سب امیران
متفق اور راجہ بیسوار پر تقسیم کیا جاے اور سلطان مرحوم کے اُن سرداارون
کے واپس ماندگون کو جو اِس لڑائی مین مارے گئے بھی مناسب وظیفہ مقرر
کیا چاہیئے' قلعہ دارون مین سے جن لوگون نے اپنا اپنا حصار حوالے کر دیا اور
دے جو ابتک اپنے خاص قلعون پر قابض ہین اِن سبکی اپریل دے مہینے کی
باقی تنخواہین البتہ کمپنی کی سرکار سے دی جائینگی بلکہ جتنے دنون دے اُن
حصاارون کی نگہبانی و خبرداری پر تعینات رہینگے مہینا پائینگے' اور مناسب ہی
کہ تم پہلے کام کے انجام دینے کے بعد' دوسرے کام مین کہ سلطان مرحوم کے
اہل خاندان کا روانہ اور اُنکا اسباب و لوازمہ سفر کا طیار کرنا ہی بدل متوجہ
ہو کر اُن مراتب کو جو اِس نامے مین لازم و ناگزیر ہین بجا لاؤ' مین اِس مہم
دردانگیز کے سپرد کرنے کے لیئے جسکے بن انجام کئے دلجمعی متصور نہین کمپنی
کے کارپردازون کے درمیان کسی کو ایسا سردار اور جو اِس بھاری کام کی
شرطین بجا لا سکے نہین دیکھتا' سوا سے کرنیل وبلڈ لی کے' اِسواسطے بالکل اِن
ضروری کامون کا اختیار اُسکے ذمے کرتا ہون' کرنیل ڈوھن حصار و بلور کی
قلعہداری پر جو عنقریب سلطان مرحوم کے لواحق و توابع کے رہنے کی جگہ ہو گی
مامور رہوا' اور اِن لوگون کے ماہواری وظیفون کا پہنچانا اور وبلور مین اُنکے

Marfat.com

لیئے ہر طرح کی ضروری چیزون کا تیار کرنا بھی اسی کرنیل کے ذمے ہی اور یہہ بھی مین چاہتا ہون کہ اُنکے واسطے منصول وظیفہ عالی تمغون کے حوالے لایق مقرر کرون، تم صاحبون کو بھی ضرور ہی کہ ہر ایک شاہزادے کی وجہ گذران اور زنانہ اخراجات کے لیئے تجویز کرو کہ کسقدر روپی کفایت کرینگے، مگر اِس امر مین بہ شرط ہی کہ کل اہل خاندان کے وظیفے کے لیئے مبلغ زر سالیانہ تین لاکھ بانہابت درجے کو چار لاکھ ہون سے زیادہ نہون، سلطان کے فرزندون کو اجازت ہی کہ اپنے اپنے خاص ملازم ساتھہ لانے کے واسطے اختیار کرین اس شرط سے کہ اُنکی ایسی کثرت نہو جسسے سلطان مرحوم کے ہوا خواہون کا خفا خاطر ہونے کا گمان ہو، اور بہتر تو یہہ ہی کہ علی رضا خان جو کمپنی کے ایک خیر خواہ ہون اور شاہزادون کے غمخوارون مین سے ہی ساتھہ کر دیا جاے، دودمان سلطان کے ہر ایک گھر کی بیگمات اور اُنکے فرزند جسقدر جلد تر کہ امکان ہی شاہزادون کے ساتھہ کر دیئے جائین، کرنیل ویلزلی میری طرف سے بخوبی اُنکے ذہن نشین کر لگا کہ کسقدر جسے مجھے پاسداری اور اعانت اُنکی منظور ہی، اور شاہزادون کے نام کا فارسی خط جو ملفوف ہی اُنھین پہنچا دیگا، اور لفٹنٹ جنریل ہارس امور مہمہ کے بالفعل کے ہر ہر مرحلے مین جو جو مشکل پیش آئیگی اُسکی آسانی کے لیئے ہر طرح کی سعی و کوشش مین کوتاہی نہ کریگا،

یہہ ترجمہ اُس خط کا ہی جو گورنر جنرل لارڈ مارنگٹن بہادر نے شاہزادون کے خدمت مین لکھا تھا،

* صاحب نہایت شفیق واستظہا را خلاص کیشون کے ملامت

چرن اندنون نواح ویلور مین جو اُس مہربان کی جاے سکونت تجویز ہوئی ہی

حیریت وآسایش کے ساتھ۔ اُس مہربان کے پہنچنے کی خوشخبری سے دل اخلاص منزل کو نشاط وخرمی حاصل ہوئی ' اب یہہ بات خاطر مین گذری کہ اِسی عرصے مین پھر محبّت نامے کے وسیلے دوستی وارتباط کے کتنے مراتب کے لکھنے سے اُس مہربان کی تسلّی کرے ' آپ بیشک بخوبی خاطر جمع رکھیئے کہ مخلص ہمیشہ رضا جوئی اور نیک اندیشی کے آثار ظاہر کرنے مین مائل ومشغول رہیگا اور منظور سب طرح سے یہہ تھا کہ حتی الامکان ' قامت کا مکان تنگ وکلفت سوچنا نچہ اِس بند وبست وانتظام کے لئے حکم بھی ایسا ہی دیا تھا کہ جستجو وتکاپو مین کسی عنوان سے غفلت نہونے پائے ' چونکہ کارگزاران سرکار کنپنی انگریز بہادر کی نیتین ہمیشہ اُس مہربان کے آرام وآسایش سے زندگانی کرنے پر متوجّہ رہینگی ' اور افطننط کرنیل ڈفطن بہادر بھی مدام ہر نوع سے حق مین اُس مہربان کے حسن سلوک کے لوازم خدمتگزاری بجالا نیگا ' اِس تقدیر مین اُمید قوی ہی کہ وہان کسی قسم کا تصدیعہ وملال اُس مہربان کو نہوگا ' اور آپ کی خوشی وراحت بلا تکلف خاطر دوستی مظاہر کی خوشی کا باعث ہوگی اور مخلص کو یقین ہی کہ اُس مہربان کے اطوار واوصاف حمیدہ کی ایسی کشش ہوگی کہ مجھے بیش از بیش طریقۂ اُلفت وارتباط کے آداب پیش کرنے پڑینگے اور خاص کر یہہ مردل محبت گزین کی رضامندی کا باعث ہوگا کہ آپ بے تکلفانہ صاف دلی کی راہ سے کرنیل موصوف کے پاس دلی اور مخفی باتون کے بیان کرنے مین ازحد اعتماد واعتبار کو دل مین جگہہ دیجئے اور صاحب موصوف اِس آرزومند کے اشارے کے موافق جو کبھی کبھی اُس مہربان کی خدمت مین کہہ ظاہر کرے اُسے بگوش رضا سن لیجئے ' اور چشم داشت یہہ ہی کہ جب اِس اخلاص شعار سے کسی امر کا اظہار ضرور ہو تو اُسے آپ صاحب موصوف کی معرفت ظاہر کیجئے آپ کا خیرخواہ یہہ۔ چاہتا ہی کہ تمھارے دنون مین کسی صاحب کے ہاتھہ۔ جسپر اپنا اعتماد ہو کچھہ۔ تحفہ بطور اپنی دوستی کی نشانی کے بھیج کر اپنے دل کو مسرور ومحفوظ کرے ' اُمید کہ ہمیشہ مخلص کو وہان کی خیریتون کا مشتاق سمجھکے مسرت بخش مکتوبونکے لکھنے سے خرم وخوشدل فرماتے رہئے اور زیادہ کیا لکھے والسلام '

(Signed.) MORNINGTON.

Marfat.com

مجھے اس امر کے سننے سے بڑا تاسف گذرا کہ سر برنگپتن مسخر ہو جانے کے بعد، سلطان کا زنانہ محل دفینے و خزینے کی طمع سے تلاش کیا گیا اور نہم لوگون نے کمپنی کے نام و مرتبے کا پاس نکیا، کیا کہون کہ کسقدر اس بات سے مجھے افسوس ہوا، کاشکے سلطان کے محاسر اکی بیگمات اس سبب سے حیران و پریشان نہ کی جاتین، ان ہتلے کے ازدحام اور چڑھائی کی دھوم دھام کے زمانے مین بے اختیار اس وضع کی زیادتیان اکثر وقوع مین آتی ہین، مین سدا اس حسرت و افسوس سے آہ بھرا کرونگا اگر بہ زبردستی جنگ و حرب موقوف ہونے کی دیر کے بعد جب تمام و کمال وہ مقام جسپر جھگڑا تھا ہم پر چھوڑ دیا گیا، اور سبکے سب وضیع و شریف وہان کے ہمارے مطیع و فرمانبردار ہو چکے سرزد ہوئی ہوگی، اگر زنانہ محل کے نفائس سے کوئی بیش قیمتی چیز اور کسی رقم کا زیور اس منحوس گھڑی مین ادھر والون مین سے کسی نے اٹھالیا ہو تو مجھے کمال اعتماد ہی کہ وہان کا فرمانروا سپہسالار اس مادے کی. جستجو کو اپنی ضروری خدمتون سے جان کر اُن چیزون کے پھروا دینے مین قرار واقعی کوشش کریگا، بڑی آرزو سے مجھے اُمید یہ ہی کہ اُسوقت تک کہ وہان سے اُن لوگون کے روانہ ہونے کا دن آوے ہر ایک شاہزادون اور اُنکی مستوراتون کے مال و متاع کی پاسبانی و چوکی مین بڑی ہشیاری و خبرداری کی جاوے، سلطان مرحوم کے اہل خاندان کو اُنکے مسکن متعدد مین لیجانے کے لیئے تمھین جتنے انگریزی سپاہی درکار ہون ضرور سپہسالار فرماندہی سے لیجاکر رستے مین کسی طور کے خوف و خطرے کا کھٹکا نرہے، لفطنط و قطان کے پہنچنے تک بہتر یہ ہی کہ سپاہیون کے عہدہ داران مین سے ایک شخص جو اِس ملک کی زبانون اور چالون سے خبردار ہو شہزادون

Marfat.com

کے ساتھ کر دیا جاے اور صوبہ کنڑ یکے نظم و نسق کے باب مین جبتک میرا کوئی حکم پہاؤ لازم ہی کہ اُس مین تمھاری طرف سے کچھ دخل و تصرّف نہو' جنربل اسٹوارٹ کو لکھا گیا ہی کہ کچھ دنون موافق فرماے اُس صوبے کے انتظام کے کام کو انجام کرے' اور مین تا وقتیکہ اُسے حالات اُس نواح کے دریافت نکر لون وہان کے دستور و قانون کے باب مین حکم ناطق دے نہین سکتا' اگلے امینون کو جو برطرف کیے گیے ہین میری طرف سے بخوبی اُنکی کارگزاری کی شاباشی دینا اور اِن خدمات کے عوض مین اُنکو میرا سلام و شکر پہنچانا' بنیاد اِن ضابطون کی اِس راے پر رکھی گئی ہی کہ وہانکے فرمانروا سپہسالار کو ملکی حکمون اور دیوانی کا مونین ہمیشہ اختیار نرہے اور وہ سواے ایک عصایا اعتماد کی وردی کے اپنے پاس نرکھے دل مین ایسا گذرتا ہی کہ کاش تمھاری کچہری سربرنگپٹن سے اُٹھکے بنگلور کو جاتی تو اُسے سردست ایک فائدہ نفع رسان ہاتھ لگتا یعنے اُسکے ضمن مین سربرنگپٹن سے غول کے غول سلمان ساتھ چلے جاتے اِس کام مین نہایت جلد سعی کیا چاہیے کیونکہ یہہ امر ضرور ہین ہمارے اطمینان کے واسطے بہت ہی ضرور ہی'

Marfat.com

عہدنامہ یا وثیقہ

عہد نامہ جومند و ستانی انرنیل کنپنی بہادر' اورنواب نظام الدولہ آصفجاہ بہادر' اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے درمیان آپس مین ہمقول و متفق ہونے کے استحکام اور سلطان شہید کے ملکون کے بند و بست و انتظام کے اتمام کے لئے لکھا گیا تھا '

اِس نظر سے کہ سلطان مرحوم نے بغیر اِسکے کہ اُنکے ساتھ' امیران ہمعہد کی طرف سے جنگجوئی کے سببون سے کسی طرح کی چھیڑ چھاڑ عمل مین آئی ہو قوم فرانسیس سے ملکر اُنکے سپاہیون کا ایک گروہ انرنیل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے خیرخواہون نظام الدولہ بہادر اور پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر کے ساتھ حرب و کارزار کی بنیاد قائم کرنے کے عزم پر اپنے لشکر مین منگوایا' اور انرنیل کنپنی انگریز بہادر اور اُسکے ہواخواہون نے جو اپنی حفاظت و بچاو کے لیئے اُن عزیمتون سے جن پر سلطان نے جماعت فرانسیس کو اپنے ساتھ متفق کیا تھا ضامن اور اول دینے کے باب مین بہادر خواستین کین اور سلطان نے اُنکے اقبال سے بہلو تہی کیا' بس انرنیل کنپنی انگریز بہادر اور نظام الدولہ آصفجاہ نے بیگانی فوجون کے خطرون اور ایسے بیرحم ستمگر دشمنون کے لوٹ و تاراج سے اپنی اپنی خاص حفیظت و ملکیت یا سرخدون اور ملکون کی بخشی اور حمایت کے واسطے لشکر متفقہ بہ نیت حرب و نبرد روانہ کیا' اور چونکہ خواہش ایزدی مین انرنیل کنپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے اسیران ہمعہد کی فتحیابی و کامیابی اور اِنکے ہاتھون سلطان مغفور کا قتل اور اُسکی

Marfat.com

رعیتون اور متعلقون کا مفاد ہونا مقدر تھا' اور چونکہ امیران ہندوستان یہ چاہتے تھے کہ اِس مملکت واقتدار جدید کو کہ خدائے تعالی نے اُنھین عطا کیا تھا گذری لڑائی کے اخراجات کی تلافی مین اور اپنے اپنے ملکون کی رعیتون اور آس پاس کے صوبون کے امن چین کے واسطے کام مین لائین' لہذا سلطان مرحوم کے ملکون کے بندوبست کے واسطے انربل کمپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ آصفجاہ بہادر کے درمیان بالفعل عہد و پیمان باندھا گیا بمعرفتِ لفٹنٹ جنریل ہارس بادشاہ انگلستان کی فوجون اور انربل کمپنی انگریز بہادر کی اُس فوج کا سپہسالار فرمانروا جو کرناٹک اور ملیبار مین ہین اور انربل کرنیل ارثر ویلزلی اور انربل ہنری ویلزلی' اور لفٹنٹ کرنیل ولیم کرکپاٹرک' اور لفٹنٹ کرنیل باری کلوز' ربط انربل ریچارڈ ارل اف مارنگٹن گورنر جنرل کی طرف سے اور بمعرفتِ نواب سیر عالم بہادر نواب نظام الدولہ بہادر کی جانب سے ناموافق آیندہ شرطون کے کہ تائید ایزدی سے جبتک مہر و ماہ آسمان پر جلوہ گر ہین پایدار و برقرار رہینگی دے اور اُنکی آل اولاد بدل متوجہ رہکر فیمابین اِن باتون کی رعایت کرین'

پہلی شرط

چونکہ دستور عدالت مقتضی اِس بات کا ہی کہ سرداران معہد اِس عہدنامے کے ذریعے سے اپنے اپنے دلی مطالب کے پورا کرنے یعنے جبر نقصان مین اُن اخراجات کے جو خود اُنہین کی حفاظت دشمن مین ہوئے ہین' اور بھی اپنے خاص ملکون کی قرار واقعی نگہبانی مین کر آگے کو اعدا سے بے کھٹکے رہین ضرور کوشش کرین اسواسطے اِس بات پر اتفاق کیا گیا ہی کہ فرد آکی مندرج کی ہوئی سرزمین جسکی تفصیل ذیل مین اِس عہدنامے کے ہی

Marfat.com

سلطان مرحوم کے ملکون کی اُن شاہراہون ضمیمت کہ کمپنی انگریز بہادر یا اُنکے خواہون یا خراج گزارون کے اُن محالون اور سرکارون سے ملی ہوئی ہین جو درمیان پائین گھاٹون کے پورب پچھم کے دونون ساحلون پر ہین یا اُن قلعونسے جو اُن راہونکے آس پاس ہین سرکار انگریز بہادر کے دخل مین رہینگی اور کمپنی انگریز بہادر اِسی سرزمین کے خراج سے نواب حیدر علی خان منصور کے خاندان اور سلطان مرحوم کے بالکل متعلقون اور لواحقون کی بخوبی گذران و پرورش کے لیئے معقول خرچ جو دو لاکھ استارہون سے کم نہوگا (اور بہ حساب کے روپے دو لاکھ چالیس ہزار کانتراہون ہونا ہی ' جو سات لاکھ بیس ہزار روپی کے برابر ہی اور قیمت ایک کانتراہون کی تین روپی) مقرر کرنے اور اُسکا بار اپنے ذمے لینے کا اقرار کرتی ہی ' چنانچہ فرد آمین جو سرزمین مذکور ہوئی ہی اُسکا خراج سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان کے تعین کے موافق ' سات لاکھ پچھتر ہزار ایک سو ستر کانتراہون ہی ' اِسمین سے بعد منہا کرنے دو دمان حیدر علی خان اور سلطان منصور کی مد خرچ کے کمپنی بہادر کے حصے مین پانچ لاکھ بیتیس ہزار ایک سی کانتراہون باقی رہتا ہی '

دوسری شرط

موافق پہلی شرط کے فرد آ کی لکھی ہوئی سرزمین نواب نظام الدولہ بہادر کے عمل دخل مین اور ہمیشہ اُسکے ملکون کے منضاف رہیگی ' اور نواب ممدوح اِس سرزمین کے خراج سے میر قمر الدین خان بہادر اور اُسکے اہل و عیال اور متعلقون کی وجہ گذران کے خرچ دینے کا کفیل ہوا ہی ' اور اِس مطلب کی تکمیل کے لیئے اُسکے واسطے گرم کنڈے مین ایک جاگیر خاص جسکی سالیانہ آمدنی دو لاکھ دس ہزار روپی یا ستر ہزار کانتراہون ہون الگ کردیگا '

اور یہہ بھی اُسکا عہد ہی کہ وہ سوائے اِس جاگیر کے خان مذکور کے نام پر ایک محل بھی اُن سپاہیون کی تنخواہ کے لیئے جو سرکار نواب موصوف کی ملازمت کے واسطے جمعیت معقول میر قمر الدین خان بہادر کی سرداری مین نوکر رکھی جائیگی مقرر کریگا اور چونکہ زر خراج اِس سرزمین کا جو فرد ب مین مرقوم ہی سنہ ۱۷۹۲ مین سلطان مرحوم کی تعین کے موافق چھہ لاکھ سات ہزار تین سو بتیس ہی ' اِس صورت مین میر قمر الدین خان کی خاص جاگیر کے وضع کرنے کے بعد نواب نظام الدولہ بہادر کے حصے مین پانچ لاکھ بتیس ہزار تین سی بتیس کنتر ہون باقی رہیگا '

تیسری شرط

کاؤ انام کی رفاہ و آرام اور امیران ہمعہد کے بندوبست کے دوام کی نظر سے بہ نیک صلاح ٹھہری ہی کہ سر برگنہ کا قلعہ کنپنی بہادر پر چھوڑ دیا جاے اور اِس بات پر اتفاق ہوا ہی کہ وہ قلعہ مع جزیرہ اور اُس قطعہ زمین سے جو اُسکے پچھم ہی اور مغرب کی طرف محدود ہی اُس ندی سے کہ بسوراے کے نام سے مشہور ہی اور جنگل گھاٹ کے قرب کاویری ندی سے جا ملی ہی ' کنپنی موصوف کے حصے والی سرزمین کے منضاف کیا جائیگا اور ہمیشہ کے واسطے تمامتر اُسی کے عمل دخل مین رہیگا '

چوتھی شرط

یہہ ہی کہ میسور مین بالتخصیص ایک علحدہ حاکم مقرر کیا جائیگا یعنے کشنہ راجہ اودیاور بہادر میسور کا مہاراجا کہ یہان سے قدیم راجاؤن کی اولاد سے ہی اُس سرزمین کا متصرف و مالک رہیگا جو تحدید کی گئی ہی اُن شرطون پر کہ عنقریب اُن کا ذکر کیا جائیگا '

Marfat.com

پانچوین شرط

امیران ہمدا ستان بایکدیگر متفق ہوئے ہین کہ بیشک فرد ج کی لکھی ہوئی سر زمین جو اِس عہد نامے کے ذیل مین مرقوم ہی مہاراجہ ممدوح کو اُن شرطون پر کہ مذکور ہونگی چھوڑ دی جائیگی ،

چھٹوی شرط

کمپنی انگریز بہادر کو اِس بات کا اختیار حاصل رہیگا کہ وہ اُس مبلغ کو جو موافق شرط اول اِس عہد نامے کے نواب حیدر علی خان اور سلطان مرحوم کے اہل خاندان کا وظیفہ مقرر ہو اہی جب کبھی چاہے در صورت سرزد ہونے انواع و اقسام واردات کے مثلاً اِس خاندان مین سے کسی رکن کے فوت ہونے یا کسی طرح بغاوت اختیار کرنے یا سردارن ہمعہد کی ریاست و حیثیت پر دست یا اُنکے اور راجۂ میسور کے ملکون کے درمیان امن چین کے معاملے مین کچھ خلل اور فساد ڈالنے کے زمانے مین جیسا بہتر جانے عمل مین لاے خواہ اِسے کسی خاص وقت پر منحصر کرے یعنے کچھ مقرر کیے ہوئے ایام تک روک رکھے خواہ یک قلم بند کر دے یا کچھ اُسمین تخفیف کرے ،

ساتوین شرط

پیشوا راو پنڈت پردھان بہادر ضرور اِس عہد و پیمان مین شریک کیا جائیگا ، ہر چند وہ اِس حرب و قتال کے ایام کے درمیان نہ اُسکے ضروری خرچون اور کوششون مین سرداران ہمدا ستان کے شامل تھا اور نہ اب کسی وجہ سے فتح کی غنیمتون اور منفعتون مین خواہی نخواہی فریقین متشارک یعنے کمپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ کے ساتھ حصہ دار ہونے کا مستحق ہی ، باایں ہمہ چونکہ فیمابین پیشوا بہادر اور کمپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر اور مہاراجہ

میسور کشتہ راجہ بہادر کے حق دوستی ثابت ہی اس رعایت سے رائین اس بات پر قرار پائی ہین کہ وہ خاص سرحد جسکی تفصیل فرد دادر ذیل مین اس عہد نامے کے مرقوم ہی اُسکے تصرف مین دینے کے لیئے باقی رکھی جاویگی' نادر و بست پیشوا بہادر کی ملکیت اور اُسکے مملکت کے داخل رہے اس طور پر کہ گویا پیشوا بھی اِس عہد نامے کے ہمدا ستانون مین ایک رکن تھا مگر اِس شرط پر کہ پیشوا مذکور اِس عہد نامے کو اُس دن سے ایک مہینے کے اندر حسین امیران ہم آہنگ دستور کے موافق اِس عہد نامے کی اطلاع کرینگے منظور کرے' اور بھی اُن امور مین کہ ابھی نواب اور پیشوا کے درمیان شک و شبہے مین ملتوی ہین' اور بھی اُن باتون مین جنکی خبر کمپنی انگریز بہادر کی طرف سے گورنر جنرل انگریزی رزیڈنٹ کی معرفت پونا مین اُسکے پاس بھیج دیگا' کمپنی اور نواب موصوف کی دلجمعی اور اطمینان کردے'

آٹھوین شرط

اگر پیشوا موصوف امیران ہمعہد کی امید دوستانہ کے برعکس اِس عہد نامے کے منظور کرنے یا اُن باتون کے خاطرنشان کردینے سے جنکا ساتوین شرط مین اشارہ ہوا ہی پہلو تہی کرے تو اِس تقدیر پر وہ سرزمین کہ اُسے پہلے اسکے لیئے مقرر کی گئی ہی کمپنی انگریز بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے شرکت اور ملکیت مین رہیگی اور اب ملے اُس سرزمین کو چاہین راجہ میسور کے ساتھ اُسکے اُس محال و صوبے سے جو اُنکے خاص ملکون کے نزدیک ہی مبادلہ یا معاوضہ کرین خواہ کسی اور طور سے اُسکا بندوبست جیسا بہتر سمجھین ٹھہرائین'

نوین شرط

مہاراجہ میسور کشتہ بہادر کو بہان کے تخت سلطنت پر بٹھلانے کے واسطے

Marfat.com

بہتر مذبیر پسند ہوئی ہی کہ کمپنی فوجون کی ایک معقول جمعیت سے اُسکی پشتی وحمایت کی جاے ' اور یہ سپرا تفاق کیا گیا ہی کہ بے فوجین کمپنی انگریز بہادر کے ذریعے سے موافق اُس جداگانہ قول قرار کے جو عنقریب کمپنی انگریز بہادر اور مہاراجہ مذکور مین ہوگا مقرر کی جائینگی '

دسویں شرط

یہ عہد و پیمان دس شرطون پر مشتمل آج کے دن کہ جون مہینے کی بائیسوین سنہ ۱۷۹۹ اور محرم کی سترھوین سنہ ۱۲۱۴ ہی ربط انریبل ارل اف مارنگٹن گورنر جنریل بہادر اور نواب نظام الدولہ بہادر کے نام پر دو برابر ایک طرف کے وکلا لفٹنٹ جنریل جارج ہارسس ' انریبل کرنیل ارثر ویلزلی ' انریبل ہنری ویلزلی ' لفٹنٹ کرنیل ولیم کرکپاطرک ' لفٹنٹ کرنیل باری کلوز ' اور دوسری جانب کے وکیل میرعالم بہادر کے ' منعقد ہوا ' طرفین کے وکیلون نے اِس عہدنامے کی ایک ایک نقل پر اپنی اپنی مہر و دستخط کر ایک دوسرے کے حوالے کر کے اِسکا اقرار کیا کہ یہ عہدنامہ آج سے ایک اٹھوارے کے درمیان گورنر جنریل کے دستخط و مہر سے اور پچیس دن مین نواب نظام الدولہ کے دستخط و مہر سے بیشک مزین و مستحکم ہو جائیگا '

مہر نواب نظام الدولہ کی

نواب نظام الدولہ نے حیدرآباد مین مہر و دستخط کیا ' سنہ ۱۷۹۹ کی تیرھوین جولائی کو ' ربط انریبل گورنر جنریل بہادر نے سنٹ جارج نام قلعے مین مہر و دستخط کیا ' سنہ مذکور کی چھبیسوین جون کو '

۱۸۲

757

AN ACCOUNT OF THE MUTINY AT VELORE

IN THE YEAR 1806,

BY J. DEAN, ESQ. M. D.

TRANSLATED FROM THE UNITED SERVICE JOURNAL AND NAVAL AND MILITARY MAGAZINE.

PART II.

1841.

بیان اُس شورش اور قتل عام کا جو ویلور کے قلعے مین سنہ ١٨٠٦
کي دسوین جولائي کو واقع هوا ' مسٹر جونس سرجیئن اور
مسطرج ڈین معین سرجیئن کی روایت سے جو دونون
اِس واقعۂ شوم کی ابتدا سے انتہا تک وهان موجود تھے '

اُس قلعے کا باسبان سپاهیونکا سرغنہ کرنیل سنط جان فنکورط تھا ' اور نگهبان سپاهی
وهان چار کمپنی بادشاهی اُنهترهوین رجمنط کی ' چھ کمپنی هندستانی پیادونکی پهلی
رجمنط سے ' دوسرا رسالہ هندستانی پیادون کی تینتیسوین رجمنط کا ' ایک غول
فرنگستانی گولندازونکا ' بارکل هندستانی سپاهی ڈیڑھ هزار تھے ' سنہ مذکور کی دسوین
جولائی کے پهلے اِس واقعے کا کچھ بھی خیال اور بدگمانی نتھی ' مین کرنیل ماکراس کے
ساتھ گذشتہ رات کھانا کھاکر قواعد کے میدان هوکے جاتا تھا کہ قلعے کے اندر والی
دوسرا مین غلغلہ عیش و نشاط کا معلوم هوا شهزادون کے محل مین روشنی کی
کثرت تھی ' ساز و سرود کی آواز سے جشن و انبساط کا سماں بندھا تھا ' مگر کچھ شرو
فساد واقع هونے کا هرگز گمان نہ تھا ' شبکو مین بندوقون کی شلک سے چونک
پڑا ' کھڑکی سے نگاہ کیا تو دیکھا کہ کتنے آدمی دوڑے چلے جاتے هین ' بعد
تھوڑی دیر کے میرے رسالے کے دونو جوان عہدہ دار نے مجھے آکر کہا کہ

Marfat.com

اُنہترھوین رجمنٹ کے فرنگستانی سپاہیون نے باہر نکل کر باغی سپاھیون پر بندوقین
بارنی شروع کی ہین ' مین نے کہا کہ مین ابھی دم کپڑا پہنکر تمھارے ساتھ
سپاھیون کے بارک مین چلتا ہون پر وے نہ ٹھہرے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے '
بعد اسکے مین موزہ پہن رہا تھا کہ پہلی رجمنٹ کے لفٹنٹ کلکیف نے آکر کہا
کہ میرے بازو پر ایک گولی لگی ہی ' مین اُسکو اپنے ہمراہ لیکر سٹرجونس
جراح کے گھر گیا اور اُسکا زخم دکھلایا ' الغرض اُس مجروح کا زخم بندھوا ہم
ہندوستانی پیدلون کی پہلی رجمنٹ کے دستۂ اول کے اجیطن کے گھر گئے '
اور وہان ہندوستانی پاسبانون کے ہتھیار لیکر کل نو آدمی لڑنے کے لیئے
طیار ہوئے ' اِس اثنا مین قلعے کی ہر ایک النگ سے بندوق کی بارکی آوازین
آنے اور گولیان چارون طرف سے برسنے لگین اس گھر کے صدر رستے پر
ہمنے کئی آدمیون کے تگ و دو کرنے کی آواز سنکر باہر نکلنے وقت آدھا
دروازہ کھلا رہنے دیا اِسلیئے کہ اگر کوئی اندر آنے کا ارادہ کرے تو دکھلائی
دے ' اب اُن متمردون کا ایک جتھا جن مین تخمیناً بیس آدمی ہونگے گلی سے
نکل کر صدر برآمدے مین گھس آئے اور اُنھین جو گولی کے گھائل اور کشتہ
تھے بھی اپنے ساتھ لیتے گئے ' پھر اُنکا کچھ نشان ظاہر نہوا ' ہم لوگون نے یہ
خیال کیا کہ سٹرجونس کا گھر چون بارک کے متصل ہی اِن بلاؤن سے
بہت محفوظ ہی ' ایک لحظہ بھی شش و پنج رہا کہ اب کسی طرح ہم بارک
مین داخل ہو جائین پر اِس جہت سے کہ وے بغاوت شعار سپاہی گھر کے
گرد بگرد محیط تھے وہ تدبیر پیش رفت نہوئی یہانتک کہ رات آخر ہوئی اور
صبح کو یہ آہٹ آتی تھی کہ بہت سے سپاہی ہمارے گھر کے پیچھے اِدھر اُدھر
گھومتے اور اندر آنے کی راہ ڈھونڈھتے ہین لیکن اُنسے کچھ نہ بن پڑا ' آخرالامر

Marfat.com

جوق جوق باغیون نے ہمارے گھر کی پچھواڑے کے باہر والے گھرون کی دیوار پر چڑھ گیے اور بندوق سر کرنے لگے' ہم دروازے کے بچاو مین مصروف ہوئے' جب وے قریب آئے تو ہم برامدے کی جانب گیے اور گولی کی جگہ بندوق کا کندا لے لے اُنکے مدافعے مین سرگرم ہوئے اُنکی طرف سے ہم پر گولیون کی بوچھاڑ تھی' مین ایک ضرب کھاکر گرپڑا' اس بیچ مین انتھونی رجمنٹ کے آدمیون نے بندوق کی آواز سن بارک کی کھڑکی جو ہماری جانب تھی کھول کر ہم کو بارک مین داخل ہونے کے لیئے آواز دی' باغی لوگ یہ حال معلوم کرتے ہی ہمارے پیچھے دوڑ پڑے پر خیر بہ گذری کہ ہم اُنکی بندوقون کی مار سے بسبب اُن گولیون کے کہ اُنتھونی رجمنٹ کے جوان ہمارے بچانے کو اُن پر مارتے تھے بچکر اُس کھائی سمیت کھڑکی کی راہ سے بارک مین داخل ہوگئے' اب اِن متمردون نے تین ضرب توپ صلاح خانے سے لا قدیم بارک کے اُوپر لگا اُنتھونی رجمنٹ کے بارک پر کہ اِن دونون کے درمیان ایک چھوٹا سا رستا تھا علی الاتصال گولیون کی بوچھاڑ چلادی' گولیان بارک کے دریچون سے اندر آتی تھین' جسمین ابھی تیپو سلطان کا استاد تھا' اور گروہ گروہ بے سرکش سپاہی عہدہ دارون کے مکانون پر آتے جاتے دکھلائی دیتے تھے اسلیئے کہ اُنھین اس درمیان سے نکال باہر کرین' اب دو منصبدار نظر آئے کہ وے باغی لوگ قیدیون کی طرح اُنھین قلعے کی جانب لیئے جاتے تھے اور قلعہ بھی سر تا سر اُن باغیون کے دخل مین آگیا' الغرض بارک کے درمیان عجب طرح کی ہل چل مچ رہی تھی' بارک کے سپاہی بھوکے ہوتے ہی اِس بات پر مستعد ہوئے کہ جبرًا بارک کے دروازے کی راہ اپنے قبضے مین کرلین' لیکن چونکہ توپین اُسکے قریب ہی لگی تھین کتنے اُنمین سے گولون

MarfatCom

سے اُتر گئے ' آخر کو سپاہیون نے بارک کے دروازے کا رستا بند کر دیا '
پھر بھی بارک کی کھڑکیون کی جانب سے پیہم گولیان برس رہی
تھین اور ہم لوگون کو ایک دم لینے کے واسطے کوئی اور پناہ کی جگہہ
سوائے بارک کے پیلپا بون کی اوٹ کے نہ تھی ' ایسے مین کپتان مکاکلن نے
فرصت کا وقت دیکھہ بالکل حربی اسباب و ہتھیار جمع کرنے کو فرمایا اور یہہ
کہا کہ جسکو چلنے کی طاقت ہو وہ یہان سے قلعے کی دیوار کے پاس کی
کھڑکیون کے رستے باہر چل کھڑا ہو ' چنانچہ اُن دریچون کے رستے دو دو آدمی نکلے '
اور بھروسا یہہ تھا کہ ہم حریف کی مار سے عیالدار سپاہیون کے گھرونکی آڑ مین
بچکر نکل جائینگے اور یہہ بھی اِس نکلنے کا بڑا سبب تھا کہ ہم چھوٹے ذخیرہ خانے کے
پاس جا کر مقام کر بینگے چنانچہ کپتان مکاکلن بھی سپاہیون کے ساتھہ اُنہین
دریچون سے نکلا ' مین اور میجر جونس دونون ' سپاہیون کی توپی پہن
بندوق ہاتھہ مین لے سپاہیون کے ہمراہ مع اُس رفیق مجروح کے باہر آئے '
قصہ کوتاہ جو لوگ اُن گھرون کی پناہ مین جاتے تھے اُنمن سے کئی آدمی زخمی
ہوئے ' اور جتنا ہم قلعے کی دیوار کے نزدیک ہوتے اتنا ہی گولیون کے
زیادہ نشانے بنتے ' بہرصورت اُس ذخیرہ خانے تک پہنچ کے کیا دیکھتے ہین کہ
اُسکا دروازہ کھلا ہی معلوم ہوا کہ اعدا وہان کی گولیان لگنے ہین فقط گولیون
کے خالی لفافے ہمکو ملے ' تب ہم حصار پر چڑھے ' کپتان مکاکلن نے حکم دیا کہ تم
اُس گھسی مین (جو قریب ہی تھی) جا کر ٹھہرو ' جبتک اور سپاہی بھی پہنچ جائین '
لَک بھگ اُسی گھسی کے جسمین ہم تھے ہندوؤن کا ایک دیول تھا جسپر
باغی لوگ مجتمع تھے ' قرب کے سبب بیطرح اُنھون نے ہم پر گولیان
برسائین ' سامھنے ہم لوگون کے ایک برج تھا جہان صبح شام کی توپ سرھوا کرتی تھی

Marfat.com

اُس برج پر بھی باغیون کی ایک تری فوج منسلط تھی ، کپطان مکلاکلن نے اُسپر بہت سے سپاہیونکو جو آکر جمے تھے آگے بڑھنے کو حکم کیا اور آپ بھی اُن سپاہیون کے آگے آگے چلا جاتا تھا کہ ران مین ایک زخم کاری لگنے کے سبب گر پڑا ، ساتھ ہی اِسکے کپطان بارو جو قلعے کی دیوار پاس اپنے گھروالون سمیت سکونت رکھتا تھا ہمارے سپاہیون کی جماعت مین آملا ، اب جسقت پت ہم لوگون نے وہ برج لے لیا ، اِس تگ و تاز مین دونون طرف سے کئی آدمی مارے پڑے ، آخرکار متمردون نے وہ مکان چھوڑ دیا ، تب کپطان بارو اور اُسکے ساتھ والے دروازے کی جانب چلے ، پھر اُس دیول سے لگاتار ہمپر گولیون کی بارش رہی ، جب ہم بخشی خانے کی طرف گذرے ، تو معلوم ہوا کہ اُسے باغیون نے لوٹ لیا ہی اور روپی کے توڑے حصار کے نزدیک رلھا ، بعضے سپاہی اُنہتر ہوین رجمنٹ کے جو حصار سے اُسطرف جاتے تھے مارے گئے ، اُدھر صدر برامدے مین جو سپاہی تھے وے پکار پکار گولیان مانگ رہے تھے مین نے کہا رکابی کے روپی گولی کی جگہہ استعمال مین لاؤ ، جب اِن مکانون کی محافظت سے فراغت ہوئی تو ہم دروازے کے رستے کی جانب چلے ، اُدھر اُن بہادرون نے کہ وے ہم سے پہلے ہی یہان پہنچ گئے تھے باغیون کو اُنکے مقام سے ہٹا دیا جہان ایک توڑا روپیونکا جسے وے باغی بخشی خانے سے بھالتے وقت چھوڑ گئے تھے ہاتھ لگا ، جن پر بعضے سپاہیون اور عہدہ دارون کا جی للچایا بلکہ بعضون نے حصار پر سے بھی اُترنے کا قصد کیا ، کپطان بارو نے یہہ طور دیکھکر پاسبانون کو اُن پر تعینات کر حکم دیا کہ جو شخص پہلے اپنی جگہہ سے آگے بڑھنے کا ارادہ کرے اُسکو گولی مارین ، جسوقت ہم دروازے کی راہ پر تھے عجیب مصیبت جان سوز دیکھنے مین

Marfat.com

آئی کہ اعدا کی ایک بڑی فوج آگے بیمار خانے سے تخمیناً پندرہ آدمی
فرنگستانیونکو پکڑ کر صدر دولتخانے تک لیگئی اور اِن بچاروں کو اُن
بیرحمون نے شلک مار مار قتل کیا ' سلاح خانے سے اُن گرا ہون نے
دو توپ دروازے کی بھیتر والی راہ پر لگائی تھی شاید اِس ارادے سے
کہ ہم کو قواعد کے میدان مین جانے روکین ' اب گولیون کی نوبت آخر ہوئی '
کپطان بارد یہ سوچا کر سلاح خانے مین بم بروف مل سکتا ہی کیونکہ گولی کے
بدلے روپیون کے استعمال کرنے مین بہت وقت ضایع ہوتا تھا ' یہان حصار
سے لگے ہوئے کئی گھر تھے ' کپطان دیوڈ ویلسن جو تلیسوبن رجمنط کا عہدہ
دار تھا اُسکے گھر کے سامھنے لاش اُسکی ملی ' حصار کی دوسری الگ
ایک گھر تھا جسمین لفٹننط ایلی اُنہترھوین رجمنط کے عہدہ دار کے
لڑکے بالے رہتے تھے ' جب اُسکے اندر ہمارے گروہ کے بعض بعض آدمی
گئے تو اُنھون نے اِس بچارے کے لڑکون مین سے ایک کو مقتول پایا
اب باغیون کا غول قلعے کی جدی جدی جگہون مین دکھلائی دیتا تھا اور
شدت سے گولیان اُن آدمیون پر جو دروازے کی راہ مین تھے برستی تھین
چنانچہ ایک گولی لفٹننط میکائیل اُنہترھوین رجمنط کے معتمد ار کی کلائی مین لگی
اور اُسسے خون اتنا بہا کہ وہ کمزور و سست ہوگیا ' اب فقط کپطان بارد ' سطر
جونس اور تین سپاھیون کے ساتھ باقی رہ گئے ' باغیون کی گولیون سے محفوظ
پناہ گاہون کے مختلف مقامون پر سنگین چوکیان بٹھلا ہماری طرف کی سپاہ
کپطان بارد کے ہمراہ حربی سامان کی کھوج مین سلاح خانے کی جانب گئی ' سامھنے
ہم لوگون کے فرنگی بیمارستان اور کپطان فنکورط قلعدار کے گھر کے قریب
ایک برج تھا ' جسے باغیون نے بڑی مضبوطی سے اپنے دخل مین کر لیا تھا '

Marfat.com

جب ہم اُسکے نزدیک پہنچے بری طرح سے حربف کی مار کے نشانے ہوئے ' کپتان بارو اور راقم سطور کو ایک ایک گولی لگی ' مجھے تو پشت پا پر جسے اذیت نہ پہنچی ' لیکن کپتان بارو کو پھلی مین جسے اُسے بڑا ہی صدمہ پہنچا ' تب اُسنے سپاہیون کے ساتھ جانے کے لیئے مجھسے التماس کیا چنانچہ مین اُنکے شامل ہو گیا ' ہرچند اِس مکان مین مختلف جگہون سے بشدت گولیان برستی تھین پر جب اُنتر ھوین رجمنٹ کے دلاورون نے اُسکو دخل کرلیا ' سبکے سب باغی بھاگ نکلے ' سپاہیون نے کپتان بارو کے گھایل ہونے اور چند اول مین اُسکے لیجانے کا حال معلوم کر کے کہا کہ اب تو ہم بے سردار ہو گیئے ' مین نے کہا کہ ہم اور سطر جونس دونون تمہارے ساتھ ہر ایک مشکل مین شریک ہین ' اسی بیچ مین بیمارستان کا ایک شخص ہم مین آملا اور اُسنے ظاہر کیا کہ غنت کے غنت باغیون نے بیمار خانے مین آکر بالکل بیمار سپاہیون کو مار ڈالا مین اُنسے بھاگ بچا ' الغرض ہم لوگ اُسوقت کہ چند اول کے اکثر جوان آکر اکٹھے ہوئے اُس سلاح خانے کے جانے پر مستعد ہوئے ' رستے مین ہم پر گولیان چلین ' دو آدمی مقتول اور دو سرے مجروح ہوئے ' اب سے مین کئی سپاہی آکر ہمارے ساتھ ہو گئے ' اب ہم حصار سے اُتر کر بہشت مجموعی غلے کے انبار خانے کی دیوار کی آڑ مین پہنچے ' مین نے ایک باغی کے پکڑنے کا ارادہ کیا ' اُسنے بندوق چھوڑی ' تو بی میرے سر سے گزری ' مین نے اِس شخص کو دیکھتے ہی پہچانا کہ وہ ہمارے ہی رسالے کے سپاہیون سے ہی ' بے ساختہ میری زبان سے یہہ کلمہ نکل پڑا کہ خیر تو ہی آدم خان یہہ کیا تھا ' تب وہ بھی مجھے پہچان گیا ' اور اب ہم سلاح خانے کی جانب چلے ' رستے مین پھر بندوقین ہمپر چلین ' ہمارے کئی آدمیون سمیت ہم سلاح خانے مین جا پہنچے ' یہان ایک

تئے وحشت انگیز تماشے کا سامنا ہوا کہ تمام پاسبان کیا فرنگستانی کیا سپاہی سبکے سب کشتہ پڑے تھے ' اور عہدہ دار بھی اِنکا مارا گیا تھا ' ہمنے چاہا کہ بندوق کی سنگین وغیرہ سے سلاح خانے کے قفل کو توڑ ڈالین ' نہوسکا ' جب سطر جوس سے مین نے یہ حال بیان کیا تو وہ مجھے حصار پر چڑھنے کو کہکر آپ نیچے اُترا اور بول اُٹھا شکر کہ گنج مقصود ملا ' الحاصل بارود سے بھرا ایک خم حصار پر لایا گیا لیکن گولی ندارد جب گولی کے پانے سے ہمین یاس ہوئی تو سلاح خانے کی جانب جانے اور راہ مین سلطان کے نشان کو گرا دینے کی صلاح ٹھہری چنانچہ ہم اِسی قصد پر سپاہیونکے بارک سے کئی جوان ساتھ لیکر قلعے کی برج تک ایسے وقت مین جا پہنچے کہ سپاہیان باغی اسباب غنیمت کے باندھنے چھاندنے مین لگ رہے تھے ' باوجود اِسکے وے ہمین دیکھتے ہی بندوقین چھوڑنے لگے ' ہم وہانسے پھرے ' اور اُن لوگون نے ہمارا پیچھا کیا ' ہم جلد اپنے رفیقون مین آکر بندوق سر کرنے مین سرگرم ہوئے ' اِسی طرح لڑتے بھڑتے عام تک پہنچ گئے ' لیکن رستے بھر گولیون کے نشانے تھے ' ہم مین سے تین شخص نشان کی زبان پر چڑھ جانے کے مستعد ہوئے ' پہلا تو گولی سے مارا پڑا ' بعد اِسکے سارجنٹ ماکماس اِس کام پر مستعد ہوا ' اگرچہ اُسپر قریب کے گھروندون سے گولیان برستی رہین ' تیسرا شخص بربوط فلیپ بام سیڑھی کے نیچے اِس ارادے پر کھڑا تھا کہ اگر سارجنٹ مذکور کو کچھ صدمہ پہنچے تو وہ اُوپر چڑھ جائے ' اِس عرصے مین کتنے لوگ مقتول اور زخمی ہوگئے ' چونکہ میرے دوست جوس نے سارجنٹ سے علم لیا تھا ہم دروازے کے رستے کی جانب پھرآئے اور اب ہمین اُن زخمیون کو بھی وہان سے اُٹھانا ضرور ہوا (ہرچند اِس لانے مین

Marfat.com

کثرت سے گولیان ہم پر برستین) کیونکہ اگر یہ لوگ وہین پڑے رہتے تو بے شبہ مارے جاتے ' مین نے ان مجروحون کو بیمارستان کے ایک گرستی مین جو قریب تھی رکھا ' تب کئی بیکار منصبدار میرے پاس آئے اور بڑی محبت و دلسوزی سے کہنے لگے کہ اب تمہارے نزدیک نہ سامان جنگ باقی رہا نہ اذوقہ اور نہ نیان پاس کی بہر نوع ظاہر ہین اور مدد کی بھی کچھ اُمید نہین ' اِس لیئے مقتضاے وقت تو یہ ہی کہ یہ جو کتنے بقیہ السیف رہگئے ہین اُنکی جانون پر ترس کرکے بوجہ معقول کہ امکان سے خارج نہو میل ملاپ کی تدبیر کی جاے ' مین نے اُسکا جواب دیا کہ قلعے سے باہر جو کچھ عہدہ دار لوگ رہتے ہین اُنمین سے مقرر بعضون نے آرکاٹ کے ناظمون کو اِس سانحے کی اطلاع کی ہوگی ' کیونکہ ایسے واقعہ خطرناک کی خبر جو یکقلم فروگذاشت ہو بہت کسی طرح خیال مین نہین گذرتی ' بعد اِسکے مین نے کہا کہ بالفعل تو صدر دروازے کا رستا بھی ہمارے اختیار مین آگیا ہی ' علاوہ باغیون مین کون ایسا شخص ہی کہ اُسکے نزدیک التجالاؤن اور اِسمین بھی شک نہین کہ کمک عنقریب آن پہنچی اور چاہیے کہ ہم دم آنتک جو کچھ ہمارے تحت مین ہی اُسکے محافظت کی کوشش کرین اِس عرصے مین جو نس میرا مونس بھی کپتان ماکراس کے گھر سے حصار پر آن پہنچا مین نے اُن خانہ نشین عہدہ دارون کی تئے سب باتین اُسے کہین اُسنے اِس امر مین میری بات کی تقویت کی کہ ابھی کوئی دم مین کمک آپہنچتی ہی ' اِس گفتگو کو چند ان دیر نہوئی تھی کہ کرنیل کلپی اور کپتان ولسن انیسوین ڈراگون کے فرمانبردار دروازے کی راہ سے لگ بھگ کمک کو آپہنچے ' لوگون نے کرنیل مذکور سے ظاہر کیا کہ ابھی بہت سے باغی پوشیدہ گھر کی کے رستے بھاگے ہین چنانچہ کتنے ایک سوار اُس طرف تعینات ہوے '

بعد اسکے کرنیل نے میرا حال پوچھا اور ہم دونون حصار سے باہر آئے ' جونس نے میسور کا جھنڈا جو ہاتھ آیا تھا کرنیل کے ہاتھ مین دیا اُسنے کرنیل فنکورڈ کا حال پوچھا چونکہ ہم کچھ اُسکا حال جانتے تھے یان نکر سکے ' بعد اسکے کپتان بارڈ کی خبر پوچھی ' مین نے اُس گمٹی کی جانب جسمین وہ تھا اشارہ کیا اور اُسکے زخمی ہونے کی کیفیت بھی ظاہر کی ' تب مجھسے پوچھا کہ تم کو بھی کوئی زخم لگا ہی ' مین نے اپنا پانو اور زخم دکھلایا ' بعد اسکے مجھکو کہا کہ کپتان بارڈ جس برج مین ہی وہان تک تم میرے ہمراہ چلو ' بتیسویں رجمنٹ کے جھنڈے کپتان ماکراس کے کمر سے قلعے کے صدر دروازے پر لائے اور حصار کے نیچے رکھے گئے تھے ' ایک سپاہی بادشاہی علم لیکے ہمارے ہمراہ مدرے کی گمٹی مین آیا ' راستے مین ہر چند باغیون نے ہم پر بندوقین داغین پر خیریت گذری ' ہم نے اُس برج مین پہنچکے دیکھا کہ اور بھی کتنے سوار جنکے ساتھ میدانی توپین بھی تھین آرکاٹ سے قلعے کی جانب دوڑے چلے آتے ہین ' کرنیل گلاسپی نے دمدمے کی گمٹی چھوڑنے کے وقت کپتان بارڈ سے کہا دیکھتا ہین توفیق بزدانی کی باوری سے کیسا تم لوگون کا بہلا لونگا ' جسوقت ہم دروازے کی طرف پھرے پھر ہندوؤنکی دہول سے گولیون کے نشانے بننے بہانتک کہ دور نکل آئے ' جب دروازے پر پہنچ گئے تو دو کمک کی توپین بھیجنے والے دروازے پر منگوائی گئین اور کرنیل گلاسپی نے توپون کے سر کرنے کا حکم دیا چنانچہ لفٹننٹ بلاکسٹین عہدہ دار جو سواردن کے ہمراہ آرکاٹ سے آیا تھا اس سلیقے سے اس کام مین درآیا کہ دروازہ پہلی ہی شلک مین کھل گیا ' اب کرنیل گلاسپی نے جنگ کے لیئے طیار ہونے کو حکم کیا ' اگرچہ وہان لڑنے کے قابل پچاس آدمی سے زیادہ نتھے ' ہر کیف ہم کرنیل گلاسپی کے ہمراہ حصار سے چلے ' ہمارے پیچھے ایک

Marfat.com

رسالہ درا گونون کا اور ایک رسالہ ہندوستانیون کا تھا ' جونہین کرنیل نے آگے بڑھنے کا حکم دیا ہم میدان کی جانب روانہ ہوئے ' وہان پہنچتے ہی اُس دیول اور قدیم بارک سے ہم پر خوب ہی گولیون کی بوچھار برسی ' غول ہمارے سپاہیون کا صدر مجلسرا کی طرف آگے بڑھا اور جب ہم متصل اُس مقام کے جہان بیمار سپاہی مارے پڑے تھے جا پہنچے ' یہان بھی اعدا نے بڑے زور شور سے گولیونکا مینہ برسایا ' اکثر لوگ ہماری جماعت کے مقتول اور مجروح ہوئے ' الغرض ہماری جمعیت کے انتظام مین خلل واقع ہوا یعنے جب کرنیل گلسپی ہم کو اِس ارادے سے کہ درا گون کے رسالے کے سوارون کو حملہ کرنے کا حکم دے داہنی طرف جانے کو رستا دکھلا رہا تھا کہ اتنے مین ایک سوار جسکو شاید کوئی زخم پہنچا تھا صف چھوڑ اپنی جگہ سے اُچھل پڑا جسکے دھکے سے کرنیل زمین پر کرا ' مین اور سارجنٹ براڈی نے اُسے پکڑ کر اُٹھایا ' ہرچند صدمہ بڑا پہنچا تھا پر جانکی خیریت ہوئی ' اب سوارون نے صدر دولتسرا کی طرف جاکے بالکل باغیون کو جو وہان سے بھاگتے تھے قتل کر ڈالا ' بعد اِسکے مین نے دیکھا کہ کرنیل مار بٹلر اپنے گھر سے نکلا چلا آتا ہی اُسے کرنیل گلسپی کو دکھلا دیا اور ترنت مین نے بھی اُسکے پاس پہنچکے مصافحہ کیا ' پھر دونون کرنیل آپسمین گفتگو کر رہے تھے جو ہم دولت سرا کے اندر پہنچ گئے ' تعجب تھا کہ دولت سرا کی چھت پر سے کتنے باغیون نے بندوقین سر کر فرار کا رستا پکڑا ' کرنیل گلسپی نے مجھکو فرمایا کہ اُنھین پکڑ کر قید کرو ' کتنے باغیون نے تو آپہی ہتھیار رکھدیا تھا اور جو بندوقین ہاتھ مین لیئے ہوئے تھے اُنمین سے بعضون کو مین نے کہا کہ بندوق زمین پر رکھ دو اور اپنی راہ لو ' اور اِدھر پہلے ہی سے مین نے دروازے پر چوکیان متعلا رکھی تھین تا یہ لوگ باہر نکلنے پائین ' تب مین نے اُنکا کمر بند کھولا

Marfat.com

اُنکی جیب سے ہم لوگون نے کتنی گولیان نکالین جن سے اپنی بندوقین بھرین ، کرنیل گلسبی اور کرنیل ماریط آپسمین گفتگو کر رہے تھے ، کرنیل ماریط نے کہا شاہزادون مین سے ایک بھی اپنے دولتخانے سے باہر نہین نکلا بلکہ میرا دل گواہی دیتا ہی اور یقین کلی ہی کہ اُنمین سے کوئی اِس بلوے مین باغیون کے ساتھ شریک نہین ہی ، جبکہ کرنیل گلسبی محاصرہ کے بھیتر جانے کے باب مین گفتگو کرتا تھا مجھکو اُسکے صحن مین اُسنے قیدیون کی نگہبانی پر مامور کرکے اِس کام مین خوب چوکس رہنے کے لیئے قدغن کیا ، ملے قیدی تیئیسوین رجمنٹ کے لوگ تھے ، جب سوار دروازے پر جا پہنچے تو سپاہیون کا ایک غول بھیجا گیا جنھون نے بہت سے سرکشون کو جو کھڑکی کے رستے چھپکر بھاگتے تھے مار لیا ، ابتک جنگی سپاہیون کے ہمراہ کوئی عہدہ دار نہ تھا سوائے کرنیل ماریط کے نہ تھا ، کرنیل گلسبی نے مجھسے کہا کہ تم بھی میرے نزدیک مضبط اردن مین داخل ہو ، ذرا وہان کا حال تو جاکے دریافت کرو کہ کیا ہی اور اگر انیسوین رجمنٹ کا کوئی مضبط ملجاے تو اُسے تاکید کر دینا کہ جلد اپنے سپاہیون مین آن ملے ، خیر مین رخصت ہو کر قواعدگاہ سے سلاح خانے کی جانب گذرا ، جہان دراگون کے ایک سارجنٹ کو مین نے دیکھا اور کہا کہ مین کرنیل گلسبی کے پاس سے بہان کا احوال معلوم کرنے کو آیا ہون اُسنے کہا کہ ابھی کوئی دم مین سلاح خانہ آگ لگاکے اُڑا دیا جائیگا ، خدا کے واسطے اُسکے بھیتر نجائیو ، آخر امر مین اندر گھسا ، دیکھتا کیا ہون کہ دراگونون اور سپاہیون مین جو وہان آچھپے تھے ، بیطرح گولیان چل رہی ہین ، لفٹنٹ بلاکسٹی کو وہان دیکھکے اُتے جو مین نے حقیقت حال پوچھی ، بولا باغیون نے سلاح خانے مین آگ لگادی تھی ، پر جلد بجھائی گئی ، جب مین اُدھر سے پھرا اُنیسوین رجمنٹ کے دو عہدہ دار ملے ،

Marfat.com

مین نے کرنیل گلسپی کا پیغام اُنھین پہنچایا کہ تم جلد بت اپنے سپاہیون
مین جا ملو ' بعد اسکے کرنیل گلسپی کو دولتخانے کے صحن مین آکر پایا ' اُسکو
اُس لفٹننٹ نے جو کچھ کہنے کہا تھا کہا ۔ لیکن منصبدار جو اپنے طالع کی یاوری سے باغیون
کے ساتھ ظلم و ستم مین شریک نہوئے تھے فرصت آن پہنچی ' مین نے دولتخانے
سے باہر آکر اپنے گھوڑے کو تیار کیا دیکھا کہ گھر تو لوٹ ہو گیا ہی مگر گھوڑا اور کئی
ایک چیزین راج سے بچ رہی ہی ' مین نے فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر پھر
قواعد کے میدان مین جاکے دیکھا کہ بندیون کو دولتخانے سے لیجا کر ایک دیوار
تلے بٹھلایا ہی اور اُنکے قتل کرنے کا اسباب مہیا کیا جاتا ہی چنانچہ قلعے مین میدانی
توپین متصل انہترھوین رجمنٹ کے سپاہیون کے جو باغی فساد و شر کے نکلے تھے
لائی گئین ' اُنمین سے ساتھ آدمی توپ کے منہ پر اُڑائے گئے ' دوپہر ڈھلے ایک
گروہ باغی سپاہیون کا جنھون نے صبح کو قلعہ چھوڑ کر پہاڑ پر کی گھاتی اپنے قبضے مین
کر لیا تھا گرفتار ہو آیا ' اِنھین بھی اُن کشتون کی لاشون کے پشتون پر بٹھلا دہی
سیاست کا لفر چکھایا گیا ' بعد ایک لمحظے کے ظاہر ہوا کہ تینسو بن رجمنٹ والے
ہنگامہ و شورش کا قصد نہین رکھتے تھے بلکہ یہ فتنہ و فساد پہلی ہی رجمنٹ سے اُٹھا
وے ہندوستانی عہدہ دار جنکی فجر کے وقت رہائی ہوئی تھی جنگی عدالت
کی تجویز سے قتل کئے گئے ' بعضے تو توپ کے منہ پر اُڑائے اور کتنے بندوق
کی گولی سے مروائے اور باقی سولی پر چڑھائے گئے ' یہ تعزیر کئی ہفتون بعد
عمل مین آئی ' دونون رجمنٹ کے سپاہی معزول کئے اور جھنڈے اُنکے قواعد
کے میدان مین جلا دیئے گئے ' مجھے یاد ہی کہ قلعے کے درمیان اُن ضلالت کردارون
کی جماعت سے قریب ساڑھے چار سی آدمیون کے جان سے مارے گئے '
اب وانکے مقتول و مجروح عہدہ دارونکے نام لکھنے پر خامہ اِس روایت کا کیا جاتا ہی '

Marfat.com

تفصیل کشتون کی یہ ہی ' پادشاہی چونتیسوین رجمنٹ کا فرانر والفنٹ سنٹ جان فنکورط قلعہ دار ' انہترھوین رجمنٹ کا لفٹننٹ ایلی انسین پوفم ' پہلی رجمنٹ کے دستہ اول کا کپتان میار ' لفٹننٹ طکیورن ' ربلی ' اسمارط ' تئیسوین رجمنٹ کا لفٹننٹ کرنیل جیمس ماکراس ' کپتان دیوڈ ولیسن ' لفٹننٹ وطیشپ ' لفٹننٹ رجالی اسمتھ اسکونیر بخش من ' توپخانے کا ڈپوٹی کمساری ' سطرگیل کانڈا کٹر اُسی توپخانے کا ' ہندوستانی پیادون کا فرمانروا میجر چارلس ارم اسطرانگ ' تفصیل مجروحون کی ' انہترھوین رجمنٹ کا کپتان باروا ورمکلاکان ' لفٹننٹ میکائیل ' پہلی رجمنٹ کے دستہ اول کا لفٹننٹ کطکلیف ' نے سبکے سب چور زخمی ہو گئے تھے '

روایتین مسطرجرنس مرجئین اورمسطر
ج دین معین مرجئین کي تمام هوئین '

نامۂ نواب حیدرعلیخان بہادر فرمان فرماے ملک دکھن کاجوشاہ ایران کریم خان کونوین رمضان سنہ ۱۱۷۹ مین بھیجاتھا مسودہ لالہ مہتاب راے سرکارحیدری کے منشي کا '

جبتک آفتاب انور کے ظہور اور ماہتاب منور کے نور سے ساحت آسمان وزمین نوربار اور گلزار کائنات ابرآذری سے سرسبز وشاداب رہے محفل سلطنت ودولت اور گلشن کمنت وحشمت

بیت

خداوندا ورنگ شاہنشہی سبھا ورا قلیم فرماندہی

Marfat.com

خدیو زمان شاہ عالی تبار شہ داد گر خسرو نامدار
فرازندۂ رایت سروری فروزندہ خورشید اوج سری

زیب و زینت چار بالش تمکین و جاہ نوازندۂ خلق اللہ کا شمع تائید ایزدی اور
ابر کرم سرمدی سے سنور و سیراب رہیو'

آپ کا الطاف نامہ جسکے مضمون سے سراسر اخلاص و محبّت کا رایحہ فایح تھا
ایسے وقت مین کہ دل آرزومند کو وہان کی خبر خیریت کی انتظار تھی بساعت
سعود اور زمانۂ محمود سیادت پناہ شرافت و دستگاہ شاہ نور اللہ اور والا
جاہان رفیع الشان میرزا محمد سلیم اور زین العابدین خان کی معرفت جہرہ افروز
وصول ہوا' اُسکے مشاہدے اور مطالعے سے دل و دماغ مین کمال بسطت
و سرور حاصل ہوا' مخلص نیازمند سنّے سے اُن مراتب موالات و مصافات
کے جو سفیران مذکور کی زبانی معلوم ہوئے الطاف سامی کا شکر گزار و مشکور
ہوا' چونکہ اتفاق و وفاق عامہ بنی آدم زاینده خیرات و حسنات کا ہونا ہی جب
صاحب شوکت حاکمون اور ذی اقتدار شہریارون کے درمیان موالفت و موانست
کی بنیاد قایم ہو تو ظاہر ہی کہ بیحد و شمار فواید اسپر مترتب ہونگے' اسلئے
وفاکیش اُس زیبندۂ تاج و دیہیم کے اوصاف ذاتی و کمالات فطری سن کر
برحسب مضمون اِس شعر کے'

بیت

مصاحبت چہ ضرور است آشنائی را
ہنوز باد بمن محو نکہت عربیست

اُس جناب سے الفت و ارتباط کا خواہان ہوا تھا' الحمد للہ کہ دل نیاز منزل کو
آئین فتوت و مروت سے اُس والا تبار کے جسقدر چشمداشت تھی سو بخوبی

Marfat.com

ظہور مین آئی' اتحاد و وفاق کا خورشید دلون پر پرتو افگن اور کاشانۂ وداد و اتفاق روشن ہوا' یہہ بات جو از راہ لطف و کرم قید تحریر مین آئی ہی کہہ اخلاص شعار' اپنی سرکاری کشتیون اور جہازون کی لنگرگاہ کے لیئے جو بندر کہ ممالک ایران کے متعلق بنادر سے درکار و ضرور ہو آپ کو لکھہ بھیجے' السحق جب بنائے یکجہتی و اتحاد کی قایم ہوئی تو جانبین کے امصار و دیار حکم واحد مین داخل ہوئے' نیاز مند ملک ایران کے علاقے کے کل جزیرون اور ساحلون کو از آن خود سمجھتا ہی' اب اُس فروغ اکلیل شہریاری سے بھی بحکم القلب یہدی الی القلب چشم داشت یہہ ہی کہ اِس صفا کیش کے قلمرو کے سراسر جزائر و بنادر کو اپنا ہی جان کر جس بندر کی خواہش ہو اُسے اپنے خیر خواہ کو آگاہ اور سرکاری صندوقون کو روانہ فرمایئے کہ بسر و چشم اُنکے حوالے کر دیا جاے تا یہان سے بڑے بڑے شہتیر اور کندے اور تختے وغیرہ جہازون کی طیاری کا سامان جو اِس اطراف مین کثرت سے ہی اور بھی اِس دیار کے نخایف اور عجایب ہمیشہ وہان پہنچا کرین' باقی مراتب سیادت دستگاہ سید نور اللہ کے ذریعے سے راے جہان کشا پر روشن ہونگے' شفقت دلی سے رجاے واثق ہی کہ مدام بھیجنے سے مکتوبات محبت طراز کے جو ذات مجمع محاسن و فیوضات کی صحت و آسایش اور تخایف کی فرمایش پر متضمن ہون دل آرزومند کو خرم و خرسند کیجیگا'

الٰہی خورشید سلطنت و اقبال مشرق جاہ و جلال سے طالع رہیو'

Marfat.com

مسودہ اُس مکتوب کا جو حاکم افغانستان زمان
شاہ نے شہریار دکھن ٹیپو سلطان کو لکھا تھا ،

بعد حمد یزدان پاک اور نعت نبی صاحب لولاک اور القاب سلطان مکتوب الیہ
کے مشاطۂ خامہ شاہد مدعا کے رخ سے اِسطرح نقاب کھولتی ہی ،
خط سرتت نمط ، جواہر محبت و وفا کا مخزن ، کنوز مودت و ولا کا معدن جو آپکی
اہتمام و توجہ پر شریعت محمدی کے رواج دینے اور بد دینان بدعتی کے تباہ
و تاراج کرنے مین متضمن تھا ، اور اِس بات سے مخبر کہ سلطانی قلمرو کی جامع مسجدون
مین ہر آدینے کے دن بعد فارغ ہونے نماز کے اِس نیاز مند کی دولت مملکت
اور نصرت رایات فتح آیات کے واسطے ایزد سبحانہ کی جناب مین مناجات
کی جاتی ہی ، اور اِس امر پر مشعر کہ اُس عالی جاہ کے ایلچی سید حبیب اللہ
اور سید محمد رضا کی زبانی باقی حالات وہان کے اِس نیاز مند درگاہ الٰہی کو معلوم
ہوگا ، اور کئی سوغات اُن سفیرون کے ہمراہ بھیجی گئی تھی مبنی اِس درخواست
کے کہ اُس سرکار کے دوشخص ہمیشہ اِس مخلص کے دربار مین حاضر رہا کرین ،
علاوہ اور بھی کتنے مراتب محبت و ولا کے جو اُسمین مندرج تھے ساعت بساعت
مین پہنچا ، جسے دوستی و یکجہتی کا گلزار تر و تازہ ہوا ،
چونکہ اُس سلطان والا شان کو نیست و نابود کرنا نے دینان مخذول اور جاری کرنا
شرع اطہر رسول مقبول کا منظور ہی ، ہم بعون الٰہی مع لشکر قاہرہ جلد
اُسطرف کوچ کرتے ہین تا کفار بد کردار و ثنیث کے قائلان ضلالت شعار
کے ساتھ غزا و جنگ کر بضرب تیغ آبدار اُس ملک کو لوث کفر و بدعت سے
پاک و صاف کرین ، آپ اِس امر مین خاطر جمع رہئے کہ شتاب باشد سے
وانکے اپنی داد کو پہنچکے مہاد امن و آسایش مین چین سے رہینگے ،

Marfat.com

اور اُس سلطنت پناہ نے جو فیمابین استواری محبّت و ارتباط کے واسطے اپنی سرکار والا کے دوشخص ہمارے یہان بھیجنے کے باب مین درخواست کی تھی ' ہمنے بخوشی اُسے قبول کیا '

اُس عالی منزلت کے سفیرون کی معرفت کہ وے اپنی سفارت و رسالت کے مراتب و مطالب جسکی گزارش اُنکے مفوّض ہوئی تھی بخوبی محل بیان مین لائے بلحہ یہ تحفے جو ہمارے وفور محبّت و التفات کی نشانی ہین موافق تفصیل ذیل کے بھیجے گئے '

مدام اپنے مرکوز ات خاطر سے خصوصیات دیگر کے اعلام سے ہمارے دل مشتاق کے مذاق کو شیرین رکھا کیجیگا '

ٹھیک ٹھیک ترجمہ اُس انگریزي مکتوب کا جو پہلے

عربي سے انگریزي عبارت مین لکھا گیا تھا '

ہندی ترجمہ انگریزی عبارت سے خوندکار روم سلطان سلیم کے عربی مکتوب کا کہ فرمانروائے دکھن ٹیپو سلطان کے نام پر آٹھوین ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ کا لکھا ہوا تھا اور سلطان ممدوح کی سرکار سے مسٹر اسپنسر اسمتھ کو جو اِس دربار مین بادشاہ انگلستان کی طرف سے اُندنون رزیڈنٹ مقرر تھا ملا تھا '

اُس سلطان برادر قدردان کو معلوم ہو جیو کہ اِس ایام مین کہ فرانسیس لوگ دیار فرنگ کی اکثر ریاستون کے ساتھ سرگرم حرب و پیکار تھے ہماری سرکار نے اُن لوگون کے تعارف دوستی کے سبب جو سابق سے چلی آتی ہی کسی

طرح اُنکی دشمنی کے ارادے دوسرون کے شریک و طرفدار نہو کر صلح کل کا طریقہ اختیار کیا بلکہ اس جانب سے اُنکے حال پر بہانتک لطف و توجہ مبذول ہوا تھا کہ اور سرکارون کے شاکی ہونے کی نوبت پہنچی تھی ' سرکار عالی کو چون بہ نسبت اُن لوگون کے نہایت درجے میلان و التفات تھا اور اُنکے پاک و نگاوتی کی باتون کا کمال اعتماد ' یہی باعث تھا کہ رزم آرا سرکارون کی طرف سے جو بہتیرے سوال اور پیغام طرف کشی کے مشتمل ہماری دولت کے سودو بہبود پر حضور مین درپیش کیے گئے مسموع نہوئے بلکہ ہمنے باقتضاے حلم و حق بینی جو ہماری سرکار والا کا دستور العمل ہی اُنکی مخاصمت کو تاوقتیکہ قطعی حجت اور کوئی سبب ظاہر سرزد نہو طرح دینا لازم جانا اور کمال استقلال سے طرف گیری کی چال نہ اختیار کی چنانچہ ساری خلقت اِن حالات سے مطلع ہی ' اِسی عرصے مین اس قوم کے رؤسا کہ ہمارے ایسے سلوک و مراعات کے برے برے آثار دیکھ چکے تھے اور سرکار عالی کو خیال بہ تھا کہ وے بھی اُن مدارات کے بدلے لوازم مروت و دوستی بجا لائینگے ' پر برخلاف اِسکے اُن لوگون نے اندنون حالانکہ کوئی ایسا سبب قوی جسّے آپس کے میل ملاپ مین خلل پڑے واقع نہوا تھا ایکا ایکی دغابازی اور مکاری کا طریقہ اختیار کیا ہی چنانچہ پہلے تو اُنھون نے تولون مین جو ملک فرانسیس کے متعلق بندرون سے ہی جہازون کی طیاری کی اس طور پر کہ اُسکی غرض و غایت دوسرون کے مخیلے مین نہین آسکتی تھی اور اِن جہازون کے روانہ کرنے کا لوازم و اسباب مہیا کرنے کے بعد لشکر انبوہ اُنپر چڑھایا ' اور بعضے آدمیون کو جو عربی زبان سے ماہر اور قبل اِسکے مصر کے ملک مین گئے تھے ساتھ کیا اور سرداری اُسکی بوناپارطی کو دی جو اُس قوم کا سپہ سالار نامبردہ

Marfat.com

اُن جہازون وغیرہ سمیت بزبردُ مالطہ کی جہت کوچ کر اُس مقام کو اپنے قبضے مین لایا، پھر یہان سے اسکندریہ کی جانب روانہ ہو کے سترھوین محرم سنہ ۱۲۱۳ مین اُسکے آگے سامنے جا کر اکبارگی اپنے سانھ کے کل لشکر کو وہان اتار جبراً شہر مین داخل ہو گیا، کچھ دنون بعد اُسنے وہان کے تمام فرقون کے نزدیک عربی عبارت مین اشتہار نامے اِس مضمون کے بھیجوا کر مشہور کردیا کہ ہم کو سرکار عثمانیہ کے سانھ کچھ حرب و پیکار کا سروکار نہین فقط نادیب و تعذیب مصر کے بیگون کی جنھون نے گذشتہ دنون مین قوم فرانسیس کے سوداگرون کے حال پر ذلت و ستم جائز رکھا البتہ منظور ہی اور سرکار موصوف سے بدستور سابق میل ملاپ کی راہ و رسم جاری و استوار، علاوہ عرب کے جتنے آدمی فرانسیسون کی موافقت اختیار کرینگے اُنکے سانھ حسن سلوک عمل مین آئیگا اور جو لوگ مخالف رہینگے موت کا مزہ چکھینگے، تعجب تو یہ ہی کہ اُن مفتریون نے اور بھی بعضے دوسری جگہون خصوصاً ہمارے کسی کسی ہوا خواہون کی سرکارون مین کنایتہً یہانتک مشہور کر دیا تھا کہ مصر کی مُہم ہماری مرضی و صلاح سے واقع ہوئی اور حالانکہ یہہ بات محض جھوٹھ ہی، بعد اِسکے اُس مکار نے شہر روضہ مین دخل کر لیا، تب تو دولت عثمانیہ کی فوجون کے سانھ جو شہر قاہرہ سے اِن مصیبت زدون کی مدد کو تعینات ہوئی تھین مقابلے کی نوبت آئی، ہر ایک قوم اور ریاست کا قدیم سے معمول ہی کہ صلح کی مدت باقی رہتے کوئی آپس کی مملکت و علاقے پر دست اندراز نہین ہوتا بلکہ جب خلاف عہد و دستور کوئی نئی بات سرزد ہوتی ہی تو پہلے اُسکی وجہون سے ایک دوسرے کو آگاہی دی جاتی ہی اور تاوقتیکہ جنگ کا پیغام آشکارا درمیان نہ آئے جانبین کے نعاتون پر چڑھائی کی قصد سے سبقت عمل مین نہین

آتی ' برخلاف اِن ضابطون کے فرانسیسون نے ہماری سرکار کے ساتھ۔
نے اِسکے کہ ہمارے اور اُنکے درمیان صلح و آشتی کے مقدمے مین کچھ خلل
و رخنہ یا اور کسی طرح کی نااتفاقی یا بگاڑ واقع ہو فریب کی راہ سے ایسی
نے موقع دینے جہت حرکتین کین جسسے صریحاً ہماری سرکار کی سبکی اور اُن
لوگون کی دغابازی ظاہر ہوئی اور مصر کی سرزمین چون اِس اعتبار سے کہ متصل قبلۂ اہل
اسلام مکۂ معظمہ اور بھی مدینۂ منوّرہ کے کہ مزار بابرکت حضرت رسالت پناہ
علیہ السلام کا ہی واقع ہی سب مسلمانون کے نزدیک متبرّک و مکرّم اور
حرمین شریفین کے باشندون کے اذوقہ اور رسد کا ذخیرہ گاہ بھی ہی ' اِسکے
سوا قوم مذکور کے بعضے نامے جو پکڑے گئے اُنکی عبارتون سے ایسا معلوم
ہوا کہ اُن لوگون کا اِس طور پر قصد ہی کہ عرب کے ملک کو لیکے اُسمین
چھوٹے چھوٹے صوبے بنائین اور مسلمانون کے ساتھ۔ اُنکے دین و مذہب
کے نیست نابود اور خراب کرنے کے ارادے نری کی لڑائی لڑین اور
رفتہ رفتہ بکفایہ اُنھین دنیا سے ناپدید کر دین اِس تقدیر مین اُنکی وجہون کی جہت
سے جو اُوپر لکھنے مین آئین ہمارے دل مین یہہ بات سمائی ہی کہ توفیق الٰہی
اور تائید رسالت پناہی کی استمداد سے اِن دشمنون اور دین کے بدخواہون
کے دفع کرنے مین ہرطرح کی تگاپو عمل مین لائین ' پس اُس برادر قدردان کے
ساتھ۔ کہ دین و اسلام کی پشتی و حمایت مین بواقعی شہرۂ آفاق ہمین چون حقیقت
مین علاوہ دینی اخوت کے مدّت سے مراسم یکجہتی ثابت و مستحکم ہمین اور
بارہا ارتباط و یگانگی کی جو رسمین ہمین طرفین سے ظہور مین آئین جنسے جانبین
کے ملکون مین بخوبی ملاپ کا طریقہ جاری ہوا ' تو اب اُس برادر کی بابت
ہمنے اُمید قوی یہہ ہی کہ غالبا وہ برادر مہربان اِس خرخشے کی صفائی کے

Marfat.com

لیئے اپنی خواہش دلی اور ثابت قدمی کے اقتضا سے حمیت دین داری کا پاس کر کے حتی الوسع اِس سرکار عالی کے ساتھ۔ درمیان عزم و رزم کے متفق ومعاون ہونے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ہمنے سنا ہی کہ اِن دنون قوم فرانسیس نے اپنے قدیم دستور کے موافق سرکار انگریز کے علانے کی سرحدون مین ہندوستان کے درمیان درپردہ اقسام طرح کی سازش کی ہی اور اِس تقریب سے درمیان قوم مذکور اور اُس برادر کے نہایت موافقت ومیل پیدا ہوا ہی چنانچہ اُنکے سرداردن نے اُس برادر جلیل القدر کی نوکری کے واسطے مصر کے رستے فوجون کی جمعیت تعینات کرنے کا اقرار کیا ہی سو ہم کو یقین حاصل ہی کہ فرانسیس لوگ جو اِن دنون سعی و کوشش کررہے ہین انجام و نتیجہ اُسکا فراست کی نظر سے اُس برادر خردہ دان کے نزدیک پوشیدہ و پنہان نرہیگا اور اُنکے مکر و فریب کے اظہار و نکا بھی کچھ اعتبار و فروغ نہوگا، چونکہ اِس قوم کے مقابلے کو اُدھر سے تو ناظمان سرکار انگریز مستعد ہین اور اِدھر ہم بھی اُنکے فتنہ و شورش کے دفع کرنے پر آمادہ اِس لیئے کہ اُنھین دونون سرکار سے عناد ہی اِس صورت مین دونون سرکار کے سرداردن کو آپس کی بیسمجھی کے سبب مناسب ہی کہ ہر طرح سے ایک دوسرے کی تائید و تقویت کے شریک رہین، اور یہ بات ایک جہان کے گوش زد ہوگئی ہی کہ فرانسیون کے سرداردن نے سب دین و مذہب کے نیست و نابود کرنے پر کمر باندھکے آزادی نام کا ایک نیا مذہب نکالا اور درحقیقت وہ رکاٹ بقہ اختیار کیا ہی، یہانتک کہ ملکون پر پاپائے روم کے جو یہان کے قدیم رئیسون سے ہی اور دیار فرنگ کی ساری قوم کے پاس صاحب عزت و توقیر ہی ظلم و تعدی کا ہاتھ پھیلا یا ہی

Marfat.com

اور ریاست بیشگر ان بھی جو بطور ریاست اجماعی کے تھی باوصف
اِسکے کہ مالک اُس ریاست کے قوم مذکور کی تھی اُنکی دشمنی کے
ڈر سے الگ رہتے تھے بلکہ اُس زمانے مین اُنکی خدمتین بجالاتے تھے اُنکے
قبضے سے اُس ریاست کے بالکل ملکون کو دوسرون کی مدد سے لیکر آپس مین
بانٹ لیا اور اُس ریاست کا نام ونشان دفتر ایام سے مٹا دیا اور یہہ سرکار
عثمانی کے ملکون پر قوم مذکور نے تاخت کی اور بھی بعد اِسکے جو اُنھین
ہندستان کے خزانے اور مال کی دھن ہی اِس سے بیشک غرض اُنکی
صرف یہی ہی کہ انگریزون پر اذیت پہنچانے کے بہانے خدا نکرے تمام ہند
لے لین اور ہر ایک مسلمان کو وہان سے باہر نکال دین ' کچھ ہو اِس قوم کو
ایک بار ہندستان مین دخل کر لینے کی بڑی خواہش ہی تاوے خاطرخواہ اپنے جلے
دل کے پھپھولے توڑین اور اپنے دل کا بخار نکالین جہان کہین اُن لوگون نے
دخل پایا ہی اِسیطرح کی حرکتین کی ہین ' الحاصل فرانسیسون کی قوم ایسی
بے مروت ہی کہ اُنکے چھال اور دغل آمیز کی لگاوٹ کا کچھ پایان نہین اور جس جگہہ
وے قابو پاتے ہین وہان سوائے خلق اللہ کی جان ومال پر دست ستم دراز
کرنے اور مذہب وملت کے استیصال کرنے کے کچھ اور خیال نہین رکھتے '
پس جب یہہ سب احوال اُس برادر قدردان کو معلوم ہو جائیگا تو رجائے واثق
ہی کہ وہ برادر طریقہ دین واسلام کے اقتضا سے اپنے تمام ہم مذہبون کی کمک
ومدد مین بلکہ قوم فرانسیس کے شر و تزویر سے خطہ ہند کے بھی بچانے کے لیئے
شرایط جد وجہد مین دریغ نفرمائینگے ' اور بر تقدیر یکہ درمیان اُس برادر قدردان
اور قوم مذکور کے کچھ ارتباط ومیل ملاپ ہوا ہی جیسا کہ ہم سنتے ہین تو اُمید
یہہ ہی کہ وہ برادر والاقدر حال واستقبال کے آغاز وانجام کے نتیجون اور

Marfat.com

اُس نشیب و فراز کو جو اِس مذہب کی ماہیت مین متصوّر و ممکن ہی ترازوی دانش مین تول کر اُسے احتراز لازم جانین اور اگر کسی طرح فرانسیس کے ساتھ شریک ہونے کا ارادہ یا انگریزون سے لڑنے کا قصد رکھتے ہون اُمید ہی کہ اِس نیت کو دل سے محو کر ڈالین ' الحاصل خلاصہ مطلب ہمارا یہ ہی کہ وہ قدرشناس انگریزون پر چڑھائی اور سرکہ آرائی کرنے سے باز آئین اور فرانسیس کے لطف و لبق نہ سنین ' اور جس صورت مین کہ اُس برادر کو انگریزون کی سرکار سے کچھ شکایت ہو تو ہمین منصفانہ اُسکا حال لکھ بھیجین کہ اُسکی صفائی کے لیئے ادھر سے ہر طرح کی دوستانہ کوشش عمل مین آوے ' نامنظر خواہش ہماری یہ ہی کہ وہ برادر فرانسیسون کا میل ملاپ چھوڑ کر انگریزون کے ساتھ موافقت اختیار کرین ' اور ہم کو اِس بات مین بڑی توقّع ہی کہ وہ برادر قدردان اِس مکتوب کی عبارت اور بھی اِس ضرورت پر کہ اِس جہاد مین تمام مسلمانون و ہم مذہبون کو اُن مکانات متبرک کے لعین اعدائے بدخواہ کے دخل سے نکال لینے کے لیئے آپس مین شریک و معاون ہو کر اُسکی شرطون کا انجام کرنا واجب ہی خوض و فکر کرکے بپاسداری دین داری اِس مہم مین جو تمام سرکارون کا مقدم ہی ہر قسم کی سعی و کوشش اِس معاونت مین بجالا کر اِس وسیلے سے قدیم دوستی و ارتباط کی بنیاد کو کہ جانبین سے بطور شایستہ اُن دونون سرکارون مین ثابت و قایم ہی مضبوط و استوار کرین ' زیادہ کیا لکھے '

Marfat.com

جواب خوند کار روم کے مکتوب کا شہر یا ر د کھن
ٹیپو سلطان کی طرف سے جو حربی عبارت مین مرقوم تھا'

سب ستایش وحمد سزاوار ہی اُس دادار کو جسنے ملوک صاحب احتشام
اور سلاطین عالی مقام کے نظم ونسق سے دین واسلام کو ایسا نور وظہور بخشا'
اور درود وسلام اُسکے رسول مجتبا محمد مصطفا اور اُنکی آل واصحاب امجاد
پر جنھون نے شریعت خیر الانام کے طریقے کو اوج کمال پر پہنچایا'
بعد اِسکے شہنشاہ جمجاہ' حکومت وابہت پناہ' ظل ملک صمد' الطاف ربانی
کا مورد' منبع دانش وعرفان' مجمع برّ واستان' مقدمۃ الجیش فیروزی واقبال'
مرکز دائرہ حضرت ذوالجلال' بادشاہ بر وبحر' نائب ایزد داور اعنی سلطان روم
کی بارگاہ والا مین (پایندہ ودایم رکھے خدا اُسکے ملک وبادشاہی کو') پوشیدہ
نرہے' کہ آپ کا مکتوب گرامی جو قوم فرانسیس کی توہین وتذلیل اور جمیع مسلمین
کے ساتھ اُنکے عناد رکھنے اور یکقلم مذہب وطریقے کو صفحۂ جہان سے محو کر ڈالنے پر
مشتمل' اور انگریزون کی توصیف وتحسین اور درمیان اُنکے اور ہمارے
صفائی کر دینے کے لیئے اُس عظمت دستگاہ کے کفیل وعازم ہونے اور
ہم مین اُنمین جو خصومت ودشمنی واقع ہی اُسکا سبب بیان کرنے پر محتوی تھا'
نیکسر بن ساعتون مین پہنچا اور سراسر مضمون اُسکا معلوم ہوا' خاطر عاطر
روشن ومبرہن ہو جیو کہ ہمنے فی سبیل اللہ جہاد اور دین محمد کی بنیاد قایم رکھنے
کے واسطے کمر باندھی ہی' اور فی الواقع فرانسیسون کی ذات جیسا کہ
آپ نے لکھا ہی بڑی بیوفا اور سنگدل ہی ہم اُنکی برائیون سے خوب آگاہ
ہین' اور چونکہ انگریزون کی قوم نے اندنون ہمارے ملک پر تاخت کرنے مین
پیشدستی اور حرب ونبرد کی ابتدا کی ہی ہم پر بلکہ سب مسلمانون پر جہاد

Marfat.com

محمد وارث محمدی ذخیرہ لاہور

واجب ہوئی ہی توقع کہ جناب عالی اوقات خاص مین مناجات کرکے ہمت و دعا سے ہماری معاونت فرمائین ' بعد اِسکے ہم سبکو فضل الٰہی اور توفیق ایزدی کی اعانت بس ہی ' قبل اِسکے ہمنے ایک نامہ سید علی محمد اور مدار الدین کی معرفت بھیجا ہی . جسمین بخوبی مفصّل حالات مندرج ہین ' علاوہ اِسکے مدینے کے رستے یوسف و زبر بھی ایک دوسرا مکتوب لیکر گیا ہی ' عنقریب بارگاہ والا مین حاضر ہو کر بالکل مقاصد و مطالب شرحوار گزارش کریگا ' صلوٰۃ و سلام خدا کا نبی برحق اور اُسکی آل اصحاب و اصحاب پر ہو جیو '

مکتوب مارکوئس ویلزلی گورنر جنرل بنگالہ کی طرف سے ریٹ انریبل ولیم بنٹک گورنر مدراس کو ' اور یہہ ایک سی اٹھتالیسوان مکتوب ہی اُس جناب نروت مآب کی کتاب رقعات ومکتوبات کی تیسری جلد مین سے '

حضرت من ' آپ کا خط مسرت نمط پچیسوین نومبر کا لکھا متضمن کرنیاں کنیاں ناظم ویلور کی چشمی کی نقار پر . حسمین شاہزادہ عبد الخالق کے حکم سے ایک کنیز ک کے قتل ہونے کی روایت شکوک مرقوم تھی آج پہنچا '

ازانجا کہ ٹیپو سلطان مرحوم کے فرزندون کی عزت و آبرو اِس بات کا اقتضا کرتی ہی کہ بے لوگ ہمارے دار العدالت کی تفتیشات و تکلیفات سے معاف و آزاد رہین ' پر ایسی رعایت خاص اُنھین کے واسطے ہوگی اور اُنکے حشم خدم و ملازم اِس حکم سے خارج ہین . ' پس وہ شخص کہ عبد الخالق کی جانب سے اِس شبہے کے قتل پر مامور ہوا تھا اُسے بیشک اس امر کی تفتیش و پرسش کی جائیگی ' تا بہ نسبت اُسکے عدالت کے آئین کے رو سے فیصلے کا حکم صادر ہو اور بے قصور یا مجرم ہونا عبد الخالق کا ظاہر '

Marfat.com

اُس کاغذ سے کہ شتمل ہی اِس مقدمے کے تفحص و تجسس پر جو درمیان
ویلور کے عمل مین آیا اب معلوم ہوتا ہی کہ اُس لومذی کے پاس زہر لیجانیوالے کو
خبر کی گئی تھی کہ صرف سچ کہدینے سے اُسکی جان بخشی اور رہائی ہو جائیگی،
حق تو یہ ہی کہ اِسطرح کے خبر کرنے سے اُسکی مخصی عدالت کی تجویز اور تعزیر
سے نہین ہو سکتی ہی، باایںہمہ اگر اُسکے قصور ثابت ہونے پر بھی اِسطور کا وعدہ ہوا ہی
جسکا اوپر ذکر گذرا تو بالضرور اُسکی جان بخشی کے حکم دینے کا اُس جناب کو اختیار ہی،
اگر گماشتہ مذکور کی تحقیقات سے عبد الخالق پر تہمت ثابت ہو تو وہ ایسی
سزا کے لایق ہی کہ اُسکی تنخواہ کم کر دی جاے اور قید و بند کی سختی زیادہ،
اگر سچی گواہی سے صاف ظاہر ہو کہ عبد الخالق نے ایسا سنگین جرم
کیا ہی تو آپ ویلور کے ناظم کے نام حکم صادر فرمائین کہ شاہزادہ مذکور کو
جواب دہی کی مہلت دے تا وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے، اور جب
وہ اپنی صفائی آپ کی جناب مین ظاہر کرے اور اپنی بیگناہی کا حال لکھے
تو اُسکے اظہار کے دریافت کرنے کے بعد اگر عبد الخالق آپ کے نزدیک
مجرم ٹھہرے تو التماس یہ ہی کہ کم سے کم اُسکی تنخواہ آدھون آدھ کمانے
اور ویلور کے قلعے مین مقید رکھنے کو جو چھہ مہینے سے کم نہو حکم کیجئیگا،
یہ مناسب ہی کہ عدالت کے آئین قدیم کے موافق عبد الخالق کی باز خواست
کی جاے لیکن عبرت کے لیئے چون مصالحہ ایسے بڑے گناہ کی رادبھی بند کرنی
ضرور ہی چاہیئے کہ لا اقل مدت مذکور تک اُسپر حدود تعزیر عمل مین آئے،
لکھا ہوا ستمبر کی نوین سنہ ۱۸۰۳ ع کا،

تمام شد

Marfat.com